تذکرہ محبوبِ سبحانی قطب ربانی حضرت سیدنا

شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

بهجة الاسرار

مصنف:

امام ابو الحسن الشطنوفی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم:

مولانا حافظ پروفیسر سید احمد علی شاہ چشتی بٹالوی

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

www.waseemziyai.com

August-2018

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء

شعبہ حفظ: 145
شعبہ ناظرہ: 200
درسِ نظامی: 105
شعبہ تجوید: 11

اور انہی شعبہ جات میں سے 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ و ناظرہ: 14 اساتذہ
شعبہ درسِ نظامی و تجوید: 10 اساتذہ
شعبہ عصری علوم (اسکول): 11 اساتذہ
باورچی: 2
خادم: 4
چوکیدار: 2

کل طلباء کم و بیش 461 اور پورا اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD.BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE:MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA(TRUST)
ACC NO:00500025657003 - branchcode:0050

f @markazuloloom
waseem ziyai
www.waseemziyai.com

تذکرہ محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی حضرت سیدنا

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

بہجۃ الاسرار

مصنف امام ابوالحسن الشطنوفی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم مولانا حافظ پروفیسر سید احمد علی شاہ چشتی بٹالوی

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

www.waseemziyai.com

MARKAZ-UL-OQOMIL ISLAMIA ACADEMY

﴾جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴿

نام کتاب .... بہجۃ الاسرار (اُردو)
موضوع .... تذکرہ سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ
مصنف .... امام ابوالحسن الشطنوفی الشافعی
مترجم .... مولانا حافظ پروفیسر سیّد احمد علی شاہ چشتی بٹالوی
ترتیب جدید .... علامہ شمس الدین چشتی
صفحات 694
کمپوزنگ .... عبدالسلام قمرالزمان
اشاعت 2010ء
ناشر .... محمد اکبر قادری
قیمت .... -/400 روپے

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر
40۔ اُردو بازار لاہور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

فہرست

عنوان	صفحہ
تذکرہ حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ	۲۱
ان مشائخ کا ذکر جن سے روایات منقول ہیں	۲۱
مرد خدا پیدا ہوگا	۲۵
تمام اولیاء کے نزدیک بلند مقام	۲۶
ولی اللہ کے لئے کھڑے ہوجاؤ	۲۷
اپنے وقت کا قطب	۲۸
اس کا نام عبدالقادر ہوگا	۲۸
اس کے لئے اولیاء کی گردنیں ضرور جھکیں گی	۲۹
باادب بانصیب	۳۰
مشائخ عظام جنہوں نے خود حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا کلام سنا	۳۲
میرا یہ قدم تمام ولیوں کی گردنوں پر ہے	۳۲
ابن الہیتی کی گردن پر قدم غوث	۳۴
مشائخ عظام کا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے قول کو بذریعہ کشف معلوم کرنا	۳۴
تجلی کا ظہور	۳۵
ملائکہ کی گواہی	۳۵
تین سو اولیاء اور سات سو رجال الغیب کا گردنوں کو جھکا دینا	۳۶
جنات کے گروہ میں ذکر غوث	۳۶
قطبیت کا جھنڈا	۳۷
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عبدالقادر نے سچ کہا	۳۸
تین سو تیرہ اولیاء کا گردنوں کو جھکا دینا	۳۹
ان مشائخ کا ذکر جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ بات صرف اللہ عزوجل کے حکم سے کہی تھی	۴۰
شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ	۴۰
شیخ ابوسعید قیلوی رضی اللہ عنہ	۴۰
شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ	۴۱
شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہ	۴۱
شیخ ابوالقاسم بن عبداللہ بصری رضی اللہ عنہ	۴۲
شیخ حیات بن قیس حرانی رضی اللہ عنہ	۴۲
سر تسلیم خم ہے	۴۳
شیخ بقا بن بطو رضی اللہ عنہ کا گردن جھکانا	۴۳
سید شریف شیخ ابوسعید قیلوی رضی اللہ عنہ کا گردن جھکانا	۴۳
شیخ سیدی علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ نے قدم کو گردن پر رکھ لیا	۴۴
شیخ سیدی احمد بن رفاعی رضی اللہ عنہ نے سر جھکا دیا	۴۵
شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی رضی اللہ عنہ نے سر جھکا دیا	۴۶
شیخ نجیب سہروردی رضی اللہ عنہ نے سر جھکا دیا	۴۷
شیخ موسیٰ زولی رضی اللہ عنہ نے اپنی گردن جھکا دی	۴۷
شیخ محمد موسیٰ بن عبداللہ بصری رضی اللہ عنہ کا گردن جھکانا	۴۷

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

عنوان	صفحہ
شیخ حیات بن قیس رضی اللہ عنہ کا سرِ تسلیم خم	۴۸
شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق و شیخ ابو الکرم رضی اللہ عنہ نے بھی سر جھکا دیا	۴۹
شیخ ماجد کردی رضی اللہ عنہ کا سر جھکانا	۴۹
شیخ سوید بخاری رضی اللہ عنہ نے سر کو جھکا دیا	۵۰
شیخ ارسلان دمشقی رضی اللہ عنہ کا گردن کو جھکانا	۵۰
شیخ سیدی شعیب ابو مدین مغربی رضی اللہ عنہ کا گردن جھکانا	۵۱
شیخ شریف عبدالرحیم قناوی رضی اللہ عنہ کا گردن لمبی کرنا	۵۲
شیخ ابو عمرو عثمان بن مروزہ بطائحی رضی اللہ عنہ نے اپنی گردن جھکا دی	۵۳
شیخ مکارم نہر ملکی رضی اللہ عنہ نے گردن کو بڑھا دیا ...	۵۳
شیخ خلیفہ النہر ملکی رضی اللہ عنہ نے سر نیچے کر لیا	۵۴
شیخ عدی بن مسافر اموی رضی اللہ عنہ نے گردن زمین تک جھکا دی	۵۴
شیخ عدی بن مسافر کی نصیحت	۵۵
اولیاء کرام کا شیخ کا تعظیم کے ساتھ ذکر کرنا ...	۵۷
اولیاء کا سلام کہنا	۵۸
غوث الاعظم کی ہیبت	۵۹
غوث الاعظم کی برکت	۵۹
رجال الغیب کی چالیس صفیں	۶۰
خدا کی نعمتوں، احسانات اور بزرگیوں کا ذکر ..	۶۱
دل کی آنکھ سے دیکھو	۶۴
سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے بچپن کے حالات .	۶۵
افق نور پہ مہر ہمیشہ تیرا	۶۶
ہوا میں اُڑنا	۶۷
رسول اللہ ﷺ کے نائب	۶۷
مہینوں کا آپ کے پاس آنا	۶۸
میں اپنے نانا کے قدموں پر ہوں	۶۹
مدد وہ ہے جو تقدیر سے جھگڑے	۷۰
شیخ رضی اللہ عنہ کے دیکھنے والے کو خوشخبری	۷۱
شیخ معروف کرخی رضی اللہ عنہ کا قبر سے جواب دینا ...	۷۱
علم لدنی کے ستر دروازے	۷۲
شیخ کا توسل	۷۲
صاحبِ تصرف	۷۴
جواہرات کی لڑیاں	۷۶
نبی کریم ﷺ اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا لعابِ دہن	۷۷
شیخ علی بن الہیتی کو زیارتِ مصطفیٰ ﷺ	۷۸
حضرت آدم علیہ السلام	۷۸
شیخ ابو محمد عبدالرحمٰن طفسونجی رضی اللہ عنہ کا دعوائے برتری	۸۱
حضوری میں کون؟	۸۱
جناب موسیٰ علیہ السلام	۸۲
تاجر قتل سے محفوظ	۸۷
عظمتِ مصطفیٰ کریم ﷺ	۸۸
رسول اللہ ﷺ کی تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت	۸۹
جو طلب کیا وہ پا لیا	۹۱
سلطان حقیقت	۹۷
عشق قدیم حضرت ابراہیم کے وجود پر ظاہر ہوا	۹۸
پانی پر حکومت	۱۰۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عنوان	صفحہ
تخلیق حضرت آدم علیہ السلام	۱۰۳
حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا تذکرہ	۱۰۵
اوصافِ مصطفی ﷺ	۱۰۷
ذکرِ معراج النبی ﷺ	۱۰۸
ایک ولی اللہ پر خصوصی نظرِ کرم	۱۱۲
نبوت اور ولایت	۱۱۵
کرامت کی تعریف	۱۱۶
عقل ایک روشن چمکتا ہوا نور ہے	۱۲۰
نبوت ایک نور ہے	۱۲۱
شراب کا سرکہ میں تبدیل ہو جانا	۱۲۲
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور آیاتِ برأت	۱۲۳
معرفت اور مدہوشی	۱۲۶
لے جو چاہتا ہے	۱۳۰
خشک کھجور سرسبز ہوگئی شیخ کی برکات	۱۳۳
اسماء کے اسرار	۱۳۳
شیخ عبدالقادر علماء عارفین کے بادشاہ	۱۳۵
عارفین کے مقامات کے سات اصول	۱۳۷
فلسفہ کی کتاب فضائل قرآن میں تبدیل	۱۴۲
یونس علیہ السلام سے بڑھ کر ہوں شیخ کے چھرے پر غضب	۱۴۳
اللہ کا ذکر	۱۴۴
نور کی بجلی	۱۴۶
شریعت کا اتباع سعادت دارین عنایت کرتا ہے	۱۴۷
اللہ تعالیٰ سے محبت	۱۴۸
نافرمان خادم کا انجام	۱۴۹
سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں	۱۵۰
ایک سوداگر کا واقعہ	۱۵۴
شیخ منصور حلاج کے بارے میں آپ کا فرمان	۱۵۵
آنکھوں کے سامنے کعبہ	۱۵۶
خدا کو اسی وقت پالیا	۱۵۷
شیخ حماد کا ہاتھ درست ہوگیا	۱۵۸
شیخ حماد کی قبر سے واپسی پر آپ کے چہرہ پر خوشی کے آثار	۱۵۸
چند پند و نصائح	۱۶۰
''محی الدین'' نام کی وجہ	۱۶۱
محی الدین نام کا سبب	۱۶۱
قرب خدا کے وسائل کا ذکر	۱۶۲
آدھی رات کے وقت اذان	۱۶۳
دنیا سے اعراض کر اور آخرت کی طرف متوجہ ہو	۱۶۴
آسمان کی طرف ایک خوان اترا	۱۶۵
زُہد کے بارے میں ارشادات	۱۶۷
شیخ محمد کا واقعہ	۱۶۹
کشف کے بارہ میں آپ کے ارشادت	۱۶۹
آج کی رات ایک نور دیکھا	۱۷۰
میں اس کو جلا دیتا ہوں اور آراستہ کرتا ہوں	۱۷۲
تخلیق زمین و آسمان	۱۷۴
رات عارفوں کا باغ ہے	۱۷۵
مجاہدۂ غوث الوریٰ	۱۷۷

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر قرآن پڑھنا	۱۷۷	شیطان جھوٹا ہے	۲۰۳
دنیا کا مختلف صورتوں میں سامنے آنا	۱۷۷	اللہ مظہر العجائب ہے	۲۰۳
برجِ عجمی میں کا واقعہ	۱۷۷	علم غوث الوریٰ	۲۰۵
حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھانا	۱۷۷	ارشاد غوث الاعظم رضی اللہ عنہ	۲۰۶
عارفین کے لئے ارشاداتِ غوث	۱۷۹	ابدال کا مقرر کرنا	۲۰۸
تھیلی میں خون	۱۸۱	ایک لڑکی اور جن کا واقعہ	۲۱۱
غیب سے سیب	۱۸۲	مرگی سے نجات	۲۱۲
مرید اور مراد	۱۸۲	شان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۲۱۳
کثرت نوافل سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے	۱۸۴	ولایت و نبوت	۲۱۳
		ہوا میں پرواز کرنے والا مرد	۲۱۴
مرید اور مراد میں فرق	۱۸۵	دربارِ غوث میں مردانِ غیب کا سلام	۲۱۵
مادرزاد اندھوں کو آنکھیں دینا، مردوں کو زندہ کرنا	۱۸۶	چھت کا گر جانا	۲۱۵
قبروں میں زندوں کی طرح تصرف	۱۸۸	منصور حلاج کے بارے میں شیخ نے یہ بھی فرمایا ہے	۲۱۵
متصوف اور صوفی	۱۸۸	وہی معاملہ پایا جو شیخ نے مجھے فرمایا	۲۱۶
صوفی کی وجہ تسمیہ	۱۹۰	طریق سلوک کے تین رکن ہیں	۲۱۸
نبوت اور ولایت میں فرق	۱۹۳	تقدیر کا صراف	۲۱۹
بھنی ہوئی مرغی کا زندہ ہونا	۱۹۳	اے اسرائیلی ٹھہر جا کلام محمدی کو سنتا جا	۲۲۰
چیل کا مر کر زندہ ہونا	۱۹۵	انسان کی تخلیق	۲۲۰
تقویٰ کی علامتیں	۱۹۵	سلطان عقل اور سلطان ہوا (خواہشِ نفس)	۲۲۰
تقویٰ کا حصول	۱۹۶	اتباع عقل	۲۲۱
کمالاتِ غوث الوریٰ	۱۹۷	مجلس وعظ میں بارش نہ ہونا اور باہر بارش کا ہونا	۲۲۲
ورع کیا ہے	۱۹۷	غوث کے عصا کا کمال	۲۲۲
شیخ کا غائبانہ مدد کرنا	۱۹۹	بارش کا بند ہو جانا	۲۲۳
دل کے خطرات کا بیان	۲۰۰	بادل مجلس غوث سے ہٹ گیا	۲۲۳

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عنوان	صفحہ
سچ اور صفائی	۲۲۳
شیخ کے غصہ کی وجہ سے بلا کا نزول	۲۲۵
لوگوں کے دل میرے ہاتھ	۲۲۵
فنا کی حقیقت	۲۲۶
روشن نور	۲۲۸
خطبہ دلنواز	۲۲۸
مشرق سے مغرب تک کوئی حنفی ولی اللہ کے سوا نہیں ہے	۲۳۰
جلال شاہی کمال شاہی	۲۳۱
دست غوث الوریٰ کا کمال	۲۳۲
بیماری سے نجات	۲۳۲
کمزور اونٹنی کی تیز رفتاری	۲۳۲
قمری کا خالق کی تسبیح پڑھنا	۲۳۳
معرفت کے درجات	۲۳۳
قطب کی تعریف	۲۳۸
ارشادات غوث الاعظم رضی اللہ عنہ	۲۴۲
حالات و معاملات کا سلب ہونا (دو عجیب واقعات)	۲۴۳
شیخ ابوبکر حمامی سے اللہ و رسول راضی	۲۴۴
آپ کے طریقہ کا ذکر	۲۴۸
چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھنا	۲۵۰
خلوت نشینی	۲۴۰
پچیس سال تک آپ جنگل میں رہے	۷۱
آپ کے مجاہدہ کا حال	۲۴۱
آپ کو لوگ دیوانہ کہتے	۲۴۲
شیطان سے مقابلہ	۲۴۲
باطن سے آگہی	۲۴۳
حالات پر غالب	۲۴۴
میں گدا ہوں اپنے کریم کا	۲۴۵
بیل کا گفتگو کرنا اور سچ کی برکت	۲۴۵
سانپ کا آپ سے ہم کلام ہونا	۲۴۷
آپ ظاہر و باطن میں ثابت قدم	۲۴۷
یہ مرنے والا ہے	۲۴۸
موسم سرما اور پسینہ	۲۴۹
موت و حیات	۲۴۹
آپ رضی اللہ عنہ کے نسب اور صفت کا حال	۲۶۰
آپ کے نانا سیّدنا عبداللہ صومعی کے حالات و واقعات	۲۶۱
آپ کی والدہ ماجدہ	۲۶۲
آپ کی پھوپھی کی دعا سے بارش کا نزول	۲۶۳
سرکار غوث پاک کا حلیہ مبارک	۲۶۴
شیخ رضی اللہ عنہ کے وعظ کا ذکر	۲۶۴
دل کے پردہ کو فاش کر دیا	۲۶۷
ایک شعلہ سے ظلمات کی دوری	۲۶۸
توبہ و بیعت کیلئے حاضر ہونے والوں کو خطاب	۲۶۹
سرکشی ہی سرکشی	۲۶۹
مجلس غوث میں ستر ہزار آدمی	۲۷۰
آپ کا کلام	۲۷۰
خطبہ مجلس وعظ	۲۷۰

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عنوان	صفحہ
حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا ناقص الایمان یا ناقص التوبہ سے خطاب کا اندازِ	۲۷۱
مجلس غوث الوریٰ میں رحمت کی بارش ہوتی	۲۷۲
مجلس وعظ میں غوث الوریٰ کی دُعا	۲۷۲
غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی مجالس	۲۷۴
جنات آپ کا وعظ سنتے	۲۷۴
مجلس غوث میں خلعتیں اترتی تھیں	۲۷۴
آپ کا گرہ کھولنا	۲۷۵
مجلس غوث میں وجد کا طاری ہونا	۲۷۶
دور-نزدیک والوں کا برابر آواز سننا	۲۷۶
دلوں کے راز سے آگاہی	۲۷۶
مجلس غوث میں ہر ایک کی حاضری	۲۷۷
پیراہن کا جل جانا	۲۷۷
اتباع کا حکم فرمانا	۲۷۸
ملائکہ وانبیاء علیہم السلام کا مجلس وعظ میں آنا	۲۷۹
چار سو علماء کا تقریر نقل کرنا	۲۸۰
تلاوت قرآن سن کر آپ کا رونا	۲۸۰
جنت کے دروازوں کا کھل جانا	۲۸۱
ایک لاکھ آوارہ لوگوں کا تائب ہونا	۲۸۱
رافضیوں کا رجوع کرنا	۲۸۱
یمن کے راہب کا ایمان لانا	۲۸۱
غیبی آواز	۲۸۲
مجلس میں شور برپا ہونا	۲۸۲
کرسی پر استغراق کی حالت	۲۸۳
آپ کی مجلس میں علماء ومشائخ کا حاضر ہونا	۲۸۴

عنوان	صفحہ
سبز پرندوں کا وعظ میں آنا	۲۸۴
پرندے کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا	۲۸۵
اہل مجلس کا چلاّ اُٹھنا	۲۸۵
تجلیات کا ظہور	۲۸۶
پاؤں میں میخ کا گڑ جانا	۲۸۷
چھینک کا جواب	۲۸۸
آپ کا رُعب	۲۸۹
آپ رضی اللہ عنہ کے اصحاب کی بزرگی اور خوشخبری	۲۸۹
سات پشت تک جنت کا حصول	۲۹۱
مرید کی پردہ پوشی	۲۹۲
بارگاہِ رب العزت میں پیشی	۲۹۲
آپ کی دعا اور خرقہ کی برکت	۲۹ٹ
آپ سے تعلق نجات کا سبب	۲۹۳
رحمت کے سمندر میں غوطہ زن	۲۹۴
آپ رضی اللہ عنہ سے عقیدت بخشش کا ذریعہ	۲۹۴
ستر مرتبہ غسل کرنا	۲۹۵
میرے ربّ کا وعدہ	۲۹۵
آپ رضی اللہ عنہ سے منسوب حضرات کا مقام	۲۹۵
آپ رضی اللہ عنہ کے سبب عذاب میں تخفیف	۲۹۶
اقوامِ عالم کے نام آپ رضی اللہ عنہ کا فرمانِ ذیشان	۲۹۷
سب سے زیادہ آپ رضی اللہ عنہ کے اصحاب ومرید	۲۹۷
رحمانی نور	۲۹۹
میں اپنے اصحاب ومرید کا قیامت تک متکفل ہوں	۳۰۰
سب کے فریادرس غوث الوریٰ	۳۰۰

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

عنوان	صفحہ
صلوٰۃ غوثیہ	۳۰۱
اخلاقِ عالیہ	۳۰۱
چھت سے مٹی کا گرنا	۳۰۲
چڑیا کا مردہ ہوکر گرنا	۳۰۲
سب کچھ تیرا ہی ہے	۳۰۲
فقیر کا مال دار ہوجانا	۳۰۳
تمام ریزہ ستر اولیاء اللہ پر تقسیم کرنا	۳۰۳
فقہاء اور مہمانوں کی خدمت	۳۰۴
فقیر کو اپنی قمیص اتار کے دے دینا	۳۰۵
اہلِ مجلس میں سخت اضطراب	۳۰۵
آپ کے اوصاف	۳۰۶
آپ کے بعض مشائخ کے اسمائے گرامی	۳۰۹
وہ علماءِ کرام جن سے آپ رضی اللہ عنہ نے علوم پڑھے	۳۱۰
حصولِ علمِ طریقت	۳۱۱
مقامِ قطبیت پر فیض یاب	۳۱۲
خرقہ و علم حاصل کرنے والے فقہاء و علماء کا ذکر	۳۱۳
شیخ ابوالبقاء کا مرید ہونا اور ہلاکت سے محفوظ ہونا	۳۲۲
طریقۂ قادریہ کی وصیت	۳۲۴
ایک آیت کے چالیس معانی	۳۴۰
شیخ تیرہ علوم میں کلام کیا کرتے تھے	۳۴۱
مذہب شافعی و حنبلی میں فتاویٰ صادر کرنا	۳۴۱
ایک عجیب مسئلہ اور اس کا جواب	۳۴۲
امام احمد بن حنبل کے روضہ کی زیارت	۳۴۲
اور شیخ سے ملنا اور گفتگو کرنا	۳۴۲

عنوان	صفحہ
سرکار غوث الاعظم اور اولیائے رحمٰن	۳۴۳
علوم حقائق میں راسخ قدم	۳۴۳
نور جمال کو دیکھنا	۳۴۴
اے ملعون دور ہوجا	۳۴۵
شہود ذات اور شہود صفات میں فرق	۳۴۶
محبت کے معنی	۳۴۷
توحید کے معنی	۳۴۸
تجرید کے معنی	۳۴۹
معرفت کے معنی	۳۴۹
شیخ منصور حلاج و شیخ ابویزید کے قول میں فرق	۳۴۹
ہمت کے معنی	۳۵۲
حقیقت کے معنی	۳۵۲
ذکر کے معنی	۳۵۲
شوق کے معنی	۳۵۲
توکل کے معنی	۳۵۳
انابت کے معنی	۳۵۳
ابلیس اور منصور کے انا میں فرق	۳۵۳
توبہ کے معنی	۳۵۴
اخلاص کے معنی	۳۵۴
گریہ	۳۵۴
دنیا	۳۵۴
تصوف	۳۵۴
تعزز و تکبر	۳۵۵
شکر	۳۵۵
صبر کے معنی	۳۵۶

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

عنوان	صفحہ
حسن خلق کے معنی	۳۵۷
صدق	۳۵۷
فنا	۳۵۷
بقا	۳۵۷
وفا	۳۵۸
رضا	۳۵۸
ارادہ	۳۵۸
عنایت	۳۵۸
وجد	۳۵۹
خوف	۳۵۹
رجا	۳۵۹
علم الیقین	۳۶۰
موافقت	۳۶۰
دُعا	۳۶۰
حیا	۳۶۱
مشاہدہ	۳۶۱
قرب	۳۶۱
سکر	۳۶۱
مرویات با اسناد ذکر	۳۶۳
روزہ کی فضیلت	۳۶۵
مقامِ صحابہ	۳۶۵
انگارہ پر بیٹھنا	۳۶۶
شعبان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ رکھنا	۳۶۷
ملائکہ کا مصافحہ کرنا اور جنت کی ساخت	۳۶۸
عید کا دن	۳۷۰
معجزۂ شق القمر	۳۷۱
نیکی کا بدلہ	۳۷۲
جنت میں دیدارِ خداوندی	۳۷۳
قیامت کب آئے گی	۳۷۶
ترکھجور- کنوئیں میں گرنا اور نکلنا	۳۷۷
صفات کا بدلنا	۳۷۹
مشائخ وعلماء کا شیخ رضی اللہ عنہ کی عزت وتعریف کرنا	۳۷۹
الشیخ ابوبکر بن ہوار بطائحی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۳۸۰
خصائص مزار	۳۸۱
شیخ ابوبکر کے ارشادات	۳۸۲
توحید	۳۸۲
تصوّف	۳۸۲
زُہد	۳۸۲
شیخ ابوبکر کی توبہ کا واقعہ	۳۸۳
شیخ ابوبکر کی کرامات، جنگل کے شیر آپ کے گرد	۳۸۵
مردہ کو زندہ کر دینا	۳۸۶
برکت کی دُعا	۳۸۷
زلزلے کا ٹھہر جانا	۳۸۷
بوقت وصال کہ خوشبو ہی خوشبو	۳۸۸
عراق کے اوتاد	۳۸۸
شیخ ابومحمد شنبکی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات	۳۸۹
شیخ شنبکی کے ارشادات	۳۹۰
علمائے ربانی	۳۹۳
محمد شیخ شنبکی کی توبہ کا واقعہ	۳۹۳

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
شیخ ابو محمد کی کرامات، پرندوں کا مر کر زندہ ہونا	۳۹۴	شیخ منصور بطائحی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۴۰۵
شراب کا پانی بن جانا	۳۹۴	شیخ منصور کے ارشادات	۴۰۷
بکری کا زندہ ہونا	۳۹۵	خصائل اولیاء	۴۰۷
شیخ عزاز پر غشی کا طاری ہونا	۳۹۵	شیخ منصور رضی اللہ عنہ کی عجیب کرامات	۴۰۹
ملائکہ کا سلام	۳۹۶	عراقی لشکر کا غالب ہونا	۴۰۹
گھر کا گر جانا	۳۹۶	بازو کا تندرست ہو جانا	۴۰۹
محتاجی کا دور ہونا	۳۹۶	ملکوت اعلیٰ کا کشف	۴۱۰
زیارت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۳۹۷	عذاب کا رحمت میں تبدیل ہو جانا	۴۱۰
آمدِ غوث الوریٰ کی بشارت	۳۹۷	محبت کیا ہے؟	۴۱۱
شیخ عزاز بن مستودع بطائحی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۳۹۸	محبت کی مثال	۴۱۱
شیخ عزاز کے ارشادات	۳۹۹	کھجور کا خدا کی تسبیح کرنا	۴۱۲
قلب سلیم	۴۰۰	غوث الوریٰ کا مقام	۴۱۲
ارادہ	۴۰۰	شیخ تاج العارفین ابو الوفا رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۴۱۲
تصوف	۴۰۱	شیخ کی پہچان	۴۱۴
شیخ عزاز کی کرامات	۴۰۲	شیخ ابو الوفا کے ارشادات	۴۱۴
کھجور کے گچھوں کا قریب ہو جانا	۴۰۲	شیخ ابو الوفا کی کرامات، ہاویہ کا دیکھنا	۴۱۵
جنات اور وحشی جانوروں کی الفت	۴۰۲	ہر عضو کا تسبیح کہنا	۴۱۶
خدا تعالیٰ سے محبت	۴۰۲	وصالِ باکمال	۴۱۶
جمادات کا مخاطب ہونا	۴۰۲	ابو الوفا نام کی وجہ	۴۱۷
شیر کا مردہ ہو کر گرنا	۴۰۳	رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا	۴۱۷
عجیب کرامات	۴۰۳	تسبیح کے دانوں کا چکر لگانا	۴۱۸
پتھر ہاتھ میں ریت کی طرح ہو گیا	۴۰۴	پیالے سے ہاتھ کانپنا	۴۱۸
چالیس دن کا استغراق	۴۰۴	ہے مرتبہ بالا تیرا	۴۱۸
آمدِ غوث الوریٰ کی بشارت	۴۰۵	شیخ حماد بن مسلم دباس رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۴۱۹

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۲۰	شیخ حماد کے ارشادات	۴۳۱	چشمہ کا جاری ہونا
۴۲۱	شیخ حماد کی کرامات	۴۳۱	باز اشہب کون؟
۴۲۱	برص کا بدن میں پھیلنا	۴۳۲	شیخ ابویعزیٰ مغربی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات
۴۲۲	نظر کی برکت	۴۳۳	شیخ مغربی کے ارشادات
۴۲۳	گھوڑے کا امیر کو اُڑا لے جانا	۴۳۳	شیخ مغربی کی کرامات
۴۲۳	شیخ حماد کا مقبرہ	۴۳۳	درندوں پر حکومت
۴۲۳	ولایت کے دو نشان	۴۳۴	جنگلی جانوروں اور پرندوں کا شکایت کرنا
۴۲۴	سیّد العارفین غوث الوریٰ	۴۳۵	زمین کا سیراب ہونا
۴۲۴	شیخ ابویعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات	۴۳۵	سر سجدہ میں بارش کا نزول
		۴۳۵	مشرق ومغرب کے لوگوں پر فضیلت
۴۲۵	سماع کی حقیقت اور شیخ ابویعقوب کے ارشادات	۴۳۶	شیخ عدی بن مسافر اموی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات
۴۲۵	آسمان کے صوفی	۴۳۷	شیخ عدی کے ارشادات
۴۲۶	شیخ ابویعقوب کی کرامات	۴۳۸	شیخ ومرید
۴۲۶	گستاخی اور موت	۴۳۸	حسنِ خُلق
۴۲۶	قسطنطنیہ سے نوجوان کی رہائی	۴۳۸	بدعتی سے پرہیز
۴۲۷	تمام مشکلات کا حل ہو جانا	۴۳۹	شیخ عدی کی کرامات
۴۲۷	الشیخ عقیل منجی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات	۴۳۹	چشمہ کا جاری ہونا
۴۲۸	ہوا میں اُڑنا	۴۴۱	ایک ساعت میں حفظ قرآن
۴۲۸	چار مشائخ کی فضیلت	۴۴۲	ایک لمحہ میں بحر محیط کے جزیرے پہنچنا
۴۲۹	شیخ عقیل کے ارشادات	۴۴۲	مرغ کی آواز
۴۳۰	شیخ عقیل کا مقام	۴۴۳	مخلوق کے اعمال کو دیکھنا
۴۳۰	شیخ عقیل کی کرامات	۴۴۳	عجیب آئینہ
۴۳۰	صادق کی علامت' پہاڑ کا حرکت کرنا	۴۴۳	عراق کے مشائخ وعلماء کی دعوت
۴۳۱	وحشی جانوروں کا جمع ہونا	۴۴۵	در ودیوار کا روشن ہونا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عنوان	صفحہ
سمندر کو چھوڑ کر نالی کی طرف آنا	۴۴۵
شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۴۴۶
چار مشائخ کے احوال	۴۴۶
بہرہ پن کا دور ہو جانا	۴۴۷
خرقوں کا گم ہو جانا	۴۴۷
مقام شیخ علی بن الہیتی	۴۴۷
ہر شہر سے نذرانے	۴۴۸
شیخ علی کے ارشادات شریعت و حقیقت	۴۴۹
شیخ علی بن الہیتی کی کرامات	۴۵۰
سیاہ چیونٹی اندھیری رات میں	۴۵۰
مرغی کے پیٹ سے سونے کے دانے نکلنا	۴۵۰
مقتول کا زندہ ہو جانا	۴۵۱
علوم کا سینوں میں واپس آنا	۴۵۱
کھجوروں کا جھک جانا	۴۵۲
کنوئیں سے سونا، میوے اور پانی کا نکلنا	۴۵۲
تر کھجوروں کا حصول	۴۵۲
عراق کے شیخ	۴۵۴
حضرت خضر علیہ السلام کا پیغام لانا	۴۵۴
میں محمدی ہوں	۴۵۵
لشکر کا الٹے پاؤں واپس جانا	۴۵۶
شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۴۵۶
شیخ عبدالرحمٰن کے ارشادات	۴۵۸
سماع	۴۶۰
شیخ عبدالرحمٰن کی کرامات	۴۶۰
دست کا کمال	۴۶۰
دعا سے کھجوروں میں برکت	۴۶۰
آپ کے تصرف	۴۶۰
متکلم کو گونگا بنا دینا	۴۶۱
فرش سے لے کر عرش تک دیکھنا	۴۶۱
غیب کی باتیں	۴۶۱
وحشی جانوروں اور پرندوں کا تسبیح پڑھنا	۴۶۲
پرندوں کا تسبیح کرنا	۴۶۲
ہواؤں کا تسبیح کرنا	۴۶۲
پہاڑوں کا تسبیح کرنا	۴۶۲
غوث الوریٰ کا ادب	۴۶۳
بوقت وصال فرزند کو وصیت	۴۶۳
شیر کی آواز	۴۶۴
الشیخ بقا بن بطو رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۴۶۵
شیخ بقا کے ارشادات	۴۶۶
فقر کیا ہے؟	۴۶۶
شیخ بقا کی کرامات	۴۶۷
نگاہِ ہیبت کا اثر	۴۶۷
جو گزر گیا وہ لوٹتا نہیں	۴۶۷
فقہاء کا معافی مانگنا	۴۶۸
آگ کا بجھ جانا	۴۶۸
بادل کا زمین کو سیراب کرنا	۴۶۸
لشکر کا لہو و سرکشی سے تائب ہونا	۴۶۹
ہیبت غوث الوریٰ	۴۶۹
چوکھٹ کو چومنا	۴۷۰
شیخ ابو سعد قیلوی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۴۷۱

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
شیخ ابوسعید کے ارشادات	۴۷۱	شیخ ماجد کی کرامت	۴۸۶
تصوف کا معنی	۴۷۲	ایک ہی کشتی سے ہر قسم کی چیز	۴۸۶
توحید	۴۷۲	کھانے سے بھرے ہوئے برتن	۴۸۷
صادق و کاذب کی علامت	۴۷۲	ایک درخت پرانا، سیب اور انگور	۴۸۸
شیخ ابوسعید کی کرامات	۴۷۳	زمین والوں کے امام	۴۸۹
بیمار کو تندرست اور تندرست کو بیمار کر دیا	۴۷۳	شیخ جاگیر رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۴۹۰
پتھر کا ٹکڑے ہو جانا	۴۷۴	شیخ جاگیر کے ارشادات	۴۹۱
ترش انار کا میٹھا ہو جانا	۴۷۴	شیخ جاگیر کی کرامات	۴۹۲
ایک اور کرامت	۴۷۵	جو کچھ کہا وہی ہوا	۴۹۲
دو سیب سفر میں کافی ہونا	۴۷۵	کشتی کو بچانا	۴۹۳
حضرت خضر علیہ السلام کی تشریف آوری	۴۷۵	مقام غوث الوریٰ	۴۹۵
غوث الوریٰ مشائخ کی نظر میں	۴۷۶	شیخ ابومحمد قاسم بن عبدالبصری رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۴۹۵
شیخ مطر باذرانی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۴۷۷	شیخ ابومحمد قاسم کے ارشادات	۴۹۶
شیخ مطر کے ارشادات	۴۷۸	شیخ ابومحمد قاسم کی کرامات	۴۹۹
شیخ مطر کی کرامات	۴۸۰	دلوں کا حال معلوم ہو جانا	۴۹۹
مکڑی پر سواری کرنا	۴۸۰	وافر مقدار میں انجیر کھانا اور مٹی کا حلوہ بن جانا	۴۹۹
نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی	۴۸۱	عجیب و غریب سفر	۵۰۰
خرمن میں برکت	۴۸۱	یہود و نصاریٰ کا ایک گروہ جنازہ دیکھ کر مسلمان ہوا	۵۰۳
دودھ کا بڑھ جانا	۴۸۱	حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں، اور غوث الوریٰ قطب الاولیاء ہیں	۵۰۳
تجلیات کا ظہور	۴۸۱	شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق قرشی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۵۰۶
اتباع غوث الوریٰ کی وصیت	۴۸۲	شیخ عمرو عثمان کے ارشادات	۵۰۷
سردارِ اولیاء	۴۸۳		
شیخ ماجد کردی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۴۸۴		
شیخ ماجد کے ارشادات	۴۸۵		
احوالِ فاخرہ	۴۸۶		

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
شیخ ابوعمر کی کرامات	۵۰۹	شیخ حیات بن قیس حرانی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۵۲۵
نیل کے پانی کا کم ہو جانا	۵۰۹	شیخ حیات کے ارشادات	۵۲۶
زمین کا لپٹ جانا	۵۱۰	حلال روزی	۵۲۷
جنگل کے سلطان	۵۱۰	غفلت	۵۲۷
ریت میں ستو اور پانی کا نکالنا	۵۱۲	سنت وفرض پر عمل	۵۲۸
عجمی کا عربی اور عربی کا عجمی ایک رات میں سیکھ لینا	۵۱۲	محبت	۵۲۸
اللہ کے دوست	۵۱۳	شیخ حیات کی کرامات	۵۲۹
سب کے سردار غوث الوریٰ	۵۱۶	دل کی آنکھ کا کھل جانا	۵۲۹
شیخ سوید سنجاری رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات	۵۱۶	کعبہ کا سامنے آجانا	۵۳۰
شیخ سوید سنجاری کے ارشادات	۵۱۷	کشتی کا ٹوٹ جانا	۵۳۰
عارفین کے اصول	۵۱۷	ببول کے درخت پر کھجوریں	۵۳۱
آنکھوں کی اقسام	۵۱۸	بالوں کا گھر	۵۳۲
شیخ سوید کی کرامات	۵۲۰	سلطان العارفین غوث الوریٰ	۵۳۳
سلف صالحین کی بدگوئی کا نتیجہ	۵۲۰	سیدالاولیاء غوث الوریٰ	۵۳۴
بدگوئی کا وبال	۵۲۰	شیخ رسلان دمشقی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات	۵۳۴
اندھا ہونا اور پھر اچھا ہونا	۵۲۱	شیخ رسلان کے ارشادات	۵۳۵
ناک کٹے کو درست کر دینا	۵۲۱	عارف کا واصل ہونا	۵۳۵
جذامی کا اچھا ہونا	۵۲۲	غم	۵۳۶
پتھر سے چشمہ اور ستو نکالنا	۵۲۲	شیخ دمشقی کی کرامات	۵۳۶
جسم جما ہوا پانی ہو جانا	۵۲۲	ولی کی تعریف	۵۳۶
مجاہدۂ نفس	۵۲۳	روٹیوں میں برکت	۵۳۷
درد کا ختم ہونا	۵۲۴	شیر کا قدموں پر لوٹنا	۵۳۸
قاضی اور تمام اہل مجلس کو بخار	۵۲۴	کنکر پھینکنا	۵۳۸
حضرت قدس کے صدر غوث الوریٰ	۵۲۵	سماع کی سماعت	۵۳۹

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عنوان	صفحہ
جنازہ کی شان	۵۳۹
نائب مصطفیٰ غوث الوریٰ	۵۴۰
شیخ ابومدین شعیب رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات	۵۴۰
شیخ ابومدین کے ارشادات	۵۴۲
شیخ ابومدین کی کرامات	۵۴۴
رب کی بارگاہ میں حاضری	۵۴۴
شیخ کا خنزیروں سے لڑنا اور بھگانا	۵۴۵
شیر کا عجیب واقعہ	۵۴۵
کشتی کا ٹھہر جانا	۵۴۶
انگور کا بے موسم پیدا ہو جانا	۵۴۷
مچھلی کا انگوٹھی لانا	۵۴۷
لوٹے کا ہاتھ سے گرنا	۵۴۷
درخت کا روشن ہو جانا	۵۴۸
واعظ کیسا ہو	۵۴۸
پرندوں کا مردہ ہو جانا	۵۴۹
ابدال وعارف	۵۵۰
معرفت کا درجہ اور توحید	۵۵۰
شیطان کا مکر	۵۵۱
نور کا سمندر	۵۵۱
معارف کا حصول	۵۵۲
حجۃ العارفین غوث الوریٰ	۵۵۵
شیخ ابومحمد عبدالرحیم مغربی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۵۵۵
شیخ ابومحمد کے ارشادات	۵۵۷
رضا	۵۵۷
بھوک	۵۵۸
اسرار	۵۵۸
تقویٰ	۵۵۹
کشف	۵۵۹
ذکر	۵۶۰
شیخ ابومحمد عبدالرحیم رضی اللہ عنہ کی کرامات	۵۶۰
قوال کی زبان کا بند ہو جانا	۵۶۰
لوح محفوظ تک رسائی	۵۶۱
وضو کے پانی کی برکت	۵۶۲
دریائے نیل کا ٹھہراؤ	۵۶۲
گیہوں میں برکت	۵۶۳
قبر سے انوار کا ظہور	۵۶۴
وجود کے اوتاد غوث الوریٰ	۵۶۴
شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق بطائحی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات	۵۶۵
شیخ بطائحی کے ارشادات	۵۶۵
محبت ایک سمندر	۵۶۶
شیخ بطائحی کا مجاہدہ	۵۶۶
شیخ بطائحی کی کرامات	۵۶۸
شیخ شیروں کے جھرمٹ میں	۵۶۸
جانوروں کو زندہ کرنا	۵۷۰
جذامی اور اندھے کا واقعہ	۵۷۰
زمین والوں سے بہتر غوث الوریٰ	۵۷۱
شیخ قضیب البان موصلی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۵۷۱

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عنوان — صفحہ

شیخ موصلی کے ارشادات ۵۷۲
شیخ موصلی کی کرامات ۵۷۳
جلال و جمال ۵۷۳
اظہار اسرار سے بچاؤ ۵۷۴
شیخ قضیب البان کی صورتیں بدلنا ۵۷۵
عالم استغراق ۵۷۶
نماز کو توڑ دینا ۵۷۶
چند ساعت میں دور پہنچ جانا ۵۷۷
بے ہوشی ۵۷۷
کعبہ کے دروازہ کے پاس سجدہ ۵۷۸
عاشقوں کے قافلہ کے سردار غوث الوریٰ . ۵۷۸
شیخ مکارم النہر خالصی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات ۵۷۹
شیخ مکارم کے ارشادات ۵۸۰
فقیر ۵۸۱
زاہد ۵۸۱
مجاہدہ ۵۸۱
مخلص ۵۸۱
متوکل ۵۸۲
عاشق ۵۸۲
شیخ مکارم کی کرامات ۵۸۲
انوار کا اثر ۵۸۲
دوزخ کے منکر کو دوزخ کی حالت دکھا دینا ۵۸۳
پانچ مہمانوں کے احوال ۵۸۴
دیکھا نہیں آنکھوں نے ان جیسا ۵۸۶
شیخ خلیفہ بن موسیٰ نہر ملکی رضی اللہ عنہ کے حالات و
واقعات ۵۸۶
شیخ خلیفہ کے ارشادات ۵۸۷
کرامات کی چادر ۵۸۹
ستر دفعہ زیارت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۵۹۰
قافلہ حجاز کا دیدار ۵۹۱
خواہش کا پورا ہونا ۵۹۲
بوقت وصال زیارت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۵۹۳
ہوا میں اُڑنا ۵۹۳
برکت غوث الوریٰ ۵۹۵
شیخ ابوالحسن جوسقی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات ۵۹۵
شیخ ابوالحسن کے ارشادات ۵۹۶
اخلاصِ کامل ۵۹۶
علماء کے فساد کی وجہ ۵۹۷
سب کے آقا غوث الوریٰ ۵۹۸
شیخ ابوالحسن کی کرامات ۵۹۹
شیطان کو قید کر دینا ۵۹۹
علم الغیب ۵۹۹
کپڑے کو اچھا کرنا ۶۰۰
کھجوروں کا بولنا ۶۰۱
بے مثل شیخ ۶۰۲
شیخ ابوعبداللہ محمد قرشی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات ۶۰۲
قیامت کو دیکھنا ۶۰۳
چھ سو مشائخ کی زیارت ۶۰۴
شیخ قرشی کے ارشادات ۶۰۵
اہل حقیقت ۶۰۶

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عنوان	صفحہ
ولی کی علامت	۶۰۷
سالک	۶۰۹
شیخ قرشی کی کرامات	۶۱۰
نفس سے پختہ عہد	۶۱۰
شیریں پانی کا حصول	۶۱۱
سیب سے رونے کی آواز	۶۱۲
بچے کا رونا بند	۶۱۳
فوائد و برکت	۶۱۴
حال کی مضبوطی	۶۱۵
آگ اور خون	۶۱۵
پہلو میں پتھر	۶۱۷
لڑکی پر جن کا اثر	۶۱۷
جنوں کی بستی	۶۱۸
جسم چاندی کی طرح سفید	۶۱۸
شراب کی ٹھلیاں ٹوٹ گئیں	۶۲۰
جن کا نکالنا	۶۲۰
صحبت کی برکت	۶۲۱
شب قدر کی شناخت	۶۲۱
اولیاء میں اعلیٰ اور اکمل	۶۲۲
شیخ ابوالبرکات بن صخر اموی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۶۲۲
شیخ ابوالبرکات کے ارشادات	۶۲۴
محبت کیا ہے؟	۶۲۴
شیخ ابوالبرکات کی کرامات	۶۲۸
بھنے گوشت کی خواہش	۶۲۸
جنگل کے تمام درخت اناروں سے بھر گئے	۶۲۹
زمانہ کے ابدال	۶۳۰
ہوا میں کھڑے ہو جانا	۶۳۰
عجیب واقعہ	۶۳۰
حفظ قرآن کرنے میں آسانی	۶۳۳
لکڑی کی طرح ہاتھ	۶۳۳
بعد موت تصرف	۶۳۴
شیخ ابواسحاق ابراہیم بن علی ملقب بہ اغرب رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۶۳۴
شیخ ابواسحاق کے ارشادات	۶۳۶
ادب کیا ہے؟	۶۳۷
شیخ ابواسحاق کی کرامات	۶۳۹
اللہ تعالیٰ سے حیا	۶۳۹
نگاہ کا اثر	۶۳۹
آگ میں کھڑا رہنا	۶۳۹
شیر پر سواری	۶۴۰
تصرف کا دعویٰ اور منکر کا حال	۶۴۰
جس شخص کو شیخ چاہے وہ ان کے پاس آئے	۶۴۱
شیخ سے غائبانہ دل میں استغاثہ اور ان کا مدد کرنا	۶۴۲
قبر سے سلام کا جواب	۶۴۲
تیس ہزار ختم قرآن	۶۴۳
جسم سے خارش ختم	۶۴۳
عظیم الشان محفل سماع	۶۴۴
بیمار کو شیخ کی تسلی	۶۴۴
شیخ کا وجد	۶۴۵

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

عنوان	صفحہ
زمین کا آفتاب	۶۴۶
پیشوا سالکین	۶۴۶
شیخ ابو الحسن علی بن احمد مشہور ابن الصباغ رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات	۶۴۷
امام ابن دقیق العید اور شیخ ابن الصباغ کے حالات وواقعات	۶۴۸
شیخ ابن صباغ کے ارشادات	۶۴۸
شیخ ابن صباغ کی کرامات	۶۵۱
لوحِ محفوظ تک نظر	۶۵۱
ہر شے کا سجدہ	۶۵۱
شیخ کے ہاتھ کی طاقت	۶۵۲
ایک لمحہ میں مصر پہنچ جانا	۶۵۳
اژدھا کے منہ سے ایک شخص کو نکالنا	۶۵۴
شیخ سے ہر چیز گفتگو کرتی	۶۵۴
رجال الغیب	۶۵۵
نگاہ سے پتھر کا پانی ہو جانا	۶۵۵
حال کا واپس لوٹنا	۶۵۶
سات آدمیوں کا کھانا ایک سو نے کھایا	۶۵۶
ندائے غیبی	۶۵۷
نکلی آنکھ کا ٹھیک ہو جانا	۶۵۷
کبوتری کی آواز پر وجد طاری	۶۵۸
خصوصیات کا جامع	۶۶۰
شیخ ابو الحسن علی بن ادریس یعقوبی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات	۶۶۱
مقام شیخ ابو الحسن	۶۶۲
زائرین کا ہجوم	۶۶۳
احوال وافعال	۶۶۴
شیخ ابو الحسن کے ارشادات	۶۶۵
تصوف تمام ادب کا نام ہے	۶۶۵
وعظ کا وقت	۶۶۷
مجاہدہ	۶۶۸
شیخ ابو الحسن کی کرامات	۶۶۸
معذور لڑکا دوڑنے لگا	۶۶۸
غیبی تیر	۶۶۹
درخت پھل دار ہو گئے	۶۷۰
شیخ علی بن وہب سنجاری رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۶۷۰
برگزیدہ ہستیوں کی زیارت	۶۷۱
شیخ علی سنجاری کے ارشادات	۶۷۲
شیخ علی سنجاری کی کرامات	۶۷۴
پتھر لفظ اللہ سے دو ٹکڑا ہو گیا	۶۷۴
شیخ کے طالب کا کمال	۶۷۴
پچاس روز تک ایک ہی وضو	۶۷۵
تانبے کے برتن سونے چاندی کے بن گئے	۶۷۵
بیل کا زندہ کر دینا	۶۷۶
شیخ عبد القادر دنیا کے سردار	۶۷۷
شیخ موسیٰ بن ماہین زولی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۶۷۷
بغداد کا آفتاب	۶۷۸
شیخ موسیٰ کے ارشادات	۶۷۸

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

عنوان	صفحہ
شیخ موسیٰ کی کرامات	۶۷۹
لوہا ان کے ہاتھ میں نرم ہو جایا کرتا تھا	۶۷۹
عصا سے آگ کا بجھ جانا	۶۷۹
غیب کی باتیں	۶۸۰
چار سال کا بچہ	۶۸۰
شیخ مقبول الدعاء	۶۸۰
قبر میں نماز	۶۸۱
آسمان کے ملائکہ کا ادب کرنا	۶۸۱
شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی رضی اللہ عنہ	۶۸۱
شیخ نے مدرسہ نظامیہ میں درس دیا ہے اور وہاں کے مفتی تھے	۶۸۱
شیخ عبدالقاہر کے ارشادات	۶۸۲
مقاماتِ تصوف	۶۸۳
شیخ کی کرامات	۶۸۴
شیخ اور مرید	۶۸۴
بچھڑے کا بولنا	۶۸۴
یہود و نصاریٰ کا اسلام لانا	۶۸۵
بکری کے گوشت کا بولنا	۶۸۵
میوے کا بولنا	۶۸۵
شراب پانی بن گیا	۶۸۶
غوثیتِ کبریٰ	۶۸۶
شیخ احمد بن ابی الحسن رفاعی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات	۶۸۷
شیخ کی تعریف	۶۸۷
شیخ کا ایک واقعہ	۶۸۸
طاقتور مرد کی تعریف	۶۸۸
شیخ چھ ماہ بعد کھایا کرتے تھے	۶۸۸
شیخ احمد کے ارشادات	۶۸۹
شیخ احمد رفاعی کی کرامات	۶۹۱
مچھلیوں کا آجانا	۶۹۱
بھنی ہوئی مچھلیوں کا زندہ ہونا	۶۹۱
بھنی ہوئی مرغابی کا زندہ ہونا	۶۹۲
شیخ کی ایک اور کرامت	۶۹۲
دل کے آئینے میں ہے تصویرِ یار	۶۹۴
شیخ عبدالقادر کے منکر کا انجام	۶۹۴

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تذکرہ حضرت سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

یعنی

زہرۃ الابرار

(اُردو ترجمہ)

بہجۃ الاسرار فی معدن الانوار مناقب قطب الربانی سیّدی محی الدین محمد عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے خدا تعالیٰ کی تمام تعریفوں کے ہاتھوں سے مدد کا دروازہ کھولنا چاہتا ہوں۔ اس کے روشن ہاتھوں سے جو کہ بارش اور اوس ہیں قصہ کی سعی سے کامیابی کا طالب ہوں۔ حق کی بجلی کی چمک کا اپنے دل کی آنکھ کے لیے اس کے سایہ کی جگہ میں خواستگار ہوں۔

پھر اپنے افعال کے مصادر کے لیے اس کے افضال کے گھاٹوں سے اس کو پہلی اور دوسری بار پانی پلانے کی خواہش رکھتا ہوں اپنے نفس کی بیماریوں سے اس کی صفائی و کدورت کی حالت میں اس سے شفا مانگتا ہوں۔ اس سے اس امر کا سوال کرتا ہوں کہ وہ اس کو نفیس تر کشش کے ساتھ ملائے بحالیکہ نیک بختی کو اس کے وصل میں بلندی تک قائم کردے۔ اس کے کام کرنے والے کو اس پر مجبور کرے کہ وہ اپنی بستگی میں عقل کی طرف تمیز کرلیا کرے۔

اور تمام مخلوقات کے ایسے سردار پر درود بھیجتا ہوں کہ جو ان سب سے بڑا ہے اور مخلوقات

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کو اپنے نور رسالت سے نفس کی جہل کی ظلمت سے نکالنے والا' اسلام کے قبہ کے ارکان کا بانی ہے یہاں تک کہ اس کے صدر محل پر چڑھ گیا۔ اولیا کے درجات کو اصل قواعد پر متنبہ کرنے والا، ان کے معاملہ کی باگوں کا ان کے ادھیڑ پن میں مالک ہے۔

اس کے آل اصحاب پر بھی جو کہ صحبت کے لحاظ سے بہتر صحابہ تھے۔ بعد اس کے (واضح رہے کہ) بلاشبہ مجھ سے اس امر کی بابت پوچھا گیا کہ ہمارے شیخ' شیخ الاسلام' پیشواء اولیاء' ہدایت کے نشان محی الدین ابو محمد (سید عبدالقادر بن ابی صالح جیلی) خدا ان کی روح کو پاکیزہ بنائے رکھے۔ اور ان کی قبر کو منور رکھے، کے اس قول کے بارے میں کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے، جس قدر روایت مجھے معلوم ہیں جمع کر دوں کیونکہ وہی زمانہ کے ہار کا یکتا موتی، بیان کی لڑی کا یکتا جوہر' شرافت' وہ حُلّہ ہے کہ جس کا اس کے قائل نے لباس پہننا ہے وہ عزت کی منزل ہے کہ جس کا رہنے والا اس میں اکیلا ہے تب میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا اور سائل کی بات کو جلد نفع اور بدیر اجر کی خواہش سے مان لیا۔

میں نے اس مضمون میں ایک کتاب مرتب کی جس کی اسناد بلند ہے جس کی صحت پر اعتبار ہے۔ شاذ اور فالتو روایات کو چھوڑ دیا ہے اور ان بڑے بڑے مشائخ کے ذکر سے اس کی تفصیل کی جن کے بعض اقوال وافعال اس بارے میں ہم کو پہنچے ہیں جو آپ کی کامل بزرگی کی تصریح کرتے ہیں۔

اس کے بعد آپ کے عمدہ کلمات کا جو آپ نے فرمائے ہیں، ذکر کیا ہے۔ وہ ایسے مقام کو ظاہر کرتے ہیں کہ جو کسب سے حاصل نہیں ہوتے' خواہشوں سے جمع نہیں کیے جاتے بلکہ خدائے تعالیٰ کی مہربانیوں نے اس کے اسباب مہیا کر دیئے ہیں۔ سعادت نے اس کے دروازے کھولے ہیں۔ زیادت نے اس کے رسے کھینچ دیئے۔ رعایت نے اس کے اطراف ملائے۔ عنایت نے اس کے پہلو ہلا دیئے۔ توفیق نے ان کی باگوں کو کھینچا ہے۔ تحقیق نے ان کے منہ کھول دیئے ہیں اور امر اس کے قول کو اس کے سامنے لایا۔ بیان نے جناب قرب سے اس کے انوار کو ظاہر کر دیا۔ قدس کے باغوں سے باغ نے اس کے اخبار کو تروتازہ کر دیا تاکہ وہ اخبار اس کلمہ پر ہدایت کریں جس کے لیے یہ کتاب جمع کی گئی ہے۔ اس کی مہاروں سے اٹھایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور بلند کیا گیا ہے تا کہ یہ گمان نہ کیا جائے کہ یہ بھاگا ہوا اونٹ ہے یا کہ پہلے پانی پر بغیر دوبارہ پینے کے آنے والا ہے۔

اس کے بعد میں نے ان کے بڑے کلام کے فصل لکھے ہیں۔ اس کی نفیس لڑی کے وہ ہار پروئے ہیں کہ جس نے معارف کے چہروں سے اشتباہ کے برقعے اٹھا دیئے ہیں۔ شریف لطیفوں کی آنکھوں سے پیاس کے پردوں کو اٹھا دیا۔ ان میں علوم توحید کے ذخیروں کو پھیلا دیا۔ ان میں تفریدگی حکمتوں کے خزانے ہیں۔ ایسی نظم کے ساتھ جو کہ شراب کی طرح ہے۔ ایسی بارش سے کہ بادل کی طرح ہے۔ پس ہر فصل کے ساتھ ایک ایسا دل ہے کہ جو وصل کا شائق ہے ہر سانس کے ساتھ نفس کے لیے انوار کے انگار ہیں۔ ہر ایک حصہ کے ساتھ حقائق کی سطر ہے۔ اس کا دیکھنے والا ان کے مطالب سے موتی اور یاقوت دیکھتا ہے اس کے موتی سے دوا اور اس کے یاقوت سے غذا پاتا ہے۔ میں نے اس کو ان کے عجیب خارق فعال اور ان کے عجیب ابتدائے زمانہ و حالات سے ایسا مرصّع کر دیا ہے کہ اس کے دیباچہ نے ربیع (بہار) کے پھولوں کو رونق کا لباس پہنا دیا ہے اسی کی خوبصورتی سے پھولوں کی شاخوں نے بلندی اور سرسبزی کو عاریتاً لیا۔ اسی کی لطافت نے باد صبا کو رقت دے دی۔ اس کی خوبیاں جواہرات کے ہار پرونے سے وقت کی مالک بن گئیں اور یہ سب اس لیے ہوا کہ وہ ایسی نباہ (انجام اختتام) ہو جائے کہ جس کا ماقبل (جو پہلے ہو پہلے کا) ثابت ہے اس کے ہاروں میں ایسی گرہ لگی کہ جس کا کھولنا محال ہے اس کی دلیل اقوال کی چادر باندھے اس کی برہان معترض پر مجال کے راستے بند کر دے۔

اس کے بعد میں نے ان کے اتباع اور مریدوں کی فضیلت پر شواہد بہ لایا۔ ان کے اصحاب اور دوستوں کی خوشخبریوں کے اظہار پر مختلف اقوال نقل کیے ہیں تا کہ ان کی دوستی کا خریدار جان لے کہ کیا شے لے کر واپس آیا ہے اور خدا کے نفس سے کون سی غنیمت کا مال لایا۔

اس کے بعد ان کے انوار کی چمک کا ذکر کیا۔ یعنی نسب خَلق و خُلق، علم، عمل، وعظ، طریقے اور اولیا کا ان کی تعظیم کرنا، ان کے حق کا اقرار کرنا، ان کی وفات کی خبریں دینا، ان کی موت کے وقت ان کی وصیتوں کا ذکر۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اس کے بعد ایسی باتیں بیان کیں جو ہدایت یافتہ کی نظروں میں خوبی کو بڑھا دیں۔

پھر اس کو میں نے آپ کے بعض اکابر اصحاب کے مناقب اور ایسے بڑے لوگوں کے فضائل پر جو ان کی طرف منسوب ہیں ختم کیا۔ اس لیے کہ اتباع کی قدر کی بزرگی متبوع کی بزرگی میں سے ہوتی ہوئی اور نہروں کے فیض کی زیادتی چشمہ کی بڑائی سے اور اس سب بیان میں طوالت سے اکتا دینے والے رنج کے خوف کی وجہ سے کنارہ کیا کیونکہ جو شخص قدر ضرورت کے بعد طول دیتا ہے تو وہ ملال میں ڈالتا ہے اور جو اظہار سے کوتاہی کرتا ہے وہ ناقص اور گمراہ کرتا ہے بہتر کام وہ ہے کہ افراط سے کم اور تفریط سے بڑھا ہوا ہو اس میں مدلل کے لیے حجت و مضبوطی ہے مستبصر (دلِ بینا رکھنے والا) کے لیے عبرت۔

میں نے اس کا نام **بہجۃ الاسرار و معدن الانوار** رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس چیز کو جو اس کی طرف آئی یا اس کے پیچھے رہی ہے اس کے بارے میں اور اس کے لیے کر دے اور اس سے لغزش سے عصمت اور عمدہ قول و عمل کی توفیق مانگتا ہوں۔

ان مشائخ کا ذکر جن سے روایات منقول ہیں

شیخ ابوبکر بن صوار رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہم کو دونوں شیخوں شیخ عالم زین الدین ابوالحسن علی بن ابی محمد عبداللہ بن ابی بکر بن ابی الطیب مغربی جزائری مالکی مقری مشہور ابن القلال نے قاہرہ محروسہ میں ۶۶۴ھ میں اور شیخ صالح ابوزید عبدالرحمٰن بن ابی النجاۃ سالم بن احمد بن ابی حمید بن صالح بن علی قرشی محدث نے قاہرہ میں ان دونوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ پیشواء ابوالفتح بن ابی الغنائم واسطی وارد اسکندریہ نے وہاں پر ۶۲۳ھ میں، کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ احمد بن ابی الحسن رفاعی رحمۃ اللہ علیہ منسوب بام عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اور نیز خبر دی کہ ہم کو فقیہہ عادل ابوالفرج عبدالملک بن محمد بن عبدالمجود بن احمد بن علی واسطی ابی شافعی نے قاہرہ میں ۶۷۰ھ میں کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت بقیۃ السلف ابوالعزائم مقدام بن صالح بن عبدالرحمٰن بن یوسف عراقی رفاعی وارد حداویہ نے وہاں پر ۶۲۳ھ میں کہا کہ خبر دی ہم کو ہمارے شیخ احمد بن رفاعی نے کہا کہ جس دن میرا ماموں فوت ہوا میری عمر پچاس دن کے اوپر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تھی۔

میں نے ان کی تین سال تک خدمت کی تھی کہا کہ خبر دی ہم کو میرے ماموں شیخ منصور بطائحی نے کہا کہ خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابومحمد شنبکی نے اور خبر دی ہم کو شیخ ثقہ ابوالعفاف موسیٰ بن شیخ عارف ابی المعالی عثمان بن موسیٰ بن عبدالکریم بن علی بقاعی الاصل دمشقی عقیبی پیدائش وگھر نے وہاں پر ۶۷۳ھ میں کہا کہ خبر دی ہم کو میرے باپ نے دمشق میں ۶۱۴ھ میں خبر دی ہم کو تینوں شیخوں ابوالخیر سعید بن سیّدی شریف پیشواء ابوسعد قیلوی، شیخ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن مدائنی، شیخ ابوعبداللہ محمد بن علی فیدی نے قیلویہ میں وہاں پر وہ ہمیشہ آتے تھے۔ یہ سب کہتے ہیں کہ ہم کو خبر دی ہمارے شیخ ابوسعد قیلوی اور نیز شیخ اصیل ابوعبداللہ حسن بن بدراں بن علی بن محمد بن صالح بغدادی حنبلی نے ۶۷۰ھ میں کہا کہ خبر دی ہم کو فقیہہ ابومحمد عبدالقادر بن عثمان بن ابی البرکات بن علی بن رزق اللہ بن عبدالوہاب تمیمی بردانی حنبلی نے بغداد میں ۶۳۵ھ میں کہا کہ خبر دی ہم کو ابومحمد عبداللطیف بن ابی ظاہر احمد بن محمد بن ہبۃ اللہ قرشی بغدادی فقیہ حنبلی صوفی نے بغداد میں ۶۳۵ھ میں کہا خبر دی ہم کو سیّد شریف شیخ ابوسعد قیلویہ نے قیلولہ میں کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابوسعد بن تاجوش بطائحی حامدی نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابومحمد شنبکی نے۔ (ح: تحویل ہے یہ علامت اس کی ہے کہ اب یہاں سے دوسرا سلسلہ شروع ہوا)

مرد خدا پیدا ہوگا

اور خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عمرو بن اسحاق بن نعیم بغدادی ازجی حنبلی محدث نے قاہرہ میں ۶۶۱ھ میں کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ عارف ابوطاہر جلیلی بن شیخ پیشوا ابوالعباس احمد بن علی بن خلیل صرصری جو سقی نے صرصر میں ۶۳۱ھ میں کہا کہ خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہا خبر دی ہم کو شیخ غزاز بن استودع بطائحی غالی رضی اللہ عنہ نے حداویہ میں کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابوبکر بن ہوار رضی اللہ عنہ نے اپنی مجلس میں ایک دن اپنے اصحاب میں اولیاء کے حالات کا ذکر کیا پھر کہا کہ عنقریب عراق میں ایک عجمی مرد خدا اور لوگوں کے نزدیک بلند مرتبہ ہوگا' اس کا نام عبدالقادر ہوگا اس کی سکونت بغداد میں ہوگی۔ وہ کہے گا کہ ''میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے'' اس کے زمانہ کے اولیاء اس کی بات مانیں گے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

وہ اپنے وقت میں فرد واحد ہوگا۔

تمام اولیاء کے نزدیک بلند مقام

(شیخ عبداللہ جونی رضی اللہ عنہ) خبر دی ہم کو اصیل ابوعبداللہ محمد بن شیخ ابوالعباس احمد بن عبدالواسع بن امیر کاہ بن شافع بن صالح بن حاتم جیلی اصل بغدادی گھر والے نے قاہرہ میں ۶۶۸ھ میں کہا کہ خبر دی ہم کو میرے والد نے بغداد میں ۶۳۵ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ امام عالم عامل ربانی عزیز الدین ابورشد عمر بن عبدالملک دینوری نے وہاں پر کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ علامہ برہان الدین ابوجعفر محمد بن ابی زید بن عبدالرحمان اصفہانی نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ہر دو زبان دان اکمل الدین ابوالفضل محمد بن جعفر نوحی نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابوصالح عبداللہ بن طبقی رومی نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ امام ابویعقوب یوسف بن ایوب بن الحسین بن شعیب ہمدانی نوربجردی نے ہمدان میں ۴۹۳ھ میں کہا کہ میں نے سنا ہمارے شیخ ابواحمد عبداللہ بن احمد بن موسیٰ جونی عقب بہ حقی سے کوہ جرد میں اپنی خلوت میں ۴۶۸ھ میں وہ کہتے تھے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ عنقریب عجم کی زمین میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کی کرامات کا بڑا ظہور ہوگا اور تمام اولیاء کے نزدیک اس کا بڑا مرتبہ ہوگا۔ وہ کہے گا کہ "میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے"۔ اس کے وقت میں اولیاء اس کے قدم کے نیچے ہوں گے جس سے ان کے زمانہ کے لوگ مشرف ہوں گے اور جو ان کو دیکھے گا اس سے نفع حاصل کرے گا۔

(شیخ تاج الدین ابوالوفا رضی اللہ عنہ) خبر دی ہم کو شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابوالعباس احمد بن منظور کنانی عسقلانی شافعی نے قاہرہ کے میدان مقسم میں ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف ابوعبداللہ بن ابی الفتح ہروی مولد بغدادی گھر والے سیاح نے قاہرہ میں وہ ہمارے پاس ۶۲۳ھ میں آیا، کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشوا علی بن الہیتی نے بغداد میں ۵۵۷ھ میں، اور نیز ہم کو خبر دی شیخ ثقہ ابوحفص عمر بن محمد بن عمر بن ابراہیم ونیری مشہور ابن مزاحم نے اس کے میدان میں ۶۶۵ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد علی بن ابی بکر بن ادریس رحاوی یعقوبی نے وہاں پر ۶۱۶ھ میں کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ علی بن الہیتی عراقی دربانی نے وہاں پر ۵۶۰ھ میں۔ ح

کہا خبر دی ہم کو فقیہہ ابوالمعالی عبدالرحیم بن مظفر بن مہذب بن ابی علی قرشی بہر بغدادی نے قاہرہ میں ۶۷۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ ابو صالح نصر بن حافظ ابی بکر عبدالرزاق بن شیخ الاسلام ابو محمد عبدالقادر جیلی اور شیخ ابوالحسن علی بن سلیمان بن ابی المز مشہور نان بائی نے بغداد میں ۶۲۹ھ میں ان دونوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابوحفص عمر کیمانی نے بغداد میں ۶۹۰ھ میں کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ بقا بن بطو عراقی نے ملکی نے ۔ ح

ولی اللہ کے لئے کھڑے ہو جاؤ

اور خبر دی ہم کو ابوالمظفر ابراہیم بن عبداللہ محمد بن ابی بکر محمد بن نصر بن نصار بن منصور بغدادی قردی نے قاہرہ میں ۶۶۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے نانا شیخ نیک بخت ابوعمر وعثمان بن نصر بن منصور بغدادی گھر والے اور بغداد میں فوت ہونے والے نے ۶۱۷ھ میں کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابو محمد بن عبداللہ نے عبدالرحمٰن طفسونجی نے علی کرخی سے کہا کہ انہوں نے ان سے علم حاصل کیا ان کی صحبت میں مدت تک رہے یہ سب صاحب کہتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر نے اپنی جوانی کی حالت میں ہمارے شیخ تاج العارفین ابوابوالفا کاکیس رضی اللہ عنہ کی زیارت کو بغداد میں قلمونیا میں آیا کرتے تھے اور جب ابوابوالفا ان کو دیکھتے تو کھڑے ہو جاتے اور حاضرین سے کہتے کہ ولی اللہ کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ اکثر ان کی خاطر چند قدم چل کر ملتے اور اکثر ایک وقت میں یہ بھی کہا تھا کہ جو شخص اس جوان کے لیے کھڑا نہ ہوگا وہ کسی ولی اللہ کے لیے کھڑا نہ ہوگا اور جب آپ سے لوگوں نے یہ بات مکرر سنی تو اس بارے میں ان کے مریدوں نے کہا، تو فرمایا کہ اس جوان پر ایک وقت آئے گا کہ خاص وعام اس کے محتاج ہوں گے اور گویا میں علانیہ مجمع میں یہ کہتا ہوا دیکھتا ہوں اور وہ سچا ہوگا کہ میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔ پس اولیاء اللہ کی گردنیں اس کے لیے جھک جائیں گی کیونکہ اس وقت میں وہ ان کا قطب ہوگا اب جو شخص تم میں سے اس وقت کو پائے تو اس کو اس کی خدمت لازم ہے۔

(شیخ عقیل منجی رضی اللہ عنہ) خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابوالمحاسن یوسف بن شیخ ابوبکر بن شیخ برکت بن احمد حمصی عراقی الاصل اربلی مولد ومکان نے قاہرہ میں ۶۶۷ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے دادا شیخ برکت حمصی عراقی اور شیخ صالح بقیۃ السلف ابواحمد محمود بن محمد کردی جلادی شیبانی اربلی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نے اربل میں ۶۶۱ھ میں دونوں کہتے ہیں کہ ہم کو خبر دی شیخ عدی بن مسافر نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ دونوں اس سے ملے تھے اور مدت تک اس کی صحبت میں رہے تھے۔

اپنے وقت کا قطب

خبر دی ہم کو شیخ ثقہ ابومحمد رجب بن ابی المنصور بن نصر اللہ بن ابی الخالی عراقی داری الاصل نصیبنی مولد و مکان بہر قاہرہ کے رہنے والے نے وہیں ۶۶۵ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشوا ابوعبدالرحیم بن عسکر بن عبدالرحیم بن عسکر بن اسامہ عدوی نصیبنی نے نصیبن میں ۶۲۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ عبدالمالک دیان ابن المعالی بن رسد بن نبہان عراقی بہر شیبانی نے ۵۹۵ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوعمران بن برماہین زولی نے ماردین میں کہا کہ ہمارے شیخ عقیل منجی رضی اللہ عنہ سے ایک دن سوال کیا گیا کہ اس وقت قطب کون ہے؟ تو کہا کہ وہ اس وقت مکہ میں مخفی ہے۔ سوائے اولیاء اللہ کے اور کوئی اس کو نہیں جانتا اور قریب ہے کہ یہاں ایک جوان ظاہر ہوگا اور اشارہ عراق کی طرف کیا۔ وہ جوان عجمی شریف ہوگا۔ لوگوں کے سامنے بغداد میں کلام کرے گا اور اس کی کرامت کو خاص و عام پہچانیں گے وہ اپنے وقت کا قطب ہوگا اور کہے گا کہ ''میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے'' اور اولیاء کرام اپنی اپنی گردنیں اس کے لیے رکھ دیں گے اور اگر میں اس کے زمانے میں ہوتا تو اپنے سر کو اس کے لیے رکھتا یہ وہ شخص ہوگا کہ جو شخص اس کی کرامت کی تصدیق کرے گا خدا اس کو نفع دے گا۔

اس کا نام عبدالقادر ہوگا

(شیخ علی بن وہب رضی اللہ عنہ) ہم کو خبر دی ابومحمد عمران بن ابی علی بن عثمان بن محمد بن احمد بن علی سنجاری شافعی مودب نے قاہرہ میں ۶۶۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ صالح جواب ابن شیخ کامل بن شیخ جواب بخاری رحمۃ اللہ علیہم نے کہا خبر دی ہم کو شیخ صالح معمر ابوبکر بن حمید شیبانی بخاری مشہور حباری ہمارے شیخ علی بن وہب رضی اللہ عنہ کے امام نے اور خبر دی ہم کو ابوالفداء اسماعیل ابن الفقیہ ابی اسحاق ابراہیم بن ورع بن عیسیٰ بن ابی الحسن منذری مغربی الاصل بہر مصری مولد نے قاہرہ میں ۶۵۶ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے والد نے ۵۹۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ قیس بن یونس شامی صاحب شیخ پیشوا ابی الحسن علی بن وہب سنجاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دن ہمارے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

شیخ علی بن وہب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں فقرا کی ایک جماعت داخل ہوئی، تو شیخ نے ان سے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ عجم سے۔ کہا کون سے عجم سے؟ کہا جیلان سے۔ کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے وجود کو ایسے شخص کے ساتھ روشن کر دیا ہے کہ عنقریب تم میں ظہور کرے گا' وہ اللہ سے قریب ہوگا اس کا نام عبدالقادر ہے اس کا ظہور عراق میں ہوگا۔ بغداد میں کہے گا کہ ''میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے'' اس زمانہ کے اولیاء اس کی بزرگی کا اقرار کریں گے۔ قدس اللہ روحہ' وروحہم۔

اس کے لئے اولیاء کی گردنیں ضرور جھکیں گی

(۵) شیخ حماد دباس رضی اللہ عنہ) خبر دی ہم کو ہمارے شیخ' شیخ العالم ضیاء الدین ابوالبقاء صالح ابن شیخ ابی اسحاق ابراہیم بن احمد بن ابراہیم بن نصر بن قریش اسعردی الاصل فارقی مولد دمشقی مکان قاہرہ کے رہنے والے نے وہیں ۶۶۱ھ میں کہا، خبر دی شیخ پیشوا شہاب الدین ابوحفص عمر بن محمد بن عبداللہ سہروردی نے دمشق میں ۶۲۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے چچا شیخ نجیب الدین ابوالنجیب عبدالقادر بن عبداللہ سہروردی نے بغداد میں ۵۵۹ھ میں اور خبر دی ہم کو ابوحفص عمر بن محمد بن عبداللہ بن عبدالسمیع بن عبدالجبار بن صالح منہاجی الاصل شارعی مولد اور مکان شافعی نے بھی ۶۷۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد صالح بن مسعود بن مطر صوفی مشہور رومی نے اس کے ایک گوشہ میں جو کہ مصر اور قاہرہ کے درمیان تھا۔ ۶۳۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابوالنجیب عبدالقادر سہروردی نے بغداد میں ۵۶۰ھ میں کہا کہ میں شیخ حماد بن مسلم دباس (شیرہ فروش) رضی اللہ عنہ کے پاس بغداد میں ۵۰۳ھ میں تھا اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اس دن ان کی صحبت میں آئے تھے تب وہ آئے اور ان کے سامنے مؤدب ہو کر بیٹھ گئے پھر شیخ کھڑے ہوئے اور میں نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے قیام کے بعد شیخ حماد سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

''اس عجمی کا ایسا قدم ہے کہ اپنے وقت میں اولیاء کی گردنوں پر بلند ہوگا۔ وہ ضرور حکم دیا جائے گا کہ یہ کہے میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے وہ ضرور کہے گا اور اس زمانہ کے اولیاء کی گردنیں اس کے لیے ضرور جھکیں گی بعض کہتے ہیں کہ وہ شخص ہے جس کا نام عون رضی اللہ عنہ ہے بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام ابویعقوب

یوسف بن ایوب ہمدانی ہے۔''

باادب بانصیب

خبر دی ہم کو فقیہ ابواحمد عبدالملک بن ابی الفتح بن منصور بن مقلد منجی المولد اعزازی گھر والے پھر قاہرہ والے شافعی محدث نے قاہرہ میں ۶۶۶ھ میں کہا خبر دی ہم کو فقیہ جلیل ابوعمرو عثمان بن جواد بن القوی ملالی اعزازی نے وہاں پر ۶۲۶ھ میں کہا خبر دی ہم کو ابوالفرج عبدالرحمن بن شیخ ابوالعلی بحر بن شرف الاسلام ابوالبرکات عبدالوہاب بن ابی الفرج عبدالواحد انصاری فزرجی سعدی عبادی شیرازی الاصل لوشقی گھر والے مشہور ابن الحنبلی نے دمشق میں ۶۰۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو ابوالعلی عبدالوہاب نے اور خبر دی ہم کو عالی شیخ صالح زاہد ابوالمحاسن یوسف بن ایاس بن مرجان بن منیع بعلبکی مقری حنبلی نے بھی قاہرہ میں ۶۶۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ معمر ابوالفتح نصر بن رضوان بن ثروان دارانی فردوسی حنبلی مقری نے جامع دمشق میں ۶۳۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو ابوسعید عبداللہ محمد بن ہبۃ اللہ بن علی بن المظہر بن ابی عصرون التمیمی شافعی نے دمشق میں ۵۸۰ھ میں کہا میں نے جوانی کی حالت میں علم کی طلب میں بغداد کی طرف کوچ کیا اور ابن سقا ان دنوں میں مدرسہ نظامیہ میں میرا رفیق وہم درس تھا۔ ہم عبادت کرتے اور صالحین کی زیارت کیا کرتے تھے۔ بغداد میں ان دنوں ایک شخص تھا جس کو غوث کہا کرتے تھے۔ اس کی نسبت یہ کہا جاتا تھا کہ جب وہ چاہتے ہیں ظاہر ہوتے ہیں اور جب چاہتے ہیں چھپ جاتے ہیں تب میں نے اور ابن سقا اور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے جو کہ ان دنوں جوان تھے، ان کی زیارت کا قصد کیا۔ ابن سقا نے راستہ میں کہا کہ آج میں ان سے ایک مسئلہ پوچھوں گا جس کا وہ جواب نہ دے سکیں گے میں نے کہا کہ میں ایک مسئلہ پوچھوں گا۔ دیکھوں گا کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ تب شیخ عبدالقادر نے کہا معاذ اللہ میں ان سے کوئی سوال کروں میں تو ان کی خدمت میں ان کی زیارت کی برکات کا منتظر رہوں گا۔ جب ہم ان کی خدمت میں گئے تو ان کو ان کے مکان میں نہ دیکھا۔ پھر ہم تھوڑی دیر ٹھہرے رہے تو دیکھا کہ وہیں بیٹھے تھے۔ تب انہوں نے ابن سقا کی طرف غصہ سے دیکھ کر کہا کہ تجھے خرابی ہو! اے ابن سقا تو مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھتا ہے کہ جس کا مجھے جواب نہ آئے گا۔ سن وہ مسئلہ یہ ہے

اور اس کا جواب یہ ہے بے شک میں دیکھتا ہوں کہ کفر کی آگ تیرے اندر بھڑک رہی ہے پھر انہوں نے میری طرف دیکھا اور کہا اے عبداللہ کیا تم مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھتے ہو کہ تم دیکھو میں اس کا کیا جواب دیتا ہوں۔ وہ مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے تمہاری بے ادبی کے سبب تم پر دنیا تمہارے کانوں کی لو تک گرے گی۔ پھر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور ان کو اپنے قریب کیا اور تعظیم کی اور ان سے کہا کہ اے عبدالقادر! تم نے اپنے ادب کی وجہ سے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کیا میں گویا تم کو بغداد میں دیکھ رہا ہوں کہ تم کرسی پر چڑھے ہوئے ہو۔ لوگوں کو پکار کر کہہ رہے ہو کہ ”یہ میرا قدم اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے“ اور گویا کہ میں تیرے وقت کے اولیاء کو دیکھ رہا ہوں کہ انہوں نے تیرے جلال کی وجہ سے اپنی گردنوں کو جھکا دیا ہے پھر ہم سے اسی وقت غائب ہو گئے اور اس کے بعد ہم نے ان کو نہ دیکھا۔ وہ کہتا ہے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا تو یہ حال ہوا کہ خدا کے نزدیک ان کا جو قرب تھا اس کے ظہور کی علامت ظاہر ہو گئی۔ عام خاص لوگ ان کے پاس آنے لگے اور انہوں نے خدا کے فضل سے اپنے وقت میں کہا کہ ”میرا یہ قدم اولیاء اللہ کی گردن پر ہے“ لیکن ابن سقا کا یہ حال ہوا کہ شرعیہ علوم میں مشغول ہوا حتیٰ کہ اپنے بہت سے اہل زماں پر فائق ہو گیا اور مشہور ہو گیا کہ تمام علوم میں اپنے مناظر کو بند کر دیتا ہے بڑا فصیح بلیغ وجیہہ تھا تب خلیفہ نے اس کو اپنا مقرب بنایا اور شاہ روم کی طرف اس کو بھیجا اس کو شاہ روم نے یہ دیکھ کر کہ یہ جامع عالم فصیح وجیہہ ہے متعجب ہوا اور اس کے مناظرہ کے لیے تمام پادریوں عیسائیوں کو جمع کیا۔ انہوں نے اس سے مناظرہ کیا تو سب کو اس نے چپ کرا دیا تب بادشاہ نے بڑی اس کی عزت کی پھر اس نے بادشاہ کی لڑکی دیکھی اور اس پر فریفتہ ہو گیا اور بادشاہ سے درخواست کی کہ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دے۔

اس نے کہا اگر تم نصرانی ہو جاؤ تو نکاح کر دوں گا اس نے قبول کر لیا اور اس نے اس کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا۔

پھر ابن سقا نے اس غوث کا کلام یاد کیا اور جان لیا کہ یہ مصیبت ان کے سبب سے ہوئی لیکن میری یہ حالت ہوئی کہ میں دمشق کی طرف آیا اور سلطان نور الدین ملک شہید نے مجھ کو بلایا اور اوقاف پر مجبور کیا میں اس کا حاکم ہو گیا اور دنیا مجھ پر بہت سی آئی سو ہم تینوں کے بارے میں غوث کا کلام درست نکلا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مشائخ عظام جنہوں نے خود حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا کلام سنا

میرا یہ قدم تمام ولیوں کی گردنوں پر ہے

خبر دی ہم کو شیخ الفرح عبدالوہاب بن ابی المفاخر حسن بن فیتیان محمد بن احمد کوفی الاصل ازلی مولد بغدادی پھر قاہری نے ۶۶۵ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ صالح معمر بقیۃ السلف ابوالثناء محمود بن احمد کردی حمیدی جیلانی پھر بغدادی شافعی نے بغداد میں ۶۲۰ھ میں وہ کہتے ہیں کہ اس تاریخ میں میری عمر ایک سو بیس سال سے گزر چکی تھی میں نے شیخ عبدالقادر، شیخ بقا بن بطو، شیخ شریف ابوسعید قیلوی، شیخ عدی بن مسافر، شیخ علی بن الہیتی، شیخ احمد بن رفاعی رضی اللہ عنہ وعنہم وعنا بہم کی زیارت کی ہے اور خبر دی ہم کو فقیہ عدل ابواحمد عبدالملک بن ابی الفتح بن منصور پھر مسقا منجی اعزازی شافعی محدث نے قاہرہ میں ۶۳۶ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ معمر بقیۃ السلف شرف ابوعبداللہ محمد بن علی سبکی شافعی نے وہ ہمارے پاس اعزاز سے ۶۲۱ھ میں آیا اور کہنے لگا کہ میری عمر اس وقت سو سال سے بڑھ کر ہے۔ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور میری عمر (اصل عربی نسخہ میں لفظ مٹا ہوا ہے) سال کی تھی۔ میں بغداد میں ان کی صحبت میں مدت تک رہا ہوں اور خبر دی ہم کو فقیہ اصیل ابومحمد حسن بن شیخ ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابراہیم بن علی زردار بغدادی نے بغداد میں ۶۳۴ھ میں کہا خبر دی امام علامہ ابوالبقاء عبداللہ بن الحسین بن ابی البقا بن الحسین عکبری الاصل بغدادی مولد اور گھر فقیہ پسندیدہ نحوی نابینا نے بغداد میں ۶۱۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد عبداللہ بن احمد خشاب بغدادی حنبلی نحوی اور شیخ امام ابوبکر عبداللہ بن نصر بن حمزہ تمیمی بکری بغدادی حنبلی نے بغداد میں ۵۶۴ھ میں اور خبر دی ہم کو جلیل محی الدین ابومحمد بن یوسف بن امام ابوالفرح عبدالرحمٰن بن علی جوزی فقیہ حنبلی نے بغداد میں ۶۳۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوہریرہ محمد بن ابی الفتوح لیث بن شجاع بن مسعود بن ابوالفضل بغدادی ازجی دیناری نابینا مشہور ابن ابوسلطانی نے بغداد میں ۶۱۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو حافظ ابوالخیر عبدالمغیث بن ابی حرب زہیر بن زہیر بن علوی بغدادی جوبی حنبلی نے بغداد میں ۵۷۳ھ میں وہ کہتے ہیں کہ ہم شیخ محی الدین عبدالقادر بن ابی صالح جیلی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بغداد میں ان کی رباط حلبہ میں حاضر تھے اس وقت ان کی مجلس میں عراق کے اکثر شیخ حاضر تھے ان میں سے یہ

شیخ علی بن الہیتی زریرانی، شیخ بقا بن بطو نہر ملکی، شیخ شریف ابوسعید قیلوی، شیخ موسیٰ بن ماہین زولی جو کہ حج کر کے بغداد میں اسی دن آئے تھے، شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر بن عبداللہ سہروردی، شیخ ابوالکرام معمر شیخ ابوالعباس احمد بن علی جوسقی صرصری، شیخ ماجد کردی، شیخ ابوحکیم بن ابراہیم بن دینار نہروانی، شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق قرشی کہ جو اسی روز بغداد میں زیارت کے لیے آئے تھے، شیخ مکارم اکبر، شیخ مطر بادرانی، شیخ جاگیر، شیخ خلیفہ بن موسیٰ اکبر، شیخ صدقہ بن محمد بغدادی، شیخ یحییٰ بن احمد دوری مرتعش، شیخ ضیاء الدین ابراہیم بن ابی عبداللہ بن علی جونی، شیخ ابوعبداللہ محمد دریائی قرشی جو کہ اس دن بغداد میں آئے تھے، شیخ ابوعمرو عثمان بن مرد وبطائی، شیخ قضیب البان موصلی، شیخ ابوالعباس احمد یمنی مشہور ریحانی، شیخ ابوالعباس احمد قرشی ظاہر تصرف والے اور ان کے شاگرد شیخ داؤد جو کہ جوان تھے، ان کا حال یوں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ پانچوں وقت نماز مکہ معظمہ شرفہا اللہ تعالیٰ میں پڑھا کرتے تھے، شیخ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ عراقی مشہور خاص، شیخ ابوعمرو عثمان بن احمد عراقی مشہور شوکی اور کہا جاتا تھا کہ وہ رجال غیب سیلانی ہیں، شیخ سلطان بن احمد مزین، شیخ ابوبکر بن عبدالحمید شیبانی مشہور جباری، شیخ ابوالعباس احمد بن استاد، شیخ ابومحمد احمد بن عیسیٰ معروف کوبجی، شیخ مبارک بن علی جمیلی، شیخ ابوالبرکات بن معدان عراقی، شیخ عبدالقادر بن حسن بغدادی، شیخ ابوالمسعود احمد بن ابی بکر حزیمی عطار، شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابی المعالی بن قائدادانی، شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بزار جو کہ جوان تھے، شیخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی جو کہ جوان تھے، شیخ ابوالثنا محمود بن عثمانی نعلبند، شیخ ابوحفص عمر بن نصر غزال، شیخ ابومحمد فارسی پھر بغدادی، شیخ ابومحمد علی بن ادریس یعقوبی جو کہ جوان تھے، شیخ عباد دربان، شیخ مظفر جمال، شیخ ابوبکر حمامی مشہور مزین، شیخ جلیل صاحب قدم درزہ، شیخ ابوعمرو عثمان طریفی، شیخ ابوالحسن جوسقی مشہور ابی عواجا، شیخ ابومحمد عبدالحق حریمی، شیخ ابویعلی محمد بن محمد فراء وغیرہم رضی اللہ عنہم وعنابہم اور شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ ان کے روبرو کلام کرتے تھے ان کا دل حاضر تھا اور فرمایا ”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے“۔

تب شیخ علی بن الہیتی کھڑے ہوئے کرسی پر چڑھے اور شیخ کے قدم کو اپنی گردن پر رکھ لیا اور ان کے دامن کے نیچے داخل ہوئے اور تمام حاضرین نے اپنی گردنیں بڑھائیں۔

اور خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن محمد بن عبداللہ بن ابی بکر بن علی بن احمد ابہری الاصل

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بغدادی مولد و گھر نے قاہرہ میں ۶۳۵ھ میں کہا کہ میں ۶۳۰ھ میں ایسی مجلس میں حاضر ہوا کہ اس دن مشائخ بغداد سے بھری ہوئی تھی پھر ان میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے اس قول کا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ ذکر ہوا تو شیخ جلیل ابن شیخ ابوالعباس احمد صرصری نے فرمایا کہ میں نے شیخ ابوالمسعود رضی اللہ عنہ کی زیارت کا ۵۷۹ھ میں قصد کیا اور میں نے ان سے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے اس قول کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس وقت حاضر تھا اور میں نے یہ ان کے منہ سے سنا تھا اسی دن ان کی مجلس میں قریباً پچاس شیخ تھے جو کہ اس زمانہ کے مشاہیر میں سے تھے میں نے ان کو دیکھا تھا کہ جب انہوں نے یہ بات کہی تو سب نے اپنی گردنیں جھکا دیں اور ان پر انکساری کی علامت ظاہر ہوئی میں نے شیخ علی ہیتی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کرسی پر چڑھ کر ان کی طرف بڑھے اور شیخ کے قدم کو اپنی گردن پر رکھ لیا تب شیخ ابوالحسن خفاف بغدادی نے کہا کہ میں نے بھی شیخ ابوالمسعود سے یہ بات کئی مرتبہ سنی ہے شیخ ابوعمرو عثمان بن سلیمان معروف پستہ قد نے کہا کہ میں نے بھی شیخ ابوعبداللہ محمد بن قائدادانی رضی اللہ عنہ کی زیارت کا اوان میں بتاریخ ۱۰ محرم ۵۸۴ھ میں قصد کیا اور ان سے شیخ عبدالقادر کے اس قول کی بابت پوچھا تو انہوں نے ایسا ہی ذکر کیا جیسا کہ شیخ ابوالمسعود رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔

ابن الہیتی کی گردن پر قدم غوث

خبر دی ہم کو شیخ ابویوسف یعقوب بن بدران انصاری مقری قاہری نے قاہرہ میں ۶۶۷ھ میں کہا کہ میں بغداد میں ۶۶۱ھ میں داخل ہوا قاضی القضاۃ ابوصالح نصر کی زیارت کا اس کے درس کے مدرسہ باب ازج میں قصد کیا میں نے اس کے پاس ایک جماعت پائی۔ تب اس کو ان میں سے ایک نے کہا کہ تم نے شیخ عبدالقادر کے اس قول میں کیا سنا ہے تو اس نے کہا کہ میں نے ابوبکر عبدالرزاق اور اپنے چچاؤں ابوعبدالرحمٰن عبداللہ، ابوعبداللہ عبدالوہاب، ابواسحٰق ابراہیم اولاد شیخ عبدالقادر رحمہم اللہ سے متفرق اوقات میں سنا تھا وہ سب کہتے تھے کہ ہم اس مجلس میں حاضر تھے جن میں کہ ہمارے والد رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے اور اس میں قریباً پچاس وہ مشائخ تھے جو کہ عراق کے اکابر میں سے تھے۔ سب نے اپنی گردنیں جھکا دیں تھیں اور ابن الہیتی رضی اللہ عنہ نے ان کا قدم اپنی گردن پر رکھ لیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

تھا پھر ہم کو ان شہروں کے متفرق مشائخ سے جو اس وقت حاضر تھے یہ خبریں پہنچی ہیں کہ بلاشبہ انہوں نے اپنی گردنوں کو بڑھایا تھا اور ان سے ان کے مقولہ کی خبر دی اور ہم کو کسی سے یہ بات نہیں پہنچی کہ اس نے ان کا انکار کیا ہو۔

مشائخ عظام کا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے قول کو بذریعہ کشف معلوم کرنا

منجملہ ان کے سیّد شریف شیخ ابوسعد قیلوی رضی اللہ عنہ ہیں۔ خبر دی ہم کو فقیہ جلیل ابو غالب رزق اللہ بن ابی عبداللہ محمد بن یوسف رتی شافعی نے قاہرہ میں ۶۲۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ صالح ابواسحٰق ابراہیم بن الشیخ پیشوا ابوالفتح منصور بن الاقدام رتی نے اس میں ۶۲۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو منصور نے ۵۸۶ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشوا ابوعبداللہ محمد بن ماجد رتی نے اس میں ۵۶۰ھ میں ح

تجلی کا ظہور

اور خبر دی ہم کو ابوالفتوح نصر اللہ بن ابی المحاسن یوسف بن خلیل بن علی بن مفرج بغدادی ازجی حنبلی محدث نے بھی قاہرہ میں ۶۶۷ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالعباس احمد بن اسماعیل بن حمزہ بن ابی البرکات مبارک بن حمزہ بن عثمان بن حسن بغدادی ازجی مشہور ابن الطبال نے بغداد میں ۶۲۷ھ میں کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں نے، ایک تو شیخ معمر ابوالمظفر منصور بن مبارک بن فضیل ابن ابی نعیم واسطی واعظ اور دوم امام ابومحمد عبداللہ ابن ابی الحسن ابن ابی الفضل شامی جباری الاصل بغدادی مکان والے پھر اصبہانی نے بغداد میں ۶۰۱ھ میں یہ کہتے تھے کہ ہم نے سیّد شریف شیخ پیشوا ابوسعد قیلوی رضی اللہ عنہ سے قیلویہ میں سنا وہ کہتے تھے جب کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پر تجلی کی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کو خلعت مقربین ملائکہ کے ہاتھ پر آئی اور پہنایا اس کو اولیاء کی ایک جماعت کے سامنے متقدمین و متاخرین میں سے جو زندہ تھے وہ تو اپنے جسموں کے ساتھ اور جو فوت شدہ تھے وہ اپنی روحوں کے ساتھ اور ملائکہ رجال الغیب تمام اس مجلس میں گھیر رہے تھے اور ہوا میں صف بستہ کھڑے تھے یہاں تک کہ تمام افق کو بند کر لیا تھا زمین پر کوئی ایسا ولی اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

نہیں رہا تھا کہ جس نے گردن نہ جھکائی ہو۔

ملائکہ کی گواہی

خبر دی ہم کو شیخ علامہ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن الشیخ امام عالم عماد الدین ابواسحق ابراہیم بن عبدالواحد بن علی مقدسی حنبلی نے قاہرہ میں ۶۶۵ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ شریف ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن احمد خطیب مشہور ابن منصوری نے بغداد میں ۶۳۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشوا ابوالقاسم عمر بن مسعود مشہور بزاز نے بغداد میں ۵۹۲ھ میں کہا میں نے سنا بقا بن بطونہ ملکی رضی اللہ عنہ نے کہتے تھے جب کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ "میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے" تو فرشتوں نے کہا اے خدا کے بندے تم نے سچ کہا۔

تین سو اولیاء اور سات سو رجال الغیب کا گردنوں کو جھکا دینا

خبر دی ہم کو فقیہ اصیل ابوالفضل منصور بن احمد بن ابی الفرج عراقی دوری پھر بغدادی حنبلی نے قاہرہ میں ۶۷۴ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ علامہ کمال الدین ابوالعباس احمد بن محمد بن سمد دیہ حریقینی فقیہ حنبلی نے بغداد میں ۶۴۱ھ میں سنا میں نے شیخ صالح ابومحمد یوسف مظفر بن شجاع عاقولی الاصل بغدادی از جی صفار سے بغداد میں ۶۲۲ھ میں وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ کی زیارت کا شروع ۶۵۶ھ میں قصد کیا انہوں نے فرمایا کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا کہ اصحاب شیخ عبدالقادر میں سے ہوں اور بغداد سے آیا ہوں تب انہوں نے کہا واہ واہ! وہ تو زمین کے قطب ہیں تین سو ولی اللہ اور سات سو رجال غیب زمین کے بیٹھنے والوں اور ہوا میں اڑنے والوں نے جب کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ "میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے"، اپنی گردنوں کو ان کے لیے ایک وقت میں جھکا دیا تھا۔ عاقولی نے یہ کہا کہ یہ بات میرے نزدیک بڑی معلوم ہوئی۔ پھر ایک بات کے بعد ام عبیدہ کے پاس آیا کہ شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہ کی زیارت کروں تب میں نے ان سے جو شیخ عدی سے اس بارے میں سنا تھا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ شیخ عدی نے سچ کہا ہے۔

جنات کے گروہ میں ذکر غوث

خبر دی ہم کو ابومحمد ماجد بن محمد بن خالد بن ابی بکر بن سیما بن غانم عراقی حلوانی بغدادی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ صالح ابوبکر محمد بن شیخ عوض بن سلامت غراد بغدادی صوفی نے بغداد میں ۶۳۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے والد عوض صاحبِ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اور شیخ محمد بشنکی شیخ ابواحمد عبدالباقی بن عبدالجبار ہردی بغدادی صوفی حرضی، شیخ ابوعبداللہ استاد مہر بن محمد خیلانی نے بغداد سے شیخ ابو ماجد کردی رضی اللہ عنہ کی زیارت کا جبل حمرین کی طرف قصد کیا جب ہم ان کی خدمت میں آئے تو انہوں نے ہماری عزت کی اور چند روز ہم ان کے پاس ٹھہرے اور جب ان سے لوٹنے کا اذن طلب کیا تو کہا کہ میں تم کو ایک توشہ دیتا ہوں جس کو تم مجھ سے لیتے جاؤ جب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے تو اس وقت کوئی ایسا ولی اللہ زمین پر نہیں تھا کہ جس نے اپنی گردن ولی اللہ کے لیے تواضع کرتے ہوئے اور شیخ کے مرتبہ کا اقرار کرتے ہوئے نہ جھکائی ہو۔

اور صالحین جنات کی کوئی ایسی مجلس نہ ہوگی کہ جس میں اس کا ذکر نہ ہوا ہو میں نے ان کا قصد کیا اور تمام زمانہ کے نیک بخت جنوں کے قاصد ان کی خدمت میں مسلمان ہوتے ہوئے اور ان کے ہاتھ پر توبہ کرتے ہوئے آئے۔ ان کے دروازے پر جمع ہوئے کہا کہ ہم نے اس کو رخصت کیا اور ہم لوٹ کر شیخ مطر رضی اللہ عنہ کی زیارت کو گئے ہمارے دلوں میں جو ہم نے شیخ ماجد رضی اللہ عنہ سے سنا تھا ایک بڑی بات تھی جب ہم ان کی خدمت کو گئے تو انہوں نے مرحبا اور کہا کہ میرے بھائی نے جو بات تم کو شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی نسبت کہی ہے وہ سچ ہے۔

قطبیت کا جھنڈا

کہا خبر دی ہم کو ابومحمد عبدالواحد بن صالح بن یحییٰ بن محمد قرشی بغدادی نے قاہرہ میں ۶۷۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ علامہ محی الدین ابوعبداللہ محمد بن حامد بن محمد آمدی الاصل بغدادی گھر والے حنبلی نے جو کہ مشہور توحیدی ہیں۔ پوتے حافظ ابوبکر عبدالرزاق نے بغداد میں ۶۳۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد عبدالرحمٰن بن شیخ ابوحفص عمر بن نصر بن علی بن عبدالدائم بغدادی واعظ مشہور ابن الغزال نے بغداد میں جامع منصور میں شروع رجب ۶۱۴ھ میں کہا کہ میں نے زیارت کی شیخ ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن شیخ محی الدین ابی محمد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی ان کے والد کے مدرسہ میں باب ازج میں ۵۳۹ھ میں اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ اس مجلس میں حاضر تھے جس میں کہ آپ کے والد نے یہ کہا تھا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے کہا کہ ہاں اور اس مجلس میں قریباً پچاس ایسے مشائخ تھے جو کہ مشہور تھے میں نے ان سب کو دیکھا تھا جو کہ اپنی گردنوں کو جھکائے ہوئے تھے اور جب شیخ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور حاضرین چل دیئے مگر شیخ مکارم' شیخ محمد خاص' شیخ احمد بن العربی اور ان کے شاگرد داؤد وہیں رہے تب میں نے اور میرے دونوں بھائی عبدالعزیز اور عبدالجبار ان کے پاس ہو کر بیٹھے اور شیخ مکارم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں خدائے عزوجل کو حاضر جان کر گواہی دیتا ہوں کہ اس دن ان لوگوں میں سے جن کی تمام ملک میں ولایت قرار پا چکی تھی خواہ قریب تھے یا بعید کوئی ایسا ولی نہ ہوگا مگر اس نے دیکھا ہوگا کہ قطبیت کا جھنڈا شیخ عبدالقادر کے سامنے اٹھایا گیا ہے اور فوقیت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا ہے اور دیکھا ہوگا کہ ان پر دنیا اور مافیہا میں عام تصرف کی خلعت ہے جس کو چاہیں ولایت دیں اور جس کو چاہیں معزول کر دیں' وہ شریعت وحقیقت کے دونوں نقشوں سے منقش ہیں' اس نے سنا ہوگا کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے اور اس لیے ایک ہی وقت میں ہر ولی اللہ نے اپنا سر نیچے رکھ دیا ہے حتیٰ کہ دسوں ابدالوں نے جو کہ خواص ملک وسلاطین وقت ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ کون ہیں کہا شیخ بقا ابن بطو، شیخ ابوسعید قیلوی، شیخ علی بن الہیتی، شیخ عدی بن مسافر، شیخ موسیٰ زولی، شیخ احمد بن زوعی، شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی، شیخ ابومحمد عبداللہ بصری، شیخ حیات بن قیس حرانی، شیخ ابومدین مغربی۔

تب شیخ ابومحمد خاص اور شیخ احمد بن العربی نے ان سے کہا کہ آپ نے سچ کہا، کہا کہ میں نے اور میرے دونوں بھائیوں نے ان سے یہ بات یاد کر لی اور اس کو اپنے پاس مقید رکھا۔

ابن غزال کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس سے لوٹا اور ان کے دونوں بھائیوں عبدالعزیز اور عبدالجبار کے پاس آیا ان سے اس کی بابت پوچھا تو انہوں نے ویسے ہی جواب دیا جو انہوں نے کہا تھا اور ذرا بھی اس سے خلاف نہ کیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عبدالقادر نے سچ کہا

ہم کو خبر دی ابومحمد حسن بن ابوالقاسم احمد بن محمد بن ابی القاسم اور خلف بن احمد بن محمد

بغدادی حریمی مشہور جدہ ابن قوقا نے قاہرہ میں ۶۶۶ھ میں کہا خبر دی ہم کو محمد بن الف نے بغداد میں ۶۲۵ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالقاسم بن ابی بکر بن احمد بن ابی السعادات حمد بن مکرم بندلیجی الاصل بغدادی گھر والے ازجی نے بغداد میں ۵۹۳ھ میں کہا کہ میں نے شیخ خلیفہ رضی اللہ عنہ سے بغداد میں سنا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اکثر (کشفی طور پر) دیکھنے والے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ سے پوچھا یارسول اللہ! بے شک شیخ عبدالقادر نے کہا ہے کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیخ عبدالقادر نے سچ کہا ہے کیوں نہ کہے وہ قطب ہے اور میں اس کا محافظ ہوں۔

تین سو تیرہ اولیاء کا گردنوں کو جھکا دینا

مؤلف نے کہا خبر دی ہم کو شیخ صالح ابوعلی عباس بن شیخ ابوموسیٰ عمران بن ابراہیم بن اسماعیل بن ابراہیم فزاری شافعی نے قاہرہ محروسہ میں ۶۳۲ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے والد عمران اور چچا میرے نے جو کہ میرے باپ کے سے تھے، یعنی شیخ ابومحمد عبداللہ محمد بن ابراہیم بن اسماعیل مشہور صادق فزاری نے ۶۲۲ھ میں ان دونوں نے کہا کہ ہم کو خبر دی ہمارے پیشوا ابوالخیر عطا بن عبدالعزیز بن نعیم بن نازوکہ بن قیمان بن زرین بن مصری نے سواد مصر کے برسوم میں ۵۹۰ھ میں کہا کہ میں مکہ معظمہ میں مجاور تھا خدا اس کو شرف دے ۵۰۰ھ میں اور اس میں اس دن شیخ لولو ارمنی جو کہ لوگوں میں قطب کہے جاتے تھے اور شیخ ماردینی ان کی خدمت میں تھے' ایک دن میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے پاس ہمارے شیخ ابوعبداللہ محمد بن سمیری' شیخ ابوعبداللہ محمد دیسنی ، شیخ صلاح الدین مشہور امام الحرم شیخ ابوحفص عمر بن محمد مغربی عددی، شیخ ابومحمد عبداللہ بن ایغش ماردینی رضی اللہ عنہم موجود تھے۔

میں نے اللہ کے ساتھ اس کا معاملہ دیکھا جو اور کسی کا نہیں دیکھا تب میں نے اپنے جی میں کہا کہ معلوم نہیں یہ کس شیخ کی طرف منسوب ہیں۔ تب انہوں نے میرے خیال سے سبقت کر کے یہ کہا کہ اے عطا میرے شیخ' شیخ عبدالقادر ہیں جنہوں نے یہ کہا ہے کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ کے ۳۱۳ ولیوں نے تمام ملک میں اپنے سروں کو جھکا دیا تھا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ان میں سے حرمین شریفین میں سترہ، عراق میں ساٹھ، عجم میں چالیس، شام میں تیس، مصر میں بیس، مغرب میں ستائیس، یمن میں تیئیس، حبشہ میں گیارہ، سدیاجوج ماجوج میں سات، سراندیپ میں سات، کوہ قاف میں سینتالیس، جزائر بحر محیط میں چوبیس شخص ہیں۔ رضی اللہ عنہم

ان مشائخ کا ذکر جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ بات صرف اللہ عزوجل کے حکم سے کہی تھی

(اول) شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ

ہم کو خبر دی ابو عبداللہ محمد بن ابی الحسن علی بن حسین بن احمد بن عبدالرحمٰن دمشقی گھر والے موصلی نے قاہرہ میں ۶۶۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشوا ابوالمفاخر عدی بن شیخ ابی البرکات صخر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ متقدمین مشائخ میں سے کسی نے کہا ہو سوائے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے، کہا نہیں میں نے کہا پھر اس امر کے کیا معنے ہیں۔ کہا یہ بات اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ اپنے وقت میں فرد ہے۔

میں نے کہا ہر وقت کے لیے ایک فرد ہوتا ہے۔ کہا ان میں سے کوئی بھی اس امر کا سوائے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مامور نہیں ہوا کہ یہ بات کہے۔

میں نے کہا کیا ان کو اس امر کا حکم ہوا تھا انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ ان کو حکم ہوا تھا اور تمام اولیائے کرام نے اپنے سروں کو امر ہی کی وجہ سے جھکایا تھا' کیا تم کو معلوم نہیں کہ ملائکہ نے آدم علیہ السلام کو امر کے بغیر سجدہ نہیں کیا۔

(دوم) شیخ ابوسعید قیلوی رضی اللہ عنہ

خبر دی ہم کو فقیہ ابوالقاسم محمد بن عبادہ بن محمد بن عبادہ بن عبدالحسن بن منذری انصاری حلی نے قاہرہ میں ۶۷۴ھ میں کہا کہ میں نے شیخ عارف ابوالحسن علی غزنی رضی اللہ عنہ سے دمشق میں ۶۱۲ھ میں سنا وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ شریف ابوسعید قیلوی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا ایسے حال میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

کہ میں سنتا تھا کہ کیا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے خدا کے حکم سے کہا تھا کہ یہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے' کہا، کیوں نہیں انہوں نے خدائی حکم سے کہا تھا جس میں کوئی شک نہیں۔

وہ زبان قطبیت کی ہے اور قطبوں میں ہر زمانہ میں بعض تو ایسے ہیں کہ ان کو سکوت کا حکم ہوتا ہے سو ان کو سوائے سکوت کے اور کچھ نہیں گنجائش ہوتی۔

اور بعض وہ ہیں کہ ان کو کہنے کا حکم ہوتا ہے سو ان کو سوائے کہنے کے چارہ نہیں ہوتا وہ مقام قطبیت میں زیادہ کامل ہوتا ہے کیونکہ وہ شفاعت کی زبان ہوتی ہے۔

(سوم) شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ

خبر دی ہم کو ابو محمد عبدالسلام بن محمد عبدالسلام بن ابراہیم بن عبداللہ بصری بغدادی المورد گھر نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ شریف ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن احمد مشہور ابن المنصوری نے بغداد میں ۶۳۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف ابو محمد علی بن ابو بکر بن ادریس یعقوبی نے وہاں پر ۶۱۱ھ میں کہا جب کہ سیّدی عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے تو ان کی طرف شیخ سیّدی علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ بڑھے اور کرسی پر چڑھ کر ان کے قدم کو پکڑ لیا اس کو اپنی گردن پر رکھ لیا اور ان کے دامن تلے داخل ہو گئے۔ ان کے اصحاب نے ان سے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تب انہوں نے جواب دیا اس لیے کہ ان کو اس کا حکم ہوا تھا۔

اور ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اولیاء میں سے جو شخص اس کا انکار کرے وہ معزول کیا جائے لہٰذا میں نے ارادہ کیا کہ سب سے پہلے میں اس حکم کی تعمیل کروں۔

(چہارم) شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہ

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن شیخ ابی المجد مبارک بن یوسف غسان قرشی بطائحی شافعی نے قاہرہ میں ۶۷۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشوا ابو اسحٰق ابراہیم بن شیخ عارف ابوالحسن رفاعی بطائحی مشہور اغرب (اغرب: جس کی بیوی نہ ہو یا لوگوں سے بہت دور رہتا ہو) نے ام عبیدہ کے مکان میں ۶۲۱ھ میں کہا کہ میرے باپ نے سیّدی احمد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے یہ کلمہ کہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے حکم سے کہا تھا یا بغیر حکم کے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہا بلکہ حکم سے کہا تھا۔

(پنجم) شیخ ابوالقاسم بن عبداللہ بصری رضی اللہ عنہ

خبر دی ہم کو شیخ ابوالمحاسن یوسف بن ابی العباس احمد بن نسیب بن حسین بصری مالکی نے قاہرہ میں ۶۷۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالفرح حسین بن محمد بن احمد بن دویرہ بصری مقری حنبلی نے بصرہ میں ۶۳۸ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالعباس احمد بن مطیع باسبری نے وہاں پر ۶۱۷ھ میں کہا میں نے شیخ پیشوا ابوقاسم بن عبداللہ بصری رضی اللہ عنہ سے بصرہ میں سنا کہ وہ کہتے تھے جب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ حکم دیئے گئے کہ یہ کہیں کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے تو میں نے تمام مشرق و مغرب کے اولیاء کو دیکھا کہ وہ ان کی تواضع کے لیے اپنے سروں کو نیچے کیے ہوئے ہیں مگر ایک شخص نے عجم کے ملک میں سر نہ جھکایا تب اس کا حال خراب ہوگیا۔ (غالباً یہ شیخ صفا تھے جن کا قصہ مشہور ہے)

(ششم) شیخ حیات بن قیس حرانی رضی اللہ عنہ

خبر دی ہم کو فقیہ ابومحمد عبدالرحمٰن احمد بن محمد بن عبدالدائم بن علی قرشی مقدسی حنبلی نے قاہرہ میں ۶۷۲ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد عبدالملک بن شیخ عارف ابی عبدالملک ذیال بن شیخ ابی محمد عبداللہ بن شیخ عارف ابوالمعالی بن ارشد بن نبہان عراقی الاصل مقدسی گھر والے نے ۶۳۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے ۶۱۳ھ میں کہا کہ میں شیخ پیشوا حیات بن قیس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جمعہ کے دن ۳ رمضان ۵۷۹ھ میں جامع حران میں حاضر ہوا تب ان کے پاس ایک شخص آیا اور ان سے درخواست کی کہ مجھ کو آپ اپنی مریدی میں داخل کرلیں انہوں نے فرمایا کہ تم پر میرے سوا دوسرے کا نشان ہے اس نے کہا کہ میں بے شک شیخ عبدالقادر کی طرف منسوخ ہوں لیکن میں نے کسی سے ان کا خرقہ نہیں لیا انہوں نے کہا کہ ہم تو ایک مدت دراز تک شیخ عبدالقادر کے سایہ کے تلے رہے ہیں اور ان کے عرفان کے سرچشمہ سے خوشگوار میٹھے پانی کے پیالے پیے ہیں اور نفس صادق ان کی خدمت سے لوٹتا تھا تو اس کے نور کی شعاع تمام اطراف زمین میں پھیلتی تھی جس طرح کہ آگ کی چنگاری' پھر ان سے اصحاب کے حالات کے اسرار اعلیٰ قدر مراتب روشنی لیتے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جب ان کو حکم آیا کہ یہ کہیں کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے تو اللہ تعالیٰ نے تمام اولیاء اللہ کے دلوں میں نور اوران کے علوم میں برکت کو بڑھا دیا ان کے حالات پر اس برکت کی وجہ سے کہ انہوں نے اپنے سر جھکا دیئے تھے بلند کر دیئے وہ سابقین کے لباس میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں پہنچ گئے یعنی نبیوں صدیقوں شہیدوں صالحین رضی اللہ عنہم کے ساتھ۔

سرِ تسلیم خم ہے

(۱) شیخ بقا بن بطو رضی اللہ عنہ کا گردن جھکانا

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن ازدمر بغدادی محمدی نے قاہرہ میں ۶۷۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو فقیہ ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالرحمٰن بن یوسف عراقی باسری پھر بغدادی حنبلی نے بغداد میں ۶۳۳ھ میں کہا میں نے شیخ صالح ابوبکر بن شیخ ابوالغنائم اسحٰق بن بطونہر ملکی سے بغداد میں ۵۸۹ھ میں سنا کہ میں اپنے چچا شیخ بقا بن بطو کے ساتھ شیخ عبدالقادر کی مسجد میں بغداد تھا اس وقت شیخ عبدالقادر نے کہا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے تب میرے چچا نے اپنی گردن جھکا دی۔

خبر دی ہم کو ابوالمعالی صالح بن یوسف بن عجلان بن نصر عسقلانی بغدادی قطنی شافعی نے قاہرہ میں ۶۷۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد عبداللطیف بغدادی مشہور مطرز نے بغداد میں ۶۲۸ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد بن ابی بکر بن شجاع بغدادی حنبلی مشہور ابن نقطہ رضی اللہ عنہ نے اپنے گوشہ مکان میں بغداد میں ۵۸۲ھ میں کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابوعمرو عثمان صریفینی پھر بغدادی نے بغداد میں ۵۵۹ھ میں کہا کہ میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بغداد میں شیخ بقا بن بطو رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا تھا اتنے میں شیخ عبدالقادر نے کہا کہ میرا یہ قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے پھر شیخ بقا نے اپنی گردن کو جھکا دیا۔ رضی اللہ عنہ وعنا بہ عنبہ وکرمہ۔

(۲) سیّد شریف شیخ ابوسعید قیلوی رضی اللہ عنہ کا گردن جھکانا

خبر دی ہم کو ابوالفرج عبدالحمید بن معالی بن عبداللہ بن علی صرصری پھر بغدادی حنبلی نے قاہرہ میں ۶۶۸ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوحفص عمر بن شیخ خیر سعید بن شیخ شریف پیشوا ابوسعید

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قیلوی نے قیلویہ میں ۵۷۰ھ میں کہا میں سیّد ابی سعید کے ساتھ بغداد میں ۵۷۰ھ میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھا اس وقت شیخ نے کہا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے پھر میرے باپ نے اپنی گردن جھکا دی۔

ہم کو خبر دی ابوالفضل منصور بن احمد بن ابی الفرح عراقی دوری پھر بغدادی حنبلی نے قاہرہ میں ۶۷۴ھ میں انہوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ عارف ابوالفضل اسحٰق بن احمد بن غانم علثی نے قاہرہ میں ۶۳۳ھ میں اس نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو محمد طلحہ بن مظفر غانم علثی نے علث کے ایک گوشہ میں ۵۸۳ھ میں اس نے کہا کہ میں اپنے شیخ عبدالقادر کی مجلس میں بغداد میں ان کی رباط (سرائے، مسافرخانہ) میں موجود تھا اور شیخ شریف ابوسعید قیلوی میرے آگے بیٹھے تھے تب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے اس وقت شریف شیخ ابوسعید قیلوی نے اپنی گردن جھکائی۔ رضی اللہ عنہ

(۳) شیخ سیّدی علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ نے قدم کو گردن پر رکھ لیا

ہم کو خبر دی ابو محمد رجب بن المنصور بن نصر اللہ عونی داری نصیبنی نے قاہرہ میں ۶۲۵ھ میں اس نے کہا کہ میں نے اور شیخ مسعود حارثی نے یعقوبا کی طرف شیخ علی بن ادریس کی زیارت کے لیے ۶۱۷ھ میں جانے کا ارادہ کیا جب ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان سے کسی نے پوچھا کہ کیا شیخ علی بن الہیتی نے شیخ عبدالقادر کا اس وقت قدم پکڑ لیا تھا جب کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے انہوں نے فرمایا کہ جب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا تو میں اس وقت حاضر تھا اور جوان تھا ہمارے شیخ علی بن الہیتی کرسی پر کھڑے ہوئے اور شیخ عبدالقادر کے قدم کو اپنی گردن پر رکھ لیا تھا اور ان کے دامن میں داخل ہو گئے اور یہ کہا کہ یہ پوری اور کامل تر اطاعت ہے۔

ہم کو خبر دی شیخ ابوالحسن علی بن آدم بن عبداللہ بغدادی محمدی نے قاہرہ میں ۶۷۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ معمر بقیۃ السلف ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بن حسن بغدادی صوفی حنبلی نے جو کہ سقا کے نام سے مشہور ہیں بغداد کی مسجد جامع الخلیفہ میں ۶۲۹ھ میں اور کہا کہ اس تاریخ میں میری عمر ۱۰۷ سال کی تھی اور کہا کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر کی صحبت میں رہا ہوں اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مدت تک ان کی خدمت کی میں اس مجلس میں حاضر تھا جس میں کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے میں نے ان کے الفاظ سے یہ بات سنی ہے میں اس دن بیس سال سے زیادہ عمر کا تھا میں نے شیخ علی بن الہیتی کو دیکھا کہ وہ کرسی پر چڑھے اور شیخ کے قدم مبارک کو پکڑ کر اپنی گردن پر رکھ لیا۔

جب لوگ چلے گئے تو ان سے ان کے مریدوں نے اس بارے میں پوچھا تو کہا کہ کاش تم جانتے (تو ایسا نہ کہتے)

ہم کو خبر دی ابوالمظفر ابراہیم بن ابی عبداللہ بن ابی بکر بن نصر بغدادی مقری نے قاہرہ میں ۶۶۹ھ میں انہوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ امام صالح معمر ابوالحسن علی بن نیا بن صالح بن نصر بن یوسف کردی حمیدی بغدادی قطیعی حنبلی نے بغداد میں ۶۱۱ھ میں کہا کہ اس دن جب کہ سیّدی عبدالقادر نے یہ کہا تھا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے میری عمر تیس سال سے زائد تھی میں اس روز اس مجلس میں حاضر تھا میں نے خود سنا تھا کہ آپ یہ الفاظ کہتے ہیں۔

میں نے شیخ علی بن الہیتی کو دیکھا کہ انہوں نے شیخ کے قدم کو کرسی پر چڑھ کر اپنی گردن پر رکھ لیا اور جتنے بزرگ مجلس میں موجود تھے سب نے اپنی اپنی گردنیں نیچی کر لیں اور یہ کہا کہ میں پہلے اس سے، ان کی سات سال تک خدمت میں رہا تھا۔

(۴) شیخ سیّدی احمد بن رفاعی رضی اللہ عنہ نے سر جھکا دیا

خبر دی ہم کو ابومحمد سالم بن علی بن عبداللہ بن سنان صوفی دمیاطی مولد اور گھر والے نے قاہرہ ۶۷۰ھ میں کہا کہ ہم کو خبر دی صلحاء مشائخ نے جو کہ عراق میں پیشوا تھے یعنی شیخ ابوطاہر جلیل بن شیخ ابوالعباس احمد صرصری جوسقی شیخ ابوالحسن خفاف بغدادی شیخ ابوحفص عمر بریدی، شیخ ابوالقاسم عمر دردانی، شیخ ابوالولید زید بن سعید، شیخ ابوعمرو عثمان بن سلیمان جو کہ قصیر (پست قد) مشہور ہیں بغداد کی جامع منصور میں ۶۲۴ھ میں ان سب نے کہا کہ ہم کو خبر دی ابوالفرح عبدالرحیم اور ابوالحسن علی نے جو کہ شیخ پیشوا ابوالعباس احمد بن ابی الحسن رفاعی رضی اللہ عنہ کے بھانجے تھے اور وہ ہمارے پاس بغداد میں آئے تھے ۵۸۰ھ کے قریب ان دونوں نے کہا کہ ہم اپنے شیخ احمد بن رفاعی کی خدمت میں آئے وہ گوشہ ام عبیدہ میں تھے تب انہوں نے اپنی گردن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بڑھائی اور کہا کہ میری گردن پر' پھر ہم نے ان سے پوچھا کہ یہ آپ نے کیا کہا؟ انہوں نے فرمایا کہ بے شک اس وقت شیخ عبدالقادر نے بغداد میں یہ کہا تھا کہ یہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

خبر دی ہم کو شریف جلیل ابوعبدہ محمد بن ابی العباس خضر بن عبداللہ بن یحییٰ بن محمد حسینی موصلی نے قاہرہ میں ۷۶۶ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالفرج عبدالحسن نے جن کا نام حسنا بن محمد احمد بن دویرہ مقری حنبلی بصری تھا بصرہ میں ۷۶۳ھ میں انہوں نے کہا کہ شیخ ابوبکر عتیق بن ابی الفضل محمد بن عثمان ابن ابی الفضل بندلجی الاصل بغدادی مولد اور گھر والے ازجی نے جو کہ معتوق مشہور تھے بغداد میں ۶۰۱ھ میں یہ کہا کہ میں نے شیخ سیّدی احمد بن ابی الحسن رفاعی رضی اللہ عنہ کی ام عبیدہ میں ۵۷۶ھ میں زیارت کی تب میں نے ان کے اکابر اصحاب اور پرانے مریدوں سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ شیخ ایک دن اسی جگہ تشریف رکھتے تھے خیمہ کی طرف اشارہ کیا اور اپنا سر جھکا دیا اور فرمایا کہ میری گردن پر، تب لوگوں نے ان سے پوچھا تو فرمایا کہ بلاشبہ اس وقت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے بغداد میں کہا ہے کہ یہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے پھر ہم نے اس تاریخ کو لکھ رکھا سو جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی نکلا۔

(۵) شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی رضی اللہ عنہ نے سر جھکا دیا

ہم کو خبر دی شیخ صالح ابوحفص عمر بن ابی المعالی نصر بن محمد بن احمد قرشی ہاشمی طفسونی پیدائش اور گھر والے شافعی نے قاہرہ میں ۷۶۶ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ اصیل صالح ابوعبداللہ محمد بن ابی الشیخ صالح ابوحفص عمر بن شیخ پیشوا ابومحمد عبدالرحمٰن طفسونجی نے طفسونج میں ۶۲۳ھ میں کہا کہ خبر دی ہم کو ابوعمر نے ۵۷۳ھ میں کہا کہ میرے باپ نے ایک دن طفسونج میں اپنے یاروں کے درمیان میں بیٹھے ہوئے گردن جھکائی اور کہا میرے سر پر۔ تب ہم نے ان سے پوچھا تو فرمایا کہ بے شک شیخ عبدالقادر نے اس وقت بغداد میں کہا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے پھر ہم نے وہ تاریخ لکھ لی اس کے بعد ہم کو بغداد سے خبر آئی کہ شیخ نے اسی دن یہ بات کہی تھی جو تاریخ ہم نے لکھ رکھی تھی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(۶) شیخ نجیب سہروردی رضی اللہ عنہ نے سر جھکا دیا

ہم کو خبر دی فقیہ ابو علی اسحق بن علی بن عبداللہ بن عبدالدائم بن صالح ہمدانی صوفی شافعی محدث نے قاہرہ میں کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ جلیل الاصل ابو محمد عبداللطیف بن الشیخ ابی النجیب عبدالقادر بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ سہروردی پھر بغدادی فقیہ شافعی صوفی نے اربل میں ۶۰۸ھ میں کہا میں اپنے باپ ابوالنجیب کی خدمت میں بغداد میں شیخ عبدالقادر کی مجلس میں حاضر ہوا تب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے پھر میرے باپ نے اپنا سر جھکا دیا قریب تھا کہ زمین تک پہنچ جائے اور کہا کہ میرے سر پر، میرے سر پر، میرے سر پر۔ تین بار کہا۔

(۷) شیخ موسیٰ زولی رضی اللہ عنہ نے اپنی گردن جھکا دی

ہم کو خبر دی فقیہ ابو علی حسن بن نجم الدین بن عیسیٰ بن محمد حورانی حنبلی نے قاہرہ میں ۶۶۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالفتوح یحییٰ بن شیخ ابوالسعادات سعداللہ بن ابی عبداللہ حسن بن محمد تکریتی نے تکریت میں کہا کہ میں اس میں بطور وفد کے ۶۱۷ھ میں گیا ہوا تھا اور کہا کہ میں نے ایک دفعہ تکریت سے اپنے والد ابوالسعادات کے ساتھ بغداد کی طرف شیخ عبدالقادر کی زیارت کے لیے کوچ کیا۔

اور ایک دفعہ ماردین کی طرف شیخ موسیٰ زولی کی زیارت کے لئے کوچ کیا پھر ایک دفعہ ہم شیخ زولی کے ساتھ بغداد میں آئے اور ارادہ حج کا رکھتے تھے وہ شیخ عبدالقادر کی مجلس میں حاضر ہوئے اور ہم بھی ان کے ساتھ تھے تب شیخ عبدالقادر نے کہا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ تب شیخ نے اپنی گردن جھکا دی۔

(۸) شیخ محمد موسیٰ بن عبداللہ بصری رضی اللہ عنہ کا گردن جھکانا

ہم کو خبر دی شیخ ابوالمحاسن یوسف بن ابی المعالی احمد بن شبیب بن حسین بصری مالکی نے قاہرہ میں ۶۵۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ فقیہ مقری عادل ابوطالب عبدالرحمٰن بن الفتح محمد بن ابی المظفر عبدالسمیع بن عبداللہ القرشی ہاشمی واسطی نے واسط میں ۶۲۰ھ میں کہا میں ان دنوں میں کہ بچہ تھا اپنے والد ابوالفتح کے ساتھ بصرہ میں شیخ پیشوا ابو محمد بن عبداللہ بصری رضی اللہ عنہ کے پاس

آیا وہ اپنے یاروں کے ساتھ باتیں کر رہے تھے پھر انہوں نے کلام قطع کی اور تھوڑی دیر غفلت وسکوت میں آ گئے۔

ان کے جلال کی وجہ سے تمام حاضرین چپ کر گئے پھر انہوں نے سر کو زمین پر رکھ دیا اور کہا کہ میرے سر پر۔ پھر جب وہ گھر داخل ہوئے تو میرے والد بھی ان کے ساتھ داخل ہوئے اور میں ان دونوں کے پیچھے تھا تب ان سے میرے باپ نے پوچھا، اور وہ ان سے جرأت کر کے پوچھ لیا کرتے تھے، کہ اے میرے سردار! آپ کو خدا کی قسم یہ بتلاؤ کہ آج یہ کیا تھا اور کیا کلام تھا جو ہم نے آپ سے دیکھا اور سنا انہوں نے فرمایا کہ بے شک شیخ عبدالقادر نے آج بغداد میں کہا ہے کہ یہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے اور زمین پر کوئی ولی اللہ ایسا نہیں رہا جس نے میری طرح نہ کیا ہو جیسا کہ تم نے مجھے دیکھا ہے۔

پس میرے باپ نے اس دن کی تاریخ لکھ لی اور بغداد کی طرف گئے میں ان کے ساتھ تھا تب ہم کو خبر دی گئی کہ شیخ عبدالقادر نے وہی بات اسی دن کہی تھی جس تاریخ کو میرے باپ نے بصرہ میں لکھ رکھا تھا۔

(۵) شیخ حیات بن قیس رضی اللہ عنہ کا سرِ تسلیم خم

خبر دی ہم کو فقیہ اجل ابوالمکارم خلیفہ بن محمد بن علی بن احمد بن محمد حرانی پھر بغدادی حنبلی نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو طالب عبداللطیف بن شیخ ابوالفرح محمد بن الشیخ ابوالحسن بن علی بن حمزہ بن فارس ابن محمد حرانی الاصل بغدادی گھر والے تاجر نے جو ابن القبطی کے ساتھ مشہور تھا بغداد میں ۶۳۱ھ میں اس نے کہا خبر دی ہم کو میرے والد ابوالفرج محمد نے اور وہ شیخ حیات بن قیس حرانی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے رہتے تھے کہا کہ میں ان کی خدمت میں حران میں ایک روز حاضر ہوا تب انہوں نے اپنی گردن لمبی کی اور کہا کہ میری گردن پر۔ میرے والد اور ان کے صاحبزادے شیخ ابو حفص عمر نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹا بے شک ہمارے استاد شیخ عبدالقادر نے اس وقت بغداد میں یہ کہا ہے کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

خبر دی ہم کو ہمارے شیخ مسند نجیب الدین ابوالفرج عبداللطیف بن شیخ علامہ نجم الدین

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ابن عبدالمنعم بن علی بن نصر بن منصور بن الفضیل حرانی نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں کہا کہ میں نے اپنے والد احمد اللہ سے کئی مرتبہ سنا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ حیات بن قیس حرانی رضی اللہ عنہ کو حران میں دیکھا تھا کہ انہوں نے اس وقت جب کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے اپنی گردن کو جھکایا اور یہ کہا کہ میری گردن پر۔ رضی اللہ عنہ

(۱۰) شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق و شیخ ابوالکرم رضی اللہ عنہ نے بھی سر جھکا دیا

ہم کو خبر دی شیخ صالح ابوالحسن علی بن شیخ ابی زکریا یحیٰی بن ابی القاسم احمد بن عبدالرحمٰن بغدادی ازجی نے قاہرہ میں ۶۶۶ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد عبدالکریم بن منصور بن ابی بکر بن علی موصلی بغدادی، محدث شافعی مشہور اثری بغدادی نے ۶۳۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ امام اصیل ابوالخیر سعد بن الشیخ پیشوا علامہ ابوعمرو عثمان بن مرزوق بن حمید بن سلامہ قرشی حنبلی مصری پیدائش اور بغدادی گھر والے نے بغداد میں ۵۹۰ھ میں کہا کہ میں نے اپنے والد رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے مصر سے حج کا ارادہ کیا اور بغداد میں اپنے مشائخ کی زیارت کے لیے آیا خدا ہم کو ان سے نفع پہنچائے تب میں اپنے شیخ محی الدین عبدالقادر کی مجلس میں حاضر ہوا اور اس دن بغداد میں عراق کے بڑے بڑے مشائخ جمع تھے اور میں شیخ ابوالکرم معمر اور ابوعبداللہ محمد دربانی قردینی رضی اللہ عنہ کی ایک جانب بیٹھا تھا۔

پھر شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے اس وقت تمام حاضرین نے اپنے سر کو جھکا دیا اور میں نے بھی اپنا سر جھکا دیا یہاں تک کہ زمین کے قریب ہو گیا اور ایسا ہی شیخ ابوالکریم نے کیا جب لوگ چلے گئے تو مجھ کو شیخ ابوالکرام نے کہا کہ زمین میں کوئی ولی اللہ نہیں رہا جس نے حاضرین کی طرح سر نہ جھکایا ہو مگر ایک شخص نے اصبان میں کہ اس نے سر نہیں جھکایا سو اس کا حال بدل گیا تب دربانی نے اس کی تصدیق کی۔

(۱۱) شیخ ماجد کردی رضی اللہ عنہ کا سر جھکانا

ہم کو خبر دی ابوعبدہ محمد بن عیسیٰ ابن عبداللہ بن قیماز بن علی ادرلی رومی اصل بغدادی گھر والے فقیہ نے قاہرہ میں ۶۷۸ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابومحمد عباس بن شیخ جلیل ابی النجاۃ سلیمان بن شیخ پیشوا ابومحمد ماجد کردی رضی اللہ عنہ نے بغداد میں کہا کہ خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIE ISLAMIA ACADEMY

کہ میں اپنے والد کے ساتھ شیخ عبدالقادر کی رباط میں حاضر ہوا تب شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ میرا یہ قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ رضی اللہ عنہ وعنہم

(۱۲) شیخ سوید بخاری رضی اللہ عنہ نے سر کو جھکا دیا

ہم کو خبر دی ابوعلی حسن بن النجم بن عیسیٰ بن محمد حورانی حنبلی نے قاہرہ میں ۶۶۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوعمرو عثمان بن عاشور اسنجاری نے سنجارہ میں ۶۱۶ھ میں کہا کہ ایک دن شیخ سوید نے اپنا سر اپنی رباط سنجار میں جھکایا تب ان کو شیخ حسین تلعفری نے پوچھا تو کہا کہ اس وقت شیخ عبدالقادر نے بغداد میں کہا ہے کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

خبر دی ہم کو ابومحمد عمران بن علی بن عثمان بن محمد بن احمد بن علی سنجاری (شافعی مؤدب) نے قاہرہ میں ۶۵۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابومحمد عبداللہ بن شیخ ابومحمد اسماعیل بن شیخ پیشوا سوید سنجاری نے موصل میں ۶۲۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو اسماعیل نے کہا کہ میرے والد سوید رضی اللہ عنہ اکثر شیخ عبدالقادر کے وہ فضائل جو کہ خدا نے ان کو عطا کیے تھے، ذکر کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اکثر مجلس میں جب بیٹھتے ان کا ذکر کرتے تھے ایک دن اپنے سر کو جھکا دیا اور کہا کہ میرے سر پر' تب ان سے حسین تلعفری نے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ بے شک اس وقت شیخ عبدالقادر نے بغداد میں کہا کہ یہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

ہم نے اس تاریخ کو لکھ لیا پھر ہم کو معلوم ہوا کہ بے شک اس وقت شیخ نے یہ بات فرمائی تھی جب کہ ہم نے لکھ لیا تھا۔ رضی اللہ عنہ وعنابہ'

(۱۳) شیخ ارسلان دمشقی رضی اللہ عنہ کا گردن کو جھکانا

خبر دی ہم کو شیخ عالم ابویوسف یعقوب بن بدران بن منصور انصاری مقری نے قاہرہ میں ۶۷۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو عارف ابومحمد رغیب رجبی نے رجب میں ۶۲۱ھ میں کہا کہ شیخ ارسلان دمشقی رضی اللہ عنہ نے دمشق میں اس وقت میں کہ شیخ عبدالقادر نے یہ کہا تھا کہ میرا یہ قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے اپنا سر جھکا دیا تھا اس نے اس بات کی خبر دی تھی اور کہا تھا کہ خدا کے لیے بہتری اس شخص کی ہے کہ جس نے قدس کے سمندروں کا پانی پیا ہے معرفت وانس کی بساط پر بیٹھا ہے اس کے باطن نے ربوبیت کی عظمت' واحدانیت کے جلال کا مشاہدہ کیا ہے پھر اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کا وصف شہود و کبریا میں فنا ہو گیا ہے' مقام قرار کے معائنہ کے وقت اس کا وجود فنا ہو گیا ہے اس کی روح پر ازل کی ہوائیں بغیر شرمندگی و خوف کے چلی ہوں۔

تب وہ معاون انوار سے حکمت کی باتیں کرتا ہے اس کے دل کی سیاہی کے ساتھ چھپے ہوئے اسرار مل گئے ہیں تب وہ خدا کے حضور میں چلانے والا ہے اور ہوش میں محو ہے حیا کے ساتھ کھڑا ہے اس کے کان کھلے ہوئے اور صاف ہیں تواضع کے ساتھ متکلم ہے احتیاج کے ساتھ عاجزی کرنے والا ہے تخصیص کے ساتھ مقرب ہے اکرام کے ساتھ مخاطب ہے اس پر اس کے رب کی طرف سے افضل تحیۃ وسلام ہو۔ تب ان سے کہا گیا کہ آج کوئی ایسا شخص موجود ہے جس کے یہ اوصاف ہوں انہوں نے کہا ہاں شیخ محی الدین عبدالقادر ان کے سردار ہیں۔

ابو یوسف انصاری کہتے ہیں کہ میں نے شیخ رغیب رجبی سے سنا وہ اس کلام کے بعد کہتے تھے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اپنے وقت کے ایک بڑے قطب اور اپنے زمانہ کے بڑے فرد تھے معارف کے علوم ان تک منتہی ہوتے تھے اور معالم حقائق کی باگیں ان کے سپرد کی گئی تھیں' عارفوں میں وہ شہباز روشن تھے اور واصلین میں سے محبین صادقین کے قافلہ سردار تھے ان کی عادت تھی کہ جب وہ بات کہتے تو ہیبت و وقار کے ساتھ، ان کی بات بڑی ہوتی تھی اور ان کی خاموشی دلوں میں بزرگی اور نور کا لباس پہناتی تھی۔

ان کا کلام لوگوں کے سینہ کی باتوں کو بیان کرتا تھا ان کے انفاس مردوں کو زندہ کرتے تھے ان کے انوار سے طریقت حقیقت شریعت کے ارکان روشن ہوتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ ان کے سبب ان کے محبّ اور فرمانبردار رفیق پر رحم کرتا تھا۔ رضوان اللہ علیہ و علیہم اجمعین۔

(۱۴) شیخ سیّدی شعیب ابو مدین مغربی رضی اللہ عنہ کا گردن جھکانا

ہم کو خبر دی فقیہ صالح ابو عبداللہ محمد بن مسعود عمر بن عبدالدائم بن غازی مغربی سجلماسی مالکی نے قاہرہ میں ۶۵۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ عالم ابو زکریا یحییٰ بن محمد بن علی بن فقیہ محدث مشہور بہ معری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشوا ابو محمد صالح بن دیر جان مغربی بربری دکالی رضی اللہ عنہ نے

ح

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور خبر دی ہم کو فقیہ زاہد ابو المحاسن محمد بن شیخ ابی العباس احمد بن ابی المکارم اسحٰق بن یوسف قرشی ہاشمی مغربی عثمانی مالکی نے قاہرہ میں ۶۶۷ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف ابو عبداللہ محمد بن شیخ پیشوا ابو محمد صالح بن دیرجان مغربی بربری وکالی نے ۶۵۶ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے والد شیخ ابو محمد صالح نے کہا کہ شیخ ابو مدین شعیب رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کے درمیان مغرب کے وقت گردن جھکائی اور کہا کہ میں بھی ان میں سے ہوں' خداوند میں تجھ کو اور تیرے ملائکہ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے سنا اور فرمانبرداری اختیار کی۔

تب ان سے ان کے اصحاب نے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ بے شک اس وقت شیخ عبدالقادر نے بغداد میں کہا ہے کہ یہ میرا قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے' پھر ہم نے اس دن کی تاریخ کو لکھ لیا پھر ہمارے مسافر دوست عراق کی طرف سے آئے اور انہوں نے ہم کو خبر دی کہ شیخ عبدالقادر نے اس وقت میں کہ جب ہم نے مغرب کے وقت لکھ لیا تھا، یہ بات کہی تھی رضی اللہ عنہ وعنہم وعنابہٖ اپنے فضل وکرم سے۔

(۱۵) شیخ شریف عبدالرحیم قناوی رضی اللہ عنہ کا گردن لمبی کرنا

ہم کو خبر دی شیخ جلیل العباس احمد بن ابی عبداللہ محمد بن ابی الغنائم محمد بن ابی المفاخر محمد حسنی دمشقی پیدائش گھر والے پھر قاہرہ نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شریف الاصل پیشوا ابو عبداللہ حسین بن شیخ پیشوا ابو محمد عبدالرحیم بن احمد بن حجون بن احمد بن محمد بن جعفر زکی بن محمد بن مامون بن علی حارصی بن حسین جون بن محمد بن جعفر صادق بن محمد باقر بن زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین مغربی الاصل صعیدی نے قنا میں جو کہ مصر اعلیٰ کے صعید میں ہے۔ ۶۴۳ھ میں کہا کہ جب شیخ عبدالقادر نے بغداد میں یہ کہا کہ یہ میرا قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے تو میرے والد عبدالرحیم نے قنا میں اپنی گردن لمبی کی اور کہا سچ کہنے والے نے، سچ مانے ہوئے نے سچ کہا، کہا گیا کہ وہ کون ہے؟ کہا کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا ہے کہ یہ میرا قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے اور بے شک ان کے لیے مشرق اور مغرب کے لوگوں (ولیوں) نے تواضع (انکساری) کی ہے تب ہم نے اس وقت کو لکھ لیا پھر ہمیں خبر دی گئی کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے یہ بات اسی وقت ہی کہی تھی جس وقت کو ہم نے لکھ رکھا تھا۔

(۱۶) شیخ ابو عمرو عثمان بن مروزہ بطائحی رضی اللہ عنہ نے اپنی گردن جھکا دی

خبر دی ہم کو ابوالفرج عبدالملک بن محمد بن عبدالمحمود بن احمد بن علی واسطی ربعی شافعی نے قاہرہ محروسہ میں ۶۷۰ھ میں کہا کہ خبر دی ہم کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن احمد ہمامی فقیہ شافعی نے واسط میں ۶۲۹ھ میں کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ ابوحفص عمر بن مصدق بن محمد بن حسین واسطی ربعی نے واسط میں ۵۸۸ھ میں کہا کہ میں بطائح میں شیخ ابوعمرو عثمان بن مروزہ کے حضور میں مدت تک ان کی خدمت کرتا رہا ایک دفعہ میں ان کے پاس کئی دن تک رہا پھر انہوں نے چوتھے دن کی صبح کو کہا کہ اے عمر میرا ارادہ بغداد جانے کا ہے۔ میں نے کہا اے میرے سردار! میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔

انہوں نے کہا بسم اللہ تم میرے پیچھے اور میرے قدم پر اپنا قدم رکھتے چلے آؤ۔ میں نے کہا ہاں ایسے ہی کروں گا۔ تب وہ بطائح سے نکلے اور میں ان کے پیچھے تھا جیسا کہ انہوں نے فرمایا تھا ویسا ہی میں کرتا تھا سو ہم تھوڑی ہی دیر میں بغداد پہنچ گئے پھر وہ شیخ عبدالقادر کی رباط (سرائے) میں آئے اور ان کی مجلس میں حاضر ہوئے میں نے دیکھا تو اس میں عراق کے وہ تمام مشائخ تھے جن کو کہ میں پہچانتا تھا تب شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ یہ میرا قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے تمام حاضرین نے اپنی گردن جھکا دی اور شیخ عثمان نے بھی اپنی گردن جھکا دی جب لوگ وہاں سے نکلے تو شیخ عثمان کھڑے ہوئے اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بوسہ دیا تب شیخ عبدالقادر نے ان کو فرمایا کہ تم اپنے مکان کو جلد جاؤ پھر وہ نکلے اور میں بھی ان کے ساتھ نکلا میں ویسے ہی کرتا تھا جیسے کہ پہلے کیا تھا۔

ہم تھوڑی دیر میں جنگل میں آ گئے میں نے ان سے کہا کہ اے میرے سردار! آپ کے بغداد جانے کا اور اسی دن نکل آنے کا کیا سبب تھا انہوں نے کہا کہ مجھے حکم ہوا تھا کہ مجلس شیخ عبدالقادر میں حاضر ہو جاؤں اور بغداد میں سوائے اس کے اور کوئی میرا قصد نہ تھا۔

(۱۷) شیخ مکارم نہر ملکی رضی اللہ عنہ نے گردن کو بڑھا دیا

ہم کو خبر دی شیخ ابوالفتوح داؤد بن شیخ ابی المعالی نصر بن شیخ ابی الحسن علی بن شیخ مجد مبارک بن احمد بن محمد ظاہری بغدادی حریمی جیلی نے قاہرہ میں ۶۶۹ھ میں کہا کہ خبر دی ہم کو میرے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

والد ابوالمجد نے بغداد میں ۵۷۷ھ میں کہا کہ میں نے زیارت کی شیخ مکارم رضی اللہ عنہ کی بلاد سواد میں پھر وہ بغداد میں داخل ہوئے اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی سرائے میں آئے میں ان کے ساتھ تھا میں نے دیکھا کہ سرائے میں اکثر عراق کے مشائخ تھے اور شیخ عبدالقادر تقریر فرما رہے تھے وہ شیخ ابی نجیب سہروردی اور شیخ سلطان مزین کے درمیان بیٹھ گئے پھر شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ یہ میرا قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے شیخ مکارم نے اپنی گردن بڑھائی اور تمام حاضرین نے اپنی گردنیں بڑھائیں۔

(۱۸) شیخ خلیفہ النہر ملکی رضی اللہ عنہ نے سر نیچے کرلیا

ہم کو خبر دی ابو محمد حسن بن القاسم احمد بن محمد بن ابی القاسم دلف بن احمد بن محمد بغدادی حریمی نے جس کے دادا ابن قوقا مشہور ہیں' قاہرہ میں ۶۶۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو ابوالعباس احمد بن یحییٰ بن برکت بن محفوظ بغدادی بزار نے جو کہ مشہور ابن الذیقی ہیں ۶۰۵ھ میں کہا خبر دی ہم کو ابو یحییٰ نے کہا کہ میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی رباط میں حاضر ہوا جو حلبہ میں تھی' وہ مجلس مشائخ سے بھری تھی میں شیخ خلیفہ رضی اللہ عنہ کی ایک جانب تھا تب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا یہ قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے شیخ خلیفہ نے اپنا سر نیچے کرلیا میں نے ان سے سنا کہ وہ کہتے تھے اگر انہوں نے کہا ہے تو کوئی تعجب نہیں کیونکہ وہ اپنے وقت میں فرد ہیں۔

(۱۹) شیخ عدی بن مسافر اموی رضی اللہ عنہ نے گردن زمین تک جھکا دی

ہم کو خبر دی شیخ عالم ابو محمد حسن بن داؤد بن محمد قرشی مخزومی خالدی شافعی نے قاہرہ میں ۶۶۸ھ میں' کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف ابواسحاق ابراہیم بن محمود بن جوہر بعلبکی دمشقی عقبی مقری حنبلی نے جو کہ بطائحی مشہور ہیں دمشق میں ۶۲۷ھ میں کہا خبر دی شیخ پیشوا ابو محمد صالح بطائحی نے دمشق میں کئی دفعہ کہا کہ مجھ کو شیخ عدی بن مسافر نے سیّدی شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہما سے مانگ لیا کہ میں ان کے ساتھ نماز پڑھوں تب مجھ کو شیخ نے ان کے ساتھ جانے کا حکم دیا اور میں نے پانچ سال تک ان کے پیچھے نماز پڑھی۔ پانچ سال ان کی صحبت میں رہا اور وہ اس پہاڑ کے ظاہری گوشہ کی طرف نہیں نکلا کرتے تھے ان کے ہاتھ میں بیر کی لکڑی کا عصا ہوتا تھا اس سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

وہ پہاڑ کی زمین پر دائرہ کھینچا کرتے تھے اس میں بیٹھ جایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ جو شخص شیخ عبدالقادر کی باتیں بغداد میں سننا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اس دائرہ میں آبیٹھے تب ان کے اکابر مرید وہاں بیٹھ جاتے اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی باتیں سنا کرتے تھے اور شیخ عبدالقادر اس وقت اپنی مجلس کے لوگوں سے فرمایا کرتے تھے کہ شیخ عدی بن مسافر کی آنکھ تم میں موجود ہے راوی کہتے ہیں کہ ایک دن وہ دائرہ میں داخل ہوئے پھر انہوں نے اپنی گردن جھکا دی یہاں تک کہ قریب تھا کہ زمین تک پہنچ جائے ان کو بڑا وجد طاری ہوا اور حجرہ میں داخل ہونے کے بعد عمدہ کلام کرنے لگے اور اولیاء کا حال بیان کرنے لگے۔ پھر ہم نے ان سے اس کی بابت پوچھا تو فرمایا کہ بے شک آج شیخ عبدالقادر نے بغداد میں یہ کہا ہے کہ میرا یہ قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے پھر اس وقت کو لکھ لیا اس کے بغداد سے ہمارے پاس مسافر آئے اور انہوں نے ہم کو خبر دی کہ بے شک شیخ عبدالقادر نے اسی روز جس کو ہم نے لکھ لیا تھا یہ کہا تھا کہ یہ میرا قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

شیخ عدی بن مسافر کی نصیحت

خبر دی ہم کو شیخ جلیل ابوالبرکات یونس بن ابی النجاۃ مسلم بن ابی الحسن علی بن محمد بن احمد بن علی تیمی بکری اربلی اصل موصلی پیدائش اور گھر والے مقری شافعی عدوی نے قاہرہ میں ۶۹۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشوا ابوالمفاخر عدی بن الشیخ ابی البرکات بن شیخ ابی القوی صغر بن مسافر نے جبل ہکار میں ۶۱۸ھ میں کہا خبر دی ہم کو ابوالبرکات نے کہا کہ میرے چچا شیخ عدی بن مسافر نے اپنی گردن کولاکش کے ظاہر گوشہ میں جھکایا۔

پھر ان سے اس امر کی نسبت پوچھا گیا تو کہا کہ بے شک شیخ عبدالقادر نے اس وقت بغداد میں کہا ہے کہ "میرا یہ قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے"۔ انہوں نے عمدہ کلام کیا جس میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے نام کو بلند کیا اور ہم نے شیخ عدی سے یہ کلام لکھ لیا۔

یعنی قریب ہے کہ نفوس پر ان کے خوفوں کے ساتھ تیر پھینکے جائیں گے۔ پھر یا تو ان پر ضرر کا باعث ہوں گے یا ان کے فائدے کے لیے ہوں گے اور وہ بچ گئے تو آزاد کو پہنچ گئے اگر برباد ہوئے تو اپنی اجلوں سے، اے شخص! اگر تو نے یہ نصیحت قبول کی تو ہمارے لشکر میں سے ہو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

گیا اور اگر تو نے تلف کر دیا تو اس حالت میں ہمارے پاس ہوگا اگر زندہ رہے تو نیک بختوں کی طرح بسر کر اور اگر مرے تو شہیدوں کی موت مر۔ اپنے نفس کو مقام افلاس میں ڈال اور ناامیدی کے سمندروں میں اس کو غرق کر دے اس پر صفائی کے لشکر کو اتار اور وفا کے مردوں سے اس سے لڑ، اس پر تسلیم و رضا کے خیمے کھڑے کر، اس پر مراقبہ و حیا کے جھنڈے قائم کر، توکل کے گھوڑوں پر سوار ہو اور ان پر یقین کا برگستوان (گھوڑے کے بدن پر ڈالا کرتے تھے) ڈال، صبر کا لباس پہن خوف کی تلواروں کو نکال، امید کی لڑائیوں سے رنج اٹھا، خشوع کے نیزوں کے گھٹنے باندھ دے، شوق کے میدانوں میں اس پر دوڑ، صدق کی منجنیقیں اور اخلاص کے جھنڈے اس پر قائم رکھ، پوشیدہ ذکر اور جزیات فکر کے ساتھ جنگ کر اور اس کی طرف علم اور حلم کی سیڑھیوں کو بڑھا۔

پھر جب تو یہ کام کرے گا تب قناعت کی کمانوں کا استعمال کر اور ان پر مجاہدہ کی تانیں چڑھا، اس میں مشاہدہ کے تیر ڈال معرفت کے ہاتھوں سے اس کو جذب کر، قرب کے لیے تیر پھینک شاید کہ وصال کی رسی سے ملے پھر جب تو اس کے ساتھ ایسا کرے گا تو اپنے طمع کو قطع کر اور اپنے اختیار کو چھوڑ، اپنی خواہش سے لڑائی کر، اپنے مولا کا منتظر رہ اور دو قدم چل تجھ سے کہا جائے گا کہ یہ دیکھ تیرا رب ہے جیسے کہ دونوں کے موٹھ قریب ہوتے ہیں۔ جان لے کہ قوم نے روزہ سے روزہ رکھا ہے اور نیند سے سوئے ہوئے ہیں اور فنا سے فنا ہوئے ہیں اور ازل کی زبان سے اپنے اپنے اسرار کے سرّ سے پکارے گئے ہیں ان کے نفوس بناوٹ کی تحریف سے نکل گئے ہیں۔ ملکوتیہ جہانوں میں ان کی ارواح مشیت ایزدی کی مہربانی سے اڑتی پھرتی ہیں اور غیبی خزانوں کے ذخیروں سے علوم لدنیہ کے لباس ان کو پہنائے گئے ہیں یہاں تک کہ جب انہوں نے حدوث کے پردوں کو پھاڑ ڈالا اور مقام ازل تک پہنچ گئے تو انس کی بساط پر جا ٹھہرے۔ پھر انہوں نے محل قدس کو دیکھا اور اس کے اوپر ملائکہ کروبیہ اور روحانیہ کو دیکھا تب ان کو غیرت آئی اور وہ ان کو مقام حیرت میں لے گئی پھر ان کی عقلیں جاتی رہیں، زندگی بسر کی اور بٹھائے گئے۔ ان سے باتیں کی گئیں۔ انہوں نے محبت کی اور قریب ہوئے۔ ان پر مکاشفات ہوئے۔ تب ان کو واصل ہوا۔ پھر وہ اپنے آپ کو بھول گئے اور اپنی ذات سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

غافل ہو گئے' دیکھا اور پہچانا تب وہ بیٹھے اور ان کے رب جلیل نے اپنی محبت کی شراب محبت کے پیالہ میں قرب کی بساط پر پلائی جب انہوں نے اس کو پیا تو ان کی عقلیں جاتی رہیں یہاں تک کہ وہ پہنچ گئے صدق کے مقام میں بادشاہ قادر کے پاس، اس وقت ان کو اللہ جل جلالہٗ پکارتا ہے اور کہتا ہے کہ ''اے میرے بندو! نہ تم پر کچھ خوف ہے اور نہ تمہیں غم''۔

شیخ عدی کے سب سے آخر ذکر میں میرا یہ عذر ہے کہ میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں اکابر کے ذکر کو ان کے کلام پر تبرکاً ختم کروں گا سو وہ ذکر میں اگرچہ آخر پر ہیں لیکن قدر و مرتبہ کے لحاظ سے مقدم ہیں' خوشبوئیں معطر ہیں' فقر میں کمال رکھتے ہیں' دنیا و آخرت میں خدا کے نزدیک سردار ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم کو ان سب سے نفع پہنچائے۔

اولیاء کرام کا شیخ کا تعظیم کے ساتھ ذکر کرنا

ہم کو خبر دی شیخ ثقہ ابو زید عبدالرحمٰن بن ابی النجاۃ سالم بن احمد بن حمید بن صالح بن علی قرشی محدث نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں کہا کہ ہم کو خبر دی شیخ عارف ابوالخیر نعمت اللہ بن شیخ ابوالمعالی ظریف بن احمد بن محمد جذیلی عسقلانی شافعی نے شروع سال ۶۲۹ھ میں کہا کہ سنا میں نے شیخ ابوالمعالی بقا جذیلی اور شیخ ابو یحییٰ محمود بن قاسم قاسمی اصل و پیدائش والے شامی گھر والے نے ۶۱۳ھ میں ان دونوں نے کہا کہ ہم کو ہمارے شیخ احمد بن ابی القاسم بطائحی حدادی نے جو کہ شام میں اترے ہوئے تھے شام میں ہی خبر دی ۵۸۱ھ میں کہا کہ میں لبنان پہاڑ پر ۵۷۹ھ میں آیا کہ وہاں کے صالحین کی زیارت کروں ان دنوں اصبہان کے رہنے والے ایک مرد صالح جن کو شیخ جبل کہا کرتے تھے ان کا نام شیخ جبلی اس لیے پڑ گیا تھا کہ وہ مدت سے لبنان پہاڑ میں رہتے تھے تب میں ان کے پاس آیا اور ان کی خدمت میں بیٹھا اور کہا کہ اے میرے سردار! آپ کو یہاں بیٹھے کتنے سال ہو گئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ساٹھ سال گزر گئے ہیں میں نے کہا کہ اس عرصہ میں آپ نے کتنے عجائبات دیکھے اس نے کہا کہ میں یہاں پر ۵۵۹ھ میں تھا تب میں نے چاندنی رات میں دیکھا کہ پہاڑ کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور قطار در قطار ہوا میں اڑتے ہیں اور عراق کی طرف جاتے ہیں میں نے ان میں سے ایک دوست کو کہا کہ تم لوگ کہاں جاتے ہو اس نے کہا کہ ہم کو خضر علیہ السلام نے حکم کیا ہے کہ ہم بغداد میں

جائیں اور قطب کے سامنے جا حاضر ہوں میں نے کہا وہ شخص کون ہے؟ کہا کہ شیخ عبدالقادر ہیں۔

میں نے کہا کہ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں۔ اس نے کہا ہاں تب ہم ہوا میں اڑے اور تھوڑی دیر گزری تھی کہ ہم بغداد میں پہنچ گئے تب ہم نے دیکھا کہ وہاں پر بڑے بڑے اکابر اولیاء بیٹھے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ اے ہمارے سردار!

اور وہ ان کو جو حکم دیتے ہیں وہ جلدی سے اس کی تعمیل کرتے ہیں پھر ان کو حکم دیا کہ تم واپس چلے جاؤ۔ تب وہ ہوا میں اڑ کر واپس آئے اور میں بھی اپنے دوست کے ہمراہ ان کے ساتھ چلا آیا۔

جب ہم پہاڑ پر پہنچے تو میں نے اپنے دوست سے کہا کہ میں نے آج رات کی طرح کبھی نہیں دیکھا کہ تم ان کے سامنے ادب کرتے ہو ان کے حکم کو جلد مانتے تھے۔ اس نے کہا کہ بھائی صاحب کیوں ہم ان کے حکم کو نہ مانیں کہ انہوں نے کہا ہے میرا یہ قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے اور ہم کو حکم ہوا کہ ان کی اطاعت اور عزت کریں۔

اولیاء کا سلام کہنا

ہم کو خبر دی شیخ صالح ابوالفداء اسماعیل بن الفقیہ ابواسحٰق ابراہیم بن ورع بن عیسیٰ بن ابی الحسن منذری پھر مغربی پھر مصری شافعی نے قاہرہ میں ۶۶۶ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف ابوالمحاسن یوسف بن شیخ ابی الحسن بریحانی ملقب بہ شیر اسدی گونگے نے بریجان میں اور خبر دی ہم کو عالی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابی بکر علی بن احمد ابہری اصل بغدادی پیدائش وگھر والے اور ابومحمد سالم بن علی بن عبداللہ بن سنان دمیاطی قاہری شافعی نے بھی قاہرہ میں ۶۶۹ھ میں کہا ان دونوں نے خبر دی ہم کو شیخ امام معمر سلف کے یادگار ابوالثناء محمود بن احمد کردی حمیدی حنبلی پھر بغدادی شافعی نے بغداد میں ۶۲۰ھ میں کہا کہ جب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ میرا یہ قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے تو اس کے بعد جتنے اولیاء ابدال اوتاد ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے شیخ کو اس خطاب سے سلام کہا کرتے تھے:

''السلام علیک اے ملک الزمان، اے امام المکان، اے قاسم بأمر اللہ، اے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وارث کتاب اللہ، اے نائب رسول، اے وہ جس کا مائدہ آسمان وزمین میں ہے۔ اے وہ کہ اس وقت میں تمام (اولیاء) اس کے عیال ہیں، اے وہ جس کی دعا سے بارش ہوتی ہے، اے وہ کہ اسی کی برکت سے جانوروں کے تھنوں میں دودھ آتا ہے۔ رضی اللہ عنہ"

غوث الاعظم کی ہیبت

خبر دی ہم کو ابو محمد حسن بن ابی عمران موسیٰ بن احمد بن حسن بن داؤد قرشی مخزومی خالدی شافعی نے قاہرہ میں ۶۶۸ھ میں کہا کہ میں شیخ فقیہ تقی الدین ابی عبداللہ بن محمد بن ابی الحسین بن عبداللہ بن عیسیٰ یونینی بعلبکی فقیہ حنبلی محدث کے پاس دمشق میں ماہ رجب ۶۱۳ھ میں کئی دن تک ٹھہرا۔ پھر شیخ ابوالحسن علی القرشی عراق سے گم ہوگئے اور پہاڑ قاسیون کے ایک زاویہ میں اترے۔ تب ان کے پاس شیخ تقی الدین یونینی سلام کو آئے۔ میں ان کے ساتھ تھا جب ہم ان کے پاس پہنچے تو ان کے پاس شیخ ابو یونس عبداللہ بن یونس ارمنی اور شیخ ابو عمرو عثمان رومی اور شیخ ابو ابراہیم بن اسماعیل بن علی کورانی رضی اللہ عنہ موجود تھے۔

پھر شیخ علی قرشی نے اپنی باتوں میں یہ کہا اور ہم سن رہے تھے، کہ میں (مقولہ شیخ علی) نے شیخ قضیب البنان موصلی سے پوچھا کہ کیا تم نے کوئی مثل شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے دیکھا؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ ان کے اس قول "قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ" کہنے کے بعد باہر کے اولیاء، ان کے پاس حاضر ہوتے تھے، میں نے ان کے سروں کو دیکھا کہ شیخ کی ہیبت کے مارے جھکے ہوتے تھے۔

غوث الاعظم کی برکت

ہم کو خبر دی شیخ صالح ابوالمحاسن یوسف بن ایاس بن مرجان بن متیع بعلبکی مقری حنبلی نے قاہرہ میں ۶۶۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں نے شیخ ابو یونس عبداللہ بن یونس معروف بہ ارمنی نے جامع دمشق میں ماہ رجب ۶۲۹ھ میں اور شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابی الحسین بن محمد بن عیسیٰ یونینی بعلبکی فقیہ نے بعلبک میں ۶۰۳ھ میں اور شیخ عارف ابو محمد ابراہیم بن محمد بن جوہر بعلبکی دمشقی عقبی مقری حنبلی مشہور بطائحی نے عقیبہ میں ماہ رمضان ۶۰۹ھ میں دونوں نے کہا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہ ہم نے شیخ ابو محمد بطائحی رضی اللہ عنہ سے کئی دفعہ سنا وہ کہتے تھے کہ میں اپنے شیخ، شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کے گھر میں حاضر ہوا تب میں نے ان کی خدمت میں چار شخصوں کو پایا۔ جن کو میں نے پہلے نہ دیکھا تھا۔ پھر میں اپنی جگہ ٹھہرا رہا۔ جب کھڑے ہوئے تو شیخ نے مجھ سے فرمایا کہ ان سے جا مل اور سوال کر کہ وہ تیرے لیے دعا مانگیں۔

تب میں ان سے صحن مدرسہ میں پہلے اس سے کہ وہ نکلیں جا ملا اور ان سے دعا کا طالب ہوا۔ ان میں سے ایک نے مجھ سے کہا کہ تم کو خوشخبری ہو۔ تو ایسے شخص کا خادم ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکت کے سبب زمین کو خواہ نرم ہو یا پہاڑی ہو، جنگل ہو، دریا ہو، حفاظت کرتا ہے اور اسی کی دعا سے مخلوقات پر رحم کرتا ہے۔ خواہ وہ نیک ہو یا بدکار ہو اور ہم اور تمام اولیاء ان کے حضور میں حاضر ہوتے ہیں۔ ان کے قدموں کے سایہ کے تلے ہیں اور ان کے حکم کے دائرہ میں۔ پھر وہ مدرسہ کے دروازہ سے نکل گئے اور میں نے ان کو نہ دیکھا۔ پھر میں شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھ سے آپ نے پہلے اس سے کہ کوئی بات سناؤں یہ کہا کہ اے بندۂ خدا اور بھائی میرے جو کچھ تم سے انہوں نے کہا ہے، کسی سے مت کہنا۔

میں نے کہا اے میرے سردار! یہ کون لوگ تھے۔ فرمایا یہ کوہ قاف کے بڑے اولیاء میں سے ہیں اور وہ اس وقت کوہ قاف میں اپنی جگہ پر پہنچ گئے۔

رجال الغیب کی چالیس صفیں

ہم کو خبر دی فقیہ ابو المعالی عبد الرحیم بن مظفر علی قرشی پھر بغدادی حنبلی نے قاہرہ میں ۶۹۵ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو المحاسن فضل اللہ بن حافظ ابو بکر عبد الرزاق بن شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر جیلی رضی اللہ عنہ نے بغداد میں ۶۳۵ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف ابو محمد بن علی بن ابی بکر بن محمد بن عبد اللہ بن ادریس یعقوبی نے بغداد میں ۶۱۰ھ میں کہا کہ میں نے اپنے شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ سے زوریران میں ۵۶۰ھ میں سنا وہ کہتے تھے کہ میں بغداد میں ایک دفعہ شیخ عبد القادر کی زیارت کے لیے داخل ہوا تب میں نے ان کو مدرسہ کی چھت پر پایا کہ وہ ضحیٰ کی نماز پڑھ رہے ہیں پھر جو میں نے میدان کی طرف دیکھا تو اس میں رجال الغیب کی چالیس صفیں کھڑی دیکھیں کہ ہر ایک صف میں ستر مرد تھے میں نے ان سے کہا کہ تم بیٹھ کیوں نہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جاتے۔

انہوں نے کہا جب قطب نماز سے فارغ ہوں گے اور ہم کو بیٹھنے کا حکم کریں گے تب ہم بیٹھیں گے کیونکہ ان کا ہاتھ ہمارے اوپر ہے اور ان کا قدم ہماری گردن پر ہے اس کا حکم ہم سب پر ہے۔ پھر جب شیخ نے سلام پھیرا تو سب کے سب جلدی ان کی خدمت میں سلام کہتے ہوئے حاضر ہوئے اور ان کے ہاتھ کو چومتے تھے۔ شیخ علی بن الہیتی کہتے ہیں کہ جب ہم شیخ عبدالقادر کو دیکھتے تھے تو ہم سب بھلائی دیکھتے تھے۔

خدا کی نعمتوں' احسانات اور بزرگیوں کا ذکر

جان لے کہ خدا تم کو اپنے عہدۂ ولایت کا والی بنائے اور اپنی لطیف رعایت سے تم کو محفوظ رکھے کہ بے شک صدق کے قدم جب طلب کرتے ہیں تو پا لیتے ہیں اور شوق کا ہاتھ جب جذب کرتا ہے تو مالک ہوتا ہے' محبت کا لشکر جب قید کرتا ہے تو قتل کر ڈالتا ہے' شریف کی صفات جب فنا ہوتی ہیں تو جاتی رہتی ہیں۔ وصلی کے درخت جب ثابت رہتے ہیں تو اگتے ہیں۔ قرب کے اصول جب مضبوط ہوتے ہیں تو بزرگ ہوتے ہیں۔ قدس کے باغ جب ظاہر ہوتے ہیں تو تروتازہ ہوتے ہیں۔ انس کی ہوائیں جب چلتی ہیں تو پھیلتی ہیں۔ عقل مندوں کی آنکھیں جب دیکھتی ہیں تو مدہوش ہو جاتی ہیں۔ دوستوں کے دل جب دیکھتے ہیں تو عاشق ہو جاتے ہیں۔ ارواح کے کان جب قریب ہوتے ہیں تو سنتے ہیں۔ اسرار کی آنکھیں جب حاضر ہوتی ہیں تو دیکھتی ہیں قوم کی زبانیں جب حکم دی جاتی ہیں تو بولتی ہیں۔ پس ان بندوں کی خوبی اللہ کے لیے ہے جن کو ان کا مولا کرم کی زبان سے پہلے قدم میں پکارتا ہے اور فضل کا منادی ان کو وصل کی مجلس کی طرف بلاتا ہے۔

پھر ان کو محبت کے معانی سے ظاہر ہونے والی پر ظاہر ہوتی ہے اور حدی خواں ان کو قرب کی جانب لے جاتا ہے۔ وہ ازل کے مطالعہ سے جمال کی بزرگی کو مشاہدہ کرتے ہیں اور حلون کے مشرقوں سے کمال کی عزت کو مشاہدہ کر لیتے ہیں عوام الغیب و معالم توحید کے مطالبہ تک ان کی آنکھیں بلند ہوتی ہیں ان کی باطنی آنکھیں قدس اور تقدیر کی سیڑھیوں کے مشاہدہ کی سیر کرتی ہیں۔ ان کی آنکھیں فتح کے نشانات کی طرف جو کہ کشف کے دیوان میں ہیں اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جناب کے پردوں سے ٹکٹکی باندھے ہوئے ہیں۔ ان کے دل محبت کے تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہیں وہ قدس کے محلوں میں ان قبول کے درمیان ہیں خوش حالی کی بساط پر ان کے اسرار بیٹھے ہوئے ہیں۔

خطاب کے پھولوں سے ان کی ارواح خوش ہیں اگر ان میں سے کوئی خاموش ہے تو حق الیقین کی وجہ سے اور اگر کوئی ان میں سے بولتا ہے تو امر یقین وارد ہونے کی وجہ سے، اگر ان کے مرید کے دل میں (اس آیت کا) خوف ہو کہ ''کیا اللہ کی تدبیر (وپکڑ) سے بے خوف ہیں'' یا ان کے دلوں میں (اس آیت کی) جھڑک ہو کہ ''تم کو اللہ تعالیٰ اپنے آپ سے ڈراتا ہے'' تو اس کو خطاب کرنے والا پکارتا ہے کہ ''تم دونوں نہ ڈرو کیونکہ بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں''۔ اور سعادت کے گواہ یہ کہتے ہیں بول اٹھتے ہیں کہ ''تم کو آج کے دن خوشخبری ہو'' اور سفیر جودی کہتا ہے کہ ''اپنے رب کی نعمت کو بیان کرو۔'' اگر ان کی مراد کے لیے کوئی انعام نکالا گیا ہے تو اس کو میرے پاس لاؤ۔ میں اس کو اپنے لیے خاص کروں گا ایسے دیوان سے کہ اس کی رحمت سے وہی خاص ہوتا ہے جس کو وہ چاہتا ہے' اس کو ایسا کھینچ لیتا ہے۔'' ''تم نے اپنے بندوں سے اس کو برگزیدہ کرلیا۔'' ''سلام ہے۔ رب رحیم کی بات سے'' اس مجلس کی طرف بڑھتا ہے۔ اور ''ان کو پروردگار نے پاک شراب پلائی'' اس کا استقبال یہ چہرہ کرتا ہے۔ پس ''لے جو میں تم کو دیتا ہوں۔'' تب وہ اپنے لمبے ہاتھ کو پھیلاتا ہے۔ ''اے میرے ربّ! میرے سینے کو کھول دے۔'' پھر اس کو محبّ آواز دیتا ہے۔ ''میرے بندوں کو خبر دے دو۔'' تب اس کی سچی زبان یہ خبر دیتی ہے ''میں نے ان کو وہی بات کہی ہے جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا۔'' اگر ان کا قطب رسول کی اطاعت کے طریقہ پر ثابت قدم رہے تو وہ اسی راستہ پر قائم ہو جاتا ہے ''جو تم کو رسول دے لے لو'' اور اس مضبوط کڑے سے چمٹ جاتا ہے اگر تم اللہ کے دوست ہو اس نسبت سے متصل ہو جاتا ہے۔ جو میری فرماں برداری کرے گا وہ تو مجھ سے ہوگا اور اس کے حال کی جڑوں کو صاحب قاب قوسین پانی پلاتا ہے اور اس کو اس سمندر کے فیض کی مدد دیتا ہے کہ وہ ''اپنی خواہشوں سے نہیں بولتا اور اگر ان کی نیک بختی کے خط پڑھے تو وہ ان کو دوست رکھتا ہے اور وہ اس کو دوست رکھتے ہیں۔''

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIE ISLAMIA ACADEMY

اگران کی بزرگی کے فرمان پر نظر ڈالے تو اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو چکا ہے۔'' اگر ان کے مقام کی نسبت پوچھے تو ''وہ اللہ قادر کے پاس ہیں'' اگران کی تعریف کرنی چاہتا ہے تو ''وہ لوگ بڑے درجہ والے ہیں۔'' جو باتیں ان سے ظاہر ہوتی ہیں اگر وہ بڑی ہوں تو ''جوان کے سینہ میں ہیں وہ اور بھی بڑی ہیں۔'' اگر کوئی ان نعمتوں کو جو جان لے جو اس کے لیے عنایت ایزدی نے تیار کی ہیں تو کوئی شخص ان نعمتوں کو جو اس کے لیے مخفی رکھی گئی ہیں نہیں جانتا۔''

یہ باتیں کیسے نہ ہوں حالانکہ حدیث میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی۔

''میرے ایسے بعض بندے ہیں کہ وہ مجھے دوست رکھتے ہیں اور میں ان کو دوست رکھتا ہوں وہ میرے مشتاق ہیں' میں ان کا مشتاق ہوں' وہ مجھے یاد کرتے ہیں میں ان کو یاد کرتا ہوں' وہ میری طرف دیکھتے ہیں' میں ان کی طرف دیکھتا ہوں''۔

اس نبی نے کہا کہ خداوندا! ان کی علامت کیا ہے؟ کہا کہ آفتاب کے غروب کو وہ ایسا دوست رکھتے ہیں جیسے جانور اپنے گھونسلوں کو جب رات پڑ جاتی ہے اور اندھیرا چھا جاتا ہے' فرش بچھائے جاتے ہیں اور ان کو بند لگائے جاتے ہیں۔ دوست اپنے دوست کے ساتھ خلوت کرتا ہے تو وہ (مردان خدا) اپنے قدموں پر کھڑے ہو جاتے ہیں' اپنے چہروں کا فرش بناتے ہیں یعنی سجدے کرتے ہیں مجھ سے راز و نیاز کی باتیں کرتے ہیں بعض چلّاتے اور روتے ہیں، بعض آہیں مارتے اور شکوہ کرتے ہیں' بعض کھڑے ہوتے ہیں بعض بیٹھتے ہیں' مجھے اپنی آنکھ کی قسم ہے کہ وہ میرے سبب سے گراں خاطر نہیں ہوتے مجھے اپنے کان کی قسم ہے کہ وہ میری محبت کی شکایت نہیں کرتے میں پہلے ان کو یہ دیتا ہوں کہ ان کے دل میں اپنا نور ڈالتا ہوں پھر وہ میری خبر دیتے ہیں جیسا کہ میں ان کو خبر دیتا ہوں۔

دوم یہ کہ اگر ساتوں آسمان اور زمین ان میں سے ایک کی میزان میں رکھے جائیں تو میں اس کی خاطر ان سب کو ہلکا کر دوں۔

سوم یہ کہ میں اپنے کریم چہرہ (اللہ چہرے سے پاک ہے مراد ''ذاتِ'' کریم ہے) کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں جس کی طرف اپنی بزرگ ذات سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

دیکھوں تو کوئی شخص معلوم کرسکتا ہے کہ میں اس کو کیا کیا نعمتیں دینے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

اب اے بھائی تم کو ان کی اتباع ضروری ہے۔ شاید کہ تو ان کے متبعین سے ہو جائے اور سپرد کردے ان کو جو تو دیکھتا ہے اور سنتا ہے ہر سعادت سے تو وہ مرتبہ پائے گا جو کہ اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔

میں خدا سے سوال کرتا ہوں کہ ہماری آنکھوں میں وہ اپنی ہدایت کے نور کا سرمہ ڈال دے۔ ہمارے عقائد کے ستونوں کو مضبوط کردے اور اپنی عمدہ رعایت کے ساتھ۔

دل کی آنکھ سے دیکھو

خبر دی ہم شیخ عالم شمس الدین ابوعبداللہ محمد شیخ علامہ عماد الدین ابواسحٰق ابراہیم بن عبدالواحد بن علی مقدسی حنبلی نے قاہرہ میں ٦٧٤ھ میں کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں ابوالقاسم عمر بن مسعود بزار بغدادی نے ٦٢٣ھ میں کہا کہ میں نے شیخ عالم ربانی نجیب الدین عبدالقاہر بن عبداللہ سہروردی رضی اللہ عنہ سے بغداد میں ٥٦٢ھ میں سنا وہ کہتے تھے کہ میں شیخ حماد شیر فروش رضی اللہ عنہ کے پاس ٥٢٣ھ میں تھا اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ بڑی بات کہہ رہے تھے تب ان کو شیخ حماد نے کہا کہ اے عبدالقادر! تم نے عجیب بات کہی ہے کیا تم اس سے ڈرتے نہیں کہ خدا تم کو آزماتا ہو۔ تب شیخ عبدالقادر نے اپنی ہتھیلی شیخ حماد کے سینہ پر رکھ دی اور کہا کہ اب تم اپنے دل کی آنکھ سے دیکھ لو کہ میری ہتھیلی میں کیا لکھا ہے۔

تب شیخ حماد کو ایک طرح کی بے ہوشی ہوگئی پھر شیخ عبدالقادر نے اپنی ہتھیلی شیخ حماد کے سینے سے اٹھالی۔ شیخ حماد کہتے ہیں کہ میں نے ان کی ہتھیلی کو دیکھا کہ خدا تعالیٰ سے ستر دفعہ اقرار کیا ہے کہ ان کا امتحان نہ لے گا۔ شیخ حماد نے کہا کہ اس کے بعد اب مضائقہ نہیں (جو چاہو کہو) یہ خدا کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔

خبر دی ہم کو بڑے شریف ابوالعباس احمد بن الشیخ ابوعبداللہ محمد بن ابوالغنائم محمد بن ازہری بن ابی المفاخر محمد حسنی دمشقی پھر بغدادی نے قاہرہ میں ٦٧٥ھ میں کہا خبر دی ہم کو ابوالفرج میرے باپ نے انہوں نے پندرہ سال تک شیخ عبدالقادر کی خدمت کی تھی اور عمر نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور خبر دی ہم کو ابوالفرج عبدالوہاب بن ابوالمفاخر حسن بن قتبان بن محمد بن احمد کوفی الاصل اربلی پھر بغدادی نے قاہرہ میں ۶۶۵ھ میں کہا خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ ابوصالح نصر بن الحافظ ابوبکر عبدالرزاق بن شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر جیلی بغدادی نے ۶۳۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ عبدالرزاق نے ۶۰۰ھ میں کہا کہ

سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے بچپن کے حالات

شیخ عبدالقادر سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے کب معلوم کیا کہ آپ ولی اللہ ہیں آپ نے فرمایا کہ میں اپنے شہروں میں دس سال کا تھا اپنے گھر سے نکلتا تھا اور مکتب کو جاتا تو مدرس مکتب کا لڑکوں سے کہتا تھا کہ ولی اللہ کے لیے جگہ فراخ کرو تا کہ وہ بیٹھ جائے۔

پھر ایک شخص ہمارے پاس آیا جس کو میں اس دن پہچانتا تھا، اس نے فرشتوں سے اس دن سنا کہ وہ یہ کہتے تھے' ایک نے کہا یہ لڑکا کون ہے؟ اس نے اس سے کہا کہ عنقریب اس کی شان عظیم ہوگی' یہ دیا جائے گا اور روکا نہ جائے گا' قدرت دیا جائے گا اور محجوب نہ ہوگا اس سے مکر نہ کیا جائے گا۔

پھر میں نے اس شخص کو چالیس سال کے بعد پہچانا تو وہ اس وقت کے ابدال میں سے تھا۔ میں اس وقت اپنے گھر میں بچہ تھا۔ جب میں بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو میں کہنے والے کو سنتا کہ وہ مجھ سے کہتا ہے اے مبارک کدھر جاتے ہو۔ تب میں ڈر کر بھاگتا اور اپنی ماں کی گود میں پڑ جاتا۔ اور میں اب یہ بات اپنی خلوت میں سمجھتا ہوں۔

فرمایا کہ میں اپنی جوانی کے دنوں میں سفر میں تھا یہاں تک کہ میں کہنے والے کو سنتا تھا کہ مجھے کہتا تھا اے عبدالقادر! تم کو میں نے اپنے لیے پسند کیا۔ میں آواز سنا کرتا تھا اور کہنے والے کو نہ دیکھتا تھا۔ مجاہدہ کے دنوں میں مجھے اونگھ آتی تو سنا کرتا تھا کہ کوئی کہتا ہے اے عبدالقادر! تم کو میں نے سونے کے لیے نہیں پیدا کیا اور بے شک ہم تمہارے اس وقت دوست تھے کہ تم کچھ شے نہ تھے سو جب تم شے ہوئے تو ہم سے غافل نہ ہونا۔

خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد علی از دمر محمدی اور ابومحمد عبدالواحد بن صالح بن یحییٰ بن محمد قرشی بغدادی حنبلی نے قاہرہ میں ۶۷۳ھ میں ان دونوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ محی الدین

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

ابوعبداللہ محمد بن علی بن محمد بن خالد بغدادی نے جو کہ مشہور توحیدی ہیں بغداد میں ۶۴۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شریف ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن احمد خطیب مشہور ابن المنصوری نے بغداد میں ۶۲۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں پیشوا ابومسعود احمد بن ابی بکر حریمی عطار اور شیخ پیشوا ابوعبداللہ محمد بن قائدوانی نے ۵۸۱ھ میں ان دونوں نے کہا کہ شیخ صدقہ بغدادی رضی اللہ عنہ نے ایسا کلام کیا کہ بطریق شرع اس پر انکار ہوا تب خلیفہ تک اس کی اطلاع پہنچی۔ اس نے ان کے حاضر ہونے کا متولی کے دروازہ پر اور تعزیر دینے کا حکم دیا۔ جب اس کو حاضر کیا اور اس کے سر کو کھولا تو اس کا خادم چلایا۔ اے شیخ! تب جس نے اس کے مارنے کا ارادہ کیا تھا اس کا ہاتھ شل ہو گیا اور متولی کے دل میں خدائے تعالیٰ نے ہیبت ڈال دی۔ پھر وزیر کے اس امر کی خلیفہ کو اطلاع دی اور اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کے دل میں ہیبت ڈال دی اس نے ان کے چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ پھر وہ شیخ رضی اللہ عنہ کی رباط میں داخل ہوئے تو مشائخ اور لوگوں کو بیٹھا ہوا پایا کہ وہ شیخ کا انتظار کر رہے تھے کہ باہر نکل کر وعظ فرمائیں۔ تب شیخ آئے اور مشائخ کے درمیان بیٹھے۔ پھر جب کرسی پر بیٹھے تو کوئی کلام نہ کیا اور نہ قاری کو قرأت کا حکم دیا۔ لوگوں کو ایک بڑا وجد ہو گیا اور ان میں ایک بڑا امر آ گیا۔ شیخ صدقہ نے اپنے دل میں کہا کہ شیخ نے نہ کلام کیا ہے نہ قاری کو حکم دیا ہے تو یہ وجد کہاں سے آ گیا ہے۔ تب شیخ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

افق نور پہ مہر ہمیشہ تیرا

اور فرمایا کہ اے شخص! ایک میرا مرید بیت المقدس سے یہاں پر ایک قدم میں آ گیا ہے اور میرے ہاتھ پر اس نے توبہ کی۔ آج حاضرین اس کی ضیافت میں ہیں۔

شیخ صدقہ نے دل میں کہا کہ جو شخص ایک ہی قدم میں بیت المقدس سے بغداد میں آ جائے تو وہ کس بات سے توبہ کرتا ہے اور اس کو شیخ کی کیا حاجت ہے۔ شیخ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے شیخ! وہ آ کر توبہ کرتا ہے کہ جو ہوا پر اڑا جاتا ہے۔ پھر ادھر رجوع نہیں کرتا۔ وہ اس بات کا محتاج ہے کہ اس کو میں خدا کی محبت کا راستہ بتلاؤں۔ پھر فرمایا کہ میری تلوار مشہور ہے اور میری کمان چلہ پر چڑھی ہوئی ہے اور میرا تیر کمان پر چڑھا ہوا ہے۔ میرا تیر صائب ہے۔ میرا نیزہ بے خطا ہے۔ میرا گھوڑا زین کسا ہوا ہے۔ میں خدا کی روشن جلتی ہوئی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIE ISLAMIA ACADEMY

آگ ہوں۔ میں حالات کا سلب کرنے والا ہوں میں ایک ایسا سمندر ہوں جس کا کنارہ نہیں۔ میں وقت کی دلیل ہوں میں غیر میں ہو کر کلام کرنے والا ہوں۔ میں محفوظ ہوں۔ میں ملحوظ ہوں۔ میں محظوظ ہوں۔

اے روزہ دارو! اے کھڑے ہونے والو! اے پہاڑ کے رہنے والو! تمہارے پہاڑ ٹوٹ گئے۔ اے گرجوں والو! تمہارے گرجے گر گئے۔ تم خدا کے حکم کی طرف آؤ میں خدا کے حکم میں سے ایک حکم ہوں۔ اے راستہ کے بتلانے والو اے مردو! اے بہادرو! اے بچو آؤ! اور لو اس سمندر سے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ اے عزیز تو اکیلا ہے۔ آسمان میں اور میں اکیلا ہوں زمین میں۔

مجھ کو رات دن میں ستر دفعہ کہا جاتا ہے کہ میں نے تجھ کو اپنے لیے پسند کیا اور تاکہ تو میری آنکھ کے سامنے پرورش پائے۔ مجھے کہا جاتا ہے کہ اے عبدالقادر! تم کو میرے حق کی قسم ہے، کھاؤ میرے حق کی قسم ہے۔ پی میرے حق کی قسم ہے۔ کلام کر تم کو میں نے ہلاکت سے بے خوف کر دیا ہے۔

ہوا میں اُڑنا

خبر دی ہم کو ابومحمد عبدالسلام بن ابی عبداللہ بن محمد عبدالسلام بن ابراہیم بن عبدالسلام بصری اصل بغدادی اور گھر والے نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن علی بن سلیمان بغدادی نانبائی نے بغداد میں ۶۳۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بزار نے اور شیخ ابوحفص عمر کیمانی نے بغداد میں ۵۹۱ھ میں ان دونوں نے کہا ہمارے شیخ عبدالقادر لوگوں کے سامنے مجلس میں ہوا پر اڑا کرتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے نائب

اور فرماتے تھے کہ آفتاب طلوع کرتا ہے تو مجھے سلام کہتا ہے۔ سال میرے پاس آتا ہے اور مجھ کو سلام کہتا ہے۔ اور مجھے ان باتوں کی خبر دیتا ہے۔ جو اس میں واقع ہوں گی۔ ہر دن مجھ کو سلام کہتا ہے۔ اور جو اس دن میں واقع ہوگا اس کی خبر دیتا ہے۔ اور مجھے خدا کی عزت کی قسم ہے کہ نیک بخت اور بد بخت میرے سامنے لوح محفوظ میں پیش کیے جاتے ہیں۔ میں خدا کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

علم اور مشاہدہ کے غوطہ لگانے والا ہوں۔ میں تم سب پر ایک خدا کی ایک حجت ہوں اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمین میں نائب اور وارث ہوں۔

مہینوں کا آپ کے پاس آنا

خبر دی ہم کو ابو محمد بن ابی القاسم احمد بن محمد بن شیخ ابوالقاسم دلف بن احمد بن محمد بغدادی حریمی نے جس کا دادا ابن قوقا مشہور تھا قاہرہ میں ٦٦٦ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے جد محمد نے بغداد میں ٦٢٥ھ میں کہا خبر دی ہم کو ابوالقاسم دلف نے ٦٩١ھ میں کہا کہ میں اور ابوالسعود ابوبکر حوض شیخ ابوالخیر بشر بن محفوظ بن غنیمہ شیخ ابوحفص عمر کیمیانی شیخ ابوالعباس احمد اسکانی شیخ سیف الدین عبدالوہاب بن شیخ عبدالقادر سب کے سب اپنے شیخ، شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ کے پاس جمعہ کے آخر دن میں ٣٠ جمادی الآخر ٥٦٠ھ میں بیٹھے ہوئے تھے وہ ہم کو وعظ سناتے تھے تب ایک جوان خوبصورت آیا، شیخ کے پاس ایک طرف بیٹھ گیا اور کہنے لگا اے ولی اللہ! تم کو سلام ہو۔ میں ماہ رجب ہوں۔ آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ آپ کو خوشخبری سناؤں اور آپ کو خبر دوں کہ جو معاملات مجھ سے ہونے والے ہیں۔ یہ مہینہ لوگوں پر بہتر ہوگا۔

راوی کہتا ہے کہ اس رجب کے مہینہ میں نیکی کے سوا لوگوں نے اور کچھ برائی نہ دیکھی اور جب اتوار کا دن ہوا اور وہ مہینہ گزر گیا۔ تو ایک بدشکل شخص آیا اس وقت بھی ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے آکر کہا کہ اے ولی اللہ! تم کو سلام ہو۔ میں شعبان کا مہینہ ہوں۔ آیا ہوں کہ آپ کو خوشخبری نہ سناؤں۔ اور آپ کو وہ امور بتلاؤں جو مجھ میں ہونے والے ہیں۔ بغداد میں بہت لوگ مریں گے۔ حجاز میں گرانی ہوگی خراسان میں تلوار چلے گی۔ سو ویسے ہی ہوا۔ بغداد میں بڑی بیماری پڑی اور خبر آئی کہ عرب میں بڑی گرانی ہے اور خراسان میں تلوار چلی ہے۔ شیخ چند روز رمضان شریف میں بیمار رہے۔ جب پیر کا دن ہوا اور ٢٩ رمضان شریف کی ہوئی تب بھی ہم آپ کے پاس تھے اور اس دن شیخ کے پاس شیخ علی بن الہیتی، شیخ نجیب الدین عبدالقاہر سہروردی، شیخ ابوالحسن جوسقی، قاضی ابویعلی محمد بن محمد براء موجود تھے۔ ایک شخص خوبصورت باوقار آیا۔ اور کہنے لگا کہ السلام علیک یا ولی اللہ! میں رمضان شریف کا مہینہ ہوں۔ آپ کی خدمت میں اس بات کا عذر کرتا ہوا آیا ہوں۔ جو مجھ میں مقدر ہیں۔ اور میں آپ کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رخصت کرتا ہوں۔ یہ میرا آخری آپ سے ملنا ہے۔ پھر وہ چلا گیا۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے اگلے سال کے ربیع الثانی میں انتقال فرمایا اور اگلے رمضان شریف کو نہ پایا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ کو کرسی پر بیٹھے ہوئے بارہا یہ کہتے سنا ہے کہ فرماتے تھے اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ ان کے پاس رمضان شریف کا مہینہ آتا ہے اور عذر کرتا ہے اگر وہ اس مہینہ میں بیمار ہو جائیں یا ان کو فاقہ ہو تو وہ ان سے کہتا ہے کہ تمہارا کیا حال ہے اور تم پر کیا گزرا۔

راوی کہتا ہے کہ مجھ کو ان کے صاحبزادہ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کوئی مہینہ ایسا نہیں تھا کہ وہ اپنے آنے سے پہلے آپ کے پاس نہ آتا ہو پھر اگر خدا نے اس میں برائی اور سختی مقدر کر رکھی تھی تو وہ بری شکل میں آتا اور اگر اس میں نعمت و خیر و سلامتی مقدر کر رکھی ہوتی تو اچھی شکل میں آتا۔

راوی کہتا ہے کہ مجھ کو ان دونوں صاحبزادوں شیخ عبدالوہاب و شیخ عبدالرزاق نے کہا کہ شیخ کی خدمت میں جب کوئی شخص آتا اور آپ اس کو دور سے دیکھتے تو یہ کہتے اس طرح کہ سنائی نہ دیتا ''اللہ کے دوست کو مرحبا ہو'' تب ہم اس شخص پر بہتری اور خدا کی طرف متوجہ ہونے کی علامات دیکھتے جس سے آپ کے قول کی تصدیق ہوتی تھی۔

اور لوگوں میں کوئی بھی ایسا ہوتا کہ جب وہ آپ کے سامنے آتا اور دور سے آپ اس کو دیکھتے تو اس طرح کہتے کہ سنائی نہ دیتا کہ ''تجھ کو مرحبا نہ ہو تو خدا کا مردود ہے''۔ تب اس شخص پر مردودیت اور خدا سے اعراض کے علامات ظاہر ہوتے جس سے آپ کے قول کی تصدیق پائی جاتی تھی۔

میں اپنے نانا کے قدموں پر ہوں

[illegible] محمد سالم بن علی بن عبداللہ بن سنان دمیاطی مصری پیدائش والے نے قاہرہ [illegible] میں کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشوا شہاب الدین ابو حفص عمر بن عبداللہ سہروردی نے بغداد میں ٦٢٩ھ میں کہا سنا میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے اپنے مدرسہ میں کہ کرسی پر بیٹھ کر فرماتے تھے کہ ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہے۔ اور میں اپنے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہوں۔ مصطفی ﷺ نے جہاں قدم رکھا ہے میں نے بھی وہیں قدم رکھا ہے مگر اتنا فرق ہے کہ وہ نبی (ﷺ) کا قدم ہے وہاں تک مرتبہ نبی کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں۔

ہم کو خبر دی ابوعلی حسن بن نجم الدین بن عیسیٰ بن محمد حورانی نے قاہرہ میں ۶۷۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف ابومحمد علی بن ادریس یعقوبی نے قاہرہ میں ۶۱۷ھ میں کہا کہ میں نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ انسانوں کے مشائخ ہوتے ہیں اور جنوّں کے بھی مشائخ ہوتے ہیں اور فرشتوں کے بھی مشائخ ہیں میں کُل کا شیخ ہوں۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ سے مرض موت میں سنا کہ اپنی اولاد سے کہتے تھے مجھ میں اور تم میں اور تمام مخلوق میں ایسی دوری ہے جیسے کہ آسمان و زمین میں مجھ کو کسی پر قیاس نہ کرو۔ اور کسی کا مجھ پر قیاس نہ کرو۔ اور میں نے سنا کہ وہ اپنے بیٹے عبدالجبار سے فرماتے تھے کہ تم سوتے ہو یا جاگتے ہو۔ مجھ میں مرو تو بے شک تم جاگ اٹھو گے۔

مرد وہ ہے جو تقدیر سے جھگڑے

خبر دی ہم کو فقیہ ابوعبداللہ محمد بن عبدالمالک بن علی بن جعفر بن درازہ قرشی محدث نے قاہرہ میں ۶۷۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالعباس احمد بن سلیمان بن حمید بن ابراہیم بن مہلل قرشی مخزومی بلبلی شافعی مشہور ابن کیسا نے قاہرہ میں ۶۳۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو حافظ ابومحمد عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی مقدسی حنبلی نے قاہرہ میں ۵۹۹ھ میں اور خبر دی ہم کو فقیہ ابوالمعالی عبدالرحیم بن مظفر مذہب بن ابی علی قرشی پھر بغدادی نے قاہرہ میں ۶۱۷ھ میں کہا خبر دی ہم کو حافظ ابومحمد عبدالعزیز بن ابی نصر بن محمود بن ابی القاسم مبارک بن محمود وحنابذی اصل بغدادی پیدائش اور گھر والے مشہور ابن الاخضر نے بغداد میں ۶۱۶ھ میں کہا کہ میں نے سنا شیخ ابومحمد عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ میں لوگوں کے حالات سے علیحدہ ہوں۔ میں ان کی عقلوں سے علیحدہ ہوں۔ تمام مردان خدا جب تقدیر تک پہنچتے ہیں تو رک جاتے ہیں مگر میں وہاں تک پہنچتا ہوں اور میرے لیے ایک کھڑکی کھل جاتی ہے۔ اس میں داخل ہوتا ہوں اور خدا کی تقدیروں سے خدا سے حق کے ساتھ جھگڑتا ہوں۔ پس مرد وہ ہے کہ جو تقدیر سے جھگڑے نہ وہ کہ جو اس کے موافق ہو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

شیخ رضی اللہ عنہ کے دیکھنے والے کو خوشخبری

خبر دی ہم کو شیخ ابوالفتوح محمد بن شیخ ابوالمحاسن یوسف بن اسماعیل بن احمد بن علی قرشی تیمی بکری بغدادی قطفنی نے قاہرہ میں ۶۶۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں نے شیخ ابوالحسن علی بن ابوالمجد مبارک محمد بن طاہری حریمی نے ۶۱۵ھ میں اور شیخ ابوالحسن خفاف بغدادی نے بغداد میں ۶۱۰ھ میں دونوں نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر حریمی عطار نے بغداد میں ۵۸۰ھ میں کہا کہ میں نے سنا اپنے شیخ، شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے خوش ہو جائے وہ شخص کہ جس نے مجھے دیکھا۔ اور وہ بھی کہ جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا ہے یا میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ میں اس شخص پر حسرت کرتا ہوں کہ جس نے مجھے نہیں دیکھا۔

شیخ معروف کرخی رضی اللہ عنہ کا قبر سے جواب دینا

خبر دی ہم کو ابومحمد عبدالواحد بن صالح بن یحییٰ بن محمد قرشی بغدادی نے قاہرہ میں ۶۷۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن علی بن محمد بن سلیمان بغدادی مشہور نانبائی نے اور شیخ عبدالولید بن سعد بغدادی نے بغداد میں ۶۳۰ھ میں کہا ان دونوں نے خبر دی ہم کو شیخ قاسم عمر بن مسعود بزار نے اپنی رباط میں جو کہ قاہرہ میں تھی ۶۰۵ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشوا ابوالحسن علی بن الہیتی زیرانی نے بغداد میں ۵۶۳ھ میں کہا کہ میں نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شیخ معروف کرخی رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کی، پس کہا:

السلام علیک یا شیخ معروف آپ ہم سے دو درجہ اوپر گزر گئے ہو۔

پھر دوبارہ ان کی زیارت کی اور کہا:

السلام علیک اے شیخ معروف! ہم آپ سے دو درجہ آگے بڑھ گئے۔ پس شیخ معروف کرخی رضی اللہ عنہ نے قبر سے جواب دیا:

وعلیک السلام اے اپنے زمانہ کے سردار۔

مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

علم لدنی کے ستر دروازے

راوی کہتا ہے کہ آپ نے اپنے مریدوں سے فرمایا کہ مجھ کو عراق سپرد کیا گیا ہے پھر ایک مدت بعد ان سے کہا کہ میں تم سے پہلے یہ کہتا تھا کہ مجھ کو عراق سپرد کیا گیا ہے اور اب تمام زمین مشرق سے مغرب تک اس کے میدان اور آبادی، جنگل و سمندر، نرم زمین اور پہاڑی زمین میرے سپرد کی گئی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ کوئی ولی اس وقت ایسا نہ تھا کہ ان کے پاس نہ آیا ہو اور ان کی قطبیت کی وجہ سے سلام نہ کہا ہو۔

شیخ رضی اللہ عنہ کا توسل

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن زکریا بغدادی نے کہا خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ ابو صالح بن حافظ ابوبکر عبدالرزاق بن شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ نے بغداد میں ۶۲۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو عبدالرزاق نے اور خبر دی ہم کو شیخ ابو محمد الحسن فقیہ ابی عمران موسیٰ بن احمد بن الحسین قرشی شافعی نے قاہرہ میں ۶۹۰ھ میں دونوں نے کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشواء ابوالحسن قرشی نے دمشق میں ۶۱۳ھ میں کہا کہ میں نے شیخ ابو محمد عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ جب تم خدا سے کوئی حاجت طلب کرو تو میرے توسل سے مانگو۔

خبر دی ہم کو ابوالعاف موسیٰ بن شیخ ابوالمعالی عثمان بن موسیٰ بن عبداللہ بن عبدالدائم بن محلی بقاعی اصل عقی دمشقی گھر والے پھر قاہرہ والے نے قاہرہ میں ۶۷ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے دمشق میں ۶۱۴ھ میں کہا خبر دی ہم کو دونوں شیخوں شیخ عارف ابو عمرو عثمان صریفینی اور شیخ صالح ابو محمد عبدالحق حریمی نے بغداد میں ۵۶۷ھ میں کہا کہ ہم نے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ کرسی پر بیٹھ کر کہہ رہے ہیں:

اے زمین والو! مشرق میں ہو یا مغرب میں اور اے آسمان والو! اللہ تعالیٰ [illegible] کہ وہ ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے جن کو تم نہیں جانتے ان میں سے ہوں کہ جن کو تم نہیں جانتے اے زمین کے مشرق اور مغرب والو! آؤ مجھ سے سیکھو اے عراق والو! تمام حالات میرے نزدیک ان کپڑوں کی طرح ہیں جو میرے گھر میں لٹکے ہوئے ہیں ان میں سے جس کو چاہوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

پہن لوں تم کو مجھ سے بچنا چاہیے ورنہ میں تم پر ایسا لشکر لاؤں گا کہ تم اس کا سامنا نہ کر سکو گے‘

اے غلام ہزار سال تک سفر کرتا کہ تو مجھ سے بات سنے‘ اے غلام ایک کلمہ سن ولایات یہاں ہیں درجات یہاں ہیں میری مجلس میں خلعتیں تقسیم ہوتی ہیں کوئی نبی ایسا نہیں جس کو خدا نے مبعوث کیا ہو اور کوئی ولی ایسا نہیں کہ وہ میری مجلس میں حاضر نہ ہوتا ہو‘ یہ زندہ ولی اپنے بدنوں کے ساتھ اور فوت شدہ اپنی ارواح کے ساتھ،

اے غلام! میری بابت منکر نکیر سے پوچھو جب کہ وہ تیرے پاس قبر میں آئیں تو وہ تجھے میرا حال بتلائیں گے۔

خبر دی ہم کو شیخ فقیہ الحسن علی بن شیخ ابوالعباس احمد بن مبارک بن اسباط بن محمد بغدادی حریمی شافعی نے قاہرہ میں ۶۷۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو فقیہ عبدالقادر بن عثمان بن ابی البرکات بن علی بن رزق اللہ بن عبدالوہاب تیمی بردانی حنبلی نے بغداد میں ۶۳۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ محمد عبداللطیف بن ابی طاہر احمد بن محمد بن ہبۃ اللہ ترسی بغدادی حنبلی صوفی نے بغداد میں ۵۷۱ھ میں کہا کہ ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ جب بڑی کلام کیا کرتے تھے تو اس کے بعد یہ فرمایا کرتے تھے تمہیں خدا کی قسم یہ کہا کرو کہ آپ سچ فرماتے ہیں کیونکہ میں یقینی بات کہتا ہوں اس میں کوئی شک نہیں بے شک میں بلایا جاتا ہوں جب بولتا ہوں اور دیا جاتا ہوں تو تقسیم کرتا ہوں اور حکم دیا جاتا ہے تو کرتا ہوں اور ذمہ اس پر ہے جو مجھ کو حکم دیتا ہے اور دیت عاقلہ پر ہوا کرتی ہے‘ تم کو میرا جھٹلانا تمہارے دین کے لیے فوری زہر ہے اور تمہاری دنیا و آخرت کے جانے کا سبب ہے۔

میں تلوار اٹھانے والا ہوں میں لڑنے والا ہوں اور تم کو خدا اپنے آپ سے ڈراتا ہے اگر میری زبان پر شریعت کی لگام نہ ہوتی تو میں تم کو بتلاتا جو تم کھاتے ہو‘ جو اپنے گھروں [illegible] سامنے شیشے کی طرح ہو جو تمہارے چھپے [illegible] [illegible] زبان پر حکم کی لگام نہ [illegible] بول دیتا جو اس میں تھی لیکن علم عالم کے دامن میں پناہ لیا کرتا ہے تا کہ اس کا بھید ظاہر نہ ہو سکے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

صاحبِ تصرف

خبر دی ہم کو ابو محمد ماجد بن خالد بن ابی بکر بن سیما بن غانم عراقی خلواتی پھر بغدادی نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ صالح ابوبکر محمد بن شیخ عوض بن سلامۃ عراد بغدادی صوفی نے بغداد میں ۶۳۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالقاسم ابن ابی بکر احمد بن ابی السعادات احمد بن کرم بن غالب بندنیجی اصل بغدادی پیدائش اور گھر والے ازجی نے بغداد میں ۵۷۵ھ میں کہا کہ میں ایک وقت میں شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے وہ باتیں جو کہ وہ کرسی پر بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے لکھتا رہتا تھا پس وہ کلام جو میں نے ماہ محرم ۵۶۱ھ میں ان کے کلام میں سے لکھا یہ ہے:

''کہ میرا دل خدا کے علم میں مخلوق سے ایک گوشہ میں چھپا ہوا ہے اور وہ ایک فرشتہ ہے حق سبحانہ' کے دروازہ پر میرے زمانہ کے ہر ایک آنے والے کے لیے اس کو قبلہ ظاہر کیا ہے اور میں بند دروازوں کے پرے اُنس و قرب کی بساط پر جا کر بیٹھ جاتا ہوں اور بادشاہ فرد ہوں جس کا ایک جلیس ہے کہ جو لوگوں کے اسرار پر واقف ہے' لوگوں کے دلوں کی طرف دیکھنے والا ہے' خدا نے اس کو ماسوا کے دیکھنے کی میل سے صاف کر دیا ہے یہاں تک کہ وہ ایسی تختی بن گیا ہے کہ جس پر لوح محفوظ کا نقش اترتا ہے' اس کے اہل زمان کی باگیں اس کے سپرد کی گئی ہیں' اس کو تصرف دیا ہے کہ جس کو چاہے دے جس کو چاہے منع کر دے اور غیب کی زبان سے اس کو کہا ہے کہ تو آج ہمارے نزدیک یا مرتبہ امین ہے اور اس کو اہل یقین کی ارواح کے ساتھ دنیا و آخرت کے چبوترہ پر بٹھایا خلق اور خالق کے درمیان ظاہر اور باطن کے درمیان، معلوم اور غیر معلوم کے درمیان' اس کے چار منہ بنائے ہیں ایک تو وہ کہ جس کے ساتھ دنیا کو دیکھتا ہے' ایک وہ کہ جس کے ساتھ مخلوق کو دیکھتا ہے' ایک وہ کہ جس کے ساتھ خالق کو دیکھتا ہے۔

اس کو اپنی زمین اور اپنے جہانوں میں خلیفہ بنایا ہے' جب اس کے ساتھ کسی امر کا ارادہ کرتا ہے تو ایک صورت سے دوسری صورت کی طرف، اور ایک شکل سے دوسری شکل کی طرف پلٹتا ہے پھر اس کو اسرار کے خزانوں پر مطلع کر دیتا ہے کیونکہ وہ ملک کا تنہا ہے اس کے انبیاء کا نائب ہے اس کے ملک کا اپنے وقت کا امین ہے اور ہر رات میں خدا کی ۳۶۰ رحمت کی نگاہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اس کی طرف رہتی ہیں۔

مرغ سب بولتے ہیں بول کر چپ رہتے ہیں
ہاں اصل ایک نوا سنج رہے گا تیرا

(امام احمد رضا)

جو شخص کہ اس کا پختہ ارادہ مطلب کی غایت کے دریافت کا قصد کرے یا اس بنا کی حد تک پہنچنا چاہے تو بے شک اس کی ہمت ایک ایسی آرزو کی طرف کھینچے گی کہ جس کا پانا دور ہے اور ایسی چوٹی کی طرف چڑھے گا کہ جس کا راستہ مشکل ہے کیونکہ اس کے مقاصد سے کوشش کے لیے بڑی دور کی غایت ہوا کرتی ہے اور اس کے سوا اس کے فیض سے مضبوط مدد ہے کیونکہ وہ ایسی غایت ہے کہ جس کا مالک حساب کا عدد نہیں ہوسکتا ہے۔ اور وہ ایسا مادہ ہے کہ جہاں تک کتاب کی مدد نہیں پہنچ سکتی۔ وہ ایک ایسا جنگل ہے کہ جس کے احاطہ کا انگار روشن ہوتے ہی بجھ جاتا ہے وہ ایسا جنگل ہے کہ جس کی طرف گھوڑے دوڑتے ہی زمین پر گر پڑتے ہیں۔

وہ ایسی حصول کی جگہ ہے کہ اس کی طرف غایت طلب کا رسّا معلق ہوتے ہی قصور کرتے ہوئے ٹوٹ جاتا ہے۔ وہ ایسا حصہ ہے کہ اس کی طرف کامیاب تیر پہنچتے ہی حیران ہو کر منقطع ہو جاتا ہے کیوں نہ ہو بے شک ہم کو خبر دی فقیہ الاصیل عبدالاحد بن شیخ عارف ابوالمجد عبدالصمد نے عبدالکریم بن حسن بن محمد قرشی تیمی بغدادی ازجی شافعی قاہری سے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ ابوصالح نصر بن امام عبدالرزاق اور شیخ ابوالحسن علی بن سلیمان نانبائی نے بغداد میں ۶۳۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ حافظ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق بن شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر جیلی نے مدرسہ بغداد میں دروازہ ازج میں ۶۰۰ھ میں اور شیخ امام ابوالبقا عبداللہ بن حسین ملکبری فقیہ نحوی نابینا نے بغداد میں ۶۰۳ھ میں اور کہا ابوصالح نے خبر دی ہم کو میرے باپ عبدالرزاق اور میرے دونوں چچوں عبدالوہاب وابراہیم نے بغداد میں ۵۸۸ھ میں اور کہا کہ ابوالحسن عمران کمیانی اور بزار نے بغداد میں ۵۹۱ھ میں ان سب نے کہا کہ ہم شیخ محی الدین ابومحمد عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ کے پاس مدرسہ میں دروازہ ازج میں ۵۵۷ھ میں حاضر ہوئے اور وہ انجیر کھا رہے تھے تب آپ نے کھانا چھوڑ دیا اور دیر تک

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بیہوشی میں رہے۔ پھر کہا کہ اس وقت میرے دل پر علم لدنی کے ستر (۷۰) دروازے کھول دیئے گئے ہر ایک دروازہ اتنا فراخ ہے جیسے کہ آسمان اور زمین کی فراخی۔

پھر خاص لوگوں کی معرفت میں دیر تک باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ حاضرین کے ہوش جاتے رہے اور میں نے کہا کہ ہم کو یہ گمان نہیں کہ شیخ کے بعد کوئی بھی ایسی کلام کر سکے۔

خبر دی ہم کو فقیہ ابواحمد عبدالمالک بن عبدالمحمود بن یوسف بن عثمان عراقی صرصری نے قاہرہ میں ۶۷۲ھ میں کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں شیخ ابوزکریا یحییٰ بن یوسف بن زکریا بن یحییٰ انصاری صرصری نے اور شیخ کمال الدین ابوالحسن بن محمد بن محمد بن وصاح شہربان نے بغداد میں ۶۳۸ھ میں ان دونوں نے کہا کہ ہم کو خبر دی شیخ پیشوا ابوالحسن علی بن ابی بکر بن ادریس یعقوبی نے بغداد میں ۶۱۲ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشوا ابوالحسن علی بن الہیتی زیرانی نے بغداد میں ۵۶۲ھ میں کہا کہ میں نے اس زمانہ میں شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی کو زیادہ کرامات والا نہیں دیکھا اور کوئی شخص ان سے کسی وقت کوئی کرامت دیکھنی چاہتا تو فوراً دیکھ لیتا کبھی خرق عادات ان سے ظاہر ہوتے اور کبھی ان میں ظاہر ہوتے۔

جواہرات کی لڑیاں

اور خبر دی ہم کو ابوالمعالی صالح بن احمد بن علی بن ابی القاسم بن عبداللہ لخمی بغدادی قروی مالکی نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں شیخ ابو محمد حسن بغدادی قروی مطرز نے بغداد میں ۶۲۵ھ میں کہا ابوالحسن نے خبر دی ہم کو ہمارے شیخ، شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر حریمی نے بغداد میں ۵۸۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابوعمرو عثمان صریفینی نے، کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے نہیں ظاہر کیا، اور وجود میں مثل شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے نہیں ظاہر کرے گا، ان کی کرامات جواہرات کی لڑیاں ہیں جو ایک دوسرے کے پیچھے ہوتی ہیں اور ہم میں سے کوئی ان کو گننا چاہتا تو گن لیتا۔

ابوالحسن اور ابو محمد کہتے ہیں کہ عراق کے مشائخ ان دونوں کی [illegible] تھے اور اس کو ظاہر نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ دونوں اگر دونوں کو آئندہ کی خبر نہ دیتے تو وہ دونوں اس سے خبر نہ دیتے اگر گہرے سمندر سے تیز رفتار پرندے کی طرح کوئی وارد ہو یا روشن ستارے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے غبار زائل ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں اور کیا جنگل میں اونٹ تیز رفتار چلتا ہوا آفتاب کے قریب ہوسکتا ہے اور کیا باغوں میں پھولوں کے نچھاور کا کوئی عدد شمار ہوسکتا ہے۔

پس اے روشن سردارو! ڈرو کیونکہ سمندر کے موتیوں کا سمندر میں کوئی احاطہ کرنے والا نہیں اور ہم عنقریب ذکر کریں گے، عقل مند کے لیے کافی ہے، اللہ تعالیٰ صاحب توفیق و ہدایت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا لعابِ دہن

ہم کو خبر دی فقیہ ابوالفتح نصر اللہ بن القاسم یوسف بن حنبل بن احمد ہاشمی بغدادی کرخی نے قاہرہ میں ۶۷۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ عبدالرزاق نے بغداد میں اور میرے چچا عبدالوہاب اور عمران کمیانی اور بزار نے ۵۹۰ھ میں ان سب نے کہا کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے ۵۵۳ھ میں سنا کہ وہ کرسی پر بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منگل کے دن ۱۶ شوال ۵۲۱ھ میں ظہر سے پہلے دیکھا ہے تو مجھے فرمایا اے میرے بیٹے! تم کلام کیوں نہیں کرتے (یعنی وعظ و نصیحت) میں نے کہا: اے باپ! میں ایک عجمی مرد ہوں بغداد میں فصحاء عرب کے سامنے کیسے تقریر کروں گا۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ تم منہ کھولو تب میں نے اپنا منہ کھولا تو آپ نے اس میں سات دفعہ لب ڈالا اور مجھ سے کہا کہ لوگوں کے سامنے وعظ کرو اور ان کو اپنے رب کی طرف عمدہ حکمت اور نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔

پھر میں نے ظہر کی نماز پڑھی اور بیٹھا میرے پاس بہت سے لوگ آئے اور مجھ پر چلائے تب میں نے علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ میرے سامنے مجلس میں کھڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے فرزند! تم کیوں کلام نہیں کرتے میں نے کہا اے باپ! مجھ پر لوگ چلاتے ہیں پھر آپ نے کہا کہ اپنا منہ کھولو۔ میں نے کھولا تو انہوں نے میرے منہ میں چھ دفعہ لب ڈالا۔ میں نے کہا کہ سات دفعہ کیوں نہیں ڈالتے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ کے ادب کی وجہ سے، پھر وہ مجھ سے چھپ گئے اور میں نے کہا کہ فکر کا غوطہ لگانے والا دل کے سمندر میں معارف کے موتیوں کے لیے غوطہ لگاتا ہے تب وہ ان کو سینہ کے کنارہ کی طرف نکال لاتا ہے۔

اس پر زبان کے ترجمان کا دلال بولی دیتا ہے پھر وہ ایسے گھروں میں کہ خدا نے ان کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

بلندی کا حکم دیا ہے حسن طاعت کی عمدہ قیمتوں کے ساتھ خرید لیتا ہے۔

کہتے ہیں کہ یہ پہلا کلام ہے جو کہ شیخ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو کرسی پر بیٹھ کر سنایا تھا۔

شیخ علی بن الہیتی کو زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

خبر دی ہم کو شیخ شریف جلیل ابو العباس احمد بن شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابی الغنائم محمد ازہری بن مفاخر محمد مختاری حسینی بغدادی نے قاہرہ میں ۶۷۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے دمشق میں ۶۲۹ھ میں کہا کہ میں شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ۶۰۵ھ میں حاضر ہوا اور اس دن مجلس میں قریباً دس ہزار مرد تھے شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ شیخ کے سامنے قاری کے چبوترے کے نیچے بیٹھے تھے تب ان کو اونگھ آ گئی تو شیخ نے لوگوں سے کہا کہ چپ ہو جاؤ پھر وہ سب چپ ہو گئے یہاں تک کہ کہنے والا یہ کہہ سکے کہ ان سے صرف ان کے سانسوں کی آواز ہی سنی جاتی تھی۔ پھر شیخ کرسی پر سے آئے اور شیخ کے سامنے ادب کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر شیخ علی ہیتی بیدار ہوئے تو ان سے شیخ نے پوچھا کہ کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، شیخ نے کہا اسی لیے میں نے ادب کیا، کہا کہ تم کو کیا وصیت کی؟ کہا کہ آپ کی ملازمت کی۔

راوی کہتا ہے کہ شیخ علی سے شیخ کے اس مطلب کی بابت کہ انہوں نے اسی وجہ سے ادب کیا، پوچھا گیا تو کہا کہ جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا وہ شیخ نے بیداری میں دیکھا۔

راوی کہتا ہے کہ اس دن ان میں سے سات مردوں کا مجلس میں انتقال ہوا بعض ان میں سے وہ تھے کہ بیہوشی کی حالت میں ان کو گھر کی طرف اٹھا کر لے گئے تو وہ اسی دن انتقال کر گئے۔

حضرت آدم علیہ السلام

(شیخ رضی اللہ عنہ نے آدم علیہ السلام کے بارے میں یہ کہا ہے) جبکہ فرشتوں نے عقلوں کے کانوں سے خدا کا یہ قول سنا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں اور اس کے لیے مہربانی کے کنارے سے بنائے جانے کی بجلی اس ہاتھ سے چمکی جب کہ میں نے اس کو برابر کیا اور اس میں اپنی روح کو پھونکا تو انہوں نے کہا خداوندا یہ خلیفہ کہاں ہوگا! کہا کہ زمین کے خطہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے نقطہ میں۔انہوں نے اعتراض کی زبان سے یہ کہا کہ کیا تو زمین میں پیدا کرے گا یہ بجلی مٹی کے بادل سے کیسے چمکے گی' کیا مٹی ظلمت کا محل نہیں کیا ٹھیکری والی مٹی عیب کا مرکز نہیں ہے؟ اور غیب کا مرکز نہیں۔

خداوندا بڑے برجوں کے درویش لوگ ہیں۔ہم صفائی کے صفہ کے شیخ ہیں ہم ربط کے مقام کے رہنے والے ہیں رات دن تسبیح پڑھتے رہتے ہیں اور تھکتے نہیں۔

ان کی تقدیر کی مجیب نے کہا تمہاری فاسد نظروں نے تامل کرنے میں خطا کھائی کیا تم کو معلوم نہیں کہ زمین میں یاقوت کی کان ہے اور جواہرات اسی کے سمندروں میں سے نکلتے ہیں اور انبیاء کے وجود اسی کے کانوں سے نکالے گئے ہیں بے شک قدم کے اسرار کے عجائب خزانے اس میں مدفون ہیں آدم صفی اللہ کا جسم اسی کے عناصر سے مرکب ہوا ہے اور جب تقدیر نے شکل کو نکالا تو اس میں نطفہ ڈالا کہ میں بے شک ایک شخص کو پیدا کرنے والا ہوں اور موجودات کی تختی کے صفحہ پر اس ہاتھ سے پھیلا دیا تھا پھر جب کہ میں نے اس کو برابر کیا اور وہ اپنے ارادہ کے موافق بڑے کام کرنے والے پہلے علم سے آدمی بن گیا اس کے بچہ کو اس گود میں رکھا کہ آدم کو برگزیدہ کیا اور اس عہد کے صد میں پرورش پائی اور سکھائے آدم کو سب چیزوں کے نام۔

فرشتوں نے ایک شخص کو دیکھا جو مٹی کی شکل میں ہے اس پر یہ اسرار چمکتے ہیں میں نے اس میں اپنی روح کو پھونک دیا۔ان کے لیے مٹی کے مشرق سے یہ صبح نکلی کہ تم لوگ آدم کو سجدہ کرو۔اس پر خلعت کو دیکھا اور ہم نے کہا اے آدم! تم ٹھہرو اور انہوں نے اس سے یہ علم لیا کہ اے آدم ان کو بتلا دے تب فرشتوں نے کہا کہ سلطنت کی مسند پر عزیز ہو کر بیٹھے جو کہ فخر کے مصر تک پہنچا دے۔وہ عاشق ہے جس پر محبوب کے وصل کی ہوا چلی ہے۔عزیز ہے جو کہ ملائکہ کی صورت سے چلی ہوئی مٹی تک پہنچا تھا۔آدم نے چاہا کے حضور قدس میں ہمیشہ رہے تب اپنے صاحب کی بلا کی وجہ سے بھول گیا اور اس قول سے وسوسہ میں پڑا کہ بے شک تو اس میں بھوکا نہ رہے گا اس پر اس کا دشمن اس سوراخ سے داخل ہوا' کیا میں تم کو ہمیشگی کا درخت بتلاؤں؟ ان بیہودہ باتوں سے اس کو دھوکا دیا کہ تم دونوں کو تمہارے رب نے نہیں منع کیا۔الخ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وہ درخت ایک شمع تھی جو کہ اس کی بیوی کے فرش کے لیے لگائی گئی تھی اس کے گردان پروں سے چکر لگایا تب دونوں نے اس سے کھالیا پھر وہ اس شعلہ آگ سے جل گیا۔ کیا میں نے تم کو منع نہ کیا تھا۔

اس میں جو زمین کی ظلمت تھی۔ غفلت کی طرف جذب ہوگئی اور نافرمانی کی۔ پھر چونکہ اس میں آسمانی نور تھا تدارک کرلیا اور کہا اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا پہلے مکان کی جدائی پر روئے کہا کہ مجھ میں فراق محبوب کے اٹھانے کی طاقت کہاں ہے۔

کہا گیا' اے آدم! گناہ تجھ میں اور تیرے رب میں پردہ ہے تو اس کے پاس پاک ہو کر حاضر ہوا تھا ناپاک قدموں سے اس کو پامال نہ کیا تھا اور محبوب کی مخالفت سے اس کی جدائی کے اسباب تاکیدی ہوگئے ایسے گھر میں تم کیسے رہ سکتے ہو کہ جس میں تم نے اس گھر کے مالک کی نافرمانی کی۔

تب زبان حال سے کہا خداوندا! تیری مقدر قضا سعی سے نہیں ٹل سکتی اور تیری تقدیر کے تیر حیلوں کے ذرّات ہوں سے ردّ نہیں ہوتے۔ میں نے تیری نافرمانی جرأت سے نہیں کی بلکہ غفلت سے کی۔ اور میں نے تیرے امر کی مخالفت نہیں کی مگر اسی لیے کہ یہ ایک امر تھا جو کہ میرے لیے پہلے سے لکھا جا چکا تھا۔ کہا گیا کہ اے آدم! نافرمانوں کا رونا میرے نزدیک تسبیح پڑھنے والوں کی آواز سے زیادہ پیارا ہے گناہ کا اقرار اس کا کفارہ ہے اور میں توبہ کرنے والے کے لیے بڑا بخشنے والا ہوں۔ ہم نے تیری لغزش اور نافرمانی سے پہلے یہ فرمان لکھ رکھا تھا کہ ہم نے اس پر رجوع کیا اور تیری پیدائش سے پہلے ہم نے یہ عذر قبول کرلیا تھا پھر وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا عزم بالجزم نہ پایا۔

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن نجیم بن عیسیٰ حورانی اور علی بن عیسیٰ جوسقی اور ابو محمد رجب بن ابی منصور بن نصر اللہ داری نے قاہرہ میں ۳۷ھ میں ان سب نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن علی بن ادریس یعقوبی نے قاہرہ میں ۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ ابوصالح نصر بن الحافظ ابی بکر عبدالرزاق بن شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے بغداد میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے ۵۹۴ھ میں ح

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شیخ ابو محمد عبدالرحمٰن طفسونجی رضی اللہ عنہ کا دعوائے برتری

خبر دی ہم کو ابو محمد ابوالحسن بن احمد بن محمد بن دلف اس کے جد مشہور ابو قوقا نے قاہرہ میں ۶۳۲ھ میں کہا خبر دی ہم کو تینوں شیوخ، شیخ ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن عبداللہ ابن احمد مشہور بہ ابن المنصوری نے بغداد میں ۶۳۱ھ میں اور شیخ ابو عمرو عثمان مشہور بہ قیصر اور شیخ ابوالحسن علی بن سلیمان مشہور بہ ابن انجاز نے بغداد میں ۶۳۹ھ میں کہا ابوالقاسم نے خبر دی ہم کو ابوالسعود احمد بن ابی بکر حریمی مشہور مدلل نے بغداد میں ۵۷۶ھ میں اور کہا ابو عمرو و ابوالحسن نے خبر دی ہم کو عمران کمیانی نے اور بزار نے بغداد میں ۵۹۱ھ میں ان سب نے کہا کہ شیخ ابو محمد عبدالرحمٰن طفسونجی رضی اللہ عنہ نے طفسونج میں کرسی پر بیٹھ کر کہا میں اولیاء میں پرندوں میں کُلنگ (قاز' کونج) کی طرح ہوں جس کی گردن سب جانوروں میں بڑی (لمبی) ہوتی ہے۔

تب کھڑا ہوا شیخ ابوالحسن علی بن احمد جی اور تھا، وہ عمدہ حال والا، اس نے اپنی گودڑی پھینک دی اور کہا کہ مجھے چھوڑو کہ تم سے جنگ کروں۔ تب شیخ عبدالرحمٰن خاموش ہو گئے اور کہا میں نے اس کا کوئی بال نہیں دیکھا جو کہ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے خالی ہو اور اس کو حکم دیا کہ اپنی گودڑی پہن لے۔ اس نے کہا کہ جس کو میں اتار چکا ہوں اس کو پھر نہ پہنوں گا۔

پھر اس نے (موضع) حبہ کی طرف اشارہ کر کے اپنی بیوی کو پکارا کہ اے فاطمہ! مجھے کوئی کپڑا دے جس کو میں پہنوں تب اس نے وہیں حبہ سے اس کی آواز سن لی اور اس کو کپڑا اراستہ کی طرف پھینک دیا جس کو وہ پہن لے۔

حضوری میں کون؟

شیخ عبدالرحمٰن نے پوچھا کہ تمہارا پیر کون ہے؟ اس نے کہا کہ میرا پیر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے شیخ عبدالقادر کا نام زمین پر ہی سنا ہے اور مجھے چالیس سال ہو گئے کہ تقدیر کے دروازہ پر ہوں میں نے ان کو وہاں نہیں دیکھا۔

پھر اپنے مریدوں کی ایک جماعت سے کہا کہ تم بغداد میں شیخ عبدالقادر کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ کو عبدالرحمٰن سلام کہتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مجھے تقدیر کے دروازہ پر چالیس سال ہو گئے ہیں مگر میں نے آپ کو اس کے اندر اور اس کے باہر کبھی نہیں دیکھا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تب شیخ عبدالقادر نے اس وقت کے عابدوں اور مظفر جمال عبدالحق حریمی عثمان صریفینی سے کہا کہ تم طفسونج میں جاؤ راستہ میں تم کو ایک جماعت ملے گی جو کہ شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی کے مریدوں میں سے ہے ان کو انہوں نے اس غرض کے لیے بھیجا ہے اور پیغام کا ذکر کیا پھر جب تم ان کو ملو تو ان کو واپس اپنے ساتھ لے جاؤ اور جب تم سب شیخ عبدالرحمٰن کے پاس پہنچو تو ان سے کہہ دو کہ عبدالقادر آپ کو سلام کہتے ہیں کہ تم دروازہ کے درکات اور درجات میں رہتے ہو۔ تم کو معلوم نہیں کہ حضوری میں کیا ہے اور حضوری میں کون ہے۔ جو شخص کے پردہ کے اندر ہو اس کو معلوم نہیں ہوا کرتا' میں پردہ ہوں' داخل ہوتا ہوں اور نکلتا ہوں سرّ کے دروازے سے ایسے مقام پر کہ تم مجھے نہیں دیکھ سکتے اس کی علامت یہ ہے کہ تمہارے لیے فلاں خلعت فلاں وقت میں نے اپنے ہاتھ سے نکال لی تھی جو کہ رضا کی خلعت تھی۔

اور دوسری علامت یہ ہے کہ فلاں سروپا فلاں رات میں تمہارے لیے میرے ہاتھ پر نکلی تھی وہ فتح کی سروپا تھی۔

تیسری علامت یہ ہے کہ تم کو دروازوں میں میرے ہاتھ پر جس کو میں نے تمہارے لیے نکالا تھا، بارہ ولی اللہ کے سامنے خلعت ولایت دی گئی تھی جو کہ کشادہ سبز رنگ تھی جس کا نقش سورہ اخلاص تھا۔

وہ لوگ نصف راہ تک پہنچے تھے کہ اوپر سے شیخ عبدالرحمٰن کے مرید آ ملے۔ انہوں نے ان کو لوٹا دیا اور سب مل کر شیخ موصوف کی طرف آ گئے اور ان کو شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا پیغام پہنچا دیا' انہوں نے سن کر کہا کہ شیخ عبدالقادر نے سچ کہا وہ سلطان الوقت صاحب تصرف ہیں۔

جناب موسیٰ علیہ السلام

(اور کہا شیخ رضی اللہ عنہ نے موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں) موسیٰ علیہ السلام لڑکے تھے لڑکپن میں قدم کے زمانہ کے مہد میں پرورش پائی اور تاکہ "تو پرورش پائے میری آنکھوں کے سامنے" کے دودھ سے بچپن میں غذا حاصل کرے' وہ پرورش کیے گئے۔ ایسی گود' میں یعنی میں نے تم کو اپنے لیے بنایا ہے"۔ اور صندوق میں مردہ کی طرح ڈال دیئے گئے تھے۔ تب ان کی ماں نے ذبح کے فتنہ کے خوف سے ان کو دریا میں ڈال دیا تو تقدیر نے ان کو ان کے دشمن کی گود

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

میں بواسطہ ''وہ میری آنکھ کی اور تیری آنکھ کی (ایک قسم کی) ٹھنڈک ہے'' اور ان کو ان کی ماں کی طرف اس سفارش سے کہ اس کو قتل نہ کر، لوٹا دے، اور قتل سے اس بات سے بچالیا گیا ''قریب ہے کہ ہم کو نفع دے'' پھر ان کی عقل کا بچہ موجودات کے عجائب کے دیکھنے کے لیے خبردار کیا گیا۔ خدا کو اس نور سے پہچانا کہ ''میرے سینہ کو کھول دے'' اور قادر کے احکام کے ثبوت سے جاہل نہ تھے کیونکہ انبیاء معرفت کے نور پر پیدا ہوا کرتے ہیں اور ان کی ارواح وجود کے صانع اور اثبات واجب الوجود کی توحید پر پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے علم آئندہ میں موجودات کی شکلیں نقش پکڑتی ہیں پھر وہ زمانہ کی ناقص آنکھ میں نور ہو گیا۔ اور اس کے لیے اس خطیب نے یہ خطبہ پڑھا۔ ہم نے اس کو حکم دیا۔ اور تقدیر نے اس کے ساکن عزم کو حرکت دی اور اس کے سونے والے فکر کو فیصل شدہ امر نے خبردار کیا۔ تب اس کے بادل کا سیلاب شعیب علیہ السلام کی گھاٹی کی طرف گرا جس نے مدین کی زمین میں اس کی کھیتی کو اُگایا۔ کہ میں تم سے پختہ تر پھل کے نکاح کرنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ پھر جب موسیٰ علیہ السلام مدت پوری کر چکے تو اپنی بیوی کیساتھ نکلے۔ وضع حمل اور رات اس طرح ظاہر ہوئی جیسے جنت کی حور کے ڈیلے ہوں' بادل کی آنکھوں سے آنسو برسا رہی تھی۔ بجلی کی تلواریں بادل کے درمیان سے نکلتی تھیں' گرج کے شیر جنگل میں دھاڑتے تھے'

تب گڑھے کی تلاش کی کہ کوئی بارش سے ٹھکانا ملے تا کہ اپنی بیوی کے لیے اندھیرے کے پتھر کے چقماق سے شرارے نکالے اور وادی مقدس کے اطراف میں آگ تلاش کرے یہ تو ہوا اور شیفتگی اس کے سر کی عاشق ہے سوزش اس کی روح کی ہم نشین ہے۔ شوق اس کے دل کا ہم کلام ہے۔ خواہش نفسانی اس کے سینہ کی حشو (زوائد) ہے۔

تب ان کے لیے آگ کے محل میں نور ظاہر ہوا صیاد نے ان کی روح کے پرندہ کے لیے یہ جال پھیلایا کہ بے شک میں اللہ تعالیٰ ہوں۔ لوح تقدیر کی سطروں میں سے ایک سطر دیکھی۔ طور کی شمع ان کی روح کی فراست کے لیے ظاہر ہوئی ان کی عقل کا پاؤں محبت کرنے والے غم خوار کے جال میں پھنس گیا۔ ان کے کان میں اس خالص شراب کا پیالہ ڈال دیا۔ ''میں اللہ ہوں کوئی معبود میرے سوا نہیں۔'' اپنے کلام کی شراب سے ان کو مست بنا دیا اور شوق کے نشہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

میں اس میں مچلنے لگی۔ شیفتگی کے سمندروں کی موجیں ان کو ڈرانے لگیں۔ عشق کا جوش اس کے دل پر غائب ہوا۔ ان کے کان کے سوراخوں کو کلام کی لذت نے پھاڑ دیا یہاں تک کہ ان کی آنکھ تک پہنچ گیا۔

پھر آنکھ نے اپنا حصہ نظر سے طلب کیا اور دل کی شیفتگی نے اس کی موافقت کی۔ تب کہا اے میرے پروردگار! مجھے اپنی زیارت کرا کہ میں تجھ کو دیکھوں۔ کہا گیا اے موسیٰ! اوّل پہاڑ کے شیشہ کی طرف دیکھ اور اپنے ثبات کے سونے کو اس کسوٹی پر پرکھ۔

پھر اگر وہ ٹھہرا رہا تو تجلی کی ہیبت کی وجہ سے پتھر کی حرکت کے وقت اپنے سکون کا اعتبار کر تب اس نور کی چمک کے وقت طور کے اجزاء پارہ پارہ ہو گئے اور قرب کی نسیم سے وادی مقدس کے درخت معطر ہو گئے۔ مبارک جگہ کے باغ وقتِ وصل کی تروتازگی سے سرخ رنگ ہو گئے۔ اور طور کی پہاڑیاں تجلیٰ کی وجہ سے باغ بن گئیں اور بوجہ ان کی اس بڑی بات کے ''مجھ کو اپنا دیدار دکھا''۔ فرشتوں سے اس کے اطراف بھر گئے۔

انبیاء علیہم السلام کی ارواح کھڑی ہو کر انتظار کرنے لگیں کہ اس کے بعد کیا ہو گا۔ ایسا کلام سنا کہ انسان کے کلام کی طرح نہ تھا۔ اس سے ایسا وجود مخاطب ہوا کہ محدثات کی قسم میں سے نہ تھا۔ وجود کی تمام جہات سے آواز دیا گیا اور بتمامہ کان آنکھ بن گیا۔ تب دل کی آنکھ سے کوہ طور کی طرف دیکھا اور پہاڑ کے آئینہ کے نور کی چمک پر اس کی عقل کی آنکھ کے نور کی شعاع پڑی۔

اس کے حسن بصر کی بجلی کی دھوئیں پر وقت کی شعاعوں کا عکس پڑا تو ان کی فکر کی آنکھ جاتی رہی۔ طبیعت کی زبان نکلی ہوئی حواس کے اسباب منقطع ہو گئے۔ موسیٰ علیہ السلام کی زبان حال بند ہو گئی۔ رحمٰن کے لیے آوازیں پست ہو گئیں خبر دینے والے نے اس کی صادق طلب سے خبر دی کہ موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر گر پڑے۔

کہا گیا کہ اے موسیٰ! عمدہ تجلی کی شراب کے پینے سے تمہارا معدہ ضعیف ہے۔ انوار کی ان تیزیوں کے مقابلہ سے تیری آنکھیں عاجز ہیں کہ ''مجھ کو دکھا دے کہ میں تیری طرف دیکھوں''۔ حدوث کی آنکھ قِدَم کے آفتاب کی شعاع میں نہیں کھلتی اس موجودات کے قانون

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے درخت پر کہ ''تم ہرگز اپنے رب کو بغیر موت کے نہ دیکھ سکو گے'' نظر چڑھ نہیں سکتی دنیا میں نظر کی خلعت غیب کے خزانوں میں صاحب قاب قوسین (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے جمع کر دی گئی ہے یہ شرف دنیا میں سیّد اولاد آدم اور بشر کے ہادیٔ یتیم کے سوا اور کوئی نہیں پا سکتا'' اور مت جاؤ قریب یتیم کے مال کے اسی قدر کہ بہتر ہو یہاں تک کہ وہ حدِ بلوغ تک پہنچ جائے''۔

موسیٰ علیہ السلام اس تلوار کی ضرب سے فوت ہو گئے کہ تم اس کو ہرگز نہیں دیکھ سکو گے۔ فسوف کی روح سے زندہ کیے گئے اور اس قدم پر کھڑے ہوئے ''میں نے تیری طرف رجوع کیا''۔ تب وہ اس حلّہ میں خراماں ہوا کہ ''میں نے تم کو برگزیدہ کیا''. پھر وہ اپنی بیوی کی طرف غیریت کا برقع پہن کر آئے کہ ان آثار کا نور غیر لوگ نہ دیکھ لیں صفورا دختر شعیب علیہ السلام نے کہ کہ اے کلیم اللہ میں آپ کا چہرہ دیکھنے کی مشتاق ہوں۔ سو آپ اپنے رخ سے برقع اٹھا لیں کہ میں دیکھ لوں تب آپ نے کہا کہ میں تمہارے لیے ایسے چہرے کو کیونکر ظاہر کروں کہ جو طور کے پہاڑ پر تجلی نور کی رونق پا چکا ہے تجھ کو میں ایسا باغ کیسے دکھاؤں جس کی عمدہ خوشبو مہکتی ہے لیکن تم اس بقایا شراب کی طرف ہیبت کے دبدبہ کے رخساروں کے پیالوں میں کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ میرے چہرے کے اسرار کی روشنیوں میں دیکھو کہ اس کے رب نے اس سے کلام کیا۔

اس نے کہا کہ میں اس پر راضی ہوں کہ اس کو دیکھوں اور پھر مروں۔ کیونکہ مجھ کو آپ کے چہرہ کے جمال کی تازگیوں کی طرف ایک نظر دیکھنے کے عوض میں اپنی جان دے دینا آسان ہے۔

اے غلام! اپنے صدق طلب میں شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی کی طرح ہو جا اہل چراگاہ (متعلقین محبوبہ) کے دیکھنے کے اشتیاق میں اپنی جان کو بیچ ڈال۔ مطلوب کے پا لینے کے عشق اور محبوب کے دیکھنے کے شوق کے لیے ایسے پختہ ارادے سے جو کہ اوروں کے جذب کر لینے سے علیحدہ' منازل کے قطع کرنے میں جلدی کر حرمت کے حرم میں داخل ہو۔ عبودیت کے مقام میں کھڑا ہو۔ اور عشق و سوزش کی بزرگی کا قصد کر، پھر جلد ارواح کے برابر تو جا کھڑا ہو گا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دلوں کے یعقوب یوسف کے شہر کو دیکھ لیں گے۔ پھر اگر تیرے پاس ان کی طرف سے ایسی خوشبو آئے جو کہ ان کے جمال کے نور سے روح کے سانس کو اٹھاتا ہے تو اس کی تیز خوشبو سے بے بس اور مفتوں ہو جا اور اس وصل کے لوٹنے کی وجہ سے ان کی بجلی کی چمک کے لوٹنے کے باعث عشق میں اپنی جان بیچ ڈال۔ واللہ اپنے نفس کو ایک نظر (محبوب) کے عوض بیچنے والا ناکام نہیں ہوتا۔ نظر سے آنکھوں کا مقصود ہے اور اس کو سوائے صاحب المقام المحمود (یعنی آنحضرت ﷺ) کے اس دنیا میں کوئی مخلوق میں سے نہیں پا سکا اور مشاہدہ سے یہ مقصود ہے کہ دل کی آنکھوں سے دیکھا جائے اس کے مقامات کے فرمان اس دیوان سے دیکھتے ہیں وہ اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے مخصوص کر دیتا ہے۔

اے صادق مرید! شوق ذوق ظاہر کر اگر اپنی باطنی مجلس کی خلوت میں مشاہدہ کی خلعت سے کامیاب ہو چکا ہے تو تم کو مبارک ہو اور اگر وہاں تک نہیں پہنچا تو صدق کے راستہ پر قائم رہو یہاں تک کہ تم یقین آ جائے یعنی موت اور انشاءاللہ صادقین کے گھر تک چلا جائے گا پھر وہاں اپنا مطلوب دیکھے گا اور اپنے محبوب کے دیکھنے کی وجہ سے اپنا نصیب لے گا۔ شجاعت ایک گھڑی کے صبر کا نام ہے۔

اے غلام! موسیٰ علیہ السلام جیسی ہمت والا ہو (جس نے کہا تھا: اَرِنِیۡ یعنی مجھے اپنا آپ دکھا) کہ سوا کوئی نفع نہ ہوگا۔ میں نے ان سے وہی کہا جس کا تو نے حکم دیا تھا (کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو) احمدی ثبات والا ہو کہ آنکھ نے نہ کجی کی ہے نہ کوئی زیادتی۔ انبیاء کا شروع احوال اولیاء کے قدموں کی سیڑھیوں کی غایت سے رسولوں کے اقبال کا شروع' عارفین کی ہمتوں کی سیڑھیوں کا آخر ہوتا ہے۔

اے فقیر! تیرے لیے اس رات خوشی ہو کہ تیری عقل کا موسیٰ تیری معرفت کے جنگل کے کنارے میں تیرے قرب کے مبارک مقام پر ہو' اگر تو اس بات کے پہچاننے کا ارادہ رکھتا ہے تو ان آثار کے دلائل اعمال کی اقسام کے صفحات کے آثار طلب کرو (اور کہہ دے کہ تم عمل کرو عنقریب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور مومنین تمہارے عمل کو دیکھیں گے)

اے عقلوں کی مکھی! تو ان باغوں کے پھولوں میں چر اور ان باغوں کی معرفتوں کے شہد کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جمع کر۔ یہاں تک کہ اگر اولیاء میں سے کوئی ولی بغیر مزاج محبت کے بیمار ہو جائے تو ہم عارفین کی بیماریوں کے طبیب اور شریعت اسلامیہ کے حکیم ملت حنیفیہ کے صاحب سے کہیں گے کہ پڑھ ایسی زبان سے کہ جس کے ساتھ میں نے کہا ہے فصاحت کی طرف دلالت کی ہے ''اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور سینہ کی بیماریوں کی شفاء اور مومنین کے لیے ہدایت و رحمت آئی ہے''۔

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن ابی بکر عمر بن اسحٰق بن نعیم بغدادی محدث نے قاہرہ میں ۶۶۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف ابو طاہر جلیل بن شیخ ابوالعباس احمد بن علی بن خلیل صرصری نے قاہرہ میں ۶۳۰ھ میں ح

تاجر قاتل سے محفوظ

اور خبر دی ہم کو ابوبکر محمد بن ابی القاسم احمد بن علی بن یوسف بن صالح بغدادی حریمی نے قاہرہ میں ۶۷۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو ابوالحسن خفاف بغدادی نے بغداد میں ۶۲۴ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر حریمی بغدادی نے ۵۸۰ھ میں کہا کہ ابوالمظفر حسن بن نجم بن احمد تاجر بغدادی شیخ حماد شیرہ فروش رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ۵۲۱ھ میں حاضر ہوا اور ان سے کہنے لگا کہ اے میرے سردار! میں نے شام کی طرف قافلہ کی تیاری کی ہے جس میں سے سات سو دینار کا مال ہے انہوں نے فرمایا کہ گرتم اس سال سفر کرو گے تو قتل کیے جاؤ گے اور تمہارا مال چھن جائے گا۔

تب وہ ان کے پاس سے غمزدہ ہو کر نکلا اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو ملا۔ وہ ان دنوں ابھی جوان تھے اس سے جو بات شیخ حماد نے کہی تھی۔ ان سے بیان کی تب ان کو شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ تم سفر کرو، تم صحیح جاؤ گے اور مال لے کر واپس آؤ گے اس کا ضمان مجھ پر ہے۔

تب وہ شام کی طرف سفر کر گیا اور ہزار دینار کو اپنا مال فروخت کر دیا ایک دن حلب کے سقابہ (پانی کا حوض، نہانے کی جگہ) میں انسانی ضرورت کے لیے داخل ہوا اور ہزار دینار کو سقابہ کے طاق میں رکھ کر بھول گیا اور باہر نکل آیا۔ اپنے ڈیرہ پر آ کر سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ گویا وہ قافلہ میں ہے جس پر عرب لوٹنے کو دوڑے ہیں۔ لوٹ لے گئے اور تمام لوگوں کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

قتل کردیا ان میں سے ایک نے آکر اس کو بھی حربہ مار کر قتل کردیا تب یہ گھبرا کر نیند سے اٹھ کر کھڑا ہوا خون کا اثر گردن پر پایا اور ضرب کی درد کو محسوس کیا۔

اس کو اپنا مال یاد آیا تو جلدی سے کھڑا ہوا جب سقابہ میں جا کر دیکھا تو مال وہیں پڑا ہوا تھا اس کو لیے لیا اور بغداد کی طرف سفر کر کے لوٹا جب بغداد میں پہنچا تو دل میں کہنے لگا کہ اگر میں شیخ حماد کی خدمت میں جاؤں تو وہ بزرگ بوڑھے تھے (مناسب ہے) اور اگر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤں (تو بھی مناسب ہے) کہ انہیں کی بات صحیح ہوئی۔

تب شیخ حماد اس کو سلطانی بازار میں مل پڑے اور کہنے لگے: اے ابومظفر! پہلے شیخ عبدالقادر کی خدمت میں جا کیونکہ وہ خدا کے محبوب شخص ہیں، انہوں نے تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے سترہ دفعہ دُعا مانگی ہے حتیٰ کہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے بیداری میں قتل لکھا تھا اس کو خواب میں کردیا اور جو تیرے مال کا لٹنا اور فقیر ہونا لکھا تھا وہ نسیان میں کردیا۔

تب وہ شیخ عبدالقادر کی خدمت میں آیا تو آپ نے پہلے ہی فرمایا کہ تم کو شیخ حماد نے کہا ہے کہ میں نے سترہ دفعہ تمہارے لیے خدا کی جناب میں دعا مانگی ہے مجھے معبود کی عزت کی قسم ہے میں نے تمہارے بارے میں سترہ درسترہ سے لے کر ۷۰ مرتبہ تک دعا مانگی ہے حتیٰ کہ جو قتل تیرے لیے بیداری میں لکھا گیا تھا وہ خواب میں کردیا گیا اور جو مال کا لٹنا تھا وہ نسیان اور بھول میں کردیا۔

عظمت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں شیخ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا ہے) جب کہ نور کے رہنے والوں کے دماغ اس عطر سے خوشبودار ہوئے کہ "میں مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔" ملکوت اعلیٰ ان انوار سے روشن ہوگیا کہ "میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں" تو قدس اشرف کے معبدوں کے رہبانوں سے کہا گیا کہ جب میں نے اس کو برابر کیا اور اس میں روح کو پھونکا تو سب اس کو سجدہ کرتے ہوئے گر گئے۔ جو اصحاب تسبیح کرتے تھے ان کے دماغ میں مٹی مشک بن گئی۔ اور آدم کی دلہن میں اس خلعت میں رونق پائی کہ بے شک خدا نے پسند کیا اور ملائکہ نے اس نور کی روشنی کی وجہ سے سجدہ کیا اور میں نے پھونکا اس میں روح اپنی کو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

موسیٰ علیہ السلام نے بلبل کو سنا کہ لذیذ آواز سے گاتی ہے کہ "بے شک میں اللہ ہوں" اور ایسے ساقی سے محبت کی کہ قدم کی شراب ان پیالوں میں ڈالتا ہے کہ "میں نے تجھ کو پسند کیا" طور کے پہلو اس سبب سے کھنچ گئے۔ اس کے نیچے پہاڑ کی اطراف لپیٹے گئے۔ وادی مقدس میں درخت کے نیچے ٹھہر گیا۔ اور ساقی کے دیکھنے کا مشتاق ہوا اس کے سُکر کے نشہ نے اس کے پہلوؤں کو حرکت دی اس کے کثرت شوق نے اپنے ہاتھ سے اس کے عشق کے کاغذ پر یہ حروف لکھے کہ خداوندا! مجھے اپنا آپ دکھا دے۔ تب اس کے ہاتھ میں قلم نے پلٹا کھایا اور لکھا کہ ہرگز تم مجھ کو نہ دیکھ سکو گے۔ اس کی عقل کی آنکھ کے لیے نور چمکنے والا روشن ہوا جو کہ چمکتا تھا۔ اور پہاڑ جنت بن گیا تھا اگر آگ "گھر پڑا" کی نہ ہوتی۔ ہوش کے بعد کہا "تجھ کو پاکیزگی ہے میں نے تیری طرف رجوع کیا" اس کی دولت گزرنے کے بعد اس سے کہا گیا رسالت کے قلم کو اس کے صاحب کے سپرد کر دیا اور "کلام کرے گا لوگوں سے مہد کی حالت میں" اس کو دوات دے کہ میری توحید کی کتاب میں لکھے کہ بے شک میں خدا کا بندہ ہوں، اور اپنی رسالت کے صحیفوں میں یہ سطریں لکھ دے اور میں خوشخبری سنانے والا ایک ایسے رسول کی ہوں کہ جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف کا تاج یہ تھا پاک ہے وہ اللہ جس نے اپنے بندۂ خاص کو ایک رات سیر کرائی' اس کے رب نے اس کو آسمان کے رہنے والوں پر پیش کیا اس کی رسالت کے جمال کو جبکہ زینت دی تو اس عزت سے اس کو مشرف کیا کہ اتاری اپنے بندے پر کتاب اور جس رات احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عروس کو جلا دیا گیا تو اس رات ملکوت اعلیٰ میں انوار دو گنے تگنے ہو گئے۔ نوری شخصیات کے باغ آپ کی تر و تازگی و رونق کی شعاع سے خوبصورت ہو گئے آپ کے نور کی روشنی سے ملائکہ کی آنکھیں دب گئیں۔

ان سے کہا گیا اے اوپر کے باشندو جو کہ قدس کی روشنی والے ہو۔ سراج روشن ضمیر کی روشنی سے نور حاصل کرو۔ اب تم امام انبیاء کی حفاظت میں ہو۔ آسمانی آفتاب زمینی آفتاب کے ظہور کی وجہ سے چھپ گیا۔ مدینہ کے ستارہ کے طلوع کی وجہ سے (آسمانی) ستارے شرم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے مارے چھپ گئے۔شہاب مکہ کی روشنی کی وجہ سے شہاب (آسمانی) بجھ گئے۔

احمد ﷺ کے نور کے شعاع میں اور انوار داخل ہو گئے۔قدس کے گرجوں کے درویش لوگ اس لیے نکلے ہیں کہ ایسے جمال کو دیکھیں کہ جو اس آیت کا صاحب ہے اور ''وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا'' اس سے کہا گیا کہ اے صاحب الوجود آپ کا طور شب معراج میں نور کا رفرف ہے۔اور تمہاری وادی مقدس قاب قوسین ہے وہ بلبل جو تیرے لئے رجوع کرے گی خوش آواز ہے۔

تب ''اپنے بندے کی طرف رجوع کی جو کچھ کہ کی'' موسیٰ کا مطلب تیرے لئے ظاہر ہوا۔اس کو فرمان ملا کہ ''آنکھ نے نہ کجی کی اور نہ زیادتی'' تم آخر حرف ہو جو انبیاء کے دیوان میں لکھے گئے ہو تم بڑی سطر ہو جو کہ اس فرمان میں لکھے گئے ہو کہ ''یہ رسول ہیں جن کو ہم نے فضیلت دی ہے'' تمہاری عروس افق اعلیٰ کے مکان میں آراستہ کی گئی ہے۔

ان کی خلعت میں سے ایک یہ ہے کہ بے شک اس نے اپنے رب کی بڑی نشانیوں کو دیکھا۔تیرے شرف کے وجود کی مانگ کے لیے ایسا تاج بنایا گیا کہ کبھی پہلے نہ بنایا گیا تھا۔ تمام انبیاء علیہم السلام اس رات کی عزت پر قادر نہ ہوئے کہ اس نے سیر کرائی اپنے بندے کو۔ قاب قوسین کے باغ کی ہوا بھی انہوں نے نہیں پائی اور نہ ان میں سے کسی کو بالمشافہ کہا گیا کہ ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ''، یعنی تم پر اے نبی سلام ہو، اور تمام انبیاء اَوْ اَدْنٰی یعنی ''پاس سے زیادہ قریب ہوا''۔ کے حجاب سے پیچھے رہ گئے۔ ''دَنَا فَتَدَلّٰی'' کا مالک بڑھا، یعنی قریب ہوا پھر زیادہ قریب ہوا اور موجودات کی دلہنیں اس کے سامنے خلعت پہن کر دکھائی گئیں کہ بے شک اس نے دیکھا'' اور آپ نے اس کی طرف خوب توجہ نہ کی بلکہ اس ادب کا لحاظ رکھا کہ ''اپنی آنکھوں کو نہ بڑھاؤ'' یہ وادی مقدس ہے پھر کہاں موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ یہ روح القدس ہے، پھر کہاں ہے عیسیٰ علیہ السلام یہ غسل خانہ ٹھنڈا اور پانی ہے۔پھر کہاں ایوب علیہ السلام ہیں۔عقلوں نے غیبوں کے میدانوں میں کس قدر سفر کیا ہے اور کس قدر بلند باغوں کی طرف اپنی حاجات گھونسلوں سے فکروں کے پرندے اڑائے ہیں کہ وہ اس اعلیٰ اشرف ہواؤں کو طلب کرتے ہوں۔اس روشن باغ کی خوشبوؤں میں طمع کرتے ہوں ہر سمندر کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بھنور میں گھسنے میں مشغول ہوئے ہوں۔ پھر انہوں نے جو کچھ کیا، اس کے پانے کی سبیل نہ ہوئی۔

تب اس کی معرفتوں کی زبانوں نے پکارا کہ اے خاتم الرسل (سب سے آخری رسول) تم روح القدس ہو، تم وجود کے جسم کی روح ہو تم موجودات کے باغ میں وارد ہوئے۔ تم دونوں جہانوں کی زندگی کا عین ہو تمہارے لیے وحی کے دُرّ یتیم پرو دیئے گئے ہیں۔ تمہاری روح کے قِدَم پر قِدَم کی جانب کی خوشبوئیں چلی ہیں تمہارے لیے قدر کا ہار جھنڈا ہے ''اور البتہ عنقریب تم کو تیرا رب اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا''۔

ملکوت اعلیٰ تمہارے علوم کے نور سے بوجہ تیری تعریف کے عطر کے مہکتے ہیں تیری باتوں کی قندیلوں سے شرع کی قندیل روشن ہوگئی۔ حکم کے آسمان روشن ہو گئے۔

انبیاء علیہم السلام صفیں باندھ کر ان کے پیچھے کھڑے ہوئے تاکہ اس کے جلال شہادت کی مجلس میں اقتداء کریں کیونکہ وہ ان سے بڑھا ہوا ہے پھر ان کو تقدیر کی منادی نے پکارا اے سعادت کے گھونسلوں کے مالکو اور لوگوں پر حجت کے صاحبو! یہ بلندی کا تاج ہے یہ روشنی کا آفتاب ہے یہ انبیاء کے تاج کا موتی ہے پس اپنی آنکھوں سے اس کی رونق و خوبصورتی کو دیکھو اور ان آنکھوں کے برقعوں کو اس کی روشنی سے کھولو گے تو اس کو ایک ایسا در یتیم پاؤ گے کہ رسالت کے عمدہ موتیوں کی رونق کا شرف ہوگا۔ اور اسی کے سبب وحی کے جامہ کے حاشیہ کی خوبصورتی ہے پھر تم اقرار کی زبان سے یہ آیت پڑھو کہ ''ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا مقام معلوم نہ ہو''۔

جو طلب کیا وہ پالیا

ہم کو خبر دی شیخ ابوالفتوح محمد بن شیخ ابوالمحاسن یوسف بن اسماعیل بن احمد بن علی قرشی تمیمی بکری بغدادی قطفنی حنبلی نے قاہرہ میں ۶۶۸ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ شریف ابوجعفر محمد بن ابی القاسم لبیب بن ابی الکرم یحییٰ علوی حسنی نے بغداد میں ۶۳۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف ابوالخیر محمد بن محفوظ بن عتیمہ نے بغداد میں اپنے مکان میں جو کہ محلہ ازج میں تھا، ۳ رجب ۵۹۳ھ میں کہا کہ میں اور شیخ ابوالسعود بن ابی بکر حریمی شیخ محمد بن قائد ادانی، شیخ ابومحمد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حسن فارسی، شیخ جمیل صاحب القدم وصاحب نیزہ شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بزاز شیخ ابوحفص عمر بن ابی نصر غزال، شیخ خلیل بن شیخ احمد صرصری، شیخ ابوالبرکات علی بن الغنائم بن فتح عدوی عمری بطائحی ہمامی شیخ ابوالفتوح نصر بن ابی الفرج محمد بن علی بغدادی مقری مشہور ابن الحضری ابوعبداللہ محمد بن وزیر عون الدین ابی المظفر بن ہبیرہ ابوالفتوح عبداللہ بن ہبۃ اللہ ابوالقاسم علی بن محمد بن صاحب، یہ سب مشائخ ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کے مدرسہ میں حاضر تھے۔ تب آپ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص حاجت طلب کرے تاکہ میں اس کو دوں۔ شیخ ابوالسعود نے کہا میں اختیار ترک کرنا چاہتا ہوں اور شیخ ابن قائد نے کہا میں مجاہدہ کی قوت چاہتا ہوں۔ شیخ بزار نے کہا میں خدا کا خوف چاہتا ہوں۔ شیخ ابوالحسن فارسی نے کہا کہ میرا خدا کے ساتھ ایک حال تھا جو کہ جاتا رہا ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ پھر لوٹ آئے۔ شیخ جمیل نے کہا میں حفظ وقت چاہتا ہوں۔ شیخ عمر غزال نے کہا کہ میں علم کی زیادتی چاہتا ہوں۔ شیخ خلیل بن شیخ احمد صرصری نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ مقام قطبیت کے پانے سے پہلے نہ مروں۔ شیخ ابوالبرکات ہمامی نے کہا کہ خدا کی محبت میں استغراق چاہتا ہوں شیخ ابوالفتوح بن حصری نے کہا کہ میں قرآن وحدیث کو حفظ کرنا چاہتا ہوں میں نے کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ موارد ربانیہ وغیرہ میں فرق کرلوں۔ ابوعبداللہ بن ہبیرہ نے کہا کہ میں وزارت کا نائب بننا چاہتا ہوں۔ ابوالفتوح بن ہبۃ اللہ نے کہا کہ میں گھر کا استاد بننا چاہتا ہوں۔ ابوالقاسم بن صاحب نے کہا کہ میں باب عزیز کا دربان بننا چاہتا ہوں۔

تب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم ان میں سے ہر ایک کی مدد کرتے ہیں اور یہ چیزیں تیرے رب کی بخشش ہیں۔ اور تیرے رب کی بخشش ممنوع نہیں ہے۔

ابوالخیر کہتے ہیں کہ خدا کی قسم سب نے جو طلب کیا تھا وہ پالیا اور میں نے ہر ایک کو اسی حالت پر دیکھا جس کا اس نے ارادہ کیا تھا مگر شیخ خلیل بن صرصری کہ اس پر ابھی وہ وقت نہیں آیا تھا کہ اس نے قطبیت کا وعدہ لیا تھا شیخ ابوالسعود کا یہ حال ہوا کہ وہ ترک اختیاری میں اعلیٰ درجہ تک پہنچ گئے۔ اور اس میں بہت سے متقدمین پر بڑھ گئے میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے دل میں کبھی وہ بات نہیں گزری جو کہ میرے سجادہ سے خارج ہو ان کا حال ایسا تھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہ ویسا بہت کم ہو گا۔

شیخ ابن قائد کا مجاہدہ اتنا قوی ہو گیا کہ اس کے اہل زمانہ میں سے ہم کو کسی کا ایسا مجاہدہ معلوم نہ ہوا وہ زمین کے نیچے ۲۸ سال کے بعد بیٹھے میں نے ان سے ۵۶۰ھ میں سنا کہ وہ کہتے تھے میں سخت بھوکا اور سخت پیاسا رہا بہت سویا اور بہت جاگا بہت ڈرا بلا مجھ سے بھاگتی تھی اور اللہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے۔ شیخ بزار خوف میں بڑے عالی درجہ تک پہنچ گئے۔ یہاں تک کہ خوف کے مارے کسی وقت ان کے مغز میں سے پانی ٹپک کر ان کے گلے میں اتر آیا تھا۔

شیخ ابوالحسن فارسی کی طرف شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے اپنی مجلس میں دیکھا جس سے وہ گھبرا گئے اور اسی وقت کھڑے ہو گئے میں اگلے دن ان سے ملا اور حال پوچھا تو کہا کہ جس حال کو میں نے کھو دیا تھا شیخ نے وہ حال لوٹا دیا اور ایک ہی نظر میں اور زیادہ بھی دے دیا۔

شیخ جمیل کا یہ حال ہوا کہ وقت اور دم کی حفاظت میں ہمارے علم میں اس درجہ تک پہنچ گئے کہ اور کوئی اس درجہ تک نہ پہنچا ہو گا یہاں تک کہ وہ پاخانہ میں جاتے تو اپنی تسبیح کو دیوار کی کھونٹی پر لٹکا جاتے اور اس کے دانے ایک ایک کر کے چکر (خود بخود) لگاتے تھے یہاں تک کہ وہ اس کو پکڑ لیتے میں نے ان کا یہ حال بارہا دیکھا۔

شیخ خلیل صرصری کو شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے خلیل! تم جب تک قطب نہ ہو گے مرنے کے نہیں اور میں نے آپ سے اس کے بعد کئی مرتبہ سنا کہ خلیل صرصری جب تک قطب نہ ہو لیں گے نہ مریں گے۔

شیخ عمر غزال نے مختلف فنون کے علوم کو جمع اور بہت کچھ حفظ کر لیا اور ان کے خزانہ سے ہزار کتابوں سے زیادہ فروخت کی گئیں اس پر ان کو عتاب کیا گیا تو کہا کہ یہ سب مجھے حفظ ہیں۔

شیخ ابوالبرکات ہمامی کی طرف شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے جب کہ وہ مجلس میں بیٹھے تھے ایسی نظر فرمائی کہ بیہوش ہو گئے۔ تب ان کو آپ کے سامنے سے اٹھا لیا گیا کہ ان کو کچھ ہوش نہ تھا۔ ہم نے ان کو بغداد سے ایک مدت تک گم پایا پھر ہم نے ایک مدت بعد کرخ کے میدان میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

پایا کہ وہ آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے تھے میں نے ان سے کلام کیا تو انہوں نے مجھے جواب نہ دیا تب میں لوٹ آیا پھر میں کئی سال کے بعد بصرہ کو گیا تو پھر میں نے ان کو پہلے حال پر دیکھا کہ باہر جنگل میں ایک ٹیلہ پر بیٹھے ہیں میں ان کے پاس آیا اور ان سے کلام کیا تب بھی مجھے کچھ جواب نہ دیا پھر میں ان کے ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا اور میں نے کہا خداوندا بحرمت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ان پر عقل کو لوٹا کہ مجھ سے کلام کریں۔ تب وہ کھڑے ہوئے اور میرے پاس آئے۔ مجھے سلام کہا میں نے ان سے دریافت کیا یہ کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ بھائی صاحب میں اس ایک نظر سے جو کہ شیخ عبدالقادر نے میری طرف دیکھا تھا، خدا کی ایسی محبت دیا گیا ہوں کہ اس نے مجھے میرے نفس اور وجود سے غائب کر دیا ہے اور کر دیا مجھے ایسا جیسا کہ تم دیکھتے ہو پھر وہ اپنی جگہ پر چلے گئے اور اسی حال پر لوٹ آئے جیسے کہ وہ تھے میں روتا ہوا واپس آ گیا پھر مجھے خبر ملی کہ وہ اسی حالت میں ۵۷۳ھ میں انتقال کر گئے۔

شیخ ابوالفتوح بن خضری نے قرآن حکیم کو چھ ماہ میں حفظ کیا اور ان پر ان کا حفظ کرنا آسان ہو گیا اور پہلے اس سے سخت مشکل ساتوں قرأت اور بہت سی کتب حدیث بھی انہوں نے یاد کر لیں ہمیشہ سناتے رہتے اور فائدہ پہنچاتے رہتے یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔

لیکن میرا یہ حال ہوا کہ شیخ رضی اللہ عنہ نے میرے سینے پر جب کہ میں ان کے سامنے بیٹھا ہوا تھا تب میں نے اسی وقت اپنے سینے میں ایک نور پایا اور میں اب تک حق و باطل امور میں اور ہدایت و گمراہی میں اس کی وجہ سے فرق کر لیتا ہوں پہلے اس سے میں بوجہ شبہات کے بے قرار رہا کرتا تھا۔

ابوعبداللہ بن ہبیرہ کا یہ حال ہوا کہ نائب وزارت پر مامور ہوا اور مدت تک اس میں ملازم رہا۔

ابوالفتوح محمد بن یوسف قطفنی کہتے ہیں کہ میں نے دو شیخوں یعنی شیخ ابوعمرو عثمان بن یوسف سلیمان معروف بقصیر سے بغداد میں محرم ۶۳۵ھ میں اور شیخ ابوالحسن علیا بن سلیمان معروف نانبائی سے بغداد میں ۶۴۳ھ میں سنا یہ دونوں کہتے تھے کہ شیخ خلیل صرصری اپنی موت سے سات دن پہلے قطب ہو گئے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

اور خبر دی ہم کو فقیہ ابوالحسن بن ہبۃ اللہ بن سعید بن محمد بن احمد یمنی زبیدی شافعی نے قاہرہ میں ۷۰۶ھ میں کہا کہ میں نے اپنے شیخ پیشوا ابوالغیث عبدالرحمٰن بن جمیل یمنی رضی اللہ عنہ سے رجب ۶۳۴ھ میں سنا وہ کہتے تھے کہ ایک شخص جس کو شیخ خلیل صرصری کہتے تھے بغداد میں اپنی موت سے سات دن پہلے قطب ہو گیا۔

اور شیخ رضی اللہ عنہ کے اس قول میں **یحبھم و یحبونہ** کہ ''وہ ان کو دوست رکھتا ہے اور وہ اس کو دوست رکھتے ہیں'' یہ فرمایا ہے دل کی آنکھوں سے انہوں نے دیکھا غفلت کے برقعوں کو بھیدوں کے چہروں سے اٹھا دیا عالم الغیب کے لوگوں کے سامنے دلوں کے شیشوں کی صفائی سے دیکھا معانی کے جواہرات وحی کے کلمات ہار کے نچھاور کرنے سے چند اور قدم کی حکمتوں کے ربیع کے باغوں میں اسرار کی فہم و دانش کے سرچشموں سے فیض یاب ہیں ازل کے اوصاف کی دلہنوں کو فکروں کی کنگھیوں سے رونق دار و آراستہ کیا اور ایسے دلوں سے حاضر کیے گئے کہ وہ اور قالبوں کی طرف متوجہ نہ تھے ایسی ارواح قدسیہ کے ساتھ حاضر کیے گئے کہ وہ ان شکلوں کے مکانوں سے الفت کرتے تھے مراتب اقدس کی اطراف کی طرف مٹی کی شکلوں کے گھروں سے عقلوں کو لیے ہوئے نکالے گئے اپنی ہمتوں کی شریف سواریوں کی مدد سے واحدانیت کے جلال کے باغوں کو طلب کرنے لگے قرآن کے باغ کی خوشبوؤں کے سونگھنے کے لیے اپنی روحوں کے دماغ سے میلان کیا' فرمایا کہ معشوق ارواح اور محبوب قلوب، طالبین کی غایت امید اس کی مخلوق سے برگزیدہ ہونے کی طرف اشارہ ہے پس عنقریب اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لائے گا کہ وہ ان کو دوست رکھے گا اور وہ اس کو دوست رکھیں گے۔

وہ عدم کے بستروں پر غائب کی خواب گاہوں میں پڑے سوتے تھے وہ بخشش کی غار میں جوان تھے تب ان کی ذاتوں کے ذرات کو مٹی کے اجزاء سے پہلی تقدیر نے نکالا صفائی کی آگ سے ان کی میل کو دور کیا اور **یحبھم** (یعنی وہ ان کو دوست رکھتا ہے) کی سطروں کو ازل کی ٹکسال میں بخششوں کے سنار نے نقش کیا ان کی طرف سے جب کہ وہ عدم کے پردہ میں تھے کہا کہ **یحبونہ** یعنی (وہ اس کو دوست رکھتے ہیں) جانوروں کی بولی کو سلیمان الوقت ہی سمجھے گا اور عاشقوں کی آنکھوں کے اشارات کو سوائے عاشق مجنوں کے اور کوئی نہیں سمجھ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سکتا۔

جب ازل کے کاتب نے قِدم کے دیوان میں ارواح کی صاف تختیوں پر محبت کی سیاہی کی مدد سے برگزیدگی کی قلم سے یحبھم ویحبونہ کی سطروں کولکھاان کے وجودوں کے گرجوں کے رہبان (درویش) عدم میں تھے غیب کے پردوں کے سیپوں میں ان کے وجود کے موتی چھپے ہوئے تھے اور "حُسْن" کے پردوں کے درختوں کے سایوں کے نیچے ان کی جانوں کے ہم نشین سوئے پڑے تھے۔تب تقدیر کے موذن نے نسیم کی ہوا سے ان کو بیدار کیا پھر وہ موجود ہو گئے دنیا کی تاریکی ان کے وجود کی شمعوں کی روشنی سے روشن ہوگئی ان کی جانیں صورتوں کے محلوں میں رہنے لگیں' ان کی صفائی اس کی کدورت سے مل گئی' ان کے نور ظلمت عنصری سے مل گئے' ارواح مسافر کی طرح دور کے شہروں میں جا اتریں پھر انہوں نے جناب قدم میں جو روشنی دیکھی تھی اس کے مشتاق ہوئے اور مواطنِ قدس میں جس چیز سے مانوس تھے اس کا شوق ظاہر کیا اس پر عرصہ تک چڑھتا اترتا رہا عشق کے میدان میں ان کے وجود کے ذرّات اڑنے والے ذرات ہو گئے اور جب وہ میدان قرب کی طرف نکلے تو مہربانی کے ہاتھ نے ان سب کو اعلیٰ قدر مراتب مقررہ تقدیر محبت کی خلعتیں پہنا دیں اور ان کے خواص کو محبت کی مجلس میں یحبھم و یحبونہ کے جھنڈے دے دیئے' ان کے لیے عزت کے رسے سارعوا (یعنی جلدی کرو) کے سمندر کے کنارے پر لٹکا دیئے۔ازل کی کچہری کے کاتب کو حکم دیا کہ بڑی سعادت کا فرمان ان کے لیے لکھ دے اور اس کی تحریر کو واللّٰہ یدعوا الی دار السلام (یونس:۲۵) (یعنی اللہ تعالیٰ دار السلام کی طرف بلاتا ہے) کی مہر پر ختم کر دیا اور اس کے خطاب کا عنوان یہ رکھا فاتبعونی یحببکم اللّٰہ (آل عمران:۳۱) یعنی پس تم میری تابعداری کرو اللہ تعالیٰ تم کو دوست رکھے گا اور اس کو پیغمبرانہ قد جاء کم من اللّٰہ نور (یعنی بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا ہے) کی سواری پر سوار کر کے بھیجا اے مخاطب یہ اسرار کا تخت خاکی اطوار کے خیمہ میں رکھا جاتا ہے اور یقین کی آنکھوں سے توحید کے خط کا نقطہ دیکھا جاتا ہے وجود کی بنا کا قاعدہ (یہ آیت ہے) ھو الاوّل والاٰخر والظاھر والباطن (الحدید:۳) یعنی وہی اول ہے، وہی آخر ہے، وہی ظاہر ہے، وہی باطن ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سلطان حقیقت

خبر دی ہم کو ابو محمد حسن بن ابی عمران موسیٰ بن احمد قرشی خالدی اور ابو محمد سالم بن علی بن عبداللہ دمیاطی نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں ان دونوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ عالم ربانی شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد بن عبداللہ سہروردی نے کہا کہ خبر دی ہم کو حسن نے حلب میں ۶۱۸ھ میں کہا خبر دی ہم کو سالم نے بغداد میں ۶۱۴ھ میں کہا کہ میں اس حالت میں کہ جوان تھا علم کلام میں مشغول ہوا اور اس میں میں نے بہت سی کتابیں حفظ کیں اس میں فقیہ بن گیا میرا چچا اس سے مجھے جھڑ کتا رہتا تھا لیکن میں باز نہ آتا تھا وہ ایک دن مجھے ساتھ لے کر حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی زیارت کو آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ اے عمر! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایماندارو! جب تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تخلیہ میں باتیں کرنے آؤ تو پہلے صدقہ دے لیا کرو۔

اور ہم ایک ایسے شخص کی خدمت میں چلے ہیں کہ اس کا دل خدا تعالیٰ کی طرف سے باتیں کرتا ہے تم سوچو کہ ہم ان کی خدمت میں کیسے جاتے ہیں کہ ان کی زیارت کی برکت حاصل کریں پھر جب ہم ان کی خدمت میں بیٹھے تو میرے چچا نے حضرت شیخ سے عرض کیا کہ اے میرے آقا! یہ عمر میرا بھتیجا ہے علم کلام میں مشغول ہے میں اس کو منع کرتا ہوں لیکن یہ باز نہیں آتا۔

آپ نے فرمایا کہ اے عمر! تم نے کون کون سی کتاب علم کلام کی حفظ کی ہے میں نے کہا فلاں فلاں کتاب۔ تب آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینہ پر پھیرا تو خدا کی قسم اس علم کو میرے سینہ سے ایسا نکالا کہ مجھ کو ایک لفظ بھی اس کا یاد نہ رہا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وہ تمام مسائل بھلا دیئے لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ میں اسی وقت علم لدنی بھر دیا پھر میں آپ کے پاس سے اٹھا تو حکمت کی باتیں کرتا تھا آپ نے مجھے فرمایا کہ اے عمر تم عراق میں سب سے آخر مشہور ہو گے وہ کہتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر سلطان حقیقت اور حقیقت وجود میں تصرف کرنے والے تھے۔

اور خبر دی ہم کو حسن بن موسیٰ خالدی اور ابوالحسن بن ابی بکر ابوالثنا احمد بن صالح قرشی ہاشمی تقلیسی نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں ان دونوں نے کہا کہ ہم نے شیخ نجم الدین تقلیسی شیخ پیشوا

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

شہاب الدین احمد سہروردی رضی اللہ عنہ کے صاحب و مرید سے بغداد میں ۱۳۱ھ میں یہ سنا وہ کہتے تھے کہ میں خلوت میں اپنے شیخ شہاب الدین احمد سہروردی کے نزدیک بغداد میں چالیس دن تک بیٹھا میں نے چالیسویں دن موقع میں شیخ شہاب الدین کو اونچے پہاڑ پر دیکھا کہ ان کے پاس بہت سے جواہرات ہیں اور پہاڑ کے نیچے بہت سے لوگ ہیں آپ کے ہاتھ میں ایک صاع (پیمانہ ۴ سیر) ہے جس کو بھرتے ہیں اور لوگوں پر پھینکتے ہیں وہ جلد جلد ان کو لیتے ہیں اور جب جواہرات کم ہوتے ہیں تو ایسے بڑھتے ہیں کہ گویا ایک چشمے سے پھوٹتے ہیں۔

تب میں خلوت سے اس کے آخر دن میں نکلا اور آپ کے پاس آیا کہ ان کو اپنے مشاہدہ کی خبر سناؤں انہوں نے پہلے اس سے کہ میں ان کو خبر دوں مجھ سے کہا کہ جو تم نے دیکھا ہے وہ سچ ہے اور اس کے مثل اور بھی ہے جو کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی ذات کی طرف سے کہ انہوں نے مجھے علم کلام کے عوض میں دلایا تھا کیونکہ ان کا ہاتھ ایسا تھا کہ جو خدا کی طرف سے پھیلا ہوا تھا جو پورا تصرف کرنے والا تھا جس کے نعل ہمیشہ خارق عادت تھے۔

عشق قدیم حضرت ابراہیم کے وجود پر ظاہر ہوا

اور فرمایا شیخ رضی اللہ عنہ نے ابراہیم الخلیل صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ نبینا افضل الصلوۃ کے بارے میں) ابراہیم علیہ السلام بچہ تھے جنہوں نے قدم کی مہربانی کے مہد میں کرم کے درخت کے نیچے پرورش پائی تھی ان کو فضل کی بخشش کا پنکھا جھلتا تھا جس کی ہوائے نسیم یہ تھی ولقد اتینا ابراھیم رشدہ من قبل (الانبیاء:۵۱) یعنی ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے رہنمائی عطا کی جبکہ تقدیر نے ذاتوں کے ذرات اور جانوں کی ارواح کو مجلس عہد میں جمع کیا اور جب عہد لیا تیرے رب نے اور الست بربکم (کیا میں تمہارا رب نہیں) کی گردنیں بولیں۔ پس اس کی ہدایت و نیک بختی کی زبان ان لوگوں میں سے پہلے تھی جو کہ دوستی کے نمبر پر بلیٰ کے کلمہ سے بولی تھی پھر اس کے سر کے کانوں نے سلام علی ابراھیم کی (یعنی ابراہیم پر سلام ہے) لذت معلوم کی اور ازل کے ساقیوں نے واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا (النساء:۱۲۵) (یعنی بنایا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل) کے شراب کے پیالے اس پر دور کیے تب وہ غلبہ سکر کی وجہ سے وجد کرتا ہوا اپنے عشق کی شیفتگی کی بساط پر گر گیا اور ان کے دل کے درمیان شوق کا جوش

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مارنے لگا ان کی عقل کی چراگاہ پر عشق کا سلطان قابض ہو گیا پاک مجلس میں اس بادنسیم کے درمیان پڑے رہے اور ان کو گواہ بنایا یہاں تک کہ ان کے ظہور کا وقت زمانہ کے خیمہ میں نمرود بن کنعان کے وقت آ گیا۔

تب وہ اٹھا اس نسیم کی زندگی کی خوشبو محبت کے جنگلوں میں سونگھنے لگا۔ تنہائی کو طلب کرتا ہوا بلی کی مجلس میں حیران پھرتا تھا محبت کی پردہ دری کی لذت و شیرینی معلوم ہوئی اور شوق اس کے عشق کو تازہ کرتا تھا عشق اس کے دبے ہوئے غم کو ابھارتا تھا اور بڑا خلیل غار سے ایسے حال میں نکلا کہ سوزش عشق اس کے دل میں آگ بھڑکاتی تھی اس کے فکر اور دل کی آنکھ آسمان کی دلہنوں کے چہرہ کی طرف دیکھنے لگی اور اس کے ہم نشین حال نے اس سے جمال کے قصہ کو سے کہا کہ ''میری اور تیری آنکھ کی ٹھنڈک ہے''۔ اس کی بصیرت کی شعاعیں بجلی کی طرح چمکیں اس کے لیے یہ بجلی چمکی کہ ''ہم ابراہیم علیہ اسلام کو آسمان اور زمین کے ملک دکھاتے تھے'' پھر اس کے لیے فکر کی نگاہ نے عالم کے میدانوں اور بلندی کے باغوں میں اپنے خوشخبری سنانے والے کی آنکھوں سے جولانی کی' اس کے غلبہ شوق کی دو بجلیوں نے عشق کے سُکر کو آشفتہ کیا ہر دل کی آنکھ سے کوئی ایسی چمک نہ دیکھی مگر اسی کو اپنا مطلب سمجھا اور اس کی باطن کی آنکھ کے سامنے جو چیز نکلی اسی کو اپنا محبوب خیال کیا' جب کوئی شے اس کے سامنے ظاہر ہوتی تو اس کی شکل کو ایسا ساقی سمجھتا جس کے ہاتھ میں پیالہ ہے' اس کو مخاطب کرتا اور رات نے موجودات کے کپڑے کو اپنی ظلمت سے رنگ دیا۔ فراخ بستر پر اپنے خیمہ کے دامنوں کو بچھا دیا۔ آسمان کا باغ روشن ہوا اور تمام روشنی پھیل گئی قضا کے دانت ہنسنے لگے۔ وجود کے چہرے نے بادنسیم کو بے ہوش کر دیا' انوار کے جمال نے بادلوں کے پردوں کو اس پر ڈال دیا آنکھوں کے پاک کرنے والے نے اس کے در سے پردوں کو قطع کر دیا اور رنگ برنگے خیمے عروس کی طرح کمال ناز و انداز کے ساتھ رونق دیئے جاتے تھے بلند قبہ مست خراماں پہلو کی طرح دائیں بائیں ٹہلتا تھا۔

آسمان کا باغ ستاروں کے پھولوں سے بختہ ہوا تھا' بلندی کا سمندر روشن شہابوں کے موتیوں کے ساتھ موجیں مار رہا تھا' ستاروں کی منزلوں کی صفات مشارق و مغارب کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

درجوں میں آتی جاتی تھیں پس مشتری نشہ میں چور عاشق یا بے قرار مست محبّ کی طرح تھا۔

مریخ اس عشق کی آگ کے انگارے کی طرح تھا جو کہ عاشق سرگشتہ کے دل میں ہو ثریا اس لاغر عاشق کی طرح تھی جس میں کہ جدائی کے درد سے سوزش عشق نے سر اور آنکھوں کے سوا اور کوئی نظارہ رکھا ہی نہ ہو' جوزا سلطان محبت کے خیمے کی طرح تھا اور محب کی روح کی بستی میں داخل ہوا اور اس کے دل کا مالک بن گیا صبا حبیب کے ایلچی کی طرح تھی جو کہ احباب کی جانوں کی طرف یہ پیغام پہنچاتی تھی' کیا کوئی دعا مانگنے والا ہے کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے' آؤ دروازہ کی طرف یاد رکھو عشق محبّ کے دل کو عاشق بنانے والا ہے اور سوزش عشق طالب کی روح کو جلانے والی ہے شوق حبیب کے فکر کا ہم قسم ہے غمزدہ کے دل پر عشق غالب ہوا کرتا ہے۔

عشق قدیم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وجود پر ظاہر ہوا۔ تب ان کے سامنے پھولوں کے چہرے کا جمال ساقی کی حالت میں اس درگاہ میں ظاہر ہوا اس کی روشنی کی شعاؤں میں چمکتا تھا اس کی رونقی حالت میں پھولوں کے لشکروں میں خراماں چلتا تھا گویا کہ وہ اپنے کمال کے دورہ کے پروا میں ہے تب اس کی نظر کی زبان نے اپنے فکر کی فہم سے کہا کہ اگر یہ اپنی سیر میں اپنے اختیار کے موافق قدرت رکھنے والوں کا تصرف اور آسمان کی منازل سے جسے چاہے مختاروں کی سی نقل وحرکت کرے گا تو میں اس کو اپنی محبت کی زبان کے ساتھ دل سے کہوں گا کہ ''یہ میرا رب ہے'' اور اگر یہ اپنے حالت کی باگوں کا مالک نہ ہوگا اور اس کا مبداء اس کے انجام کی شکل کے مخالف اور گزشتہ تقدیر کی گود میں ہوگا جس کو خیر کے اختلاف چھپالیں گے' اپنے نفس کا ضرر رفع نہ کر سکے گا۔

تب اس کے سوا دوسرا مطلوب ہوگا جو اپنے پکارنے والے کی بات کو مان لے گا پھر جب دونوں صفوں میں اس پر غروب کے لشکر حائل ہو گئے اور دونوں لشکروں میں نزول کے وقت گرا' بجھنے کے بعد ظلمت کے سمندر میں غرق ہوا کناروں کی چادروں میں چھپ کر غائب اور مخفی ہو گیا تو اس کی فکر کی آنکھ پر حقیقت الامر ظاہر ہوئی اور صفا یقین کی زبان سے یہ کہا کہ میں غروب ہونے والوں کو دوست نہیں رکھتا پھر چاند نکلا جسے آپ نے کمال کے برج میں' نور

کے جمال میں اپنی شعاؤں کی روشنی سے آسمان کے محلوں کو روشن کر دیا اور روشنی کے لشکروں کو اس کے حضور میں بھیجا تب کہا کہ یہ تو بڑی عزت اور مرتبے کا ہے اب اگر اس کی سیر تغیر و تبدل و غروب وطلوع تقدم روح سے بچ رہی تو میں اپنی سمجھ کی زبان اور دل سے کہوں گا کہ یہ میرا رب ہے لیکن جب اس کے چہرہ کی بلندی کی رونق کو پوشیدگی نے چھپالیا زمانہ کے ہاتھوں نے اس کے انوار کو اچک لیا اس کے بدر پر احاطہ نے غلبہ کیا تقدیر نے اس کے وجود کی علامت کو عدم کی تلوار سے کاٹ لیا زمین کی بھنور میں بھاگنے والے کی طرح غوطہ لگایا اس کے رہبر کا آزاد اپنی تحصیل کی قید میں ٹھہر گیا تو پیغمبروں کی تحقیقی زبان سے یہ کہا کہ اگر مجھ کو میرا رب ہدایت نہ کرتا تو میں بالضرور گمراہ قوم میں سے ہو جاتا۔

پھر آفتاب کی روشنیوں کا بادشاہ مشرق کے ہر طرف سے ظاہر ہوا لوگوں کی وحشتیں محبت سے بھر گئیں سینوں کی تنگی کھل گئی آنکھوں کی انتہا وسیع ہو گئی آسمان کے محلوں پر اس کے انوار کے خیمے کھڑے ہو گئے تمام میدان کے کنارے اس کی روشنی کے لشکروں کی چادریں تن گئیں آسمان کی خلد میں اس کی روشنی اسی طرح سوار ہوئی جیسے سفید سیاہ جلد پر سنہری حاشیہ ہوتا ہے تب اس کی عزت وجلال کی حیا کی وجہ سے ستاروں کی شعاؤں نے سجدہ کیا چڑھنے اور غروب ہونے والوں کے چہرے اس کے کمال ہیبت سے پست ہو گئے روشن ستاروں کا لشکر اس کی خوبصورتی کے غلبہ سے بھاگ گیا۔ اس کی رونق کے جمال روشن جھلتے ہوئے بدر بے نور ہو گئے پھر اس نے کہا یہ تو بڑا بزرگ ہے زیادہ روشن، رونق دار، خوبصورت قیمتی ہے اب اگر یہ اپنے چلنے کی منازل میں قہر کے جذبوں اور اپنے امر کے راستوں میں دل کے جھگڑوں سے بچ رہا تو اپنی فکر کی زبان سے اپنے دل سے کہوں گا کہ ''یہ میرا رب ہے''۔ پھر جب اس کی حکومت بدلنے اور کوچ پر مستعد ہو گئی اور غروب و زوال کی چادر میں چھپ گئی تو غبار کے ہاتھوں نے اس کو لوٹ لیا تقدیر کی فکر نے اس پر حملہ کیا اس کے غائب ہونے سے کناروں کے محل سیاہ ہو گئے شفق کے پٹکے آسمان کی اطراف کے گرد چکر لگانے لگے تب اس کی عبرت کے حاکم نے اپنے اختیار کے گواہ سے کہا کہ میں ایسی حکومت کے لیے جس کی حالت بدل جائے کوئی اور مالک اس کے سوا مناسب سمجھتا ہوں اور جو ملک پکی صنعت کا ہو اس کے لیے اس کا مولیٰ ضرور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مدبر ہونا چاہیے۔ محل زمردی اور رنگ لاجوردی ہے پھر قدرت کے ہاتھ نے اس کی سیاہ سفید بساط پر ستاروں کے جواہر کو ظاہر کیا۔ ہواؤں کے نیچے کے نیچے حکمت کے ہاتھ سے بادلوں کی چادروں کو اور اندھیری رات کو سمندر کے بھنور کی طرح اور روشن دن کو پورے چاندوں کے چہروں کی طرح بچھونے کا درست کرنا جس پر حکمتوں کے فرش تھے جو کہ اپنی صنعت کے یقین کے ساتھ قِدم (حُدُوث کی ضد قدامت، ہمیشگی اللہ تعالیٰ کی صفت) کے ثبوت دے رہے تھے بن دیئے اور ازل وہ تو نہیں ہے کہ جس کو طبیعتیں کافی ہو سکیں اور اعراض و جواہر کی مقدار میں داخل نہیں ہو سکتے۔

تب اس کو توحید کی زبان نے انصاف کے فہم سے کہا کہ اے خلیل! حرکات سکون ظہور چھپا رنگ موجودات بنائیں دو دو چیزیں الفت شدہ الفت کرنا طلوع کرنے والے چمکنے والے نئی چیزوں کے اوصاف بعد از عدم قِدم کے ارادہ کے ہاتھ میں ہے سو ازلی افعال کو اپنے فعل پر قیاس نہ کر اور اوصاف احدیت کو ان چیزوں کی مثال نہ بنا جس کو تمہاری عقل کی آنکھ دیکھتی ہے پھر اس کو قِدَم کی منادی نے مہربانی و کرم کی زبان سے پکارا کہ اے ابراہیم! درگاہ عزت کی طرف سیر کر و اور قدرت کے پردوں کے دامن سے تمسک کی درخواست کر کے جلال احدی کی چراگاہ کی طرف متوجہ ہو، کمال ازلی کے دروازہ پر کھڑے ہو۔ ایسے خالق کا جو کہ اپنے ملک کی تقدیر میں یکتا ہے، قصد کر، جو کہ اپنی مخلوق کی مشابہت سے پاک ہے اپنے چلنے میں اور اپنے خدا کی طرف رجوع کرنے میں اول قدم کو شرک کی چیزوں سے برأت کے سر پر رکھ دو اور دوسرے کو اس شرف کی چوٹی پر رکھ دو یعنی بے شک میں چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے تب اس کی خوشی کی زبان نے اپنے مقصود کے حاصل کرنے کے لیے یہ کہا کہ کب تک ایسے امر سے کہ جس پر کوئی اعتراض نہیں کنارہ کشی رہے گی اور یہ قطع تعلق ایسے شخص کے لیے کہ جس کے پاس نفل و فرض میں حجت قاطعہ اور طول وعرض میں محبت روشن ہے، کیوں ہے؟ میں نے اپنے چہرہ کی توجہ ایسی ذات کی طرف کی ہے کہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔

پانی پر حکومت

خبر دی ہم کو شیخ عارف صالح ابو عبداللہ محمد بن کامل بن ابو المعالی بن محمد نیسانی نے کہا میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

نے شیخ عارف ابومحمد مفرج بن نبہان بن برکات شیبانی نیسانی سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ عطا عونی صبح کے وقت اپنے شہر سے ہر جمعہ کو نیسان تک شریعۃ (پانی) میں جایا کرتے تھے۔ ان کے مریدان کے ساتھ ہوتے تھے۔ وہ عالی مقام تھے ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو کہ شیر پر سوار تھے۔

تب میرے دل میں خطرہ گزرا اور میں بغداد شریف میں جا کر حضرت سیّدی شیخ عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے شیخ عطا کا حال بیان کیا آپ نے چند روز کچھ جواب نہ دیا جب میں نے آپ سے واپسی کی اجازت مانگی تو آپ نے رخصت کے وقت یہ فرمایا کہ جب تم شریعۃ تک پہنچو تو مخاضہ (گزرگاہ آب) کے نزدیک کھڑے ہونا اور کہنا کہ عبدالقادر تم کو کہتا ہے کہ شیخ عطا اور اس کے ساتھیوں کو گزرنے نہ دیجو۔

پھر جب میں لوٹا اور مخاضہ کے پاس کھڑا ہوا تو اس سے وہ پیغام جو شیخ نے دیا تھا پہنچایا جب جمعہ کا دن ہوا تو شیخ عطا اور ان کے مرید اپنی عادت کے موافق آئے اور پانی میں گھسنے کا ارادہ کرنے لگے ان میں اور پانی میں ایک بڑی گھاٹی تھی پھر پانی بڑھ گیا حتیٰ کہ گھاٹی تک پہنچ گیا اور وہ گزرنے پر قادر نہ ہوئے تب شیخ عطا نے اپنے مریدوں سے کہا کہ واپس چلو کیونکہ یہ ایک نئی بات پیدا ہوئی ہے پھر اپنے مریدوں سے کہا کہ تم اپنے سروں کو ننگا کر لو کہ ہم بغداد کو جائیں گے اور شیخ عبدالقادر سے مغفرت طلب کریں تب ان کے فرزند ابراہیم نے کہا نہیں بلکہ شیخ مفرج کی طرف جائیں اور ان سے معافی مانگیں جب وہ اس امر پر پختہ ہو گئے تو پانی اپنی اسی حد پر اتر آیا جس پر کہ پہلے تھا وہ نیسان کی طرف گئے اور شیخ مفرج سے معافی مانگی وہ نہایت عاجزی سے حاضر ہوئے ان کی معافی کا دن ایک بڑا دن تھا۔

تخلیق حضرت آدم علیہ السلام

اور کہا رضی اللہ عنہ نے کہ جب عالم ملکوت میں یہ نوبت بجی کہ میں پیدا کرنے والا ہوں، بلندی میں انوار چمکنے لگے کہ میں نے اس میں اپنی روح کو پھونک دیا آسمان میں یہ جھنڈے پھیل گئے کہ وہ اس کے لیے سجدہ میں گر گئے عالم غیب میں شعاؤں کی یہ روشنیاں چمکنے لگیں کہ اللہ تعالیٰ نے (آدم) کو پسند کیا قدرت کے ہاتھ نے آدم کے وجود کو حقیقت کن سے اس کی مجسم شکل بنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کر جلال کے تخت پر کرامت کا تاج پہنا کر خلافت کا بلند مرتبہ دے کر اُنس و وصل کا لباس پہنا کر سیدھا بٹھا دیا اس کے سر پر قرب کا اور مرتبہ کا جھنڈا قائم کر دیا تو اس کی طرف عالم بالا کے رہنے والوں کی آنکھوں نے دہشت کی نگاہ سے دیکھا اعلیٰ خیمہ کے ملائکہ کے ہاتھوں نے تعجب کی انگلیوں سے اشارہ کیا ان پر اس کی صورت کی کتابت کی رمزیں ظاہر نہ ہوئیں وہ اس کی خِلقت کی سطروں کے حروف مشکلہ کو حل نہ کر سکے اور اس کی بشریت کی حقیقت کے اشارات کو نہ سمجھ سکے تب ان کی فصاحت کی عمارتیں اس کے بھید کے خزانہ کے سمجھنے اور اس کے علم غیب کے کشف سے قطع ہو گئی اور تقدیر نے ان کے مرتبہ کے دعویٰ کو الٹا دیا کہ ہم تیری حمد کی تسبیح کرتے ہیں اس گواہ کے اقرار کے ساتھ کہ ہم کو علم نہیں ہے تب اس کو زبان عزت نے قِدم کی بارگاہ سے پکارا کہ اے نور کے معبدوں کے رہنے والو! یہ پہلا نقطہ ہے کہ قلم قدرت کے سر سے عالم انسانی کی پیدائش کی تختی پر ازل کے ارادہ کی سیاہی کی امداد سے گرا ہے۔ اور پہلا تیر ہے کہ خدائی کمان سے وجودی میدان کی طرف تقدیر احدی کے تیر انداز کی قوت سے نکلا ہے وہ پہلا صورتوں کا ہراول ہے جو کہ انسانوں کے لشکروں کے سامنے ظاہر ہوا یہ انبیاء کا باپ ہے۔ اور اصفیاء کا عنصر ہے اس کے کمال و جلال کا ہار اس کی رونق و جمال کی گردن پر دیا ہوا ہے' حروف انشاء پر یہ شکل ہے' کلمات موجودات پر یہ نقطہ ہے لوح وجود پر یہ سطر ہے کتاب وجود کے سر پر عنوان ہے خالق کے دروازہ پر پردہ ہے قدرت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے حکمت کی کانوں میں سے ایک کان ہے شرافت کے صندوقوں میں سے ایک صندوق ہے جلال کے معبد میں ایک قندیل ہے بلندیوں اور علم کے دانتوں میں ایک زبان ہے عالم کے جسم کی آنکھ میں ایک پتلی ہے' وہ اس لیے اٹھا کہ مٹی کے چھوٹے سے بہتر گھر سے جلال کے مدارج کی طرف بلند مقام میں پختہ مٹی کے کھنکھناتے عنصر سے جوش مارتی ہوئی ٹھیکری کی آگ کی لپیٹ سے ترقی کرے' تب اس کے فخر کے دامن سے سَنے ہوئے گارے کا ہاتھ لٹک گیا اور اس کے عزت کے دامن سے چیدہ مٹی کے پوروں نے تمسک کیا۔

تب تقدیر نے کہا کہ اس کو چھوڑ دو ہماری پسندیدگی کے بازو سے اس کا اڑنا ہے ہماری آیتوں کی لطافت سے اس کا فخر ہے جس کو ہم برگزیدہ اور پسند کریں اس کے سوا اور کسی کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فضیلت حاصل نہیں جس کو ہم اختیار کریں اس کے سوا اور کوئی مکرم نہیں۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا تذکرہ

اور موسیٰ (علیہ السلام) کی آنکھوں سے جناب باری قدیم سے ملحوظ خاطر تھے۔کوہ طور پر سے ان کے سامنے چمک پڑی۔ہم نے اس کو سرگوشی کے لیے قریب کرلیا اس کی طرف خدائی مہربانیوں کے ہاتھ نے ربانی بخششوں کے خزانوں سے محبت کا پیالہ بڑھایا اور ہم نے اس کو طور ایمن کی طرف سے پکارا اس کے حسن کے کانوں نے سلطان ازل کی عزت کی زندگی سے اس لذت کو سنا کہ ''بے شک میں اللہ ہوں'' تب ساقی کے ہاتھ سے یہ شراب پی کہ میں نے تجھ کو اس بساط پر پسند کیا اور اختیار کیا میں نے تجھ کو اپنی ذات کے لیے راحت کی شراب اس مہربانی کے ساتھ اور اے موسیٰ یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟

قدس کے ہم نشینوں کے ساقیوں نے پسندیدگی کی شراب ان حروف کے پیالوں میں کلام کے لیے (کہ اے موسیٰ) اس پر دور کی اس کی عقل کے درخت سے یہ آواز دی گئی کہ بے شک میں تیرا رب ہوں۔

اور جناب الٰہی کی طرف سے ان کو یہ خطاب ہوا کہ اپنے دونوں جوتوں کو اتار ڈال اور غیرت کے جذب کرنے والے نے حیرت کے حال میں اس مقام کی شرافت پر خبردار کیا کہ بے شک تو وادیٔ مقدس میں ہے پھر جب اس پر بزرگی کے ساقیوں کے ہاتھ سے کلام کی شراب کے گھونٹ متواتر غالب ہوئے اور انس و محبت کی یہ ہوا ہمیشہ چلتی رہے کہ جو تم کو وحی کی جائے اس کو کان لگا کر سن اور اس وصل کی محبت کی گفتگو اس کو ہمیشہ رہے کہ میری عبادت کر اور یہ ہوائیں نرم ہوئیں کہ اے موسیٰ! تم کو تمہارا سوال دیا گیا۔

اس کے پینے سے اس کا سکر قرب کے پیالہ کی وجہ سے اس کے دل کے گالوں پر غالب ہوا اور اس کے وجد کے سمندر کے بھنور میں غرق ہوا اس کی خوش طبعی کی رسمیں اس کی کوشش لشکروں سے مٹ گئیں اور قریب تھا کہ اپنی حد سے نکل جاتا اگر اس کی سعی مدد نہ کرتی اس کے صبر کی چادر اس کے سکر کے گھاٹ کے غلبہ کی وجہ سے اتاری اور اس سرّ میں تیز شراب پی ان آنکھوں سے شوق مضبوط ہوئے اس کی روح کا راہب طور کی حضوری کی راحت کے گرجا میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نور کی رات میں کھڑا ہوا۔

تب اس نے اپنی پیش دستی کا قدم طالبین کے اطوار کی نہایت کے طور پر رکھا اور اس ات کا قصد کیا کہ ایسے شرف کو حاصل کرے کہ جس کو رسولوں نے پہلے اس سے حاصل نہ کیا ہو تب اس نے ایسے حال میں کہا کہ فنا ہو گیا تھا کہ اے میرے ربّ! مجھ کو اپنا جلال دکھلا۔

پھر اس سے کہا گیا اے کلیم اور بزرگی سے خصوصیت یافتہ! تُو اپنے طور پر مکلّف ہے اپنی حاجات کا مقید ہے، کبھی تو یہ کہتا ہے کہ اے میرے ربّ! میں ہی نفس کا مالک ہوں۔ کبھی کہتا ہے کہ میں نے ان میں سے ایک شخص کو مار ڈالا ہے کبھی کہتا ہے کہ تو نے مجھ پر جو نیکی کی ہے میں اس کا محتاج ہوں کبھی کہتا ہے کہ اے میرے ربّ! میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ اے میرے ربّ! میرے سینے کو کھول دے۔ اور یہ مذہب اس شخص کا ہے کہ جس کے حیلے اپنے محبوب کی سرگوشی میں تنگ ہو گئے ہوں اور اپنے مطلب کے حصول میں پورے طور پر دوڑا ہو۔

اے عمران کے بیٹے اے بے قرار مست! بے شک کہ نشہ والا شراب کے خمار کی دوا کڑوی چیزوں کے بغیر نہیں کرتا اور اس سے کوئی کڑوی چیز نہیں کہ تو ہرگز مجھے نہ دیکھ سکے گا۔

تب وہ نا امید کی طرح لوٹا اور فقیر کی طرح پھرا' اس کے دل میں پگھلنے کی آگ بھڑکی۔ اس کو شیفتگی کے ہاتھوں نے جگایا اور جب اس پر یہ ہوا چلی' لیکن پہاڑ کی طرف دیکھ تو اس نے اپنے شوقوں کے قتیل کو زندہ کر دیا اپنے شوقوں کے خزانوں کو نکال دیا پس گمان کیا اس کو ہاتھ جو ڈوبے ہوئے کو پکڑ لے۔ یا باد صبا جو چلے اور شائق حریص کو خوشخبری سنائے۔

پھر اس وقت ازل کا کاتب خطاب کے قاصد کے لیے عشاق کے قصہ پر عتاب کے سوال کے ساتھ پہاڑ کے پتھروں کے حوالہ سے گرا تو حیلے تنگ ہو گئے اور خرابی سخت ہو گئی امید ناکام ہوئی' جدل منقطع ہوا خلل ظاہر ہونے لگا۔ زمین پر کوئی خشکی ایسی نہ رہی کہ سبز نہ ہوئی ہو کوئی لکڑی ایسی نہ رہی کہ جس کو پتے نہ لگے ہوں کوئی اندھیرا ایسا نہ تھا کہ روشن نہ ہوا ہو کوئی اندھا نہ تھا کہ بینا نہ ہوا ہو کوئی بیمار نہ تھا جو اچھا نہ ہوا ہو کوئی خشک پانی نہ تھا جو کہ جل تھل نہ ہوا ہو اور موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ پھر جب ان کو ہوش آیا تو عرض کی خداوندا تو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پاک ہے۔ میں تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں۔

اوصافِ مصطفیٰ ﷺ

اور جو شخص محمدی و شکل احمدی (ﷺ) ہاشمی نسب والا' احدی مناقب فرشتوں کے سے نشانوں والا، غیبی اشارات والا، خاص بزرگیوں کے ساتھ مشرف ہوا۔ آپ ﷺ جوامع الکلم سے مخصوص ہوئے۔ آپ ﷺ ہی کے شرف سے موجودات کلی کے خیمہ کا ستون قائم ہوا اور آپ ہی کے جلال سے وجود علوی اور سفلی کا سلسلہ درست ہوا۔

وہ شاہی کتاب کے کلمہ کا راز ہے اور فعل مخلوق و فلک کے حرف کا معنی ہے' نو پیدائش کے انشاء کے کاتب کا قلم ہے جہان کی آنکھ کی پتلی ہے وجود کی انگوٹھی کا گھڑنے والا، وحی کے پستان کا دودھ پینے والا۔ ازل کے راز کا اٹھانے والا۔ قِدَم کی زبان کا ترجمان ہے۔ عزت کے جھنڈے کا اٹھانے والا۔ شرافت کی باگوں کا مالک ہے۔ نبوت کی کڑی کا مالک ہے۔ رسالت کے تاج کا موتی۔ انبیاء کے قافلہ کا چلانے والا۔ رسولوں کے لشکر کا پیشوا۔ حضوری والوں کا امام سب میں اول اور نسب میں آخر۔ ناموس اکبر کیساتھ بھیجا گیا تاکہ درست فطرت کی تائید کرے' ہمتوں کے پردے کو پھاڑ دے' سخت کاموں کو نرم کر دے۔ سینوں کے وسواس کو مٹا دے۔ دلوں کی ظلمتوں کو روشن کر دے۔ دلوں کے فقیروں کو غنی کر دے' نفسوں کے قیدیوں کو چھوڑ دے۔ قبض کی وحشت کو دور کر دے۔ خوشی کی محبت کو کھینچ لے۔ غفلت کے مجمع کو متفرق کر دے۔ خوشی کے تفرقہ کو جمع کر دے۔ روحوں کے رنج کو راحت دے' عقلوں کے آئینہ کو جلا دے' شقاوات کے زندہ کو مار دے اور سعادت کے مردہ کو زندہ کر دے۔ سرکشی کے پیوند کو دور کر دے۔

ہدایت کے جھنڈے کو بلند کرے۔ عقل مندوں کو وصال کی طرف سعی کر دے، غم کے خزانہ کو جمال کی طرف جوش دلائے، دوستوں کی ملاقات کا شوق دلائے، محبت کی آنکھوں کو بھڑکائے۔ ارواح کو ان کا عہد جو پہلے زمانہ میں گزر چکا ہے یاد دلائے، بخشش کے میدان میں لوگوں سے ان کا عہد تازہ کرائے۔ شریعت کے درختوں میں حکم کے شگوفے اس کے پانی دینے سے پکیں۔ علوم کے باغوں میں احکام کے باغ اس کے خواب سے سرسبز ہوں۔ اسی کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قیام سے آیات کا وجود قائم ہو اسی کے ظہور سے معجزات کی چھپی باتیں ظاہر ہوں فصحاء کے عنصر میں بھیجا جائے۔

پھر اس کی فصاحت سے ان کی بلیغ زبانیں گونگی ہو جائیں اور اس کی مختصر بلاغت سے ان کی فراخ زبانیں جمع ہو جائیں اور اس کے اشارہ کے لیے ان کے معارف کے عقول کے سر سجدہ کریں اور تمام مل کر لشکر میں ظاہر ہوں اس کے سامنے فصاحت ذلیل ہو۔ باوجودیکہ اس جھنڈے کی رسی موجود ہو کہ "اگر جن وانس جمع ہو جائیں۔ (تو ایسا کلام نہ لاسکیں)

پھر ان کی سمجھوں کے آفتاب اس کے جامع کلموں میں بے نور ہو گئے۔ ان کی فکروں کے بدر اس کی حکمت کی شعاعوں میں بے نور ہونے لگے پھر اس کے پاس رب العلمین کی طرف سے روح الامین (جبرائیل) آئے گا۔ اس کو براق پر اٹھائے گا۔ جلال ازلی کے جمال کے لیے ابدی عزت کے کمال کی حضوری کے لیے (آسمان) کے ساتوں درجے اس سے پھٹیں گے۔

ذکرِ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رات اپنی سیاہ چادر پھیلائے ہوگی' زمانہ پر اس کے پردے پڑے ہوں گے۔ وقت شگوفوں کے باغ کی نسیم سے خوشبودار ہوگا' سحر کے بعد فجر کے نور سے روشن ہوگا اس لیے آسمان کی بساط اس ہاتھ سے لپیٹی جائے گی کہ "سیر کرائی اپنے بندہ کو رات کے وقت میں" قضا کی آنکھیں اس کی طرف اس امر کو لے کر متوجہ ہوں گی کہ لاؤ اس کو میرے پاس کہ اس کو اپنے لیے میں پسند کروں اس کے سامنے آسمان کے جہاں اور ملکوت اعلیٰ اس لباس میں پیش ہوں گے تاکہ ہم اس کو اپنی نشانیاں دکھائیں۔ اس کے سامنے دونوں جہان کی پردہ نشین اور دونوں ملکوں کے اسرار، دونوں جہانوں کے امور' جن وانسان کے علوم، اس مجلس میں آراستہ کیے جائیں گے کہ ضرور ان سے اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھی ہیں۔

رسولوں کے سردار اس کے پاس آئیں گے اور سلام کہتے ہوں گے وہ افق اعلیٰ پر ہوگا ان کے امراء کو یہ حکم دیا ہوگا کہ وہ آسمانوں کے دروازوں پر بیٹھیں اور اس کی آمد کا انتظار کریں۔ فرشتوں کے بادشاہ اس پردہ کی کوشش کرتے ہیں جو کہ اس کے سامنے ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ تک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ان کا مقام ہے ان کے سرداروں نے پہلے اس سے سوال کیا تھا کہ ان کی آنکھیں نفع حاصل کریں ان کے دل اس کے چہرے کے مشاہدے اور خوبصورتی کے دیکھنے سے خوش ہوں۔

تب سدرۃ المنتہیٰ نے ان کی عقلوں اور بڑے علوم کو اس کی رونق کے نوروں سے اس قدر ڈھانک لیا جس قدر کہ آسمان کے دروازے اس کی روشنی کی چمک سے ڈھک گئے تب اس کے جلال کی وجہ سے نور کے اجسام کی آنکھیں حیران رہ گئیں اس کے جمال کی وجہ سے نور صفۂ اعلیٰ کے رہنے والوں کی آنکھیں مدہوش ہوگئیں اس کی ہیبت کی وجہ سے بلند خیموں والوں کی گردنیں پست ہوگئیں نور کے معبدوں کے رہنے والوں کے سر اس کی عزت کی وجہ سے جھک گئے' کروبی اور روحانیوں کی آنکھیں اس کی بزرگی کے کمال کی وجہ سے کھلی رہ گئیں۔

مقرب فرشتے صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے' پاک جماعت تسبیح کرنے والوں کی آواز سے خوش ہوگئی' وجد کرنے والوں کے انفاس سے پاکیزگی کے نشانات حرکت میں آگئے ان کے دیکھنے سے عرش وکرسی خوشی کے مارے ہلنے لگے' آپ کی تشریف آوری سے خوبصورت جنتیں زینت دی گئیں اور موجودات نے اپنے اہل کے ساتھ آپ کی خوشی کی وجہ سے حرکت کی' بلندی نے پستی پر بوجہ اپنے دیکھنے کے فخر کیا۔ آسمان کے محل روشنیوں کی وجہ سے چمکنے لگے۔ بلندی کا زحل روشنی کے ساتھ بلند ہوا' پسندیدہ آنکھ کے لیے پردے ظاہر ہوئے صاحب انوار کے لیے پردے اٹھائے گئے ان کی طرف روح الامین اس دائرے کی طرف بڑھے کہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے لیے کوئی مقام معلوم نہ ہو۔ اور آپ نے کہا کہ اے مقرب حبیب! آپ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی طرف اکیلے تنہا تیار ہو جائیے۔

آپ کو نور میں داخل کیا اور خود ان سے پیچھے ہٹ گیا۔ انتہا کے وقت بڑھنے والا قاصر ہو جاتا ہے۔ تب انبیاء کے وجود عزت کے حرم میں خدمت کے قدموں پر کھڑے ہو گئے۔ ملائکہ کی صورتیں جلال کی سیڑھیوں میں بزرگی کے پاؤں پر کھڑی ہوگئیں' عاشقوں کی صورتیں شوقوں کے مقامات میں حیران رہ گئیں شاید کہ ان کو ان کے لوٹنے کے وقت دیکھ لیں اور اس کی زندگی سے مقصود کی ہوا سونگھیں۔

تب آپ کی سیر ایسے سیدھے مقام تک پہنچی جو خوفناک تھا وحی کی قلموں کی آوازیں لوح

اعظم کے صفحہ کی صفائی پر سنی جاتی تھیں۔ نور کے رفرف پر افق اعلیٰ تک چلے۔ شوقوں کے پروں کے ساتھ مقام دنٰی فتدلّٰی تک اڑ گئے اور اتارا اس کو کرم کے میزان نے قاب قوسین کے باغ میں اس لیے اَوْ اَدْنٰی کے قرب کا فرش بچھایا۔ بڑی بلند درگاہ سے یہ سنا۔ السلام علیك ایها النبی ۔ یعنی اے نبی تم پر سلام ہو۔ حبیب نے اس سے اکرام کے ساتھ ملاقات کی اور جلدی کی اس کے جلیل نے، سلام کے ساتھ آپ کا خوف جاتا رہا۔ خوشی حاصل ہوئی اور وحشت کی بجائے محبت پیدا ہوئی اور فاوحیٰ الیٰ عبده ما اوحیٰ (النجم:۱۰) (یعنی پھر اپنے بندے کی طرف وحی کی جو کچھ کہ کی) کی باتوں کو آپ نے یاد رکھا ان آنکھوں سے آپ کو مکاشفہ ہوا۔ ولقد راٰہ نزلة اخریٰ (النجم:۱۳) (بے شک دیکھا اس کو دوسری دفعہ) قصد کیا کہ سلام کرتا ہوا جواب دے سبقت کی ان سے قدرت نے تب آپ نے منہ کھولا اور اس میں علم ازلی کے سمندر سے ایک قطرہ گرا اور آپ نے علم اولین و آخرین کے معلوم کر لئے۔

آپ کے عظیم خلق کی زبان اور عام سخاوت نے کہا یہ کرم کی درگاہ اور نعمتوں کا میدان ہے۔ رحمت کی کان، فضل کی درگاہ ہے، جوانمردی کی بساط، خیرات کا سرچشمہ ہے۔

مکارم کی شرع میں بھائیوں سے تخصیص کرنا مناسب نہیں وفا کے حکم میں دوستوں کی غم خواری کو چھوڑنا بہتر نہیں۔

تب آپ اپنی مہربانیوں سے متوجہ ہوئے اپنی نیکیوں کو ان کی طرف پھیرا اپنے مرتبہ و برکت کی شرافت کا نصیبہ جو کہ عمدہ تھی۔ ان کے لیے مقرر کیا ان کو ایسے مقام پر یاد کیا۔ جہاں ذاکر اپنے آپ کو بھول جایا کرتا ہے۔ ان کو اس تنہائی میں جو خدا سے باتیں کرتے تھے، نہ بھلایا اور کہا السلام علینا وعلیٰ عباد الله الصالحین یعنی ہم پر اس کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ تب اس کو حبیب نے پکارا۔ اے سرداروں کے سردار، اور بزرگوں کے امام اول اور آخر میں تمہارے لیے بزرگی ہے اور باطن و ظاہر میں تمہارے لیے ہی فخر ہے۔ تمہارے لیے ہی مروت و وفا فتوت و صفا ہے۔ کیا ہم نے آپ کے سینہ کو نہیں کھول دیا' کیا ہم نے آپ کے ذکر کو بلند نہیں کیا۔ کیا ہم نے آپ کو ازل میں تمام پیغمبروں پر بزرگی نہیں دی۔ کیا ہم نے آپ کے ذکر کو بلند نہیں کیا' کیا ہم نے آپ کو اسود اور احمر کی طرف رسول کر کے نہیں بھیجا۔ اور کیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E ISLAMIA ACADEMY

علیین میں آپ کی بزرگی و شرافت کو مضبوط نہیں کیا۔ کیا ہم نے عیسیٰ کو ایک رسول کی خوشخبری سنانے والا نہیں بھیجا کہ میرے بعد آنے والا ہے جس کا نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے وہ تو یہ کہے گا کہ خداوندا میرا سینہ کھول دے اور آپ سے کہا جاتا ہے کہ کیا ہم نے آپ کے سینہ کو نہیں کھول دیا۔

وہ کہے گا اے میرے ربّ! مجھے تو اپنا آپ دکھا دے اور تم سے کہا جاتا ہے کیا تو نے اپنے رب کو نہیں دیکھا۔ تم دنیا میں اپنی امت پر گواہ ہو۔ اور آخرت میں وہی ہوگا جو تم چاہو گے اب جو تم شریعت کے انتظام سے فارغ ہوا کرو تو ریاضت کرو اور اپنے رب کی طرف اپنی امت کے بارے میں رغبت کرو۔

پھر پیغام عشق اور دوستوں کے درمیان مل گئے حبیب مخاطب کے وصل کی ہوا نرم ہوگئی پھر مراد اور خطاب شدہ مقرب مجذوب نے کہا: الٰہی میں تیری نعمت کا لحاظ یافتہ، تیری عصمت کا محفوظ، تیرے عہد کے گہوارہ کا بچہ، تیری مہربانی کے دودھ کا غذا یافتہ، تیری جود کی گود میں پرورش پا چکا ہوں۔ میری زبان تو تیری پے در پے نعمتوں میں دہشت کے مارے گنگی ہوگئی ہے۔ میری آنکھ تیری نعمتوں کی چراگاہ میں حیران رہ گئی۔ اب تو میری زبان کی گرہ کھول دے۔ اس کے بیان کے پردوں کو کھول دے۔ اس کے دل کی قوتوں کی تائید کر۔

تب جلیل نے اس کو جواب دیا کہ دیکھو ہم نے تجھ سے جلال کے پردوں کو دور کر دیا اور تیرے صفات کمال کی ہم نے تائید کی تاکہ کبریا کی چادر کے ماسوا کو دیکھے اور غفلت کے اوپر کے درجہ کو دیکھ لے باوجود اس کے ہم نے تمہارے دل کو حکمت کا گھر بنا دیا ہے آپ کی زبان کو محل فصاحت کر دیا آپ کے عنصر کو بلاغت کا معدن بنا دیا آپ کے ذکر کو چشمہ اعجاز بنا دیا۔

اب جو آپ معراج کی سیر کے سفر سے واپس جائیں تو میرے بندوں کو خبر دے دو کہ بے شک میں غفور رحیم ہوں۔ میری مخلوق کو یہ بات پہنچا دے کہ میں قریب ہوں۔ کوئی پکارنے والا جب مجھے پکارے تو میں اس کی دعا کو قبول کر لیتا ہوں تب صاحب رسالت وجلالۃ ایسی زبان سے کہ جس میں محامد کے اطراف اور بزرگیوں کے اسباب کو جمع کیا ہوا تھا بولے کہ خداوند! میں تیری تعریف پورے طور پر ادا نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسا کہ خود اپنی تعریف کرتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

پھر اپنے نشانات اور جہان والوں کی طرف لوٹے فرشتوں کے سرداروں نے اپنی پیشانیاں آپ کے قدموں پر رکھ دیں۔روح الامین جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے سامنے فخر کا غاشیہ (پوشش' یہاں مراد علم ہے) اٹھایا ہوا تھا۔اور صفوف ملائکہ نے آپ کی قدر کی تعظیم کے لیے سر جھکائے ہوئے تھے۔آدم علیہ السلام آپ کی جلالت کے جھنڈے کو اٹھائے ہوئے تھے۔اور ابراہیم علیہ السلام آپ کی ہیبت کے جھنڈے پھیلائے ہوئے تھے۔موسیٰ علیہ السلام غربی جانب کے چہرہ کے صفحات سے اس کے حبیب سے سرگوشی کر رہے تھے اس کی آنکھوں نے اس کے محبوب کو دیکھا اس سے بار بار لوٹنے کا سوال کیا ایک نظر بعد دوسری نظر کے قریب ہوئی۔تب اس کو طور کی جانب سے قدرت نے پکارا کہ ہم نے اپنا حکم پورا کیا اور عیسیٰ علیہ السلام نے مولیٰ پاک جل جلالہ کی قسم کھائی کہ میں ضرور اتروں گا (یہ اشارہ ان کے دوبارہ اترنے کا ہے' جو نزولِ عیسیٰ علیہ السلام سے تعبیر ہے) اور زمین والوں کو اس امر کی خبر دوں گا کہ جو آسمان کی اطراف میں صاحب قوسین کی خبروں کی بابت شائع ہوئی ہیں اس کو یاد رکھو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نقیب تھا کہ "یہ ہماری بخشش ہے" وہ یہ شعر پڑھتا تھا کہ یہ بندہ ہے کہ جس پر ہم نے انعام کیا۔اس پر شرف کا تاج ہے۔محمد رسول اللہ ہے۔(صلی اللہ علیہ وسلم)

اس کے حلہ کا نقش و نگار یہ ہے کہ آنکھ ٹیڑھی نہیں ہوئی۔اس کے باعزت منادی نے موجودات کے پردوں اور وجود کے صفحات میں حکم کی زبان سے بزرگی کے ساتھ آواز دی کہ "بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں' اے ایمان والوں تم بھی اس پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

ایک ولی اللہ پر خصوصی نظرِ کرم

خبر دی ہم کو ابو محمد حسن نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ اپنے باپ سے بیان کرتا ہے کہ میں نے بغداد میں شیخ بزرگ عارف ابوعبداللہ محمد بن احمد بلخی کی ایک سال تک خدمت کی اور ان سے ان کے ابتدائے حال کی بابت پوچھا انہوں نے اس کو چھپایا پھر میں نے دوسرے سال ان کی خدمت کی تب کہا کہ کیا تم ضرور سنو گے۔میں نے کہا اگر آپ مناسب سمجھیں۔انہوں نے کہا جب تک میں زندہ رہوں کسی کو یہ خبر نہ سنانا میں نے کہا ہاں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

(بہت اچھا) جب ان کو میرے راز چھپانے کا یقین ہو گیا تو کہا کہ میں بلخ سے بغداد کی طرف جوانی کی حالت میں اس لیے آیا کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی زیارت کروں میں ان سے ایسے حال میں ملا کہ وہ اپنے مدرسے میں نماز پڑھ رہے تھے پہلے اس سے نہ میں نے ان کو دیکھا تھا نہ انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔

جب آپ سلام پھیر چکے اور لوگ ان کی طرف سلام کے لیے دوڑے تو میں بھی آگے بڑھا اور میں نے مصافحہ کیا آپ نے میرے ہاتھ کو پکڑا اور ہنس کر میری طرف دیکھا اور کہا کہ اے بلخی، اے محمد تم کو مرحبا ہو، اللہ تعالیٰ نے تیرا مرتبہ جان لیا، تیری نیت کو معلوم کر لیا۔

شیخ مذکور کہتے ہیں کہ حضرت کا کلام زخمی کی دوا، بیمار کی شفا تھا تب میری آنکھیں خوف الٰہی کے مارے بہہ نکلیں میرے شانہ کا گوشت ہیبت کے مارے پھڑکنے لگا میری آنتیں شوق و محبت کی وجہ سے کٹ گئیں میرا نفس لوگوں سے گھبرانے لگا میں نے اپنے دل میں ایسی بات پائی کہ جسے میں اچھی طرح بیان نہیں کر سکتا پھر یہ حالت بڑھتی اور قوی ہوتی گئی اور میں اس سے مقابلہ کرتا رہا۔

میں اندھیری رات میں اپنے وظیفہ کے لیے کھڑا ہوا تب میرے دل سے دو شخص ظاہر ہوئے ایک کے ہاتھ میں محبت کی شراب کا پیالہ تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں خلعت تھا مجھ کو صاحب خلعت نے کہا کہ میں علی بن ابی طالب ہوں اور یہ ایک فرشتہ مقرب فرشتوں میں سے ہے یہ محبت کی شراب کا پیالہ ہے اور یہ رضا کے حلول کی خلعت ہے۔

پھر مجھے یہ خلعت پہنا دی ان کے ساتھی نے مجھے پیالہ دیا جس کے نور سے مشرق و مغرب روشن ہو گیا جب میں نے وہ پیا تو مجھ پر غیبوں کے اسرار اور اولیاء اللہ کے مقامات وغیرہ عجائبات ظاہر ہو گئے۔ ان میں سے ایک مقام ایسا تھا کہ عقلوں کے قدم اس کے بھید میں پھسلتے ہیں اور فکروں کے فہم اس کے جلال میں گم ہو جاتے ہیں عقلوں کی گردنیں اس کی ہیبت کی وجہ سے جھکتی ہیں اس کی قدر و قیمت میں طبیعتوں کے بھید بھول جاتے ہیں اس کے انوار کی شعاعوں کی وجہ سے دلوں کی آنکھیں مدہوش ہوتی ہیں۔

ملائکہ کروبی و روحانی و مقربین اس مقام کا مقابلہ کرتے ہیں اپنی پیٹھوں کو رکوع کرنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

والے کی طرح اس مقام کے قدر کی تعظیم کی وجہ سے جھکائے ہیں اور اللہ عزوجل کی تسبیح طرح طرح کی تقدیس وتنزیہ کے ساتھ کرتے ہیں اس مقام والوں پر سلام کرتے ہیں کہنے والا کہتے ہے کہ اس سے اوپر سوائے عرش رحمٰن کے اور کچھ نہیں اس کی طرف دیکھنے والا تحقیق نظر سے دیکھتا ہے کہ واصل کا ہر مقام یا مجذوب کا ہر حال یا محبوب کا سِرّ یا عارف کا علم یا مقرب کا مقام ہر ایک کا مبداء اور انجام اجمال وتفصیل کل بعض اول وآخر اس میں قرار یافتہ ہے، اسی سے پیدا ہوا ہے۔اسی سے صادر ہوا ہے۔اسی سے کامل ہوا ہے۔

پھر میں کچھ عرصہ وہاں پر ٹھہرا۔اس کی طرف دیکھنے کی مجھے طاقت نہ تھی۔پھر مجھ کو مقابلہ کی طاقت ہوئی اور ایک مدت ٹھہرا مجھے طاقت نہیں تھی کہ اس کے اندر والے شخص کو معلوم کروں پھر ایک مدت کے بعد میں نے اس شخص کو معلوم کیا جو اس میں ہے تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔آپ کے دائیں طرف آدم وابراہیم وجبرائیل علیہم السلام تھے اور بائیں جانب نوح وعیسیٰ وموسیٰ علیہم السلام تھے۔صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

آپ کے سامنے آپ کے بڑے بڑے اصحاب واولیاء کرام خادموں کی طرح کھڑے تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت کی وجہ سے کہ گویا کہ ان کے سروں پر پرندے ہیں اور جن صحابہ کرام کو میں پہچانتا تھا ابوبکر، عمر، عثمان، علی، حمزہ عباس رضی اللہ عنہم تھے اور جن اولیاء کو میں پہچانتا تھا وہ معروف کرخی، سری سقطی، جنید، سہیل تستری سرتاج العارفین ابوالوفا شیخ عبدالقادر، شیخ ابوسعید، شیخ احمد رفاعی، شیخ عدی رضی اللہ عنہم تھے۔

صحابہ میں سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور اولیاء اللہ میں سے زیادہ قریب حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ تھے۔

تب میں نے کسی قائل کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب مقرب فرشتے اور انبیاء ومرسلین اولیاء محبین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مشتاق ہوتے ہیں تو آپ اعلیٰ مقام سے جو آپ کو اپنے رب کے نزدیک ہے اتر کر اس مقام پر اتر آتے ہیں تب ان کے انوار آپ کے دیدار سے دگنے ہو جاتے ہیں آپ کے مشاہدہ سے ان کے حالات پاکیزہ بن جاتے ہیں ان کے مرتبے اور مقامات آپ کی برکت سے بلند ہوتے ہیں پھر آپ رفیق اعلیٰ کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تب میں نے سب کو یہ کہتے ہوئے سنا **سمعنا و اطعنا غفرانك ربنا واليك المصير** (البقرہ:۲۸۵) یعنی ہم نے سنا اور اطاعت کی ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے رب اور تیری طرف بازگشت ہے۔

پھر میرے لیے قدس اعظم کے نور سے ایک چمک ظاہر ہوئی جس نے مجھ کو ہر ایک حاضر چیز سے غائب کر دیا ہر ایک موجود سے مجھ کو اچک لیا تمام مختلف اشیاء میں تمیز کرنا مجھ سے چھین لیا اور اس حال پر میں تین سال تک رہا۔ پھر مجھے کچھ معلوم نہیں کہ میں ایک دم باتیں کرنے لگا اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ میرے سینے کو تھامے ہوئے ہیں ایک پاؤں آپ کا میرے پاس اور ایک بغداد شریف میں ہے۔

میری عقل لوٹ آئی اور میں اپنے امر کا مالک ہوا تب مجھ کو شیخ نے کہا اے بلخی! بے شک مجھے حکم ہوا ہے کہ تم کو تمہارے وجود کی طرف لوٹا دوں اور تیرے حال کا تجھ کو مالک بنا دوں تجھ سے وہ چیز چھین لوں جس نے تجھ کو مغلوب کر رکھا ہے۔

پھر مجھے میرے تمام مشاہدات و احوال کی اول سے لے کر اب تک سب خبر دی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ آپ کو میرے حال کی ذرا ذرا سی خبر ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے تیرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سات دفعہ سوال کیا یہاں تک کہ تجھ کو اس مقام کے دیکھنے کی طاقت ہوئی۔ پھر سات دفعہ سوال کیا کہ مقابلہ کی طاقت ہوئی اور سات دفعہ پوچھا تب تو وہاں کے اندر کی باتوں پر مطلع ہوا اور سات دفعہ پوچھا تب تو نے منادی کی آواز سنی اور بے شک اللہ تعالیٰ سے تیرے بارے میں سات اور سات اور سات دفعہ سوال کیا یہاں تک کہ تجھ کو وہ روشنی و چمک ظاہر ہوئی اور پہلے اس سے میں نے ستر دفعہ تیرے لیے سوال کیا یہاں تک کہ اس نے تجھ کو اپنی محبت کا پیالہ پلایا اور اپنی رضامندی کا خلعت پہنایا اے میرے پیارے فرزند! اب تو تمام فوت شدہ فرائض کو قضا کر۔

نبوت اور ولایت

(اور شیخ رضی اللہ عنہ نے اولیاء رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ کہا ہے)

کہ ولایت نبوت کا سایہ ہے اور نبوت خدا کا سایہ ہے۔ نبوت شاہی وحی اور غیب ازل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے مستفاد ہے۔اور ولایت روح کشف کا مطالعہ اور بیان کے مطالعہ کا، ایسی صفائی کے ساتھ ملاحظہ ہے کہ بشریت کی کدورت کو دور کر دیتا ہے ایسی طہارت ہے کہ اسرار کے میل کو پاک کر دیتی ہے پس انبیاء علیہم السلام حق کے مصدر ہیں اور اولیاء صدق کے مظہر، نبی کا معجزہ وحی کے وقوع کا محل، حکمت کے معنی کے اسرار کا دعویٰ کمال قدرت کا اعجاز ہے اس کے صدق قول پر برہان ہے اس کے امر کا طریق ہے۔منکرین کی اس سے حجتیں منقطع ہوتی ہیں۔

کرامت کی تعریف

ولی کی کرامت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے قانون پر استقامت فعل ہے۔ولایت کے سرّ کی باتیں کرنا نقص ہے اور اس کی نسیم کی گھات میں لگے رہنا کرامت ہے۔

کرامت اس کا نام ہے کہ کسی ولی کے دل پر خدا کے نور کے عکس کا اثر نور کلی کی روشنی کے چشمہ سے فیض الٰہی کے واسطہ سے پڑے اور یہ امر ولی پر اس کے اختیار کے بغیر ہی ہوتا ہے اولیاء اللہ نبویہ کے ارشادات حقیقی اطلاعوں، نوری ارواح قدسی اسرار، روحانی انفاس، پاکیزہ مشاہدات کے ساتھ خاص ہوتے ہیں۔

وہ انبیاء کے خلیفہ اصفیاء کے اسرار کے بقیہ بخشش کے قطرات کی بارش کے گڑھے ہیں قدم کے کلمہ کے اسرار کے فرودگاہ ہیں۔سائیوں میں سونے والے کھانے کی جگہوں میں بیٹھنے والے جیسے ہلال جب کہ وہ اپنی موجودات کی خواب گاہوں سے اپنے فکروں کے مشرقوں اور اسرار کی صفائی کو ساتھ لے کر کوچ کریں۔

اپنے وجود اور اپنے وجود کی بندشوں سے اپنی شکلوں کی طہارت اور ارواح کے انوار کے سبب نکل گئے اپنے مقامات کے نشانات کی طرف اپنی منازل اور اپنے مشاہدات کی شناختوں کی طرف چلے آئے اپنے باطنی صیقل شدہ آئینوں اور باطنی صحیح آنکھوں والا ملکوت عالم اور جبروت کے اسرار کے مظاہر کے مقابلہ میں قائم کیا انبیاء کے نظاروں اور اصفیاء کے آفتابوں کی روشنیوں کے مطالعہ کے نیچے ٹھہر گئے اصل کے آفتاب کی روشنی کا عکس فرع کے روشن آئینہ کی صفائی پر پڑا نور غیب کا اثر اس میں نقش ہو گیا غائبات کے وجود اس میں منقش ہوئے۔ان میں موجودات کی صورتیں نظر آنے لگیں طرح طرح کی حکمتوں کی مثالیں اور تقدیر کے اسرار

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اس کے لیے ظاہر ہونے لگے جب جبروت کے سلطان نے ملکوت کے خیمہ میں برگزیدہ خواص کے لیے خلوت کی مجلس ان باغوں میں قائم کی کہ وہ ان کو دوست رکھتا ہے اور وہ ان کو دوست رکھتے ہیں اور ان کے آنے کے لیے جلوہ کی دِوال (دیوار) کو قرب کے تختوں پر صدق کے مقام میں قائم کیا' ان کی حضوری کے لئے مشاہدہ کے سائبان کو محبت کے باغوں پر بادشاہ ذی قدر کے نزدیک پھیلا دیا۔

ازل نے دیوان تقدیر کے کاتب کو حکم دیا کہ قِدَم کے قاصد کو یہ فرمان لکھ دے کہ اللہ تعالیٰ دارالسلام کی طرف بلاتا ہے اس کا عنوان یہ رکھا' پس تم میری تابعداری کرو، تم کو خدا تعالیٰ دوست رکھے گا اور ان کی طرف اس کو اس سواری پر بھیجا کہ بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور آیا۔ ان کے اسرار کے شہروں میں اس زبان سے پکارے گئے کہ توشہ لو کیونکہ بہتر تحفہ تقویٰ ہے وہ شوقوں کے گھوڑوں اور سوزش دل کی سواریوں پر سوار ہوئے اور حیرانی اور پگلنے کے جنگلوں میں چلے۔ ان جھنڈوں کو انہوں نے پھیلایا۔ اے ہمارے رب ہم نے پکارنے والے کو سنا کہ وہ ایمان کے لیے پکارتا تھا۔ اور گیت گانے لگے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔

عشق کے حُدی خوان اپنے عشق کی عمدہ سواریوں کو روتی ہوئی زبانوں سے ان جنگلوں میں یہ نغمہ سناتے تھے کہ جو رسولوں کی اطاعت کرے گا تو اس نے خدا کی اطاعت کی اور جوں جوں ان سے ان کے قصد کے جھنڈے ان کی محبت میں فنا ہونے کے سبب چھپتے گئے تو ان کی طلب کے پردوں کے پیچھے سے وہ پکارے گئے کہ جدھر تم منہ پھیرو گے ادھر ہی خدا کی ذات ہے اور جوں جوں وہ اپنے اطوار سے نکلتے ان کو اس مکان سے غروب کرتے جب کہ ان کی زیارت گاہ قرار پا چکی ہے ان کے دل کی آنکھوں نے اسرار کے پردوں کو ان سے دور کر دیا تو ان پر حبت کے ہم نشینوں نے قدس کے محلوں میں ان پیالوں کا دور چلایا اور پلائی ان کے رب نے پاک شراب۔'' تب شوق ان آنکھوں سے مضبوط ہو گئے ان سروں میں پیالے چکر لگانے لگے ان روحوں پر پیالے دور کرنے لگے' زندگی اچھی طرح چلنے لگی۔ شراب نے ان پہلوؤں میں جگہ لی۔ قبیلے دوستوں سے بارونق ہونے لگے۔ عقلیں خطاب کے ساتھ بے ہوش ہو گئیں'

مبارکبادی کے قاصد ہر طرف سے آنے لگے۔ موجودات نے موج ماری۔ جدائی مر گئی۔ تشنگی اڑ گئی۔ پردہ کے کھلنے سے آنکھ حیران رہ گئی۔ شراب ہمیشہ رہنے لگی۔ قرب بڑھ گیا محبت نے پردوں کے کپڑے لوٹ لیے۔ عتاب خوش ہوا' جنگل کے میوے پک گئے۔ مجلس روشن ہو گئی۔ حُدی خوانوں نے اس جناب کے نام کا گیت شروع کیا۔ دل فریفتہ ہوا۔ عقل اڑ گئی۔ فکر حیران رہی۔ صبر جاتا رہا عشق باقی رہا جو شوق کہ آرزو کا رفیق ہلاکت کا ساتھی اور اس دروازے کے دیکھنے کا ذمہ دار تھا چل دیا کہ اے غلام! جب عاشق صادق کی آنکھ کے لیے بڑے محبوب کے جمال کی طرف دیکھے تو اس کی عقل کا آئینہ اس کے معانی کی خوبصورتیوں اور خوبصورتیوں کے معانی کے سامنے ہوتا ہے۔

تب اس کے صیقل کرنے میں اس کی لطافتوں کی خوبصورتی کی جلا کے لیے استعداد پاتا ہے اس کے چہرے کے جمال کا عشق اس کے دل کی تختی کی صفائی پر منقش ہوتا ہے اس کے نور کی شعاع کا اس کے دل پر اثر پڑتا ہے اس کی طلب کی حرکات پھیل جاتی ہیں وہ قوائے روحانیہ کہ جن میں محبوب کی صفات کا جمال ہے۔ برانگیختہ ہوتی ہیں' اس کا سلطان سر کی طرف چلتا ہے۔ آنکھ دیکھنے کی طرف مشغول ہوتی ہے عقل سکر سے بھر جاتی ہے روح عشق کے نزدیک ہو جاتی ہے پھر دل کی طرف لوٹتی ہے' اس کو بے قراری سپرد کرتی ہے' فکر پر لوٹتی ہے' اس میں حیرت کو رکھتی ہے تب محبوب کے دیکھنے کا شوق بڑھ جاتا ہے مطلوب کی خوبصورتیوں کے کمال سے نفس خوش ہوتا ہے اجزاء بدنیہ کے قویٰ کے مادوں میں یہ خوشی قائم ہو جاتی ہے۔

ہر ایک عضو اس سے اپنا حصہ بمقدار طاقت لیتا ہے۔ تب تمام حواس جمال کے قیدی ہو جاتے ہیں ہر زبان غیر کی سرگوشی سے گنگی ہو جاتی ہے۔ کان کسی اور کے کلام سننے سے بہرے بن جاتے ہیں' آنکھ ماسوی کے ملاحظہ سے اندھی ہو جاتی ہے آنکھ اس کی طرف حیرت زدہ ہو جاتی ہے دل اس کے سوا کے گھبراہٹ سے انکار کرتا ہے' جلد اس کی خیانت کرتی ہے صبر اس کو محتاج کر دیتا ہے' عشق اس کا مالک بن جاتا ہے' نشہ اس کو لوٹ لیتا ہے حیرانگی اس پر غالب ہو جاتی ہے عشق اس کو قید کرتا ہے محبت اپنی شعاعوں سے اس کی عقل کی آنکھ کے نور کو اچک لیتی ہے اس کے محبوب کی توجہ اس کے دل کا قبلہ بن جاتی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اس کے مطلوب کی روح کی زندگی ہو جاتی ہے اس کے مقصود کے جلال کا چہرہ اس کی عقل کی آنکھ کا باغ بن جاتا ہے اس کی مراد کی وصل کی ناز بو اس کے دل کے سونگھنے کا گلاب بن جاتی ہے۔اس کا قرب اس کے طلب کی غایت ہوتا ہے اس کی نظر اس کی حاجت کی غایت بنتی ہے اس سے باتیں کرنا اس کا بڑا سوال ہوتا ہے اس کی حضوری اس کا اعلیٰ درجہ کا مطلب ہوتا ہے۔

پھر عقلوں کے درخت محبت کی شاخوں کے پھیلنے کے وقت دلوں کی نہروں پر وصال کے اوقات کے اصولوں کے ساتھ جمال کے پردوں میں وجد کرتے ہیں عشق کی شاخیں سوزش دل کی ہواؤں کے گیت۔ جوں جوں قدس کے باغوں سے مشتاق کے دل کے باغوں پر ہوائیں چلتی ہیں گاتی ہیں روحوں کی محبتیں شکلوں کے میدانوں میں اپنے مطلوب کی خوشبو کے سونگھنے کے لیے خوشی کے مارے جوں جوں شوق کی صبح کی ہوا گاتی ہے ناچتی ہے نشہ کے غم کی بلبل مناجات کے نغموں کے الحان کی لذات سے گاتی ہیں' صاف محبت کے پیالے قرب کی غاروں کے سانوں میں ہوتے ہیں' محبت کے پرندے خطاب کے منبروں پر مشاہدہ کی سیخوں پر چڑھ کر اسرار کے محلوں میں چلا کر خوشی سے چہچہاتے ہیں۔ دوستوں کے شوق کو جوش دلاتے ہیں۔شوق کے دفینے اسرافیل کے صور پھونکنے کے ساتھ غم کی صورتوں میں عندیہ کے میدان اور ابدیت کی زبان کی طرف سچی نشست گاہ میں بادشاہ با اقتدار کے نزدیک پہنچتے ہیں۔

اے غلام! قرب کی منازل وہ ہیں کہ جن میں وہ لوگ کہ اغیار کے ساتھ معلق ہیں نہیں اترتے اور قربت کے قرار گاہ میں وہ لوگ نہیں رہتے جو کہ نشانات سے مانوس ہیں تو عزت کا بھائی جب تک ہے کہ قناعت کی چادر میں لپٹا ہوا ہے اور تو نے جب تک طاعت کے فرض کو لازم کیا ہوا ہے قِدَم کا محبوب ہے۔

اے بچے! اس عہد کو آراستہ کر اور جب کہ تیرے رب نے لیا (عہد ازلی) اور ان دودھوں کی غذا اختیار کر کہ ان کو گواہ بنایا اس پستان کا دودھ پی کہ وہ ان کو دوست رکھتا ہے اس حقیقت کے شواہد کہاں ہیں اور وہ اس کو دوست رکھتے ہیں میرے لیے اپنے دل سے ازل کی آنکھ کی نظروں کے موضع' برادر اپنی مراد سے جلال کی نگاہ کی منزلوں کے مواقع بیان کر۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خلوتوں کے اوقات میں اس ہوا کے چلنے کا انتظار کر کہ بے شک تمہارے رب کی تمہارے زمانہ کے دنوں میں خوشبوئیں ہیں۔

خبر دی ہم کو ابوعبداللہ بن محمد بن کامل شیبانی نے کہا' کہ میں نے شیخ عارف ابومحمد شادر سبتی محل سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں بغداد میں اپنے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے داخل ہوا اور آپ کی خدمت میں ایک مدت تک ٹھہرا پھر جب میں نے مصر کی طرف لوٹنے کا مخلوق اور معلوم سے مجرور رہنے کا قدم پر ارادہ کیا تو آپ سے وِن طلب کیا تب آپ نے مجھے وصیت کی کہ کسی سے کچھ نہ مانگوں اپنی دونوں انگلیوں کو میرے منہ پر رکھ دیا اور مجھے یہ حکم دیا کہ ان دونوں کو چوسوں میں نے ایسا کیا' آپ نے فرمایا کہ اب تم درست ہدایت یافتہ ہو کر لوٹ جاؤ۔ تب میں بغداد سے مصر کی طرف آیا۔ میرا یہ حال تھا کہ نہ کھاتا تھا نہ پیتا تھا اور میں بڑا طاقتور تھا۔

عقل ایک روشن چمکتا ہوا نور ہے

اور شیخ رضی اللہ عنہ نے عقل اور شرع اور نبوت کے بارے میں فرمایا۔ عقل ایک روشن چمکتا ہوا نور ہے جو کہ فکر کی غایت کی حدود کی طرف سے عنایت کے کنارہ سے نکلتا ہے۔ ہدایت کے آئینہ کے صیقل کے لیے اس کی شعاع کا سامنا ہوتا ہے۔ تب صاحب عقل امور کی ظلمتوں اور موجودات کی تاریکیوں میں اس کی چمک دمک سے روشنی حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کی طلب کے پرندے کی کامیابی کے پر اُگ آتے ہیں اور فلاح کی صبح اس کی توجہ کے چہرہ کے لیے روشن ہوتی ہے۔ عقل ایک پرندہ غیبی ہے جو کہ قدم کی عنایت کے جال کے بغیر شکار نہیں ہو سکتا اور یہ خدائی مہمان ہے کہ جو بغیر فیض دینے والی جناب کی طرف سے نہیں اترتا جوہری صفات اور نورانی ذات فرشتوں کے آسمانوں والا ہے وہ تیری پاک روح کی جان اور تیرے دل کا جبرائیل ہے بلندی کے آسمان سے وحی لے کر تیرے دل کے رسولوں پر اترتا ہے۔ تیرے رب کی طرف سے غیب کے تحفے لے کر اترتا ہے۔ تیری کثیف صفت کو لطیف بنا دیتا ہے تیرے علم کے سیپ کو جوہر بنا دیتا ہے یہ عدل کی میزان ہے اور فضل کی زبان' کرم کی شرع حکمتوں کا معدن ہے۔ نعمتوں کی جائے قرار، فکر کا ستون، فہم کی دلیل باطن و شرع کی ترجمان

ہے اسی کی گواہی سے اٹل قضا نے پیغام کے حاکم کو حکم دیا ہے۔

اس کی سلطانی عزت اس کے کمال کی بقاء کی حکومت میں تنہا ہے۔ حکم کے بادشاہ اس کی چراگاہ کے گرد چکر لگاتے ہیں اسی وجہ سے فرمانبردار ہیں بلاغت کے پرندے اس کی چراگاہ کے گرد چکر لگاتے ہیں اس کے تحفہ اور ہدایت کے دودھ سے علوم کے بچے دودھ پیتے ہیں اس کے قہر کے غلبہ کی تعریف نے اپنے مخالف اور دشمن کو مٹا دیا اس کی حمایت کی رسی کے ساتھ دونوں جہان کی منزلیں وابستہ ہیں۔

نبوت ایک نور ہے

نبوت عزت کے انوار میں سے ایک نور ہے۔ روح القدس کی مہر اس پر لگی ہے اس کی قوت قدرت کے بڑے کام کرنے والی ہے اس کا معنی رونق کے ساتھ وسیع ہے، اس کا ظاہر خدا کے افعال کا مرید ہے عادت قدیمی کو مٹا دیتا ہے۔ اس کا باطن وحی کے نزدیک ہے۔ وہ روح القدس کا غیب اور ازل کے بھید کا معنی ہے۔ سابق قدم کا نتیجہ ہے قدر کے معنی کے لٹکن (ایک زیور، گھڑی کا پنڈولم، لٹکی ہوئی چیز) کا مشاہدہ ہے، امر کے سرّ کی جائے ادراک کی فرودگاہ (ٹھہرنے کی جگہ) ہے قدم وحدوث کے درمیان فصل کی جگہ ہے۔

وحی نبوت کے کنارہ میں ایک روشن بدر رسالت کے آسمان سے طلوع کیے ہوئے ہے۔ کلام اللہ عزوجل سے اس کو ملتی ہے اس کے ساتھ روح القدس ہوتی ہے اس کی طرف علوم کے پیچیدہ معاملات کو پھیلاتی ہے پوشیدہ اسرار اس کے نزدیک ظاہر ہوتے ہیں ابد کے نشانات کی کنجیاں اس سے ظاہر ہوتی ہیں اسی سے کائنات کے امور کی خبریں اس میں مختلف علوم عقول عوالم نشانات شواہد رسوم موتلف مختلف مرکب ثنیٰ کی مساواتیں طے کی جاتی ہیں اس کی حقیقت سے وحدانی معنے کھلتے ہیں سر ربانی بغیر وحی صریح کے طریق کے نہیں کھلتا وہ ازل کا قاصد ہے جو کہ غیب کے میدان کو اسرار قِدَم کے خزانہ اور اسرار ابد کے پوشیدہ امور کے ساتھ ملک کے امین کے ہاتھ پر پھاڑ دیتا ہے۔ وہ ملائکہ کے لشکر کا پیش رو ہے۔ اس شخص کی طرف کہ جس کے لیے کاتب تقدیر ازل کی مجلس میں ان رسولوں کا فرمان پہنچاتا ہے تب اس کا نور اس کے آئینہ دل کو جلاتا ہے اس میں دونوں جہان کے احوال کی تفاصیل کے اشخاص کونین کے احکام کی

جزئیات ہر دو ملک کی خبروں کے دقیقے منقش ہوتے ہیں پھر اس کی روشنیوں کی چمک کا اس کے دل کی جوہریت کی صفائی پر اثر پڑتا ہے اور اس کی عنایت کی آنکھ اپنے رب کی آیات کبریٰ کو دیکھتی ہے۔ رفیق اعلیٰ سے مل جاتی ہے اور اس وقت نبی اس کے دل کے نور کا طاقچہ بنتا ہے طاقچہ میں نبوت کا شیشہ ہوتا ہے اور شیشہ میں چراغ رسالت ایک نور ہے جو کہ وحی کے پَلِیتہ (فتیلہ، بتی وغیرہ) کی دم کے ساتھ معلق ہے۔ اور روحی، وحی بھیجنے والے کے غیب کا سرّ ہے۔

پس انبیاء علیہم السلام غیب ازل کے پستانوں کے دودھ پینے والے اور سرِ وحی کے مخاطب کے ہم نشین حضرت قدس کے ہم جلسہ حق کے چہروں کے سفیر ہیں افق اعلیٰ کی عزت کے سائبان ان کی جلالت کے بغیر جس کے ستون مضبوط ہوتے ہیں قائم نہیں ہوتے۔

شرافت کی بساط جس کے ارکان بنے گئے ہیں بلند مقام میں انہی کی ہیبت پر بچھائی جاتی ہے اور کوئی شکل نوری قدس اشرف کے معبدوں میں نہ ٹھہری ہوگی مگر ان کے جلال سے اس کا جلیس ہوگا اور کسی لطف معنوی نے بلند تسبیح کے سایہ کی طرف ٹھکانہ نہ لیا ہوگا مگر ان کی رونق سے اس کا غم خوار ہوگا کوئی دوست مقامات قرب تک ایسا نہیں چڑھا کہ ان کی قوتوں کے ساتھ اس کی سیڑھیاں نہ ہوں اور کوئی ولی اپنے مولیٰ کی طرف بغیر اس کے کہ ان کے راستے وطریقے اس کی سیڑھیاں بنیں نہیں چلا۔

علم کرامت کسی بشر کے لیے بغیر اس کے کہ ان کا شرف اس کا ستون بنے بلند نہیں ہوا کسی بندہ کے لیے مرتبہ کی بنیاد بغیر اس کے کہ ابراہیم علیہ السلام کی بنا پر اس کی بنیاد ہو مضبوط نہیں ہوئی۔

شراب کا سرکہ میں تبدیل ہو جانا

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن ابی بکر ابہری نے کہا میں نے قاضی القضاۃ ابو صالح نصر سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے باپ عبدالرزاق سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے والد یعنی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ ایک دن نماز جمعہ کے لیے نکلے میں اور میرے دو بھائی عبدالوہاب اور عیسیٰ آپ کے ساتھ تھے۔ راستہ میں ہم کو سلطان کے تین شراب کے مٹکے ملے جن کی بو بہت تیز تھی۔ ان کے ساتھ کوتوال اور دیگر کچہری کے لوگ تھے ان سے شیخ نے کہا کہ

ٹھہر جاؤ۔ وہ نہ ٹھہرے اور جانوروں کے چلانے میں انہوں نے جلدی کی پھر آپ نے جانوروں سے کہا کہ ٹھہر جاؤ۔ وہ اپنی جگہ وہیں ایسے ٹھہر گئے گویا کہ وہ پتھر ہیں وہ بہتیرا مارتے تھے مگر وہ اپنی جگہ سے نہ چلتے تھے اور ان سب کو قولنج کا درد شروع ہو گیا اور زمین پر دائیں بائیں سخت درد کی وجہ سے لوٹنے لگے۔ پھر تسبیح کے ساتھ چلانے لگے اور علانیہ توبہ استغفار کرنے لگے۔

پھر ان سے درد فوراً جاتا رہا اور شراب کی بو سرکہ سے بدل گئی انہوں نے برتنوں کو کھولا تو وہ سرکہ تھا جانور بھی آدمیوں کی طرح چلانے لگے شیخ تو جامع مسجد کو چلے گئے اور یہ خبر سلطان تک پہنچ گئی تب وہ ڈر کے مارے رونے لگا بہت سے محرمات کے فعل سے ڈر گیا۔ شیخ کی زیارت کے لیے حاضر ہوا اور حضرت کی جناب میں نہایت عاجزانہ بیٹھا کرتا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور آیاتِ برأت

اور شیخ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرمایا ہے کہ ارادہ ازلیہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر کی طرف نکلے اور دریتیمہ (یعنی حضرت عائشہ) کو اپنے ہمراہ لیا۔ ان کی خدمت اور صبح و شام ان کے ڈولے کے اٹھانے کے لیے اپنے غلام مسطح کو مقرر کیا پھر ایک منزل پر قافلہ اترا کہ آرام کرے اور نیند نے ان کی طاقت کی حرکات کو آرام دیا۔

غلام پر چلنے میں نیند غالب ہو گئی تب خداوندی مشیت سے حضرت عائشہ صدیقہ بعض ضروریات یعنی قضائے حاجت کے لیے نکلیں اور قدرت کے ہاتھ نے ان کے گلے کا ہار توڑ دیا گردن سے دانے نکل کر بکھر گئے وہ ان کے پرونے میں مشغول ہو گئیں تقدیر نے پکارا کہ اے جبرائیل! بی بی کے ہار کا ایک دانہ گم ہو گیا ہے تم اس کی جگہ اور دانہ رکھ دو، پھر مسطح جاگا، اور اپنے اونٹ کو ہانک لایا اس کو اس بات کا علم نہ تھا جب مدینہ تک پہنچا اور ان کو نہ دیکھا تو پھر ان کے پیچھے لوٹا۔ تقدیر نے اس اسرار کے خزانہ کو جوش دیا اور شریروں کی تہمتوں کے شرار سے بھڑکنے لگے۔

پھر جب یہ بات وحی کی پستان کے دودھ پینے والے ازل کے بھید اٹھانے والے، غیب کی امانتوں کے محافظ، حمد کے جھنڈے کے اٹھانے والے کو پہنچی اور ان کے بہتانوں کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

آنکھوں کے اشارے کا گمان کیا۔ان کے شرک کے اشارے دیکھے تو آپ ﷺ کا دل رنجیدہ ہوا۔آپ کی عقل رنج کے نیزہ سے زخمی ہوئی ان کے دل کا شیشہ پھٹ گیا ان کا جما ہوا امر پارہ پارہ ہو گیا اور بی بی سے شفقت سے معنوی بات کہی اور محبت سے ایک پوشیدہ اشارہ کیا کہ تم اپنے باپ کے گھر چلی جاؤ۔تمہارے بارے میں عنقریب مجھے خبر مل جائے گی۔

تب ان کے آنسو جاری ہوئے اور آہ سوزاں کا ان پر غلبہ ہوا ان کی خوشی کا دن رات بن گیا ان کی راحت کی رات سیاہ ہو گئی ان کی سوزش کے سانس چڑھ گئے۔ان کا صبر جاتا رہا اور کہا کہ کس وجہ سے مجھے چھوڑا جاتا ہے حالانکہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ زیادتی کی ہے۔ کیا سوتیلوں کی شکایت کی وجہ سے مجھ کو میرے حبیب نے چھوڑ دیا ہے ان سے کہا گیا کہ اے صدیقہ اور حقیقہ سیدہ برأت بقدر محبت آیا کرتی ہے اور فتح مندی صبر کی بغل میں ہوتی ہے اور جب اس نے حال معلوم کیا اور غصہ ظاہر ہوا تو اس کے صبر کا بدل اس کے حال کے ظاہر ہونے سے بے نور ہونے لگا اور سانسوں کے چڑھنے سے اس کے حواس کے ستارے ڈوب گئے اس کی آنکھوں کے آنسو اپنی آگ کی سوزش سے گرنے لگے اس کا سیدھا قد انکسار کی تختی پر ٹیڑھا ہو گیا۔اس کے محبوب کے ہجر کی مدت لمبی ہو گئی۔مطلوب کے پستان کا دودھ معدوم ہو گیا۔اور کہا کہ اے میرے خدا! تجھی سے ذلیل مدد طلب کرتا ہے تیری ہی عزت کی درگاہ کی طرف مظلوم پناہ لیتا ہے تیرے سوا کون ہے کہ رنجیدہ کے رنج کو دور کرتا ہے۔تیرے سوا کون ہے کہ بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے تو میری عصمت کی طہارت سے زیادہ واقف ہے میرے سوال کا مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔

اس نے یعقوبیہ قبہ پکڑا اور فرقت نے یوسفی حالت بنا دی۔اس کے قبہ کی ظلمت غم کے یوسف کا قید خانہ بن گئی۔اس پر حبیب کی جانب سے ہوا چلی کہ کیا حال ہے؟ تب اس نے کہا کہ میں فصاحت کے پردہ میں پرورش یافتہ ہوں اور اس کی ہم نشین ہوں جو کہ ضاد کے بولنے میں زیادہ فصیح ہے تا مخاطب قریب کے لیے ہوتی ہے اور کاف غائب بعید کے لیے کہاں انت کی تا اور کہاں ذاك کا کاف، کہاں ھذہ کی ھا اور کہاں تیکم کا کاف، جمع کی میم ہر دو مذکورہ میں سے ایک کی تخصیص ضروری نہیں بناتی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ایک میرے رب تک میں چھوڑنے والے کی آنکھ کی سیاہی اور غائب کے دل کا سُوَیدا (وہ سیاہ نقطہ جو انسان کے قلب پر ہوتا ہے) اعراض (منہ پھیرنا) کرنے والے کی محبت کا پھول تھی لیکن زمانہ کے حالات ہیں جو کہ بدلتے رہتے ہیں اور فصل ہیں جو کہ غالب ہوتے ہیں۔

اے میرے ربّ! میرے فکر کے دریا نے مجھے غرق کر دیا۔ میرے غم کی گرمی نے مجھے جلا دیا میرے دل کے رنج نے مجھے رنجیدہ کر دیا تب آسمانی فرشتے چلائے اور قدس کے دربار کے رہنے والوں نے مختلف قسم کی تسبیح شروع کی۔ نور کے معبدوں کے درویش گھبرا گئے نورانی شکلیں اور روحانی روحیں کہنے لگیں وہ ذات پاک ہے جو کہ شکستہ خاطر کو باندھتا ہے اور حقیر کو عزیز بناتا ہے خداوندا پاک فراش نبوت کا صاف دل مکدر ہو گیا اور شرف کے سمندر کے موتی کی عقل کا جوہر ٹوٹ گیا ہے۔

رسالت کا پھول فاسقوں کی تہمت سے پژمردہ ہو گیا۔ وحی کے پستان کے دودھ پیئے ہوئے کا دودھ منافقین کے جھوٹ بولنے سے چھوٹ گیا ہے ملک کے قاصد اور ملائکہ کے لشکر کے سپہ سالار سے کہا گیا کہ اے جبرائیل! ازل کے غیب کی تختی میں سے عیب کی برأت کی غیب کی زبان سے سترہ آیات لے جا کیونکہ میں نے ازل وقدیمی تقدیر میں ہی وہ کہہ چھوڑی ہیں میں نے ان کو بی بی عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے کپڑے کے لیے قیامت تک نقش بنا دیا ہے۔ تب ازل کا قاصد سردار بافضیلت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ نور میں آیات لے کر اترا۔ جب صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آیات کی نرم آواز سنی اور ان کو بشارت معلوم ہوئی تو کہنے لگیں وہ ذات پاک ہے جو کہ شکستہ خاطر کی تسلی کرے اور حقیر کو عزت دے مظلوم کا انصاف کرے۔ غموں کو دور کرے۔

خدا کی قسم مجھ کو گمان نہ تھا کہ میرا رب بابرکت بلند میرے بارے میں قرآن نازل فرمائے گا اور اپنے نبی کے پاس میرا وحی کے طور پر ذکر کرے گا لیکن مجھے یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں میری برأت کے بارے میں جتلا دے گا پس مظلوم کو خدا کی مدد سے ناامید نہ ہونا چاہیے اور مقہور کو صبر پر ہی بھروسہ ہوتا ہے کیونکہ جو کچھ تقدیر کے پردوں میں ہے وہی رات دن میں بدلتا رہتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

معرفت اور مدہوشی

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن محمد بن ازدمر نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے خبر دی ہم کو عبداللہ بن محمد بن علی توحیدی نے کہا کہ میں نے اپنے ماموں قاضی القضاۃ ابوصالح نصر بن الحافظ ابوبکر عبدالرزاق سے سنا کہا کہ میں نے شیخ عارف ابوعمرو عثمان صریفینی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرا ابتدائی حال یہ تھا کہ میں ایک رات صریفین میں باہر تھا' چت لیٹا ہوا تھا تب پانچ کبوتر اڑتے ہوئے مجھ پر سے گزرے میں نے ایک کو بزبان فصیح جیسے آدمی بولتا ہے یہ کہتے ہوئے سنا ''سبحان من عندہٗ خزائن کل شیء'' وما ننزله الا بقدر معلوم۔ (الحجر:۲۱) یعنی وہ اللہ پاک ہے جس کے پاس ہر شے کے خزانے ہیں اور نہیں اتارتا مگر ایک معلوم اندازہ کے مطابق اور دوسرے کو یہ کہتے ہوئے سنا ''سبحان من'' اعطی کل شیء خلقه ثم هدیٰ (طٰہٰ:۵۰) یعنی وہ پاک ذات ہے کہ جس نے ہر شے کو پیدا کیا پھر ہدایت دی۔ تیسرے کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ سبحان من بعث الانبیاء حجة علیٰ خلقه و فضل علیهم محمداً صلی اللّٰه علیه وسلم۔ یعنی وہ اللہ پاک ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو مخلوق پر حجت بھیجا اور ان سب پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت دی اور چوتھے کو سنا وہ کہتا تھا کہ کل ما کان فی الدنیا باطل الا ما کان لله ورسوله۔ یعنی ہر شے کہ دنیا میں ہے برباد ہے مگر جو کہ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہو اور پانچویں سے سنا کہ وہ یہ کہتا ہے۔ یا اهل الغفلة عن مولا کم قوموا الی ربکم رب کریم یعطی الجزیل و یغفر الذنب العظیم۔ یعنی اے مولا سے غفلت کرنے والو! تم اپنے رب کی طرف کھڑے ہو جاؤ جو کہ رب کریم ہے۔ بہت کچھ دیتا ہے اور بڑے گناہ بخشتا ہے وہ کہتا ہے کہ مجھ کو یہ سن کر غش آ گیا اور ہوش آیا تو میرے دل سے دنیا اور اس کی ہر چیز کی محبت جاتی رہی جب صبح ہوئی تو میں نے خدا سے عہد کیا کہ میں اپنے آپ کو ایسے شیخ کے سپرد کروں گا جو میرے رب کا راستہ مجھے بتلائے اور میں وہاں سے چل دیا مجھے معلوم نہ تھا کہ کدھر جا رہا ہوں تب مجھ کو ایک شیخ ملا جو کہ باہیبت اور روشن چہرہ تھا۔ مجھ کو اس نے کہا السلام علیک یا عثمان، میں نے ان کو سلام کا جواب دیا۔ اور قسم دی کہ آپ کون ہیں؟ اور میرا نام آپ نے کیسے پہچان لیا حالانکہ میں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ اس نے کہا میں خضر ہوں اور میں اس وقت شیخ عبدالقادر کے پاس تھا انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے ابوالعباس! آج کی رات صریفین والوں میں ایک شخص کو جس کا نام عثمان ہے، کشش ہوئی ہے۔

وہ خدا کی طرف متوجہ ہے۔ خدا کی طرف سے وہ مقبول ہوا اور ساتویں آسمان سے اس کو پکارا گیا۔ اے میرے بندے تو خوش آیا۔ اس نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا کہ اپنے آپ کو ایسے شخص کے سپرد کرے جو کہ اس کو پروردگار عزوجل کی راہ دکھائے سو تم جاؤ اور اس کو راستہ میں پاؤ گے اس کو میرے پاس لے آؤ۔ پھر مجھے کہا کہ اے عثمان اس زمانہ میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ عارفوں کے سردار ہیں اور اس وقت آنے والوں کے قبلہ ہیں تمہیں ان کی خدمت میں حاضر ہونا اور ان کی خدمت وعزت کرنا لازم ہے۔ پھر مجھے کچھ خبر نہ ہوئی مگر اس حال میں کہ میں بغداد میں بہت جلد پہنچ گیا اور خضر علیہ السلام مجھ سے غائب ہو گئے پھر میں نے ان کو سات سال تک نہ دیکھا۔ تب میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے فرمایا کہ ایسے شخص کو مرحبا ہے جس کو اس کے مولیٰ نے جانوروں کی زبانوں میں اپنی طرف جذب کر لیا اور اس کے لیے بہت سی نیکی جمع کی۔

اے عثمان عنقریب خدا تعالیٰ تم کو ایک ایسا مرید دے گا جس کا نام عبدالغنی بن نقطہ ہو گیا وہ بہت سے اولیاء سے بڑھ جائے گا اللہ تعالیٰ اس کے سبب فرشتوں کے ساتھ فخر کرے گا پھر میرے سر پر ایک ٹوپی رکھی جب وہ میرے سر پر آئی تو میں نے اپنے تالو میں ایسی ٹھنڈک پائی جو میرے دل تک پہنچی میرا دل برفانی ہو گیا۔ تب مجھ کو عالم ملکوت کا حال معلوم ہو گیا میں نے سنا کہ تمام جہان اور اس کی چیزیں مختلف بولیوں میں خدا کی تسبیح وتقدیس بیان کر رہی ہیں۔ قریب تھا کہ میری عقل جاتی رہے تب آپ نے مجھ پر روئی ڈال دی جو کہ آپ کے ہاتھ میں تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میری عقل قائم رکھی اور میرا حوصلہ بڑھا دیا۔

پھر مجھے خلوت میں آپ نے بٹھلایا اور میں اس میں کئی مہینے تک رہا خدا کی قسم میں نے کوئی امر ظاہر وباطن میں ایسا نہیں پایا کہ جس کی مجھے آپ نے میرے بولنے سے پہلے خبر نہ دی ہو اور نہ میں کسی مقام پر پہنچتا اور نہ کوئی حال مشاہدہ کرتا اور نہ کوئی غیب کا حال مجھ پر کھلتا مگر

MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

آپ پہلے ہی سے مجھے خبر دے دیتے اور اس کے احکام مفصل بیان کر دیتے اس کی مشکلات حل کر دیتے اس کی اصل وفرع مجھے بتلا دیتے ہمیشہ آپ مجھ کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچاتے رہے جہاں تک خدا کے علم میں تھا مجھے ان امور کی خبر دی جو مجھ پر پیش آنے والے تھے۔تیس سال کے بعد وہ ویسے ہوئی جیسے آپ نے خبر دی تھی۔آپ سے مجھے خرقہ پہننے اور ابن نقطہ کے مجھ سے خرقہ پہننے کے زمانہ میں پچیس سال کا فاصلہ تھا وہ ویسا ہی نکلا جیسا کہ شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔

اور فرمایا شیخ رضی اللہ عنہ نے وصال کی سحروں کی ہوائیں جب کہ متروکین کے مکانوں پر گزرتی ہیں تو وہ شوق سے روتے ہیں اور اتصال کی راتوں کے خیال جب کہ مہجورین کے بستروں پر آتے ہیں تو وہ رو پڑتے ہیں شوق کی تانتیں جب محبت کی مجلس میں مشاہدہ کی لکڑیوں پر ازل کے عشاق کے ہم جنسوں اور محبت کے پستانوں کے دودھ پینے والوں کے سامنے سوار ہوتی ہیں تو دلوں کے باغوں میں عقلوں کے درخت ہلتے ہیں' نفوس کی شاخیں شکلوں کے ڈبوں میں ہلتی ہیں' دلوں کے جواہر خوشی کے مارے صورتوں کے محلوں میں رقص کرتے ہیں۔دوستوں کی عقلیں مبانی کے معانی میں خوشی کے مارے وجد کرتی ہیں کشف کے چقماق جگروں کے جلانے میں عشق کی آگ کے شرارے جھاڑتے ہیں اشخاص کے اجزاء کے ذرات کو ہیبت کی بجلیاں جلا دیتی ہیں موجودات اپنے ساتھیوں کے ساتھ موج میں آتے ہیں عشق کا تیرانداز اپنے تیر سے عاشقوں کے اسرار کو زخمی کر دیتا ہے۔

دلوں کے ارکان کی بنیادیں ہل جاتی ہیں آنکھیں اس کے دیکھنے کے نشہ سے حیران رہتی ہیں ارواح اس سوال کے کرنے پر متوجہ ہوتی ہیں کہ کیا چیز ہے۔آنکھیں آنسوؤں کے گرانے کی وجہ سے دیکھنے سے رک جاتی ہیں۔احوال کا آدم اعتراف گناہ کے قدم پر کھڑا ہوتا ہے۔ ہمت کا ابراہیم علیہ السلام اس دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے کہ میں ''اس امر کی طمع رکھتا ہوں کہ خدا میری خطا کو معاف کر دے۔''

عزیمتوں کا موسیٰ اس طور کی چوٹی پر پہنچ کر بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے کہ ''میں نے تیری طرف رجوع کیا ہے'' عشق کا ایوب اس ہاتھ سے اشارہ کرتا ہے کہ مجھ کو تکلیف پہنچی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شیفتگی کا سلیمان اپنی حکومت کے غلبہ کی خوشی کی بساط پر اس ہوا سے اٹھایا ہوا گزرا کہ تمہارے رب کی تمہارے زمانہ کے دنوں میں خوشبوئیں ہیں۔ دل کی چیونٹی نے سلطان جلال کے لشکر کے بہلنے اور ملک کمال کے لشکروں کے غلبہ کے وقت خطروں کی رعایا سے کہا اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ تب قرب کی روشنیاں ظاہر ہوئیں اور قرب کی شعاعیں پھیل گئیں ملاقات کے سائبان تنے گے۔ قدس کے فرشتوں کے تختوں پر حضوری کی بساط بچھائی گئی۔ مشاہدہ کی زمین میں بادشاہ کے جھنڈے کے نیچے خلوت کی مجلس منعقد ہوئی امن کے حرم میں جمال کے خیموں کے درمیان جلوہ کی دوال بندیاں کس دی گئیں عاشق کا حال درست ہو گیا عاشق اپنے محبوب کے ساتھ مل گیا خوشیوں کے پیالے میں پینے والے کے شراب پیالے دور کرنے لگے وقت معطر ہو گیا۔ نصیبہ نیک ہوا۔ کینہ جاتا رہا ازل کے اوصاف کے راستوں کے اطراف میں قِدَم کے غیب کے اسرار ظاہر ہونے لگے۔ یہ راستے کیسے باریک معنی ہیں۔ وہم ان کی کیفیت کی معرفت سے مدہوش رہے اور کیسے باریک معنے ہیں کہ فکر کے اندیشے اس کی ماہیت کے علم سے تنگ ہیں۔ وہ بجلی کی طرح دلوں کی آنکھ کے سامنے ابد کے بادلوں سے چمکتے ہیں اور آفتاب کی طرح حال کے بروج کے دوروں سے چڑھتے ہیں خدا کی قسم اس وقت جب کہ وہ بجلی بھی حیران رہ جاتی ہے آفتاب بھی اس کے ظہور اور روشنی کے وقت شرمندہ ہوتا ہے۔

جب ارادہ کے ہاتھ نے خطاب کی آنکھوں کے لیے اس کے جمال کی پیشانی سے حجاب کے نقاب کو ظاہر کر دیا۔ ازل کے مشاطوں نے اس کو عشاق طالبوں کے خوش کرنے کو جلا کے تخت پر بٹھا دیا۔ نورانی لوح نے اس کو دور اور قریب کے چھپے مکانوں سے ظاہر کیا۔ وحدانی وصف نے اس کی بلندیوں اور معنوں کی تعریف کو ظاہر کر دیا۔

اس کی جمال کی آنکھوں نے مشتاقوں کی محبتوں کو اشارہ کیا۔ اس کی تیز نظروں نے عارفین کی اونچی نگاہوں کی حیرت سے باتیں کی اور جب وہ اس کی جلا کو دیکھنے کے لیے آئے اس کی رونق مشاہدہ کے لئے حاضر ہوئے تو اس کے جمال کا تاج اس کے کمال کی مجلس میں اچھلا۔ پھر ان کے سروں پر اس نے قبول کے جواہرات اور رضامندی کے موتی نچھاور کیے پھر عزت کے پردوں، کبریا کی چادروں میں، عظمت کی آڑ میں چھپ گیا۔ تب دل سوزش اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شوق کی وجہ سے ٹکڑے ہو گئے اور روحیں پیاس اور جلن کے مارے حیران ہوئیں۔ عشق کی شاخیں جھکنے لگیں اور سوزش کی ہوائیں باتیں کرنے لگیں۔ صبر کے پتے جھڑنے لگے۔ فراق کے قلق کا شکوہ کرنے لگے۔

اے روحوں کی سواریو، ان منازل کی طلب میں سعی کرو۔ اے دلوں کی شریف سواریو، ان درجات کے حاصل کرنے کی طرف جلدی کرو اور ''فرما دو اے نبی! تم عمل کرو، سو عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومن لوگ تمہارا عمل دیکھیں گے۔''

لے جو چاہتا ہے

خبر دی ہم کو ابوالفتح عبدالرحمٰن بن شیخ صالح ابوالفرج توبہ بن ابراہیم بن سلطان بکری صدیقی بغدادی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ مکارم النہر خالصی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں ایک دن شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے سامنے مدرسہ میں ازج کے دروازہ بغداد میں بیٹھا تھا تب ہمارے سامنے سے ایک تیتر اڑتا ہوا گزرا میرے دل میں گزرا کہ میں اس کو کشک (آب جو باہر کہ یا باشیر جوش داد ۲پ منتہی الادب) کے ساتھ کھانا چاہتا ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں نے زبان سے اس کا اظہار نہ کیا تھا۔

تب شیخ نے بھی میری طرف ہنس کر دیکھا اور اوپر کو دیکھا تو وہ تیتر مدرسہ کی زمین پر گر پڑا اور اس نے سعی کی یہاں تک کہ میری ران پر ایک گھنٹہ تک ٹھہرا رہا تب شیخ نے کہا کہ اے مکارم! لے جو چاہتا ہے یا یہ کہ خدا تعالیٰ تیرے دل سے تیتر اور کشک کھانے کی رغبت دور کر دے۔

مکارم کہتے ہیں کہ اس وقت سے اس وقت تک میرے دل میں تیتر اور کشک کی عداوت پیدا ہو گئی وہ میرے سامنا بھنا ہوا اور پکا ہوا رکھا جاتا ہے اور میں اس کی خوشبو کی بوجہ کراہت کے طاقت نہیں رکھتا اور پہلے اس سے میں تمام لوگوں سے زیادہ اس کو چاہا کرتا تھا۔

اور یہ کہا کہ ایک دفعہ میں آپ کی مجلس میں حاضر ہوا اس وقت آپ واصلین کے مقامات اور عارفین کے مشاہدہ کا ذکر کر رہے تھے یہاں تک کہ ہر ایک شخص جو حاضر تھا اللہ تعالیٰ کا شائق بن گیا میرے دل میں یہ گزرا کہ خدا تعالیٰ کی طرف جانے اور مقصود حاصل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کرنے کا کیا طریق ہے تب آپ نے قطع کلام کیا میری طرف متوجہ ہوئے فرمایا: اے مکارم! تم میں اور تمہارے مقصود حاصل کرنے میں دو قدم ہیں۔ ایک قدم سے دنیا کو اور دوسرے قدم سے اپنے نفس کو قطع کر دے پھر تو ہے اور تیرا رب۔

اور رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے محبوب کی جدائی ایک ایسی آگ ہے کہ جس کو رکاوٹ کے مالک (اللہ تعالیٰ) نے سوزش کی جہنم میں بھڑکایا ہے اور مطلوب کا گم ہونا ایسی کڑک دار آوازیں ہیں کہ عشق کے بادل سے دوری کے قرضدار کی طرف بھیجی جاتی ہیں شہود کا چھپ جانا ایک ایسی جدائی ہے کہ جس میں وصال کی شاخیں اتصال کے باغوں میں دبلی ہو جاتی ہیں۔

روشن چیز کا پردہ میں ہو جانا ایک ایسی تلوار ہے کہ جس کو محبوب نے ناز کے میان سے ملال کے ہاتھ سے کھینچا ہو۔

حاضر کا غائب ہونا ایک ایسا شرارہ ہے کہ جسکی محبت کا چقماق عشق کے دل کے جلانے میں روشن کرتا ہے۔

حبیب کا کنارہ کش ہونا ایک ایسا تلخ گھونٹ ہے جس کو عاشق دوست کے ہاتھ سے رکاوٹ کے پیالوں میں ایک ایسی لذت کے ساتھ کہ جو شہد سے زیادہ شیریں ہے گھونٹ گھونٹ پیتا ہے۔

قریب کی جدائی ایک عذاب ہے کہ جو دلوں کی جدائی کی لپٹ کی سوزش سے گلاتا ہے۔

عتاب کی باتوں کے نشہ سے مست ہونا نفوس کو آرزوؤں سے بھی زیادہ مرغوب ہے۔

دوست کی جدائی ایک غلبہ ہے کہ ارواح کے پہلوؤں کو شیفتگی کے غلبہ کی پامالی کی سختی سے عشق کے چٹیل میدانوں اور خواہشوں کے پردوں کے ڈھیروں میں سختی سے پچھاڑتی ہے۔

فتح کی عروسیں معانی کے ایسے جواہر ہیں کہ جن کو قدم کے ناظم نے زور دیا ہے' کشف کے باغ بیان کے ایسے باغ ہیں جنہوں نے حکمتوں کے پہلوؤں کو اگایا ہے۔

شوق وہ پردے ہیں کہ نبیوں کی دلہنوں کے چہروں کے جمال پر لٹکتے ہیں۔ محبت کے وہ آفتاب ہیں کہ ان کے انوار کی شعاعیں دلوں کے شہروں کے کنگروں پر ہی گرتی ہیں۔

مشاہدہ وہ شراب ہے کہ وصل کی مجلس میں امید کے سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک عارفین کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

خواہشوں سے اوپر قدم کے سایوں کے نیچے، عاشقوں کی سواریوں کے قاصدوں کے آگے۔ جناب قرب کی سواریوں کے چلانے والوں کے پیچھے چراگاہ کے رب کے جمال کی نوجوانی کی دائیں جانب سے ازل کے ساقی، ارواح کے ہم نشینوں پر خطاب کے پیالوں میں چکر لگاتے ہیں۔

اے عاشقو! جو کہ صفات خدا کے کمال کے معانی میں شیفتہ ہو کھڑے ہو جاؤ اے لوگو! جو کہ حبیب قریب کے عشق میں سچے ہو اس وصال کی طرف کھڑے ہو جاؤ کیونکہ ہر ایک اس نغمہ کے گانے والے کے نغمہ کے سننے سے مزے لے رہا ہے یا مطرب کے الحان کی عمدگی سے اس انقلاب کی سعادت سے بوجہ غم و گریہ غم خوار کے فی الفور مضطرب ہے یا ایسے حدی خوان کی آوازوں کی خوشی سے جو کہ اس عزت ظاہری کی مجلس کی طرف بلا رہا ہے۔

شیفتگی سے غمزدہ ہے بے شک یہ تقدیر کا محرک ہے کہ اس کی روح اس کی مجلس کی نظر کی حلاوت کو یاد کر رہا ہے کہ جب لیا تیرے رب نے (الخ) اس کے باطن کا دفینہ ایسے سماع کی لذت کی طرف جوش مار رہا ہے جو کہ الست بربکم کی حضوری کے وقت اس کے سننے سے باقی رہ گیا تھا اور ارواح شکلوں کی صورتوں سے مجرد تھیں عالم نوری میں ان کو علیحدہ بنائے ہوئے تھا۔

اب اگر تیری روح کا دماغ انس و محبت کی خوشبو پائے جس پر حبیب اعظم کے ذکر کے وقت کرم کے موسم بہار کے باغوں سے ہوا چلے تو یہ جناب ابد کی طرف وارد ہونے والی ہے وہ تجھے محبت کی بیعت کے شرط الزام کو عہد قدیم کی خوبیوں کی حرکات سے یاد دلاتا ہے۔

تب دل میں مہجور کے افسوس کی آگ انقطاع کی وحشت کی وجہ سے بھڑک اٹھے گی فرقت احباب سے سوزش محبوب کا انگار باطن میں روشن ہوگا۔ دوستوں کے گم کرنے والی سوزش کے تشنہ کی زبان سے پکارے گی

علیٰ مثل لیلیٰ یقتل المر نفسه

و یحلو له مر المنا یاد یعذب

ترجمہ: لیلیٰ جیسے (محبوب) پر مرد اپنے نفس کو قتل کر ڈالے گا کڑوی آرزوئیں اس کی میٹھی و شیریں ہوں گی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خشک کھجور سرسبز ہوگئی شیخ کی برکات

خبر دی ہم کو ابو عبداللہ الواحد بن صالح بن یحییٰ قرشی بغدادی نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ ابوالفرج حسن بن محمد بن احمد دیرہ بصری نے کہا کہ میں نے شیخ ابوالعباس احمد بن مطیع بن احمد باجیرانی سے سنا کہا کہ میں نے شیخ صالح ابوالمظفر اسماعیل بن علی بن سنان حمیری زریرانی سے سنا وہ نیک شیخ تھا۔ اور شیخ پیشوا علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہ چکے تھے کہا کہ شیخ سردار علی بن الہیتی جب بیمار ہوتے تو بسا اوقات میری زمین کی طرف جو کہ زریران میں تھی تشریف لاتے اور وہاں کئی روز گزارتے۔

ایک دفعہ آپ وہیں بیمار ہوئے تب ان کے پاس میرے سیّد شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ بغداد سے عیادت کے طور پر تشریف لائے دونوں حضرات میری زمین پر جمع ہوئے اس میں دو کھجوریں تھیں جو کہ چار سال سے خشک تھیں ان کو پھل نہ آتا تھا۔ ہم نے ارادہ کیا کہ ان کو کاٹ دیں۔

تب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اس میں سے ایک کے نیچے وضو کیا اور دوسری کے نیچے دو نفل پڑھے تب وہ سبز ہوگئیں ان کے پتے نکل آئے اور اسی ہفتہ میں ان کا پھل آ گیا حالانکہ ابھی کھجوروں کے پھل کا وقت نہ آیا تھا میں نے کچھ کھجوریں اپنی زمین کی لے کر حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر کیں آپ نے اس میں سے کھائیں اور مجھ کو کہا اللہ تعالیٰ تیری زمین تیرے درہم تیرے صاع اور تیرے دودھ میں برکت دے۔

وہ کہتے ہیں کہ میری زمین میں اس سال سے پہلے سے دگنا تگنا پیدا ہونا شروع ہوا میرا یہ حال ہوا کہ جب میں ایک درہم کہیں خرچ کرتا ہوں تو اس سے میرے پاس دگنا تگنا آ جاتا ہے اور جب میں گندم کی سو بوری کسی مکان میں رکھتا ہوں پھر اس میں سے پچاس بوری خرچ کر ڈالتا ہوں اور باقی کو دیکھتا ہوں تو سو بوری موجود ہوتی ہے میرے مویشی اس قدر بچے دیتے ہیں کہ میں ان کا شمار بھول جاتا ہوں اور یہ حالت شیخ رضی اللہ عنہ کی برکت سے اب تک ہے۔

اسماء کے اسرار

(اور رضی اللہ عنہ) نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر معراج کی ہر بلند اسم تک انتہا ہے اور ہر سیڑھی جو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

چڑھنے کے لیے ہے سوا سی کے نام سے اس کے عروج نے اپنے اسماء میں تجلی حاصل کی ہے تب تجلی اس کے افعال میں ظاہر ہوئی اور تمام موجودات تجلیٰ کے اشراق سے روشن ہوگئی دونوں وجودوں میں شواہد تفصیل کی تفصیل ہوگی۔ دونوں عالم میں عدل کے حکم کا قبا میں ظاہر ہو گا پھر اسماء ظاہر ہوئے اور صفات متفرق ہوگئیں لغات مختلف پیدا ہوئے افعال کا مقابلہ ہونے لگا۔ انواع کی تقسیم ہوئی، جنسیں معین ہوئیں پس سب کے سب عدل کے غلبہ سے معتدل ہیں اور ہر ایک اس کی توحید کو اس وجہ سے کہ اس میں تجلیٰ ظاہر ہوئی ہے بیان کرر ہا ہے۔

اسی کی طرف اس وجہ سے اشارہ کرتا ہے کہ اس کے اندر اس کے اسماء کے اسرار پوشیدہ ہیں اس کو اس وجہ سے پہچانتا ہے کہ ازل میں اس کا علم اس کے ایجاد کرنے سے متعلق ہیں وہ سب کے سب دنیا میں حیران ہیں اگر اس کی رحمت جو کہ اس کی معرفت میں اس کے حسن سے لی گئی ہے مہربان نہ ہوتی اگر حیرت کا ادراک نہ ہوتا تو ہوا اپنی سخت پکڑ کو اپنے اسماء کی تجلیات میں پہاڑ کے لیے ظاہر کرتا تو ٹھہر جاتے سمندروں پر کرتا تو وہ بے قرار ہوتے آگ پر ظاہر کرتا تو وہ شعلہ مارتی اب جو چیز اس کی وجہ سے ٹھہرتی ہے اسی کے سبب حرکت کرتا۔ ہے اور عرش پر اپنے بلند نام کے انوار کو ظاہر کیا۔ تب اس کے فرشتے اس درگاہ کے مناسب پیدا ہونے لگے۔ سو ان میں سے ہر ایک کی روح ہے پھر روح کے لیے ان کی روحوں میں سے نفس ہے ان کے اذکار میں سے ہر ذکر کے لیے روح ہے، ہر ایک کو اس کی تجلی کی عظمت نے جو کہ اس کے ناموں میں ہے، بیہوش کر دیا ہے۔

تب ان کے اشخاص ان اسماء سے متاثر ہوئے وہ بیہوشی کی وجہ سے ذاکر ہیں اور ذکر سے بے ہوش ہیں اب ان کا ذکر اسم کے لحاظ سے تو تو ہے بیہوشی کی وجہ سے ہو ہو ہو۔ عظمت کے لحاظ سے آہ آہ آہ۔ تجلیٰ کے لحاظ سے ہا ہا ہا۔ ستر کی وجہ سے سبحانك سبحانك سبحانك ہے یعنی تو پاک ہے، تو پاک ہے، تو پاک ہے۔ کروبیوں نے خدا کی تسبیح کہی صف بستہ حیران رہ گئے۔ روحانیوں نے فریادیں کیں۔ مقربین نے تسبیح پڑھی اس کے انوار ہر ایک موجود میں ایسے روشن ہوئے کہ اس سے اس کے وجود کا سرّ اس کے ظہور سے ظاہر ہوا اس سے اس کی عبودیت اور غلبہ کا اقرار ہوا پس ذکر ذاکرین کے اٹھانے والے رہنے والوں کے مسکن

اور ایسی شے کی طرف کھینچنے والے ہیں کہ جس کے جلال کے خیموں نے محفوظ اسماء اور عجائب صفات کو چھپا رکھا ہے۔

اب عارفین کے اسرار اس کے اسماء کے معارف میں پھرتے ہیں وہ ایسا پھرتا ہے کہ جن کے باعث ان کے چہروں کے دور میں ان چیزوں کو مشاہدہ کرتے ہیں کہ جو ان میں ملک اور ملکوت کے دونوں وجود والوں نے امانت رکھا ہے یہاں تک کہ عالم ملکوت میں اس کی تقدیر کے بھید کے جاری ہونے کو انہوں نے معلوم کر لیا ہے اب کوئی معلوم باقی نہیں رہا مگر یہ کہ اس کے دقیقہ کے بھید کو کمال اور نور کے ہاتھ سے کھینچ کر ظاہر کر دیا ہے۔ انہوں نے جانوں میں محبت کے ہیجان سے تصرف کیا۔ اس کی ہیبت کے نور کے سمندر میں غوطہ لگایا۔ پھر وہ ایسے حال میں نکلے کہ ان کے چہروں پر ہیبت کی شعائیں تھیں جن سے دیکھنے والے جنّ و انسان کی آنکھیں اچک لی جاتی تھیں وہ اس کے اسماء کے نور کے ایسے مقابل ہوئے کہ ظاہر و باطن میں ان کا وجود بھر گیا یہاں تک کہ ان سے تمام شبہات کے خطوط مٹ گئے۔

تب ان کے وجود نے اپنے وجود سے وہ بھید ظاہر کر دیئے جو ان کے لیے تقدیر کی قلم نے لکھے تھے جو کہ ہر ایک مقام قرار میں بطور امانت رکھے ہوئے تھے پس جو چیز ان سے غائب تھی وہ مخفی نہ رہی تب انہوں نے اپنے آپ کو اس سے دیکھا اور ماسویٰ کو اپنے نام کے نور سے دیکھا۔ کمال مطلق کو ملک مطلق سے دیکھا وہ اس چیز کے ساتھ چلے کہ جس کو انہوں نے ملکوت کے کناروں میں مشاہدہ کیا تھا کلمہ تکوین کے معنٰی کو کھول دیا تب ان کے لیے ہر موجودات ایسے اثر پذیر ہوئے جیسے کہ یہ کلمہ اس کے حکم سے' اے وہ ذات کہ جس نے اپنی بڑائی اور بزرگی کو عرش کے پردوں میں ظاہر کیا ہے میں تجھ سے بطفیل ان صفات کے کہ جس پر کوئی موجود پیدا شدہ غالب نہیں ایسی محبت مانگتا ہوں کہ خدا کے بھید کا مقابلہ کرے اور وحشت فکر کے آثار کو محو کر دے یہاں تک کہ میرا وقت تجھ سے خوش ہو جائے تو میں اپنے وقت سے تجھے خوش کروں۔

شیخ عبدالقادر علماء عارفین کے بادشاہ

خبر دی ہم کو ابوالمعالی عبدالرحیم بن مظفر قریشی نے کہا کہ میں نے شیخ علی بن سلیمان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نانبائی سے بغداد میں سناوہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ ابوالحسن جوسقی رضی اللہ عنہ سے سناوہ کہتے تھے کہ جوانی کے عالم میں مجھ پر ایک بڑی بلا آئی اور اس سے مجھ پر اکثر کام مشکل ہو گئے تب میں اپنے سردار علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا کہ اس کی بابت ان سے پوچھوں انہوں نے مجھ سے کہا اے ابوالحسن اپنی بلائے نازل کو جو افعال قدرت ہے پہلے شروع کر اس کے مشکلات اقوال سے حل نہیں ہوتے بلکہ افعال کے ساتھ ہوتے ہیں تم شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ کیونکہ اس وقت علماء عارفین کے وہ بادشاہ ہیں وہ متفرقین کے افعال کی باگوں کے مالک ہیں تب میں بغداد کی طرف آیا اور اپنے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو مدرسہ کی قبلہ جانب بیٹھے ہوئے پایا آپ کے سامنے ایک جماعت تھی جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو آپ نے میری طرف دیکھا۔ میں نے معلوم کر لیا کہ آپ نے میرے دل کی باتیں اور جس کام کے لیے میں آیا تھا سمجھ لیا ہے۔

تب آپ نے مصلے کے نیچے سے ایک دھاگا نکالا جو پانچ تارا بٹا ہوا تھا اس کی ایک طرف مجھے دی اور ایک طرف اپنے ہاتھ میں رکھی پھر اس کا ایک بل کھول دیا تو مجھے میری بلا سے ایک بڑی بات معلوم ہوئی اور میں نے اس کو ایک بڑا امر دیکھا اور جوں جوں اس کا بل آپ کھولتے تھے میں ایک بڑا امر دیکھتا تھا جو مجھ پر وارد ہوتا تھا جس کی کوئی حد نہیں تھی اس ضمن میں مَیں نے وہ باتیں دیکھیں کہ جن کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی۔ یہاں تک کہ پانچوں بل کھول دیئے تب مجھ پر تمام آنے والی چیزیں کھل گئیں۔

اور مجھ پر اس کے پوشیدہ امر اس کے بھید کے درمیان سے ظاہر ہو گئے میری بصیرت نورانی قوتوں سے قائم ہو گئی یہاں تک کہ حجاب پھٹ گئے شیخ نے میری طرف دیکھا اور کہا کہ اس زور سے پکڑ اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی اچھی باتوں کھولیں۔ تب میں آپ کے سامنے سے اٹھا اور واللہ میں نے آپ سے کوئی بات نہیں کی اور نہ حاضرین نے میرے معاملہ کو معلوم کیا۔

میں زریران کی طرف آیا اور جب میں اپنے سردار شیخ علی بن الہیتی کی خدمت میں بیٹھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تو انہوں نے میرے کلام کرنے سے پہلے مجھ سے کہا کیا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ شیخ محی الدین عبدالقادر علماء عارفین کے بادشاہ ہیں اور متفرقین کے افعال کی باگوں کے مالک ہیں۔

اے ابوالحسن! تیرے آنے والی چیزوں کے احکام کا تجھ کو مشاہدہ نہ ہوتا لیکن جب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی نظر تجھ پر آنے والی بلا سے مل گئی تو تجھے یہ مشاہدات دکھائی دیئے ان کے ادنیٰ کے معلوم کرنے میں عمریں فنا ہو جاتی ہیں اور اگر اس کا تمہارے لیے یہ فرمانا نہ ہوتا کہ لے اس کو قوت کے ساتھ تو البتہ تجھ سے تیری عقل جاتی رہتی اور تیرا حشر عاشقوں اور پاگلوں کے زمرے میں ہوتا انہوں نے تجھے خبر دی ہے کہ تو لوگوں کا پیشوا ہوگا کیونکہ انہوں نے تجھے فرمایا ہے کہ اپنی قوم کو حکم کر وہ اس کی عمدہ باتیں اختیار کریں۔

عارفین کے مقامات کے سات اصول

اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے کہ عارفین کے مقامات کے سات اصول ہیں: (۱) حضوری کے آداب پیروی کے لیے سیکھنا۔ (۲) ادراک سے عاجزی ترقی کے لیے (۳) معارف کی طرف توجہ کرنا ہدایت کے لیے، (۴) وصال کے لیے بھوکے رہنا۔ (۵) مناجات کے وقت ارواح کا جدا ہونا۔ اس کا حال ہو۔ (۶) وضع یہ ہو کہ توحید کے ساتھ قیام ہو سورہ اخلاص کا دل میں ذکر کرنا اور جب عارف ان مقامات میں سے کسی مقام کو پورا کر لے تو اللہ تعالیٰ ہر مقام کے آخر میں اپنی مہربانیوں کے دروازے کھول دیتا ہے اس کے سیکھنے سے حضوری کے آداب اقتدا کے لیے فراخی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ ملک اور ملکوت اور جبروت میں اس کے لیے اپنی رحمت کی بخششوں اور لطیف احسان سے ایک بساط کھول دیتا ہے پھر وہ ملک کی بساط میں علم و جسم کے ساتھ جبروت میں حال اور قلب کے ساتھ اور بساط ملکوت میں روح اور سر کے ساتھ ہو جاتا ہے تب اس کے لیے مقامات کے اسرار اور احوال کے حقائق علانیہ غیب کی نفی باطنی التفات کے فنا حکم کے جواب کے خطاب کے ساتھ ظاہر ہو جاتے ہیں ان کی روحیں قرب کی ہوا کو پا لیتی ہیں اب وہ اسی کی نسبت سے الفت پاتی ہیں اور یہی تو عرفان کا وہ راز ہے جو کہ تقویٰ سے پیدا ہوتا ہے یہی عارفین کی اول مشاہدہ اور شروع منازل ہیں پہلی حقیقت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے آداب میں سے ایک یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے معراج کی شب میں قاب قوسین میں آپ کو سلام کہا اور یہ فرمایا کہ السلام علیك ایها النبی ورحمة الله و بر کاتهٗ تو آپ نے اس کے جواب میں بوجہ عظمت حضوری کے اللہ تعالیٰ کو سلام کا جواب سلام سے نہ دیا بلکہ اس کے ہدیہ کو قبول کیا اور مکافات کا اظہار نہ کیا۔ آپ کے لیے مومنین تابعین کے حقائق روشن ہو گئے تب سلام کو اپنے اوپر اور ان پر پہنچایا اور یہ فرمایا السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین، یعنی سلام ہم پر اور نیک بخت بندوں پر ہو جب سلام، رحمت، برکت کے تین مراتب تھے۔ تو آپ کے سوا اور لوگ تین مراتب پر تھے، صدیق، شہداء، صالحین، اب صدیق سلام کے لیے شہدا رحمت کے لیے، صالحین برکت کے لیے ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واردات خدا کے افعال کے بارے میں تین قسم پر تین موقعوں پر ہیں۔

اوّل: یہ کہ میری رحمت میرے غضب پر بڑی ہے پس اسی وصف کی وجہ سے سلام واجب ہے۔ (یہ حدیث قدسی ہے: ''ان رحمتی سبقت غضبی'' ۱۲)

دوم: یہ جنت کی طرف اور یہ دوزخ کی طرف اب اس وصف سے رحمت واجب ہوئی۔

سوم: کس کے لیے آج کے دن ملک ہے، اور یہ وصف ظہور برکت کے مقابلہ میں ہے۔

اب وہ شخص کہ جس کے افعال میں اس کی رحمت اس کے غضب پر بڑھ گئی تو وہ پہلی ہی ملاقات میں باادب ہو گیا اور اس کے لیے سلام ہے وہ ان صدیقوں میں سے ہے جو کہ جبروت کی بساط پر بیٹھنے والے ہیں اور جس شخص نے اپنے رب کی رضامندی کو اپنے نفس کی خواہش پر مقدم رکھا تو وہ دوسری ملاقات کے ساتھ ادب یافتہ ہو گیا اس کے لیے رحمت ہے وہ ان شہداء میں سے ہو گیا جو کہ بساط ملکوت پر بیٹھنے والے ہیں اور جو سوائے اللہ عزوجل کے اور کسی سے نہیں ڈرتا تو وہ جانتا ہے کہ اس کے سوا اور کوئی فائدہ دینے والا نہیں ہے۔ وہ تیسری ملاقات سے ادب یافتہ ہو گیا۔ اس کے لیے برکت ہے۔ وہ ان صالحین میں سے ہوا جو کہ ملک کی بساط پر بیٹھنے والا ہے اور پھر اس شخص کا ان تینوں مقامات سے اترنا جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب میں سے ہے۔ اسی کے موافق ہے جو کہ آپ نے ان تین درگاہوں سے پائے ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کیونکہ یہ مقامات آپ کی امت کے مضبوط افراد کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے کی برکت سے ہی پیدا اور ظاہر ہوئے ہیں اور ادراک کے عجز میں پہنچنا اس کے لیے تمکین کے دروازہ تک چڑھنا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے غیب کے لیے غیب کے انوار حضوری میں اور حضوری کے اسرار میں ثابت کر دیتا ہے پس وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیوبیت کے انوار کے مشاہدہ میں ہے اور حضور میں اسرار کے ملاحظہ میں تجلی کے ساتھ اجمال وتفصیل کے طور پر صراط مستقیم وسنت رہتا ہے اور یہی وہ بات ہے کہ آپ کے طریقہ کی پیروی اور آپ کی حقیقت کی اتباع کے لیے جب وہ حاضر ہوتا ہے اور جب غائب ہوتا ہے تو اشارات کی رمزیں بقا کے ہوتے ہوئے اس کو ابد کے ساتھ اور فنا کے ہوتے ہوئے ازل کے ساتھ چھپا دیتی ہیں۔

اس کا علم یہ ہے کہ علم کے ساتھ اس کی بقا ہوتی ہے اور معلوم کے ساتھ اس کی فنا، معارف کی طرف توجہ کرنے میں فکر کے دروازہ کی ہدایت اس کے لیے کھل جاتی ہے وہ یہ کہ اس کے انوار فکر میں ملک وملکوت اور اس کے جہان میں وہ قوی ہوتا ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ ازل میں موجودات کی غلامی سے نکل چکے ہیں' اسرار تسخیر کو مجملاً ومفصلاً سمجھ گئے ہیں شریعتوں کو کشف کے طور پر قبول کر لیتے ہیں۔ ملکوتیات کو سمجھ کر تحقیق کرتے ہیں ان پر عالم ارواح میں خدا کے تحفہ میں سے وہ باتیں ظاہر ہوتی ہیں کہ جن کا اثر مومنین کی ارواح میں پڑتا ہے ان کے ایمان بڑھتے ہیں۔ ان کے مقامات ترقی کرتے ہیں ان کی طرف ان کے عالم اضطرار سے رجوع کرتے ہیں۔ موجودات کو اپنے اختیار سے چھوڑ دیتے ہیں اس کے لیے وصال کے لیے بھوکا رہنا قوت ملکیہ وحقیقت روحانیہ کے دروازہ کو کھول دیتا ہے۔ وہ یہ کہ انوار صمدیہ اس کے وجود پر غالب ہو جاتے ہیں۔ ان کے انوار سے جسم کی ظلمتیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس کی طرف طبع جسمانی کا حاسد حسنہ عرصہ اسماء کے شمار کے بعد لوٹتا ہے اور یہ وہ بات ہے کہ جس کو محققین جانتے ہیں یہ بھوک میں قوم کی ابتدائی حالت ہے لیکن ان کی نہایت اس میں یہ ہے کہ ان کے اجسام غیبوں کے پردوں کو پھاڑ دیں ان کے انوار حکمت کے چشموں کو دلوں کے خزانوں سے پھوٹ پھاٹ نکالیں' ان کا کھانا خدا کا کلام ہے۔ ان کا پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے ان کی غذا فضل کے طعام میں سے امن کی قرار گاہ میں ہے ان کی سیرابی قرب کی سلسبیل ہے جو کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

محبت کی مہر سے مہر شدہ ہے اس کے لیے ارواح کی جدائی میں مناجات کے وقت میں بطور حال کے راحت کا دروازہ کھل جاتا ہے اسی کو نفس وروح سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ دل کی صفائی اور حضور وصال سے قرب کی ہوا کے سونگھنے کی وجہ سے خوش وقت ہوتا ہے یہی وہ شخص ہے کہ جس کی نماز ہمیشہ ہوتی ہے اور اس کی مناجات سرمدی شہود ہے ہر وقت اسی کی طرف سے وصال ہے اور ہر دم اسی کی سرگوشی ہے ہر لحظہ اسی سے شہود ہے۔ اس کی ہر ایک حرکت راحت طلبی ہے اللہ تعالیٰ اس کو عالم ارواح میں یہ قدرت بخشتا ہے۔ وہ جب چاہتا ہے میدان کے طلب میں استغراق کے ساتھ جدا ہوتا ہے اور جب چاہتا ہے عالم صحو حس میں مل جاتا ہے ان کا عرش میں قدرت کا بھید ہے جیسا کہ کرسی میں ان کی تکوین کا بھید ہے باوجودیکہ ان کا قالب حس کے طور پر نور کا ظہور حکم کے طور پر اور شہود حق بطور جمع کے محفوظ ہے اس کو توحید کے ساتھ بطور تقرر ٹھہرنے میں عنایت ربانیہ کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

وہ یہ کہ خدا تعالیٰ اس کو اس کے شروع ارادہ اس کی اجابت کی حقیقت اور اس کی اول فطرت میں اس کو ثابت رکھتا ہے اب وہ علم میں اللہ تعالیٰ سے سنتا ہے افعال میں فاعل عزوجل کے سامنے حاضر ہوتا ہے فطرت میں اللہ تعالیٰ کی وہ توحید بیان کرتا ہے جس کو وہ آپ خود بیان کرتا ہے اپنی ان تمام کمال صفات پر جس کو اس نے اپنے اسماء کے حقائق میں امتیاز رکھا ہے۔

پس یہی وہ بات ہے کہ جس کو رسول اللہ ﷺ لائے ہیں تاکہ عالم انسانیت میں اس امر کے شروع کو اس کے فطرت کے مبدا میں اس کو یاد دلائے جس طرح کہ اس کے غیر کے پاس اس لیے آیا کہ اس کو اس کی حقائق انسانیہ سکھائے اس لیے آنحضرت ﷺ کو پورا کمال ہے آپ دائیں طرف کے قبضہ والوں کے بشیر ہیں اور بائیں طرف کے قبضہ والوں کے نذیر ہیں۔ حقیقت وقوف نے توحید کے ساتھ وضع کے طور پر آنکھوں کو ستی سے بے نور کر دینا۔ پردوں کو پھاڑ دینا اور برتنوں کو توڑ دینا اور سبع مثانی میں جو تجلی ہو اس کا ظہور ہونا، سورہ اخلاص کے ذکر کرنے میں اس کے لیے تجلی کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

وہ یہ کہ موجودات میں حق تعالیٰ کی اس لیے تجلی ہوتی ہے اب یہ بندہ ہے کہ جس میں موجودات کی زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں اور اپنی حرکت سے خدا تعالیٰ کی ان لوگوں کی تعداد کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

موافق توحید کرتا ہے جو اس کی توحید بیان کرتا ہے اور اپنے سکون سے ان لوگوں کی تعداد کے برابر جو اس کی توحید نہیں کرتے توحید بیان کرتا ہے۔ اگر چہ تمام مخلوق خدا کو ایک جانتے ہیں لیکن وہ خدا تعالیٰ کی وہ توحید کرتا ہے اس شخص کے جبر کے مطابق جو اس کی توحید بیان کرتا ہے اور اس شخص کے بھید کے برابر جو اس کو ایک نہیں جانتا وہ قطب توحید و باطن تفرید ولطیفۂ تجرید کا راز ہے اور یہ قوم ہے جنہوں نے حق سبحانہ کی تجلیٰ کا اطوار توحید میں ہر زبان و ہر لغت میں مشاہدہ کیا ہے۔

اب وہ جمادات سے اس بھید کی وجہ سے کہ مفاد کرتے ہیں، محبت کرتے ہیں ان کی بولی عالم اسرار میں سنتے ہیں پھر جب وہ خدا تعالیٰ کا کلام سنتے ہیں تو ان پر تعظیم کے انوار گرتے ہیں اور ان کے پیچھے توحید بطور محبت کے آتی ہے اور جب وہ کلام کرتے ہیں تو ان پر تعظیم کے انوار گرتے ہیں تو ان کے پیچھے خاموشی ادب کی وجہ سے آتی ہے اور جب کام کے ساتھ حرکت کرتے ہیں اور ان پر تعظیم کے انوار گرتے ہیں اور ان کے پیچھے اپنی حد پر ٹھہرنا حقارت کی وجہ سے آتا ہے اور جب حال میں مستغرق ہوتے ہیں اور تعظیم کے انوار پر گرتے ہیں تو ان کے پیچھے شرع پر ثابت قدم رکھنا آتا ہے تب ان کو ان کا مولیٰ ان خصوصیتوں کی وجہ سے آج کے دن ایسے حقائق دکھاتا ہے کہ وہ آخرت یں نہ دیکھیں گے اور طبقات موجودات میں ان کا نور کشف پھیلتا جاتا ہے اب ان کو وہ امور جو لوح محفوظ موجودات میں ہیں معلوم ہو جاتے ہیں' اہل دارین کی جگہوں کو عنایت ازلی کے بھید سے اور ان باتوں کو بھی جو کہ ہر ایک کے لیے اس کے انجام کے لیے تیار کی ہیں مشاہدہ کر لیتے ہیں اپنے دل کے پکارنے والے اور مخاطب کے اسرار کی باتیں سنتے ہیں لیکن وہ داعی جو کہ ان کے دل کا ہے تو وہ دارین میں حقائق ارواح سے ان کے سامنے بولتا ہے تب ان کو برزخ میں جنت دوزخ کے حالات کی حقیقت کھل جاتی ہے وہ دو قسم پر ہیں ایک تو وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے مقام کو کامل کر لیا ہے اور ان باتوں کو بطور کشف جان لیا ہے اور ایک وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے مقام کو کامل نہیں کیا سو ان کو یہ باتیں اشارات کے پردوں سے ورے معلوم ہوتی ہیں لیکن جو کہ ان کے اسرار سے مخاطب ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شرائع کے حقائق اور فہم کے اقسام اور توحید میں اسرار لطائف کے مظاہر

کے ساتھ بولتا ہے جب ان میں سے کوئی مخلوق کی جانب توحید کی آنکھ سے دیکھتا ہے تو ان کے لیے انوار توحید کو اپنے مقام پر مضبوط کرنے کی قدرت ظاہر ہوتی ہے اور جب ان کی طرف علم کی آنکھ سے دیکھتا ہے تو ان کو ارادہ قدر کے بطون سے علم کے تفرقہ اور توحید کے ملانے کے لیے نظر آتا ہے یہی وہ امر ہے کہ مخلوق کے باطن کو مکاشفات کے انوار سے پھاڑ دیتا ہے تب اس کو وہ چیزیں کہ جو اس میں اسرار تصریف میں رکھی گئی ہیں ظاہر ہوتی ہیں اور اس سے خلوت و صاحبان ریاضت نفع حاصل کرتے ہیں اصحاب رسوخ کے حالات حقیقہ کی زبان میں بساط کشف پر تولتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے قوت ملکیہ سے احوال واصلین کے خرق میں مدد دیتی ہے، سالکین کے باطنوں کے گوشوں کی طرف پھرتا رہتا ہے ناقص کے نقصانوں کو کامل کرتا ہے دیکھنے والے کے مطابق ظاہر ہوتا ہے کبھی تو خیال میں کیونکہ مرید میں ضعف ہے اور کبھی حسن میں سلوک کی قدرت کے لیے ظاہر ہوتا ہے کبھی مرید کو اسکے گوشوں سے مخاطب ہوتا ہے اب ارباب احوال لطائف بواطن سے اور اصحاب اعمال شرائف اذکار سے مدد دیئے جاتے ہیں اس کے لیے تصرف میں قدرت ہے اور بسا اوقات وہ باطنوں کے ساتھ قرب کے معانی سے قریب ہو جاتے ہیں اور کبھی طور قدرت میں قرائن احوال سے کشف سے دور جا پڑتا ہے۔

فلسفہ کی کتاب فضائل قرآن میں تبدیل

ہم کو خبر دی ابوالفتوح نصر اللہ بن ابی المحاسن یوسف بن خلیل ازجی نے کہا کہ ہم کو خبر دی شیخ ابوالعباس احمد بن اسماعیل بن حمزہ ازجی معروف بابن الطبال وہ کہتا ہے کہ میں نے شیخ ابوالمظفر منصور بن المبارک واسطی واعظ معروف جرادہ سے سنا وہ کہتا تھا کہ میں جوانی کی حالت میں شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی جماعت میں حاضر ہوا میرے پاس ایک فلسفہ کی کتاب تھی جس میں روحانیت کے علوم تھے جماعت نے مجھ کو کہا اور ابھی کتاب کو دیکھا بھی نہیں اور نہ یہ پوچھا کہ اس کتاب میں کیا ہے، اے منصور! یہ تیری کتاب تیرا برا رفیق ہے اٹھ اور اس کو دھو ڈال۔

میں نے ارادہ کیا کہ آپ کے سامنے سے اٹھوں اور اپنے گھر میں جا کر کتاب کو رکھ چھوڑوں۔ پھر اپنے ساتھ شیخ کے خوف کی وجہ سے نہ لاؤں۔ میرے دل نے گوارا نہ کیا کہ اس

کو دھوڈالوں کیونکہ مجھے اس کی محبت تھی۔ اس کے بعض مسائل میرے دل میں گھر کر چکے تھے اب میں اس ارادہ سے اٹھا تب شیخ نے میری طرف توجہ سے دیکھا تو میں اٹھ نہ سکا اور میرا یہ حال ہوا کہ وہیں قیدی ہو گیا۔

آپ نے مجھے فرمایا کہ مجھ کو اپنی کتاب دے دو۔ میں نے اس کو کھولا تو وہ سفید کاغذ تھے اس میں ایک حرف نہ تھا میں نے وہ آپ کو دے دی تو آپ نے اس کی ورق گردانی کی اور فرمایا کہ یہ کتاب فضائل قرآن ہے جو کہ محمد بن خریس کی تصنیف ہے پھر وہ مجھے دے دی میں نے دیکھا تو وہ کتاب فضائل قرآن محمد بن خریس کی تھی جو کہ نہایت عمدہ خوشخط تھی پھر مجھ کو شیخ نے کہا کہ تو اس بات کہنے سو توبہ کر جو کہ تیرے دل میں نہ ہو۔ میں نے کہا ہاں میرے سردار! فرمایا کہ اٹھ کھڑا ہو میں کھڑا ہو تو میرے دل سے وہ تمام مسائل فلسفہ و روحانیت کے جو میں نے حفظ کیے تھے سب بھول گئے میرے سینے میں سے ایسے جاتے رہے کہ گویا مجھے اب تک کبھی یاد ہی نہ تھے۔

یونس علیہ السلام سے بڑھ کر ہوں شیخ کے چہرے پر غضب

وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا ایسے حال میں کہ آپ گاؤ تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ آپ سے کہا گیا کہ فلاں شخص اس وقت کرامات عبادات خلوات و زُہد میں مشہور ہے وہ کہتا ہے کہ میں یونس بن متیٰ نبی اللہ علیہ السلام کے مقام سے بڑھ گیا ہوں۔ تب شیخ کے چہرہ پر غضب طاری ہوا اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے گاؤ تکیہ کو ہاتھ میں لے کر اپنے سامنے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں نے اس کے دل کو قابو کر لیا۔

پھر ہم جلد اٹھے اور جا کر اس شخص کو دیکھا کہ اس کی روح اسی وقت پرواز کر گئی تھی حالانکہ وہ تندرست تھا کوئی اس کو بیماری نہ تھی پھر میں نے اس کو ایک مدت کے بعد خواب میں دیکھا کہ اس کی حالت اچھی ہے میں نے کہا کہ بتا خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا کیا۔ اس نے کہا مجھے بخش دیا اور مجھ کو میرا وہ کلمہ جو اس کے نبی یونس بن متی علیہ السلام کی نسبت تھا دے دیا'' اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اس کے نبی یونس بن متی علیہ السلام کے پاس میری سفارش کی تھی اور میں نے بہت سی بھلائی حاصل کی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللہ کا ذکر

(فرمایا رضی اللہ عنہ نے ذکر کے بارے میں) جس بڑے میٹھے گھاٹ پر عقلوں کے پیاسے آتے ہیں وہ ذکر و توحید کا گھاٹ ہے اور سب سے بڑھ کر وہ خوشبودار ہوا جو کہ دلوں کے دماغ پر چلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت ہے اور خدائی مناجات کی شیرینی کی لذت حاصل کرنا ارواح کی شرابوں کے پیالے ہیں خدا تعالیٰ کا ذکر عقلوں کی آنکھوں کے لیے آشوب ہے اور خدا کی تعریف کے موتیوں کے جڑاؤ کے لیے وہی تاج ہو سکتے ہیں جو کہ اسرار کی مانگوں پر ہوتے ہیں۔ اس کے شکر کی مشک ارواح کے کپڑوں کی جیبوں کے سوا نہیں لگائی جاتی۔ اس کی تعریف کے پھول اس کے مومنین بندوں کی زبانوں کے درختوں کے سوا شگوفہ نہیں لاتے اگر تو اپنے رب کا ذکر اس کی اچھی مصنوعات کی زبانوں سے کرے گا تو خدا تعالیٰ تیرے دل کے قفل کھول دے گا۔

اور اگر تو اس کے امر کے اسرار کے لطائف کی زبانوں سے اس کا ذکر کرے گا تو پھر تو حقیقت میں ذاکر ہو گا اور اگر تو اس کا ذکر دل سے کرے گا تو وہ اپنی رحمت کی جناب سے تجھے قریب کر دے گا اور اگر تو اس کا ذکر اس سے کرے گا تو وہ تجھ سے دس قدم کے مواضع کے قریب کر دے گا اگر تو اس کی محبت میں سچا ہو گا تو وہ تجھ کو اپنی مہربانی کے پروں سے صدق کے مقام پر اٹھا لے جائے گا۔

اس کے جلال کی قدر اس شخص نے نہ پہچانی جو کہ اس کے ذکر سے لحظہ بھر بھی سست ہو گیا اس کی واحدانیت ازلی اس کی طرف متوجہ نہ ہو گی جو کہ اپنے دل کی آنکھ سے اس کے غیر کی طرف دیکھتا ہے' رحمت کی جناب سے ذکر کی ہوا ذاکرین کی روح پر چلتی ہے تب اس کے نشہ سے ارواح کے پہلو جسموں کے ہجروں میں حرکت کرتے ہیں تب عقلیں صورتوں کے باغوں میں رقص کرتی ہوئی کھڑی ہو جاتی ہیں اور وجد کے جنگل میں اسرار حیران ہو کر نکلتے ہیں۔ نشہ کی بلبلیں ان چیزوں سے بولتی ہیں جو کہ دلوں کے گوشوں میں ہے' عاشق افسوس کی آگ میں چل جاتا ہے' مشتاق لخت افسوس سے اپنے آپ غائب ہو جاتا ہے' وجد کرنے والے کی زبان خوشی کے مارے وجد کے قرب سے یہ کہتی ہے کہ بے شک میں یوسف کی خوشبو پاتی ہوں تب قدم کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

آراستہ کرنے والی عورتیں مشاطہ اس لیے ظاہر ہوتی ہیں کہ محبوب کی صفات کی دلہنوں کو عقلمندوں کی آنکھوں کے سامنے افکار کے محلوں میں اسرار کے خیموں کے نیچے آراستہ کریں پھر ان پر غیبت کے جلالی پردوں کے جل ڈال دیتے ہیں تب وہ عظمت کی چادر سے پردوں میں ہو جاتی ہیں اور عقلوں کی آنکھیں عشق کی خشکی کی حرارت سے آشوب زدہ ہو جاتی ہیں، اس کے شوق کے قدموں کے پر ہجر کے جنگلوں کی دوپہر میں طول سفر کی وجہ سے گر جاتے ہیں تب اس کی طرف بخشش کا سفیر قدر کے طبیب کو بھیجتا ہے پھر وہ اس کے آشوب کا علاج بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے سرمہ سے کرتا ہے اور جب اس اسم کا جلال جبروت میں چڑھتا ہے تو عزت کا غلبہ بڑائی کے جھنڈوں کی حرکتوں کے نیچے وسیع ہوگا تو عقلوں کی آنکھیں رہ جائیں گی اور سمجھوں کی آنکھیں بیہوش ہوں گی فکروں کے پرندے ٹھہر جائیں گے کائنات کی کتابوں کی سطریں محو ہو جائیں گی، حدیث کی ہیبت کی زبان یہ کہتی ہے کہ رحمٰن کے لیے آوازیں پست ہوں گی۔

تب عقلوں کے سخت پہاڑ ہل جائیں گے بشریت کی صفتوں والی زمین تجلیٰ کے نور کی رونق سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔ ارواح کے پیر کاٹے جائیں گے پھر تفرید کے علم کے میدان میں ان کا اڑنا نہ ہو سکے گا۔ اس کے عشق کے شوقوں سے مشتاق ہوتے ہیں اس کی محبت کے شوق میں اسرار حیران ہیں۔

اس کے بعد قرب کے جنگلوں میں فکریں غمزدہ ہوتی ہیں اس کا حکم ہر ایک ذات میں پھیلا ہوا ہے اس کی صنعت کے آثار ہر مصنوع میں چمکتے ہیں۔ اس کی قدرت کے عجائب تمام موجودات میں ظاہر ہیں اس کی وحدانیت کے دلائل ہر موجود پر قائم ہیں اس کی قدرت کے انوار ہر عقل کی آنکھ کے سامنے روشن ہیں اس کی عجیب صنعت کی زبانیں اہل وجود خدائی مشاہدات کے اشاروں سے باتیں کرتی ہیں۔ عقلوں کے آئینے اس کے عجائب کے بیان کے اشخاص کے سامنے ہوتی ہیں۔ اس کے مبذول کے دلوں کی آنکھوں پر غیب کے اسرار کی دلہنیں جلادی جاتی ہیں۔ یہ تمہارا اللہ رب ہے کہ جس کا ملک ہے اور وہ معبود جن کو تم پکارتے ہو وہ ایک چھلکے کھجور کے بھی مالک نہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

نور کی بجلی

خبر دی ہم کو ابو حفص عمر بن محمد بن عمرو نیری مشہور ابن مزاحم نے قاہرہ کے میدان میں ۵۷۰ھ میں اس نے کہا میرے سردار شیخ ابو الحسن علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے میرے سردار شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ۵۵۰ھ میں لے کر آئے آپ سے جا کر عرض کیا کہ یہ میرا غلام ہے تب آپ نے اپنا کپڑا اتارا اور مجھ کو پہنا دیا مجھ سے فرمایا کہ اے علی! تم نے آرام کی قمیص پہن لی وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو وہ لباس پہنے ہوئے 65 سال گزر چکے ہیں کہ اس میں مجھے درد وغیرہ محسوس نہیں ہوا کہ جس کی میں شکایت کروں اور کہا کہ وہ مجھ کو ۵۶۰ھ میں بھی ان کی خدمت میں لائے اور کہا کہ میں آپ سے اس کے لیے خلعت باطنیہ بھی طلب کرتا ہوں تب تھوڑی دیر سر جھکائے رکھا تو میں نے ایک نور کی بجلی دیکھی جو کہ آپ کے سینہ سے نکلی اور مجھ سے قریب ہوئی۔ تب میں نے اسی وقت مردوں اور ان کے حالات کو اور ملائکہ کو ان کے مقام پر دیکھا ان کی تسبیحیں مختلف بولیوں میں سنیں ہر انسان کی پیشانی پر لکھا ہوا میں نے پڑھ لیا اور بڑے بڑے امور کا مجھ پر کشف واضح طور پر ہو گیا۔

پھر مجھ کو شیخ نے فرمایا کہ ان کو لے اور ڈر مت۔ ان سے میرے سردار علی نے کہا کہ میں اس کی عقل جانے کا خوف کھاتا ہوں۔ تب آپ نے اپنا ہاتھ میرے سامنے پر مارا تو میں نے اپنے باطن میں ہر ایک شے اہرن کی طرح پائی تب میں کسی شے سے جس کو میں نے دیکھا یا سنا ہو کبھی ڈرا نہیں میں اب تک اسی بجلی کے نور سے ملکوت کے راستوں میں روشنی پاتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں پہلے پہل جب بغداد میں داخل ہوا کسی شخص اور کسی مکان کا واقف نہ تھا تب میں نے ایک عمدہ مدرسہ میں جا کر پناہ لی جو کہ شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کا مدرسہ تھا اس وقت میرے سوا وہاں پر اور کوئی نہ تھا تب میں نے ایک کہنے والے کو مکان کے اندر سے سنا وہ کہتا ہے کہ اے عبد الرزاق! نکل اور وہاں جا کر دیکھ تب وہ نکلے اور مجھے دیکھ کر اندر گئے۔ اور کہنے لگے وہاں پر صرف ایک بچہ حبشی موجود ہے فرمایا کہ اس بچہ کی بڑی شان ہو گی پھر شیخ نکلے آپ کے ساتھ روٹی تھی میں نے پہلے اس سے آپ کو دیکھا نہ تھا تب میں تعظیماً کھڑا ہو گیا مجھے فرمایا کہ اے علی! تم یہاں رہو۔ میرے سامنے کھانا رکھ دیا اور مجھے فرمایا کہ خدا تجھ کو نفع دے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خدا تجھ کو نفع دے۔ خدا تجھ کو نفع دے۔ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ تیرے محتاج ہوں گے اور تو بلند مرتبہ ہو جائے گا وہ کہتے ہیں کہ میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی دعا ہوں۔

شریعت کا اتباع سعادت دارین عنایت کرتا ہے

اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے شریعت مطہرہ کے بارے میں، ایمان ایک غیبی پرندہ ہے کہ اوپر سے اترتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے خاص کر لیتا ہے بندہ کے دل کے درخت پر آ گرتا ہے اس پر عمدہ راگنیوں سے گاتا ہے ان کا رب ان کو خوشخبری دیتا ہے اپنے مالک کے سینہ کے پنجرہ سے شریعت مطہرہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام صدق تک اڑتا ہے ملت اسلامیہ کے درخت کا پھل ایک ایسا آفتاب ہے کہ جس کی روشنی سے موجودات کی ظلمت روشن ہو جاتی ہے اس کی شریعت کا اتباع سعادت دارین عنایت کرتا ہے اس بات سے بچو کہ اس کے دائرے سے نکلے اس بات سے ڈر کہ اجماع والوں کو چھوڑ دے۔ شرع اعظم کے صاحب کے دل میں حکمت کی عجیب امانتیں ہیں' ناموس اکبر کے صاحب (پیغمبر) کے اسرار غیب کے خزانہ کے اسرار ہیں اس کے حکم کے قبول کرنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا راستہ بنا۔ اپنی عقل کے کعبہ کو اس کے احکام کے کلمات کے املاک کی فرودگاہ بنا' اس کے اقوال کے بادلوں کے پانی سے پیاسی ارواح پانی پیتی ہیں اس کے الفاظ کی زندگی کے چشموں میں عقلوں کے خطرات بناتے ہیں ارواح کا منادی جو کہ دلوں میں چھپا ہوا ہے پکارتا ہے۔

ان کے بلند عزم کے رہنے والے کے آثار عشق کے پردوں سے محبت کے میدان میں اڑتے ہیں اور تکلیف کے بعد شوق کی شاخوں پر گر پڑتے ہیں فجر کے وقت اس کی بلبلیں واشھدہم (یعنی ان کو گواہ بنایا) کے جمال کے شوق کی راگنی کے گیت گاتی ہیں عشق کی ہوا کا چلنا ان کو الست بربکم (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) کی لذت کے اعادہ کی طرف حرکت دیتا ہے۔

یہ بعض پردے سینوں کے پنجروں سے نکلتے ہیں اور اپنے قدیمی اڑنے کے مقام سے نشان ظاہر کرتے ہیں کلام کے محل خوشبو سے ہوا سونگھتے ہیں اپنی زندگی وصل کے درخت خاردار کے نیچے یاد کرتے ہیں دوستوں کی جدائی کے بعد سوزش عشق کی شکایت کرتے ہیں تب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

وہ اللہ کے پکارنے والے کو عین وجود کے انسان کی زبان سے سنتے ہیں۔آنحضرت ﷺ کی دعا ارواح کی تختیوں کی صفوں پر منقش ہوگئی آپ کی دعا ایسی ہوا بن گئی جو کہ دلوں کے درختوں کی شاخوں کو ہلا دیتی ہے محفلوں کے شہسوار صورتوں کے میدان میں اس شوق کے مارے جو کہ انہوں نے سنا بے قرار ہوگئے وجد کے ہاتھوں سے عقلیں اس عہد کی خوشی کی وجہ سے حرکت کرنے لگیں ان کی زندگی اس کے لیے اسرار قدم میں سے ایک سر ہوگئی اور اس کی شیفتگی قدر کے لطیفوں میں سے اس کے لیے ایک لطیفہ بن گئی۔

جب آزاد نفوس پر غیب کے انوار چمکتے ہیں تو اسرار محفوظ ہوجاتے ہیں ظاہری حجاب دل کی آنکھوں سے اٹھ جاتے ہیں موجودات کے مالک (اللہ تعالیٰ) کا جمال دیکھ لیتے ہیں۔ اسرار کے آئینوں کی صفائی سے اس کو مشاہدہ کرتے ہیں ہر عارف کا کعبہ اس کے حق آنکھوں کا مقام ہے۔اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کے راستوں میں سے زیادہ قریب راستہ قانون عبودیت کو لازم کرلینا شریعت اسلامی کے کڑے کو مضبوط پکڑ لینا۔تقویٰ کے راستہ پر استقامت کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے محبت

اللہ تعالیٰ سے تیری محبت اسی قدر ہوگی جس قدر کہ غیر اللہ سے تجھے وحشت ہوگی تیرا بھروسہ اس پر اسی قدر ہوگا جس قدر تیری معرفت اس سے ہوگی اعمال میں کدورت ایک قسم کا حرمان ہوتا ہے دنیا کی طلب میں غوطہ لگانا۔اللہ عزوجل کی طلب سے عقل کا منہ موڑنا ہے مطلبوں میں ریا کرنا طلب کے آفتابوں میں گرہن ہے۔مقاصد میں نفاق قصد کے چہروں میں خراش ہے مطلوب کا نہ ہونا دلوں کا عذاب ہے۔دوستوں کی فرقت عقلوں کا عذاب ہے۔ دنیا کے زہد کے علاقے ایسا پردہ ہیں جو کہ ملکوت اعلیٰ تک پہنچنے کو مانع ہیں دنیا میں تیرا عبادت کے ساتھ خدا کی طرف متوجہ ہونا خدا کا رحمت کے ساتھ تیری طرف متوجہ ہونے کا سبب ہے۔

اگر تیری عقل کا بچہ ادب کی گود تک پہنچ جائے تو وہ دنیا کی طرف التفات نہ کرے لیکن اس مہد میں تیاری کرتا ہے کہ ہم کو ہمارے مال اور گھر کے لوگوں نے روک دیا تھا۔

پاک روحیں جسموں کے ہیکلوں کی قندیلیں ہیں صاف عقلیں صورتوں کے محلوں کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بادشاہ ہیں اے غلام! اپنی عقل کی آنکھ کھول تا کہ اسرار ازل کی داہنوں کی تجھے ملاقات ہو جائے اور اپنی روح کے دماغ سے قدر کے لطائف کی ہوا کی خوشبو سونگھ بے شک اللہ تعالیٰ نے وجود کی تصویریں عقلمندوں کی آنکھوں کے امتحان کے لیے دنیا کے سمندر کے کنارے پر رکھی ہیں وہ دنیا کی خوبصورتیوں کی طرف توجہ کرنے سے بچی ہوئی ہیں۔ روحوں کے بچے ثبوت کے ہنڈولوں میں مقیم ہیں عصمت کی گودوں میں پرورش یافتہ ہیں۔ ان پر آیات امر کے پردے ڈالے گئے ہیں اگر وہ قدر کے لطیف پردوں سے کھول دیئے جائیں اور ان پر غیب کی دلہنوں کو جلادی جائے اور اسرار عارفین کی دلہنیں کرم کے غار کی طرف لوٹائی جائیں تو عاشقوں کی فکریں حیران رہ جائیں۔ عقلوں کے مضبوط پہاڑ ہل جائیں کہ کیا مجھ پر پوشیدہ اسرار ظاہر ہوئے۔

اے مومنین کی ارواح! تم اس کی طرف شوق کے پروں اور سچے عشق سے اڑو تو اپنے سچے قصد سے جو اس کی طرف رکھتی ہے لمبی بساط کے دامن کو طے کر لے اس کی طلب کی شمعوں کے گرداگرد پروانہ بن جا کہ وہ نور کے گرد گرے۔ اس کی چراگاہ کے گرد اپنے عشق کے اقدام کے پردوں سے چکر لگا اس سے وہی مانگ جو کہ آدم علیہ السلام نے مانگا تھا کہ ''اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو ہم کو نہ بخشے گا اور نہ رحم کرے گا تو البتہ ہم نقصان پانے والوں میں سے ہوں گے''۔

نافرمان خادم کا انجام

خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابوعبداللہ محمد بن شیخ ابوالعباس احمد بن شیخ ابی اسحٰق ابراہیم بن عبداللہ بن علی طبری الاصل جوی کی پیدائش اور گھر والے نے قاہرہ میں ۶۹۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ احمد نے جوی میں ۶۱۵ھ میں اور شیخ نورالدین ابوعبداللہ جیلی اصل قزوینی نے وہاں پر ۶۱۸ھ میں اس نے کہا کہ ان دونوں نے کہا جب شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا معاملہ شہروں میں مشہور ہو گیا تو آپ کی زیارت کا جیلان کے تین مشائخ نے قصد کیا جب وہ بغداد میں آئے اور مدرسہ میں پہنچے۔ اذن طلب کر کے حاضر ہوئے آپ کو بیٹھے ہوئے پایا آپ کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی آپ کے لوٹے کو قبلہ کی جہت کی دوسری طرف پایا۔ خادم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

آپ کے سامنے کھڑا تھا تب لوٹے کی وجہ سے اور خادم کی سستی کی وجہ سے ایک دوسرے نے منکروں کی طرح ایک دوسرے کو دیکھا۔

تب آپ نے کتاب کو اپنے ہاتھ سے رکھ دیا اور ان کی طرف گھور کر دیکھا اور خادم کی طرف بھی گھور کر دیکھا وہ تو مر کر گر پڑا اور لوٹے کی طرف دیکھا تو وہ چکر میں آ کر قبلہ کی طرف پھر گیا یہ دونوں کہتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں بغداد کے مدرسہ میں ۵۴۰ھ میں شیخ بقا بن بطو، شیخ علی بن الہیتی، سیّد شریف، شیخ ابو سعید قیلوی، شیخ ماجد کردی رضی اللہ عنہم اجمعین حاضر ہوئے۔ تب شیخ نے خادم کو حکم دیا کہ دستر خوان بچھا دے جب دستر خوان بچھایا گیا اور وہ کھانے لگے تو آپ نے خادم سے فرمایا کہ بیٹھ اور کھا۔ اس نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا کہ کھا تجھ کو ایک روزہ کا ثواب مل جائے گا اس نے پھر کہا کہ میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا کھا اور تجھ کو ایک ہفتہ کے روزوں کا ثواب مل جائے گا اس نے پھر کہا کہ میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کھا تجھ کو ایک مہینہ کے روزوں کا ثواب مل جائے گا اس نے پھر کہا کہ میں روزہ دار ہوں آپ نے پھر فرمایا کھا اور تجھ کو سال بھر کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ اس نے کہا کہ میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کھا تجھ کو زمانہ بھر کے روزوں کا ثواب ہوگا۔ اس نے پھر کہا کہ میں روزہ دار ہوں۔ تب آپ نے اس کی طرف غصہ سے دیکھا تو وہ زمین پر گر پڑا اور اس کا بدن پھول گیا اس میں سے پیپ نکلنے لگی تب مشائخ حاضرین نے اس کی سفارش کی اور آپ کے غصہ کو فرو کیا یہاں تک کہ آپ اس سے راضی ہوئے اور وہ جیسا کہ تھا ویسا ہی ہو گیا گویا اس کو کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔

(جو کلمات کہ میں نے آپ کے تنزیہ (پاکیزگی) الٰہی کے بارے میں جمع کیے ہیں یہ ہیں۔)

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں

ہمارا رب اللہ تعالیٰ اپنی بلندی میں قریب ہے اپنے قرب میں بلند ہے اپنی قدرت سے مخلوق کا پیدا کرنے والا ہے۔ اپنی حکمت سے امور کا اندازہ کرنے والا ہے۔ اپنے علم سے ہر شے کا محیط ہے اس کا کلمہ پورا ہے اس کی رحمت عام ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو اس کے

ساتھ اوروں کو برابر کرتے ہیں۔

اور جو شخص اس کے لیے شریک کے مدعی یا اس کے لیے کوئی مشکل کا اعتقاد رکھتے ہیں وہ سب جھوٹے ہیں اللہ کی تسبیح اس کی مخلوق کے عدد، عرش کے وزن، اس کے نفس کی رضا، اس کے کلمات کی سیاہی اس کے علم کی انتہا تمام ان چیزوں کے موافق ہے جو اس نے چاہیں پیدا کیں یا زمین سے نکالیں۔

وہ غیب اور ظاہر کا عالم ہے۔ رحمٰن، رحیم، ملک، قدوس، عزیز، حکیم، واحد فرد بے نیاز ہے کہ اس کا کوئی بچہ نہ وہ کسی کا بچہ نہ اس کا کوئی ہمسر ہے اس کا کوئی مثل نہیں۔ وہ سننے والا دیکھنے والا ہے نہ اس کی کوئی شبیہ ہے۔ نہ نظیر نہ مددگار نہ پشت پناہ نہ شریک نہ وزیر نہ ضد نہ مشیر وہ جسم نہیں کہ اس کو ٹٹولا جائے، جوہر نہیں کہ محسوس کیا جائے عرض نہیں کہ جاتا رہے مرکب نہیں کہ اس کے اجزاء ہو سکیں صاحب آلہ نہیں کہ اس کی شکل ہو۔ اس کی ترکیب نہیں کہ اس کی کیفیت بیان کی جائے۔ صاحب ماہیت اور خیال میں نہیں آ سکتا کہ جس کی حد بیان کی جائے وہ کوئی طبیعت طبائع میں سے نہیں۔ نہ طلوع کرنے والوں میں سے کوئی طلوع کرنے والا ہے نہ ظلمت ہے کہ ظاہر کی جائے نہ نور ہے کہ روشن ہو۔ اشیاء کو علم سے اس نے احاطہ کر لیا ہے لیکن ان سے ملا نہیں۔ ان کی اطلاع سے شاہد ہے لیکن مس نہیں کرتا۔ قاہر، حاکم، قادر، رحم کرنے والا، بخشنے والا، پردہ پوش، خالق پیدا کرنے والا فرد معبود زندہ ہے جو کہ نہ مرے گا، ازلی ہے فوت نہ ہو گا۔ اس کی حکومت ابدی ہے اس کا جبروت دائمی ہے قیوم ہے سوتا نہیں۔ عزیز ہے۔ اس پر کوئی ظلم نہیں کر سکتا۔ اکڑنے والا ہے اس کا کوئی قصد نہیں کر سکتا۔ اس کے نام بہتر ہیں صفات بلند ہیں اس کی مثل اعلیٰ سے، شرافت پائیدار ہے۔ اوہام اس کا تصور نہیں کر سکتے۔ سمجھیں اس کا اندازہ نہیں لگا سکتیں۔ قیاس سے وہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ لوگوں سے اس کو مثال نہیں دی جا سکتی۔ عقلیں اس کی کیفیت نہیں بیان کر سکتیں۔ ذہن اس کو معین نہیں کر سکتے۔ اس بات سے وہ بڑھ کر ہے کہ اس کو اس کی صفت سے تشبیہ دی جائے یا اس کی طرف اس کو نسبت کی جائے جس کو اس نے پیدا کیا ہے، سانسوں کا شمار کرنے والا ہے ہر نفس پر جو اس نے کمایا ہے قائم رہنے والا ہے بے شک اس نے ان کو شمار کر لیا ہے ان کو پورے طور پر گن لیا ہے وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سب اس کے سامنے قیامت کے دن ایک ایک کر کے آئیں گے۔ وہ کھانا دیتا ہے اس کو کھانا نہیں دیا جاتا۔ وہ رزق دیتا ہے اس کو کوئی رزق نہیں دیتا۔ وہ پناہ دیتا ہے اس کو کوئی پناہ نہیں دیتا جو کچھ پیدا کیا ہے وہ نہ تو نفع کی خاطر اور نہ ضرر کے رفع کے لیے نہ کسی کی تحریک سے نہ کسی فکر سے جو اس کو ہوا ہو بلکہ اپنے ارادہ سے جو کہ تغیرات نو پیدا سے پاک ہے پیدا کیا۔

وہ موجودات کے پیدا کرنے، ضرر کے دور کرنے، بلا کے زائل کرنے موجودات کے بدلانے، حالات کے تغیر کرنے میں اپنی قدرت سے تنہا ہے جو کچھ کہ اس نے مقدر کیا ہے ایک وقت تک اس کو کھینچتا ہے۔ اس کے ملک کی تدبیر میں کوئی اس کا مددگار نہیں وہ ایسی زندگی سے زندہ ہے کہ وہ کمائی ہوئی نہیں نہ اس سے کوئی سبقت لے گیا ہوا ہے وہ ایسے علم سے عالم ہے جو کہ نو پیدا نہیں نہ پردہ میں ہے نہ تنہا ہی ہے ایسی قدرت کے ساتھ قادر ہے کہ جس کا حصر نہیں ایسے ارادہ سے مدبر ہے کہ جو نو پیدا نہیں نہ متناقص ہے وہ بڑا محافظ ہے جو کبھی بھولتا نہیں قیوم ہے جس کو سہو نہیں ہوتا محافظ ہے جو کہ غافل نہیں ہوتا قبض اور بسط کرتا ہے۔ راضی اور غصہ ہوتا ہے بخشتا اور رحم کرتا ہے موجود اور معدوم کرتا ہے وہ اس کا مستحق ہے کہ اس کو قادر کہا جائے اپنی مخلوق کی بیماریاں دور کرتا اور پیدا کرتا ہے۔

اس کی صفت کامل ہے وہ اس کا مستحق ہے کہ اس کو رب کہا جائے اپنے بندوں کے افعال کو اپنے ارادہ کے موافق ان سے کراتا ہے وہ اس کا مستحق ہے کہ اس کو معبود کہا جائے اس کا علم ایسا نہیں ہے کہ اس کے قدیمی علم کے منافی ہو اس لیے وہ اس کا مستحق ہے کہ اس کو حقیقۃً عالم کہا جائے کوئی ذات صفات اس کی ذات صفات کے مشابہ نہیں اب واجب ہے کہ اس کو یوں کہا جائے کہ اس کی مثل کوئی چیز نہیں۔

ہر شے جو قائم ہے تو اس کا قیام تو اس کی ازلی ہمیشگی کے ساتھ ہے ہر زندہ چیز کی حیاتی اس کے حکم سے مفاد ہے۔ اگر عقل اس کی عزت ہوتی ہے مثال دے یا علم اس کے جلال میں جھگڑنے لگے تو سمجھو بے ہوش ہو کر ٹھہر جائے فکر تھک کر مدہوش ہو جائے تعظیم جلالت سے جھکے تنزیہ کا کوئی بدل نہ پائے نہ توحید سے پھر سکے۔ تقدیس کے لشکر سامنے آموجود ہوں۔ تقریر کے راستے ذلیل ہو کر چلیں عقلیں اس کی ذات کی حقیقت کے دریافت سے اس کی کبریا

کی چادروں سے پردوں میں ہیں آنکھیں اس کی احدیت کی حقیقت کے ادراک سے اس کے بقا کے نور سے تھکی ہوتی ہیں۔

اگر مخلوق کے علموں کی غایتیں اٹھیں اور خبر کے پیچھے پڑیں یا ملکوں کی معرفتیں کی نہایتیں آنکھ اٹھا کر دیکھیں تو اس کے لیے ازل سے ایک بجلی نکلے جو کہ کمال کے نقاب سے برقع پوش تشبیہ کے عیوب سے پاک ہے۔ اس کی روشنی کی صحبت کی طاقت نہ رکھیں اس کے ادراکات مل جائیں۔ ان کی قوتوں کے آثار قدم کے اوصاف کے اتصال میں ابد کی صفتوں سے ایسے متصل ہیں کہ ہمیشہ انفصال ان سے پہلے نہیں ہوتا۔ نہ وہ انفصال تک پہنچنے والے ہیں جناب قدس اشرف سے ایک ایسی ہیبت ظاہر ہوتی ہے کہ علتوں کو فنا کر دے۔ انفراد تعداد کو منع کرتا ہے وجود حد کو پھیر دیتا ہے۔ جلال کیفیت کی نفی کرتا ہے کمال مثال کو ساقط کرتا ہے وصف وحدت کو واجب کرتا ہے۔ قدرت ملک کو فراخ کرتی ہے شرافت تعریفوں کو ختم کر دیتی ہے۔ علم ان چیزوں کو محیط ہے جو کہ آسمان اور زمین اور ان کے درمیان ہیں جو زمین کے نیچے ہیں جو سمندروں کی گہرائیوں میں ہیں جو ہر درخت و ہر بال کی جڑوں میں ہیں جو ہر پتے کے گرنے کی جگہ میں ہیں کنکروں اور ریتوں پہاڑوں اور سمندروں کے وزنوں، بندوں کے جو اعمال و آثار و انفاس میں ہیں وہ اپنی مخلوق سے جدا ہے کوئی مکان اس کے علم سے خالی نہیں۔ تب وہ لوٹتے ہیں کہ ان کو سوا اس کی احدیت کی تصدیق اور اس کے اقرار کے کہ اس کی ازلیت کے قدم کے لیے کوئی اول نہیں اس کی ابدیت کی بقاء کے لیے کوئی آخر نہیں نہ کیفیت ہے نہ مثل ہے جو کہ اس کی صمدیت میں داخل ہوں۔ کوئی علم نہیں ہے ان کو مخلوق تک اس کی صفات سے معرفت ہوتی ہے تا کہ اس کو ایک سمجھیں اس کے وجود کو ثابت کریں نہ یہ کہ اس کو کسی کے مشابہ بنائیں سو ایمان ان کو علم یقین سے سچے طور پر سے ثابت کرتا ہے اس علم پر مطلع ہونا کہ جس کی حقیقت غیب ہے عقل کو اس کے ادراک کی مجال نہیں جس امر کو وہم خیال کرتا ہے یا فہم اس کو جلا دیتی ہے یا عقل اس کا خیال کرتی ہے یا ذہن اس کا تصور کرتا ہے سو وہ اللہ کی عظمت و جلال و کبریا کے برخلاف ہے وہ اول ہے، آخر ہے، وہ ظاہر ہے وہ باطن ہے وہ ہر شے کا عالم ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ایک سوداگر کا واقعہ

خبر دی ہم کو فقیہ ابوالفتح نصر اللہ بن القاسم بن یوسف بن خلیل بن احمد ہاشمی بغدادی کرخی نے قاہرہ میں ۶۶۹ھ میں کہا کہ خبر دی ہم کو دو بڑے شیخوں قاضی القضاۃ ابوصالح نصر بن الحافظ ابوبکر عبدالرزاق بن امام محی الدین عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ اور شیخ ابوالحسن علی بن سلیمان نانبائی نے بغداد میں ۶۳۱ھ میں کہا ابوصالح نے خبر دی ہم کو میرے باپ عبدالرزاق اور میرے چچا عبدالوہاب نے ۵۹۱ھ میں کہا ابوالحسن نے خبر دی ہم کو عمران کیاتی اور بزار نے ۵۹۰ھ میں اور خبر دی ہم کو ابوعبداللہ بن عبادہ عبدالمحسن بن منذر انصاری جیلی نے قاہرہ میں ۶۷۲ھ میں ح

کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں شیخ پیشوا ابومحمد عبداللہ بن عثمان یونینی نے دمشق میں ۶۱۶ھ میں اور شیخ عارف ابواسحٰق ابراہیم بن محمود بن جوہر بعلبکی پھر عقیبی نے وہاں پر ۶۲۳ھ میں ان دونوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابومحمد عبداللہ بطائحی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں مدرسہ بغداد میں ۵۵۳ھ میں ابوالمعالی محمد بن احمد بغدادی تاجر حاضر ہوئے پھر ان کو حاجت براز نے ایسا سخت تنگ کیا کہ چلنے پھرنے سے روک دیا بڑی سخت تکلیف ہوئی اس نے شیخ کی طرف فریادرس ہو کر دیکھا اور شیخ اپنے منبر کی سیڑھی سے نیچے اتر آئے اور پہلی سیڑھی پر ایک سر آدمی کے سر کی طرح ظاہر ہوا پھر اور نیچے اتر آئے یہاں تک کہ کرسی پر ایک صورت شیخ کی صورت کی طرح برابر ہوگئی۔ لوگوں کے سامنے شیخ کی آواز کی طرح بولتی تھی اور شیخ کے کلام کی طرح کلام کرتی تھی اس بات کو سوا اس شخص کے اور جس کو خدا نے چاہا اور کوئی نہ دیکھتا تھا۔

آپ لوگوں کو چیرتے ہوئے آئے یہاں تک کہ اس کے سر پر کھڑے ہوگئے اور اس کے سر کو اپنی آستین سے ڈھانک لیا عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ اپنے رومال سے ڈھانک لیا۔ وہ کہتا ہے کہ میں ایک دم ایک بڑے جنگل میں پہنچ گیا جس میں نہر ہے اس کے پاس ایک درخت ہے اس میں اس نے وہ کنجیاں جو اس کی جھولی میں تھیں لٹکا دیں اور خود پاخانہ سے فارغ ہوا اس نہر سے وضو کیا اور دو رکعت نفل پڑھے جب سلام پھیر لیا تو آپ نے

اپنی آستین کو یا رومال کو اس پر سے اٹھالیا تو وہ کیا دیکھتا ہے کہ اسی مجلس میں ہے اور اس کے اعضا پانی سے تر ہیں اور پاخانہ کی حالت جاتی رہی شیخ اپنی کرسی پر ہیں گویا کہ وہاں سے اترے ہی نہیں وہ چپ رہا کسی سے ذکر نہ کیا اپنی کنجیوں کو گم پایا اور اپنے پاس نہ دیکھیں۔

پھر وہ ایک مدت بعد بلاد عجم کی طرف قافلہ تیار کر کے چلا۔ بغداد سے چودہ دن تک چلے اور ایک منزل جنگل میں اترے جس میں نہر تھی تب وہ اس جنگل میں گیا کہ پاخانہ پھرے۔ کہنے لگا یہ جنگل اس جنگل سے بہت مشابہ ہے اور یہ نہر اس نہر کے مثل ہے اور اس دن کے واقعہ کو یاد کیا تو اتفاقاً وہی نہر وہی زمین وہی درخت وہی پاخانہ کی جگہ نکلی۔ جو اس روز دیکھی تھی تب اس کو پہچان لیا اور کوئی بات نہ بھولی۔ اپنی کنجیوں کو اسی درخت میں معلق پایا۔

پھر جب بغداد کی طرف لوٹے تو وہ شیخ کی جناب میں آیا کہ آپ کو خبر دے تو آپ نے اس کی خبر دینے سے پہلے کان پکڑ کر فرمایا کہ اے ابوالمعالی! میری زندگی میں کسی سے یہ ذکر نہ کرنا وہ آپ کی خدمت کرتا رہا حتیٰ کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ رضی اللہ عنہ

شیخ منصور حلاج کے بارے میں آپ کا فرمان

(حلاج رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت شیخ نے فرمایا ہے) بعض عارفین کی عقل کا پرندہ اس کی صورت کے درخت کے گھونسلے سے اڑا اور آسمان کی طرف ملائکہ کی صفیں پھاڑتا ہوا چڑھ گیا۔ وہ خدا کے بازوں میں سے ایک باز تھا جس کی آنکھیں دھاگہ سے سلی ہوں انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے پھر آسمان میں سے کوئی ایسی چیز نہ پائی جو کہ شکار سے پھیر دے تو اس کو یہ شکار ظاہر ہوا کہ میں نے اپنے رب کو دیکھا تب اس کی حیرت اپنے مطلوب کے قول میں کہ ''جدھر تم منہ پھیرو ادھر ہی خدا کی ذات ہے'' بڑھ گئی تو زمین کے خطہ کی طرف اتر کر لوٹ آیا۔ اور وہ چیز طلب کی جو کہ سمندر کی تہ میں آگ سے بڑھ کر عزیز ہو اپنی عقل کی آنکھ سے دیکھا تو سوا آثار کے اور کچھ نظر نہ آیا۔ پھر حملہ کیا تو دارین میں سوائے اپنے محبوب کے اور کچھ نہ پایا۔ اس وقت خوش ہوا اور اپنے دل کے نشہ کی زبان سے کہا کہ ''میں خدا ہوں''۔ ایسی آواز سے گایا کہ جو انسان کی عادت کے برخلاف تھی وجود کے باغ میں ایسی آواز بجانے لگا کہ جو بنی آدم کے لائق حال نہ تھی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اپنے آپ کو موت کے سامنے پیش کر دیا اس کے باطن سے اس کو پکارا گیا کہ اے حلاج! تم نے اعتقاد کیا کہ تیری قوت تیرے ساتھ ہے اب تمام عارفین کی نیابت میں یہ بات کہہ دے کہ واحد کو واحد کا اکیلا پن کافی ہے کہو اے محمد تم سلطان حقیقت ہو۔ تم وجود کی آنکھ کی پتلی ہو۔ تیری معرفت کے دروازہ کی چوکھٹ پر عارفوں کی گردنیں جھکتی ہیں تیری جلالت کی محفوظ چراگاہ میں تمام مخلوق کی پیشانیاں رکھی جاتی ہیں۔

آنکھوں کے سامنے کعبہ

خبر دی ہ کو فقیہ ابوالحجاج یوسف بن عبدالرحیم بن حجاج بن یعلی بن عیسیٰ مغربی فاسی مالکی محدث نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں کہا کہ خبر دی ہم کو میرے جد حجاج نے فاس میں ۶۲۳ھ میں کہا کہ میں نے شیخ محمد صالح بن دیرجان وکالی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ۶۲۳ھ میں حج کیا جب ہم عرفات میں تھے تو وہاں پر ہم شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بغدادی مشہور بزار سے ملے۔ پس یہ دونوں مل کر ایک جگہ بیٹھے اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے زمانہ کو یاد کرنے لگے۔ تب شیخ ابو محمد نے کہا کہ مجھے میرے سردار شیخ ابومدین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے صالح! تو بغداد کو جا اور شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتا کہ وہ تجھ کو فقر سکھائیں تب میں نے بغداد کا سفر کیا۔

جب میں نے آپ کو دیکھا تو میں نے کسی کو ان سے بڑھ کر ہیبت ناک نہ پایا آپ نے مجھے خلوت میں ایک سو بیس دن تک بٹھایا۔ پھر میرے پاس تشریف لائے اور مجھے فرمایا کہ اس طرف دیکھ اور اشارہ قبلہ کی طرف کیا میں نے کہا ہاں دیکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا نظر آتا ہے میں نے کہا کعبہ، فرمایا کہ اس طرف دیکھ اور مغرب کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا ہاں دیکھتا ہوں فرمایا کیا دیکھتے ہو میں نے عرض کی کہ اپنے شیخ ابومدین کو پھر فرمایا کہ تم کیا ارادہ رکھتے ہو آیا اس طرف یعنی کعبہ کی طرف یا مغرب کی طرف۔ میں نے کہا کہ اپنے شیخ ابومدینؒ کی طرف۔ فرمایا کہ ایک قدم میں جائے گا یا جیسے کہ تم آئے ہو میں نے کہا بلکہ جیسے میں آیا ہوں فرمایا کہ یہ بہت عمدہ ہے پھر مجھ سے فرمایا کہ اے صالح! اگر تو فقر کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کو تم ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ اس کی سیڑھی پر نہ چڑھو اور اس کی سیڑھی توحید ہے توحید کا سردار یہ ہے کہ دل کی آنکھ سے تمام نو پیدا شدہ اشیاء کو جو چمکتی نظر آتی ہے مٹا دے۔

میں نے کہا کہ اے میرے سردار! میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ کو اس وصف میں مدد دیں تب میری طرف آپ نے دیکھا اور میرے دل سے ارادہ کے جذبات الگ ہو گئے جس دن کہ دن کے نور کے غلبہ سے رات کے اندھیرے جاتے رہتے ہیں میں اس وقت تک اسی ایک نظر سے خرچ کر رہا ہوں۔

خدا کو اسی وقت پا لیا

شیخ بزار نے کہا کہ میں بھی آپ کے سامنے آپ کی خلوت میں بیٹھا ہوا تھا تب آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے میرے پیارے بیٹے! میری پیٹھ کی حفاظت کرنا کہ کہیں اس پر بلی نہ آپڑے میں نے دل میں کہا کہ یہاں بلی کہاں سے آئے گی چھت میں کوئی سوراخ نہیں۔

آپ کا کلام ابھی پورا نہ ہوا تھا کہ آپ کی پیٹھ پر بلی آگری تب اپنے ہاتھ کو میرے سینہ پر مارا تو میرے دل میں نور آفتاب کی ٹکیا کے برابر چمکا اور میں نے خدا کو اسی وقت پا لیا اور اب تک میرا وہ نور بڑھتا رہتا ہے۔

(اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے مجھ) پھر اس شخص سے جس نے خدا کی عبادت بغیر علم کے کی ہے علیحدہ ہو جاوہ جو بگاڑے گا اس سے زیادہ ہوگا جو درست کرے گا اپنے ساتھ اپنے رب کی شرع کا چراغ لے جو شخص اپنے علم سے عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے علم کا وارث بناتا ہے جس کو وہ نہیں جانتا اپنے اسباب کو قطع کر دے بھائیوں سے جدائی کر، قسموں کو دل کی پیٹھ دے دے، زہد کو بہ تکلف کر بے شک تیرے رب نے تجھے اچھا ادب دیا ہے ماسوائے اللہ کو قطع کر اغیار و اسباب سے علیحدہ ہو جا۔

اپنے چراغ کے گل ہونے سے ڈرتا رہ۔ اپنے رب کے لیے چالیس دن تک اخلاص کر، تیرے دل سے حکمتوں کے چشمے تیری زبان پر جاری ہوں گے وہ اسی حال پر ہوگا کہ ناگاہ اللہ عزوجل کی آگ پر دیکھے گا جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل میں درخت سے آگ دیکھی تھی اپنے نفس اپنے شیطان اپنی طبیعت اپنے اسباب سے کہے گا ٹھہرو کہ میں نے آگ کو محسوس کیا ہے دل کو اندر سے آواز آئے گی کہ میں تیرا رب ہوں میں اللہ ہوں تو میری عبادت کر غیر کے قریب مت جا میرے غیر سے تعلق پیدا نہ کر میرے غیر سے جاہل بن جا، مجھ سے مل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

اور میرے غیر سے انقطاع کر، مجھے طلب کر میرے غیر سے اعراض کر کے میرے علم میرے قرب میرے ملک میرے سلطان کی طرف چلا آ یہاں تک کہ جب ملاقات پوری ہوگی تو ہوگا جو ہوگا اپنے بندہ کی طرف وحی کرے گا (مراد الہام ہے) جو کچھ کرے گا حجاب زائل ہو جائیں گے کدورت جاتی رہے گی، نفس تسکین پا جائے گا مہربانیاں آئیں گی خطاب ہوگا، فرعون کی طرف اے دل جا نفس، ہوا، شیطان کی طرف جا میری طرف ان کو طوق پہنا کر لا میری طرف ان کو ہدایت کر ان سے کہہ دے کہ تم میری اتباع کرو میں تم کو راہ صواب بتلاؤں گا، مل، پھر الگ ہو پھر مل۔

شیخ حماد کا ہاتھ درست ہو گیا

خبر دی ہم کو ابو عبداللہ حسن بن بدران بن علی بغدادی نے ۶۷۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو فقیہ عبدالقادر بن عثمان بن ابی البرکات تمیمی بروانی نے بغداد میں ۶۳۵ھ میں کہا خبر دی ہم کو فقیہ ابو محمد عبداللطیف بن احمد قرشی صوفی نے بغداد میں ۵۷۳ھ ح

اور خبر دی ہم کو ابو غالب فضل اللہ بن اسماعیل بن علی بن احمد بن ابراہیم مصری بغدادی ازجی حنبلی نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو تینوں شیخوں ابو عمر و عثمان بن سلیمان معروف قصیر (پستہ قد) نے بغداد میں ۶۲۹ھ میں اور شیخ ابوالحسن خفاف بغدادی نے ۶۲۵ھ میں اور شیخ ابوالحسن علی بن سلیمان مشہور نانبائی نے ۶۳۴ھ میں کہا خفاف نے کہا کہ خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابوالسعو دحریمی نے بغداد میں ۵۷۹ھ میں میں اور کہا قصیر نے کہ خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابو محمد عبدالغنی بن نقطہ بغدادی نے بغداد یں ۵۸۰ھ میں اور کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابو عمرو عثمان صریفین میں ۵۳۹ھ میں اور کہا نانبائی نے خبر دی ہم کو ہمارے شیخ عمر کیماتی اور شیخ عمر بزار نے بغداد میں ۵۹۱ھ میں ح

شیخ حماد کی قبر سے واپسی پر آپ کے چہرہ پر خوشی کے آثار

اور خبر دی ہم کو ابوالحسن علی ازدمر محمدی بغدادی نے قاہرہ میں ۶۷۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ بقیۃ السلف ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بن حسین بغدادی صوفی مشہور سقا نے جامع الخلیفہ میں ۶۲۹ھ میں وہ کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے شونیزی قبرستان کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

بدھ کے دن ۲۷ ذی الحجہ ۵۲۹ھ کو زیارت کی آپ کے ساتھ بہت سے فقہا اور فقراء تھے تب آپ شیخ حماد شیرہ فروش رضی اللہ عنہ کی قبر پر دیر تک کھڑے رہے یہاں تک کہ سخت گرمی ہوگئی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے پھر آپ لوٹے ایسے حال میں کہ آپ کے چہرہ پر خوشی کے آثار ظاہر تھے آپ سے طول قیام کی وجہ پوچھی گئی آپ نے فرمایا کہ میں جمعہ کے دن بغداد سے نصف شعبان ۴۳۹ھ میں شیخ حماد شیرہ فروش کی جماعت کے ساتھ اس لیے نکلا کہ جمعہ کی نماز جامعہ الرضافہ میں پڑھوں شیخ ہمارے ساتھ تھے جب ہم نہر کے پل پر پہنچے تو شیخ نے مجھے دھکا دے دیا وہ نہایت سردی کے دن تھے میں نے کہا بسم اللہ اور جمعہ کے غسل کی نیت کر لی مجھ پر صوف کا جبہ تھا اور میری آستین میں کتاب کے اجزاء تھے تب میں نے اپنا ہاتھ اونچا کر لیا کہ وہ تر نہ ہو جائے وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے میں پانی سے نکلا اور جبہ کو نچوڑا پھر ان کے پیچھے ہو لیا مگر مجھے سردی سے بہت کم تکلیف ہوئی۔

پھر آپ کے مرید میرے پیچھے ہوئے کہ اور ستائیں آپ نے ان کو جھڑکا اور کہا کہ میں نے اس کو اس لیے تکلیف دی ہے کہ اس کا امتحان کروں مگر میں نے اس کو ایک پہاڑ پایا جو کہ اپنی جگہ سے نہیں ہلتا۔ میں نے ان کو بے شک آج دیکھا کہ ان کی قبر میں ان پر جوہری لباس ہے ان کے سر پر یاقوت کا تاج ہے آپ کے ہاتھ میں سونے کے کنگن ہیں ان کے پاؤں میں سونے کی جوتیاں ہیں لیکن ان کا دایاں ہاتھ کام نہیں دیتا۔ میں نے کہا یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ وہی ہاتھ ہے جس سے میں نے آپ کو پھینکا تھا کہا کہ آپ مجھے اس قصور سے معاف کرتے ہیں میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا کہ آپ خدا تعالیٰ سے سوال کریں کہ وہ میرے ہاتھ کو پھر درست کر دے۔

تب میں اس بارے میں خدا تعالیٰ سے دعا مانگتا رہا اور پانچ ہزار اولیاء اللہ نے جو اپنی قبروں میں تھے آمین کہی، اور خدا تعالیٰ سے سوال کیا کہ ان کے بارے میں میری دعا قبول کرے۔ میری تمام دعا میں وہ میری سفارش کرتے رہے میں برابر دعا مانگتا رہا حتیٰ کہ خدا تعالیٰ نے ان کا ہاتھ واپس دیا جس سے انہوں نے میرے ساتھ مصافحہ کیا اور ان کی خوشی پوری ہوئی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جب یہ بات بغداد میں مشہور ہوگئی تو شیخ حماد رضی اللہ عنہ کے تمام مرید وصوفی جو بغداد میں تھے آپ کے پاس جمع ہوئے کہ اس امر کی تحقیق کریں اور دیگر فقرا بھی ان کے ساتھ جمع ہو گئے وہ سب مدرسہ کی طرف آئے کسی نے آپ کی عظمت کی وجہ سے آپ سے کلام نہ کی۔ آپ نے ان کو ان کے مطلب کے ساتھ پکارا اور ان سے فرمایا کہ تم دو شیخ پسند کرلو کہ وہ تم کو بتلا دیں گے جو میں نے ذکر کیا ہے۔ انہوں نے شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب بن یوسف ہمدانی کو جو کہ بغداد میں اس دن آئے ہوئے تھے اور شیخ ابو محمد عبدالرحمٰن بن شعیب بن مسعود کردی جو کہ بغداد کے رہنے والے تھے فیصلہ کے لیے پسند کرلیا یہ دونوں اصحاب کشف وخزق عادات و احوال فاخرہ تھے۔

انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو اس معاملہ میں جمعہ تک مہلت دی کہ ان کی زبان سے اس کا اظہار ہو جائے آپ نے فرمایا کہ تم یہاں سے اٹھنے نہیں پاؤ گے کہ یہ امر تم کو معلوم ہو جائے گا آپ نے سر جھکایا اور سب نے سر جھکایا تمام فقراء مدرسہ کے باہر چلا اٹھے اتفاقاً شیخ یوسف آ گئے ایسے حال میں کہ ان کے پاؤں برہنہ تھے اور جلد جلد آ رہے تھے یہاں تک کہ مدرسہ میں داخل ہو گئے اور کہا کہ مجھ پر خدا تعالیٰ نے اس وقت شیخ حماد کو ظاہر کر دیا اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے یوسف! جلد شیخ عبدالقادر کے مدرسہ کی طرف جا اور ان مشائخ سے جو وہاں جمع ہیں جا کر کہہ دو کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے جو تم کو میری بابت کہا ہے سچ کہا ہے۔

شیخ یوسف اپنے کلام کو پورا نہ کر چکے تھے کہ اتنے میں شیخ عبدالرحمٰن آ گئے اور انہوں نے شیخ یوسف کی طرح کہا تب تمام مشائخ نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے معافی مانگی۔

چند پند ونصائح

(اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے) فقیر کے لیے یہ مناسب ہے کہ پاک دامنی کا لباس پہنے قناعت سے مزین ہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچے۔ صدق کے قدم سے قرب کے دروازہ کا طالب ہو دنیا اور آخرت، مخلوق اور وجود سے بھاگتا رہے اس بات کا محتاج ہو کہ ہزار دفعہ مرے اور ہزار دفعہ جئے۔ خدا تعالیٰ کی شفقت اور مہربانی ورحمت وشوق اس کی طرف متوجہ ہو اس کے جذبات نظرات مباہات انبیاء مرسلین وصدیقین وملائکہ کے ارواح کے لشکر اس کے ساتھ ہوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اس کی ترقی اللہ عزوجل تک کردیں اس کا دل اور اس کا باطن ہر نو پیدا چیز سے فارغ و صاف ہو۔ اللہ عزوجل کے قریب ہو اپنے معاملات سابقہ کو پڑھے سطر سطر ہر کلمہ ہر حرف پر ٹھہرے۔

اپنے رقعات اپنے زمانوں اپنی ساعتوں اور لحظوں پر ٹھہرے۔ اس کا امر اس کو اور جس کی طرف اس کا رجوع ہوگا آسان ہو جائے گا۔ جوں جوں خوف اس کو اپنی طرف کھینچے گا اتنا ہی قرب اس کو کھینچنے گا پھر ہمیشہ ایک حالت سے دوسری حالت تک منتقل ہوتا رہے گا یہاں تک کہ ابر وا اپنے سائے کرے اس کے نزدیک منفرد ہوگا اس کے اسرار پر مطلع ہوگا خلعت و طباق و ٹکا و تاج دے گا بادشاہ (خدا تعالیٰ) کو اپنے پر گواہ کرے گا اس پر تغیر نہ کرے گا اس کو صحبت دائمی اور ولایت ہمیشہ کی ہوگی تب زہد معروفت کے ساتھ باقی نہ رہے گا اے دلوں کے مردو تمہارا جنت طلب کرنا حق سبحانہٗ تعالیٰ کی طرف سے ایک زنجیر ہے۔

''محی الدین'' نام کی وجہ

خبر دی ہم کو ابو محمد رجب بن ابی منصور واری نے قاہرہ میں ۶۷۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں یعنی شیخ عارف ابوالفضل اسحٰق بن احمد بن غانم علثی اور شیخ ابوبکر محمد بن عمر بن ابی بکر مقری بغدادی مشہور ابن الخال نے بغداد میں ۶۲۷ھ میں کہا شیخ ابوالفضل نے خبر دی ہم کو شیخ ابو محمد طلحہ بن مظفر بن غانم علثی نے بغداد میں ۵۹۲ھ میں اور کہا ابوبکر نے خبر دی ہم کو دو شیخوں اماموں یعنی شیخ ابو حفص عمر بن ابی نصر بن علی بغدادی معروف ابن غزال اور شیخ ابوالثناء محمود بن عثمان معروف بقال نے بغداد میں ح

محی الدین نام کا سبب

اور خبر دی ہم کو فقیہ ابوالفرج عبدالسمیع بن علی بن احمد بن محمد بن عبدالسلام بغدادی بصری حرمی نے قاہرہ میں ۶۵۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں شیخ شریف ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن عبداللہ مشہور مدلل نے بغداد میں اور شیخ ابوعبداللہ محمد بن قائدوانی نے بغداد میں ۵۷۹ھ میں اور کہا ابوالحسن نے خبر دی ہم کو دو شیخوں عمران کیاتی اور بزار نے بغداد میں ۵۹۱ھ میں ان دونوں نے کہا کہ ہمارے شیخ امام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا بحالیکہ ہم آپ کے پاس تھے کہ آپ کے محی الدین نام پڑنے کا کیا سبب ہے؟ فرمایا کہ میں ایک سفر سے ایک دفعہ حج

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے لیے ۵۱۱ھ میں بغداد کی طرف ننگے پاؤں آیا اور ایک بیمار پر جس کا رنگ متغیر اور دبلا تھا گزرا اس نے مجھے دیکھ کر کہا السلام علیک یا عبدالقادر! میں نے اس کا جواب دیا اس نے کہا کہ آپ میرے قریب آئیں میں اس کے قریب آیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ آپ مجھے بٹھلا دیں میں نے اس کو بٹھلا دیا تب اس کا جسم بڑھنے لگا اس کی صورت اچھی ہوگئی اس کا رنگ صاف ہو گیا میں اس سے ڈرا تو وہ کہنے لگا کہ آپ مجھے پہچانتے ہیں میں نے کہا نہیں اس نے کہا کہ میں ''دین'' ہوں میں جیسا کہ آپ نے مجھے دیکھا تھا خستہ حال ہو گیا تھا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے سبب زندہ کر دیا اور آپ ''محی الدین'' ہیں۔

میں نے اس کو چھوڑا اور جامع مسجد کی طرف آیا تب مجھے ایک شخص ملا اور مجھے جوتی لا کر دی اور کہنے لگا اے میرے سردار! محی الدین جب میں نماز پڑھ چکا تو لوگ میری طرف ٹوٹ پڑے میرے ہاتھ کو چومتے تھے اور کہتے تھے اے محی الدین اس سے پہلے میں اس نام سے نہیں پکارا جاتا تھا۔

قرب خدا کے وسائل کا ذکر

(اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے) اے خدا کے بندو! اے اس کے مریدو! پہلے لوگوں کی نسبت تم پر خدا کے لیے واجب ہے۔ پس وہی رہنما ہیں وہ کنجیاں ہیں انہیں کے اتباع سے تم اپنے رب عزو جل تک پہنچ سکتے ہو اسی کی طرف تمہارے دل اور اسرار و معانی چلتے ہیں جب تم اس کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کی اتباع کرو گے ان دونوں پر تم عمل کرو گے اپنے اعمال میں خلوص برتو گے تو تم پر رحمت ولطف و محبت کا ہاتھ آئے گا تمہارے دل اس پر داخل ہوں گے اور تم پر رحمت جلد آئے گی اس کے ساتھ وہ چیز ہوگی جو تم پر سبقت لے جائے گی وہ اس کا علم ہے کہ تمہارے دلوں کے قرب کو جانتا ہے پھر وہ تم کو جذب کرے گا اور تم پر داخل ہوگا تم کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا پھر تم وہ چیز دیکھو گے کہ جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کان نے سنا ہے نہ کسی دل پر گزرا ہے۔

جب بندہ اس مقام تک پہنچتا ہے تو اس کے دل کی طرف خلعت آتی ہے بادشاہت کا تاج اس کے سر پر رکھا جاتا ہے ملک کی انگوٹھی اس کی انگلی میں ہوتی ہے تقویٰ کا زرّیں لباس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پہنتا ہے اس بندہ کا دل پکڑا جاتا ہے تب وہ تمام مخلوق سے غائب ہو جاتا ہے پس دیکھتا ہے جو کچھ کہ دیکھتا ہے اور جانتا ہے جو جانتا ہے اور چھپاتا ہے جو چھپاتا ہے پھر مخلوق کی طرف ان کی اصلاح کے لیے لوٹایا جاتا ہے اس وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹتا ہے اور ان سے کہتا ہے کہ یہ وہ شے ہے کہ جو کہ تم کو میں نے تمہاری برکتوں کے سبب دی ہے۔

پھر وہ مخلوق کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے لشکر میں لوٹتا ہے کتاب اس کے دائیں ہاتھ میں اور سنت اس کے بائیں ہاتھ میں ہوتی ہے انبیاء علیہم السلام کی روحیں اس کے گرد ہوتی ہیں اس وقت اس کو کہا جاتا ہے کہ تو اللہ عزوجل کی نعمت کو جو تجھ پر ہے یاد کر۔

آدھی رات کے وقت اذان

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن ازدمر محمدی نے ۶۷۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ محی الدین ابوعبداللہ بن احمد توحیدی نے بغداد میں ۶۳۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے ماموں قاضی القضاۃ ابوصالح نصر بن امام عبدالرزاق اور شیخ شریف ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن احمد مشہور ابن المنصور نے جامع منصور میں ۶۲۴ھ میں ان دونوں نے کہا خبر دی ہم کو حافظ ابوبکر عبدالرزاق بن شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے بغداد میں ۵۹۸ھ میں ح

اور خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عمر بن اسحٰق بغدادی ازجی نے قاہرہ میں ۶۶۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں ابوالحسن علی بن سلیمان نانبائی اور شیخ ابوعمرو عثمان بن سلیمان مشہور پستہ قد نے بغداد میں ۶۰۳ھ میں ان دونوں نے کہا کہ ہمارے سردار شیخ محی الدین جیلانی عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے اپنے مدرسہ کے مؤذن کو آدھی رات کے وقت کہ جمعہ کی رات پہلی رات چاند رمضان ۵۴۵ھ میں کی ہے فرمایا کہ منارہ پر چڑھ اور پہلی اذان دے دے اس نے اذان دے دی پھر فرمایا کہ رات کے آخر ثلث کے شروع میں منارہ پر چڑھ اور دوسری اذان دے اس نے دوسری اذان دی پھر اس کو فرمایا کہ صبح سے اول اذان دے اس نے تیسری اذان دی ایک گھڑی بعد اس کو فرمایا کہ صبح کی اذان دے اس نے ایسا ہی کیا۔

جب دن چڑھا تو آپ کے بعض مریدوں نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جب میں نے اس کو پہلی اذان کے لیے کہا تھا عرش بہت ہی ہلا تھا عرش کے نیچے سے پکارنے والے نے کہا کہ مقربین اخیار کو چاہیے کہ کھڑے ہوں۔

اور جب میں نے اس کو دوسری اذان کے لیے کہا تو پہلی دفعہ سے کہا اور پکارنے والے نے عرش کے نیچے کہا کہ اولیاء ابرار کو چاہیے کہ وہ کھڑے ہوں۔

تیسری اذان کے وقت اس سے بھی کم ہلا اور عرش کے نیچے سے پکارنے والے نے کہا کہ صبح کو استغفار کرنے والے کھڑے ہو جائیں سو میں نے پہلی مرتبہ والوں کی طرف اشارہ کیا کہ یہ تمہارا وقت ہے اور دوسری مرتبہ والوں کی طرف کہ یہ تمہارا وقت ہے اور تیسری مرتبہ والوں کی طرف کہ یہ تمہارا وقت ہے۔

دنیا سے اعراض کر اور آخرت کی طرف متوجہ ہو

(اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے) دنیا وآخرت سے اور آخرت دنیا وآخرت کے رب سے زنجیر ہے تو ان کو نہ لے گا نہ ان سے مشغول ہوگا مگر اس کے پہنچنے کے بعد تو اس کی طرف اپنے دل اپنے سر پر معنے سے پہنچے گا دنیا سے اعراض کر اور آخرت کی وجہ متوجہ ہو۔ پھر آخرت سے اعراض کر اور خدا کی طرف متوجہ ہو پھر وہ دونوں تیری اتباع کریں گے ان دونوں کو اپنے پیچھے لگا دنیا اور اس کے ساتھ تیرے حصے آئیں گے وہ تجھ کو آخرت کے پاس طلب کرے گی اور وہاں تجھ کو نہ پائے گی پھر تو اس سے کہے گا کہ اس کو کہاں لے گئی تھی وہ کہے گی کہ میں بادشاہ (خدا) کے دروازے کی طرف گئی تھی اور میں اب بھی اس کی طلب میں ہوں۔

تب وہ دونوں کھڑے ہوں گے اور تیرے پیچھے جلد چلیں گے وہ تمہارے پاس پہنچیں گے اور تو بادشاہ کے دروازہ پر ہوگا تب دنیا اپنے حال کی شکایت بادشاہ کے پاس کرے گی اور کہے گی تو نے کیسے اپنی امانتوں کو چھوڑا وہ حصے تقسیم شدہ ہیں کہ جو پہلے ترتیب سے مرتب ہیں پس خدا کی سفارش تیرے پاس اس کے حق میں اور اس کے ہاتھ سے حصوں کے لینے میں ہوگی تجھ کو اس کی وصیت یاد آئے گی کہ دنیا کو لو اور آخرت کی طرف نظر کرو تب اس کے ساتھ ملائکہ اور ارواح انبیاء کی صحبت میں تو لوٹے گا پھر تو جنت ونار کے درمیان ایک دکان پر دنیا وآخرت کے درمیان، خلق اور خالق کے درمیان سبب اور مسبب کے درمیان، ظاہر وباطن کے درمیان،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

معقول و غیر معقول کے درمیان مضبوط و غیر مضبوط کے درمیان، مدرک اور غیر مدرک کے درمیان اس کے درمیان جو سمجھی جاتی ہے اور نہ سمجھی جاتی ہے۔

پھر تیرے چار منہ ہوں گے ایک منہ وہ تو ہوگا جس سے تو دنیا کو دیکھے گا اور ایک منہ وہ ہوگا کہ جس سے تو آخرت کو دیکھے گا ایک منہ وہ ہوگا کہ جس سے تو مخلوق کو دیکھے گا اور ایک منہ وہ ہوگا جس سے تو خالق کو دیکھے گا۔

آسمان کی طرف ایک خوان اترا

خبر دی ہم کو شریف جلیل ابوالعباس احمد بن شیخ ابی عبداللہ محمد بن ابی الغنائم محمد ازہری بن ابی الفاخر محمد مختار حسینی بغدادی نے قاہرہ میں ۶۷۳ھ میں کہا۔ خبر دی ہم کو میرے باپ نے دمشق میں ۶۲۹ھ میں کہا کہ میں نے اپنے شیخ سردار محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے بغداد میں ۶۵۹ھ میں سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے پہلے جو حج کیا تھا تو وہ بغداد میں ۵۰۹ھ میں کیا تھا۔ اس وقت میں جوان تھا میں اکیلا قدم تجرید پر تھا جب میں اس منارہ کے پاس تھا جو کہ مشہورام القرون کے ساتھ ہے تو میں شیخ عدی بن مسافر سے تنہا ملا وہ بھی اس وقت جوان تھے۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کہاں جاتے ہو میں نے کہا مکہ معظمہ کی طرف جاتا ہوں اس نے کہا کہ کیا تجھے ساتھی کی ضرورت ہے میں نے کہا کہ میں تجرید کے قدم پر ہوں اس نے کہا کہ میں بھی ایسا ہی ہوں تب ہم دونوں چلے جب ہم کچھ راستہ طے کر چکے تو ہم نے اتفاقاً ایک حبشن لونڈی کو دیکھا جو کہ نحیف البدن برقع پوش تھی وہ میرے سامنے آکر کھڑی ہوگئی اور میری طرف گوشہ چشم سے دیکھنے لگی اور کہنے لگی کہ اے جوان تم کہاں سے آئے ہو میں نے کہا عجم سے کہنے لگی کہ تم نے آج مجھے رنج میں ڈالا میں نے کہا کیوں کر۔ اس نے کہا کہ میں اس وقت حبش کے ملک میں تھی میں گواہی دیتی ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل پر تجلی کی ہے اور تجھ کو اپنے وصل سے جہاں تک مجھے علم ہے حصہ دیا ہے کہ ایسا کسی اور کو نہیں دیا تب میں نے چاہا کہ تم کو آکر ملوں پھر کہنے لگی کہ میں آج تم دونوں کے ساتھ رہوں گی اور رات کو تمہارے ساتھ افطار کروں گی۔ پھر وہ جنگل کے ایک کنارہ پر ہو کر چلنے لگی اور ہم دوسری طرف چلتے تھے جب شام کا وقت آیا تو ہم نے کیا دیکھا کہ آسمان کی طرف سے ایک خوان اترا ہے جب وہ ہمارے سامنے آکر

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

ٹھہر گیا تو ہم نے اس میں چھ عدد روٹیاں اور سرکہ وترکاری پائی۔

وہ کہنے لگی خدا کا شکر ہے کہ اس نے میری اور میرے مہمانوں کی عزت کی مجھ پر ہر رات دو روٹیاں آیا کرتی تھیں تب ہمیں سے ہر ایک نے دو روٹیاں کھائیں پھر ہم پر تین لوٹے پانی کے اترے، ہم نے اس پانی کو پیا جو کہ دنیا کے پانی کی طرح لذت وحلاوت میں نہ تھا پھر وہ اسی رات ہم سے رخصت ہوگئی اور ہم مکہ میں آئے۔

پھر جب ہم طواف میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے شیخ عدی پر اپنے انوار کے مرتبوں سے احسان کیا اور اس پر غشی طاری ہوگئی حتیٰ کہ کہنے والا کہتا تھا وہ مر گئے اور ناگاہ وہی لونڈی ہے کہ جو اس کے سر پر کھڑی ہے اور اس کے سامنے متوجہ ہے یہ کہتی ہے کہ وہ خدا تجھ کو زندے کرے جس نے تجھ کو مارا ہے وہ اللہ پاک ہے۔ اس کے جلال کے نور کی تجلی کے لیے حوادث اس کے ثابت رکھنے کے بغیر قائم نہیں ہوتے اور کائنات اس کی صفات کے ظہور کے لیے اس کی تائید کے بغیر قرار نہیں پاتی بلکہ اس کے قدس کی تیزی شعاع عقول کی آنکھوں کو اچک لیتی ہے اس کی رونق کی خوبصورتیاں بڑے لوگوں کے دلوں کی عقلوں کو لے جاتی ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے کہ جس نے طواف میں بھی اپنے انوار کی منازل کا مجھ پر احسان کیا میں نے اپنے اندر سے یہ آواز سنی اور آخر میں یہ کہا کہ اے عبدالقادر! ظاہری تجرید کو چھوڑ دے اور تفرید توحید اور تجرید تفرید کو لازم پکڑ کیونکہ ہم تم کو اپنی عجیب آیات دکھائیں گے پس ہماری مراد کو اپنی مراد سے نہ ملا اپنے قدم کو ہمارے سامنے ثابت رکھ اور وجود میں ہمارے سوا اور کوئی تصرف نہ دیکھ تم کو ہمارا شہود ہمیشہ ہوگا لوگوں کے نفع کے لیے بیٹھ کیونکہ ہمارے بندوں میں ہمارا ایک خاصہ ہے ہم عنقریب ان کو تیرے ہاتھ پر اپنے قرب تک پہنچائیں گے۔

تب مجھ کو لونڈی نے کہا میں نہیں جانتی اے جوان کہ تیری آج کیا شان ہے بے شک تجھ پر ایک نور کا خیمہ لگایا ہے تجھ کو ملائکہ نے آسمان تک گھیر لیا ہے اور اولیاء کی آنکھیں اپنے اپنے مقام میں تیری طرف آنکھیں اٹھا کر دیکھ رہی ہیں امیدیں اس چیز کی طرف بڑھ رہی ہیں جو تو دیا گیا ہے پھر وہ چلی گئی اس کے بعد میں نے اس کو نہیں دیکھا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

زُہد کے بارے میں ارشادات

(اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے) زہد کے بارے میں، زاہد دنیا میں غریب ہوتا ہے اور عارف دنیا اور آخرت میں غریب ہوتا ہے زاہد اس بارے میں زہد اختیار کرتا ہے جو اس اور اس کے ہاتھوں میں ہوتا ہے دنیا کی محبت اس کے دل سے نکال لی جاتی ہے توکل کے فرش پر اپنے رب عزوجل کا منتظر ہو کر بیٹھا رہتا ہے یا تو مخلوق واسباب کے ہاتھوں پر یا تکوین کے ہاتھ پر پس بالضرور وہ دنیا میں مخلوق کے درمیان ہوتا ہے اور عارف دنیا میں ایسا ہی زاہد ہوتا ہے جس طرح کہ آخرت میں زاہد ہوتا ہے اس کو دنیا اور آخرت میں کوئی چیز رب عزوجل سے نہیں روکتی۔ اس کے سوا کسی اور کے پاس اس کی تسکین نہیں ہوتی کہ اس سے اس کو روک دے پس بالضرور وہ ان دونوں سے غریب ہوگا دنیا کا ہاتھ اس سے منقطع ہوتا ہے ایسا ہی آخرت کا ہاتھ اور آخرت کا چہرہ اس سے چھپا رہتا ہے۔

اللہ عزوجل اس سے دنیا کا چہرہ ڈھانک لیتا ہے تاکہ اس کا نفس اس سے فتنہ میں نہ پڑے آخرت کا چہرہ بھی اس سے چھپالیتا ہے کہ اس پر دل مفتون نہ ہو ماسویٰ کا چہرہ بھی اس سے چھپالیتا ہے کہ اس پر دل مفتون نہ ہو ماسویٰ کا چہرہ بھی اس سے چھپالیتا ہے کہ اس کا باطن مفتون نہ ہو اس پر تمام اشیاء ظاہرہ و باطنہ کا کشف ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ان کو پہچان لیتا ہے ماسویٰ کو اس کے سبب دیکھتا ہے اس کے قرب کا دروازہ اس کے لیے کھل جاتا ہے اس کے جلال و جمال کو دیکھتا ہے اس کی قضاوقدر و ملک و سلطان کو دیکھتا ہے اور تمام مخلوقات مصورات محدثات کو کن فیکون کے دو حرفوں میں دیکھتا ہے اس بادشاہ عظیم کریم سے سوال کرو اپنے دلوں سے اس کے دروازہ پر کھڑے ہو جاؤ ہمیشہ مانگتے رہو خواہ مانے یا نہ مانے جو کام وہ تمہارے ساتھ کرے اس کی شکایت نہ کرو کیونکہ ایسے بندے کے حق میں اس کا منع کرنا جو کہ سالک قاصد ہوا ایسا ہے جیسا کہ جال کہ اس کو نا کام بناتا ہے یہاں تک کہ اس تک پہنچ جاتا ہے جب تک پہنچ جاتا ہے تو اس کے پاس مقید ہو جاتا ہے اس کے بعد ایسا ہو جاتا ہے کہ اس کو ناکام کرتا حتیٰ کہ مخلوق سے اس کو روک لیتا ہے اس کو بلاتا ہے یہاں تک کہ وہ داخل ہو جاتا ہے جب داخل ہو جاتا ہے تو اوروں سے اس پر دروازہ بند کر لیتا ہے اس کے نفس و ہوا طبع و

اختیار ارادہ سوءِادب اخلاق کے پر کاٹ لیتا یہ پر تو کاٹ لیتا ہے مگر اس کے دو پر اور تازے اگا دیتا ہے اور مخلوق کی طرف اس کو لوٹاتا ہے تب وہ دنیا اور آخرت میں مخلوق اور خالق کے درمیان اُڑتا ہے عرش سے زمین تک کے میدان کے درمیان وہ اڑتا ہے اس کی دعا شروع میں قبول کرتا ہے نیابت میں اس کو پکارتا ہے اس کو دعا کا الہام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو قبول کرتا ہے پھر اس کو دعا اور اس کی اجابت سے روک دیتا ہے یہاں تک کہ اس کو جس طرح وہ چاہتا ہے اپنے اختیار و حکم کے بغیر پکارتا ہے۔

وہ کیسے دعا مانگے حالانکہ اس نے اس کو دنیا کے حصوں سے اپنی ضیافت کے گھر میں غنیک ردیا ہے اور جب کہ اس بندہ کی معرفت پر وہ چھپتی ہے اور قرب کی وقرت ہو جاتی ہے تو اس کو مخلوق کے درمیان بھیج دیتا ہے بعض لوگوں کو اس کے سبب نجات دیتا ہے اور بعض کو ہلاک کرتا ہے اس کے باعث بعض کو ہدایت کرتا ہے بعض کو گمراہ کرتا ہے۔

ایسا ہی انبیاء علیہم السلام رحمت اور عذاب کے بارے ہیں۔اولیاء کرام ان کے تابع ہیں جس شخص نے ان کی باتیں مانیں اور ان کی تصدیق کی تو وہ اس کے لیے رحمت بن جاتے ہیں جو ان سے پھر گیا اور ان کو جھٹلایا تو وہ اس پر عذاب بن جاتے ہیں ان کو ان ہاتھوں سے جن کو وہ دوست رکھتے ہیں پکڑتے ہیں اور ان کو خدا عزوجل کی طرف اٹھاتے ہیں اپنی جنت میں ان کو داخل کرتے ہیں جو جوہر ہوں ان کو بادشاہی خزانے تک پہنچاتے ہیں اور جو چھلکے ہوں ان کو ان کی آگ کی طرف پہنچاتا ہے یہ انبیاء و اولیاء کا طریقہ قیامت تک ہوگا۔

انبیاء صلوات اللہ علیہم وسلامہ کو بڑھاتا ہے اور اس کو اپنی طرف بلاتا ہے ان کے مطالب اولیاء ابدال صدیقوں کے دلوں میں باقی رکھتا ہے جب ان میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اس کے بدلے دوسرے کو کھڑا کر دیتا ہے عالم جب اپنے علم سے عمل کرتا ہے اور اس کا علم خلق ہے تو بے شک اس کو نبی ﷺ کی رواثت صحیح پہنچتی اور جب یہ وراثت صحیح ہوئی تو اس کا قلب اپنے رب عزوجل کے قرب کے گھر کی طرف چڑھ گیا۔فرشتے اس کے گرد ہوتے ہیں۔اس کا دل ایک فرشتہ بن جاتا ہے۔ جو کہ بادشاہ (خدا) کے قرب تک سیر کرتا ہے رسول اللہ ﷺ سے قبول کرو۔اس کے فعل وقول کی اتباع کرو یہاں تک کہ تمہارے ہاتھوں کو دنیا اور آخرت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میں پکڑے گا اسی کی طرف منسوب ہو جاؤ اسی کے قدم بقدم چلو تم اس کے دونوں پروں کے نیچے چوزے بن جاؤ۔

شیخ محمد کا واقعہ

ہم کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن احمد منظور کتانی نے قاہرہ میں ۶۷۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف ابوعبداللہ محمد بن ابی الفتح ہروی سیاح نے قاہرہ میں ۶۲۳ھ میں کہا کہ میں اپنے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بغداد میں ۵۴۰ھ میں کھڑا تھا مجھے جلدی رینٹھ آیا میں نے ناک صاف کیا پھر مجھے شرم آئی اور دل میں کہا کہ کیا حضرت شیخ عبدالقادر ایسے شخص کی جناب میں مجھے ناک صاف کرنا چاہیے۔

تب آپ نے مجھے فرمایا کہ اے محمد! کچھ مضائقہ نہیں آج کے بعد سے نہ تھوک ہوگا نہ رینٹھ وہ کہتے ہیں کہ جس دن سے آپ نے فرمایا ہے آج ۸۳ برس ہو چکے ہیں کہ نہ کبھی میں نے تھوکا اور نہ کبھی رینٹھ کیا۔

اور کہا کہ حضرت شیخ نے میرا نام طویل رکھا ہوا تھا میں نے ایک دن کہا کہ حضرت میں تو پستہ قد ہوں آپ نے فرمایا کہ تیری عمر لمبی ہے۔

پس شیخ محمد ایک سو سینتیس سال تک زندہ رہے اور اپنی سیاحت میں عجائبات دیکھے دور دراز سفر کیے کوہ قاف تک پہنچے اور وہ سب سے پہلے شخص ہیں کہ جنہوں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت کی ہے۔

کشف کے بارے میں آپ کے ارشادت

اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے کشف افعال ومشاہدہ میں: خدا کے افعال سے اولیاء وابدال کے لیے وہ امر ظاہر ہوتے ہیں کہ جن سے عقلیں حیران ہوتی ہیں عادات ورسوم کا خلاف ہو جاتا ہے وہ دو قسم پر ہیں جلال و جمال جلال وعظمت سے ایسا خوف پیدا ہوتا ہے کہ جس سے گھبراہٹ و اضطراب پیدا ہوتا ہے اور دل پر ایک سخت بیماری واقع ہوتی ہے جو کہ اعضاء پر اس کا ظہور ہوتا ہے۔

جیسا کہ روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سینہ شریف سے نماز میں خوف کی وجہ سے

ایسی آواز سنا کرتے تھے جس طرح جوش مارتی ہوئی ہانڈی سے آتی ہے کیونکہ آپ جلال الٰہی کو دیکھا کرتے تھے اور اس کی عظمت آپ پر کھلا کرتی تھی۔

ایسی ہی خلیل الرحمٰن حضرت ابراہیم علیہ السلام اور امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے لیکن جمال کا مشاہدہ سو وہ دلوں پر انوار سرور الطاف لذیذ کلام محبوب بات بڑی بخششوں بڑے مراتب و قرب الٰہی عزوجل کی بشارت کی تجلی ہے جن کی طرف ان کا امر رجوع کرے گا اور پہلے زمانوں میں ان کی قسمتوں کا قلم خشک ہو چکا ہے یہ ان پر خدا کی رحمت و فضل ہے اور اس کی طرف سے ان کے لیے دنیا میں ان کی مقدر موتوں کے وقت پر ثابت قدمی ہے کیونکہ ایسا نہ ہو کہ شدت شوق الٰہی اور فرط محبت کی وجہ سے ان کے پتے پھٹ جائیں وہ ہلاک ہو جائیں اور قیام عبودیت سے عاجز آ جائیں یہاں تک کہ ان پر وہ یقین کہ موت ہے آ جائے سو یہ کام ان سے بوجہ مہربانی و رحمت و ودا اور ان کے دلوں کی تربیت و مدارات کے لیے کرتا ہے وہ بے شک حکیم علیم لطیف اور ان پر رؤف اور رحیم ہے اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن بلال رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ اے بلال ہم کو راحت دے یعنی اقامۃ کہوتا کہ ہم نماز میں داخل ہوں کہ مشاہدہ جمال ہو جائے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نماز میں میری آنکھیں ٹھنڈی بنائی جاتی ہیں۔''

آج کی رات ایک نور دیکھا

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عمر ازجی محدث نے اور ابو محمد جعفر بن عبدالقدوس بن احمد بن علی بن محمد ہلالی بغدادی حریمی نے قاہرہ میں ۶۷۲ھ میں ان دونوں نے کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں قاضی القضاۃ ابو صالح نصر اور شیخ امام ابوالفضل اسحٰق بن احمد علثی نے بغداد میں ۶۲۹ھ میں ان دونوں نے کہا خبر دی ہم کو عبدالوہاب اور عبدالرزاق نے ۵۸۹ھ میں ان دونوں نے کہا کہ شیخ بقا بن بطو رضی اللہ عنہ پانچویں رجب ۵۴۳ھ میں جمعہ کے دن صبح کے وقت ہمارے والد شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے مدرسہ کی طرف آئے انہوں نے ہم سے کہا کہ تم آج میرے صبح ہی آنے کا سبب کیوں نہیں پوچھتے میں نے آج کی رات ایک نور دیکھا ہے جس سے (آسمان) کے کنارے روشن ہو گئے وجود کے اطراف تک عام طور پر پھیل گیا۔ میں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

اسرار والوں کے اسرار دیکھے کہ اس کی طرف دوڑتے تھے بعض وہ تھے کہ اس کے متصل ہوتے تھے بعض وہ تھے کہ ان کو اتصال سے منع کرنے والا منع کرتا تھا۔

اور کوئی بھید ان میں سے متصل نہ ہوتا تھا مگر اس کا نور دگنا ہی ہوتا تھا تب میں نے اس نور کے چشمہ کو دیکھا تو ناگاہ وہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے صادر ہوتا تھا میں نے اس کی حقیقت کے کھولنے کا ارادہ کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ اس کے شہود کا نور ہے جو ان کے دل کے برابر ہیں ان دونوں نوروں کے چقماق کا نور چمکا جس سے ان دونوں کی روشنی کا ان کے حال کے آئینہ پر عکس پڑا اور ان چقماقوں کے شعاع ان کی جمعیت کی نگاہ وصف قرب تک جمع ہوئے تب ان سے تمام موجودات روشن ہو گئے اور کوئی فرشتہ اس رات ایسا نہ رہا کہ زمین پر نہ اترا ہو بلکہ ان کے پاس آیا ان سے مصافحہ کیا۔ ان کے نزدیک ان کا نام شاہد مشہود ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی خدمت میں آئے اور ان سے کہا کہ کیا آپ نے آج رات نماز رغائب پڑھی تھی تب آپ نے یہ شعر پڑھے۔

اذا نظرت عینی وجوہ حبائبی
فتلک صلاتی فی لیالی الرغائب

جب میری آنکھ نے میرے دوستوں کے چہرہ کو دیکھا تو یہ میری نماز ہے رغائب کی راتوں میں۔

وجوہ اذا ما اسفرت عن جمالھا
اضاءت لھا الاکوان من کل جانب

وہ ایسے چہرے تھے کہ وہ اپنے اجمال کو ظاہر کرتے ہیں تو دونوں جہان ان کی وجہ سے ہر ایک طرف روشن ہو جاتے ہیں۔

حرمت الراضی ان لم کن باد لا دمی
ازا حم شجعان الوغی بالمنا کب

میں خوشی سے محروم کیا جاؤں اگر اپنے خون کو خرچ نہ دوں لڑائی کے بہادروں سے کلمہ بہ کلمہ مزاحمت کرتا ہوں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

اشق صفون العارفين بغرمة

فتعلو بمجدی فوق تلك المراتب

میں عارفین کی صفوں کو اپنے پختہ ارادہ سے پھاڑ دیتا ہوں تب و میری شرافت کی وجہ سے ان مراتبوں سے اوپر بڑھ جاتے ہیں۔

ومن لم يوف الحب ما يستحقه

فذاك الذی لم يات قط بواجب

جو شخص کہ دوست سے اس کے حقوق کی وفا نہیں کرتا تو وہ شخص ہے کہ اپنے واجب کو کبھی ادا نہیں کرتا۔

میں اس کو جلا دیتا ہوں اور آراستہ کرتا ہوں

خبر دی ہم کو ابوحفص عمر بن شیخ ابوالمجد مبارک بن احمد نصیبنی حنبلی نے قاہرہ کے میدان میں ۶۷۰ھ میں کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ ابوعبدالرحیم عسکر بن عبدالرحیم نصیبنی نے نصیبن میں ۶۹۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بزار نے بغداد میں ۵۹۳ھ میں ح

اور بھی خبر دی ہم کو عالی فقیہ ابوالقاسم محمد بن عبادہ انصاری نے قاہرہ میں ۶۷۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ برگزیدہ علی بن مقری قرشی نے دمشق میں ان دونوں نے کہا کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ ایسے وقت میں کہ ہم حاضر تھے اور سنتے تھے ۵۵۳ھ میں کہ آپ اپنے شروع اور نیابت کے حالات بیان کریں جو کہ آپ نے اس معاملہ میں حاصل کیے ہیں تا کہ ہم آپ کی پیروی کریں آپ نے یہ اشعار پڑھے

انا راغب فيمن يقرب نفسه

ومناسب لفتی يلا طغلطفه

میں اس کی رغبت کر رہا ہوں کہ جس کا نفس قرب کو چاہتا ہے اور ایسے جوان کے مناسب ہوں جو کہ اس کی سی مہربانی کرتا ہے۔

ومفاوض العشاق فی اسرارهم

من كل معنى لم يسعنى كشفه

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میں عشاق کا ان کے اسرار میں فیض رساں ہوں ہر ایک ایسے معنے کا کہ جس کا کشف مجھے گنجائش نہیں دیتا۔

قد کان بسکرنی مزاج شرابه
والیوم یصحینی لدیه صرفه

مجھ کو اس کی شراب کا مزاج نشہ دیتا ہے اور آج اس کے پاس اس کا تصرف مجھے ہوش میں رکھتا ہے۔

واغیب من رشدی باول نظرة
والیوم استجلیه ثم ازفة

میں پہلی ہی نگاہوں میں اپنے ہوش سے غائب ہو گیا اور آج میں اس کو جلا دیتا ہوں اور آراستہ کرتا ہوں۔

لوگوں نے آپ سے کہا کہ ہم آپ جیسے روزے رکھتے ہیں اور آپ جیسی نماز پڑھتے ہیں آپ جیسی ریاضت کرتے ہیں لیکن آپ جیسے حالات بالکل ہم نہیں دیکھتے تب آپ نے فرمایا کہ تم نے اعمال میں میری مزاحمت کی ہے تو کیا خدا کی نعمتوں میں مزاحمت کر سکتے ہو۔ واللہ میں کبھی نہیں کھاتا یہاں تک کہ مجھے کہا جاتا ہے کہ تم کو میرے حق کی قسم ہے کھاؤ اور میں کبھی پانی نہیں پیتا حتیٰ کہ مجھ سے کہا جاتا ہے کہ تم کو میرے حق کی قسم ہے پیو اور میں کوئی کام نہیں کرتا۔ حتیٰ کہ مجھ سے کہا جاتا ہے کہ یہ کام کر۔

ابوحفص نصیبنی کہتے ہیں کہ شیخ عسکران اشعار کو اکثر پڑھا کرتے تھے اور اخیر بیت میں ان کا یہ تلفظ ہوتا تھا کہ میں پہلی نگاہ میں اپنی ہوش سے جاتا رہا۔

اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے خدا تعالیٰ کے اس قول میں ''بے شک اللہ تعالیٰ کی آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں'' الخ۔ یہ حکمتیں ہیں کہ عقلمندوں کی آنکھیں ان سے حیران ہیں۔

یہ آیات ہیں کہ جنہوں نے فصیح زبانوں کو عاجز کر دیا اس میں خطرات کے روشن ستارے ہیں یہ ایسی نو پیدا چیزیں ہیں کہ ثبوت قدم پر دلالت کرتی ہیں یہ ایسی دلہنیں ہیں کہ جو موضوع کے یقین کے چہروں سے ظاہر ہوتی ہیں وہ ایسے شاہد ہیں کہ کائنات کے پیدا کرنے والے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے حکم کے اثبات سے ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ ایسے آثار ہیں کہ انکار کے اسرار کی بلبلیں ہیں۔ وہ ایسے رموز ہیں کہ ان کی گرہوں کو عقلمند نہیں کھول سکتے۔ وہ اشارات ہیں کہ غائب کی زبانوں سے بولتے ہیں غیب نے خلد کے باغ کو ستاروں کے پھول سے آراستہ کر دیا۔

آسمان کے باغ شہابوں کی شاخوں کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ دن کے رخساروں کی سفیدی، رات کے اندھیروں کے بالوں کی سیاہی کے ساتھ آراستہ کی گئی آسمان ایک سطح ہے جس کے شیشوں کے جڑاؤ ستارے ہیں وہ ایسا خوش باغ ہے کہ شہابوں کے پھول اس کا رخسارہ ہے وہ ایسا معشوق ہے کہ اس کے جمال کا تل رات ہے وہ محبوب کا رخسارہ ہے کہ اس کے حسن کی روشنی دن ہے۔

آسمان حکمت کا نقش ہے۔ آسمان انشاء قدر کا کاتب ہے ستارے موجودات کی کتاب کے نقطے ہیں آفتاب افق کے شہروں کا بادشاہ ہے چاند موجودات کے لشکروں کا وزیر ہے۔

تخلیق زمین و آسمان

جب اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا تو تمام موجودات کے اطراف میں اندھیرا پھیلا ہوا تھا کنارے کے نور میں آفتاب کی شمع روشن ہوگئی اور خلاء کے میناروں میں ستاروں کے چراغ روشن ہوئے۔ آسمان کی عبادت گاہ پر چاند کی قندیل لٹکائی۔ دن کے رخسار سے وجود کی ساری شکل تھی۔ تب اس کو رات کے سبزے سے منقش کر دیا اور اس کے رخساروں پر دن کے گلاب کے پتے پھیلا دیئے۔ اس کے سامنے نور کی مشعلیں روشن کر دیں پھر عاشق کی آنکھ اس سے حیران ہوگئی عبرت کے قاری کو اس کے چہرہ کی لوح کی صفائی پر یہ سطریں نظر آئیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے رات کے طرہ میں صبح کی پیشانی نے برقع پہن لیا۔ آفتاب کے خود کے چہرہ سے خلا کی اوڑھنی کھل گئی۔ نوروں کے پانی دن کی نہروں میں جاری ہیں۔

قدم کے حکم کا خطیب مصنوع کے یقین کے منبر پر خطبہ پڑھتا ہے کہ ہم نے دن کو معاش بنایا پھر تقدیر کا ہاتھ تدبیر کے مسئلہ کو پلٹ دیتا ہے تب ظلمت کے زنگیوں سے روشنیوں کے ترک بھاگ جاتے آفتاب کے گلابی رخسارے زعفرانی ہو جاتے ہیں دن کے قد کی شاخوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

میں لاغری کا پانی جاری رہتا ہے اوروں کے رخساروں کی زلفوں پر ظلمت کی کستوری پڑ جاتی ہے آسمان کا باغ ستاروں کے پھولوں سے آراستہ ہو جاتا ہے ظلمتوں کا لشکر کنارے کے میدانوں میں چلتا ہے اندھیرے کے خیمے عالم کے تمام اطراف پر نصب ہو جاتے ہیں رات کا آنے والا زمین کے ہر ایک زندہ کی آنکھ ڈھانک لیتا ہے یہاں تک کہ جب حکم کا مؤذن اذان دیتا ہے اور تقدیر کے ہاتھ سے ظلمت کی چادروں کو لپیٹ دیتا ہے اور رات کا آخری حصہ پورا ہو جاتا ہے تو تقدیر کا اسرافیل صورتوں کے نرسنگا میں پھونک مارتا ہے تا کہ رات کی لحدوں کے مردے اٹھ کھڑے ہوں۔

پھر ناگاہ صبح کی روشنی کے ستون پھٹ جاتے ہیں زمین کی سواری کی چیل موجودات کے تمام اطراف میں عارفین کے قاصدوں سے کہتی ہے کہ تم لیلیٰ کے گھر کی طرف جانے کا شوق کرو ہم اس کو زندہ کرتے ہیں۔

رات عارفوں کا باغ ہے

رات وہ بادشاہ ہے کہ تمام جہات آبادی کا مالک ہے وہ ایسا بادشاہ ہے کہ زمین کے تمام شہروں کا مالک ہے اس کے لشکر اس طرح چلتے ہیں جیسے بارش کے سیلاب ہر قطرہ میں ہر ایک کے سر پر اس کے جھنڈے کا میٹھا پانی گرتا ہے اس کے خیمہ کی رسیاں وجود پر تنی جاتی ہیں بخشش کا منادی اس کی مدد کے غلبہ کے پکارتا ہے کہ تمہارے لیے رات بنائی ہے کہ تم اس میں آرام پاؤ۔ رات عارفوں کا باغ ہے رات کے وقت بخششوں کی نفیس چیزیں اہل معرفت کو حاصل ہوتی ہیں اندھیرے میں سیّد الوجود صلی اللہ علیہ وسلم کو قاب قوسین تک سیر کرائی۔ بعض عارفین کا یہ حال تھا کہ جب ان پر رات آتی تو یہ فرماتے تھے کہ مرحبا اس کو جو کہ محبوب ارواح کے وصل کی خوشخبری دیتی ہے۔ فجر کی تلوار ہمیشہ اندھیرے کے میان میں چھپی ہوئی ہوتی ہے یہاں تک کہ اس کو دن کی روشنی کا ہاتھ کھینچ لیتا ہے تب وہ دیکھنے والے کی آنکھوں کے لیے روشنی پھیلا دیتا ہے۔

اے شخص! تجھ کو خدا نے اس لیے نہیں پیدا کیا کہ تو دن کو سعی کرتا رہے اور رات کو سو جائے بلکہ تجھ کو ہر ایک میں وظیفہ ہے اور خدمات ہیں تا کہ تو ان کی وجہ سے صانع کا تقرب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ڈھونڈے اور اس کے سبب تجھ پر جو عالم کے پیدا کرنے کا حق واجب ہے۔ وہ ادا ہو جائے گا۔

آسمان نور کی شکلوں کا محل ہے آسمان کی آنکھوں کی تروتازگی ہے اور شہاب رجم کے لیے ہیں ستارے زینت کے لیے ہیں آفتاب پھلوں کے پکنے اور سبزیوں کی پرورش کے لیے ہے۔ چاند اوقات وزمانہ کے اندازوں کے سمجھنے کے لیے انسانوں کی طبیعتوں کے اندازہ کے موافق ہے پس ربیع تو جوانی کی تروتازگی کی طرح ہے اور موسم گرما جوان کے بالغ ہونے کی طرح ہے۔ موسم خریف ستر (برس) کی قوت والے کے برابر ہے موسم سرما نہایت ہی ضعیف موت کے قریب ہے یہ عزیز علیم کی تقدیر ہے ہمیشہ خلاء کا آئینہ بادل کے زنگارے سے پاک وصاف ہے۔ بادل کی کدورتوں سے صاف ہے یہاں تک کہ اس میں نظروں کے وجود کے خیالات دکھائی دیتے ہیں تب آسمان کا کنارہ آفتاب کی روشنی کے چھپنے کے سبب سیاہ ہو جاتا ہے شہابوں کی عروسیں ظلمت کے سوراخ سے سوراخ دار ہو جاتی ہیں بادلوں کے شیر بارش کے جنگلوں میں گرجتے ہیں۔ بجلی کی تلوار بادل کے میان سے نکالی جاتی ہے۔ ہوائیں بانجھ بادلوں کو حاملہ کر دیتی ہیں۔ بارش روتی ہے تاکہ باغ کے دانت ہنسیں۔ قطروں کا اسرافیل سبزی کی صورتوں میں صور پھونکتا ہے تاکہ عدم کی لحدوں سے کھڑی ہو جائیں۔ اور پھولوں کے پیش ہونے کے دن میں دیکھنے والوں کی آنکھوں کے سامنے پیش ہو جائیں تقدیر کا تعبیر کرنے والا کل کے حال کی اس زبان سے تعبیر کرتا ہے کہ ''پس تم دیکھو اللہ کی رحمت کے آثار۔'' ہر مخلوق میں ایک بھید ہے کہ جس پر عقلیں نہیں ٹھہرتیں۔

ہر موجود میں ایک خزانہ ہے کہ جس کی طرف خطرات کے ہاتھوں سے اشارہ نہیں کیا جا سکتا ہر ایک موجود میں ایک زبان ہے جو کہ اس کی توحید کی باتیں کرتی ہیں۔

ہر ایک مخلوق میں عبرتیں ہیں جن میں دیکھنے والوں کی فکریں حیران ہیں اور ان دونوں سے ہدایت والوں کی عقلیں جاتی رہتی ہیں۔ اصحاب قرب کی معرفتیں اس میں مدہوش ہوتی ہیں اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کو اپنی عجیب صنعت کی خبر دی ہے کہ میں آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہوں۔

خبر دی ہم کو شیخ شریف ابوالعباس احمد بن ابی عبداللہ محمد بن محمد ہزاروی حسینی بغدادی نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قاہرہ میں ۶۷۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے دمشق میں ۶۲۹ھ میں ح۔

مجاہدۂ غوث الوریٰ

اور خبر دی ہم کو ابوالفضل احمد بن شیخ ابوالحسن علی بن ابراہیم بن اسماعیل واسطی اصل بغدادی گھر والے نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے بغداد میں ۶۲۵ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالعباس احمد بن یحییٰ بن برکت بن محفوظ بغدادی مشہور ابن الدبیقی نے بغداد میں ۶۱۱ھ میں کہا سنا ہم نے اپنے شیخ محی الدین بغدادی عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ بغداد میں کرسی پر بیٹھ کر فرماتے تھے ۵۵۸ھ میں کہ پچیس سال تک عراق کے جنگلوں میں تنہا سیر کرتا رہا اور چالیس سال تک صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھی تو پندرہ سال تک عشاء کی نماز پڑھ کر قرآن شریف ایک پاؤں پر کھڑا رہ کر پڑھتا تھا۔ میرے ہاتھ میں ایک میخ تھی جو کہ دیوار میں گڑھی ہوئی تھی نیند کے خوف سے' یہاں تک کہ صبح کے وقت سارا قرآن پڑھ لیتا۔

ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر قرآن پڑھنا

میں ایک رات سیڑھی پر چڑھتا تھا۔ تب میرے نفس نے مجھ سے کہا کہ اگر تو ایک گھڑی سو رہتا اور پھر کھڑا ہو جاتا تو کیا تھا۔ پھر جس جگہ مجھے یہ خطرہ پیدا ہوا تھا وہیں کھڑا ہو گیا اور ایک پاؤں پر کھڑا رہا قرآن شریف کو شروع کیا اور آخر تک ایسی حالت میں پہنچا دیا۔

دنیا کا مختلف صورتوں میں سامنے آنا

میں تین دن سے لے کر چالیس سال ایسے حال میں گزار دیتا تھا کہ میں کچھ نہ کھاتا تھا میرے سامنے نیند شکل بن کر آتی۔ تب میں اس پر چلاتا تھا وہ تو چلی جاتی تھی دنیا اس کی خوبصورتی اس کی خواہشات اچھی اور بری صورتوں میں میرے سامنے آتی تھیں پھر میں ان پر چلاتا تھا تب وہ چلی جاتی تھیں۔

برجِ عجمی میں کا واقعہ: حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھانا

میں ایک برج میں جس کو آج عجمی کہتے ہیں گیارہ سال تک رہا ہوں اور میرے دیر تک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اس برج میں رہنے کے سبب اس کا نام برج عجمی پڑ گیا میں نے اس میں خدا سے یہ عہد کیا تھا کہ میں نہیں کھاؤں گا حتیٰ کہ لقمہ دیا جاؤں اور نہ پیوں گا یہاں تک کہ پلایا جاؤں۔ تب میں اس میں چالیس دن تک رہا اور میں نے کچھ نہ کھایا تھا پھر چالیس دن بعد میرے پاس ایک شخص آیا۔ اس کے پاس روٹی تھی اس نے میرے سامنے رکھ دی اور چل دیا اور مجھے چھوڑ گیا۔ میرا نفس اس کے قریب ہوا کہ بوجہ سخت بھوک کے کھانے پر گرے۔

تب میں نے کہا واللہ میں اپنے عہد کو جو اپنے پروردگار سے کیا ہے نہ توڑوں گا۔ پھر میں نے اپنے اندر سے چلانے والے کی آواز سنی کہ بھوک بھوک پکارتا ہے مگر میں نے اس کی پروانہ کی۔ پھر میرے پاس سے شیخ ابوسعد حریمی گزرے اور انہوں نے چلاّنے والے کی آواز سنی۔ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے عبدالقادر! کیا ہے؟ میں نے کہا کہ یہ نفس کا اضطراب ہے لیکن روح اپنے مولیٰ عزوجل کی طرف آرام سے لگی ہوئی ہے انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم ازج کے دروازہ کی طرف آؤ اور چل دیئے اور مجھ کو میرے حال پر چھوڑ دیا۔ میں نے دل میں کہا کہ اس مکان سے میں بجز خدا کے حکم کے نہ نکلوں گا۔ تب میرے پاس ابوالعباس خضر علیہ السلام آئے اور کہنے لگے کہ آپ کھڑے ہوں اور ابوسعد کے دروازہ تک چلیں پھر میں ان کی طرف گیا وہ اپنے گھر کے دروازہ پر کھڑے تھے اور میرا انتظار کر رہے تھے انہوں نے مجھ سے کہا اے عبدالقادر! کیا تم کو میری بات کافی نہ ہوئی کہ میری طرف آتے حتیٰ کہ تجھ کو خضر وہی بات کہیں جو میں نے کہی تھی۔ انہوں نے مجھے اپنے گھر میں داخل کیا۔

میں نے دیکھا کہ کھانا تیار ہے پھر وہ مجھے لقمہ دیتے تھے یہاں تک کہ میں سیر ہو گیا پھر انہوں نے مجھے اپنے ہاتھ سے خرقہ پہنایا اور ان کے پاس شغل ذکر کرتا رہا اور پہلے اس سے میں اپنے سفر میں تھا تو میرے پاس ایک شخص آیا جس کو میں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا اس نے مجھ سے کہا کہ کیا تم میرے پاس رہنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا اس شرط سے کہ میری مخالفت نہ کرے۔ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کہ یہاں بیٹھا رہ۔ یہاں تک کہ میں آؤں پھر وہ مجھ سے ایک سال تک غائب ہو گیا۔ پھر وہ میرے پاس آیا تو میں اسی مکان میں تھا۔ تب وہ میرے پاس تھوڑی دیر بیٹھا پھر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ اس مکان سے نہ اٹھیو یہاں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIE ISLAMIA ACADEMY

تک کہ میں آؤں۔ پھر مجھ سے اور ایک سال تک غائب رہا۔ پھر آیا تو میں اسی مکان میں تھا۔ تب وہ میرے پاس ایک گھڑی بیٹھا پھر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ میرے آنے تک یہاں سے نہ ٹلیو۔ پھر ایک سال تک غائب رہا پھر لوٹا اور اس کے ساتھ روٹی دودھ تھا مجھ سے کہا کہ میں خضر ہوں اور مجھے حکم ہے کہ میں تمہارے ساتھ روٹی کھاؤں تب ہم دونوں نے وہ روٹی کھائی۔

پھر مجھ سے کہا کہ اٹھو اور بغداد میں جاؤ، ہم دونوں بغداد میں آئے شیخ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ ان دنوں کیا کھایا کرتے تھے۔ فرمایا کہ گری پڑی چیزیں۔

عارفین کے لئے ارشاداتِ غوث

اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے اے عارفین کے گروہ! اپنے رب عزوجل کا کلام عقلوں کے کانوں سے سنو اور اپنے خالق کی بات کو سمجھ کے کانوں سے سنو وہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اس کے احکام کے معانی کو دلوں کی فکروں سے سوچو۔ اپنی روحوں کی مکھیوں سے اس کے حکم کے شہد کو شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درختوں کے شگوفوں سے حاصل کرو۔

اپنے دل کی آنکھوں سے تقدیر کی شاخوں کے تصرفات میں اس کی قدرت کے آثار دیکھو اور علم کے چشمہ کو اپنے نفسوں کے گدلے پن سے صاف کرو اور ارواح کی مکھیاں موجودات کے وجود کے پیشتر کن کے گھونسلوں سے توحید کے باغ کے میدان میں اڑیں تاکہ اُنس کے درختوں کے پھولوں سے چریں۔ معرفت کی شاخوں کے پھلوں سے کھائیں۔ قدس کے وطنوں میں عزت کے پہاڑ کی چوٹیوں پر اپنے گھر بنائیں۔ قرب کے راستوں میں اپنے پروردگار کی طرف بلند درگاہ میں مقام قرب میں چلیں حضور کی شراب بلند ہمتوں کے ہاتھوں سے حاصل کریں۔

تب تقدیر کے شکاری نے تکلیف کے جال کے ساتھ ان کو شکار کیا امر کے ہاتھوں سے مشکلوں کے پنجروں میں قید کر دیا۔ پھر اس کی عمدہ بناوٹ نے شکلوں سے ان کو بہلا دیا۔ بشریت کے مکانوں سے محبت کرنے لگے۔ اپنے پاک بزرگ وطن کو بھول گئے تب تیرے رب نے ارواح کی مکھی کی طرف وحی کی کہ تو اپنے رب کے راستوں کی طرف عاجز ہو کر شکلوں کے تنگ راستوں میں چل۔ شریعت کے پھلوں میں سے کھا۔ حقیقت کے انوار کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پھولوں سے چرے۔ پھر جب اس کا پرندہ اڑا کہ محبت کے دانہ کو مجاہدہ کے باغوں سے چرے تو منت کے جال میں پکڑا گیا اور درستی کے تالاب میں بلا کا پانی دیکھا۔ اور کہا کہ عمدہ باغ سے کیسے خلاصی ہو لیکن اس کا پھل کڑوا ہے چشمہ تو میٹھا ہے لیکن اس کا کنارہ غرق کر دینے والا ہے۔

تب اس کو صدق طلب کی سواریوں کے ہانکنے والے نے خیر خواہی کی زبان سے پکارا کہ اے ارواح کی محبت کے شیفتو اور اے عارفین کی آرزوؤں کی غایت میں جلنے والو تم میں اور تمہارے مطلوب میں سوا صورتوں کے پردوں کو اٹھا دینے کے اور کچھ نہیں اور تم کو اس سے سوا شکلوں کے پردوں کے اور کوئی روک نہیں سکتا۔ سو تم اس کی طرف عشق کے پردوں سے اڑو اور اس کے بعد ابدی حیات طلب کرو۔ اپنے ارادوں کی شہوات سے مر جاؤ تا کہ وہ تم کو اپنے پاس صدق کے مقام پر زندہ کرے پس بلا عارفین کی روحوں کے پھول ہیں اور تکالیف واصلین کے اسرار کی نعمتیں ہیں اور دوستی دو تارے ہیں کہ سعادت کے آسمان پر طلوع کرتے ہیں محنت اور محبت دو پھول ہیں جو کہ قرب کی شاخ میں چمکتے ہیں۔ بڑی بلا محبوب کا گم ہونا ہے۔ بڑی تکلیف محبوب کا نہ ملنا ہے۔

اے عارفین کے گروہ! حول اور قوت سے برأت حقیقت توحید کے سوا حاصل نہیں ہو سکتی۔ ہر چمک دار کا عقل کی آنکھ سے مٹا دینا صرف تفرید ہے طمع کے ہاتھ سے ہر ایک موجود کا گرا دینا عین تجرید ہے کہہ "دے اللہ پھر تم ان کو چھوڑ دو کہ اپنے دھندے میں کھیلتے رہیں۔"

جب ملائکہ نے ارواح کی مکھی کی طرف دیکھا کہ وہ اسرار غیب کے پردوں میں چھپی ہوئی اور وصل کے جھاڑ کے سایہ میں ساکن مہربانی کی پست زمین کے مہد میں قرار یافتہ ہے تو اس پر قرب کی ہوا چلتی ہے۔ اس کی مجلس میں اُنس کی روح کے پھول مہکتے ہیں۔

اس کے لیے معارف کے نور کی بجلی چمکتی ہے۔ مشاہدہ کی شراب کے سکر کے نشے اس کے کندھوں کو ہلاتے ہیں۔ خطاب کی کہانیوں کی بس ان کی ہم نشین ہوتی ہے ملکوت اعلیٰ کی خوشبو ان کی خوش حالی کو معطر کر دیتی ہے نور کی صورتوں کی آنکھیں ان کے انوار کی بلندیوں تک ان کے اطوار میں مبہوت ہوتی ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پھر تقدیر نے کہا کہ اے نور کی عبادت گاہوں کے رہنے والو! اس شرف کے درجہ تک اڑنے والے پرندو! ایسے پرندہ کی طرف دیکھو جو کہ شرف اعظم کے درخت کے گھونسلے سے اڑتا ہے جس کو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے اس کے اڑنے کی جگہ خلد کا میدان قاب قوسین ہے وہ اپنی بزرگی کے بازو سے اڑا اسی کی ہدایت کے نور سے ان بزرگ گھونسلوں کی طرف لوگ بڑھے ہیں۔ اس کی شرع کی اتباع سے اس وصف والے درخت کی شاخوں پر اترے ہیں۔ ان کی عقلوں کی آنکھوں کے لیے یہ نور چمکا۔ اس کی برکت کے نگہبان کی وجہ سے اس مقام تک پہنچے۔ وہ ایک ہدہد بلقیس غیب کے شہروں سے عقول کے سلیمان کی طرف یقینی خبر اور ایسی کتاب کے ساتھ کہ جس کے آگے پیچھے باطل امر نہیں آتا ٹوٹتا ہے جب اس پر اس کے محبوب کے واردات آتے ہیں تو کہتا ہے کہ تم جیسا نہیں ہوں۔

وہ انبیاء پر ایسے مرتبے سے جو کہ اس کے پروردگار کے پاس سے ہے ممتاز ہے اس کی روح کی مکھی معراج کی شب میں اس درخت کے پھول سے کہ فاوحٰی الخ نہ ہے (یعنی پس اپنے بندے کی طرف وحی کی) چرتی ہے۔ اس کی شرافت کے سر پر موتی نچھاور کیے کہ بے شک اپنے رب کے بڑے نشانات کو اَوْ اَدْنٰی کی مجلس میں دیکھا آپ کی وجہ سے زمانہ کی خوبصورتی کی چادر مکان کی خوبصورتی کے کندھوں پر ہے۔

اس بندہ کی بھلائی خدا کے لیے ہے کہ اپنے دل کے کان اور اس کلام کے سننے میں اپنی طبیعت کی غفلت کو پردہ نہیں بناتا اور خدا تعالیٰ کے اس قول پر عمل کرتا ہے کہ ''پھر وہ ناگاہ دیکھنے والے ہوتے ہیں۔''

تھیلی میں خون

بیان کیا مجھ سے ابوعبداللہ محمد بن شیخ ابوالعباس خضر بن عبداللہ بن یحیٰ حس موصلی نے قاہرہ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے موصل میں ۶۲۳ھ میں کہا کہ ہم ایک رات اپنے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ کے مدرسہ بغداد میں تھے تب آپ کی خدمت میں بادشاہ مستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف حاضر ہوا اس نے آپ کو سلام کہا اور نصیحت چاہی آپ کے سامنے دس تھیلیاں رکھ دیں جن کو دس غلاموں نے اٹھایا ہوا تھا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

آپ نے فرمایا کہ مجھے ان کی حاجت نہیں اور قبول کرنے سے انکار کیا اس نے بڑی عاجزی کی تب آپ نے ایک تھیلی تو اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑی اور دوسری بائیں ہاتھ میں اور دونوں کو ہاتھ میں نچوڑا تب وہ خون ہو کر بہہ گئیں۔

آپ نے فرمایا کہ اے ابوالمظفر ! کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے کہ لوگوں کا خون لیتے ہو اور میرے سامنے لاتے ہو۔ وہ بے ہوش ہو گیا۔ تب شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ معبود کی عزت کی قسم ہے کہ اگر اس کے رشتۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لحاظ نہ ہوتا تو البتہ میں خون کو چھوڑتا کہ وہ اس کے مکان تک بہتا۔

غیب سے سیب

راوی کہتا ہے کہ میں نے خلیفہ کو ایک دن آپ کی خدمت میں دیکھا اس نے عرض کیا کہ میں آپ کی کوئی کرامت دیکھنا چاہتا ہوں تا کہ میرا دل تسلی پائے۔ آپ نے فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں غیب سے سیب چاہتا ہوں اور تمام عراق میں وہ زمانہ سیب کا نہ تھا۔

آپ نے ہوا میں بڑھایا تو دو سیب آپ کے ہاتھ میں تھے اس نے کہا کہ یہ کیا بات ہے آپ نے سیب کو کاٹا تو نہایت سفید خوشبودار تھا۔ اس سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔

اور مستنجد نے اپنے ہاتھ والے کو کاٹا تو اس میں کیڑے تھے۔ اس نے کہا کہ یہ کیا بات ہے آپ کے ہاتھ کا تو میں (اچھا عمدہ) دیکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ابوالمظفر ! تمہارے سیب کو ظلم کے ہاتھ لگے تو اس میں کیڑے پڑ گئے۔

مرید اور مراد

اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے ارادہ اور مرید اور مراد ہیں، ارادہ تو یہ ہے کہ جس کی عادت ہو اس کو چھوڑ دے اس کی حقیقت یہ ہے کہ دل کا طلب حق میں اٹھنا اور ماسویٰ کا ترک کر دینا جب بندہ اس عادت کو چھوڑ دے جو کہ دنیا اور آخرت کے مزے ہیں تو اس وقت اس کا ارادہ مجرد ہو جاتا ہے پس ارادہ ہر امر کا مقدمہ ہے اس کے بعد مقصد ہوتا ہے پھر فعل اور وہ ہر سالک کے راستہ کی ابتداء ہے وہ ہر مقصد کرنے والے کی پہلی منزل کا نام ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور ''مت نکال ان کو جو کہ اپنے پروردگار کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اسی کی ذات کے خواہشمند ہیں تم اپنی آنکھوں کو ان سے اور طرف نہ کرو' کیا تم دنیا کی زینت کا ارادہ رکھتے ہو۔''

سو آپ کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ صبر کیا کرو۔ ان کے ساتھ رہو۔ ان کی صحبت میں نفس کو پابند رکھو۔ ان کی تعریف کی کہ وہ خدا کی ذات عزوجل کے ارادت مند ہیں پھر فرمایا کہ تم اپنی آنکھوں کو ان سے اور طرف نہ پھیرو۔ کیا تم دنیا کی زینت کا ارادہ رکھتے ہو۔

پس اس سے ظاہر یہ کیا کہ ارادہ کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی ذات کا فقط ارادہ کیا جائے۔ زینت دنیا و زینت آخرت کا ارادہ نہ ہو۔

اب رہا مرید اور مراد سو مرید تو وہ ہے کہ جس میں یہ باتیں ہوں وہ اس صفت کے ساتھ موصوف ہو۔ ہمیشہ اللہ عزوجل اور اپنے مولا کی اطاعت کی طرف متوجہ رہتا ہے دوسروں سے اعراض کرتا ہے۔ اسی سے راحت پاتا ہے اپنے رب عزوجل کی بات سنتا ہے پس کتاب وسنت پر عمل کرتا ہے اور اس کے ماسوائے بہرہ ہو جاتا ہے وہ اللہ سبحانہٗ کے نور کے ساتھ دیکھتا ہے اپنے اور تمام مخلوق میں سوا خدا کے فعل کے اور کسی کا فعل نہیں جانتا۔ اس کے غیر سے اندھا ہو جاتا ہے سو اس کے سوا اور کسی کو حقیقی فاعل نہیں جانتا بلکہ غیر کو آلہ اور سبب محرک مدبر خیال کرتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تیرا کسی شے کو دوست رکھنا تجھے اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے یعنی غیر' محبوب سے تجھے اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے کیونکہ تو اپنے محبوب سے مشغول ہو جاتا ہے پس وہ دوست نہیں بنا تا یہاں تک کہ وہ ارادہ کرتا ہے اور ارادہ نہیں کرتا ہے حتیٰ کہ اس کا ارادہ تنہا ہو جاتا ہے تنہا ارادہ نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ اس کے دل میں خوف کا انگارنہ ڈال دیا جائے کہ وہ تمام چیزوں کو جو وہاں ہیں جلا دے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (بلقیس کے مقولہ) میں کہ بادشاہ لوگ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ کر دیتے ہیں اور وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔

جیسا کہ کہا گیا ہے کہ وہ ایک سوزش ہے کہ ہر وحشت کو ذلیل کر دیتی ہے۔ اس کی نیند

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

غلبہ ہے۔ کھانا اس کا فاقہ ہے۔ اس کا کلام ضرورت ہے اس کا نفس چلاتا ہے تو وہ اس کی محبوب چیز کا کبھی جواب ہی نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خیر خواہی کرتا ہے اور خلوت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اتنے گناہوں سے صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی قضا سے راضی رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے امر کو اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی نظر سے حیا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبوب چیزوں میں اپنی سعی کرتا ہے اور ہمیشہ ایسے امر کے درپے رہتا ہے جو کہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا سبب ہو گوشہ نشینی اور خفیہ رہنے کو پسند کرتا ہے خدا کے بندوں کی تعریف کو پسند نہیں کرتا اپنے رب عزوجل کے نزدیک کثرت نوافل سے جو محض اللہ تعالیٰ کے لیے خالصتاً ہوں دوست بن جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ سبحانہ، تک پہنچ جاتا ہے تب وہ اولیاء اللہ اور ان کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ پس اس وقت اس کا نام مراد اللہ پڑ جاتا ہے اور اس سے اللہ کے راستے پر چلنے والوں کے بوجھ اتار دیئے جاتے ہیں اللہ کی رحمت و عنایت کے پانی سے غسل دیا جاتا ہے اس کے لیے خدا کے پڑوس میں گھر بنا دیا جاتا ہے اس کو طرح طرح کی خلعتیں ملتی ہیں۔ وہ اللہ کی معرفت اس کا انس و سکون تسلی ہے۔

پھر وہ اللہ کی حکمت و اسرار کی باتیں صریح اذن کے بعد بولنے لگتا ہے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی خبر بھی بتاتا ہے وہ ایسے القاب سے ملقب ہوتا ہے کہ اللہ کے ولیوں میں ممتاز ہو جاتا ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ کے خاص دوستوں میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کے وہ نام رکھے جاتے ہیں جن کو خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ ایسے اسرار پر مطلع ہوتا ہے کہ اسی سے مخصوص ہیں وہ غیر اللہ کے پاس اس کو ظاہر نہیں کرتا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے سنتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ کی قوت کے ساتھ بولتا ہے اور پکڑتا ہے۔ اللہ کی اطاعت میں سعی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کو تسکین ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی کے ساتھ سوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے کلام اور اس کی پناہ میں یاد کرتا ہے اب وہ خدا کے امینوں گواہوں اس کے زمینوں کے اوتادوں (میخوں) اس کے ثابت قدم بندوں دوستوں سے ہو جاتا ہے۔

کثرت نوافل سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہمیشہ میرا بندہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مومن نوافل کے ساتھ سے تقرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو دوست بناتا ہوں پھر جب میں اس کو دوست بناتا ہوں تو میں اس کے کان، اس کی آنکھ، اس کی زبان، اس کا ہاتھ اس کا پاؤں اور اس کا دل بن جاتا ہوں پس وہ مجھ سے سنتا ہے اور مجھ سے دیکھتا ہے مجھ سے باتیں کرتا ہے مجھ سے سمجھتا ہے مجھ سے پکڑتا ہے۔

اب یہ بندہ ہے کہ جس کی عقل بڑی عقل ہوتی ہے اس کی حرکات شہوانیہ ساکن ہو جاتی ہیں۔ اس لیے کہ وہ خدا کے قبضہ میں ہیں اس کا دل اللہ عزوجل کے اسرار کا خزانہ بن جاتا ہے۔

پس یہ اللہ عزوجل کی مراد بن جاتا ہے اگر تو اے خدا کے بندے! اس کی معرفت کا ارادہ کرے مرید تو مبتدی ہے اور مراد منتہی ہے' مرید وہ ہے کہ عبادت کی آنکھ کی نشانہ رہے اور مشقتوں میں ڈالا جائے۔

مراد وہ ہے کہ مشقت کے سوا اس کا کام ہو جائے۔ مرید رنج میں پڑا رہتا ہے اور مراد اپنے خدا کی مہربانی والوں میں ہے۔ پس قاصدین مبتدین کے حق میں خدا کی سنت میں وہ امر ہے کہ جو مجاہدات کے لیے اللہ عزوجل کی توفیق سے پورا اور جاری ہو چکا پھر ان کو اپنی طرف پہنچا دینا ان سے بوجھ اتار دینا بہت سے نوافل میں ان کی تخفیف کر دینا شہوات کا ترک تمام عبادات میں فرائض وسنن پر بند رہنے پر قیام کرنا دلوں کی حفاظت وحدود ومقام کی محافظت دلوں میں ماسوی الحق عزوجل سے انقطاع ہونا اب ان کے ظاہری حالات تو مخلوق کے ساتھ ہوتے ہیں اور باطن میں اللہ عزوجل کے ساتھ۔ ان کی زبانیں خدا کے حکم کے لیے ہیں ان کے دل اللہ تعالیٰ کے علم کے لیے ان کی زبانیں بندگان خدا کی خیر خواہی کے لیے ہیں۔ ان کے اسرار خدا کی امانتوں کی حفاظت کے لیے ہیں سو ان پر خدا کا سلام اور اس کے تحفے اس کی برکتیں اس کی رحمتیں ہوں جب تک زمین وآسمان میں اور خدا کے بندے اس کی اطاعت اور اس کے حق وحدود کی حفاظت کے لیے قائم ہے۔

مرید اور مراد میں فرق

مرید کا دوست عملی سیاست ہے مراد کا دوست حق کی رعایت ہے کیونکہ مرید چلتا ہے اور

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مراد اڑتا ہے۔ یہ چلنے والا اڑنے والے کو کب مل سکتا ہے یہ بات تجھ کو موسیٰ علیہ السلام اور ہمارے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حال سے معلوم ہوسکتی ہے۔

موسیٰ علیہ السلام مرید تھے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں موسیٰ علیہ السلام کی سیر کی انتہا کو رطور سینا تک ہوئی اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیر عرش لوح محفوظ تک ہوئی مرید طالب ہے مراد مطلوب ہے مرید کی عبادت مجاہدہ ہے مراد کی عبادت بخشش ہے مرید موجود ہے مراد فانی ہے مرید عوض کے لیے عمل کرتا ہے مراد عمل کو نہیں دیکھتا بلکہ توفیق اور احسان کو دیکھتا ہے مرید راستہ کے چلنے میں دوڑتا ہے مراد ہر راستہ کے مجمع پر کھڑا ہے۔ مرید اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ مراد اللہ عزوجل کے ساتھ دیکھتا ہے۔ مرید اللہ تعالیٰ کے امر کے ساتھ قائم ہے اور مراد اللہ تعالیٰ کے فعل کے ساتھ قائم ہے مرید اپنی خواہش کی مخالفت کرتا ہے مراد اپنے ارادہ سے بیزاری چاہتا ہے مرید خود تقرب چاہتا ہے مراد وہ کہ اس کے ساتھ تقرب ہو۔ مرید حفاظت کرتا ہے مراد دلالت کرتا ہے۔ نعمت و غذا دیا جاتا ہے۔ خواہش کیا جاتا ہے۔ مرید حفاظت کرتا ہے۔ مراد کے ساتھ حفاظت کی جاتی ہے۔ مرید ترقی کرتا ہے۔ مراد پہنچ چکا ہوتا ہے۔ وہ اپنے رب کی طرف جو کہ محل عروج ہے پہنچتا ہے اس کے پاس ہر ایک عمدہ چیز پاتا ہے۔

مادرزاد اندھوں کو آنکھیں دینا، مردوں کو زندہ کرنا

خبر دی ہم کو ابومحمد رجب بن ابی منصور داری، ابوزید عبدالرحمٰن بن سالم قرشی، ابوعبداللہ محمد بن عبادہ انصاری نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں، ان سب نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ برگزیدہ ابوالحسن قرشی رضی اللہ عنہ نے قاسیون پہاڑ پر ۶۱۸ھ میں کہا کہ میں اور شیخ ابوالحسن علی بن ہیتی شیخ محی الدین عبدالقادر کی خدمت میں ان کے مدرسہ میں جو کہ ازج کے دروازہ میں تھا۔ ۵۴۹ھ میں موجود تھے تب ان کے پاس ابوغالب فضل اللہ بن اسماعیل بغدادی ازجی سوداگر حاضر ہوا۔ آپ سے عرض کرنے لگا کہ اے میرے سردار! آپ کے جد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دعوت میں بلایا جائے اس کو دعوت قبول کرنی چاہیے میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے غریب خانہ پر دعوت کے لیے تشریف لائیں۔

آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے اجازت ملی تو آؤں گا پھر تھوڑی دیر سر بمراقبہ ہوئے اور فرمایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہ ہاں چلوں گا۔تب آپ اپنی خچر پر سوار ہوئے۔شیخ علی نے آپ کی دائیں رکاب پکڑی اور میں نے بائیں رکاب تھامی۔اس کے گھر میں ہم آئے۔دیکھا تو اس میں بغداد کے مشائخ علماء وارکین جمع ہیں اور دستر خوان بچھایا گیا جس میں تمام شیریں وترش اشیاء خوردنی موجود تھیں اور ایک بڑا ٹکڑا لایا گیا جو کہ سر بمہر تھا۔دو شخصوں نے اس کو اٹھایا تھا۔اس کو دستر خوان کے ایک طرف رکھ دیا گیا۔تب ابو غالب نے کہا کہ بسم اللہ اجازت ہے۔اس حال میں شیخ مراقبہ میں تھے۔نہ آپ نے کھایا نہ کھانے کی اجازت دی اور نہ کسی اور نے کھایا۔اہل مجلس کا یہ حال ہوا کہ آپ کی ہیبت کی وجہ سے گویا کہ ان سروں پر پرندوں بیٹھے ہیں۔

پھر آپ نے مجھ کو شیخ علی کو اشارہ کیا کہ وہ صندوق اٹھا لاؤ۔ہم اٹھے اور اس کو اٹھایا تو وزنی تھا۔ہم نے اس کو آپ کے سامنے لاکر رکھ دیا۔آپ نے حکم دیا کہ اس کو کھولو۔ہم نے کھولا تو اس میں ابو غالب کا لڑکا موجود تھا جو کہ مادر زاد اندھا اور اس کو گنٹھیا تھا جذامی فالج زدہ تھا۔

تب شیخ نے اس کو کہا کھڑا ہو جا خدا کے حکم سے تندرست ہو کر۔ہم نے دیکھا تو وہ لڑکا دوڑنے لگا اور بینا ہو گیا کوئی اس کو بیماری کی قسم نہ تھی۔یہ حال دیکھ کر مجلس میں شور پڑ گیا اور شیخ ایسی غفلت کی حالت میں باہر نکل آئے اور کچھ نہ کھایا۔

اس کے بعد شیخ ابو سعید قیلوی کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ حال بیان کیا انہوں نے کہا شیخ عبدالقادر مادر زاد اندھے اور برص والے کو اچھا کرتے ہیں اور خدا کے حکم سے مردہ زندہ کرتے ہیں۔

اور ایک دفعہ میں آپ کی مجلس میں ۵۵۹ھ میں حاضر ہوا تو آپ کی خدمت میں رافضیوں کی ایک جماعت دو ٹوکرے سلے ہوئے سر بمہر لائی اور کہنے لگے کہ ہم کو بتلاؤ ان میں کیا ہے۔تب آپ کرسی سے اتر بیٹھے اور ایک ٹوکرے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اس میں ایک لڑکا ہے جس کو گنٹھیا کی مرض ہے اور اپنے فرزند عبدالرزاق کو حکم دیا کہ اس کو کھولو۔انہوں نے اس کو کھولا تو دیکھا کہ اس میں لڑکا گنٹھیا والا موجود ہے۔

آپ نے اس کو فرمایا کہ کھڑا ہو جا۔تب وہ کھڑا ہو کر چلنے پھرنے لگا۔پھر دوسرے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ٹوکرے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اس میں ایک لڑکا ہے جو کہ تندرست ہے اور کوئی اس کو بیماری نہیں اور اپنے فرزند مذکور کو حکم دیا کہ اس کو کھولو۔ کھولا تو اس میں ایک لڑکا تھا وہ اٹھ کر چلنے لگا آپ نے اس کے بال پکڑ کر فرمایا کہ بیٹھ تب اس کو گنٹھیا ہو گیا اس سے اٹھا نہ گیا تب ان سب نے رفض سے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی اور اس دن مجلس میں تین آدمی انتقال کر گئے اور میں نے پہلے مشائخ کو پایا جو کہ یہ کہتے تھے کہ چار ایسے شیخ ہیں کہ مادر زاد اندھوں، برص والوں کو اچھا کرتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر، شیخ بقا بن بطو، شیخ ابوسعید قیلوی، شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ عنہم۔

قبروں میں زندوں کی طرح تصرف

اور میں نے ایسے چار مشائخ کو دیکھا ہے کہ اپنی قبروں میں ایسا تصرف کرتے ہیں جیسا کہ زندہ کرتا ہے۔ وہ شیخ عبدالقادر، شیخ معروف کرخی، شیخ عقیل منجی، شیخ حیاۃ بن قیس حرانی رضی اللہ عنہم۔

اور بے شک ایک دن میں شیخ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مجھے حاجت معلوم ہوئی تو میں جلدی حاجت سے فراغت پا کر حاضر ہوا۔ تب آپ نے مجھ سے فرمایا کہ مانگ کیا چاہتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں یہ چاہتا ہوں اور میں نے چند امور باطنیہ کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا وہ امور لے لے۔ پھر میں نے وہ سب باتیں اس وقت پالیں۔

متصوف اور صوفی

اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے متصوف اور صوفی کے بارے میں، متصوف تو مبتدی ہے اور صوفی منتہی۔ متصوف وصل کے راستہ کو طے کرنا شروع کرتا ہے۔

اور صوفی وہ ہے کہ رستہ طے کر لیتا ہے وہاں پہنچ چکتا ہے جس پر قطع اور وصل ختم ہو جاتا ہے۔ متصوف محمل ہے اور صوفی محمول ہے۔ متصوف ہر وزنی اور خفیف شے کو اٹھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا نفس پگھل جاتا ہے۔ اس کی ہوا وہوس جاتی رہتی ہے۔ اس کا ارادہ و آرزو لاشے ہو جاتے ہیں۔ تب وہ صاف ہو جاتا ہے اس کا نام صوفی پڑ جاتا ہے۔

پھر اس پر بوجھ لادا جاتا ہے۔ تو وہ تقدیر کا محمول کا مشیت کا کرہ، قدس کا پرورش یافتہ، علوم وحکمت کا سرچشمہ امر اور نور کا گھر، ابدال واولیاء کا جائے پناہ، مرجع جائے راحت ومسرت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ کلادہ کی آنکھ درۃ التاج منظر رب ہے جس کی تعریف کی جاتی ہے اپنے نفس اور ہوا اور ارادہ اور شیطان اور دنیا و آخرت سے رنج اٹھانے والا ہے۔ اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔ اس طرح کہ ان چھ جہتوں اور تمام اشیاء کو چھوڑ بیٹھتا ہے۔ اس کے لیے عمل چھوڑ دیتا ہے ان کی موافقت اور قبول کو ترک کر دیتا ہے اپنی صفائی باطن میں لگا رہتا ہے اس کی طرف میلان اور شغل رکھتا ہے۔ پھر اپنے شیطان کی مخالفت کرتا ہے دنیا کو ترک کرتا ہے اپنے ہم نشینوں اور تمام خدا کی مخلوق کو اللہ عزوجل کے حکم سے اپنی آخرت کی طلب کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔

اپنے نفس اور ہوا سے اپنے اللہ عزوجل کے حکم سے مجاہدہ کرتا ہے اپنی آخرت اور ان سب نعمتوں کو اللہ عزوجل نے اپنے اولیاء کے لیے آخرت میں جنت کے درمیان تیار کیا ہے۔ اپنے مولا کی رغبت کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے وہ دونوں جہان سے نکل جاتا ہے وہ حادثات سے نکل جاتا ہے اور خدا کے لیے جوہر بن جاتا ہے پھر اس سے تمام علاقے اسباب اہل و اولاد کے منقطع ہو جاتے ہیں اس سے تمام جہات بند ہو جاتے ہیں اسی کی ذات میں جہات کی طرف اور دروازوں کا دروازہ کھل جاتا ہے وہ رب انام اور رب الارباب کی قضا پر راضی ہوتا ہے۔ اس میں گزشتہ اور آئندہ کی بابت خدائی فعل کرتا ہے وہ پوشیدہ اور اسرار کی باتوں اور ان باتوں کا جن کے ساتھ اعضا حرکت کرتے ہیں اور جن کو دل اور نیتیں چھپاتی ہیں خبردار ہو جاتا ہے۔

پھر اس دروازہ کے سامنے ایک اور دروازہ کھل جاتا ہے جس کو بادشاہِ دیّان کے قرب کا دروازہ کہا جاتا ہے وہ انس کی مجالس کی طرف اٹھایا جاتا ہے توحید کی کرسی پر بیٹھتا ہے پھر اس سے حجاب اٹھا دیئے جاتے ہیں اور فردانیت کے گھر میں داخل ہوتا ہے۔ اس سے جلال و عظمت ظاہر ہوتی ہے جب اس کی نگاہ جلال وعظمت پر پڑتی ہے تو وہ اپنی نیستی سے باقی رہتا ہے اپنے نفس وصفات اپنے حول وقوت حرکت وارادہ، خواہش اور دنیا و آخرت سے فانی ہوتا ہے اور وہ ایسے بلوری برتن کی طرح ہو جاتا ہے جو کہ صاف پانی سے بھرا ہوا اس میں شکلیں نظر آتی ہوں پھر اس پر سوائے تقدیر کے اور کوئی حکم نہیں کرتا۔ امر کے سوا کوئی اس کو موجود نہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

کرتا وہ اپنے اور اپنے نصیبہ سے فانی ہے اپنے مولا اور حکم سے موجود ہے وہ خلوت نہیں طلب کرتا کیونکہ خلوت موجود کے لیے ہوتی ہے وہ ایسے بچے کی طرح ہوتا ہے جو کہ جب تک کھلایا نہ جائے نہیں کھاتا۔ جب تک پہنایا نہ جائے نہیں پہنتا۔ پس وہ چھوڑ دیا گیا اور سپرد کیا گیا ہے ''اور ہم ان کو دائیں بائیں طرف پلٹاتے ہیں''۔ (الآیہ)

صوفی کی وجہ تسمیہ

وہ موجود ہے اور جدا ہے' لوگوں کے درمیان تو جسم کے ساتھ موجود ہے اور افعال و اعمال اور اسرار و نیّات کے لحاظ سے ان سے جدا ہے اس وقت اس کا نام صوفی پڑتا ہے اس وجہ سے کہ وہ مخلوق کے تکدر سے پاک ہے اگر تو چاہے تو ابدال میں سے اس کا نام ایک ابدال رکھ لے' عیاں میں سے وہ اپنے نفس اور رب کا عارف ہوتا ہے جو کہ مردوں کو زندہ کرنے والا اور اپنے اولیاء کو نفوس اور طبیعتوں و خواہشات اور گمراہیوں کی ظلمت سے ذکر و معارف و علوم و اسرار و نور قربت کے میدان کی طرف نکالنے والا ہے پھر اپنے نور عزوجل کی طرف' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثل اس طاقچہ کی ہے کہ جس میں چراغ ہو''۔

اللہ تعالیٰ مومنین کا دوست ہے ان کو ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے پس اللہ تعالیٰ ان کا ظلمات سے نکالنے کا ذمہ دار ہے ان کو ان باتوں پر مطلع کرتا ہے جن کو لوگوں کے دلوں نے چھپایا ہوتا ہے ان پر نیّات حاوی ہیں۔

کیوں کہ ان کو دلوں کے جاسوس اور بھید و مخفی اشیاء و خطرات کا امین بنا دیا ہے نہ تو ان کا شیطان گمراہ کرنے والا ہوتا ہے نہ کوئی خواہش جس کی اتباع کی جائے نہ نفس امارہ ہوتا ہے جو کہ بری باتوں کا حکم دیتا ہے اور نہ شہوت غالبہ کہ اس کو ان لذات کی طرف بلاتی ہے جو کہ اس کو ہلاک کر دیں اور اہل سنت و جماعت سے نکال دیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اسی طرح ہم اس برائی اور فحش کو دور کرتے ہیں کیونکہ بے شک وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے ہے''۔ پس ان کو میرے رب نے ان کے نفسوں کی رعونتوں اور حرصوں سے اپنی جبروتی سلطنت سے بچایا ہے پس ان کو ان کے مراتب میں ثابت رکھا اور ان کو توفیق دی کہ وہ اپنے باطن میں صدق پر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وفا کریں محل انقطاع واضطرار میں صبر کریں وہ فرائض کو ادا کرتے ہیں حدود واحکام کی حفاظت کرتے ہیں مراتب کو لازم پکڑتے ہیں یہاں تک کہ وہ درست ہو جاتے ہیں مہذب پاک صاف اور ادیب ہو جاتے ہیں پاک اور صاف ستھرے فراخ حوصلہ بہادر اور (کار خیر) کے عادی بن جاتے ہیں تب ان کے لیے اللہ عزوجل کی ولایت وتولیت پوری ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ ایمانداروں کا دوست ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ ''وہ صالحین کا دوست ہے'' وہ اپنے مراتب سے مالک الملک کی طرف نکل گئے تھے تب ان کے لیے یہ بات اس کے سامنے مرتب کر دی گئی اور ان کی سرگوشی بہت ہوتی ہے وہ اس سے دل اور اسرار سے سرگوشی کرتے ہیں تب وہ اس کے ماسوٰی سے الگ ہو کر اسی سے مشغول ہو گئے۔ اپنے نفوس اور ہر شے سے الگ ہو کر اسی سے کھیلنے لگے۔ وہ ہر شے کا رب مولیٰ ہے وہ ان کو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے ان کی عقلوں کو قید کرتا ہے ان کو امین بنا دیا پس وہ اس کے قبضہ اور قلعی اور حراست میں ہیں، روح قرب سے ناخوش ہوتی ہیں توحید اور رحمت کے میدان میں زندگی بسر کرتے ہیں اور کسی شے سے مشغول نہیں ہوتے مگر جن اعمال کا ان کو حکم ہوتا ہے جب ان کے ابدان کے عمل کا وقت آتا ہے نہ دلوں کے اعمال کا تو ان اعمال میں حفاظت کے معابد میں قلعہ نشین ہوتے ہیں تا کہ ان کو ان کے شیطان، نفوس خواہشات ضرر نہ پہنچائیں۔

ان کے اعمال شیطانوں کے حصہ اور نفوس کی طرف سے جو کہ ریا نفاق، عُجب، طلب، عوض اشیاء کے ساتھ مشترک وحول وقوت ہیں بچ رہتے ہیں بلکہ یہ ساری باتیں وہ خداتعالیٰ کے فضل وتوفیق سے پیدا دیکھتے ہیں کسب کی توفیق بھی اسی سے سمجھتے ہیں تا کہ وہ بغیر اس عقیدہ کے سنن ہدیٰ سے نہ نکل جائیں پھر وہ احکام کی بجا آوری اور ان باتوں کی فراغت کے بعد اپنے ان مراتب کی طرف جن کو انہوں نے لازم کر لیا ہے لوٹائے جاتے ہیں وہ ان کے ساتھ ٹھہرتے ہیں اور دلوں سے ان کو محفوظ رکھتے ہیں۔ بے شک وہ بعد اپنے امین بنائے جائیں گے ایک حالت کی طرف نقل کیے جاتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک علیحدہ علیحدہ اپنی حالت میں مخاطب کیا جاتا ہے کہ ''بے شک تو آج کے دن ہمارے نزدیک بامرتبہ امین ہے'' اس میں وہ اذن کے محتاج نہیں رہتے کیونکہ وہ ایسے ہو جاتے ہیں جیسے کہ کوئی شخص ہو جس کو امر سپرد کیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

جائے پس وہ اس کے قبضہ میں ہیں جہاں کہیں وہ اپنے امور میں چلتے ہیں۔

پھر اس بندہ کا دل اپنے رب عزوجل کی محبت و نور و علم و معرفت سے بھر جاتا ہے وہ اس کے سوال کچھ نہیں سنتا اور یہ اس لیے کہ اللہ عزوجل نے اس کو اس مرتبہ پر بشرط لزوم قائم کیا ہے۔ پھر جب وہ ان شروط کو پورا کرتا ہے اور سوا اس کے اور کسی عمل و حرکت کو نہیں چاہتا اس کی حفاظت کرتا ہے اس سے تجاوز نہیں کرتا تو اس کو وہاں سے ملک جبروت کی طرف لے جاتا ہے اس کے نفس پر جبر کرتا ہے اس کی سلطان جبروت کے ساتھ اکڑ دیتا ہے یہاں تک کہ ذلیل اور عاجز ہوتا ہے۔

پھر اس کو وہاں سے ملک سلطان کی طرف لے جاتا ہے تاکہ یہ وعدہ جو اس کے دل میں تھا لے جائے۔ یہ ان شہوات کا اصول ہے جو کہ ان میں شمار ثابت ہیں پھر اس کو وہاں سے ملک جلال کی طرف لے جاتا ہے اور ادب سکھاتا ہے پھر وہاں سے اس کو ملک جمال کی طرف لے جاتا ہے اس کو پاک صاف کر دیتا ہے پھر ملک عظمت کی طرف لے جاتا ہے وہ صبر کرتا ہے پھر ملک بہا کی طرف لے جاتا ہے تو اچھا ہوتا ہے پھر ملک بہجہ کی طرف سو وسیع ہوتا ہے پھر ملک ہیبت کی طرف پرورش کیا جاتا ہے۔ پھر ملک رحمت کی طرف مخاطب کیا جاتا ہے اور قوی اور شجاع بنایا جاتا ہے پھر ملک فردیت کی طرف عادی ہوتا ہے پھر مہربانی اس کو غذا دیتی ہے رافت اس کو جمع کرتی ہے اس کی کیفیت اس میں آجاتی ہے محبت اس کو قریب کرتی ہے شوق اس کو نزدیک کرتا ہے مشیت اس کو اپنی طرف کھینچتی ہے جواد عزیز اس کو قبول کر لیتا ہے اس کو قریب و نزدیک کر دیتا ہے، پھر اس کو مہلت دیتا ہے پھر اس کو ٹھکانہ دیتا ہے پھر اس سے سرگوشی کرتا ہے پھر اپنی طرف سے اس کو فراخی دیتا ہے پھر اس پر قبض کرتا ہے وہ جہاں جاتا ہے اور ہر مکان حال ہے ہر حال میں اس کے پاس ہے۔ اس کے قبضہ میں ہے۔ وہ اس کے اسرار اور اس پر جو کچھ اپنے رب کی طرف سے مخلوق کو پہنچاتا ہے اس کے امینوں میں سے ایک امین ہے پھر جب وہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے تو صفات منقطع ہو جاتی ہیں۔ کلام و عبادات جاتی رہتی ہیں۔

پس یہی مقام دلوں اور عقول کا منتہی ہے اور اولیاء کے حال کی غایت ہے جس طرف وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

لوٹتے ہیں اس کے اوپر کا درجہ انبیاء رسولوں علیہم السلام کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ ولی کی نہایت نبی کی غایت ہوتی ہے۔صلوٰۃ اللہ وتحیاۃ ورافتہ ورحمۃ علیہم اجمعین۔

نبوت اور ولایت میں فرق

نبوت اور ولایت میں فرق یہ ہے کہ نبوت ایک کلام ہے جو کہ اللہ عزوجل سے وحی کے طور پر جدا ہوتا ہے۔اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی روح ہوتی ہے پھر وحی تو گزر جاتی ہے اور اس کو روح کے ساتھ ختم کر دیتا ہے اس میں اس کی قبولیت ہوتی ہے پس وہ کلام ہے جس کی تصدیق لازم ہے اور جو اس کو رد کر دے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے اللہ عزوجل کے کلام کو رد کیا۔

لیکن ولایت اس کے لیے ہے جو کہ اللہ کا ولی ہے وہ اس کی حدیث ہے بطریق الہام پھر اس کی طرف اس کو پہنچا دیتا ہے اس کے لیے اس میں حدیث ہوتی ہے اور یہ حدیث اللہ تعالیٰ سے زبان حق پر جدا ہوتی ہے (جس کے ساتھ وہ سکون ہوتا ہے جو مجذوب کے دل میں ہے) پھر وہ اس کو قبول کرتا ہے اور تسکین پاتا ہے۔

پس انبیاء کا کلام ہوتا ہے اور اولیاء کی حدیث ہوتی ہے اب جو شخص کلام کو رد کرتا ہے تو کافر ہے کیونکہ اس نے اللہ عزوجل کے کلام ووحی وروح کو رد کیا اور جس نے حدیث کو رد کیا تو وہ کافر نہ ہوگا بلکہ ناکام ہوگا۔وہ اس پر وبال ہوگا۔اس کا دل لٹ جائے گا کیونکہ اس نے حق بات کو رد کیا جس سے خدا کی محبت خدا کے علم سے اس کے دل میں آئے پس دیا اس کو حق اور دل تک پہنچا دیا اس کو،کیونکہ حدیث وہ ہے کہ اس کے اس علم سے ظاہر ہوئی ہے جو کہ مشیت کے وقت میں ظاہر ہوا ہے۔سو وہ حدیث فی النفس ہوگی جیسے بھید ہوتا ہے بے شک یہ حدیث اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بندہ کے لیے محبت بڑھائے گی پھر وہ حق کے ساتھ اس کے دل کی طرف جائے گی۔جس کو دل سکون سے قبول کرتا ہے۔

بھنی ہوئی مرغی کا زندہ ہونا

خبر دی ہم کو ابو محمد عبدالواحد بن صالح بن یحییٰ بن محمد قرشی بغدادی نے قاہرہ میں ۶۷۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن علی بن سلیمان بغدادی نے جو کہ نانبائی مشہور ہیں بغداد میں ۶۴۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو عمران کیمیانی اور بزاز نے خبر دی ہم کو ابوالفتوح محمد بن عبداللہ

بن ابی المحاسن اسماعیل قرشی تیمی قطفنی نے قاہرہ میں ۶۶۹ھ میں کہا اور شیخ ابوالحسن علی بن الشیخ ابی المجد بن مبارک بن ظاہری حریمی نے قاہرہ میں ۶۱۵ھ میں اور شیخ ابوالحسن مشہور موزہ فروش بغدادی نے بغداد میں ۶۲۰ھ میں ان دونوں نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابوالسعو د مدلل نے بغداد میں ح

اور خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابی بکر ابہری پھر بغدادی نے قاہرہ میں ۶۷۰ھ میں کہا ان دونوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو طاہر خلیل بن شیخ ابوالعباس احمد بن علی صرصری نے قاہرہ میں ۶۳۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے اور خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن زکریا بن یحییٰ بن ابی القاسم ازجی نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں قاضی القضاۃ ابوصالح نصر بن حافظ ابوبکر عبدالرزاق اور شیخ ابوالفضل اسحٰق بن احمد علثی نے بغداد میں ۶۳۲ھ میں ان دونوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو حافظ ابوبکر عبدالرزاق نے بغداد میں ۶۰۱ھ میں اور خبر دی ہم کو شیخ امام شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن شیخ علامہ عماد الدین ابواسحٰق ابراہیم بن عبدالواحد مقدسی حنبلی نے قاہرہ میں ۶۷۴ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ شریف ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن عبداللہ مشہور بابن منصوری نے بغداد میں ۶۳۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ برگزیدہ ابوعبداللہ محمد بن ابی المعالی بن قائد اوانی نے بغداد میں ۵۳۸ھ میں ان سب نے کہا کہ ایک عورت شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنا لڑکا لائی اور کہنے لگی کہ میں اس لڑکے کا دل دیکھتی ہوں کہ آپ کی طرف بہت ہی تعلق رکھتا ہے۔ میں اللہ کے لیے اور آپ کے لیے اپنے حق سے درگزر کرتی ہوں تب آپ نے اس کو قبول کر لیا اور اس کو مجاہدہ و طریق سلف پر چلنے کے لیے حکم دیا۔ پھر ایک دن اس کی ماں بچہ کو ملنے آئی تو اس کو دیکھا کہ وہ بھوک اور بیداری کے مارے دبلا زرد رنگ ہو رہا ہے اور دیکھا کہ جو کا ٹکڑا کھا رہا ہے پھر وہ شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ کے سامنے ایک برتن پایا جس میں ثابت مرغی کی ہڈیاں پڑی ہیں جو کہ آپ ابھی کھا کر فارغ ہوئے تھے۔ اس نے کہا اے میرے سردار! آپ خود تو مرغی کھاتے ہیں اور میرا بیٹا جو کی روٹی کھاتا ہے تب آپ نے اپنا ہاتھ مبارک ان ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا کہ اس اللہ کے حکم سے کھڑی ہو جا جو کہ ان ہڈیوں کو زندہ کرے گا جو بوسیدہ ہو چکی ہوں گی۔ اس وقت وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

مرغی زندہ ہو کر کھڑی ہو گئی۔ پھر چلائی۔ تب شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تیرا بیٹا اس درجہ تک پہنچے گا تو جو چاہے کھائے۔

چیل کا مر کر زندہ ہونا

اور ان سب نے کہا کہ ایک دن ہوا سخت چل رہی تھی تو ایک چیل آپ کی مجلس کے اوپر سے گزری اور چلائی جس سے حاضرین کی طبیعت پریشان ہوئی آپ نے فرمایا کہ اے ہوا! اس کے سر کو لے تب اسی وقت چیل زمین پر گری اور اس کا سر ایک طرف گرا پھر آپ نے اس کو ایک ہاتھ سے اٹھا کر دوسرا ہاتھ اس پر پھیرا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو گئی اور اڑ گئی۔ تمام لوگوں نے یہ تماشا دیکھا۔

تقویٰ کی علامتیں

اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے تقویٰ کے بارے میں تقویٰ کئی قسم کا ہے۔ تقویٰ عام لوگوں کا یہ ہے کہ شرک کو چھوڑ دیں اور تقویٰ خاص کا یہ ہے کہ خواہش نفسانی اور گناہوں کو چھوڑ دیں تمام حالات میں نفس کی مخالفت کریں۔ ایک تقویٰ خاص الخواص کا ہے جو کہ اولیاء اللہ ہیں وہ تمام چیزوں میں ارادوں اور نفلی عبادات تعلق بالاسباب اور غیر اللہ کے میلان کو چھوڑ دیتے ہیں بلکہ حال و مقام اور ان تمام امور میں احکام فرائض کے ماننے کے ساتھ التزام کرتے ہیں انبیاء علیہم السلام کا تقویٰ یہ ہے کہ کسی شے کا غیب ان سے تجاوز نہیں کرتا۔ پس وہ اللہ کی طرف سے ہیں اور اللہ کی طرف جاتے ہیں وہ ان کو حکم دیتا ہے اور منع کرتا ہے ان کو توفیق دیتا ہے ان کو ادب سکھاتا ہے ان کو پاک اور ستھرا بناتا ہے۔ ان سے کلام کرتا ہے ان سے باتیں کرتا ہے ان کو راہ راست پر لاتا ہے ان کو ہدایت دیتا ہے ان کو آرام دیتا ہے ان کو خوشخبری سناتا ہے ان کو اطلاع دیتا ہے ان کو مدد دیتا ہے اس میں عقل کی مجال نہیں وہ انسان سے بلکہ تمام فرشتوں سے علیحدہ ہیں لیکن ظاہری حکم اور اس کھلے امر میں کہ جو امت اور عوام مومنین کے لیے موضوع ہے کیونکہ وہ اسی بارے میں مخلوق کے شریک ہیں اور اس کے ماسواء میں ان سے تنہا ہیں اور کبھی یہ بعض اوصاف بڑے ابدال اور خاص اولیاء کو دیئے جاتے ہیں ان کی عبادت اس کے ذکر سے قاصر ہے پس وہ وجود کی طرف ظاہر نہیں ہوتی اور نہ سننے اور حس سے معلوم ہو سکتی ہے تقویٰ پر تین

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

باتوں سے استدلال کیا جاتا ہے جو چیز نہ ملے اس میں عمدہ توکل کرنا اور جو چیز کہ مل جائے اس میں حسن رضا کا ہونا اور جو چیز فوت ہو جائے اس پر اچھا صبر کرنا جس شخص اور خدا کے درمیان تقویٰ اور مرتبہ کا حکم نہ ہوتا تو کشف و مشاہدہ تک نہیں پہنچتا پس متقی وہ شخص ہے کہ جس کا ظاہر معارضات سے اور اس کا باطن علتوں سے میلا نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاپ کے موقع پر کھڑا ہو جاتا ہے اس کا ظاہر تو حدود کی محافظت ہے۔ اس کا باطن نیت اور اخلاص ہے۔ تقویٰ کا طریق اول بندوں کے مظالم وحقوق اور سب بڑے بڑے گناہوں سے اور چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچنا ہے۔ پھر دل کے گناہوں کو جو کہ گناہوں کی مائیں اور اصول ہیں چھوڑنا جن سے اعضاء کے گناہ نکلتے ہیں یعنی ریا نفاق عجب، کبر حرص، طمع خوف مخلوق اور ان سے امید و جاہ ریاست کی طلب اور اپنے ابنائے جنس وغیرہ پر جس کی شرح طویل ہے بڑائی، اور ان سب پر مخالفت ہوا ہی سے قوی ہوتی ہے۔ پھر اس ارادہ سے مشغول ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کسی شے کو نہیں اختیار کرتا اس کی تدبیر کے ساتھ اپنی تدبیر نہیں کرتا۔ اس پر کسی شے کو پسند نہیں کرتا۔ اپنے رزق میں کسی جہت وسبب کی طرف نگاہ نہیں اٹھاتا اور خدا تعالیٰ جو مخلوق پر حکم دے اس پر کچھ اعتراض نہیں کرتا بلکہ سب کو اسی کی طرف سپرد کر دیتا ہے اور اسی کے سامنے مان جاتا ہے اس کے نزدیک اپنے آپ کو ڈال دیتا ہے پس اس کی قدرت کے ہاتھ میں ایسا ہوتا ہے جس طرح ایک بچہ دودھ پینے والا اپنی دودھ پلانے والی دایہ کے ہاتھ میں اور جیسے میت اپنے غسل دینے والے کے ہاتھ میں ہو اس کا کچھ اختیار نہیں ہوتا اس کے ارادہ سے نکلا ہوا ہوتا ہے۔ اسی میں نجات ہے۔

تقویٰ کا حصول

اگر کوئی کہے وہاں پہنچنے کا ایک طریق ہے تو اس سے کہا جائے گا کہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف سچے طور پر پناہ لے اور اسی کی طرف منقطع ہو جائے اس کے حکموں پر چلے اس کی منہیات سے رک جائے اس کی اطاعت لازم کرے اس کی تقدیر کو تسلیم کرے حال کی محافظت کرے۔ اس کی حدود کی ہمیشہ محافظت کرے اور کوئی شخص سوائے اس کے نجات نہیں پاتا کہ وفا کی رعایت کرے اور حیا کو ثابت رکھے۔ خالص رضا اختیار کرے،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

دنیا سے سچا کنارہ کرے اور یہ بڑا حجاب ہے اسی سے خالص اور غیر خالص ظاہر ہو جاتا ہے۔

کمالاتِ غوث الوریٰ

خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ شمس الدین ابوعبداللہ مقدسی حنبلی نے ۶۷۴ھ میں کہا خبر دی ہم کو ہبۃ اللہ بن منصوری نے بغداد میں ۶۳۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ صالح ابوالعباس احمد بن محمد بن احمد قرشی بغدادی نے جو کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مکان کے ہم رکاب تھے وہ کہتے ہیں کہ شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ سوار ہو کر جامع منصور کی طرف تشریف لائے پھر مدرسہ کی طرف لوٹے اور اپنے چہرہ مبارک سے چادر کو کھول دیا اور اپنے ہاتھ سے بچھو کو جو کہ پیشانی پر تھا، پھینک دیا۔ تب وہ زمین پر پھرنے لگا۔ آپ نے اس سے کہا کہ مر جا وہ اسی جگہ مر گیا پھر آپ نے فرمایا کہ اے احمد! اس نے مجھے جامع مسجد سے لے کر یہاں تک ستر دفعہ ڈنگ چلایا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے فاقہ اور کثرت عیال کی شکایت کی اور ان دنوں میں بغداد میں قحط پڑا ہوا تھا تب آپ نے میرے لیے ایک دیبہ (دیبہ ۱۴ سیر کا ہوتا ہے) گیہوں کا نکالا اور مجھے فرمایا کہ اس کو ایک کوارہ (مٹی کا بھڑولہ) میں ڈال دے اس کے سر کو بند کر دے اور ایک طرف سے کھول دے اس سے نکالتے رہو اور پیس کر کھاتے رہو اس کو بالکل نہ کھول دینا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان میں سے پانچ سال تک کھایا پھر میری بیوی نے اس کو کھول دیا تو اس کی پہلی حالت پر پایا اور وہ سات دن میں ختم ہو گئے۔ پھر میں نے شیخ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تو فرمایا کہ اگر تم اس کو چھوڑ دیتے تو تم اپنے مرنے تک اسی سے کھاتے رہتے۔

ورع کیا ہے

(اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے پرہیز گاری میں) ورع کا اشارہ اس طرف ہے کہ ہر شے میں توقف کرے اور شرع کے بغیر اس پر اقدام ترک کر دیا جائے اگر شرع کی طرف سے اس میں گنجائش ہو تو بہتر ورنہ ترک کر دے پرہیز گاری تمام کاموں کی سردار ہے۔ ورع کے تین درجے ہیں ایک ورع عوام کا ہے۔ وہ حرام سے اور شبہ سے بچنا ہے اور دوسرا خواص کا ورع ہے وہ یہ ہے کہ نفس و ہوا جس امر کی خواہش کرے اس کو چھوڑ دے تیسرا ورع خاص الخواص کا ہے کہ اپنے ہر ارادہ اور خیال سے درگزر کرے اور ورع کی دو قسمیں ہیں ورع ظاہری وہ یہ کہ اللہ کے لیے

ہی حرکت کرے اور ورع باطنی ہے یہ کہ تیرے دل میں اللہ کے سوا اور کچھ داخل نہ ہو اور جو شخص ورع کی باریکیوں کو نہیں دیکھتا تو اس کو بخشش کی اشیاء نفیسہ نہیں ملتیں۔ کلام میں ورع مشکل تر ہے۔ ریاست میں زہد بہت مشکل ہے اور زہد ورع کا پہلا درجہ ہے جیسا کہ قناعت رضا کی ایک طرف ہے ورع کے قواعد میں سے کھانے اور لباس میں ورع ہے متقی کا کھانا وہ ہے کہ لوگ اس کی تابعداری نہ کریں اور نہ شرع کا اس پر مطالبہ ہو۔ ولی کا کھانا وہ ہے کہ جس میں حرص نہ ہو بلکہ صرف حکم الٰہی ہو اور ابدال کا کھانا یہ ہے کہ جس میں ارادہ نہ ہو بلکہ خدا کا فضل ہو اب جس شخص کے لیے پہلی صفت نہ ہو تو مابعد تک علی الترتیب نہ پہنچے گا۔ اور ملال مطلق یہ ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے اور نہ وہ ایسی شے ہو کہ جس میں کوئی غیر شرع چیز ہو۔

لوگوں کے لباس تین قسم کے ہیں ایک متقیوں کا لباس ہے جس کا حال پہلے بیان ہو چکا ہے خواہ وہ کتان کا ہو یا اون کا یا روئی وغیرہ کا ایک اولیاء کا لباس ہے وہ یہ ہے کہ جس کا ان کو حکم ہوتا ہے وہ پہنتے ہیں وہ سرف اتنا ہوتا ہے جس سے ستر عورت ہو جائے ضرورت کے موافق ہوتا ہے تا کہ ان سے ان کی خواہشات دور ہو جائیں۔ ایک لباس ابدال کا ہوتا ہے وہ یہ کہ حفظ حدود کے ساتھ اس قدر ہو کہ جس کو مقدر لائے یا تو ایک قمیص ایک قیراط کا یا ایک حلہ سو دینار کا، پس نہ کوئی ارادہ ہے جو کہ ادھر کو چڑھے اور نہ کوئی خواہش ہے کہ ادنیٰ چیز سے ٹوٹ جائے بلکہ جس پر مولیٰ فضل کرے اور ورع بجز اس کے پورا نہیں ہوتا کہ اپنے نفس پر دس خصلتیں پوری کرے اول زبان کی غیبت سے حفاظت کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو۔ دوم یہ کہ سوءظن سے بچے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بدگمانی مت کیا کرو کیونکہ بعض بدگمانی گناہ ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم بدگمانی سے بچتے رہا کرو کیونکہ وہ بڑی جھوٹی بات ہے سوم یہ کہ مسخرہ پن چھوڑ دے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک قوم دوسری قوم سے ہنسی نہ کرے۔ شاید کہ وہ ان سے بہتر ہوں چہارم یہ کہ محارم سے چشم پوشی کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "مومنین سے فرما دو کہ اپنی آنکھوں کو نیچی رکھا کرو" پنجم یہ کہ سچ بولا کر کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم بات کرو تو انصاف کی کہو یعنی سچ بولا کرو ششم

یہ کہ خدا تعالیٰ کا اپنے اوپر احسان سمجھے تا کہ اپنے دل میں متکبر نہ ہو جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ تم پر احسان کرتا ہے کہ تم کو ایمان کی ہدایت کی ہدایت دی ہے ہفتم یہ کہ اپنے مال کو حق میں خرچ کرے اور باطل میں خرچ نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں نہ تنگی یعنی نہ گناہ میں خرچ کرتے ہیں اور نہ اطاعت سے منع کرتے ہیں ہشتم یہ کہ اپنے نفس کی بلندی اور تکبر نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''یہ دار آخرت ایسے لوگوں کے لیے ہم نے بنائی ہے کہ جو زمین میں بلندی کا ارادہ نہیں کرتے اور نہ فساد کا''۔ نہم یہ کہ پانچوں نمازوں کی اپنے اوقات پر محافظت کرے۔ اس میں رکوع وسجدہ پورے طور پر کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''تمام نمازوں اور نماز درمیانی پر حفاظت کیا کرو اور اللہ تعالیٰ کے لیے چپ چاپ کھڑے رہا کرو''۔ دہم یہ کہ طریق سنت و جماعت پر مستقیم ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اور میرا یہ راستہ سیدھا ہے تم اس کی اتباع کرو اور بہت سے راستوں کی اتباع نہ کرو وہ تم کو صراط مستقیم سے پھیر دیں گے''۔

شیخ کا غائبانہ مدد کرنا

خبر دی ہم کو ابو العفاف موسیٰ بن شیخ عارف ابو المعالی عثمان بن موسیٰ بقاعی نے قاہرہ میں ۶۳۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے دمشق میں ۶۱۴ھ میں کہا خبر دی ہم کو دو شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی اور شیخ محمد عبد الحق حریمی نے بغداد میں ۵۶۹ھ میں ان دونوں نے کہا کہ ہم اپنے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کے سامنے مدرسہ میں اتوار کے دن ۳ صفر ۵۵۵ھ میں تھے۔ آپ کھڑے ہوئے اور کھڑائیں پہنے ہوئے وضو کرنے لگے اور دو رکعت نماز پڑھی جب دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرا تو آپ بہت چلائے اور ایک کھڑاؤں پکڑ کر ہوا میں پھینکی تو وہ ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئی پھر دوبارہ چلائے اور دوسری کھڑاں پھینکی تو وہ بھی ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئی پھر آپ بیٹھ گئے اور کسی میں یہ جرأت نہ ہوئی کہ آپ سے پوچھے پھر تیئس دن کے بعد بلاد عجم سے ایک قافلہ آیا اس نے کہا کہ ہمارے پاس شیخ کی نذر ہے۔ ہم نے آپ سے اذن طلب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان سے لے لو۔ تب انہوں نے ہم کو دریائی اور ریشمی کپڑے اور سونا اور شیخ کی وہ کھڑائیں جو آپ نے اس دن پھینکی تھی دیں۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ تم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نے یہ کھڑائیں کہاں سے لیں انہوں نے کہا کہ ہم اتوار کے دن سفر کر رہے تھے کہ اتفاقاً ہمارے سامنے عرب کا قافلہ نکلا ان کے دو سردار تھے انہوں نے ہمارا مال لوٹنا شروع کیا اور بعض کو قتل کیا پھر وہ جنگل میں اتر کر مال تقسیم کرنے لگے ہم جنگل کے ایک کنارے اترے اور ہم نے کہا کہ کاش ہم شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو اس وقت یاد کرتے اور ہم نے ان کے لیے کچھ مال نذر مانا کہ اگر ہم بچ رہے تو دیں گے پھر ہم آپ کو یاد ہی کرنے لگے تھے کہ ہم نے دو ایسی بلند آوازیں سنیں جس سے تمام جنگل بھر گیا۔ ہم نے ان کو دیکھا کہ وہ خوف زدہ ہیں ہم نے گمان کیا کہ ان پر اور عرب آ گئے ہوں گے پھر ان میں سے بعض ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آؤ اپنا مال لے لو اور دیکھو کہ ہم پر کیا آفت آئی ہے۔ پھر وہ ہم کو اپنے سرداروں کے پاس لائے اور ہم نے ان کو مردہ پایا اور ہر ایک کے پاس ایک ایک کھڑاؤں پڑی ہے جو کہ پانی سے تر ہے۔ تب انہوں نے ہمارا تمام مال لوٹا دیا اور کہنے لگے کہ یہ کوئی بڑا واقعہ ہے۔

دل کے خطرات کا بیان

اور شیخ رضی اللہ عنہ نے دل کے خطرات کے بارے میں فرمایا دل میں چھ خطرات ہیں اول خطرہ نفس ہے دوسرا خطرہ شیطان، تیسرا خطرہ روح، چوتھا خطرۂ فرشتہ ہے، پانچواں خطرہ عقل، چھٹا خطرہ یقین، خطرہ نفس تو شہوات اور ہوائے مباح و گناہ کی پیروی کا حکم دیتا ہے خطرہ شیطان دراصل کفر و شرک و اللہ تعالیٰ کے وعدہ میں شک و تہمت کا اور فرع میں گناہوں اور توبہ میں لیت و لعل کا اور جس میں دنیا و آخرت میں نفس کی ہلاکت ہو حکم دیتا ہے۔ پس دونوں خطرے برے ہیں ان پر برائی کا حکم لگایا جاتا ہے اور یہ خطرات عام مومنین کو ہوتے ہیں اور روح و فرشتہ کے خطرے حق اور خدا کی اطاعت اور اس امر کے ساتھ اترتے ہیں جس سے دنیا اور آخرت میں انجام اس کا سلامت رہے اور وہ علم کے موافق ہے۔ پس یہ دونوں قابل تعریف ہیں اور خاص لوگ ان کو معدوم نہیں کرتے لیکن خطرہ عقل سو کبھی تو وہی حکم دیتا ہے کہ جس کا نفس و شیطان حکم دیتا ہے اور کبھی وہ جس کا روح اور فرشتہ حکم دیتا ہے اور یہ خدا کی حکمت اور اس کی صنعت کی مضبوطی ہے تا کہ بندہ وجود معقول اور صحبت گواہوں اور تمیز کے ساتھ خیر و شر میں داخل ہو۔ پس اس کا انجام جزا و عتاب اس کے لیے اور اس پر عود کرے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جسم کو احکام

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کے جاری ہونے کے لیے مکان اور اپنی حکمت کی بنیادوں میں مشیت کے جاری کرنے کے لیے محل بنایا ہے ایسا ہی عقل کو خیر وشر کی سواری بنایا ہے کہ ان دونوں کے ساتھ جسم کے خزانہ میں جاری ہو کیونکہ یہ مکان تکلیف اور تعریف کی جگہ اور تعریف کا سبب ہے پس عقل مند کے لیے خدا تعالیٰ کی طرف سے نعمتیں ہیں یا عذاب الیم ہے لیکن خطرہ یقین سو ایمان کی روح اور زیادتی علم ہے۔ اس کی طرف لوٹتے ہیں اور اسی سے صادر ہوتے ہیں۔ یہ خطرہ خواص اولیاء کے ساتھ مخصوص ہے جو کہ اہل یقین، صدیقین، شہداء، ابدال میں یہ حق کے سوا نہیں آتا اگرچہ اس کا آنا مخفی اور باریک ہوتا ہے اور نہیں روشن ہوتا مگر علم لدنی اور اخبار غیوب واسرار امور سے پس وہ محبوبوں کے مرادوں مختار کے لیے ہوتا ہے جو کہ ان سے غائب ہیں جن میں کام کیا جاتا ہے وہ اپنے ظواہر سے غائب ہوتے ہیں۔ وہ جن کی عبادت ظاہری عبادت باطن کے ماسوائے فرائض وسنن موکدہ کے بدل جاتی ہے وہ ہمیشہ باطنی مراقبوں میں ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی ظاہری حالت کی تربیت کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے کہ ''بے شک میرا ولی وہ اللہ تعالیٰ ہے کہ جس نے کتاب کو اتارا اور وہ صالحین کو دوست رکھتا ہے'' ان کو دوست رکھتا ہے ان کو کافی ہوتا ہے ان کے دلوں کو غیبوں کے اسرار کے مطالعہ کے ساتھ مشغول کر دیا ان کو تجلی کے ساتھ ہر ایک کے قریب منور کر دیا۔ پس ان کو اپنی باتوں کے لیے برگزیدہ کر لیا۔ ان کو اپنی محبت اپنی عزت سکون اپنے پاس کے اطمینان سے خاص کر دیا۔ پھر وہ ہر دن علم کی زیادتی میں ہیں۔ معرفت کے بڑھنے نور کے وافر ہونے اپنے محبوب معبود کے قرب میں ایسی نعمتوں میں ہیں کہ جن کو اختتام نہیں وہ ایسی نعمتیں ہیں کہ منقطع نہیں ہوتیں ایسے سرور میں ہیں کہ جس کی کوئی انتہا وغایت نہیں پس جب کتاب اپنی مدت کو اور وہاں تک پہنچ جاتی ہے جہاں تک دار فنا میں اس کی بقا مقدر ہو چکی ہے تو اس کو وہاں سے اچھی جگہ منتقل کر دیتا ہے جیسا کہ دلہن کو ادنیٰ درجہ کے مکان سے اعلیٰ درجہ کے مکان کی طرف لے جاتے ہیں پس دنیا ان کے حق میں جنت ہے اور آخرت میں ان کی آنکھوں کے لیے ٹھنڈک ہے وہ اللہ کریم کے چہرے کی زیارت کرتا ہے جو بغیر حجاب دروازہ دربان و بلا رکاوٹ وظلم وضرر و بلا انقطاع وختم ہوگی جیسا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ بے شک متقی لوگ جنتوں اور نہر میں سچے مکان میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بادشاہ باقدر کے پاس ہوں گے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کے لیے جنہوں نے اچھے عمل کیے ہیں نیکی اور زیارت ہوگی نفس وروح فرشتہ وشیطان کے القاء کے لیے دو مکان ہیں فرشتہ تو تقویٰ کو دل کی طرف ڈالتا ہے اور شیطان فسق و فجور کی طرف ڈالتا ہے پس دل اعضاء کے استعمال فجور کا طالب ہے اور بناوٹ کے دونوں مکانوں میں عقل اور ہوائے حاکم کی مشیت سے تصرف کرتے ہیں وہ توفیق یا غرور ہے۔ قلب میں دو نور روشن ہیں وہ علم اور ایمان ہے پس یہ سب دل کے آلات وخواص ہیں اور دل ان آلات کے درمیان فرشتہ کی طرح ہے یہ اس کا لشکر ہے کہ اس کی طرف پہنچاتا ہے یا جلا شدہ آئینہ کی طرح یہ آلات اس کے گرد ظاہر ہوتے ہیں تب اس کو دیکھتا ہے اور اس میں آگ روشن کرتا ہے پھر اس کو پالیتا ہے اور خطرات خطاب ہیں جو کہ دلوں پر آتے ہیں پھر جب وہ فرشتہ کی طرف سے ہو تو وہ الہام ہوتا ہے اور جب شیطان کی طرف سے ہو تو وسوسہ ہوتا ہے۔ جب نفس کی طرف سے ہو تو اس کو ہاجس کہتے ہیں جب خدا کی طرف سے ہو اور اس کی طرف سے دل میں بات آئی ہو تو وہ خطرہ حق ہے۔ الہام کی علامت یہ ہے کہ وہ علم کے موافق آیا کرتا ہے پس جس الہام کے لیے ظاہر گواہ نہ ہو وہ باطل ہے۔ ہواجس کی علامت یہ ہے کہ نفس کی صفات خصائص میں سے کسی وصف کے طلب میں لجاجت کی جائے اور ہمیشہ ٹوٹتا رہتا ہے اگرچہ ایک مدت کے بعد یہاں تک کہ مرد میں یہ وصف آجاتا ہے۔ وسواس کی علامت یہ ہے کہ جب وہ ایک خرابی کی طرف بلایا جاتا ہے اور اس میں مخالفت کی جاتی ہے تو دوسری خرابی کی طرف وسوسہ ڈالتا ہے کیونکہ تمام مخالفین اس کے نزدیک برابر ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''وہ بے شک اپنے لشکر کو بلاتا ہے تاکہ وہ دوزخیوں میں سے ہو جائیں'' اور خطرہ حق کی علامت یہ ہے کہ وہ حیرت تک نہیں پہنچاتا اور نہ برائی کی طرف کھینچتا ہے بلکہ زیادت علم و بیان کے ساتھ آتا ہے اس کی تعریف اس کے دریافت کرنے کے وقت ہوتی ہے اور جب دل میں ایسا خطرہ حق وارد ہو جس کے بعد بھی خطرہ حق ہو (تو اس میں) جید فرماتے ہیں کہ اول قوی تر ہے کیونکہ جب باقی رہتا ہے تو اس کا تامل کی طرف رجوع کرے گا یہ مکان علم ہے اور ابن عطا کہتے ہیں کہ دوسرا قوی تر ہے اس لیے کہ اول کے ساتھ اس کی قوت بڑھ گئی ہے اور ابن حفیف کہتے ہیں کہ یہ دونوں برابر ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کیونکہ دونوں حق کی طرف سے ہیں ایک کو دوسرے پر زیادتی نہیں مگر کسی خاص مرجح کی وجہ سے اور جب دل پر مختلف خطرات آئیں تو کہو سبحان الملك الخلاق ان يشاء يذهبكم و يات بخلق جديد وما ذالك على الله بعزيز ٥ ''یعنی وہ بادشاہ خلاق پاک ہے اگر چاہے تو تم کو لے جائے (مار ڈالے) اور ایک نئی مخلوق لے آئے اور یہ اللہ تعالیٰ پر کچھ مشکل نہیں'' اور سب کا اس پر اتفاق ہے کہ جس کا کھانا حرام ہے تو وہ اس پر طاقت نہیں رکھتا کہ خطرات میں فرق کر سکے۔

شیطان جھوٹا ہے

خبر دی ہم کو ابوالفتح نصر اللہ بن قاسم بن یوسف ہاشمی نے ۶۳۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن علی بن سلیمان نانبائی نے بغداد میں ۶۳۰ھ میں کہا کہ میں نے اپنے شیخ ابوحفص عمر کمیانی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں ایک رات اپنی خلوت میں تھا تب دیوار پھٹ گئی اور میرے پاس ایک شخص بدصورت آیا میں نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں ابلیس ہوں میں آیا ہوں کہ تم کو نصیحت کروں۔ میں نے کہا کہ تیری نصیحت مجھ کو کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں تم کو مراقبہ کا بیٹھنا بتلاتا ہوں۔ پھر اس طرح بیٹھا کہ پیٹھ پر تو بیٹھا اور دونوں گھٹنوں کو اونچا کیا اور سر گھٹنوں پر رکھ کر الٹا گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو میں اپنے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کروں جب میں نے آپ سے مصافحہ کیا تو میرے ذکر کرنے سے پہلے آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اے عمر! اس نے تجھ سے سچ کہا اور وہ ہے جھوٹا۔ اس کے بعد اس کی کوئی بات سچ نہ ماننا۔ شیخ ابوالحسن کہتے ہیں کہ یہ جلسہ شیخ عمر رضی اللہ عنہ کا تھا

اللہ مظہر العجائب ہے

(اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے) اسم اعظم تو اللہ ہی ہے اور تجھ سے یہ اسم اعظم اس وقت قبول کیا جائے گا کہ جب تو اللہ کہے تو تیرے دل میں سوا اس کے اور کچھ نہ ہو عارف کی بسم اللہ اللہ عزوجل کے کن کی طرح ہے یہ کلمہ ہم اور کم کو دفع کرتا ہے یہ کلمہ زہر کے اثر کو باطل کرتا ہے اس کلمہ کا نور عام ہے اللہ ہر غالب پر غالب ہے اللہ مظہر العجائب ہے۔ اللہ کی حکومت بلند

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

ہے۔ اللہ کی جناب اونچی ہے۔ اللہ منبروں کا مطلع ہے۔ اللہ دل کا رقیب ہے۔ اللہ تعالیٰ جابروں پر قہر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نوشیر دانیوں کو توڑنے والا ہے۔ اللہ عالم سرّ وعلانیہ ہے۔ اللہ پر کوئی شے مخفی نہیں جو شخص اللہ کا ہو رہے وہ اللہ کے حفظ میں ہوتا ہے جو شخص اللہ کو دوست رکھتا ہے وہ اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں دیکھتا جو شخص اللہ کے راستے پر چلتا ہے اللہ تک پہنچ جاتا ہے جو اللہ تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ اللہ کی پناہ میں زندگی بسر کرتا ہے جو اللہ کا مشتاق ہوتا ہے وہ اللہ سے محبت کرتا ہے جو شخص غیرں کو چھوڑتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ صاف رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے دروازے کو کھٹکھٹا' اللہ تعالیٰ کی طرف پناہ لے۔ اللہ پر توکل کر اے اعراض کرنے والے' اللہ کی طرف لوٹ یہ دار شفاء میں میرے نام سننے کا حال ہے تو ملاقات کے وقت کیا حال ہو گا۔ یہ تو رنج کے گھر میں ہے تو نعمت کے گھر میں کیا حال ہو گا۔ یہ میرا نام ہے اور تو دروازہ پر ہے۔ پھر کیا حال ہو گا جب کہ حجاب کھل جائے گا' یہ تو جب حال ہے کہ میں پکارتا ہوں پھر کیا حال ہو گا جبکہ میں تجلی ظاہر کروں گا۔ قوم مشاہدہ میں ہے اور ان کی طرف بزرگی پہنچ چکی ہے۔ عاشق کا حال اس جانور کی طرح ہے کہ درختوں میں نہیں سوتا۔ وہ اپنے حبیب سے صبح کی خلوتوں میں سرگوشی کرتا ہے۔ ان کے دلوں پر قرب کی ہوا چلتی ہے پھر وہ اپنے رب کی طرف مشتاق ہوتے ہیں تم مجھ کو تسلیم وتفویض کے ساتھ یاد کرو۔ میں تم کو عمدہ اختیار کے ساتھ یاد کروں گا۔ اس کا بیان خدا کا یہ قول ہے کہ جو شخص خدا پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لیے کافی ہوا کرتا ہے۔ تم مجھ کو شوق ومحبت سے یاد کرو میں تم کو وصل اور قربت کے ساتھ یاد کروں گا تم مجھ کو حمد وثنا کے ساتھ یاد کرو میں تم کو احسان وجزا کے ساتھ یاد کروں گا تم مجھ کو توبہ کے ساتھ یاد کرو میں تم کو گناہ کی بخشش کے ساتھ یاد کروں گا تم مجھ کو بغیر غفلت کے یاد کرو میں تم کو بلا مہلت یاد کروں گا۔ تم مجھ کو ندامت کے ساتھ یاد کرو میں تم کو کرم کے ساتھ یاد کروں گا۔ تم مجھ کو عذر کے ساتھ یاد کرو میں تم کو مغفرت کے ساتھ یاد کروں گا تم مجھ کو ارادہ کے ساتھ یاد کرو میں تم کو افادہ کے ساتھ یاد کروں گا تم مجھ کو تفصیل کے ساتھ یاد کرو میں تم کو تفصیل کے ساتھ یاد کروں گا' تم مجھ کو اخلاص کے ساتھ یاد کرو میں تم کو اخلاص کے ساتھ یاد کروں گا تم مجھ کو دلوں کے ساتھ یاد کرو میں تمہارے رنج دور کرنے سے یاد کروں گا تم مجھ کو زبان سے یاد کرو میں تم کو امان کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

ساتھ یاد کروں گا تم مجھ کو فقر کے ساتھ یاد کرو میں تم کو مرتبہ کے ساتھ یاد کروں گا تم مجھ کو اعتذار واستغفار کے ساتھ یاد کرو میں تم کو رحمت اور بخشش کے ساتھ یاد کروں گا تم مجھے دل سے یاد کرو میں تم کو حجاب کے ساتھ دور کرنے سے یاد کروں گا تم مجھ کو ذکر فانی کے ساتھ یاد کرو میں تم کو ذکر باقی کے ساتھ یاد کروں گا۔ تم مجھے عاجزی سے یاد کرو میں تم کو مہربانی کے ساتھ یاد کروں گا۔ تم مجھ کو ذلت کے ساتھ یاد کرو میں تم کو گناہ بخشنے کے ساتھ یاد کروں گا تم مجھ کو اقرار کے ساتھ یاد کرو میں تم کو گناہ کے مٹانے کے ساتھ یاد کروں گا۔ تم مجھ کو صاف دلی کے ساتھ یاد کرو میں تم کو خاص نیکی کے ساتھ یاد کروں گا۔ تم مجھ کو سچے طور پر یاد کرو میں تم کو نرمی کے ساتھ یاد کروں گا۔ تم مجھ کو صفائی کے ساتھ یاد کرو میں تم کو معافی کے ساتھ یاد کروں گا۔ تم مجھ کو تعظیم کے ساتھ یاد کرو میں تم کو عزت کے ساتھ یاد کروں گا تم مجھ کو تکبیر کے ساتھ یاد کرو میں تم کو دوزخ سے نجات کے ساتھ یاد کروں گا۔ تم مجھ کو ظلم کے ترک کے ساتھ یاد کرو میں تم کو حفظ ووفا کے ساتھ یاد کروں گا۔ تم مجھ کو خطا کے ساتھ یاد کرو میں تم کو طرح طرح کی بخشش کے ساتھ یاد کروں گا۔ تم مجھ کو بڑی خدمت کے ساتھ یاد کرو میں تم کو اتمام نعمت کے ساتھ یاد کروں گا تم مجھ کو اپنی حیثیت سے یاد کرو میں تم کو اپنی حیثیت کے مطابق یاد کروں گا۔" اور بے شک اللہ کا ذکر بڑا ہے"۔

علم غوث الوریٰ

خبر دی ہم کو شیخ عالم جمال ابو عمرو عثمان بن شیخ ابی الحرم مکی بن امام ابو عمرو عثمان بن اسماعیل بن ابراہیم سعدی شارعی شافعی واعظ نے دسویں تاریخ ۶۵۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ بقیۃ السلف شیخ المشائخ اور علماء کی زینت بدیع الزمان ابوالقاسم خلف بن عیاض شارعی شافعی نے ۶۰۵ھ میں کہا کہ مجھ کو شیخ شافعی زمانہ ابو عمرو عثمان بن اسماعیل سعدی نے بغداد کی طرف اس لیے بھیجا کہ میں ان کے لیے ایک نسخہ مسند امام احمد رضی اللہ عنہ کا حاصل کروں جب میں بغداد میں آیا تو میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کا ذکر بڑے شوق سے کرتے ہیں۔ میں نے دل میں کہا اگر یہ شخص ایسا ہی ہے جیسا کہ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے تو وہ اس امر کو جس کی صورت میں دل میں بناؤں مجھے ظاہر کر دے گا۔ پھر میں نے

ایک صورت سوچی جو کہ عادت کے موافق نہ تھی اور دل میں کہا کہ جب میں ان کی خدمت میں جاؤں اور ان سے سلام کہوں تو وہ مجھ کو سلام کا جواب نہ دیں اپنے چہرہ کو مجھ سے پھیر لیں اپنے خادم سے کہیں کہ اس مرد آنے والے کے سر کے برابر کھجوریں لا اور ایک دانگ کا شہد لا کہ ایک حبہ اس سے زائد یا کم نہ ہو۔ پھر جب وہ چیزیں لے آئیں تو مجھے اپنی ٹوپی پہنائیں پہلے اس سے کہ میں سوال کروں۔ پھر میرے سوال کا جواب دیں پھر میں جلدی کھڑا ہوا اور مدرسہ میں آیا اور آپ کو محراب میں بیٹھے ہوئے پایا۔ تب آپ نے میری طرف دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ آپ نے میرے دل کی ساری باتیں سمجھ لیں۔ میں نے آپ کو سلام کہا تو آپ نے جواب نہ دیا مجھ سے منہ پھیر لیا اور اپنے خادم سے فرمایا کہ کھجوریں اتنی لا کہ اس شخص آنے والے کے سر کے برابر ہوں اور ایک دانگ کا شہد لا جو ایک حبہ سے زائد نہ ہو اور خدا کی قسم وہی الفاظ کہے جو میرے دل میں آئے تھے۔ ایک بات بھی اس سے کم نہ تھی۔ جب آپ کا خادم آیا تو آپ نے میری ٹوپی لی اور اس میں کھجوریں ڈال دیں گویا کہ وہ ان کا قالب تھا۔ پھر شیخ نے مجھے اپنی ٹوپی جو آپ کے سر پر تھی پہنائی اور میرے سلام کا جواب دیا اور مجھ سے کہا کہ اے خلف! کیا تم نے یہ سب کچھ ارادہ کیا تھا۔ پھر میں آپ کی خدمت میں ٹھہرا آپ سے علم حاصل کیا آپ سے حدیث سنی اور یہ شیخ بدیع الدین علماء صلحا محدثین میں سے تھے۔ مصر میں رہنے لگے اور اس دن وہاں کے بڑے بڑے اکابر کو خرقہ قادریہ پہنایا عمر و رضی اللہ عنہ ہمیشہ حدیث سنا کرتے تھے اور علم کا افادہ کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کی عمر بڑی ہوگئی اور قاہرہ کے شارع اعظم میں فوت ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

ارشاد غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

(اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ عارفین کے دلوں کے آسمان میں حباب ازل سے ایک بجلی چمکی اور ہمیشگی کے باغ سے مکاشفین کی روحوں کے دماغ پر ہوا چلی طرح طرح کے قدس کے پھول کی خوشبوئیں مشاہدین کے اسرار کے پھولوں پر چلیں یہ عقول بسم اللہ کے سمندر میں اس لیے سفر کرتی ہیں کہ ان کی غایت حباب الرحیم کے کنارہ کے میدان تک پہنچ جائیں پس وہ خدائے یکتا موتیوں سے غنی اور ازلی خزانوں کے تحفوں سے کامیاب اور موسیٰ علیہ السلام کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اس رات کے سوال کے حاصل کرنے سے جو انہوں نے خدا تعالیٰ سے کہا تھا کہ مجھے اپنے جمال کو دکھا اور اپنے طلب کے طور پر تیزیوں کے نور تک کہ وہ عارفین کے گروہ کو روشنی دیتی ہیں۔ فیض یاب ہو کر دیکھنے والی ہیں اس کی محبت کی لڑائی میں مر جانا پوری زندگی ہے اور غیر کے ساتھ زندہ رہنا اگرچہ لحظہ بھر ہو حقیقۃً موت ہے اگر تیری عقل کی آنکھ اس کے غیر کی نظر سے دنیا میں اندھی ہو جائے تو اس کی جزا آخرت میں کی گئی ہے کہ ''بہت سے چہرے آج کے دن تروتازہ ہوں گے اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھنے والے ہوں گے''۔ وہ اگر تجھے اپنی محبت کی تلوار سے جلدی قتل کر ڈالے تو اس کا خوں بہا دیر میں ہوگا وہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے نزدیک رزق دیئے جاتے ہیں۔ قِدم کے ساقی بعض بنی آدم کی ارواح کے سامنے الست کی شراب کے پیالے لے کر اس مجلس کی خلوت میں کھڑے ہوئے کہ جب تیرے رب نے (عہد) لیا تو ان کو ساقی نے بیہوش کر دیا نہ شراب نے یہ نشے ان اشیاء کے ذرات میں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ احمد ﷺ کی شرع کی صبح آپ کی رسالت کے آسمان سے نکل آئی اور اس کے پاس جناب ازل سے اسرار کے لطیفے آئے تب عشق کے بدمستوں کو بیدار کیا اور اس بات سے سونے والوں کو جگا دیا تا کہ وہ ان کو وہ عہد یاد دلائے جو کہ الست کی رات کی خلوت میں ان سے لیا تھا تب وہ اس کی طرف اپنے پروں سے اڑا اور میں نے جلدی کی اے ربّ! تیری طرف تا کہ تو راضی ہو جائے۔ ارواح پر اس قول سے کہ وہ اللہ ہے مکاشفہ ہوا۔ دل اس قول سے آرام پا گئے خدا وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسرار اس کے اس قول سے ڈرتے ہیں کہ وہ غیب اور ظاہر کا علم ہے۔ عقلیں لطیف اس کے اس قول سے ہوتی ہیں۔ الرحمٰن الرحیم۔ ہویت ایک سمندر ہے جس میں ہر تیرنے والی غرق ہوتی ہے۔ اور اس کی طلب میں فکر کی ہر کشتی ٹوٹتی ہے اگر عقل فکر کی سواری پر اس سمندر کے کنارے تک بدلیل یقین چلے تو اس کی موجیں اس کی طرف ازل کے اسرار کے جواہر پھینکتی ہیں اور غیب کی خبروں کے لطیفے اس کو تحفۃً دیتی ہیں اس کو ہدایت کا نور حق الیقین دکھاتا ہے اس کو عنایت کی عمدہ سواریاں قرب کے قاف پہاڑ تک لے جاتی ہیں اس کے سر کا خضر آب حیات کے چشمہ میں غسل کرتا ہے اس کو ظلمات سے نور کی طرف نکال لے جاتا ہے پس وہاں پر سیّد الکونین ﷺ کی شریعت کو دیکھ لیتا ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عارفین کے عقلوں کے چراغ اپنے انوار کی بجلیوں کی چمک سے واصلین کی آنکھوں کو عنقریب اچک لیں اور اس کے تبعین کی آراستہ کرنے والیوں کے ہاتھ مقامات مقربین کی دلہنوں کے چہروں کو منقش کر دیتے ہیں اور ہمیشگی کا ضاع ادب کے دوام کے مشاہدین کے علموں کے نشان کو آراستہ کر دیتا ہے۔

اے شخص! تیرا دل قدم کے نظاروں کا مقام ہے اور تیرے سینہ کے میدان میں قرب کے خیمے لگائے جاتے ہیں تیرے لیے جنت اور دوزخ پیدا کی ہے اور تیرے گناہ کے سبب سے فرمایا ہے ''اور بے شک میں البتہ ایسے شخص کو بخشنے والا ہوں جو کہ توبہ کرتا ہے اور ایمان لاتا ہے''۔

ابدال کا مقرر کرنا

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن ابی زکریا یحییٰ بن ابی القاسم بغدادی ازجی نے قاہرہ میں ۶۷۲ھ میں کہا خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ ابوصالح نصر ابوالمحاسن فضل اللہ نے کہ دونوں امام ابوبکر عبدالرزاق کے بیٹے ہیں اور وہ فرزند شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے ہیں بغداد میں ۶۳۱ھ میں ان دونوں نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے والد (عبدالرزاق) نے ۶۰۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن بن طنطنہ بغدادی نے اس دن کی صبح کو جس روز کہ میرے والد رضی اللہ عنہ دفن ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں سیّدی محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں علم پڑھا کرتا تھا اور میں رات کو اکثر آپ کی ضرورت کے خیال سے جاگتا تھا آپ صفر ۵۵۳ھ کے ماہ میں ایک رات اپنے گھر کے دروازہ سے نکلے اور میں نے آپ کو لوٹا دینا چاہا مگر آپ نے نہ لیا اور مدرسہ کے دروازہ کا ارادہ کیا وہ ان کے لیے خود بخود کھل گیا اور آپ باہر نکل گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے باہر نکل گیا۔ میں دل میں کہتا تھا کہ آپ کو میرا علم نہیں ہے۔ اور آپ چلے یہاں تک کہ بغداد شریف کے دروازہ تک پہنچ گئے۔ پھر دروازہ آپ کے لیے کھل گیا۔ اور آپ وہاں سے نکلے پھر دروازہ بند ہو گیا اور تھوڑی دور تک آپ گئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہم ایک ایسے شہر میں آ گئے ہیں کہ جس کو میں پہچان نہ سکتا تھا آپ ایک مکان میں داخل ہوئے جو کہ سرائے کے مشابہ تھا اور دیکھا تو اس میں چھ اشخاص تھے۔ سب نے آپ کو سلام کہا اور میں وہاں ایک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

ستون کی آڑ میں کھڑا ہو گیا۔ میں نے اس مکان کی ایک جانب میں رونے کی آواز سنی۔ تھوڑی دیر بعد وہ آواز بند ہو گئی اور ایک مرد آیا اور اس طرف گیا۔ جہاں سے میں نے وہ نرم آواز سنی تھی۔ پھر وہ نکلا بحالیکہ اس نے اپنے کندھے پر ایک شخص کو اٹھایا ہوا تھا۔ ایک شخص داخل ہوا جس کا سر ننگا تھا۔ اس کی مونچھوں کے بال لمبے تھے۔ وہ شیخ کے سامنے بیٹھ گیا۔ شیخ نے اس کو کلمہ شہادت پڑھایا اور اس کے سر اور مونچھوں کے بال کترے اس کو ٹوپی پہنائی اور اس کا نام محمد رکھا اور ان لوگوں سے کہا کہ مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ یہ شخص اس مرحوم کے بدلہ میں مقرر کیا جائے۔ ان سب نے کہا بہت اچھا۔ پھر شیخ نکلے اور ان کو آپ نے وہیں چھوڑا میں آپ کے پیچھے ہو لیا۔ اور ہم تھوڑی دور چلے تھے کیا دیکھتے ہیں کہ ہم بغداد شریف کے دروازے پر ہیں۔ وہ اول کی طرح کھل گیا۔ پھر آپ مدرسہ میں آئے اس کا دروازہ بھی کھل گیا۔ اور اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ جب صبح ہوئی تو میں اپنی عادت کے مطابق شیخ رضی اللہ عنہ کے سامنے پڑھنے کے لیے بیٹھا لیکن آپ کی ہیبت کی وجہ سے نہ پڑھ سکا۔ آپ نے فرمایا بیٹا پڑھ کچھ مضائقہ نہیں تب میں نے آپ کو قسم دلائی کہ جو میں نے حال دیکھا ہے اس کو واضح طور پر بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ شہر نہاوند تھا اور تم نے جو چھ اشخاص دیکھے وہ عمدہ ابدال تھے۔ وہ نرم آواز والا ان میں سے ساتواں تھا وہ بیمار تھا جب اس کی موت قریب آئی میں اس وقت آیا اور جو شخص اس کو اپنے کندھے پر اٹھا کر باہر لے گیا تھا وہ ابوالعباس خضر علیہ السلام تھے وہ اس کو باہر اس لیے لے گئے تھے کہ اس کے غسل وغیرہ کا اہتمام کریں جس شخص کو میں نے کلمہ شہادت پڑھایا تھا وہ قسطنطنیہ کا رہنے والا عیسائی تھا مجھے حکم دیا گیا کہ وہ اس متوفی کے بدل اور قائم مقام بن جائے۔ اس کو بلایا گیا اور میرے ہاتھ پر وہ مسلمان ہوا۔ اب وہ ان میں سے ایک ہے۔ شیخ نے مجھ سے عہد لیا کہ میری زندگی میں یہ بات کسی سے نہ کہنا۔

اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے خرقہ عارف کے دل کی سوزش کا نام ہے جس نے انحراف نہیں کیا اور اخلاص کے قدم پر ٹھہرا ہوا ہے۔ اسرار کا تخت حق الیقین کے خیمہ میں ہی نصب کیا جاتا ہے۔ حق الیقین توحید کے دائرہ کا ایک نقطہ توحید وجود کی بنا کا قاعدہ ہے۔ ہویت احدیہ عارفین کے دلوں کے لوہے کی مقناطیس ہے ابدی باغ مکاشفین کے اسرار کی چراگاہیں۔ کاشف ارواح

www.waseemziyai.com
MAKTABA-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الست کی رات میں قدم کے اسرار کے ساتھ واز اخذ ہیں اس کے عہد کی تقریر کی مہربانیوں کے ساتھ عقول پر مہربانی کرنے والے ہیں۔ خاطر کے خوش کرنے والے حضور سرمدیہ میں و اشھدھم کے خوشی دلانے سے جناب ازل میں الست کے خطاب کے ساتھ اسرار کی طرف تقرب کیا ہے ان کو اپنی محبت کا پیالہ اپنے قرب کے ساقیوں کے ہاتھ سے پلایا وہ دنیا کی طرف ایسے حال میں نکلے کہ ان کے سروں میں اس خمار کا نشہ تھا ان کی عقلوں کی آنکھوں میں اس جمال کی رسوم کا بقایا تھا۔ ان کے دلوں کی آنکھوں میں اس خباب کی چمک ہے۔ وائے تمہارے چلن پر تم کیسے مرتے ہو کہ تم نے اپنے رب کو نہیں پہچانا۔ بہادری ایک گھڑی کا صبر ہے۔ اے عجمی! دانائی سے کام لے عرب کے ملک کی طرف سیر کر، اے طبیعت کے مرد و! ہدایت کے ہندی شہروں کی طرف سفر کرو۔ بعض عارفین نے اس شراب سے ایک قطرہ پیا ہے۔ تقدیر کے ساقی نے تھوڑا سا اس میں سے اس کو دیا ہے تب اس کی روح اپنے ہم نشینوں کے درمیان خوشی کے مارے رقص کرتے ہوئے کھڑی ہوگئی۔ موسیٰ علیہ السلام کا پہاڑ بجلی کی تجلی کے وقت شوق سے ہلنے لگا۔ تب سر محبوب نے دیکھا اور عشق شراب کے غلبہ سے کہہ اٹھا کہ "میں خدا ہوں"۔ اس کا دوسرا ہم نشین نشہ میں آیا اور کہہ دیا "سبحانی" یعنی میں پاک ہوں۔ ارواح کے پرندوں کی ایک جماعت نے شکلوں کے پرندوں کو چھوڑ دیا۔ شوق کے پرندوں سے عشق کے میدان میں اڑے سوزش عشق کے نجد سے ازل کے منادی کے جنگل کا قصد کیا اور اس بات کی طمع کی کہ قِدَم کے طور سے مشاہدہ کی محبت کی (گھاس) چریں تب ان کی طلب کے کبوتروں پر عظمت کا باز جھپٹ کر گرا تب آسمانوں اور زمین والے بے ہوش ہوگئے مگر جن کو خدا نے چاہا عالمین کے اسرار کے لئے ہمیشگی کے جلال کی تر و تازگی چمکی۔ قِدَم کے غیب نور کے طاقچہ سے کمال احدیت کا نور عارفین کی آنکھوں کے لیے چمکا اور مخلوق کے قدموں کے پر اس جنگل میں جڑ گئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر اس کے حق کے موافق نہیں کی اور گناہ گار لوگ اس جنگل میں منقطع ہوگئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا۔

اے مریدوں کے گروہ! آدمی کی صورت کو غیب سے ایک بھید امانت دیا گیا ہے اس کی مٹی میں ایک بلندی کا خزانہ دفن کیا گیا ہے تب سب نے اس کی معرفت اور اس کے خزانہ پر

اطلاع پانے کی طرف تیر پھینکا پھر اس کو نفوس کے دربان نے روک دیا۔ اس نے کوئی راستہ نہ پایا کہ سلسبیل پر جائے اے عارفین کے گروہ! تم آرزوؤں کے چوروں اور امید کے چوروں کے دھوکہ سے ڈرتے رہو کیونکہ یہ ایک بڑا مشکل کام ہے تم سے حجاب ہویت کے سوا محبوب غائب نہیں ہے واللہ نفوس کی خواہش عقلوں کے پاؤں کی زنجیر ہے شہوت کے راستے فہموں کے قدموں کے پھسلنے کی جگہ ہیں۔ اے میرے بھائیو! ہمتوں کے ساتھ محبوب کی طرف سفر کرو اور توشہ لو کیوں کہ بہتر توشہ تقویٰ ہے۔

ایک لڑکی اور جنّ کا واقعہ

خبر دی ہم کو فقیہ ابوالفتح نصر اللہ بن قاسم بن یوسف بن خلیل نے احمد بن ہاشمی بغدادی کرخی نے قاہرہ میں ۶۶۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ ابو صالح نصر بن حافظ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق نے بغداد میں ۶۳۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو ابو عبدالرزاق اور میرے چچا عبدالوہاب اور عمران کیمیانی اور بزاز نے ۵۹۱ھ خ

اور خبر دی ہم کو شیخ ابوالفتوح محمد بن ابی المحاسن یوسف بن اسماعیل بن احمد بن علی قرشی تمیمی بکری بغدادی قطفنی نے قاہرہ میں ۶۶۸ھ میں کہا خبر دی ہم کو شریف ابو جعفر محمد بن القاسم لبیب بن نفیس بن یحییٰ العلوی حسینی نے بغداد میں ۶۳۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف ابوالخیر بشیر بن محفوظ بن غنیمہ نے بغداد میں اپنے مکان میں جو کہ باب ازج میں تھا ۵۹۴ھ میں ان سب نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو سعد عبداللہ بن احمد بن علی بن محمد بغدادی ازجی نے بغداد میں ۵۵۴ھ میں کہا کہ میری بیٹی جس کا نام فاطمہ تھا ہماری چھت پر چڑھی ۵۳۰ھ میں جس کو کوئی اٹھا کر لے گیا وہ باکرہ تھی اور اس کا سن اس دن ۱۶ھ سال کا تھا۔ تب میں شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اس کا ذکر آپ سے کیا آپ نے فرمایا کہ آج کی رات تم کرخ کے جنگل کی طرف جاؤ پانچویں ٹیلے کے پاس جا کر بیٹھو زمین پر اپنے گرد ایک دائرہ کھینچ لو اور خط کھینچنے کے وقت یہ کہنا باسم اللہ نیہ عبدالقادر پھر جب تھوڑی رات آ جائے گی تو تمہارے پاس جنوں کا گروہ آئے گا جن کی صورتیں مختلف ہوں گی تم ان سے مت ڈرنا اور جب صبح ہو جائے گی تو اس وقت ان کا بادشاہ تمہارے پاس ایک لشکر کے ساتھ آئے گا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تم سے تمہارا مطلب پوچھے گا تم انہیں کہہ دینا کہ مجھ کو عبدالقادر نے تمہاری طرف بھیجا ہے۔ اوراس سے اپنی لڑکی کا حال بیان کرنا تب میں گیا اور جو کچھ مجھے آپ نے حکم دیا اس کے موافق عمل کیا مجھ پر ڈراؤنی شکل والی صورتیں گزریں لیکن کسی کو مجال نہ تھی کہ اس دائرہ کے قریب آئے جس میں کہ میں تھا۔ اور رات بھر گروہ در گروہ آتے رہے حتیٰ کہ ان بادشاہ گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اس کے سامنے ایک گروہ تھا۔ وہ آکر دائرہ کے پاس کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ اے انسان تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے کہا کہ مجھ کو شیخ عبدالقادر نے تمہاری طرف بھیجا ہے تب وہ گھوڑے پر سے اتر آیا اور زمین پر بوسہ دیا اور دائرہ سے باہر بیٹھ گیا اس کے ساتھی بھی بیٹھ گئے اور کہا تمہارا کیا معاملہ ہے؟ تب میں نے اپنی لڑکی کا حال بیان کیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ کام کس نے کیا ہے۔ انہوں نے اس کا حال لاعلمی سے بیان کیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ایک جن کو پکڑ لائے جس کے ساتھ وہ لڑکی تھی اور کہا گیا کہ یہ چین کا جن ہے اس سے پوچھا گیا کہ تم کو کس چیز نے اس امر پر برانگیختہ کیا۔ کہ قطب کی رکاب کے نیچے چوری کرے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا اور اس کی محبت میرے دل میں آ گئی۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کی گردن اڑا دی جائے۔ اور مجھ کو میری بیٹی حوالہ کی۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے آج رات کا سا معاملہ کبھی نہیں دیکھا۔ اور تم شیخ عبدالقادر کی اس قدر فرمان برداری کرتے ہو۔ اس نے کہا ہاں بے شک، وہ اپنے گھر بیٹھے ہمارے جنوں کو دیکھتے ہیں حالانکہ دور کے رہنے والے ہوتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہی اپنے مکانوں کی طرف آپ کی ہیبت کی وجہ سے بھاگ جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ جب کسی قطب کو مقرر کرتا ہے تو اس کو جن و انس پر غلبہ دیتا ہے۔

مرگی سے نجات

اور یہ سب کہتے ہیں کہ ایک شخص شیخ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ میں اصبہان کا رہنے والا ہوں میری ایک بیوی ہے جس کو اکثر مرگی کا دورہ رہتا ہے اور تعویذ منتر والوں کو اس کے معاملہ نے عاجز کر دیا ہے شیخ نے فرمایا کہ یہ ایک جن ہے جو کہ سراندیپ کے جنگل کا رہنے والا ہے اس کا نام خانس ہے اور جب تیری بیوی پر مرگی آئے تو اس کے کان میں یہ کہہ دیجو کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اے خانس تم کو شیخ عبدالقادر جو کہ بغداد میں رہتے ہیں کہتے ہیں کہ پھر نہ آئیو اور اگر نہ منع ہوگا تو ہلاک ہوگا۔ تب وہ شخص چلا گیا اور دس سال تک غائب رہا پھر وہ آیا اور ہم نے اس سے پوچھا اس نے کہا کہ میں نے شیخ کے حکم مطابق اس سے کہہ دیا تھا سو اب تک اس کو مرگی کا اثر نہیں۔

یہ سب کہتے ہیں کہ منتر کرنے والوں کے سردار نے یہ بات کہی ہے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں چالیس سال تک بغداد میں کسی پر مرگی کا اثر نہیں ہوا جب آپ کا انتقال ہوا تو وہاں مرگی کا اثر ہوا۔ رضی اللہ عنہ۔

شانِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کے بیان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک ایک طاق ہے آپ کی روح پاک اس طاق میں لیمپ ہے۔ وحی کی چمک اس لیمپ کا چراغ ہے۔ آپ کی طرف وحی کا آنا جانا نور پر نور ہے جب نبوت کا نور دل کے طاق کے لیمپ میں روشن ہوتا ہے تو آپ کا دل کا آئینہ روشن ہو جاتا ہے تو اس سے آپ غائب الغیب چیزیں دیکھتے ہیں وہ بلیغ الزبان سے مخاطب کیے گئے آپ کی عقل کی آنکھ کے لیے ملاء۔ اعلیٰ کی طرف ایک سوراخ ظاہر ہوگیا اس پر ازل کے لطیفوں کے خفیہ امور پیش کیے جاتے ہیں وہ حادثات اور قدیم کے درمیان ترجمان ہوگیا نور معرفت کے اندازہ کے موافق اللہ عزوجل کی طرف سیر ہوا کرتی ہے معرفت قوت عقل کے اندازہ پر ہوتی ہے۔ عقل اسی قدر کے موافق ہوتی ہے جو کہ اس دیوان میں معین ہو چکی ہے کہ ہم نے تقسیم کر دیا۔

ولایت و نبوت

ولی وہ شخص ہے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر چلے نبوت اور ولایت نتائج ہیں جو کہ اسی کی رحمت سے مختص ہے۔

اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے عقل وشرع کے بارے میں عقل اور شرع دو نور ہیں جو کہ اپنی چمک کی وجہ سے مومن کے دل کے سوراخوں میں داخل ہوتے ہیں وہ اس میں ایسے مل جاتے ہیں جس طرح پانی شراب میں ملتا ہے اور ہواؤں میں لطافت ملتی ہے نبوۃ کی شکلیں عقل کے آئینہ کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

صفائی میں پڑتی ہیں جیسا کہ روح کا نور جسم کی ظلمت میں پڑتا ہے عقلیں ایک حال ہیں جو کہ روحوں کے پانیوں کے نکلنے کی جگہ پر دلوں کے اسرار کے باغوں میں لگائے گئے ہیں تا کہ حکم کے پرندوں کو غیب کے خلا سے فکر کے شکاری کے ساتھ شکار کرے۔ نبوت ایک الٰہی نور ہے وہ عقل کی اس آنکھ پر ہے جو کہ یقین کی طرف منسوب ہے۔ اشراق معنوی کے ساتھ چمکتا ہے اس سے چمک کی شعاعوں کی استعداد پیدا ہوگی اس کا نور چمکے گا اس کے سر پر پڑنے سے وہ اثر ہوتا ہے کہ جو صبح کا ظلمت پر ارواح کا اجسام پر ہوتا ہے۔ اس کو بخشش الٰہی صورتوں کے باطنوں پر کیا ہی فیضان پہنچاتی ہے۔ شکلوں کے اسرار اس کے لطف کے اشراق سے ہیں اور انوار کی روشنی اس کی فراخ رحمت ہے جس کو علم ضروری کی وجہ سے حاصل کیا ہے کیونکہ ایک جسم کا وجود دو محلوں اور ایک عرض کا تعلق دو جوہروں سے دونوں اچھی طرز سے اور دونوں بری طرز محال ہے۔"

نبوت کے آفتات کی ہدایت کے انوار اور اسرار کا فیضان سوا عقلوں کے شہروں کے کنگروں کے جو کہ اس کام کے لیے خدائی احکام سے تیار کی گئی ہیں اور کہیں نہیں پڑتے نبوت ایک غیبی ہدایت ہے جو کہ قدم کے ارادہ کے راستوں میں بعض بنی آدم کی طرف ان شریف سواریوں پر چلتے ہیں اور تیرا پروردگار جو چاہتا ہے اور جس کو پسند کرتا ہے پیدا کرتا ہے۔

ہوا میں پرواز کرنے والا مرد

ہم کو خبر دی شریف ابوالعباس احمد بن شیخ ابی عبداللہ محمد بن ابی الغنائم حسینی دمشقی پھر بغدادی نے قاہرہ میں ۶۷۴ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے دمشق میں ۶۷۴ھ میں کہا کہ شیخ ابن الہیتی رضی اللہ عنہ ایک دن سیدی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوئے میں ان کے ساتھ تھا ہم نے دہلیز میں ایک جوان کو پایا جو کہ چت لیٹا ہوا ہے اس نے شیخ علی سے کہا کہ آپ میری سفارش شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کریں۔ جب ہم شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ابن الہیتی نے اس کا ذکر کیا۔ تب شیخ نے فرمایا کہ تمہارے لیے ہم نے معاف کر دیا۔ پھر جب شیخ علی نکلے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا انہوں نے اس سے کہا کہ ہم نے تمہاری سفارش شیخ کے نزدیک کی ہے۔ وہ کھڑا ہوا اور دہلیز کے اندر سے نکل کر ہوا میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اڑ گیا اور میں اس کو دیکھتا تھا پھر ہم شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے پوچھا کہ کیا بات تھی آپ نے فرمایا کہ یہ ہوا پر اڑ کر جا رہا تھا اور دل میں کہنے لگا کہ بغداد میں کوئی مرد (کامل) نہیں میں نے اس کے حال کو چھین لیا اگر شیخ علی نہ ہوتے تو میں اس کا حال نہ لوٹاتا۔

دربارِ غوث میں مردانِ غیب کا سلام

وہ کہتے ہیں کہ میں مدرسہ کی چھت پر مغرب وعشا کے درمیان ہفتہ کی رات ۹ ربیع الآخر ۵۵۲ھ میں چت لیٹا ہوا تھا گرمیوں کے دن تھے اور سیّدی محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ میرے سامنے قبلہ کی جانب تھے میں نے خلاء میں ایک شخص کو جو کہ ہوا میں اڑتا جاتا تھا جس طرح تیر جاتا ہے اس کے سر پر ایک لطیف عمامہ تھا اس کے دونوں کندھوں میں اس کا شملہ تھا اس کے سفید کپڑے تھے۔اس کی کمر میں لنگی تھی جب وہ شیخ کے سر کے مقابل آیا تو اس طرح اترا جیسا کہ عقاب شکار پر گرتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔آپ پر سلام کہا۔پھر ہوا میں اڑ گیا۔ یہاں تک کہ میری نظر سے غائب ہو گیا۔ پھر میں کھڑا ہو کر شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا کیا تم نے اس کو دیکھا؟ میں نے کہا کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ وہ مردانِ غیب سے ہے جو کہ اڑتے پھرتے ہیں ان پر خدا کا سلام ہو۔

چھت کا گر جانا

وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ماہ محرم ۵۵۹ھ میں حلبہ میں ان کی رباط کے چھجہ میں تین تین سو زائرین جمع تھے آپ اندر سے جلد باہر تشریف لائے اور لوگوں کو چلا کر کہنے لگے۔جلد باہر نکلو جلد باہر نکلو۔پھر سب باہر نکل آئے اور چھجہ میں کوئی باقی نہ رہا اس وقت چھت گر گئی اور لوگ بچ گئے آپ نے فرمایا کہ میں گھر میں تھا مجھ سے کہا گیا کہ عنقریب چھت گر پڑے گی۔اس لیے میں تم پر ڈرنے لگا۔

منصور حلاج کے بارے میں شیخ نے یہ بھی فرمایا ہے

اور شیخ رضی اللہ عنہ نے حلاج کے بارے میں یہ بھی فرمایا ہے کہ ایک عارف دعویٰ کے کنارے انا الحق کے بازو سے اڑا اس نے ہدایت کے باغ کو کسی جاندار اور انیس سے خالی دیکھا اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نے بغیر اپنی بولی کے اپنی موت کے آنے کے لیے سیٹی بجائی تو اس پر بادشاہی عقاب اس پردہ سے ظاہر ہوا کہ بے شک اللہ تعالیٰ عالمین سے غنی ہے اس کی کھال میں پنجہ گاڑ دیا کہ ہر نفس موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے زمانہ کے سلیمانؑ کی شرع نے اس سے کہا کہ تم نے اپنی نعت کے بغیر کیوں کلام کی، تم غیر معروف آواز سے جو تم جیسوں کے لیے مقرر نہیں ہے کیوں گانے لگے۔ اس وقت تم اپنے وجود کے پنجرے میں داخل ہو جاؤ۔ تم قِدم کی عزت کے طریق سے حدوث کی ذلت کے تنگ راستہ کی طرف لوٹو اپنے اقرار کی زبان سے کہو تا کہ مدعی لوگ تمہاری بات سنیں پانے والے کو واحد کا اکیلا کہنا کافی ہے حفظ طریق کا دارومدار خدمت شرع کے وظائف کا قائم کرنا ہے۔

وہی معاملہ پایا جو شیخ نے مجھے فرمایا

ہم کو ابوعبداللہ محمد بن احمد بن منظور کتانیؒ نے مقسم میں ۶۷۱ھ میں خبر دی کہا خبر دی ہم کو میرے دادا منظور اور شیخ موفق الدین عبدالرحمٰن بن شیخ ابوالحرم مکی بن امام ابوعمرو عثمان سعدی شارعی نے ۶۱۴ھ میں ان دونوں نے کہا خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن ابی طاہر ابراہیم بن نجا بن غنائم انصاری دمشقی فقیہ حنبلی واعظ وارد مصر نے شارع عام میں ۵۹۸ھ میں کہا کہ میں نے ایک دفعہ حج کیا اور بغداد میں مَیں اور میرا رفیق آیا ہم اس سے پہلے بغداد داخل نہ ہوئے تھے اور کسی کو ہم پہچانتے نہ تھے۔ ہمارے پاس سوا ایک چھری کے اور کچھ نہ تھا میں نے اس کو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت سے چاول خریدے جس کو ہم نے کھایا وہ اچھے معلوم نہ ہوئے اور ہمارا پیٹ نہ بھرا۔ ہم شیخ محی الدین عبدالقادر کی مجلس میں حاضر ہوئے اور جب ہم بیٹھ گئے تو آپ نے قطع کلام کیا اور فرمایا مساکین غرباء عرب سے آئے ہیں ان کے پاس چھری کے بغیر کچھ نہ تھا انہوں نے اس کو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت سے چاول خریدے جو ان کو اچھے معلوم نہ ہوئے۔ ان کا اس سے پیٹ نہ بھرا۔ میں یہ بات سن کر بہت متعجب ہوا۔ جب آپ نے اپنا کلام پورا کیا تو دستر خوان بچھانے کا حکم دیا۔ میں نے رفیق سے آہستہ سے کہا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کشک (جو کا پانی سرکہ یا دودھ میں جوش دیا ہوا) اور تیتر اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ شہد چاہتا ہوں۔ تب شیخ نے خادم سے فرمایا کہ کشک تیتر کے ساتھ فوراً لا۔ اس نے وہ دونوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

حاضر کر دیئے اور فرمایا کہ ان دونوں شخصوں کے سامنے رکھ دے۔ اور ہم دونوں کی طرف اشارہ کیا اس نے کشک کو میرے سامنے رکھ دیا اور شہد میرے رفیق کے سامنے۔ شیخ نے فرمایا کہ اس کے برعکس کرو مصیبت ہوگا۔ پھر میں تو چلا اٹھا اور سعی کی لوگوں پر سے کودتے ہوئے آپ کی طرف دوڑ کر گیا۔ تب آپ نے مجھ سے فرمایا کہ دیار مصریہ کے واعظ خوش آئے۔ میں نے کہا کہ اے میرے سردار! یہ کیسے آپ نے فرمایا کیونکہ میں تو اچھی طرح فاتحہ صحیح طور پر نہیں پڑھ سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ تم کو یہ کہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ پھر آپ سے علم پڑھنے لگا تو خدا نے مجھ پر علم کا دروازہ ایک ہی سال میں اتنا کھول دیا کہ اس قدر کسی اور پر میرے سوا بیس سال تک نہ کھولا ہوگا۔ میں نے بغداد میں وعظ کیا۔ پھر میں نے آپ سے مصر کے جانے کا اذن لیا تو آپ نے فرمایا کہ تم عنقریب دمشق پہنچو گے۔ اس میں تم ترکوں کو پاؤ گے۔ جو مصر میں جانے کے لیے تیار ہوں گے۔ تاکہ اس کے مالک بن جائیں۔ تم ان سے کہنا کہ اس دفعہ تم ہرگز اپنے مقصود کو حاصل نہیں کر سکتے بلکہ تم لوٹ جاؤ۔ اور دوسری دفعہ جانا اور اس کے مالک بننا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب میں دمشق میں آیا تو میں نے وہی معاملہ پایا جو شیخ نے مجھے فرمایا تھا میں نے ان سے وہی بات کہہ دی جو آپ نے مجھے فرمائی تھی مگر انہوں نے میری بات نہ مانی۔ میں مصر میں گیا تو خلیفہ کو پایا کہ وہ ان سے لڑنے کی تیاری کر رہا ہے۔ میں نے اس سے کہہ دیا کہ کچھ مضائقہ نہیں یہ لوگ ناکام واپس ہو جائیں گے اور آپ لوگ کامیاب ہوں گے۔ پھر جب ترک مصر میں آئے تو مغلوب ہوئے۔ مجھ کو خلیفہ نے اپنا ہم نشین بنالیا اور مجھ کو اپنے اسرار سے خبردار کیا۔

پھر دوسری دفعہ ترک جو آئے تو وہ مصر کے مالک ہو گئے اور بوجہ اس کلام کے کہ میں نے ان سے دمشق میں کہی تھی، میری بڑی عزت و تواضع کی۔ مجھ کو دونوں سلطنتوں سے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی ایک بات بتلانے کی وجہ سے ڈیڑھ لاکھ دینار حاصل ہوئے اور یہ شیخ زین الدین مدت تک مصر میں رہے۔ ان کی بابت کہا گیا ہے کہ علاوہ اور علم کے کتاب تفسیر ان کو حفظ تھی۔ اور وہاں پھر ان کو بڑی مقبولیت خاص و عام سے حاصل ہوئی۔ یہ منجملہ علماء محدثین تھے۔ وہاں پر وعظ کہتے تھے۔ لوگوں نے ان سے فائدہ حاصل کیا اور وہیں ماہ رمضان

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۵۹۶ھ میں فوت ہوئے ان کی پیدائش دمشق میں ۵۰۸ھ میں ہوئی تھی۔

طریق سلوک کے تین رکن ہیں

اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے اس کے طلب کے راستہ میں تیرا تنہا ہونا سچی محبت کی علامت ہے۔ تیرے دل کی آنکھ کا اس کے ماسوٰی کی طرف ایک دفعہ دیکھنا بُعد کی علامت ہے۔ اس کے ذکر کے بغیر تیرا بولنا تیرے دل کے آئینہ پر میل ہے جو شخص کہ اس کے غیر سے مشغول ہوا اس نے وصل کی شیرینی نہیں چکھی۔

جو شخص کہ چشم زدن بھر غیر کی طرف مائل ہوا تو اس کی درگاہ رحمت کے قریب نہ ہوا۔ طریق سلوک کے تین رکن ہیں۔ حق، صدق، عدل، عدل تو اعضاء پر ہوتا ہے۔ حق عقول پر، صدق دلوں پر جس شخص نے اپنے رب کو صدق دل کے ساتھ طلب کیا تو اس کا سچ اس کے دل میں ایک ایسا آئینہ بن جائے گا کہ اس کو دنیا اور آخرت کے عجائبات دکھائے گا۔

حیات ابدی کے قوانین کا حفظ کرنا، حیات فانیہ کے قوانین کے حفظ کرنے سے بہتر ہے تنہا رہنا فکر کا دروازہ ہے اور کثرت فکر حضور کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حضور قلب کا ہونا توفیق کی علامت ہے۔ حصول توفیق حضرت قدس تک رہنما ہوتی ہے۔ تمہارا پیٹ بھر کر کھانا بندگی کے چشمہ کی صفائی کو مکدر کر دیتا ہے۔ خدمت کے وظائف کے بجالانے سے تیرا اعراض کرنا اس سے اعراض کرنے کا سبب ہے۔ اے غلام! تو اس بلبل کی طرح نہ بن کہ ربیع کے موسم میں اپنی آواز پر خوش ہے۔ اپنے غم کی لمبی آواز کے ساتھ ٹھہر جاتی ہے۔ اپنے وقت کو اپنی آواز کی لذت کے ساتھ گزار دیتی ہے۔ یہ بات سوا فقط سوزش کے شکایت حاصل نہیں ہوتی لیکن تم باز کی طرح بنو کہ وہ بلبلوں کی آواز کی طرف جو باغ میں بولتی ہیں۔ التفات نہیں کرتا اور غیبی نغمات کی لذت پر خوش نہیں ہوتا کیونکہ اس کو عقل کے غلبہ پر بھروسہ ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے حقیقی آب حیات کو اس زمین میں طلب کیا کہ اے میرے ربّ! مجھے اپنے آپ کو دکھادے تو اس سے کہا گیا کہ وہ اس پہاڑ کے پیچھے ہے یعنی ہرگز نہیں دیکھ سکے گا۔

اور اسکندر جو اس کا طالب تھا وہ اس امر کا محتاج ہوا کہ اس کی طرف سوزش کے یاجوج کی دیوار کو قطع کرے اور ماجوج کی دیوار کو توڑ دے۔ اس کو صحت توحید کے ساتھ عمدہ بنا وہ

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

توحید کہ موجودات میں عقل کی آنکھ پر چمک کو محو کر دیتی ہے اور عقل کے سفر سے دنیا کے دائرے سے آخرت کے مکان کی طرف نکلتی ہے کیونکہ اس کو وہ ایسے درخت کے سایہ کے نیچے پائے گا کہ ''بہت سے چہرے آج کے دن تروتازہ ہوں گے اپنے پروردگار کی طرف دیکھتے ہوں گے''۔ یہ درخت جناب قدس میں سچے مکان میں باقدر بادشاہ کے پاس ہے جو کہ نہ شرقی ہے کہ جو دنیا کے کنارے کے مشرق سے طلوع کرتا ہے بلکہ اسرار کے آسمانوں کے مشارق میں اور نہ غربی ہے کہ وہ موجودات کے خلد کے مغرب سے چمکے بلکہ دلوں کے معانی کے مغارب میں عیسیٰ صلوات اللہ علیٰ نبینا وعلیہ نے زمین میں حیات حقیقہ کے چشمہ کو طلب کیا تو ان سے کہا گیا تم اس کو نہیں پاؤ گے مگر اس سختی کے بعد کہ ''میں تجھ کو پورا لینے والا ہوں'' ان تختوں کے سایوں کے اس مقام کے نیچے کہ میں ''تجھ کو اپنی طرف اٹھانے والا ہوں'' اور محبوب کلی احمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حیات کے چشمہ کو معراجوں میں پایا اور رات کو اپنے بندے کو سیر کرائی اس مجلس میں کہ ''آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی'' ان سے کہا گیا کہ آپ اس پانی سے غسل کریں کہ ''نہ جھوٹ بولا دل نے'' اور اس کے موتیوں سے ایک ہار لے جس کو تیرے لیے ناظم شوق نے اس لڑی میں پروئے کہ ''بے شک اس نے اپنے ربّ کی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا'' یہی مطلب ہے کہ تیری ذات اس کے بعد نہ مرے گی اور اس کی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے کہ میرے سامنے میری امت کے اعمال پیش کیے جائیں گے۔

تقدیر کا صراف

خبر دی ہم کو ابوعبدالغالب بن احمد بن علی بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن تمیمی واسطی اصل بغدادی ومولد ومکان نے قاہرہ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد اللطیف بن شیخ ابی النجاۃ سالم بن احمد بغدادی نے معروف خطاب خادم شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے بغداد میں ۶۳۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے ۵۷۹ھ میں کہا کہ میرے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ پر ایک وقت ۲۵۰ دینار مختلف قرضوں کے ہو گئے۔ ایک شخص آیا جس کو میں پہچانتا تھا۔ وہ آپ کی خدمت میں بغیر اذن' لینے کے آ گیا اور دیر تک آپ سے باتیں کرتا رہا۔ آپ کے لیے سونا نکالا اور کہا یہ قرض کے ادا کے لیے ہے اور چلا گیا تب مجھ کو شیخ نے حکم دیا کہ میں ہر ایک حقدار کو اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کا حق پہنچا دوں اور فرمایا کہ یہ تقدیر کا صراف ہے۔ میں نے کہا کہ تقدیر کا صراف کون ہوتا ہے؟ کہا ایک فرشتہ ہوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ اپنے اولیاء کے قرض دار کے لیے بھیجا کرتا ہے اور وہ اس کی طرف سے پورا کر دیتا ہے۔

اے اسرائیلی ٹھہر جا کلام محمدی کو سنتا جا

راوی کہتا ہے کہ ایک دن آپ وعظ فرما رہے تھے اس اثناء میں آپ چند قدم ہوا میں اڑ کر چلے اور فرمایا اے اسرائیل! ٹھہر جا کلام محمدی ﷺ سنتا جا۔ پھر آپ اپنی جگہ پر آ گئے۔ آپ سے جو پوچھا گیا تو فرمایا کہ ابوالعباس خضر ہماری مجلس پر سے جلد جلد جا رہے تھے اس لیے میں اڑا اور ان سے وہی بات کہی جو تم نے سنی ہے۔

انسان کی تخلیق

اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کی پیدائش کے بارے میں انسان کی خلقت کیا ہی عجیب ہے اور حکمتوں کے لحاظ سے کیا ہی غریب ہے۔ صانع تبارک وتعالیٰ نے اس میں ایک فرشتہ اس کی عقل کے ساتھ مقرر کیا ہے اگر وہ ہوا وہوس نہ کرتا اگر اس میں کثافت طبع نہ ہوتی تو لطیف المعنی تھا۔

وہ ایک خزانہ ہے کہ جس میں غیب کے اسرار کے عجائبات اور مختلف علوم کے مجموعے امانت رکھے گئے ہیں۔ یہ ایک برتن ہے جو کہ نور سے بھرا ہوا ہے اور جلد کی ظلمت ہے کہ جس میں روح کے عروس عجیب صورتوں کے پردوں کے ساتھ غیروں کی آنکھوں سے چھپی ہوئی ہی تقدیر نے اس کے جمال کو فرشتوں کی آنکھوں کے سامنے ان حلوں میں روشن کر دیا ہے کہ بے شک ہم نے بنی آدم کو مکرم کر دیا۔ اس مجلس میں کہ ''ہم نے ان کو فضیلت دی'' عقل اس کی طرف اشارہ ہے کہ وہ عالم شہادت میں سے ہے۔

سلطان عقل اور سلطان ہوا (خواہشِ نفس)

شکلوں کے سیپوں نے ارواح کے تمام موتیوں کو وجود کے سمندر میں علم کی کشتیوں میں اس لیے اٹھایا ہے کہ اس سے یقین نور کی روشنی کو کامل کریں پھر روح کی ہوا کے ساتھ مشاہدہ کے جزائر کی طرف چلیں اور اس میں عقل کا سلطان ہوا کے سلطان کے مقابل ٹھہرا۔ دونوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

نے اس کے سینہ کے وسیع میدان میں مقابلہ ومقاتلہ کیا۔ نفس سلطان ہوا کے خاص لشکریوں میں سے ہے۔ روح سلطان عقل کے خاص لشکریوں میں سے ہے۔ پس حکم کے مؤذن نے ان میں اذان دی کہ اے اللہ کے قافلہ والو! سوار ہو جاؤ اے حق کے لشکر! ظاہر ہو جاؤ۔ اے ہوا کے لشکرو! آگے بڑھو۔ ہر ایک اپنے گروہ کی مدد کا ارادہ رکھتا ہے۔ ہر ایک اپنے خصم کے مغلوب کرنے کا قصد کرتا ہے پھر توفیق نے ان دونوں سے بزبان سابق غیب کہا کہ جس کو میں مدد دوں گی۔ غلبہ اسی کے جھنڈوں سے بندھا ہوگا۔ جس کی میں مدد کروں گی وہ دنیا اور آخرت میں سعید ہوگا اور جس کے ساتھ میں ہوں گی، اس کو سچے مکان تک پہنچا دوں گی۔ توفیق یہ ہے کہ خدا کی اپنے ولی کے لیے اچھی نظر سے بچشم رعایت دیکھنا۔

اتباع عقل

اے غلام! عقل کی اتباع کر اور بے شک وہ تیرے لیے بڑی سعادت کی کشادہ راہ پر ٹھہری ہے۔ اپنے نفس اور ہوا کو چھوڑ دے میں یہ عجیب بات دیکھتا ہوں روح آسمانی اور غیبی ہے۔ نفس مٹی اور زمین والا ہے۔ لطیف پرندہ کثیف گھونسلے سے عنایت کے پر کے ساتھ بلندی کے درخت سے اڑا زبان شوق کے راگ سے چہچہانا، انس کے ہم نشین نے اس سے باتیں کیں۔ حقائق کے جواہر معارف کے اطراف سے چن لیے وہ وجود کی ظلمت کے پنجرہ میں کثیف ہو کر بند ہو گیا جب کہ قالب فنا ہوتے ہیں تو قلوب کے اسرار باقی رہتے ہیں اگر وہ تیرے دل کی طرف ایک دفعہ دیکھ لے تو اس کو مقام عرش تک قائم کر دے۔ حقائق علوم اس کو سپرد کر دیئے۔ اس کو اسرار معرفت کا خزانہ بنا دے پس اس وقت عقل کی آنکھ جمال ازل دیکھتی ہے۔ ہر شے سے جو کہ صفات حدوث سے متصف ہو اعراض کرتی ہے۔ تیرے دل کی بصیرت کے سامنے ملکوت کے جہاں دل کے آئینہ میں مقابل ہوتے ہیں۔ تیرے دل کی آنکھوں کے سامنے مجلس کشف میں نشانات کے حقائق سے فتح کی عروسیں آراستہ کی جاتی ہیں پھر اس وقت عروس کی چمکدار چیزوں کے آثار تیری ہمت کی تختی سے محو ہو جاتے ہیں۔

اے شخص! روشن عقلیں ظلمت میں کامل مردوں کے چراغ ہیں صاف فکریں عارفین

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے دلائل ہیں عنایت سابقہ خود یقین کے چہرہ سے شک کا نقاب کھول دیتی ہے۔ ظنوں اور ارادہ لاحقہ جب مزاحم ہوتے ہیں تو حق کے ہاتھ کے ساتھ افکار باطلہ کے جب دلائل قاصر ہوں تو منقطع ہو جاتے ہیں۔

مجلس وعظ میں بارش نہ ہونا اور باہر بارش کا ہونا

خبر دی ہم کو ابو سالم بن علی بن عبداللہ دمیاطی نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو ابوالحسن خفاف نے بغداد میں ۶۲۴ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو سعید مدلل حریمی نے بغداد میں ۵۷۹ھ میں خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن یوسف بن عبداللہ قطامی زبیدی اصل بغدادی مولد و مکان نے قاہرہ میں ۶۷۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن علی نانبائی نے بغداد میں ۶۴۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو عمران کیمانی اور بزار نے بغداد میں ۵۹۱ھ میں اور خبر دی ہم کو ابو علی حسن بن نجیم حورانی اور ابوالقاسم محمد بن عبادہ بن محمد انصاری نے قاہرہ میں ۶۷۰ھ میں ابو علی کہتے ہیں خبر دی ہم کو شیخ ابو محمد علی بن ادریس یعقوبی نے قاہرہ میں ۶۱۷ھ میں اور کہا ابوالقاسم نے خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسین علی القرشی نے دمشق میں ۶۱۸ھ میں اور خبر دی ہم کو ابو عبداللہ محمد بن ابوالحسین علی بن الحسین دمشقی پھر موصلی نے قاہرہ میں ۶۷۲ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ عدی نے موصل میں ۶۴۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ ابوالبرکات نے کہا خبر دی ہم کو میرے چچا پیشواء شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ نے ان سب نے کہا کہ ایک دفعہ بارش ہوئی اور شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ وعظ فرما رہے تھے تو بعض اہل مجلس جانے لگے تب آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہا کہ (خداوند) میں تو لوگوں کو جمع کرتا ہوں اور تو فرقہ ڈالتا ہے پھر بارش خدا کے حکم سے مجلس کے اوپر بند ہو گئی اور مدرسہ کے باہر بارش ہوتی تھی۔ مجلس پر ایک قطرہ بھی نہیں پڑتا تھا۔

غوث کے عصا کا کمال

وہ فرماتے ہیں کہ ایک سال دجلہ اس قدر بھر آیا کہ بغداد غرق ہونے لگا تھا۔ لوگ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں فریادی آئے تب آپ نے عصا لیا اور دریا کے کنارے تک آئے پانی کی حد تک اس کو گاڑ دیا اور فرمایا یہاں تک رہو۔ اسی وقت پانی اتر گیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بارش کا بند ہو جانا

اور خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن شیخ امام عماد الدین ابراہیم مقدسی حنبلی نے قاہرہ میں ۶۷۴ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ضیاء الدین ابو عبداللہ محمد بن عبدالواحد بن احمد مقدسی نے کہا کہ میں نے شیخ ابوبکر بن احمد بن محمد خراسی سے سنا وہ کہتے تھے کہ مجھ سے شیخ معماد نے بیان کیا کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ آسمان کے نیچے (میدان میں) وعظ فرما رہے تھے پھر بارش آئی تو آپ نے اپنا سر اٹھایا اور کہا کہ میں لوگوں کو جمع کرتا ہوں اور تو متفرق کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا کے حکم سے مجلس سے بارش بند ہوگئی۔

وہی کہتے ہیں کہ میں ایک دن طاحونہ میں سے نکلا میں راستہ میں تھا کہ بارش شروع ہو گئی میں نے کہا اے میرے ربّ! بے شک مجھ کو ثقہ نے ثقہ سے خبر دی ہے۔ ایسی اور ایسی پس ان دونوں کی عزت کی وجہ سے جو تیرے نزدیک ہے بارش کو بند کر دے۔ پھر وہ بند ہوگئی۔ یہاں تک کہ میں گھر پہنچ گیا اور جب میں گھر میں پہنچ گیا تو پھر بارش شروع ہوگئی۔

بادل مجلس غوث سے ہٹ گیا

اور خبر دی ہم کو ابوزید عبدالرحمٰن بن احمد نے ۶۷۱ھ میں کہا کہ میں شیخ عالم ابواسحاق ابراہیم بن سمید داری ثعلبی کے پاس دمشق میں ۶۱۹ھ میں تھا اور ان کے پاس ملک معظم ملک امجد ملک صالح اسماعیل وتقی الدین ومجیر الدین پسران ایوب موجود تھے اور بارش شروع ہوئی ہم لوگ میدان میں تھے۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ میرے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ ایک دن کرسی پر بیٹھے وعظ فرما رہے تھے۔ تب بارش ہوئی تو آپ نے فرمایا میں تو جمع کرتا ہوں اور تو متفرق کرتا ہے پھر بادل مجلس سے ہٹ گیا اور مجلس سے باہر بادل برسنے لگا۔ وہ کہتا ہے کہ خدا کی قسم شیخ ابراہیم کا کلام ابھی پورا نہ ہوا تھا کہ ہم سے بارش بند ہوگئی۔ ہم سے دائیں بائیں برستی تھی اور ہم پر نہیں گرتی تھی۔

سچ اور صفائی

اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے اے غلام! سچ اور صفائی کو لازم کر لے اگر یہ دونوں نہ ہوتے تو کوئی انسان اللہ عزوجل کا مقرب نہ ہوتا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اے غلام! اگر تیرے پتھر دل کو اخلاص کا عصائے موسیٰ مارا جائے تو اس سے ظلمتوں کے سچے جاری ہو جائیں۔ سو عارف شخص اخلاص کے پردوں کے ساتھ موجودات کے پنجرے کی ظلمت سے نور قدس کے میدان کی طرف اڑتی ہے اور اڑنے کے بعد مقام صدق کے باغ کے سایہ میں اترتا ہے۔

اے غلام! کسی بندے کے دل میں نور یقین چمکتا ہے تو ضرور اس کے چہرے کی خوبصورتی پر ایسے نور کی روشنی آ جاتی ہے کہ جس سے خدا راضی ہوتا ہے۔ ملکوت اعلیٰ میں اس کا نام لے کر فرشتے پکارتے ہیں۔ قیامت کے دن صدیقوں کے گروہ میں آئے گا۔

اے غلام! نفوس کی خواہشات سے اعراض کرنا تجرید ہے بلکہ توحید ہی عارفین دلوں کے لیے اس کے عشق کے سوق کی تجلیوں کی صفائی ہے یہاں تک کہ کسی غیر کے وصل سے وہ لذت حاصل نہیں کرتے۔ وہ عاشقوں کے دلوں کی شیفتگی ہے۔ یہاں تک کہ اس کی محبت کے جنگلوں میں پڑ جاتے ہیں۔ اللہ عزوجل کے راستہ میں بجز توشۂ صدق کے سفر نہیں کر سکتے بغیر دلوں کی آزمائش کے اس کی حضوری حاصل نہیں ہو سکتی۔ آخرت میں نظیری شراب کی افطاری بغیر اس کے نہیں ہو سکتی کہ دنیا اور مافیہا سے روزہ رکھا جائے تیرے ترک وجود اس کا تجھے ایک نظر سے دیکھنا گراں نہیں ہے۔ تیرے موجودات سے نکل جانے پر اس کا ایک گوشہ چشم سے دیکھنا کچھ بہت نہیں ہے جبکہ نفوس بشری کدورتوں سے صاف ہو جاتے ہیں تو احکام کی تعمیل ہو جاتی ہے۔ اور جب عارف کی عقل کی نظر قوی ہوتی ہے تو اس کے دل پر خدائی انوار بلند ہوتے ہیں۔ اولیاء کرام سلطانی بارگاہ کے خواص ہیں۔ عارفان الٰہی شاہی مجلس کے ہم نشین ہیں۔ محبت کے شہد کی مٹھاس کا بلا بلا کے صبر کی تلخی کو قطع کر دیتا ہے۔

اے غلام! مردوں کی عقلوں کی آنکھیں دنیا کی طرف متوجہ نہیں ہوا کرتیں۔ اس کی چمکتی ہوئی بجلی کے دھوکہ سے وہ دھوکہ میں نہیں آتے بلکہ اس سے محبوب کی بات کو سمجھتے ہیں کہ دنیا کی زندگی کھیل کود کے سوا اور کچھ نہیں۔

اے غلام! لذات کے چومنے سے شیطان دلوں میں داخل ہوتا ہے اور شہوتوں کے راستوں سے سینوں تک پہنچ جاتا ہے۔ دنیا کی محبت کے دھوکہ سے دلوں میں آخرت کی دشمنی کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بیج بوتا ہے۔ پس ایسے شخص کے لیے خوشی ہو کہ جو عقل کی غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاتا ہے اور قرب مولیٰ کی طلب میں اس کا حال صاف ہو جاتا ہے۔ ایسے امر کی طرف نکلنے کی جلدی کی جس کے سوا چارہ نہیں پہلے جلد حساب لینے والے سے اپنے نفس کا حساب لیا۔ آخرت کی طرف جانے میں جدوجہد کی کیونکہ دنیا بڑھنے والوں کو میدان ہے۔ اعمال کامیاب ہونے والوں کی سبقت کی چادر ہیں۔ قیامت کے پل پر گزرگاہ ہے۔ قیامت مصیبت اور کڑوی چیز ہے۔

شیخ کے غصہ کی وجہ سے بلا کا نزول

خبر دی ہم کو شیخ ابوالقاسم بن شیخ ابوالقاسم احمد بن عبداللہ بن احمد بن علی قرشی ہاشمی بغدادی حرمی حنبلی نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن علی بن سلیمان بغدادی مشہور نانبائی نے بغداد میں ۶۳۸ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالقاسم عمر بن سعید بزار نے بغداد میں ۶۰۲ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ بقا بن بطو نہر ملکی رضی اللہ عنہ نے ایک شیخ اور اس کے ساتھ ایک جوان شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے۔ شیخ نے آپ سے عرض کیا کہ آپ اس کے لیے دعا مانگیں کہ یہ میرا فرزند ہے حالانکہ وہ اس کا بیٹا نہ تھا بلکہ وہ بدعادت پر تھا۔ تب شیخ خفا ہوئے اور فرمایا کہ میرے ساتھ تمہارا معاملہ یہاں تک پہنچ گیا۔ آپ اپنے گھر میں داخل ہو گئے تو اسی وقت بغداد کے اطراف میں آگ لگ گئی اور جب ایک جگہ بجھاتے تو دوسری جگہ لگ جاتی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے بغداد میں شیخ عبدالقادر کے غصہ کی وجہ سے بلا نازل ہوتے ہوئے دیکھی جس طرح کہ بادل کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ تب میں جلد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو غضب کی حالت پر پایا۔ میں آپ کے ایک جانب بیٹھ گیا۔ اور عرض کیا اے میرے سردار! لوگوں پر رحم کھائیں۔ وہ تو ہلاک ہو گئے یہاں تک کہ آپ کا غصہ فرو ہوا اور بلا کو میں نے دیکھا کہ جاتی رہی اور تمام آگ بجھ گئی۔

لوگوں کے دل میرے ہاتھ

اسی اسناد کے ساتھ شیخ عمر بزار سے منقول ہے کہ میں سیدی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کے دن بتاریخ ۱۵ جمادی الآخر ۵۵۶ھ مسجد جامع کی طرف گیا۔ آپ کو کسی نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سلام نہ کہا میں نے کہا یہ عجب ہے ہم تو ہر جمعہ جامع مسجد میں جاتے تھے۔ اور شیخ کے ساتھ اس قدر ہجوم ہوتا تھا کہ ہمارا پہنچنا مشکل سے ہوتا۔ میں نے یہ فقرہ ابھی پورا نہ کیا تھا کہ شیخ نے میری طرف دیکھ کر تبسم کیا اور لوگوں نے سلام کہنے کی جلدی کی۔ یہاں تک کہ مجھ میں اور آپ میں لوگ حائل ہو گئے۔ پھر میں نے دل میں کہا کہ وہ حال اس حال سے بہتر تھا۔ تب آپ نے میری طرف توجہ کی اور ہنس کر فرمایا کہ اے عمر! تمہیں نے یہ ارادہ کیا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اگر چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں اور چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کر دوں۔

فنا کی حقیقت

اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے فنا کے بارے میں۔ اللہ عزوجل کے حکم کی وجہ سے لوگوں اور اپنی خواہش سے فنا ہو جا۔ اور اپنے ارادہ سے خدا کے فعل کے ساتھ فنا ہو جا۔ پس اس وقت تجھ میں یہ صلاحیت ہو جائے گی کہ اللہ کے علم کے لیے تم برتن بن جاؤ گے اور مخلوق خدا سے تیرے فنا ہونے کی یہ علامت ہے کہ تو ان سے علیحدہ ہو جائے اور جو ان کے ہاتھ میں ہے۔ اس سے ناامید ہو جائے اور اس امر کی علامت کہ تو اپنے آپ اور اپنی خواہش سے فنا ہو گیا ہے۔ یہ ہے کہ حصول نفع اور دفع ضرر میں سب کے تعلق کو چھوڑ دے۔ پس تجھ میں تیرے ساتھ حرکت نہ ہو اور تیرا اعتماد تجھ پر نہ ہو۔ نہ اپنے سے کسی چیز کو دفع کرے نہ اپنے نفس کے لیے مدد طلب کرے بلکہ یہ ساری باتیں اسی کے سپرد کرے جس کو تو پہلے دوست رکھتا ہے پھر آخر تجھے وہ دوست بنائے گا اور تیرے اپنے ارادہ سے فنا ہونے کی علامت یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے سوا اور کسی کا ارادہ نہ کرے۔ بلکہ اس کا فعل تجھ میں ایسا جاری ہو کہ تیرے اعضا ساکن ہوں تیرے دل میں ایمان ہو۔ تیرا سینہ کشادہ ہو۔ تیرا باطن آباد ہو۔ اپنے خالق کے ہوتے ہوئے تمام اشیاء سے غنی ہو جائے۔ قدرت کا ہاتھ تجھے پلٹا دے۔ زبان ازل تجھے بلائے تجھے تعلیم دے اپنے نور سے تجھ کو لباس پہنائے تجھ کو اول مقتدمیں اہل علم کی منازل تک پہنچائے پھر تو ہمیشہ شکستہ دل بنا رہے۔ تجھ میں سوائے ارادہ اللہ سبحانہٗ کے اور کوئی ارادہ نہ ہو۔ اس وقت تمہاری طرف تکوین اور خرق عادت کی نسبت کی جائے گی۔ پس ظاہر تو تیرا فعل دیکھنے میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

آئے گا۔ حالانکہ وہ علم میں اللہ تعالیٰ عزوجل کا سچا فعل ہوگا۔ اب فنا حد اور جائے رو ہے۔ وہ یہ کہ صرف اللہ عزوجل باقی رہ جائے جیسا کہ پہلے مخلوق کے پیدا کرنے سے تھا۔ یہ حالت فنا ہے اور جب تو مخلوق سے مر جائے گا تو تجھے کہا جائے گا کہ خدا تجھ پر رحمت کرے اور تجھے تیری خواہش سے مار دے۔ تجھے کہا جائے گا خدا تجھ پر رحم کرے تیرے ارادہ اور آرزو سے مار دے۔ جب تو اپنے ارادہ سے مر جائے تو تجھ سے کہا جائے گا کہ خدا تجھ پر رحم کرے اور تجھے زندہ رکھے پھر تو اس وقت تو ایسی زندگی میں رہے گا کہ جس کے بعد موت نہ ہوگی۔ ایسا غنی ہوگا کہ اس کے بعد فقر نہ ہوگا۔ ایسا دیا جائے گا کہ جس کے بعد رکاوٹ نہ ہوگی۔ ایسا علم دیا جائے گا کہ جس کے بعد جہالت نہ ہوگی۔ ایسا امن دیا جائے گا کہ جس کے بعد خوف نہ ہوگا تو سعید ہوگا شقی نہ ہوگا۔ عزت یافتہ ہوگا۔ ذلیل نہ ہوگا قریب ہوگا بعید نہ ہوگا۔ بڑا ہوگا پھر حقیر نہ ہوگا۔ پاک ہوگا پھر میلا نہ ہوگا۔

اے شخص! اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہو گویا کہ مخلوق نہیں ہے اور مخلوق کے ساتھ رہو گویا کہ نفس نہیں ہے پھر جب تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو گویا کہ مخلوق نہ ہو تو اکیلا ہو گیا اور تمام سے فنا ہوگا جب تو مخلوق کے ساتھ ہوگا۔ گویا نفس نہ ہوگا تو عدل کرے گا اور باقی رکھے گا۔ سب کو اپنی خلوت کے دروازہ پر چھوڑ دے اور اکیلا داخل ہو۔ اپنے مونس کو اپنی خلوت میں دل کی آنکھ سے دیکھے گا اور موجودات کے سوا مشاہدہ کرے گا۔ نفس جاتا رہے گا۔ اس کی جگہ خدا کا امر اور قرب آ جائے گا۔ اس وقت تیرا جہل علم، تیرا بعد قرب، تیرا سکوت ذکر تیری وحشت انس ہو گا۔

اے شخص! یہاں پر سوا خلق اور خالق کے اور کچھ نہیں سو اگر تو خالق عزوجل کو اختیار کرے گا تو کہہ دے کہ وہ سب میرے دشمن ہیں مگر رب العالمین۔ پھر فرمایا کہ جس نے چکھا اسی نے اسی کو پہچانا آپ سے پوچھا گیا کہ جس پر صفرا کی تلخی غالب ہو وہ مزے کی شیرینی کیونکر پائے آپ نے فرمایا کہ اپنے دل سے شہوات کو عمداً فنا کر دے۔

اے شخص! جب مومن نیک عمل کرتا ہے تو اس کا نفس قلب بن جاتا ہے اور اس کا قلب سر بن جاتا ہے پھر سر بدل جاتا ہے پھر فنا ہو جاتا ہے۔ پھر فنا جاتا رہتا ہے تو وجود ہو جاتا ہے پھر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فرمایا کہ ہر دوست کو ہر دروازہ کی گنجائش نہیں ہے۔

اے شخص! مخلوق کا معدوم کر دینا اور تیری طبیعت کا ملائکہ کی طرف بدلنا فنا ہے پھر ملائکہ کی طبیعت سے فنا ہونا اور اوّل طریقہ کے ساتھ مل جانا اس وقت تیرا رب تجھ کو پلائے گا جو پلائے گا اور تجھ میں بوئے گا جو بوئے گا اگر وہ تیرا ارادہ ہے تو اسلام کو پھر تسلیم کر پھر اللہ عزوجل کے علم کو پھر اس کی معرفت کو پھر وجود کو اس کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ پھر جب تیرا وجود اس کے ساتھ ہو جائے تو تیرا سب وجود اسی کے لیے ہوگا۔ زہد ایک گھڑی کا تقویٰ دو گھڑیوں کی معرفت ہمیشہ کا عمل ہے۔

روشن نور

خبر دی ہم کو فقیہ ابو محمد عبدالرحمٰن بن احمد بن محمد قرشی مقدسی نے ۶۷۲ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو محمد مالک بن شیخ ابی عبدالملک ذیال نے ۶۳۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے ۶۲۳ھ میں کہا کہ میں شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں ۵۶۰ھ میں تھا۔ آپ اپنے گھر سے نکلے اور آپ کے ہاتھ میں عصا تھا۔ تب میرے دل میں یہ خطرہ ہوا کہ کاش شیخ اس عصا میں مجھ کو کرامت دکھائیں۔ آپ نے میری طرف ہنس کر دیکھا اور اس کو زمین میں گاڑ دیا۔ میں نے دیکھا تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک نور روشن ہے جو کہ آسمان کی طرف چڑھتا ہے۔ تمام خلد میں اس کے سبب روشنی ہوگئی۔ اسی طرح ایک گھنٹہ تک رہا پھر آپ نے اس کو پکڑ لیا تو وہ عصا ہوگیا۔ جیسا کہ پہلے تھا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ذیال! تم نے یہ چاہا تھا۔

خطبہ دلنواز

(اور فرمایا رضی اللہ عنہ) نے مومن کے دل میں پہلے حکم کا ستارہ چمکتا ہے پھر علم کا پھر معرفت کا آفتاب حکم کے ستارہ کی روشنی سے دنیا کی طرف دل کے چاند کی روشنی سے آخرت کی طرف معرفت کے آفتاب کی روشنی سے مولیٰ کی طرف دیکھتا ہے۔ نفس مطمئنہ ستارہ ہے۔ قلب سلیم چاند ہے۔ سر صافی آفتاب ہے۔ نفس کا مقام دروازہ ہے۔ قلب کا مقام دربار میں ہے سر کا مقام پردہ میں ہے کہ جو اللہ سبحانہٗ کے سامنے کھڑا ہے۔ وہ قلب کو سکھاتا ہے اور قلب نفس مطمئنہ کو نفس پھر زبان پر املا کرتا ہے۔ زبان مخلوق کو سناتی ہے نفس کا وجود تہمت کا محل ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قلب کا وجود شبہ کا مقام ہے۔ سر کی صفائی کے وقت عجائبات آتے ہیں جب تک کہ تو نفس کے ساتھ لیتا ہے حرام کھاتا ہے اور جب تک پھرنے والے دل کے ساتھ لیتا ہے۔ تو مشتبہ کھاتا ہے پھر جب تیرا سر صاف ہو جائے تو حلال مطلق کھائے گا۔ رضا بقضا دل کے قرب اور فضل کے گھر میں داخل ہونے فتح کے کھانے اور انس کی شراب کا سبب ہے۔ اسرار قوم زمین کے اونچے پہاڑ اور وجود کی میخیں ہیں۔ انس کا ہم نشین ایسی باتوں کے ساتھ ان سے سرگوشی کرتا ہے۔ نفوس میں مَنّ سے زیادہ شیریں ہے۔ آپ ان سے کہتے تھے کہ اس تنگی کے بعد فراخی ہوتی ہے اور اس تفریق کے بعد اجتماع ہوتا ہے۔ اس کروٹ کے بعد مٹھاس ہوتی ہے۔ اس ذلت کے بعد عزت ہوتی ہے۔ اس فنا کے بعد وجود ہوتا ہے۔ پس اس وقت اس مقام کا مالک قرب کے چہرہ کے سامنے ہوتا ہے اور مخلوق کے درمیان پردہ کر دیتا ہے حکم کو اور علم کو اس کے دل میں جمع کر دیتا ہے۔ قرب ایک نور ہے جو اس نے پیدا کیا ہے اور خرق عادت ہے قوم کے دل اللہ کے نور سے اس کے ماسوا کو دیکھتے ہیں۔ ان کو اس کی طرف دیکھنے کی جنت میں داخل کرتا ہے۔ پھر جب وہ موجودات کی طرف دیکھتے ہیں تو چلاتے ہیں کہ اے حیرانوں کی دلیل! ہم کو بتلا دے کہ تیری طرف آنے کا زیادہ قریب راستہ کون سا ہے؟ پھر وہ اس میں حیران ہوتے ہیں۔ کسی تسبیح خواں کی آواز کو نہیں سنتے۔ اس کے جہانوں کی طرف التفات نہیں کرتے۔ تب ان پر شفقت اور محبت کا ہاتھ آتا ہے پھر ان کے دلوں کے ہاتھوں سے پکڑ لیتا ہے۔ ان کو مہربانی کی گود انس کے پہلو قرب کی لذت میں رکھ دیتا ہے۔ ان سے سفر کے کپڑے اتار دیتا ہے۔ ان کو ان کی منزلوں میں اتارتا ہے اپنے حضور میں ان کو جگہ دیتا ہے۔ اس کے دل کے لیے دروازے بناتا ہے ہر ایک دروازہ میں سے اپنے ملک وغلبہ وجلال و جمال کو دیکھتا ہے۔ ان کے دل کے ارادہ کے فرودگاہ اور اس کے علم کے خزانے اور سر کی صورتیں ہیں۔ جوں جوں ان کے اسرار قلب کے گھر کے اطراف میں چکر لگاتے ہیں۔ علوم و اسرار اس میں گرتے ہیں۔ پھر وہ اس گھر کے جلیس بن جاتے ہیں۔ اور جو وہاں خزانے اور فائدے ہوتے دیکھ لیتے ہیں۔ ان کو ہر طرف سے فراخی آتی ہے۔ ان کے پر قوی ہو جاتے ہیں پھر وہ اس درگاہ کے خیموں کی طرف اڑ جاتے ہیں۔ اپنے ربّ کے پاس لوٹتے ہیں اگر وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

گرتے ہیں تو گھر کے صحن میں گرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے وہ دعا مانگتے ہوئے مقبول الدعاء محبوب مجذوب بن کر لوٹتے رہتے ہیں۔ قلب تو ربّ کے ساتھ اور سرّ سر کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب قلب کھل جاتا ہے تو سر کی آنکھ سے رب عزوجل کا جمال دیکھتا ہے۔ حجابوں کو قطع کر دیتا ہے۔

اے شخص! صدیقوں کے سینے میں رب العالمین کے اسرار کی قبریں ہیں۔ ان میں کے ستارے اور معارف کے آفتاب ہیں اور ان انوار سے فرشتے روشنی حاصل کرتے ہیں۔

مشرق سے مغرب تک کوئی حنفی ولی اللہ کے سوانہیں ہے

خبر دی ہم کو ابوالفضل منصور بن احمد بن ابی الفرج عراقی ددری نے ۶۷۵ھ میں کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ کمال الدین ابوالعباس احمد بن محمد بن سمدایہ صریفینی نے بغداد میں ۶۳۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالتقی محمد بن ازہر صریفینی نے کہا ٹھہرا میں ایک مدت تک کہ اللہ عزوجل سے اس امر کا سوال کرتا تھا کہ مجھے ایک مردان غیب میں سے دکھائے۔ تب میں نے خواب میں ایک رات دیکھا کہ امام احمد بن حنبل کی قبر کی زیارت کر رہا ہوں اور ان کی قبر کے پاس ایک شخص ہے۔ میرے دل میں یہ بات آئی کہ یہ مردان غیب میں سے ہے۔ پھر مجھے جاگ آ گئی اور امید ہوئی کہ میں ان کو بیداری میں دیکھوں گا۔ میں اسی وقت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے روضہ کی زیارت کو آیا تو میں نے اس وقت بعینہٖ وہی شخص ان کی قبر کے پاس دیکھا وہ جلد زیارت کر کے وہاں سے نکلا اور میں ان کے پیچھے ہولیا۔ یہاں تک کہ وہ دجلہ تک پہنچا پھر دجلہ کی دونوں طرفیں ان کی خاطر اس قدر مل گئیں کہ ایک مرد کے قدم کے برابر ہو گئیں۔ تب وہ اس طرف پار ہو گئے۔ میں نے ان کو قسم دلائی کہ آپ ٹھہریں اور مجھ سے بات کریں۔ تب وہ ٹھہر گئے میں نے ان سے کہا کہ آپ کا مذہب کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ حنفی مسلم ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ مجھے معلوم ہوا کہ وہ حنفی المذہب ہیں۔ پھر وہ چل دیئے میں نے دل میں کہا کہ میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کروں گا جو میں نے دیکھا ہے میں مدرسہ میں آیا اور آپ کے دروازہ پر کھڑا ہوا۔ آپ نے گھر سے مجھے پکار کر کہا اے محمد! مشرق سے مغرب تک کوئی حنفی ! ولی اللہ کے سوانہیں ہے اور میرے لیے دروازہ نہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کھولا۔

جلال شاہی کمال شاہی

اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے جو شخص کہ اپنے مولیٰ کے ساتھ صدق اور خیر خواہی کا معاملہ برتتا ہے تو وہ صبح وشام اس کے ماسویٰ سے وحشت زدہ رہتا ہے۔ اے قوم تم وہ دعویٰ نہ کرو جو کہ تم میں نہیں ہیں۔ توحید پر رہو شرک نہ کرو تقدیر کے تیروں کے نشانات بنو تم کو صرف ان کی خراش پہنچے گی نہ قتل جس شخص کی اللہ کے بارے میں ہلاکت ہو تو اللہ پر اس کا قائم مقام ہوگا اور جانو خدا تم پر رحم کرے گا اگر تم قضایائے الٰہی کے موافق ہو گے (تو بہتر) ورنہ میں تمہارے دانت توڑ دوں گا کیونکہ جب تک نفس صاف نہیں ہوتا نفس اصحاب کہف کے کتے کی طرح ہو جاتا ہے جو کہ دروازہ پر بیٹھا رہتا ہے اور پکارا جائے گا ''اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف جا''۔ پس اس وقت قلب درگاہ الٰہی کی طرف داخل ہوتا ہے اور رب تعالیٰ کے نظارہ کے لیے کعبہ بن جاتا ہے۔ جلال شاہی وکمال شاہی اس کے لیے ظاہر ہو جاتا ہے اور قرب کے خیمہ میں وطن بناتا ہے۔ بادشاہ کے پڑوس میں درخت گاڑتا ہے۔ اس کی نجابت ظاہر ہوتی ہے۔ اس کی ملاقات کے لیے نکلتی ہے۔ اس کا جھنڈا اس کو سپرد کیا جاتا ہے۔ اوپر کی جانب سے وہ آواز سنتا ہے۔ اے میرے بندے! تو میرے پاس رہو تو میرے لیے ہے اور میں تیرے لیے ہوں۔ پھر جب اس کی صحبت لمبی ہو جاتی ہے۔ تو وہ بادشاہ بھیدی اور رعایا پر اس کا خلیفہ۔ اس کے اسرار کا امین بن جاتا ہے۔ اس کو سمندر کی طرف بھیجتا ہے تاکہ ڈوبتوں کو باہر نکالے اور جنگل کی طرف بھیجتا ہے تاکہ بھولوں کو راستہ بتائے پھر اگر وہ مردہ پر گزرے تو اس کو زندہ کر دیتا ہے۔ یا گنہگار پر گزرے تو اس کو نصیحت پذیر کرتا ہے۔ بعید پر گزرے تو اس کو قریب بنا دیتا ہے۔ شقی پر گزرے تو اس کو سعید بنا دیتا ہے۔ ولی بدل کا غلام ہے اور بدل نبی کا غلام ہے اور نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے۔ ولایت کی مثل بادشاہ کے ہم کلام اور اس کے حضور کے بھیدی کی ہے۔ ہمیشہ اس کی صحبت میں رہتا ہے مگر جب کہ خلوت کو ان کی عروس کی چھپر کٹ اور رات کو ان کے بادشاہ کے تخت اور دن ان کو قرب بنا دیتا ہے اے میرے پیارے بیٹے! اپنی خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کر۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دست غوث الوریٰ کا کمال

خبر دی ہم کو ابوعبداللہ محمد بن خضری حسینی موصلی نے ۶۷۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے ۶۲۲ھ میں کہا کہ میں نے سیّدی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت تیرہ سال کی ہے اور آپ نے بہت سی کرامات دیکھی ہیں۔ منجملہ ان کے یہ کہ جب تمام اطبا کسی مریض کے علاج سے عاجز آتے تھے۔ تو وہ آپ کی خدمت میں لایا جاتا تھا۔ آپ اس کے لیے دعا مانگتے تھے اس پر ہاتھ پھیرتے تھے تو وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو جایا کرتا تھا۔ خدا کے حکم سے تندرست ہو جایا کرتا تھا اور ہمیشہ آپ کے پاس سے آ کر وہ جلد تندرست ہو جاتا تھا ایک دفعہ آپ کی خدمت میں سلطان مستنجد کا قریبی رشتہ دار لایا گیا جس کو استسقا کا مرض تھا۔ اس کو پیٹ کی بیماری تھی۔ (استسقا وغیرہ) تب آپ نے اس کے پیٹ پر ہاتھ مبارک پھیرا تو وہ خدا کے حکم سے لاغر پیٹ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ گویا کہ اس کو کوئی بیماری نہ تھی۔

بیماری سے نجات

اور آپ کی خدمت میں ابوالمعالی احمد مظفر بن یوسف بغدادی حنبلی آیا اور کہنے لگا کہ میرے بیٹے محمد کو پندرہ ماہ ہو گئے کہ بخار اس کو نہیں چھوڑتا بلکہ بڑھتا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور اس کے کان میں کہہ دو اے ام ملدم تم کو عبدالقادر کہتے ہیں کہ میرے بیٹے سے نکل کر حلۃ کی طرف چلا جا۔ ہم نے ابوالمعالی سے پوچھا تو انہوں نے کہا میں گیا اور جس طرح مجھے شیخ نے حکم دیا تھا ویسا کیا تو وہ اب تک پھر نہیں آیا اور کئی سال کے بعد ہم نے اس سے پوچھا تو کہا کہ اس دن کے بعد اس کے پاس پھر کبھی نہیں آیا اور یہ خبر آئی کہ حلہ کے لوگوں کو بہت بخار آتا ہے۔

کمزور اونٹنی کی تیز رفتاری

اور آپ کی خدمت میں ابوحفص عمر بن صالح حداوی اپنی اونٹنی لے کر آیا اور عرض کیا کہ میرا ارادہ حج کا ہے۔ اور یہ میری اونٹنی ہے کہ چل نہیں سکتی اور میرے پاس اور کوئی اونٹنی نہیں ہے۔ پس شیخ نے اس کو ایک ایڑی لگائی اور اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھا وہ کہتا تھا کہ پھر اس کا یہ حال تھا کہ تمام سواریوں سے آگے چلتی تھی اور پہلے اس سے سب سے پیچھے رہتی تھی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قمری کا خالق کی تسبیح پڑھنا

اور شیخ ابوالحسن علی بن احمد بن مذہب از جی بیمار ہو گئے تو شیخ نے ان کی عیادت کی۔ ان کے گھر میں ایک کبوتری اور ایک قمری تھی۔ تب انہوں نے آپ سے عرض کیا یا سیّدی یہ کبوتری چھ ماہ سے انڈے نہیں دیتی اور یہ قمری نو ماہ سے بولتی نہیں پھر شیخ رضی اللہ عنہ کبوتری کے پاس جا کر کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے کہ اپنے مالک کو نفع پہنچایا کر اور قمری کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا کہ اپنے خالق کی تسبیح پڑھا کر۔ وہ کہتے ہیں کہ قمری اسی وقت بولنے لگی۔ یہاں تک کہ بغداد کے لوگ اس کی آواز سن کر جمع ہونے لگے تا کہ اس کی بولی سنیں اور کبوتری انڈے دینے لگی اور اپنے مرنے کے وقت تک دیتی رہی اور مجھ سے ۵۶۰ھ میں فرمایا کہ اے خضر! تم شہر موصل کی طرف جاؤ کیونکہ تیری پیٹھ میں اولاد ہے کہ جس کو تو ظاہر کرے گا۔ پہلے ان سے ایک لڑکا ہو گا جس کا نام محمد ہو گا۔ اس کو ایک اندھا بغدادی قرآن مجید سات ماہ میں پڑھائے گا۔ اس کا نام علی ہے اور وہ سات سال کا ہو گا کہ قرآن مجید حفظ کرے گا اور تم ۹۴ سال اور ایک ماہ سات دن زندہ رہو گے اور شہر اربل میں فوت ہو گے تمہارے کان تمہاری آنکھیں تمہاری قوت سب کچھ صحیح اور تندرست رہے گا۔ ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ میرے دادا نے موصل میں سکونت اختیار کی اور میں شروع ماہ صفر ۶۰ھ میں پیدا ہوا۔ میرے لیے ایک نابینا حافظ کو لایا گیا جس نے مجھے قرآن سکھایا۔ جب میں چھ سال اور پانچ ماہ کا ہوا اور ابھی سات سال ختم نہ کئے تھے کہ قرآن کو حفظ کر لیا۔ میرے والد نے حافظ جی کا نام اور ان کے شہر کا نام دریافت کیا تو کہا کہ میرا نام علی ہے اور میرا شہر بغداد ہے۔ تب والد نے شیخ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ میرا والد اربل میں ماہ صفر ۶۲۵ھ میں فوت ہوا اور اس نے پورے ۹۴ سال اور ایک ماہ اور سات دن پورے کئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے حواس اور قوتیں ان کی وفات تک محفوظ رکھیں۔

معرفت کے درجات

اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے۔ معرفت کے تین درجے ہیں۔ پہلا تو صفات و نخوت کی معرفت ہے جن کے نام رسالہ کے ساتھ وارد ہوتے ہیں پھر ان کے شواہد صنعت میں ظاہر ہوتے ہیں اور عقل کی زندگی کی عمدہ رونق نور کی بصارت کے ساتھ ہے جو کہ سر وجود میں قائم دائم ہے۔ قلب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کے سرور کا دوام تعظیم اور حسن اعتبار کے درمیان اچھی نگاہ سے ہے اور یہ عام لوگوں کی معرفت ہے کہ یقین کی شرائط اس کے بغیر قائم نہیں ہوتیں۔ اس کے زمین رکن ہیں۔ اثبات صفت مع اپنے اسم کے بغیر تشبیہ کا بغیر تعطیل کے دور کرنا۔ اس کی حقیقت کے ادراک اور تاویل کی تلاش سے ناامید ہونا۔ دوم یہ کہ ذات کی معرفت ذات اور صفات میں تفریق کے ساتھ کرنے کے ساتھ ہو وہ علم جمع کے ساتھ ثابت رہتی ہے۔ میدان صفا میں صفا ہوتی ہے۔ بقا سے اس کا کمال ہوتا ہے۔ جمع کے چشمہ کو جھانکتی ہے۔ اس کے تین رکن ہیں۔ صفات کا شواہد پر بھیجنا اور وسائل کا مدارج پر بھیجنا۔ نشانات پر عبارت کا بھیجنا اور یہ معرفت کا خاصہ ہے کہ حقیقت کے کنارہ سے مانوس ہوتی ہے۔ سیوم وہ معرفت جو کہ محض تعریف میں مشہور ہے۔ اس تک استدلال سے نہیں پہنچا جاتا اور نہ اس پر کوئی گواہ دلالت کرتا ہے۔ نہ کوئی وسیلہ اس کا مستحق ہے۔ اس کے تین رکن ہیں۔ مشاہدہ قرب، علم پر چڑھنا، افق ازل سے جمع کا مطالعہ کرنا اور یہ معرفت خاص الخواص کی ہے۔ معرفت بطریق توحید تو عقلوں کے منازعات پر چڑھنا اور تعلق شواہد سے تجاوز کرنا ہے۔ وہ یہ کہ توحید پر کوئی دلیل شاہد نہ ہو اور توکل میں کوئی سبب ہو۔ پھر وہ حق کی سبقت کو اس کے حکم و علم سے دیکھنے والا ہو اور اشیاء کو ان کے موقع پر رکھے ان کو ان کی رسوم میں پوشیدہ رکھے۔ علم تحقیق سے صحیح ہو سکتا ہے عین شہود میں صاف ہوتا ہے۔ ارباب جمع کی توحید کی طرف جذب کرتا ہے یہ وہ توحید ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کے لیے مختص کیا ہے اور اپنی قدرت سے اس کو مستحق بناتا ہے۔ اس سے اپنے برگزیدہ گروہ کے لیے امراء کے انوار چمکائے ہیں اور اپنی تعریف سے ان کو گنہگار کر دیا ہے۔ ان کو اس کے پھیلانے سے عاجز کر دیا ہے اور اس کی طرف اشارہ کا قطب و سردار یہ ہے کہ حدوث کو ساقط کر دے اور قدم کو ثابت کرے علاوہ یہ کہ یہ اشارہ اس توحید میں ایک علت ہے کہ جس کی تحقیق بغیر اس کے ساقط کرنے کے صحیح نہیں ہوتی اور یہ توحید اس کے ماسویٰ ہے جس کی طرف موجود اشارہ کرتا ہے باقیت اس کو دیتا ہے یا اس کو کم کرتا ہے۔

یہ درجہ کسی بندہ کو صحیح نہیں ہوتا مگر اس وقت کہ وہ مردہ کی طرح ہو جائے جو کہ غسل دینے والے کے سامنے ہوتا ہے۔ اس پر اپنے رب عزوجل کی تدبیر کے تصرفات مجازی احکام قدر

میں توحید کے سمندروں کے بھنور میں اپنے نفس اور اس کے وجود کے پکارنے والے کی بات ماننے سے امر حق کے قیام کے لیے جو اس نے اس سے ارادہ کیا ہے۔ فنا کرنے کے ساتھ جاری ہوتے ہیں اور یہ اس طرح ہوتا ہے کہ بندہ کا آخر اس کے اول کی طرف رجوع کرتا ہے۔ پس وہ ایسے ہی ہو جاتا ہے جیسا کہ پہلے ہونے سے تھا اور اللہ عزوجل باقی رہ جاتا ہے جیسا کہ وہ ہمیشہ آپ کے علم کے ساتھ ہے کہ وہ کسی ذات کے مشابہ نہیں۔ نہ صفات کو نفی کرنے والا ہے۔ قلب کی استقامت تعطیل کو چھوڑنے اور تشبیہ کے انکار سے ہوتی ہے۔ اور یہی امر وجود کی حقیقت واجد کے لیے ہے اور معرفت بطریق اتصال یہ ہے کہ علت سے خلاصی پانا اور استدلال سے بے پروا ہونا مختلف اسرار کو دور کرنا عین الوجود کے سمندر میں غور وخوض کرنا ہے۔ اس سے نہ صفت نہ مقدار معلوم کی جاتی ہے اور معرفت بطریق احسن حشمت کا ہیبت کے ہوتے ہوتے دور کرنا اور قلب کا خطاب کی مٹھاس سے خوش ہونا محبوب کے مشاہدہ کے ساتھ ساتھ روح کا خوش ہونا اور محبوب سے اسرار کی باتیں بساط انوار پر قرب کی مجالس میں کرنا ہے۔ یہ بسیط شے کا امر ہے جیسا کہ ہیبت قبض سے اعلیٰ ہے۔ انس تو ہوشیاری ہے اور ہیبت غیبت ہے پس ہر انس کرنے والا ہوشیار ہے اور ہر ہیبت والا غائب ہے۔

پھر جب بندوں کو محبت کے گھونسلے میں ڈالا جاتا ہے تو گویا وہ جنت میں نور کی زبان سے مخاطب ہیں اور جب ان کو ہیبت کے سمندر میں ڈالا جاتا ہے تو گویا وہ جہنم میں آگ کی زبان سے مخاطب ہیں پھر وہ ہیبت اور اپنی تعظیم میں مخالفت کے مراتب کے موافق متفاوت ہیں۔ شوق میں اپنی مخالفت کے موافق انس میں متفرق ہیں۔

پھر ان پر ہیبت کی آندھیاں چلیں تو اڑتے ہیں اگر ان پر محبت کی ہوائیں چلیں تو زندہ رہتے ہیں۔ اب یہ عاشقوں کے دل ہیں اور یہ صدیقوں کے اسرار ہیں۔ اس کی محبت کی ہوا اور اس کے قدس کے باغ میں پھرتے رہتے ہیں۔ اپنی حالی زبانوں سے پکارتے ہیں۔

اور معرفت بطریق ولایت تو وہ حالت محبت میں حق کے مشاہدہ میں اس کی سیاست کی ولایت کی رعایت کے ساتھ فنا مجرد کا نام ہے۔ پھر اس پر مولیٰ کے انوار پے در پے آتے ہیں۔ جب یہ پے در پے آتے ہیں تو اس کو وہ دوست بناتا ہے۔ تو اس کو برگزیدہ کرتا ہے۔ جب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

برگزیدہ بناتا ہے تو اس کو صاف کر دیتا ہے اور جب اس کو صاف کر دیتا ہے تو اس سے سرگوشی کرتا ہے اور مجاہدہ میں اس کی روح اس کی مدد کرتی ہے اور تکلیف میں محبت اس کو لباس پہناتی ہے۔ پھر اس پر قرب کا دروازہ کھول دیتا ہے پھر اس کو مجالس فتح تک چڑھاتا ہے پھر اس کو توحید کی کرسی پر بٹھاتا ہے۔ پھر اس سے حجاب دور کر دیتا ہے پھر اس کے لیے جلال و عظمت کھول دیتا ہے۔ پھر وہ بغیر ہو کے باقی رہتا ہے۔ پس ولی زمین پر خدا کا پھول ہے جس کو صدیق لوگ سونگھتے ہیں پھر اس کی خوشبو ان کے دلوں کو پہنچتی ہے۔ تب وہ اپنے رب کے سوا مراتب کے موافق مشتاق ہوتے ہیں۔ سو اولیاء اللہ تعالیٰ کی عروس ہیں۔ ان کو سوا محرم کے اور کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ وہ پردہ غیرت میں اس کے پاس پردہ نشین ہیں۔ ان پر سوائے محبوب کے اور کوئی مطلع نہیں ہوتا اور معرفت بطریق تجرید تو وہ الٰہی شہود سے صفات حدوث کی کدورتوں کے دیکھنے سے تیری خودنمائی دور کرنے کے ساتھ دلوں کا مجرد ہوتا ہے۔ پس تیرے لیے اس کے ہوتے ہوئے کوئی دیکھنا نہیں رہتا۔ اس وقت میں ان کرامات کو دیکھے گا۔ جو وہاں پر ہیں اور ان باتوں کا مشاہدہ کرے گا کہ جو تیرے لیے غیبوں کی پوشیدہ چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اس کے تین ارکان ہیں کسب یقین کے کشف سے مجرد ہونا۔ علم کے دریافت کرنے سے جمع سے مجرد ہونا۔ شہود تجرید سے خالص مجرد ہونا اور وہ شہود شہود سے علیحدہ ہوتا ہے۔

معرفت بطریق تفرید یہ ہے کہ لفظ محدث کے اٹھا دینے سے قدیم سے مفرد بنایا۔ حقائق فردیہ کے موتیوں کو ثابت کرنا۔ حق کی طرف خالص اشارہ کرنا پھر حق کے ساتھ حق سے ہونا تب وہ فرد الفرد ہوگا جس کے تین رکن ہیں۔ تفرید قصد بطور پیاس کے پھر تفرید محبت بطور تلف کے پھر تفرید شہود بطور اتصال کے اور ان کے لیے تین اشارے ہیں۔ تفرید الاشارہ افتخار کے ساتھ۔ تفرید اشارہ سکون کے ساتھ۔ تفرید اشارہ قبض کے ساتھ۔ وہ بسط فی ہر کو رد کرتی ہے اور خالص قبض کو ہدایت حق کی طرف شامل ہوتی ہے۔

اور معرفت بطریق جمع و تفرقہ بھی ہوتی ہے۔ تفرقہ یہ ہے کہ اللہ کے اغیار کو دیکھے جمع یہ کہ اغیار کا شہود اللہ کے ساتھ ہو۔ جمع الجمع یہ کہ علیہ حقائق کے وقت بالکل ہلاکت کی طلب ہو۔ اس کے تین رکن ہیں۔ (۱) جمع علم وہ یہ کہ خالص علم لدنی میں شواہد کے علوم کو لاشے کر دینا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

(۲) جمع وجود یہ کہ عین وجود میں سچے طور پر نہایت اتصال کو لاشے کر دینا۔ (۳) جمع عین یہ کہ ان سب باتوں کو لاشے کر دینا۔ جن کو اشارہ ذات حق کی طرف شہود کے اچک لینے میں نقل کر کے اس طرف لے جائے کہ وجود شہود کے سچے طور پر محاصرہ کی تعریف کے سلطان حقیقت غالب ہو جائے اور وہ حضور قلب بیان کے سر میں ہے اور وصف مکاشفہ کے ساتھ یہ کہ حقائق آیات کا مقابلہ ہو بغیر اس کے کہ اس حال میں دلیل کے تامل کی حاجت ہو اور قانون محادثہ کے ساتھ یہ کہ اغیار کے ظاہر کرنے کے ساتھ نہ ہو بلکہ اس سے کلام بالا خبار ظاہر ہو۔ باتیں اصرار میں چھپ جائیں پس محاصرہ تو برہان کے ساتھ ہوتا ہے اور مکاشفہ حقائق جس کے ساتھ مشاہدہ انوار کے ساتھ اور باتیں اسرار میں ہوتی ہیں۔

معرفت بطریق بقایا ہے کہ ہر شے سے فنا ہو جائے یہاں تک کہ اللہ کے ساتھ ثابت رہے اور اللہ واحد قہار کے لیے ظاہر ہو پھر ان پر اللہ عزوجل کی طرف سے حقائق ظاہر ہوں پھر ان کو بوجہ حضور بقاء اللہ تعالیٰ ان کو اپنے بقاء کے دیکھنے سے فنا کر ان پر ہیبت وجلال کے سلطان کے حقائق ظاہر ہوں۔ تب وہ بقا کے دیکھنے سے علم فنا کے مشاہدہ کی وجہ سے فنا ہو جائیں پھر ان پر حقائق تحقیق ظاہر ہوں جہاں کہ حقائق تو موجود نہیں لیکن وہ حقائق ایسے ہیں کہ جنہوں نے علم کے دیکھنے کے آثار ان میں محو کر دیتے ہیں پھر فنا کے ساتھ فنا سے فنا ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ نہ فنا کو دیکھتے ہیں نہ بقا کو پھر اللہ تعالیٰ ان کی ایسی حفاظت کرتا ہے جس طرح کہ پیدا شدہ بچہ کی اور اس کے تین رکن ہیں۔ بقا معلوم بعد اس کے کہ علم عیناً ساقط ہو نہ علماً۔ بقاء مشہود بعد اس کے کہ شہود وجوداً ساقط ہو نہ لغتاً اور بقا اس چیز کی کہ ہمیشہ حق کے طور پر رہی ہو اس چیز کے ساقط کرنے سے کہ جو محو نہ تھی اور یہ بات کسی کو صحیح نہیں ہوتی مگر اس کے بعد کہ اپنے نفس کو مرغوبات متعلقات کے نزول سے فنا کر دے۔ عبودیت کے آداب کی ملازمت ہو۔ شریعت کے احکام کے قیام پر استقامت ہو پھر ہر جمع بغیر تفرقہ کے زندقہ ہے اور ہر تفرید بغیر جمع کے بیکار کر دینا ہے اور جس شخص کو گمنامی کا تیر نہ پہنچے تو اس کو یہ بقا میں رد کر دیں گی۔

جس شخص نے اس کے سر کا مشاہدہ کیا ہو کہ جس پر تغیر کا غلبہ نہ ہوا ہو اور اس کو نہ سمجھ نہ گھیرے تو اس نے بے شک صفت قدیمہ کا مشاہدہ کیا۔ ورنہ وہ وارد استدلال ہے نہ وارد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جلال۔ عارف کی صفات یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی واحدانیت اور کمالِ صفات کے ساتھ پہچانے۔ اس کے معاملے میں اس کی تصدیق کرے۔ اس کے احکام کی بجا آوری کے قیام پر ہیشگی کرنے سے بالکل اسی کا خالص بنا رہے۔ اغیار سے اجنبی ہو۔ اپنے نفس کی آفات سے بری ہو۔ اس کا دل بشریت کی کدورت سے بری ہو۔ اپنے سر کے ساتھ مخلوق کا دیکھنا چھوڑ دے۔

قطب کی تعریف

خبر دی ہم کو شیخ فقیہ ابوالحسن علی بن شیخ ابی العباس احمد بن المبارک بن اسباط بغدادی حرمی شافعی نے قاہرہ میں ۶۷۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوجعفر محمد بن شیخ ابی عبداللہ عمر بن محمد بن عبداللہ بن عمرویہ سہروردی صوفی نے بغداد میں ۶۴۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالعباس احمد بن یحییٰ بن برکت بغدادی بزار مشہور ابن ذیقی نے بغداد میں ۶۱۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالرضی محمد بن احمد بن داؤد بغدادی مودب حساب مشہور مفید نے بغداد میں ۵۷۱ھ میں کہا کہ میں اکثر ایسے شخص کی توقع کرتا تھا کہ اس سے قطب کی صفات دریافت کروں۔ تب میں اور شیخ ابوالخلیل احمد بن اسعد بن وہب بن علی مقری بغدادی پھر ہروی ۵۴۸ھ میں جامع مسجد رصافہ کی طرف گئے۔ اس میں ہم نے شیخ ابوسعد قیلوی اور شیخ ابوالحسن علی بن الہیتی رضی اللہ عنہما کو پایا میں نے شیخ ابوسعد سے اس کی بابت پوچھا تو فرمایا کہ قطب کی طرف اس امر کی ریاست اپنے وقت میں پہنچی ہے۔ اس کے پاس اس شان کی جلالت کے کجاوے اتارے جاتے ہیں۔ اسی کی طرف اس کے زمانہ میں اس موجودات کے رہنے والے اور اس کا امر سپرد کیا جاتا ہے۔ میں نے کہا کہ وہ اس وقت کون ہے؟ فرمایا کہ شیخ محی الدین عبدالقادر ہیں۔ تب مجھے تو صبر نہ ہو سکا۔ یہاں تک کہ ہم سب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس کی طرف حاضر ہونے کے لیے اٹھے۔ ہم میں سے کوئی نہ پہلے گیا نہ پیچھے رہا اور نہ کوئی جدا ہوا۔ ہم میں سے ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ آپ کی باتیں اس مطلب میں سنیں۔ تب ہم نے آپ کو پایا کہ آپ وعظ فرما رہے تھے اور جب ہم جا کر بیٹھ گئے تو آپ نے قطع کلام کر کے فرمایا کہ میں اس شخص کی تعریف کرتا ہوں جو کہ قطبیت کی صفت تک پہنچ گیا ہو۔ کوئی حقیقت میں ایسا راستہ نہیں کہ اس کے لیے اس میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

مضبوط ماخذ نہ ہو۔ ولایت میں کوئی ایسا مقام نہیں کہ اس کے لیے اس میں وطن ثابت نہ ہو۔ نہایت میں کوئی ایسا مقام نہیں کہ اس کا اس میں مضبوط قدم نہ ہو۔ مشاہدہ میں کوئی مرتبہ ایسا نہیں کہ اس میں اس لیے خوش گوار گھاٹ نہ ہو۔ حضوری میں حاضر ہونے کے لیے کوئی معراج کی سیڑھی ایسی نہیں کہ اس میں بلند سیر نہ ہو۔ ملک وملکوت میں کوئی ایسا امر نہیں کہ اس کو اس میں کشف خارق عادت نہ ہو عالم غیب وشہادت میں کوئی ایسا سر نہیں کہ اس کو اس میں مطالعہ نہ ہو۔ وجود کا کوئی ایسا مظہر نہیں کہ جس میں اس کی مشارکت نہ ہو۔ قوتوں کا کوئی ایسا فعل نہیں کہ اس میں اس کا دخل نہ ہو کوئی ایسا نور نہیں ہے کہ اس کو اس میں انگارہ نہ ہو۔ کسی بڑھنے والے کے لیے کوئی جائے روانگی نہیں کہ وہ اس کی غایت کو پکڑنے والا نہ ہو۔ کسی پہنچنے والے کی غایت ایسی نہیں کہ وہ اس کی غایت کا مالک نہ ہو۔ کوئی بزرگی ایسی نہیں کہ وہ اس کے لیے خطاب نہ کیا گیا ہو۔ کوئی مرتبہ ایسا نہیں کہ وہ اس کی طرف نہ کھینچا گیا ہو۔ کوئی ایسا سانس نہیں کہ جس میں محبوب نہ ہو۔ وہ عزت کے علم کا اٹھانے والا۔ قدرت کی تلوار کا میان سے نکالنے والا۔ وقت کی مسند کا حاکم، محبت کے لشکروں کا بادشاہ، تولیت کی تقرری وعزلی کا مالک ہے۔ اس کا ہم جلیس بد بخت نہیں ہوتا۔ اس کا شہود اس سے غائب نہیں ہوتا' اس سے اس کا حال نہیں چھپتا اس سے بڑھ کر کسی کا تیر گاہ نہیں۔ اس سے بڑھ کر کسی کی فرود گاہ نہیں کوئی وجود اس سے بڑھ کر پورا نہیں ہے۔ کوئی شہود اس سے بڑھ کر ظاہر نہیں شرع کی اتباع اس سے بڑھ کر نہیں مگر وہ ایسا وجود ہے کہ جدا ہے متصل ہے، مفصل ہے، ارضی ہے، سماوی ہے، قدسی ہے، غیبی ہے، واسطہ ہے، خالصہ ہے، آدمی ہے نافع ہے۔ اس کی ایک حد ہے جو کہ اس کی طرف منتہی ہے۔ وصف ہے جو کہ اس میں مختصر ہے۔ تکلف ہے جو کہ اس پر واجب ہے مگر وہ اپنے اتصال کی وجہ سے اپنے جمع کے وقت ازل کے نظاروں کے موقعوں میں ہیبت وانس کے تفرقہ کی آنکھ سے پوشیدہ ہے۔ وہ اپنے افضال کی وجہ سے تفرقہ کے وقت مشاہدات کی گھاٹیوں میں جلال کی زیادتی اور اجمال کے شوق کے درمیان صفات کی مخالفت کی وجہ سے باوجود مقام کے وصف کے لزوم اور لخت حال کے زوال کے ظاہر ہے۔ پس اس کے انفراد کا دربان اسرار کے ساتھ اس کے غلبہ ظہور پر اس کے امر کے حکم کے اقتران کے خفا میں آیات کے ساتھ پکارتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ورنہ بسط کے ساتھ کی کسی منزل میں این کے خیز میں قبض کی پکڑ سے اس کا ظہور نہ ہوسکتا تھا اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ملک وحکمت کے عالم میں عالم غیب وقدرت سے کوئی شے بغیر اس کے کہ حجاب کے چھلکے اور رمز کے اشارہ اور قید حصر میں ہو ظاہر نہیں ہوا کرتی۔ تو تمام موجودات اس امر کے عجائبات دیکھتے اور اگر یہ نہ ہوتا کہ اس کا اجمال اور تفصیل۔ اسی کا اوّل و آخر مصطفیٰ ﷺ کی قدرت کے حواشی میں چھپا ہوا ہے اور اس کی خالص شراب کی ملاوٹ اس کی رعایت کی ہواؤں کی تسنیم کے ساتھ ہے۔ اس کی آمدنی کا ماحصل اقبال وادبار وجمع وتفرقہ کے لحاظ سے اس کے امر کے قبضہ میں ہے تو البتہ قدر کا تیر حکم کی دیوار کو پھاڑ دیتا ہے اور اگر اس امر کے لیے جس کی طرف میں اشارہ کرتا ہوں زبان پیدا ہوتی تو تم البتہ سنتے اور عجائبات دیکھتے پھر آپ نے بغیر گانے اور الحان کے یہ شعر پڑھے ؎

ما فی الصبابة متهل مستعذب　　　الاولی فیه الا لذا الاطیب

عشق میں کوئی ایسا میٹھا چشمہ نہیں ہے کہ جس میں میرے لیے زیادہ لذیذ اور عمدہ نہ ہو۔

او فی الوصال مکانة و خصوصة　　　الا و منزلتی اعز و اقرب

یا وصال میں کوئی ایسا مکان مخصوص نہیں ہے کہ جس میں میری منزل زیادہ عزیز وزیادہ قریب نہ ہو۔

و هبت لی الایام رونق صفوها　　　فحلت منا هلها اوطاب المشرب

زمانہ نے مجھ کو اپنی صفائی کی رونق دی ہے۔ پس اس کے چشمے میٹھے ہیں۔ اس کا گھاٹ عمدہ ہے۔

وعدوت مخطو بالکل کریمة　　　لا یهتدی فیها اللبیب و یخطب

میں ہر ایک بزرگی کے لیے خطاب کیا گیا ہوں کہ جس میں دانا ہدایت نہیں پاتا اور نہ خطاب کیا جاتا ہے۔

انا من الرجال لا یخان جلیسهم　　　ریب الزمان ولا یری مایرهب

میں ان مردوں میں سے ہوں کہ جن کا ہم نشین زمانہ کی تکالیف سے نہیں ڈرتا اور وہ چیز نہیں دیکھتا جو اس کو ڈرائے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

قوم لهم في كل مجد رتبة   علوية و بكل جيش مركب

ایک وہ قوم ہے کہ جس کے لیے ہر شرافت میں رتبہ بلند ہے اور ہر لشکر میں اس کے سوار ہیں۔

انا بلبل الافراح املى روحها   طرب و في العلياء باز اشهب

میں خوشیوں کی بلبل ہوں کہ ان کے درخت پر خوشی سے بولتی ہوں اور بلندی میں سفید باز ہوں۔

اضحت جيوش الحب تحت مشيئتي   طوعا و مهما رميته لا يغرب

میری مشیت کے تحت صحبت کے لشکر خوشی سے ہیں اور جب میں قصد کرتا ہوں تو وہ غائب نہیں ہوتے۔

اصبحت لا املا ولا امنية   ارجو ولا موعودة اترقب

میں صبح کرتا ہوں تو نہ کوئی امید ہوتی ہے نہ آرزو کہ جس میں امید رکھوں نہ کوئی وعدہ ہوتا ہے کہ جس کا میں انتظار کروں۔

ما زلت ارتع في ميادين الرضا   حتى وهبت مكانة لا ترهب

میں ہمیشہ رضا کے میدانوں میں چڑھتا رہتا ہوں یہاں تک کہ مجھ کو ایسا مرتبہ دیا گیا ہے جو کسی کو نہیں دیا گیا۔

اضحى الزمان كحلة مرقومة   تزهو نحن لها الطراز المذهب

زمانہ ایسے حلہ کی طرح ہے کہ جو منقش اور بارونق ہے لیکن ہم اس پر سنہری حاشیہ ہیں۔

افلت شموس الاولين و شمسنا   ابد اعلى فلك العلى لا تغرب

پہلے لوگوں کے آفتاب تو غروب ہو گئے ہیں لیکن ہمارا آفتاب بلندی کے آسمان پر جو کبھی غروب نہیں ہوگا۔

پھر فرمایا کہ تم جانور بولتے ہیں لیکن کچھ کرتے نہیں لیکن باز کرتا ہے اور بولتا نہیں اس لیے بادشاہوں کے ہاتھ اس کی چوکھٹ ہیں۔ تب شیخ ابوالمظفر منصور بن مبارک واعظ مشہور جرادہ کھڑے ہو کر یہ شعر پڑھنے لگے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بك الشهور تهنا و المواقيت يامن بالفاظه تغلو اليواقيت

اے وہ (شیخ) کہ جس کے الفاظ سے موتی گراں ہوتے ہیں۔ آپ سے ہی مہینے اور وقت خوش ہوتے ہیں۔

الباز انت فان تفخر فلا عجب وسائر الناس فی عینی فواخیت

آپ باز ہیں اگر فخر کریں تو عجب نہیں اور تمام لوگ میری آنکھ میں فاختہ ہیں۔

اشم قد میك الصدق مجتهدا لانه قدم فی فعله الصیت

میں آپ کے دونوں قدموں سے کوشش سے سچ سونگھتا ہوں کیونکہ وہ قدم ہے جس کی نعل میں آواز ہے۔

تب شیخ ابن الہیتی کھڑے ہو گئے اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے قدم چومے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس مجلس کو اپنے پاس لکھ لیا اور جو کچھ اس میں ہوا تھا اس کو لکھ لیا۔ ابن الابیقی کہتے ہیں کہ میں شیخ ابوخلیل ہروی کی خدمت میں آیا اور اس کی بابت پوچھا تو انہوں نے مجھ کو ایسا ہی بتلایا۔

ارشادات غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

(اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے) شہود میں کہ بے شک اللہ عزوجل کسی بندہ پر دو صفتوں میں اور ایک صفت میں دو بندوں کے لیے جب تک کہ خیر باقی نہ ہو۔ وقت موجود ہو۔ جمع ملحوظ ہو، طبع مالوف ہو، حد قائم ہو، ظاہر نہیں ہوتا اور نہ کبھی ہوتا ہے اور ہر بندے کی ایک حد ہے۔ ہر حد کا ایک وصف ہے۔ ہر وصف کا ایک طور ہے ہر طور کی تجلی ہے۔ ہر تجلی کا مرتبہ ہے۔ ہر مرتبہ کا سرّ ہے اور ہر سرّ کا معراج ہے۔ ہر معراج کی غایت ہے۔ ہر غایت کی اللہ عزوجل کے سامنے ایک مستقر اور اس کے علم سے امانت سپرد شدہ ہے۔ جب بندہ اپنی حد میں ہو یا اس سے ورے۔ پس اس کا شہود انتہا کے ساتھ مقید اور پردہ کا ملازم ہے کیونکہ وہ شاہد کی حیثیت سے ہے۔ یہ وہ مقام ہے کہ صفت قدیم کے ظہور کا جواز اس کے مخالف کی مثال میں ہے کیونکہ خیر کی حد وسعت کا محل درود ہے اور ادکی وسعت حد کی بہتری ہے۔ حد وجود مطلق کی گنجائش نہیں رکھتی اور نہ وسعت اس کی حقیقت کو اٹھاتی ہے کہ جس پر اس کی قوت کا قرار ہے۔ جب بندہ اس کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حد سے باہر ہوتا ہے تو اس کا شہود وجود کلی کے وصف میں جو کہ بذاتہ قائم ہے۔ مطلق ہوتا ہے کیونکہ وہ شہود کی حیثیت سے ہے اور یہ وصف ہے کہ جس کے لیے کوئی مثال قائم نہیں اور اس کے ساتھ کوئی قوت سوا اس کے ثابت نہیں رہتی اور اپنی حقیقت کے سوا اور کسی میں ظاہر نہیں ہوتی۔ جب شہود شہود ہوتا ہے تو ضرور ہے کہ اس کے معانی میں سے کوئی معنےٰ اس کی جہت میں کہ وہ اس کے وجود سے قائم ہے مخفی ہو اور شہود مطلق اسی وقت صحیح ہوتا ہے جب کہ شہود اپنے شہود سے مجرد ہے۔ اور مرکبات و مولفات سے علیحدہ ہو جائے کیونکہ مرکب میں ایسی مخالفت ہے جو کہ اقتباس کی موجب ہے ہر دو مولف میں مغائرت ہے جو کہ اشتباہ کی موجب ہے۔ خالص توحید اور جمع الجمع میں ایک صفت کے ساتھ اس کے قیام کے وقت ظاہر شہود و باطن متحد ہو جاتے ہیں۔

حالات و معاملات کا سلب ہونا (دو عجیب واقعات)

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن یحیٰی بن ابی القاسم ازجی نے ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ ابو صالح نصر نے بغداد میں ۶۲۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے والد عبدالرزاق اور میرے چچا عبدالوہاب نے ۵۹۱ھ میں اور خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن عبداللہ ابہری پھر بغدادی نے ۶۲۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں نے (ایک) شیخ ابوطاہر خلیل بن شیخ ابی العباس احمد صرصری اور (دوم) شیخ ابوالحسن بن سلیمان نانبائی نے بغداد میں ۶۳۱ھ میں کہا صرصری نے خبر دی ہم کو میرے باپ رحمۃ اللہ علیہ نے اور کہا نانبائی نے خبر دی ہم کو عمران کیمانی اور بزاز نے ۵۹۲ھ میں اور خبر دی ہم کو ابو محمد رجب الداری نے ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں شیخ ابوالحسن موزہ فروش اور شیخ ابوالبدر بن سعید نے بغداد میں کہا ۶۱۷ھ میں ان دونوں نے خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابوالسعود حریمی مشہور مدلل نے ۵۸۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن علی بن نجیم حورانی نے ۶۷۴ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن علی بن ادریس یعقوبی نے وہاں پر ۶۵۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو ابو محمد سالم بن علی دمیاطی صوفی نے ۶۷۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو امام شہاب الدین ابو حفص بن محمد سہروردی نے بغداد میں ۶۲۵ھ میں کہا کہ شیخ عباد اور شیخ ابوبکر حمامی رحمہما اللہ تعالیٰ نے ہر دو عمدہ حالات والے تھے اور شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ ابوبکر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سے فرماتے تھے کہ اے ابوبکر! شریعت محمدیہ مطہریہ مجھ سے تیرا گلہ کرتی ہے۔ آپ ان کوئی امور سے منع کرتے تھے لیکن وہ باز نہ آتے تھے۔ اور شیخ رضی اللہ عنہ جامع رصافہ کی طرف گئے اور ان کو وہاں پایا تو اپنا ہاتھ ان کے سینہ پر پھیرا اور فرمایا کہ نکل اے ابوبکر اور بغداد سے نکل جا۔ تب ان کے سارے حالات و معاملات جاتے رہے۔ ان کے مقامات ان سے پوشیدہ ہو گئے۔ وہ مقام فرق کی طرف نکل گیا۔ اس کا یہ حال ہو گیا کہ جب بغداد کی طرف آتا اور قصد کرتا کہ اس میں داخل ہو تو منہ کے بل گر پڑتا اور اگر کوئی اس کو اٹھاتا کہ اس کو داخل کرے تو دونوں گر جاتے۔ اس کی ماں روتی ہوئی شیخ کی خدمت میں آئی اور اپنا شوق فرزند کی طرف ظاہر کیا اور شکایت کی کہ میں وہاں جانے سے عاجز ہوں۔ آپ نے سر نیچے کیا اور فرمایا کہ ہم نے اس کو اجازت دی کہ فرق سے بغداد کی طرف زمین کے نیچے سے اور تجھ سے تیرے گھر کے کنوئیں میں سے ہو کر بات کرے۔ کہتے ہیں کہ وہ ہر ہفتہ ایک دفعہ اپنی ماں کے گھر میں زمین کے نیچے سے آتے اور اس سے ملتے۔

شیخ ابوبکر حمامی سے اللہ و رسول راضی

اور شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ نے شیخ قضب البان کو شیخ رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تا کہ اس کی سفارش آپ کے پاس کرے۔ تب شیخ نے اس کے بارے میں نیک وعدہ فرمایا۔ مظفر جمال اور ابوبکر رحمہا اللہ میں محبت تھی۔ مظفر نے خواب میں رب العزت تبارک و تعالیٰ کو دیکھا اور اس سے کہا اے میرے بندے! کسی چیز کی خواہش کر انہوں نے کہا اے میرے ربّ! میرے بھائی ابوبکر کا حال درست کر دے کہا کہ تیرے لیے یہ بات دنیا و آخرت کے والی عبدالقادر کے پاس ہے اس کی طرف جا اور اس سے کہہ دے کہ تجھ کو تیرا رب کہتا ہے کہ بوجہ اس حکم کے کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ لوگوں پر بلا نازل کروں پھر تو ان کے بارہ میں شفاعت کرے اور میں تجھ کو شفیع بناؤں اور اس امر کی وجہ سے کہ جو تو نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا کہ اس مومن پر میں رحم کروں کہ جس نے مجھے دیکھا ہے۔ سو میں نے وہ کیا اور بے شک ابوبکر سے میں راضی ہو گیا ہوں۔ اب تم بھی راضی ہو جاؤ اور ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں کہ اے مظفر! جا اور میرے نائب اور وارث زمین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے کہہ دو کہ تیرے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

فرماتے ہیں کہ ابوبکر کے حال کو پھر درست کر دو کیونکہ میری شریعت کی وجہ سے ناراض ہوا اور اب میں نے اس کو معاف کر دیا۔ جب مظفر اس حال سے افاقہ میں ہوا تو خوشی خوشی ابوبکر کی طرف گیا تاکہ اس کو خوشخبری سنائے۔ اس کو اس سارے واقع کی اطلاع ہو گئی تھی حالانکہ حال کے گم ہونے کے بعد اب تک اس کا کوئی حال معلوم نہ ہوتا تھا۔ تب وہ راستہ کے وسط میں مل پڑے اور دونوں مل کر شیخ عبدالقادر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے مظفر! اپنا پیغام پہنچا دے۔ انہوں نے واقعہ کا سارا حال بیان کیا مگر کچھ اس میں سے بھول گئے۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے وہ بھولا ہوا یاد دلایا پھر ابوبکر سے اس امر کی توبہ کر لی۔ جس کو وہ برا سمجھتے تھے اور ان کو اپنے سینہ سے لگا لیا تو انہوں نے اسی وقت تمام گم شدہ حال مع زیارت کے پا لیا۔

کہتے ہیں کہ مظفر اپنے تمام واقعہ کا ذکر کیا کرتے تھے ہم نے ابوبکر سے پوچھا کہ تم اپنی والدہ کے پاس کس طرح آیا کرتے تھے۔ اس نے کہا جب میں ماں کی زیارت کا ارادہ کرتا تھا۔ تو مجھ کو کوئی اٹھا لے جاتا تھا اور زمین کے نیچے اترتا جاتا تھا یہاں تک کہ کنوئیں میں پہنچ جایا کرتا تھا۔ اور اپنی ماں سے وہیں ملا کرتا تھا۔ پھر میں وہاں سے اٹھایا جاتا تھا اور اپنے جس مکان سے گیا ہوتا وہیں مجھے پہنچایا جاتا تھا۔

یہ سب کہتے ہیں کہ عباد نے ایک دفعہ کہا کہ میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد زندہ رہوں گا اور ان کے حال کا وارث بنوں گا۔ تب شیخ نے اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا اور فرمایا کہ اے عباد! میں تجھ میں اور تیرے غرور میں تیر پھینکوں گا اور اپنے ہجر کے گھوڑوں کو چھوڑوں گا کہ تیری صفائی کی چراگاہ جولانی کریں۔ آپ نے اپنے ہاتھ کو اس کے ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ یہاں تک کہ اس کے تمام حال کو سلب کر دیا اور اس کے تمام معاملات جاتے رہے۔ وہ اس حال پر ایک مدت تک رہا۔

شیخ جمال بدوی ایک رات اپنی خلوت میں تھے کہ اتفاقاً ایک شخص ان کے پاس آیا ان کو ہلایا ان کا جبہ ان سے اتارا گیا ان کو ایک نور معلوم ہوا جو لطیف اور بہت سفید ہے۔ وہ سنتا اور دیکھتا اور سمجھتا ہے ان کو عالم ملکوت کی طرف اٹھا کر لے گیا۔ ان کو ایک ایسی مجلس میں لے گیا کہ جس میں مشائخ کی ایک جماعت تھی۔ بعض ان میں سے وہ تھے کہ جن کو وہ پہچانتے تھے اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بعض کو نہ پہچانتے تھے۔ تب ان پر ہوا چلی جس نے ان کو بے ہوش کر دیا پھر سب کہنے لگے کہ یہ خوشبو شیخ عبدالقادر کے مقام کی ہے۔ ان کے کان میں یہ بات ڈالی گئی کہ یہ ایک ایسا علم ہے کہ جو محجوب وصف کے ساتھ نہیں پایا جاتا اور یہ ایک ایسا وصف ہے کہ علم غائب سے اس کی تعریف نہیں کی جاتی۔ اس میں بولنے والے نے یہ کہا کہ اے ربّ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ بھائی عباد درست ہو جائے۔ تب اس کے کان میں یہ بات ڈالی گئی کہ اس پر اس کا حال وہی لوٹائے گا کہ جس نے اس سے چلنا ہے۔ پھر جمیل اپنے انسانی حال میں آ گئے اور شیخ کی خدمت میں آئے۔ آپ نے اس سے کہا کہ اے جمیل تم نے عباد کے بارے میں سوال کیا تھا۔ اس نے کہا ہاں فرمایا کہ اس کو میرے پاس لاؤ جب وہ حاضر ہوا تو آپ نے اس سے کہا کہ تم کسی حاجی کے ساتھ اس کے نگہبان بن کر جاؤ۔ اس نے کہا کہ بہت اچھا اور یہ وقت تھا کہ جس سے عراقی قافلہ بغداد سے روانہ ہونے والا تھا۔ تب وہ ان کے ساتھ چلا۔ اس میں ایک درخت دیکھا تو اس سے اس کو وجد ہو گیا اور چلایا اور سماع میں چکر لگایا۔ یہاں تک کہ وجد میں اپنے وجود سے غائب ہو گیا۔ اس کے نتھنے پھول گئے۔ ان سے خون نکلنے لگا۔ یہاں تک کہ اس کے قدموں تک بہ نکلا۔ پھر اس کو ہوش آ گیا اور اس کا سارا حال اس کی طرف لوٹ آیا اور اس کے ساتھ اور بھی۔

شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے اس وقت شیخ جمیل سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے عباد پر اس کے حال کو لوٹا دیا اور اس کے ساتھ اور بھی اتنا دیا۔ میں نے اللہ کی قسم کھالی تھی کہ وہ اس کا حال نہ لوٹائے یہاں تک کہ وہ ہجر کے خون میں غوطہ لگائے اور آج اس نے اس میں غوطہ لگایا۔

کہتے ہیں کہ عباد حاجیوں تک ساتھ قید تک گیا۔ عرب کے لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور عباد جب کسی کام کا ارادہ کرتا تھا تو چلاتا تھا۔ اس کے چلانے سے جس کام کا ارادہ کرتا تھا وہ ہو جایا کرتا تھا۔ وہ اس لیے چلایا کہ عرب کو شکست ہو جائے لیکن اس کی چیخ اس پر لوٹ پڑی اور اسی جگہ فوت ہو گئے۔ اس کی موت قید کے حجاج میں مشہور ہو گئی اور وہیں دفن کیے گئے اور شیخ رضی اللہ عنہ نے اس کی موت کی خبر جمیل کو اسی دن دے دی۔ کہتے ہیں کہ جب شیخ جمیل اس قصہ کو بیان کرتے تھے اور جو کچھ انہوں نے واقعہ میں دیکھا اور سنا تھا۔ اس کا ذکر کرتے تو اسی نور کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بارے میں کہ اس میں ان سے ظاہر ہوا تھا۔ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

صفتی ووحدتنی انت واحدنی وان تعددت فیمن اکثر العدوا

تو نے مجھے صاف کیا اور اکیلا بنا دیا تو مجھے اکیلا بنانے والا ہے اگرچہ تو متعدد ہے ان میں جن کے اکثر عدد ہیں۔

لك اصطفیت لمعنی فیك اعرفه و ان عرفت عرفت الواحد الصمدا

میں تیرے لیے ایسے معنے کے لیے صاف ہوا ہوں کہ جس کو میں پہچانتا ہوں اور اگر میں پہچانوں تو ایک صمد کو پہچانتا ہوں۔

فانت مشکوہ نور فی غیاهبه و کوکب فی دیا جی الغرقد وقدا

تو نور کا طاق ہے اپنی اندھیریوں میں اور ستارہ ہے جو کہ عزت کی اندھیریوں میں روشن ہوتا ہے۔

فاستو قفی الرکب رکب الحب انهم تحت الواء الذی بالملك قدعقدا

پس محبت کے قافلہ کو ٹھہرا دے کیونکہ وہ اس جھنڈے کے نیچے ہیں کہ بادشاہ کے لیے قائم ہوا ہے۔

وعاهدینی ان لا تهجری وصلی حتی برینی بکل الکل منفردا

تو مجھ سے عہد کر کہ میرے وصل کو نہ چھوڑے گی۔ یہاں تک کہ تو مجھ کو سب کے ساتھ اکیلا دیکھے گی۔

تشعشی فی الریاض القدس وابتهجی من بعد عزمدی الاحیان والامدا

قدس کے باغوں میں چمک اور بارونق ہو۔ عزت کے بعد وقتوں اور مدتوں کی غایت تک۔

کہتے ہیں کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ ان دونوں واقعات کے بعد کہا کرتے تھے کہ مجھ سے میرے حال میں دو شخصوں نے جھگڑا کیا تو اللہ عزوجل کے سامنے ان کی گردنیں ماری گئیں۔

ہم کو ان تمام فصول کی جو کہ شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے کلام میں سے ہیں۔ دو شیخوں نے خبر

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

دی ہے (ایک تو) فقیہ عالم عابد جمال الدین ابوعبداللہ محمد بن عبدالکریم بن علی بن جعفر بن جرادہ قرشی نے اور (دوم) بڑے شیخ ابومحمد حسن بن ابی القاسم احمد بن محمد بن ابی القاسم دلف بن احمد بن محمد بغدادی حریمی مشہور ابن قوقاء نے میں نے ان دونوں سے یہ واقعات پڑھے ہیں۔ قرشی کہتے ہیں کہ ہم کو خبر دی شیخ ابوالعباس احمد بن ابی الفتح مغرج بن علی بن عبدالعزیز بن مغرج بن سلمہ دمشقی نے اپنی کتاب میں جو میری طرف دمشق سے بھیجی تھی۔ ۶۴۸ھ میں اور کہا ابن قوقا نے خبر دی ہم کو شیخ شریف ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن احمد بن ہبۃ اللہ بن عبدالقادر بن حسین خطیب مشہور ابن منصوری نے' ان دونوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ الاسلام مفتی انام محی الدین ابومحمد عبدالقادر بن ابی صالح جیلی رضی اللہ عنہ نے بطور اجازت کے۔

آپ کے طریقہ کا ذکر

خبر دی ہم کو ابوالفتح محمد بن محمد بن علی ہلالی ازجی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد علی بن ادریس یعقوبی نے کہا کہ میرے سردار شیخ ابوالحسن علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ سے ایسے وقت میں کہ میں سنتا تھا یہ سوال کیا گیا کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا طریقہ کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کا طریق حول وقوت سے بیزاری کے ساتھ تفویض وموافقت تھا۔ اور عبودیت میں حضوری کے ساتھ مقام عبودیت میں قائم سرّ سے تجرید توحید وتوحید تفرید تھا۔ نہ شے کے ساتھ اور نہ شے کے لیے۔ ان کی عبودیت صحیح تھی۔ کمال ربوبیت کی آنکھ سے مدد یافتہ تھی۔ پس وہ ایسے عبد تھے کہ تفرقہ کی مصاحبت سے بلند تھے۔ (مطالعہ جمع تک پہنچے ہوئے تھے) احکام شریعت کے لزوم کے ساتھ۔

خبر دی ہم کو ابومحمد عبدالغالب ابن عبدالباقی بن عبدالصمد قرشی موصلی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالمفاخر عدی نے کہا میں نے ابوالبرکات بن صخر سے کہا وہ کہتے تھے کہ میرے چچا شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اور میں سنتا تھا کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا طریق کیا تھا فرمایا کہ قلب وروح کی موافقت کے ساتھ مجاری اقدار کے ساتھ لاغری۔ باطن وظاہر کا اتحاد اور صفات نفس سے باوجود اس کے کہ نفع وضرر قرب وبعد سے غیبت ہو نکل جانا۔

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابی بکر ابہری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوطاہر خلیلی بن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

احمد صرصری نے کہا کہ میں نے سنا شیخ برگزیدہ بقا بن بطو رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا طریق وقول وفعل میں اتحاد نفس وقلب میں اتحاد اخلاص وتسلیم کا معانقہ۔ کتاب وسنت میں ہر خطرہ لحظہ ونفس ووارد وحال میں مضبوطی اللہ عزوجل کے ساتھ ہر ایک ایسے معاملہ پر جو کہ بڑے بڑے ثابت قدموں کے نزدیک قرار یافتہ ہے۔ ثابت رہنا کہا اور میں نے سنا شیخ برگزیدہ ابوسعید قیلوی رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی قوت اللہ سے محبت اور اللہ میں اور اللہ کے ساتھ تھی۔ اس وقت کے سامنے بڑے بڑے سرداروں (مشائخ) کی قوت ضعیف تھی۔ اپنے مضبوط طریق کی وجہ سے جس کو انقطاع نہ تھا۔ بہت سے متقدمین میں سے بڑھے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑے مقام عزیز تک بوجہ ان کی دقت نظر کے حقیقت میں بلند کیا تھا۔

خبر دی ہم کو شیخ ابوعبداللہ محمد بن کامل بن ابی المعالی حسینی نیسانی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف نجم الدین ابوالعباس احمد بن شیخ برگزیدہ ابوالحسن علی بطائحی رفاعی نے کہا میں نے اپنے چچا شیخ ابوالفرج عبدالرحیم سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں بغداد میں آیا اور شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو میں نے آپ کے حال اور فراغت قلب وخلوت سرّ کا وہ حال دیکھا جس نے میری عقل گم کر دی۔

پھر جب میں ام عبیدہ کی طرف آیا تو میں نے اپنے ماموں شیخ احمد رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا۔ تو کہا اے فرزند شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی قوت کے برابر اور جس پر وہ ہیں یہاں تک وہ پہنچے ہیں کون ہوسکتا ہے۔

خبر دی ہم کو فقیہ صالح ابومحمد حسن بن قاضی ابی عمران موسیٰ بن احمد قرشی صوفی نے شیخ عارف ابوالحسن قرشی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ ایک شخص سے کہتے تھے کہ اگر تو شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تو ایسے مرد کو دیکھتے کہ جس کی قوت اپنے طریق میں جو کہ اپنے رب عزوجل کی طرف ہے تمام اہل طریقت کی قوتوں سے شدت ولزوم میں بڑی ہوئی تھی۔

آپ کا طریق وصف وحکم وحال میں توحید تھا اور ان کی تحقیق ظاہر وباطن میں شرع ہے۔ ان کا وصف قلب فارغ وہستی غائب ایسے باطن کے ساتھ کہ جس کو شکوک جذب نہیں کر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سکتے۔ ایسے سر کے ساتھ کہ جس سے اغیار جھگڑتے نہیں۔ ایسے قلب کے ساتھ کہ جس کو التفات متفرق نہیں کر سکتی پھر ملکوت اکبر کو اپنے پیچھے چھوڑ دیا تھا اور ملک اعظم کو اپنے قدم کے نیچے رکھا تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھنا

خبر دی ہم کو شیخ ابو عبداللہ محمد بن احمد بن منظور کنانی نے کہا کہ میں نے شیخ عارف ابو عبداللہ محمد بن ابی الفتح ہروی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے سیّدی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ کی چالیس سال تک کی خدمت کی سو اس مدت میں آپ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے اور جب آپ بے وضو ہوتے تھے اسی وقت وضو کر لیتے تھے اور دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتے تھے۔

آپ کا یہ حال تھا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر اپنی خلوت میں داخل ہوتے آپ کے ساتھ اور کوئی داخل نہ ہوتا تھا اور حجرہ میں سے سوا طلوع فجر کے نہ نکلتے تھے۔ میں آپ کی خدمت میں چند راتیں سویا۔ آپ کا یہ حال تھا کہ پہلی رات کچھ نفل پڑھتے پھر ذکر کرتے یہاں تک کہ پہلا ثلث حصہ گزر جاتا تو آپ یہ کہتے۔ **المحیط الرب الشہید الحسیب الفعال الخالق الباری المصور** (احاطہ کرنے والا رب گواہ کافی حساب لینے والا کار کرنے والا، خالق پیدا کرنے والا، تصویر بنانے والا)

خلوت نشینی

پھر کبھی آپ کا جسم لاغر ہو جاتا اور کبھی بڑا ہو جاتا۔ کبھی ہوا میں بلند اڑ جاتے۔ یہاں تک کہ میری نگاہ سے غائب ہو جاتے۔ پھر اپنے قدموں پر کھڑے ہوتے اور قرآن شریف پڑھتے۔ یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا اور سجدے بڑے لمبے کرتے تھے۔ اپنے چہرہ کو زمین سے ملاتے پھر مراقبہ میں مشاہدہ میں طلوع فجر کے قریب تک متوجہ ہو کر بیٹھے رہتے۔ پھر دعا مانگتے عاجزی اور نیاز میں لگے رہے اور آپ کو ایک ایسا نور ڈھانکتا تھا کہ عنقریب آنکھوں کو اچک لے جائے۔ یہاں تک کہ آپ نظر سے غائب ہو جاتے اور میں ان کے پاس یہ آواز سنتا تھا۔ سلامٌ علیکم اور آپ اس کا جواب دیتے یہاں تک کہ صبح نماز کی طرف نکلتے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پچیس سال تک آپ جنگل میں رہے

خبر دی ہم کو ابو محمد رجب بن ابی المنصور رداری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو بکر محمد بن عمر نخال مقری نے کہا میں نے شیخ برگزیدہ ابو السعود احمد بن ابی بکر حریمی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں عراق کے جنگلوں میں پچیس سال تک تنہا پھرتا رہا۔ نہ میں مخلوق کو پہچانتا تھا اور نہ وہ مجھے پہچانتے تھے۔ میرے پاس رجال الغیب اور جن آیا کرتے تھے۔ میں ان کو اللہ عزوجل کا طریق پڑھایا کرتا تھا اور خضر علیہ السلام نے میرے عراق کے شروع داخل ہونے میں میری ملاقات کی تھی۔ پہلے اس سے میں ان کو پہچانتا نہ تھا۔ مجھ سے انہوں نے شرط کی تھی کہ میں ان کی مخالفت نہ کروں گا۔ مجھ سے انہوں نے کہا کہ آپ یہاں بیٹھ رہیں۔ میں اس مقام میں جہاں اس نے بٹھایا تھا تین سال تک بیٹھا رہا۔ وہ ہر سال میرے پاس آتے اور کہتے کہ یہیں بیٹھے رہو۔ یہاں تک کہ میں آپ کے پاس آؤں اور دنیا اور اس کی خوبصورتیاں میرے پاس عجیب شکلوں میں آتیں لیکن مجھ کو میرا پروردگار اس کی طرف توجہ کرنے سے بچاتا۔ شیطان لوگ میرے پاس مختلف ڈراؤنی شکلوں میں آتے تھے اور مجھ سے لڑتے تھے لیکن خدا تعالیٰ مجھے ان پر قوت دیتا تھا میرا نفس میرے سامنے ایک صورت میں ظاہر ہوتا تھا۔ کبھی میرے سامنے عاجزی کرتا کہ جو آپ کی مرضی ہو وہی کروں گا اور کبھی مجھ سے لڑتا تو خدا تعالیٰ مجھے اس پر فتح دیتا۔

آپ کے مجاہدہ کا حال

میرا نفس شروع حال میں مجاہدہ کا کوئی طریقہ اختیار کرتا تو اس کو لازم کر لیتا اور اس کو گلے سے لگاتا میں اس کو ہاتھ سے جذب کر لیتا۔ مدتوں مدائن کے خرابات میں رہا اور اپنے نفس کو مجاہدات کے طریق پر لگائے رکھا۔ سال تک تو گری پڑی چیزیں کھایا کرتا اور پانی نہ پیتا اور ایک سال پانی نہ پیتا اور گری پڑی چیزیں نہ کھاتا۔ ایک سال تک نہ کھاتا نہ پیتا اور نہ سوتا۔ ایک رات محل کسریٰ میں بڑی سردی میں سو گیا اور مجھے احتلام ہو گیا پھر میں کھڑا ہوا اور نہر کے کنارے گیا اور غسل کیا پھر سویا پھر احتلام ہو گیا۔ پھر میں نے غسل کیا۔ اس طرح چالیس مرتبہ ہوا یعنی چالیس مرتبہ سویا اور چالیس مرتبہ احتلام ہوا اور چالیس مرتبہ غسل کیا پھر میں نیند کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خوف سے محل پر چڑھ گیا۔

آپ کو لوگ دیوانہ کہتے

میں کرخ کے میدان میں برسوں رہا ہوں۔ اس میں سوا برری (بوٹی) کے میری اور کوئی غذا نہ ہوتی تھی۔ مجھ کو ہر سال ایک شخص صوف کا جبہ لا کر دیتا تھا جس کو میں پہنا کرتا تھا میں ہزار فن میں داخل ہوا۔ یہاں تک کہ تمہاری دنیا سے میں نے راحت پائی اور مجھے کوئی پہچانتا نہ تھا مگر یہ کہ مجھ کو گونگا بے وقوف دیوانہ کہتے تھے۔

میں کانٹوں وغیرہ میں ننگے پاؤں پھرا کرتا تھا۔ مجھے کوئی شے خوفناک ایسی نہ ملی کہ جس میں میں نہ چلا ہوں۔

نفس مجھ پر اپنے ارادہ میں غالب نہیں ہوا۔ نہ کبھی دنیا کی زینت نے مجھ کو عجب میں ڈالا۔ میں نے آپ سے کہا' اور نہ لڑکپن میں۔ فرمایا کہ نہ لڑکپن میں۔

شیطان سے مقابلہ

خبر دی ہم کو ابوالعفاف موسیٰ بن شیخ ابی المعالی عثمان بن موسیٰ بقاعی نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف ابو محمد عثمان صریفینی نے صریفین میں کہا کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ میں رات دن جنگل میں رہا کرتا تھا اور بغداد کی طرف نہیں آتا تھا شیطان میرے پاس صفیں باندھ کر پیدل سوار آیا کرتے تھے۔ ان پر طرح طرح کے ہتھیار ہوتے تھے۔ بڑی بڑی شکلیں ہوتی تھیں۔ مجھ سے لڑتے تھے اور مجھ کو آگ کا شہاب مارا کرتے تھے۔ سو میں اپنے دل میں ایسی ثابت قدمی پایا کرتا تھا جس کی تعبیر نہیں ہو سکتی اور اپنے باطن سے یہ آواز سنتا تھا جو مجھے کہتی تھی کہ اے عبدالقادر! تو ان کی طرف کھڑا ہو جا کیونکہ ہم نے تم کو ثابت قدم بنایا ہے اور تم کو مدد دی ہے پھر میں ان کے پیچھے دوڑتا تو وہ سب میرے دائیں بائیں بھاگ جاتے اور جہاں سے آتے تھے وہیں چلے جاتے تھے۔

ان میں سے شیطان اکیلا میرے پاس آتا اور مجھے کہتا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ ورنہ تمہارے ساتھ ایسا ایسا کروں گا۔ مجھے بہت ہی ڈراتا تھا تب میں اس کو ایک طمانچہ مارتا تو وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مجھ سے بھاگ جاتا پھر میں ''لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم'' پڑھتا تو وہ جل جاتا جس کو میں دیکھ لیتا۔

ایک دفعہ میرے پاس بری شکل میں آیا اور اس کی بدبو تھی اور کہنے لگا کہ میں ابلیس ہوں تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں کہ تمہاری خدمت کروں کیونکہ تم نے مجھے اور میرے پیروؤں کو تھکا دیا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ چلا جا اس نے انکار کیا۔ تب اس کے پاس اوپر سے ایک ہاتھ آیا اور اس کے دماغ پر مارا پھر وہ زمین میں غوطہ مار گیا۔ پھر دوبارہ میرے پاس آیا اور اس کے ہاتھ میں آگ کا شہاب تھا۔ مجھ سے لڑتا تھا تب میرے پاس ایک مرد آیا جس کا منہ بندھا ہوا تھا۔ سفید گھوڑے پر سوار تھا۔ مجھے اس نے تلوار دی تب ابلیس الٹے پاؤں بھاگا۔ پھر میں نے اس کو تیسری دفعہ دیکھا کہ وہ مجھ سے دور ہی ہے۔ اور رو رہا ہے۔ مٹی اپنے سر پر ڈال رہا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اے عبدالقادر! بے شک تم سے ناامید ہو گیا ہوں۔ میں نے کہا دور رہو ملعون، کیونکہ میں ہمیشہ تم سے ڈرتا ہوں۔ اس نے کہا یہ بات مجھ پر اور بھی بہت سخت ہے اور پھر اس نے میرے گرد اگرد بہت سے جال پھندے حیلے ظاہر کیے میں نے کہا یہ کیا ہے۔ اس نے کہا کہ یہ دنیا کے جال ہیں جن سے ہم تم جیسوں کا شکار کیا کرتے ہیں۔ تب میں نے ایک سال تک ان کے بارے میں توجہ کی۔ یہاں تک کہ وہ سب کے سب ٹوٹ گئے۔ پھر بہت سے اسباب قریب ہر طرف سے ظاہر ہوئے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے۔ تو مجھ سے کہا گیا کہ یہ مخلوق کے اسباب ہیں جو کہ آپ سے ملے ہوئے ہیں پھر میں ان کے معاملہ میں اور سال تک متوجہ رہا۔ یہاں تک کہ وہ سب کے سب ٹوٹ گئے ہیں۔ میں ان سے علیحدہ ہو گیا۔

باطن سے آگہی

پھر میرے باطن کا حال مجھ پر ظاہر کیا گیا تو میں نے اپنے قلب کو بہت سے تعلقات سے وابستہ پایا۔ میں نے کہا یہ کیا ہے۔ تو مجھ سے کہا گیا کہ یہ تمہارے ارادے اور اختیارات ہیں۔ تب میں اس کے معاملہ میں ایک اور سال تک متوجہ رہا یہاں تک کہ وہ سب منقطع ہو گئے۔ اور ان سے میرا دل خالص بن گیا۔ پھر میرے نفس کا حال مجھ پر ظاہر کر دیا گیا۔ میں نے

دیکھا کہ اس کی بیماریاں باقی ہیں اور اس کی خواہشیں زندہ ہیں۔ اس کا شیطان سرکش ہے پھر میں اس کے معاملہ میں اور ایک سال تک متوجہ رہا تب نفس کی بیماریاں اچھی ہو گئیں اور خواہش مرگئی۔ شیطان مسلمان ہو گیا۔ تمام امر اللہ کے لیے ہو گیا اور میں اکیلا باقی رہ گیا اور تمام وجود میرے پیچھے رہا حالانکہ میں ابھی مطلوب تک نہیں پہنچا تھا۔ پھر میں توکل کے دروازے تک کھینچا گیا تا کہ اس سے اپنے مطلوب تک جاؤں۔ ناگاہ دیکھا کہ اس کے پاس زحمت ہے۔ میں اس سے گزر گیا پھر میں باب تسلیم تک کھینچا گیا تا کہ اس سے اپنے مطلوب تک پہنچوں دیکھا تو اس کے پاس زحمت بھی ہے۔ وہاں سے بھی گزر گیا پھر میں باب قرب تک کھینچا گیا تا کہ اس سے مطلوب تک پہنچوں تو اس کے پاس بھی زحمت تھی۔ وہاں سے بھی گزر گیا پھر میں باب فقر تک کھینچا گیا۔ دیکھا تو وہ خالی ہے۔ اس سے میں داخل ہوا تو اس میں دیکھا کہ جوں جوں میں اس کو چھوڑتا ہوں میرے لیے بڑا خزانہ اس سے کھلتا ہے۔ اس میں مجھے بڑی عزت اور دائمی غنا خالص حریت دی گئی ہے۔ بقایا مٹ گئے۔ صفات منسوخ ہو گئے۔ وجود ثانی آ گیا۔

حالات پر غالب

خبر دی ہم کو ابو حفص عمر بن محمد بن مزاحم وینسری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشوا ابو عبد الرحیم نصیبنی نے نصیبن میں کہا کہ میں نے سنا شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود بزار سے وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ وہ میری شروع سیاست کے دنوں میں مجھ پر حالات آتے رہتے ہیں اور میں ان سے لڑا کرتا تھا اور ان پر غالب آتا تھا پھر ان میں اپنے وجود سے غائب ہو جاتا تھا اور صبح ہوتی تھی تو مجھے معلوم نہ ہوتا تھا مجھے اس سے ہوش آتا تھا تو میں اپنے آپ کو اس مکان میں دور پاتا تھا جس میں میں پہلے ہوتا تھا۔

ایک دفعہ بغداد کے جنگل میں مجھ پر حالت طاری ہوئی اور ایک گھنٹہ تک یہ حالت رہی۔ مجھے کچھ معلوم نہ تھا پھر مجھے ہوش آ گیا تو میں شر شستر میں تھا۔ اس میں اور بغداد میں ۱۲ دن کا راستہ تھا۔ تب میں اپنے امر میں متفکر ہوا اتنے میں ایک عورت مجھ سے کہنے لگی کہ تم شیخ عبد القادر ہو کر اس سے تعجب کرتے ہو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میں گدا ہوں اپنے کریم کا

خبر دی ہم کو شریف ابوعبداللہ محمد بن خضر بن عبداللہ حسینی موصلی نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہا کہ میں نے سیّدی محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی تیرہ سال تک خدمت کی ہے۔ میں نے اس مدت میں نہ آپ کو ناک صاف کرتے دیکھا نہ تھوکتے۔ نہ آپ پر مکھی بیٹھتی اور نہ کبھی کسی بڑے امیر کے لیے آپ کھڑے ہوئے اور نہ کسی بادشاہ کے دروازے پر گئے۔ نہ اس کے فرش پر بیٹھے نہ اس کا کبھی کھانا کھایا مگر ایک دفعہ آپ بادشاہوں اور ان جیسوں کے فرش پر بیٹھنے کو ان عذابوں میں سے سمجھتے تھے کہ جو جلد آنے والے ہوں۔

بلکہ جب آپ کی خدمت میں خلیفہ یا وزیر اور کوئی بڑا آدمی آتا اور آپ بیٹھے ہوئے ہوتے تو اٹھ جاتے اور اپنے گھر میں داخل ہو جاتے پھر جب وہ آپ کے پیچھے ہوتا تو آپ گھر سے نکلتے تاکہ ان کے لیے کھڑا نہ ہونا پڑے۔ ان سے سخت کلامی سے پیش آتے۔ اور ان کو بہت سی نصیحتیں کرتے۔ وہ آپ کے ہاتھ چومتے آپ کے سامنے نہایت تواضع و انکساری سے بیٹھتے اور جب آپ خلیفہ کے نام کچھ لکھتے تو یہ لکھتے تم کو عبدالقادر یہ لکھتا ہے اور یہ حکم دیتا ہے۔ ان کا حکم تم میں جاری ہے۔ اس کی اطاعت تم پر واجب ہے۔ تمہارے لیے وہ پیشوا ہے اور تم پر وہ حجت ہے۔ جب خلیفہ آپ کی تحریر پر مطلع ہوتا تو اس کو چومتا اور کہتا کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا۔

بیل کا گفتگو کرنا اور سچ کی برکت

خبر دی ہم کو شیخ انام عالم نجم الدین نے کہا خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ شیخ الشیوخ شمس الدین ابوعبداللہ محمد مقدسی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ شریف ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن منصوری نے کہا میں نے سنا شیخ پیشوا ابوعبداللہ محمد بن قائد اوانی سے وہ کہتے تھے کہ میں شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ ایک سائل نے آپ سے پوچھا کہ آپ کا امر کس پر مبنی ہے۔ فرمایا صدق پر میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ جب میں مکتب میں تھا۔ پھر شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب میں اپنے شہر میں بچہ تھا۔ ایک دن عرفہ کے دن جنگل میں نکل کر گیا اور کھیت کے بیل کے پیچھے ہولیا۔ اس نے میری طرف دیکھا اور مجھ سے کہا اے عبدالقادر! تم اس لیے نہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پیدا ہوئے اور نہ اس کام کو حکم ہوا ہے۔ تب میں ڈر کر اپنے گھر کی طرف واپس آ گیا اور گھر کی چھت پر چڑھ گیا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ لوگ عرفات کے میدان میں کھڑے ہیں۔ میں اپنی ماں کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ مجھ کو اللہ کے لیے بخش دو اور حکم دو کہ میں بغداد جاؤں۔ وہاں علم حاصل کروں اور صالحین کی زیارت کروں۔ اس نے مجھ سے اس کا سبب پوچھا تو میں نے اپنا حال سنایا۔ وہ یہ سن کر رو پڑیں اور میرے پاس اسّی (۸۰) دینار لائیں۔ جو میرے والد چھوڑ کر فوت ہوئے تھے۔ والدہ نے چالیس دینار تو میرے بھائی کے لیے رکھے اور چالیس دینار میری گودڑی میں بغل کے نیچے سی دیئے اور مجھ کو جانے کی اجازت دی۔ مجھ سے اس بات کا عہد لیا کہ ہر حال میں سچ بولوں اور رخصت کرنے کے لیے باہر تک نکلیں اور کہنے لگیں اے فرزند! اب تم جاؤ اور اللہ عزوجل کے لیے تم سے علیحدہ ہوتی ہوں۔ اب یہ چہرہ قیامت تک نہ دیکھوں گی۔ تب میں چھوٹے سے قافلہ کے ساتھ جو کہ بغداد کو جانے والا تھا، روانہ ہوا۔ جب ہم ہمدان سے نکلے اور زمین ترتنک میں پہنچے تو جنگل میں سے ہم پر ساٹھ سوار (ڈاکو) نکل پڑے۔ انہوں نے قافلہ کو پکڑ لیا۔ مجھ سے کہا اے فقیر تمہارے پاس کیا ہے۔ میں نے کہا چالیس دینار اس نے کہا کہاں ہیں۔ میں نے کہا میری گدڑی میں بغل کے نیچے سلے ہوئے ہیں۔ اس نے یہ سمجھا کہ یہ مجھ سے ہنسی کرتا ہے۔ وہ مجھے چھوڑ کر چل دیا۔

ایک اور شخص میرے پاس آیا۔ اس نے بھی مجھ سے پہلے کی طرح پوچھا۔ میں نے پھر وہی جواب دیا جو پہلے کو دیا تھا۔ وہ بھی مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ وہ دونوں اپنے سردار کے پاس گئے اور جو مجھ سے سنا تھا۔ وہ اس کو جا کر کہہ دیا۔ اس نے کہا کہ اس کو میرے پاس بلا لاؤ۔ مجھ کو اس کے پاس لے گئے۔ دیکھا کہ وہ لوگ ٹیلے پر بیٹھے ہوئے قافلہ کا مال تقسیم کر رہے ہیں۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تمہارے پاس کیا ہے۔ میں نے کہا چالیس دینار۔ کہا کہاں ہیں؟ میں نے کہا میری گودڑی میں میری بغل کے نیچے سلے ہوئے ہیں۔ تب اس نے میری گودڑی کے پھاڑنے کا حکم دیا تو اس میں سے چالیس دینار پائے۔ پھر اس نے کہا کہ تم کو اقرار کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا۔ میں نے کہا میری ماں نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ سچ بولنا۔ اس لیے میں اس کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خیانت نہیں کرتا۔

اس وقت وہ سردار رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم اپنی ماں کے عہد کی خیانت نہیں کرتے اور مجھ کو اتنے سال ہوئے کہ ربّ کی خیانت کرتا ہوں پھر اس نے میری ہاتھ پر توبہ کی اس کے ساتھیوں نے کہا تم ہمارے لوٹ مار میں سردار تھے۔ اب تم توبہ میں ہمارے سردار ہو۔ ان سب نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ اور قافلہ کا سارا مال جو لیا تھا ان کو واپس کر دیا۔ اور سب سے پہلے میرے ہاتھ پر تائب ہوئے۔

سانپ کا آپ سے ہم کلام ہونا

خبر دی ہم کو ابومحمد الحسن جس کا دادا ابن قوقا مشہور تھا۔ وہ کہتا ہے خبر دی ہم کو شیخ امام ابوہریرہ محمد بن لیث مشہور ابن الوسطانی نے کہا کہ میں نے شیخ فقیہ ابوالفضل احمد بن صالح بن شافع جیلی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدرسہ نظامیہ میں تھا۔ ان کے پاس فقہا اور فقراء جمع تھے۔ قضاء وقدر میں ان سے کلام کر رہے تھے وہ آپ سے کلام کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک بڑا سانپ چھت پر سے آپ کی گود میں آ پڑا۔ تب سب حاضرین بھاگ گئے اور آپ کے سوا اور کوئی نہ رہا۔ وہ آپ کے کپڑوں کے نیچے داخل ہوا اور آپ کے جسم پر گزرا آپ کی گردن سے نکل آیا اور گردن پر لپٹ گیا۔ باوجود اس کے آپ نے اپنا کلام قطع نہ کیا۔ اور نہ اپنے جلسہ سے اٹھے پھر وہ زمین کی طرف اترا اور آپ کے سامنے دم پر کھڑا ہو گیا۔ بولا اور آپ سے کلام کیا۔ آپ نے بھی اس سے کلام کیا جس کو ہم میں سے کوئی نہ سمجھا پھر وہ چل دیا اور لوگ آپ کی خدمت میں آئے۔ انہوں نے آپ سے پوچھا کہ اس نے آپ سے کیا کہا اور آپ نے اس کو کہا؟ آپ نے فرمایا کہ اس نے مجھ سے کہا کہ میں نے بہت سے اولیاء اللہ کو آزمایا ہے مگر آپ جیسا ثابت قدم کسی کو نہیں دیکھا۔ میں نے کہا تم ایسے وقت مجھ پر گرے کہ میں قضا وقدر میں کلام کر رہا تھا[1]۔ سو میں نے ارادہ کیا کہ میرا فعل میرے قول کے مخالف نہ ہو۔

آپ ظاہر و باطن میں ثابت قدم

خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن علی بن ازدمر محمدی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ محی الدین ابوعبداللہ محمد

---

[1] اور تو ایک کیڑا ہی ہے جس کو قضا حرکت دیتی ہے اور قدر ساکن ہوتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بن علی توحیدی نے کہا خبر دی ہم کو میرے ماموں ابو صالح نصر اللہ نے کہا میں نے اپنے والد ابو عبد الرزاق سے وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے والد شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ایک رات جامع منصور میں نماز پڑھتا تھا ستونوں پر میں نے کسی شے کی حرکت کی آواز سنی۔ پھر ایک بڑا سانپ آیا اور اس نے اپنا منہ مقام سجدہ میں کھولا جب میں نے سجدہ کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھ سے اس کو ہٹا دیا اور سجدہ کیا اور جب میں التحیات کے لیے بیٹھا تو وہ میری ران پر چلا۔ میری گردن پر چڑھ گیا اس کو لپٹ گیا جب میں نے سلام پھیرا تو اس کو نہ دیکھا۔ اگلے دن میں جامع مسجد سے باہر میدان میں گیا تو ایک شخص کو دیکھا جس کی آنکھیں بلی اور دراز قامت تھا تب میں نے جان لیا کہ یہ جنّ ہے۔ اس نے مجھ سے کہا وہی جن ہوں کہ جس کو آپ نے کل رات دیکھا تھا۔ میں نے بہت سے اولیاء اللہ کو اس طرح آزمایا ہے۔ جس طرح آپ کو آزمایا مگر آپ کی طرح ان میں سے کوئی ثابت قدم نہیں رہا۔ بعض ان میں وہ تھے کہ ظاہر و باطن سے گھبرا گئے۔ بعض وہ تھے کہ ان کے دل میں اضطراب ہوا اور ظاہر میں ثابت رہے۔ بعض وہ تھے کہ ظاہر میں مضطرب ہوئے اور باطن میں ثابت رہے لیکن میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ ظاہر و باطن میں نہیں گھبرائے۔ مجھ سے اس نے سوال کیا آپ مجھے اپنے ہاتھ پر توبہ کرائیں۔ میں نے اس سے توبہ لی۔

یہ مرنے والا ہے

خبر دی ہم کو ابو المعالی عبد الرحیم بن منظفر قریشی نے کہا خبر دی ہم کو حافظ ابو عبد اللہ محمد بن النجار بغدادی نے کہا کہ لکھا میری طرف عبد اللہ بن حسین نے اور میں نے اس کو اس کے خط سے نقل کیا کہ فرمایا یعنی شیخ محی الدین عبد القادر جیلی رضی اللہ عنہ نے کہ جب کوئی میرا لڑکا پیدا ہوتا تھا تو اس کو میں اپنے ہاتھ پر رکھتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ مرنے والا ہے۔ اس کو اپنے دل سے نکال دیتا تھا۔ جب وہ مر جاتا تو میرے دل میں اس کی موت کچھ اثر نہیں کرتی تھی کیونکہ میں نے اس کو پیدا ہوتے ہی دل سے نکال دیا تھا۔ اس نے کہا کہ آپ کی اولاد لڑکے اور لڑکی مجلس کی رات میں فوت ہوتے تھے مگر آپ مجلس کو قطع نہ کرتے تھے۔ کرسی پر بیٹھ جاتے۔ لوگوں کو وعظ کرتے تھے۔ غسال میت کو غسل دیتا اور جب غسل سے فارغ ہوتے تو اس کو مجلس میں لاتے پھر شیخ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رضی اللہ عنہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھتے۔

موسم سرما اور پسینہ

اور اسی اسناد کے ساتھ جو ابن النجار تک پہنچتی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے حافظ محمد اخضر سے سناوہ کہتے تھے کہ میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاڑے کے موسم میں حاضر ہوتا۔ سردی سخت ہوتی تھی لیکن آپ پر ایک قمیص ہوتی تھی اور سر پر ایک ٹوپی ہوتی تھی۔ پسینہ آپ کے جسم مبارک سے نکلتا تھا اور آپ کے گرداگرد وہ لوگ ہوتے تھے جو آپ کو پنکھا ہلایا کرتے تھے۔ جیسے کہ سخت گرمیوں میں ہلاتے تھے۔

موت وحیات

خبر دی ہم کو ابو محمد حسن بن زراد نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوبکر محمد بن نحال مصری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوبکر عبداللہ صدیقی نے کہا کہ فرمایا شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک دن میرا حال مجھ پر تنگ ہو گیا تو میرا نفس اس بوجھ کے نیچے متحرک ہوا اس نے آرام و آسائش کو طلب کیا پھر مجھ سے کہا گیا کہ تم کیا چاہتے ہو۔ میں نے کہا کہ وہ موت کہ جس میں حیات نہ ہو اور وہ حیات جس میں موت نہ ہو۔ مجھ سے کہا گیا کہ وہ کون سی موت ہے کہ جس میں حیات نہیں اور وہ کون سی حیات ہے کہ جس میں موت نہیں۔ میں نے کہا وہ موت کہ جس میں حیات نہ ہو تو وہ میرا مرنا اپنے ہم جنس مخلوق سے ہے کہ میں اس کو نقصان و نفع کی حالت میں نہ دیکھوں۔ میری موت میرے نفس اور ہوا و ارادہ و خواہش دنیا و آخرت سے ہو۔ پس میں ان سب امور میں نہ زندہ رہوں نہ موجود لیکن وہ حیات کہ جس میں موت نہ ہو اور میری زندگی رہے۔ اپنے ربّ عزوجل کے فعل سے کہ جس میں میرا وجود نہ ہو اور میری موت اس میں یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے ساتھ میرا وجود رہے۔ جب سے مجھ میں عقل آئی ہے یہ میرا سب سے زیادہ نفیس ارادہ رہا۔

مجھ کو ابوالحسن بن زراد نے یہ کہا کہ ابوبکر بن سخال نے یہ کہا کہ بے شک اس نے شیخ عارف ناصرالدین بن قائد اوانی رضی اللہ عنہ سے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے اس قول کی بابت پوچھا کہ ''میرا بڑا نفیس ارادہ یہ ہے جب سے عاقل ہوا ہوں'' اس سے کیا مقصود ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

انہوں نے جواب دیا کہ یہ آپ کا زیادہ نفیس ارادہ جب تک تھا کہ وہ اس سے موصوف ہوں کہ ان کا ارادہ ہے۔ ورنہ ان کے نفس کے اختیار کا حال بوصف ارادہ منقطع ہو گیا تھا۔ اس کا حال اللہ عزوجل کے ساتھ ترک اختیار و سلب ارادہ سے تھا۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ

آپ رضی اللہ عنہ کے نسب اور صفت کا حال

خبر دی ہم کو فقیہ عالم ابوالمعالی احمد بن شیخ محقق ابوالحسن علی بن احمد بن عبدالرزاق بن عیسیٰ ہلالی بغدادی نے کہا خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ ابوصالح نصر نے کہا خبر دی ہم کو میرے والد عبدالرزاق نے کہا میں نے اپنے والد شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ سے آپ کے نسب کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا عبدالقادر بن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست بن ابی عبداللہ بن یحییٰ زاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ الحون بن عبداللہ المحض اور ان کا لقب مجل بھی ہے، بن حسنیٰ مثنیٰ بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔

آپ ابوعبداللہ صومعی زاہد کے نواسوں میں ہیں اور جب آپ جیلان میں تھے اسی سے مشہور تھے۔ آپ سے آپ کی پیدائش کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ حقیقۃً مجھے معلوم نہیں لیکن میں بغداد میں اس سال آیا ہوں جس میں تمیمی فوت ہوئے ہیں اور میری عمر اس وقت اٹھارہ سال کی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ تمیمی ابومحمد رزق اللہ بن عبدالوہاب بن عبدالعزیز بن حرث بن اسد ہیں جو کہ ۴۸۸ھ میں فوت ہوئے ہیں۔ پس اس بیان کے مطابق آپ کی پیدائش ۴۷۰ھ میں ہوئی۔

اور خبر دی ہم کو ابوعبداللہ محمد بن شیخ ابوالعباس احمد بن عبدالواسع بن امیرکاہ بن شافع جیلی حنبلی نے کہا خبر دی ہم کو میرے دادا عبدالواسع نے کہا ذکر کیا۔ ابوالفضل احمد بن صالح بن شافع جیلی حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی پیدائش ۴۷۱ھ جیلان میں ہوئی ہے اور وہ بغداد میں ۴۸۸ھ میں داخل ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ۱۸ سال کی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ وہ رضی اللہ عنہ جیل کی طرف منسوب ہیں۔ جیم کے کسرہ اور یا کے سکون کے ساتھ وہ طبرستان کے پرے چند متفرق شہر ہیں۔ ان میں سے قصبہ نیف میں آپ پیدا ہوئے۔ اس میں جیلان گیلان اور گیل بھی آیا ہے۔ گیل بھی دجلہ کے کنارہ پر ایک گاؤں ہے۔ بغداد سے

ایک دن کے راستہ پر جو کہ واسط کے راستہ سے ملا ہے۔

اور جیل بھی کہا جاتا ہے جیم کے ساتھ اس لیے کہا گیا ہے۔ گیل عجم اور گیل عراق اور جیل عجم اور جیل عراق۔

آپ کے نانا سیّدنا عبداللہ صومعی کے حالات و واقعات

اور ابوالعیر ثابت بن الکلیلی گیل عراق میں سے ہیں۔ جیل بھی ایک گاؤں ہے جو کہ مدائن کے ماتحت ہے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے۔ جیلانی آپ کے جد جیلان کی طرف منسوب ہے۔ ابوعبداللہ صومعی جیلان کے مشائخ اور ان کے رؤسا زاہدوں میں سے ہیں۔ ان کے عمدہ حالات اور بڑی کرامات ہیں۔ عجم کے بڑے بڑے مشائخ سے ان کی ملاقات ہوئی ہے۔ رضی اللہ عنہم۔

خبر دی ہم کو اس سے فقیہ ابوسعد عبداللہ بن علی بن احمد بن ابراہیم قرشی نے کہا خبر دی ہم کو بڑے شیخ ابوالعباس احمد بن اسحاق بن علی بن عبدالرحمٰن ہاشمی قزوینی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشوا نورالدین ابوعبداللہ محمد جیلی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف ابومحمد دارابانی قردینی نے کہا کہ شیخ ابوعبداللہ صومعی ان مشائخ میں سے ایک ہیں کہ جن کو میں نے عجم میں پایا ہے۔ وہ مقبول الدعاء تھے اور جب کسی پر غصے ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کا جلد انتقام لیتا جب کسی امر کو دوست رکھتے تو خداوند تعالیٰ اس کو ان کی مرضی کے مطابق کر دیا کرتا۔

باوجود ضعف قوت و بڑھاپے کے بڑے نفل پڑھا کرتے تھے۔ ذکر ہمیشہ کرتے رہتے خشوع کرنے والے اپنے حال اور اوقات کی پابندی پر صبر کرنے والے تھے۔ معاملات کے وقوع سے پہلے خبر دے دیا کرتے تھے۔ پھر ویسے ہی ہوتا تھا جیسا کہ خبر دیتے تھے۔

وہ کہتے ہیں کہ ہمارے بعض اصحاب نے خبر دی کہ وہ تاجر بن کر قافلہ میں نکلے تو ان پر سمرقند کے جنگل میں سوار ڈاکو نکل پڑے۔ وہ کہتا ہے کہ ہم نے شیخ ابوعبداللہ صومعی کو پکارا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہمارے سامنے کھڑے ہیں اور یہ پکار کر کہا سبوح قدوس ربنا اللہ اے خدا کے لشکر! ہم سے علیحدہ ہو جاؤ۔ وہ کہتا ہے کہ خدا کی قسم سوار کو اتنی طاقت نہ تھی کہ اپنے گھوڑے کو واپس لے جائے ان کو پہاڑوں اور جنگلوں میں بھگا کر لے گئے۔ ان میں سے دو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مرد بھی اکٹھے نہ تھے۔ اور خدا نے ہم کو ان سے بچالیا۔ شیخ کو ہم نے اپنے درمیان تلاش کیا تو نہ دیکھا اور ہم کو معلوم نہ ہوا کہ وہ کدھر گئے۔ پھر جب ہم جیلان میں واپس آئے اور لوگوں کو ہم نے اس کی خبر دی تو سب کہنے لگے واللہ شیخ ہم سے غائب نہیں ہوئے۔

آپ کی والدہ ماجدہ

آپ کی والدہ شریفہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمۃ بنت ابی عبداللہ صومعی مذکور کی ہیں اور ان میں نیکی وصلاح کا بڑا حصہ تھا۔ خبر دی ہم کو ان سے فقیہ ابوعلی اسحاق بن علی بن عبداللہ ہمدانی صوفی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابوعبداللہ محمد بن عبداللطیف بن شیخ پیشوا ابوالنجیب عبدالقادر سہروردی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوخلیل احمد بن اسعد بن وہب بن علی مقری بغدادی پھر ہروی نے کہا خبر دی ہم کو دو نیک بختوں امام پرہیزگار ابوسعد عبداللہ بن سلیمان بن جعران ہاشمی جیلی اور والدہ احمد جیلیہ نے جیل میں ان دونوں نے کہا والدہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا کا اس (سلوک) میں بڑا قدم تھا۔ ہم نے ان سے کئی مرتبہ سنا کہ وہ فرماتی ہیں۔ جب میں نے اپنے بیٹے عبدالقادر کو جنا تو وہ رمضان شریف کو دن میں دودھ نہ پیتا تھا۔ رمضان کا چاند لوگوں کو غبار کی وجہ سے نظر نہ آیا تو میرے پاس پوچھنے آئے میں نے کہا کہ (میرے بچے) نے آج دودھ نہیں پیا پھر معلوم ہوا کہ یہ دن رمضان کا تھا۔ اور ہمارے شہر میں اس وقت یہ بات مشہور ہوگئی کہ شریفوں میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے کہ رمضان میں دن کو دودھ نہیں پیتا۔

ابوعلی ہمدانی کہتے ہیں کہ میں نے قاضی القضاۃ ابوصالح نصر سے بغداد میں سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے چچا عبدالوہاب سے سنا۔ جب کہ میں بغداد کی طرف گیا تھا کہ وہ عجم کے مشائخ وعلماء سے کہہ رہے تھے وہ اپنے اکابر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رمضان کے دن میں دودھ نہ پیتے تھے۔ یعنی ان کے والد شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ۔

آپ کے بھائی شیخ ابواحمد عبداللہ تھے۔ ان کی عمر آپ سے چھوٹی تھی۔ علم اور نیکی میں آپ نے اچھی تربیت پائی تھی۔ جیلان میں جوانی کی حالت میں فوت ہوئے۔

آپ کی پھوپھی نیک بخت بی بی تھیں۔ والدہ محمد مسمی عائشہ بنت عبداللہ کرامات ظاہرہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

والی تھیں۔

آپ کی پھوپھی کی دعا سے بارش کا نزول

خبر دی ہم کو شیخ ابو صالح عبداللہ بن عبداللہ طبقی نحوی نے یہ دونوں ہمارے پاس ۵۶۴ھ میں آئے کہا کہ ایک دفعہ جیلان میں قحط سالی واقع ہوئی۔ لوگوں نے نماز استسقاء پڑھی لیکن بارش نہ ہوئی۔ تب مشائخ مشیخہ ام محمد عائشہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی پھوپھی کے گھر پر آئے اور ان سے بارش کی دعا چاہی وہ اپنے گھر صحن کی طرف کھڑی ہوئیں۔ انہوں نے زمین پر جھاڑو دے دی اور کہنے لگیں اے ربّ! میں نے تو جھاڑو دے دیا ہے۔ اب تو چھڑکاؤ کر دے کہا کہ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ آسمان سے اس طرح بارش ہوئی جیسے مشک کا منہ کھول دیا جائے۔ لوگ اپنے گھروں کی طرف ایسے حال میں لوٹے کہ تمام پانی میں تر تھے اور جیلان آباد ہو گیا۔ جیلان میں وہ فوت ہوئیں۔

نسبت میں (لفظ) جون موسیٰ کا لقب ہے وہ اسماء اضداد میں سے ہے۔ سفید اور سیاہ دونوں پر بولا جاتا ہے اور استعمال میں اکثر یہی آتا ہے۔ اور یہی یہاں مقصود ہے کیونکہ موسیٰ گندم گوں تھے۔ اور ان کو ہند بنت ابی عبیدہ یہ کہتی تھیں۔

انت انتکون جونا أنذعا   أخذران تضرهم اوتنفعا

بے شک تو سیاہ رنگ ہے جو کہ کھینچا گیا ہے تو ڈر اس سے کہ ان کو ضرر پہنچائے یا نفع دے۔

وہ ساٹھ سال کی تھیں۔ جب اس سے حاملہ ہوئی تھیں اور کہتے ہیں کہ ساٹھ سال کی عورت سوا قریشیہ کے حاملہ نہیں ہوتی اور پچاس سال کی سوا عربیہ کے حاملہ نہیں ہوتی۔

آپ کی دادی والدہ عبداللہ ام سلمہ بنت محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور اس میں جو (لفظ) محض ہے۔ وہ عبداللہ کا لقب ہے۔ وہ ہر شے کی خالص چیز کو کہتے ہیں اور عبداللہ کا یہ لقب اس لیے ہے کہ ان کے باپ حسن بن حسن بن علی ہیں اور ان کی والدہ فاطمہ بنت حسین بن علی ہیں۔ پس اس کا نسب ماں باپ کی طرف سے خالص ہے کیونکہ غلاموں اور لونڈیوں سے خالی ہے۔ اس کی انتہا علی کرم اللہ وجہہ تک ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اوران کا لقب مُجَلّ کہا ہے تو اجلال میں سے اس معنے کے لیے لیا ہے۔ یہ اسم مفعول اجلہ سے ہے اور اس فاطمہ نے حسن بن حسین کے بعد عبداللہ مطرف بن عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ (خاوند) بنایا ہے اور اس کے لیے محمد دیبا کو جنا ہے۔ اس کا دیبا لقب اس کے حسن کی وجہ سے ہے اور اس کے باپ عبداللہ کا لقب مطرف (خوبصورت) بوجہ اس کی خوبصورتی کے ہے اور جب عبداللہ بن عمرو پیدا ہوئے۔ تو لوگوں نے کہا کہ بعد عبداللہ بن زبیر کے یہ خوبصورت حسن ہے اور عبداللہ بن زبیر بڑے خوبصورت تھے۔ مطرفہ کی ماں حفصہ بنت عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم ہے اور مطرف بضم میم و فتح را اسم مفعول ہے۔ اطرفتہ بکذا سے یعنی میں نے اس کو اس شے سے منقش کر دیا اور اس میں جو ثنی کا لفظ ہے وہ حسن کی صفت ہے کیونکہ وہ حسن بن حسن ہیں اور یہ اسم مفعول ثیثہ ہے جب کہ تو نے دہرا کیا۔ واللہ اعلم۔

سرکار غوث پاک کا حلیہ مبارک

خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن امام عماد الدین ابواسحاق ابراہیم بن عبدالواحد مقدسی نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ امام عالم ربانی موفق الدین ابو محمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ مقدسی نے کہا کہ ہمارے شیخ، شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلی لاغر بدن میانہ قد فراخ سینہ ریش چوڑی اور لمبی گندم گوں پیوستہ ابرو سیاہ چشم بلند آواز خوبصورت، بلند قدر، وافر علم تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

خبر دی ہم کو ابوحفص عمر بن مزاحم دنیری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن مشہور موزہ فروش نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر حریمی نے کہا شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ۔

شیخ رضی اللہ عنہ کے وعظ کا ذکر

جان لے تم کو اللہ تعالیٰ اہل سعادت میں سے لکھے اور تم کو ان میں کر دے۔ جو کہ نیکی کے ساتھ کامیاب ہوئے ہیں اور زائد دے کہ شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ جب کہ علوم شرعیہ کے لباس سے آراستہ ہوئے۔ ان کے لطائف کو حاصل کیا۔ دینیہ فنون کے تاج سے خوبصورت ہوئے۔ اس کی بزرگیوں کو جمع کیا اور خدا تعالیٰ کی طرف ہجرت کرنے میں تمام مخلوق کو چھوڑ دیا۔ اپنے ربّ عزوجل کی طرف سفر کرنے میں عمدہ آداب اور بزرگ تر حقائق

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

توشہ لیے آپ کے لیے ولایت کے جھنڈے گاڑے گئے۔ جن کے پھندنے (آسمان) کی بلندی پر تھے۔ ان کے مراتب بلند کئے گئے۔ قرب کے آسمان پر ان کے ستارے تھے۔ آپ کے دل نے فتح کے نشانات کشف واسرار کے دامنوں میں دیکھے ان کے سر نے معارف کے آفتابوں کی طرف انوار کے مطالع سے دیکھا۔ ان کی بصیرت نے حقائق کی دلہنوں کو غیبوں کے محلوں میں دیکھا۔ ان کا سریرہ (باطن) درگاہ قدس کی اس خلوت میں کہ عاشق ومعشوق سے ملتا ہے تسکین یافتہ ہو۔ ان کے اسرار شرافت وکمال کے مشاہدہ اور عزت وجلال کے نشانات میں ان کی حضوری کے دوام کی طرف بلند کئے گئے۔ وہاں پر آپ کو راز محفوظ کا علم منکشف ہوا اور حق پوشیدہ کی حقیقت ظاہر ہوئی۔ موجودات کے چھپے ہوئے خفیہ معانی پر ان کو اطلاع ہو گئی۔

تقدیر کے مواضع کو ارادوں کے تصرفات میں مشاہدہ کرنے لگے۔ ان کے معدنیات کے حکم کو نکالا اور تحفوں کو ان کے مقامات سے ظاہر کیا۔ وعظ کے لیے بیٹھنے اور درس دینے کے لیے ایک صاف پاک امر جس میں تلبیس یا شبہ کی میل نہ ہو۔ ان کے پاس آیا۔ آپ کا پہلا وعظ حلبہ برانیہ میں ماہ شوال ۵۲۱ھ میں ہوا۔ وہ مجلس کیا اچھی تھی کہ جس پر ہیبت ورونق چھائی ہوئی تھی ملائکہ واولیاء نے اس کو ڈھانپا ہوا تھا۔ تب آپ کتاب وسنت کی تصریح کے ساتھ لوگوں کے سامنے خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے۔ لوگوں کو اللہ عزوجل کی طرف بلایا۔ وہ سب فرمانبرداری کے لیے جلدی کرنے لگے۔

اے وہ پکارنے والے جس کی بات کو مشتاقین کی روحوں نے قبول کیا ہے۔ اے وہ منادی کرنے والے جس کو عارفین کے دلوں نے لبیک کہا ہے اور اے وہ حدی خوان کہ نفوس کی سواریاں جس کے شوق کے جنگلوں میں سرگردان پھرتی ہیں۔ اے وہ ہادی کہ جس نے دلوں کی شریف سواریوں کو وصال چراگاہ کی طرف ہانکا ہے۔ اے وہ ساقی جس نے عقلوں کی پیاسوں کو محبت کی شراب سے سیراب کر دیا ہے۔ پھر اس نے شبہ کے برقعوں کو معارف کے چہروں سے اٹھا دیا ہے۔ ابر کے پردوں کو شریف لطیفوں کی آنکھ سے دور کر دیا۔ دلوں کے اطراف جمال قِدَم کی تعریف سے حرکت کرتے ہیں۔ ارواح کی صورتیں کمال کرم کی تعریف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے سماع سے رقص کرتی ہیں۔ اسرار کے پرندے اپنے قدس کی عبادت گاہوں میں اس کی محبت کی خوش الحانی سے چہچہاتے ہیں۔ تب وہ ان کے اطوار کے گھونسلوں سے ان کے انوار کے انوار معلوم کرنے میں ان کے حسن کے پرندے اڑتے ہیں۔ مواعظ کی عروسوں کو آراستہ کیا تو اس کے حسن کی رونق کی وجہ سے عاشق مدہوش ہو گئے۔ عطایائے الٰہی کے پردہ نشینوں کو آراستہ کیا تو اس کے جمال کے معنیٰ کی وجہ سے ہر مشتاق عاشق ہو گیا۔ نفیس حکمتوں کے ساتھ محبت کے باغوں میں بولا جس کی چراگاہ پختہ ہیں اور توحید کے جواہر کو علوم کے سمندروں سے نکالا جن کی موجیں تلاطم میں ہیں۔ وہ ان کے مطالب گو ان کے معانی سے موتی اور یاقوت دکھاتا ہے۔ ان کے موتیوں سے دوا پاتا ہے۔ ان کے یاقوت سے غذا اور حقائق کے باغ کو بارونق باغوں کی آراستگی دے دی۔ اس میں اللہ عزوجل کی طرف جانے کے لیے راہ فراخ نہ حجت ہے۔ فتح کے موتی فہموں کی بساط پر پھیلا دیئے تو عقلوں اور قلموں نے ان کے لینے کے لیے سبقت کی پھر ان سے بڑی ہمت والوں کی گردنوں میں ہدایت کے موتی جڑاؤ دار کر دیئے گئے کہ جن کا عامل انشاء اللہ تعالیٰ عمدہ مقامات تک پہنچ جائے۔ نفوس میں انہوں نے ایسی جولانی کی جیسے کہ سینوں میں سانس چلتے ہیں اور دلوں میں ایسی خوشبو ہوئی جیسے بارش کے بعد باغ کی خوشبو ہوتی ہے۔ نفوس کو ان کی بیماریوں سے اچھا کر دیا۔ طبیعتوں کو ان کے وہموں سے شفا دی۔ پس اس کو اس شخص نے سنا کہ جس نے توبہ کے ساتھ اپنی تاریکی کو ظاہر کر دیا ہو یا اس کی پلکوں نے رونے سے بخل کیا ہو۔ پھر کس قدر گنہگاروں کو اللہ عزوجل کی طرف لوٹایا۔ کس قدر راہی (چلنے والے) کو آپ کے سبب خدا نے ثابت رکھا۔ کس قدر شراب کی شراب سے مست ہو گئے۔ کس قدر نفس کے قیدیوں کو زنجیروں سے چھڑایا۔ ان کے سبب سے اللہ عزوجل نے کس قدر لوگوں کو اوتاد و ابدال بنا دیا۔ آپ کے سبب کس قدر بندوں کو مقام و حال عنایت کیے۔ رحمۃ اللہ علیہ

عبد لہ فسوق المعالی رتبۃ ولہ الماجد والفخار الافخر

وہ ایک ایسے بندے ہیں کہ ان کے بلندی پر رتبے ہیں۔ اس کے لیے شرافتیں اور بڑے فخر ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

ولہ الحقائق و الطرائق فی الھدی ولہ المعارف کالکواکب تذھر

ہدایت میں ان کے حقائق وطریقے ہیں۔ان کے معارف ہیں جو ستاروں کی طرح روشن ہیں۔

ولہ الفضائل و المکارم والندی ولہ المناقب فی المحافل تنشر

ان کے فضائل اور مکارم وبخشش ہیں۔ان کے مناقب ہیں جن کا محفلوں میں ذکر ہوتا ہے۔

ولہ التقدم والتعالی فی العلی ولہ المراتب فی النھایۃ تکبر

بلندی میں ان کا تقدم اوران کی بڑائی ہے۔ان کے مراتب میں جو کہ نہایت ہی بڑے ہیں۔

غوث الوری اغیث الندی نور الھدی بدر الدجی شمس الضحی بل أنور

وہ لوگوں کے غوث اور بارش جود اور نور ہدایت ہیں۔وہ بدرالدجیٰ شمس الضحیٰ ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ روشن ہیں۔

قطع العلوم مع العقول فاصبحت اطوار ھا من دونہ تتحیّر

علموں کو عقلوں کے ساتھ قطع کیا۔پھر اس کے اطوار ایسے ہوئے کہ جس سے پہلے ہی حیرانی ہوتی ہے۔

ما فی علاہ مقالۃ المخالف فمسائل الاجماع فیہ تسطر

ان کی بلندی میں کسی مخالف کو کلام نہیں کیونکہ اجماع کے مسائل اس میں لکھے جاتے ہیں۔

دل کے پردہ کو فاش کردیا

خبر دی ہم کو ابو محمد حسن بن شیخ ابی محمد عبدالرحمٰن بن زردا نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو بکر محمد بن عمر بن نحال مقری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو بکر عبداللہ بن نصر بکری نے کہا بیان کیا مجھ سے شریف ابوالفتح مسعود بن عمر ہاشمی احمدی نے کہا ایک دن شیخ کی مجلس میں نائب وزارت عز الدین ابوعبداللہ محمد بن وزیر عون الدین ابی المظفر بن ہبیرہ اور استاد محل عز الدین ابوالفتوح

عبداللہ بن ہبۃ اللہ اور دربان باب مجد الدین ابوالقاسم علی بن محمد صاحب اور امین الدین ابوالقاسم علی بن ثابت بن مسجل رحمہم اللہ تعالیٰ اوران کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔تب شیخ رضی اللہ عنہ نے ان سے ان کے دل کی باتوں کو بتلایا۔اپنے مکاشفہ سے ان کے پردہ کو فاش کردیا۔ان کے سکون ووقار کو بوجہ اس کے کہ خدانے ان پر اپنا خوف غالب کردیا' دور کردیا۔یہاں تک کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔اوران کے سر سخت خوف کی وجہ سے نیچے جھک گئے۔ گویا کہ ان کو میدان قیامت میں حاضر کردیا اوران کو ان کے گزشتہ اعمال دکھادیئے کہ اب سامنے موجود ہیں۔پھر وہ ان سے ڈرتے ہیں اوران پر مواخذہ کی وجہ سے خوفزدہ ہیں۔آپ نے معلوم کیا کہ ان لوگوں کے نفوس شراب سے مست ہیں۔تب آپ نے ان پر شیر کا سا حملہ کیا۔

راوی کہتا ہے کہ جب آپ کرسی پر سے اترے تو آپ کسی طرف متوجہ نہ ہوئے اور نہ کسی طرف التفات کیا۔

شریف کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا سیّدی!یہاں کوئی عبادت اس عبادت سے نرم نہ تھی۔آپ نے تو ان کو قتل ہی کرڈالا۔آپ نے فرمایا کہ اے فرزند سردار ہتھیلی جب سخت نہ ہو تو میل نہیں نکلا کرتی۔اور میرا آج ان کو قتل کرنا کل کو ان کی زندگی کا باعث ہے۔

ایک شعلہ سے ظلمات کی دوری

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن خباز نے کہا خبر دی ہم کو ابوالفتوح نصر اللہ بن ابی المحاسن یوسف بن خلیل ازجی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ عمر کیمانی نے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ایک دن نقیب النقباء ابن الاقتیٰ حاضر ہوا۔وہ پہلے اس سے کبھی حاضر نہ ہوتا تھا تب شیخ نے اس کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ کاش تم پیدا نہ ہوتے اور کاش تم پیدا ہوئے تھے۔تو جانتے کہ کس کام کے لیے تم کو پیدا کیا گیا ہے۔اے سوتے ہوئے بیدار ہو۔اپنی آنکھوں کو کھولو اور دیکھ کہ تیرے سامنے کیا ہے۔بے شک تم پر عذاب کا لشکر آ گیا ہے۔اے مسافر اے زوال پذیر اے انتقال کرنے والے ہزار سال تک چل تا کہ مجھ سے ایک کلمہ سنے جو تم کو یہ پہنچادے کہ دنیا نے کس قدر تجھ جیسے جاہ والوں دنیاداروں کو بڑھایا۔پھر قتل کیا ہے۔میرا

یہ حال ہے کہ جب میرے اخلاص اور سرّ کی طبیعت میں جوش آتا ہے تو دو قدم نہیں چلتا ہوں کہ نفس اور خلق کو اللہ عزوجل تک پہنچا دیتا ہوں۔

اور اے میرے مرید تو دو قدم ہے اور دنیا و آخرت تک پہنچ گیا ہے دیکھو اللہ تعالیٰ کی طرف امور کا رجوع ہوگا۔

پھر جب آپ کرسی پر سے اترے تو آپ سے آپ کے بعض شاگردوں نے کہا کہ اے میرے سردار! آپ نے اس کو بہت ہی نصیحت کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تو ایک نور تھا کہ جس نے اس کی ظلمت کو دور کر دیا۔

راوی کہتا ہے کہ پھر وہ ہمیشہ آپ کی مجلس میں آیا کرتا اور مجلس کے سوا دوسرے وقت بھی حاضر ہوتا۔ آپ کے سامنے نہایت تواضع و انکساری کے ساتھ بیٹھتا رحمہ اللہ تعالیٰ۔

توبہ و بیعت کے لئے حاضر ہونے والوں کو خطاب

اور جب آپ کی خدمت میں کوئی جوان اس لیے کھڑا ہوتا کہ توبہ کرے۔ تو آپ فرماتے کہ اے شخص! جب تک تجھ کو کھڑا نہیں کیا گیا تو کھڑا نہیں ہوا جب تک تجھے قبول نہیں کیا گیا تو نہیں آیا جب تک تجھ کو حاضر نہیں کیا گیا۔ ظلم کے سفر سے نہیں آیا اے شخص! تو نے جب ہم کو چھوڑا تو ہم نے تم کو نہیں چھوڑا۔ تم نے جب ہم سے جدائی کی تو ہم نے تم سے نہیں کی جب تم نے ہم کو بھلا دیا تو ہم نے تم کو نہیں بھلایا تو اپنی اغراض میں ہے اور ہماری رعایت تمہاری حفاظت کرتی ہے۔ تو اپنے ظلم میں ہے اور ہماری عنایت تیرا لحاظ کرتی ہے پھر ہم نے تم کو اپنے قرب کے لیے حرکت دی اور اپنے وصل کے لیے تم کو بلایا۔ ہم نے اپنی محبت کے لیے تجھ کو قریب کیا۔ اپنے اشارہ سے تم کو خطاب کیا۔

سرکشی ہی سرکشی

اور جب کوئی بوڑھا مرد بیعت کے لیے آپ کے سامنے کھڑا ہوتا تو فرماتے اے شخص! تو نے خطا کی اور دیر کی تو نے برائی کی اور بھلا دیا جوں جوں ہم نے تم کو مہلت دی تم نے امید کو لمبا کیا اور بدعملی کی۔ جوں جوں تیری عمر بڑی ہوتی گئی تیرا جنّ سرکش ہوتا گیا۔ تم نے ہم کو لڑکپن میں چھوڑ دیا۔ ہم نے تم کو معذور رکھا۔ جوانی میں تو ہم سے لڑتا رہا ہم نے تم کو مہلت دی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور جب تم نے ہم کو بڑھاپے میں چھوڑا تو تم کو بری طرح کا عذاب کیا جو کہ قیامت کے دن دیکھا جائے گا۔ سفید بالوں والا ہوگا جس کے ہاتھ میں سیاہ اعمال نامہ ہوگا۔

مجلس غوث میں ستّر ہزار آدمی

خبر دی ہم کو ابوالمعالی عبدالرحیم بن مظفر قریشی نے کہا خبر دی ہم کو حافظ ابوعبداللہ محمد بن نجار بغدادی نے کہا کہ میری طرف عبداللہ بن جبائی نے لکھا جس کو میں نے نقل کیا۔ وہ کہتا ہے کہ مجھ سے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ کو خواب و بیداری میں امر و نہی ہوتا تھا اور مجھ پر کلام غالب ہوتا تھا۔ میرے دل پر اس کا ہجوم ہوتا تھا پھر اگر میں کلام کرتا تو عنقریب تھا کہ میرا گلا بند ہو جائے میں سکوت پر قادر نہ تھا۔ میرے پاس دو تین مرد ہوتے تھے جو میرے کلام کو سنتے تھے۔ پھر بہت لوگ میرا کلام سننے لگے اور لوگوں کا مجھ پر ہجوم ہو گیا میں حلبہ کے دروازہ پر بیٹھتا پھر لوگوں پر مکان تنگ ہو گیا اور کرسی شہر سے باہر رکھی گئی اور عیدگاہ میں کرسی بچھائی گئی۔ لوگ جوق جوق گھوڑوں، خچروں، گدھوں، اونٹوں پر آتے اور مجلس کے گرد دیوار کی طرح دور کر لیتے۔ مجلس میں قریباً ستر ہزار آدمی ہو جاتے۔

آپ کا کلام

خبر دی ہم کو ابوالخیر سعداللہ بن ابی غالب احمد بن علی ازجی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ بزرگ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن حمزہ اطفال ازجی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ بزرگ ابوالفرج عبدالجبار بن شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سنا اپنے والد سے کئی مرتبہ فرماتے تھے کہ مجھے خدا تعالیٰ کی عزت کی قسم میں نے سوائے خدا کی فتح کے کبھی ثنا اور کلام نہیں کیا۔

خطبہ مجلس وعظ

وہ کہتے ہیں آپ کا خطبہ مجالس وعظ میں یہ تھا۔ پہلے آپ الحمد للّٰہ رب العالمین کہتے اور چپ کر جاتے پھر کہتے الحمد للّٰہ رب العالمین اور چپ ہو جاتے۔ پھر کہتے الحمد للّٰہ رب العالمین اور چپ ہو جاتے۔ پھر کہتے عدد خلقہٖ وزنہ عرشہ و مداد کلماتہ و منتھی علمہ وجمیع ما شاء و خلق و زراء و برأ عالم الغیب و الشھادۃ الرحمن الرحیم الملک القدوس العزیز الحکیم و اشھد ان لا الہ الا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الله وحده لا شريك له الملك وله الحمد يحيي ويميت بيده الخير وهو على كل شي قدير واشهد ان محمدا عبده و رسوله ارسله بالهدٰى ودين الحق ليظهره على الذين كله و لوكره المشركون اللهم اصلح الام والامة والرعى والرعية والف بين قلوبهم في الخيرات وارفع شربعضهم عن بعض اللهم انت العالم بسرائر فان صلحا وانت العالم بذنوبنا فاغفرها و انت العالم بعيوبنا فاسترها و انت العالم بحوائجنا فاقفها لا تذنا حيث نهتينا ولا تفقد نا من حيث امرتنا لا تفاذكرك و شكرك و حسن عبادتك پھر آپ دائیں طرف متوجہ ہوتے تو فرماتے لا اله الا الله ماشاء الله كان لا حول ولاقوة الا بالله العلي العظيم پھر بائیں طرف متوجہ ہوتے تو ایسا ہی فرماتے اور پھر یہ کہتے لا تبد اخبارنا ولا تهتك استارنا ولا تو اخذنا بسوء اعمالنا لا تحينا في غفلة ولا تاخذ ناعلى عزة ربنا لا تواخذنا ان نسينا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به و اعف عنا و غفرلنا و ارحمنا انت مولا نا فانصرنا على القوم الكفرين اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ وعظ فرماتے۔

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا ناقص الایمان یا ناقص التوبہ سے خطاب کا اندازِ

اور جب کوئی ناقص الایمان یا ناقص التوبہ آپ کی مجلس سے کھڑا ہو جاتا فرماتے اے شخص! ہم نے تم کو پکارا تم نے قبول نہ کیا۔ ہم نے کس قدر تم پر مہربانی کی تو نے توجہ نہ کی ہم نے کس قدر تم سے جلدی کی تو نے جلدی نہ کی۔ ہم نے تم کو جھڑکا تو شرمندہ نہ ہوا۔ ہم نے کس قدر تجھ کو دیکھا بھالا ہے تو جانتا ہے کہ ہم نے تجھ کو دیکھا ہے اور چند دنوں اور مہینوں کی مہلت دی ہے۔ تجھ کو برسوں اور زمانوں میں چھپایا ہے تو سوائے نفرت کے اور کچھ نہیں بڑھاتا۔ فجور کے سوا اور کوئی ترقی نہیں کرتا تو نے کس قدر عہدوں کو توڑا ہے۔ وعدوں کا خلاف کیا ہے۔ بعد اس کے کہ میں نہ لوٹوں گا تو لوٹا ہے لیکن ہماری صحبت مجلس پر ہمیشہ نہ رہے گی۔ ہم نے تم کو اس لیے ڈرایا ہے کہ تو کھڑا ہو جائے پھر اگر ہم تجھ کو رد کر دیں تو تیرا کیا حال ہو۔ ہم نے تجھ سے یہ

ارادہ نہیں کیا کہ تجھ کو دفع کر دیں ہم تیری طرف نہیں لوٹے کہ ہم تیرے مکانوں کو گرا دیں۔ تیرے رجوع کرنے کو قبول نہ کریں کیا تو نہیں جانتا کہ تو ہمارے پاس عاجزی کرتا ہوا آیا تھا۔ ہمارے دروازہ پر تواضع کرتا ہوا کھڑا ہوا تھا پھر تو ہم سے منحرف ہو گیا اور چلنے لگا۔ اس شخص پر تعجب ہے کہ جو ہماری (محبت کا) دعویٰ کرتا ہے کیونکہ پورے طور پر ہم میں جوانمردی نہیں کرتا اس شخص پر تعجب ہے کہ ہمارے قرب کی ہوا پاتا ہے۔ اور ہماری محبت کا گھونٹ پیتا ہے۔ وہ ہماری جماعت سے کیونکر بھاگتا ہے اگر تو سچا (دوست) ہوتا تو ضرور موافق ہوتا اگر تجھے الفت ہوتی تو مخالف نہ ہوتا اگر تو ہمارے دوستوں میں سے ہوتا تو ہماری شراب کی لذت سے محروم نہ ہوتا۔

اے ہاتھ کے بنے ہوئے اے احسان کے تربیت یافتہ اے بخشش کے غذا یافتہ اے کرم کے پرورش یافتہ میں کس قدر تجھ سے ملوں اور تو ظلم کرتا ہے تو کس قدر دوستی کے کپڑے کو پھاڑتا ہے اور میں رفو کرتا ہوں تو کس قدر مجھ پر جھوٹ بولتا ہے اور میں معاف کرتا ہوں۔

مجلس غوث الوریٰ میں رحمت کی بارش ہوتی

خبر دی ہم کو ابو موسیٰ عیسیٰ بن یحییٰ بن اسحاق مقدسی اوانی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ اصیل عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے کہا خبر دی ہم کو میرے چچا امام ابوبکر عبدالعزیز نے کہا شیخ پیشوا ابوالحسن علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ نے کہ جب میرے والد کرسی پر بیٹھے اور فرماتے الحمدللہ تو آپ کے لیے زمین کے تمام ولی اللہ چپ ہو جاتے مجلس میں حاضر ہوتے یا اس سے غائب ہوتے اور ایسے مکرر کہتے اور اس کے بعد چپ ہو جاتے اولیاء اور ملائکہ کا آپ کی مجلس میں ازدحام ہوتا اور جو اس میں نہ دیکھے جاتے وہ دیکھے جانے والوں سے زیادہ ہوتے اور حاضرین پر رحمت کی بارش ہوتی تھی۔

مجلس وعظ میں غوث الوریٰ کی دُعا

خبر دی ہم کو ابو سعد عبدالغالب بن احمد بن علی ہاشمی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ محی الدین ابو عبداللہ محمد نے کہا خبر دی ہم کو میرے والد ابو صالح نصر نے کہا خبر دی ہم کو میرے والد ابوبکر صدیق نے کہا کہ مجلس وعظ میں میرے والد کی یہ دعا ہوتی تھی: اللّٰھم انا نسئلك ایمانا

یصلح للعرض علیك و ایقانا نقف به یوم القیامة بین یدیك وعصمة تنقذ
نا بها من ولطاف الذنوب و رحمة تطهرنا بها من و نس العیوب و علماء
نفقه به و امرك و نواهیك و فهما نعلم به کیف نناجیك و اجعلنا فی الدنیا و
الاخرة من اهل ولایتك واملا قلوبنا بنور معرفتك وکحل عیون عقولنا
باثمدهد ائیك و احدس اقدام افکارنا من مزالق مواطی الشبهات و امنع
طیور نفوسنا من الوقوع فی شباك مولقات الشهوات و اعنا فی اقام الصلٰوة
علی ترك الشهوات وامح سطورنسیاتنا من جرائد اعمالنا بایدی الحسنات
کن لنا حیث ینقطع الرجاء منا اذا اعرض اهل الوجود بوجو ههم عنا حتی
تحصل فی ظلم اللحوور هائن اعمالنا الٰی الیوم الشهورا جبر عبدك
الضعیف علی ما الف من العصمة من الزال و وقفه والحاضرین لصالح
القول و العمل و اجر علی لسانه ماینتفع به السامع و قلنارف به المدامع
ویلین له القلب الخاشع و اغفرله وللحاضرین و لجمیع المسلمین وہ کہتے ہیں
کہ آپ کی دعاؤں میں سے مجالس میں یہ دعا بھی تھی اللھم انا نعوذ بوصلك من صدك
و بقربك من طروك و بقبولك من روك و اجعلنا من اهل طاعتك وودك
واهلنا لشکرك و حمدك وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ اپنی مجلس کو اس دعا پر ختم کیا کرتے
تھے اور کہتے تھے جعلنا الله وایاکم ممن تنبه الخلاصه و تنزه عن الدنیا و
تذکره یوم حشره واقتقی اثار الصالحین انه ولی ذلك والقادر علیه

خبر دی ہم کو ابوالفتح احمد بن علی بن حسن بن احمد بن محمد ہاشمی قطفنی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ
ابوسلیمان داؤد نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ الفتح سلیمان نے کہا خبر دی ہم کو ابوعبداللہ
عبدالوہاب نے کہا کہ میرے والد رضی اللہ عنہ مجالس وعظ میں کرسی پر بیٹھے ہوئے کہا کرتے تھے
ورضی الله عن الرفیع العماء الطویل الفحاد الموید بالتحقیق المکنی
بالعتیق الخلیفة الشفق المستخرج من اظهر اصل عریق الذی اسمه مع
اسمه مقرون و جسمه مع جسمه مدفون الذی قال فی حقه سیّد کل فریق

لو كنت متخذا خليلًا غير ربى لا تخذت ابابكر الصديق رضى الله عنه و عن القصير الامل الكثير العمل الذى لا يتداخل افعاله زال المويد بالصواب اللهم فصل الخطاب المنصور يوم الاحزاب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ و عن مشيد الايمان و مرتل القرآن و مشتت الفرسان و مضعضع الطغيان عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ افضل الشهد اواكرم الكرماء ذى النورين رضی اللہ عنہ و عن البطل المهوم و زوج البتول و سيف الله المسول و ابن عم الرسول مظهر العجائب ليس بنى غالب على بن ابى طالب و عن السبطين السيّدين الشهيدين ابى محمد الحسن و ابى عبدالله الحسين وعن العمين الشرفين حمزة و العباس و عن الانصار والمهاجرين والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين، امين.

غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی مجالس

جنات آپ کا وعظ سنتے

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن عبداللہ ابہری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوزکریا یحییٰ بن ابی نصر بن عمر بغدادی پیدائش والے مشہور صحراوی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جنوں کو ایک دفعہ عزیمت (عمل) کے ساتھ بلایا تو انہوں نے عادت سے زیادہ دیر لگائی۔ پھر وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ وعظ کرتے ہوں تو اس وقت ہم کو نہ بلایا کرو۔ میں نے کہا کیوں! کہنے لگے کہ ہم ان کی مجلس میں حاضر ہوا کرتے ہیں میں نے کہا کہ تم بھی جاتے ہو کہنے لگے کہ ہاں مردوں سے ہمارا ہجوم زیادہ ہوتا ہے۔ ہم میں سے بہت سے گروہ ہیں کہ اسلام لائے ہیں اور ان کے ہاتھ پر انہوں نے توبہ کی۔

مجلس غوث میں خلقتیں اترتی تھیں

خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد حسن بن زرداد نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ ابوبکر محمد بن النحال مقری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوبکر عبداللہ تمیمی نے کہا بیان کیا مجھ سے ابوحفص عمر بن حصین بن خلیل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

طیبی نے کہا کہ مجھ سے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے ایک دن فرمایا اے عمر! میری مجلس سے علیحدہ نہ ہو کیوں کہ اس میں خلعتیں تقسیم کی جاتی ہیں اور اس پر افسوس ہے جو اس کو قوت دے۔ شیخ ابو حفص کہتے ہیں کہ اس پر ایک مدت گزر گئی۔ پھر ایک دن میں مجلس میں تھا اور مجھ پر نیند نے غلبہ کیا۔ میری آنکھ بند ہو گئی تو میں نے دیکھا کہ آسمان کی طرف سے سرخ اور زرد خلعتیں اترتی ہیں اور اہل مجلس پر گرتی ہیں۔ تب میری آنکھ گھبرا کر کھل گئی اور میں اس لیے کود پڑا کہ لوگوں کو جتلاؤں پھر مجھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے پکار کر کہا کہ اے فرزند چپ رہو کیونکہ خبر مشاہدہ کی طرح نہیں ہوتی۔

خبر دی ہم کو ابو المعالی عبدالرحیم قریشی نے کہا خبر دی ہم کو حافظ ابو عبداللہ محمد بن نجار نے کہا خبر دی ہم کو محمد بن ابی المعالی بن طیبی نے امام ابو عبداللہ عبدالوہاب بن شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے شیخ ابو حفص عمر بن حسین بن خلیل الطیبی سے سنا اور خبر دی ہم کو (بسند عالی) ابو محمد حسن بن زرداد نے بھی کہا خبر دی ہم کو ابو بکر محمد بن نحال نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو بکر عبداللہ تمیمی نے کہا بیان کیا ہم سے شیخ ابو حفص عمر بن حسین خلیل طیبی نے کہا کہ میں شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا اور میں آپ کے چہرہ کے مقابل بیٹھا تھا۔ تب میں نے ایک چیز کو قندیل بلور کی شکل میں دیکھا جو کہ آسمان سے اترتی ہے۔ یہاں تک کہ شیخ کے منہ کے قریب ہو گئی اور جلد اوپر کو چڑھ گئی۔ اس طرح تین دفعہ ہوا۔ پھر میں بے اختیار اس لیے اٹھا کہ لوگوں سے بوجہ سخت تعجب کے یہ بات کہہ دوں۔ تب شیخ رضی اللہ عنہ نے جلدی کر کے مجھ سے فرمایا کہ تم بیٹھ جاؤ کیونکہ مجلس امانت کے ساتھ ہوتی ہے۔ کہنے لگے کہ پھر میں بیٹھ گیا اور میں نے کسی سے یہ بات نہیں کی مگر ان کے انتقال کے بعد رضی اللہ عنہ۔

آپ کا گرہ کھولنا

اور پہلی اسناد کے ساتھ جو ابن نجار تک پہنچتی ہے۔ کہا خبر دی ہم کو ابو التقاء حسین حنبلی عکبری نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن نجاح ادیب سے وہ کہتے تھے کہ میں نے دل میں کہا میں چاہتا ہوں کہ دیکھوں شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ مجلس وعظ میں کتنے شعر پڑھتے ہیں۔ تب میں مجلس میں حاضر ہوا اور میرے پاس دھاگہ تھا جب آپ کوئی شعر پڑھتے تو میں کپڑے کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

نیچے اس کو گرہ دے دیتا اور میں سب سے آخر تھا۔ اتنے میں آپ سے سنا کہ آپ کہہ رہے تھے میں تو کھولتا ہوں اور تو گرہ لگاتا ہے۔

مجلس غوث میں وجد کا طاری ہونا

خبر دی ہم کو ابو عبداللہ محمد بن خضر حسینی موصلی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ اول مجلس میں مختلف قسم کے علوم پر کلام کرتے اور جو فرماتے نہ بھولتا تھا جب کرسی پر چڑھتے تو کوئی شخص بوجہ ہیبت کے مجالس میں نہ تھوکتا۔ نہ ناک صاف کرتا اور نہ کنکھورتا تب شیخ فرماتے کہ قال تو جاتا رہا۔ اب حال سے ہم وعظ کرتے ہیں پھر لوگ سخت گھبراتے ان پر وجد و حال طاری ہوتا۔

دور۔ نزدیک والوں کا برابر آواز سننا

اور آپ کی کرامات میں سے یہ بات بھی شمار کی جاتی تھی کہ جو آپ کی مجلس میں دور بیٹھا کرتا وہ باوجود کثرت ازدحام کے ویسا ہی سنتا تھا جس طرح کہ قریب کا سنتا تھا۔ آپ اہل مجلس کے دلوں کے مطابق وعظ فرماتے اور کشف کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہوتے اور جب آپ کرسی پر کھڑے ہوتے تو آپ کے جلال کی وجہ سے لوگ کھڑے ہو جاتے اور جب ان سے آپ فرماتے کہ چپ رہو تو سب ایسا چپ کرتے کہ آپ کی ہیبت کی وجہ سے ان کے سانسوں کے سوا اور کچھ معلوم نہ ہوتا۔ لوگ اپنے ہاتھ مجلس میں رکھتے تو ان کے ہاتھ مجلس میں مردوں پر پڑتے جن کو وہ ہاتھ سے معلوم کرتے اور ان کی آنکھوں سے نہ دیکھتے۔

آپ کے کلام کے وقت صیدان میں چلانے کی آواز معلوم کرتے اور بسا اوقات آواز سنتے اور اوپر سے جبہ مجلس میں گرتا۔ یہ لوگ رجال الغیب وغیرہ ہوتے۔

دلوں کے راز سے آگاہی

خبر دی ہم کو شیخ ابوالقاسم عمر بزاز نے کہا کہ میں نے شیخ عالم زاہد ابوالحسن سعد الخیر بن محمد بن سہل بن سعد انصاری اندلسی سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ۵۲۹ھ میں حاضر ہوا۔ میں سب لوگوں کے پیچھے تھا آپ زہد کے بارے میں وعظ فرما رہے تھے۔ میں نے دل میں کہا کہ میری مرضی یہ ہے کہ آپ معرفت میں کلام کریں۔ تب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

آپ نے زہد سے کلام قطع کیا اور معرفت میں کلام کرنے لگے کہ میں نے ویسا کبھی بیان نہ سنا تھا پھر میں نے دل میں کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ آپ شوق میں کلام کریں۔ تب معرفت سے کلام موقوف کیا اور شوق میں کلام کرنے لگے۔ میں نے کبھی ایسا کلام نہ سنا تھا پھر میں نے دل میں کہا کہ آپ فنا و بقا میں کلام کریں تب آپ نے شوق سے کلام بند کر کے فنا و بقا میں کلام شروع کیا کہ میں نے ویسا بیان کبھی نہیں سنا تھا۔ پھر میں نے دل میں کہا کہ آپ غَیبت وحضور میں کلام کریں تب آپ نے فنا و بقا سے قطع کلام کر کے غیبت وحضور میں کلام شروع کیا کہ جس کی مثل میں نے کبھی نہ سنا تھا پھر فرمایا کہ ابوالحسن! تجھ کو یہی کافی ہے۔ تب میں بے اختیار ہو گیا اور اپنے کپڑے پھاڑ لیے۔

مجلس غوث میں ہر ایک کی حاضری

خبر دی ہم کو شیخ صالح ابو محمد احمد بن علی بن یوسف بن غسان تمیمی بغدادی نے کہا خبر دی ہم کو شریف ابو ہاشم اکمل بن مسعود بن عمر ہاشمی نے کہا کہ میں نے شیخ بزرگ ابو محمد عفیف بن مبارک بن حسین بن محمود جیلی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ کرسی پر بیٹھے ہوئے فرماتے تھے کہ اے غلام! میرے پاس بیٹھا کر میرے پاس نہ بیٹھنے سے توبہ کر یہاں پر ولایات درجات ہیں اے توبہ کے خریدار بسم اللہ آگے بڑھ۔ اے معافی کے خریدار بسم اللہ آگے بڑھ۔ اے اخلاص کے خریدار تو میرے پاس ہر ہفتہ میں ایک دفعہ ہر سال میں ایک دفعہ یا تمام عمر میں ایک دفعہ آ اور ہزاروں چیزیں مجھ سے لے ہزار سال تک سفر کرتا کہ مجھ سے ایک بات سنے جب تو یہاں داخل ہو تو اپنا علم اپنا زہد اپنی پرہیز گاری اپنے حالات سب چھوڑ دے جو کچھ میرے پاس ہو گا۔ وہ تجھ کو یاد ہو جائے گا میرے پاس خاص خاص فرشتے اور اولیاء اور مردان غیب حاضر ہوتے ہیں۔ مجھ سے خدا کی جناب میں تواضع سیکھتے کوئی اولیاء اور ایسا نہیں کہ جو میری مجلس میں حاضر نہ ہوتا ہو۔ زندے اپنے جسموں سے اور مردے اپنی روحوں سے حاضر ہوتے ہیں۔

پیراہن کا جل جانا

خبر دی ہم کو فقیہ صالح ابو محمد حسن بن احمد بن علی قرشی وقوفی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ بزرگ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ابوبکر محمد بن عمر بن ابی بکر بن نحال بغدادی مقری نے کہا کہ میں نے حافظ ابوزرعہ طاہر بن محمد بن طاہر مقدسی دارانی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بغداد میں ۵۵۰ھ میں حاضر ہوا۔ تب میں نے آپ سے سنا کہ فرماتے ہیں کہ میرا کلام ان لوگوں کے کانوں میں پہنچا ہے۔ جو میری مجلس میں کوہ قاف سے حاضر ہوتے ہیں۔ ان کے قدم ہوا میں ہوتے ہوں۔ ان کے دل حضوری قدس میں ہوتے ہیں۔ عنقریب ہے کہ ان کی ٹوپیاں اور طاقیہ (از قسم سبز چادر) اللہ عزوجل کے بڑے شوق کی وجہ سے جل جائیں۔ آپ کے صاحبزادہ سیدم عبدالرزاق اس وقت منبر پر اپنے والد کے پاؤں کے تلے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنا سر ہوا کی طرف اٹھایا پھر ان کو غشی آگئی اور ان کے طاقیہ و پیراہن جل گئے۔ تب شیخ نیچے اترے اس کو آپ نے بجھایا اور یہ بھی فرمایا کہ اے عبدالرزاق! تم بھی ان میں سے ایک ہو۔

وہ کہتے ہیں میں نے صاحبزادہ عبدالرزاق سے پوچھا کہ آپ کو غشی کیوں ہوئی تھی۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب میں نے ہوا کی طرف دیکھا تو میں نے ایسے مردوں کو دیکھا جو کھڑے ہوئے اور سر نیچے کئے ہوئے آپ کے کلام کو چپ چاپ سن رہے ہیں۔ وہ اس قدر تھے کہ انہوں نے آسمان کے کنارہ کو روک لیا ہوا ہے۔ ان کے لباس و کپڑوں میں آگ لگی ہوئی ہے۔ بعض ان میں سے وہ ہیں جو کہ چلاتے ہیں اور ہوا میں دوڑتے ہیں۔ بعض وہ ہیں کہ زمین پر گرتے ہیں۔ بعض وہ ہیں کہ اپنی جگہ پر کانپ رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ کے وعظ کے وقت میدان میں چلانے کی آواز آتی تھی اور جبہ اوپر سے زمین پر گرتا تھا۔

اتباع کا حکم فرمانا

خبر دی ہم کو ابومحمد عبدالمحسن بن عبدالمجید بن عبدالجبار حسینی اربلی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ اصل ابوالفلاح سنج بن شیخ خلیل ابی الخیر کرم بن شیخ پیشواء ابومحمد مطر بادرانی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب میں حضرت شیخ مطر بادرانی کے فوت ہونے کے وقت حاضر ہوا تو میں نے کہا کہ آپ مجھے وصیت فرمائیں کہ آپ کے بعد میں کس کی اتباع کروں۔ انہوں نے فرمایا کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی اتباع کیجو میں نے خیال کیا کہ وہ غلبہ مرض میں

ہیں۔ پھر میں نے ایک گھڑی تک ان سے کچھ نہ کہا۔اس کے بعد پھر میں نے کہا کہ آپ مجھے وصیت فرمائیں کہ آپ کے بعد کس کی اتباع کروں پھر آپ نے فرمایا کہ شیخ عبدالقادر کی اتباع کرنا پھر میں نے ایک ساعت تک چپ رہ کر یہی بات دہرائی تو آپ نے فرمایا کہ اے فرزند جس زمانہ میں شیخ عبدالقادر ہوں۔ان کے سوا اور کسی کی اتباع نہیں کرنی چاہیے۔

جب میں بغداد میں آیا اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ دیکھا تو اس میں شیخ بقا بن بطو شیخ ابوسعد قیلوی شیخ علی بن ہیتی وغیرہ بڑے بڑے مشائخ رضی اللہ عنہم موجود تھے۔تب میں نے سنا کہ آپ فرماتے تھے میں تمہارے وعظوں کی طرح نہیں ہوں میں تو اللہ ہی کے حکم سے ہوتا ہوں۔میرا وعظ ان لوگوں کے لیے ہے جو کہ ہوا میں ہیں اور آپ نے ہوا کی طرف سر اٹھا کر دیکھا پھر میں نے بھی اوپر کو سر اٹھایا تو کیا دیکھا کہ آپ کے سامنے نوری مردوں کی صفیں ہیں اور نور کے گھوڑے پر سوار ہیں۔وہ مجھ میں اور آسمان میں بوجہ کثرت ازدحام کے حائل ہو گئے ہیں۔ وہ سب سر نیچے کیے ہوئے تھے۔ان میں سے بعض تو روتے تھے اور بعض کانپتے تھے۔اور بعض کے کپڑوں میں آگ لگی ہوئی تھی۔ پھر مجھے غشی آ گئی پھر میں کھڑا ہوا اور لوگوں کو چیرتا ہوا شیخ کی خدمت میں کرسی تک پہنچ گیا۔تب آپ نے میرے کان پکڑے اور فرمایا اے کرم! کیا تجھے اپنے باپ کی پہلی دفعہ کی وصیت کافی نہ ہوئی۔میں نے آپ کی ہیبت سے نیچا سر کر لیا۔

ملائکہ وانبیاء علیہم السلام کا مجلس وعظ میں آنا

خبر دی ہم کو ابوسعد عبدالغالب احمد بن ہاشمی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن علی بن سلیمان نانبائی نے کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں عمران کیمائی اور بزاز نے ان دونوں نے کہا کہ ہم نے شیخ پیشوا ابوسعد قیلوی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں کئی مرتبہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو دیکھا ہے۔ بے شک سردار اپنے غلام کو جھانکا کرتا ہے اور بے شک انبیاء علیہم السلام کی ارواح آسمان اور زمین میں ایسا چکر لگاتی ہیں جیسے کہ زمانہ میں ہوائیں اور میں نے ملائکہ علیہم السلام کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کی خدمت میں جوق جوق آتے ہیں۔میں نے رجال الغیب اور جنوں کو دیکھا ہے کہ آپ کی مجلس میں ہر ایک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتا ہے۔

میں نے ابوالعباس خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ اکثر آپ کی مجلس میں تشریف لاتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا تو فرمایا کہ جو شخص کامیابی چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ اس مجلس کی ملازمت اختیار کرے۔

چار سو علماء کا تقریر نقل کرنا

خبر دی ہم کو ابوالفتح محمد بن وہب بن اسحاق بن ابراہیم ربعی بصری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوسلیمان داؤد نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ ابوالفتح سلیمان نے کہا کہ میں نے اپنے باپ ابوعبداللہ عبدالوہاب بن شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میرے والد رحمۃ اللہ علیہ ایک ہفتہ میں تین دفعہ وعظ فرماتے تھے۔ مدرسہ میں جمعہ کی صبح کو منگل کی شام کو اور سرائے میں اتوار کی صبح کو آپ کی مجلس میں علماء فقہاء و مشائخ وغیرہ جمع ہوتے تھے۔ چالیس سال تک آپ نے وعظ فرمایا ہے۔ پہلا سال ۵۲۱ھ شروع ہوا اور آخر سال ۵۶۱ھ میں ختم ہوا اور ان کے تدریس و فتویٰ کی مدت ۳۳ سال تھی۔ شروع ۵۲۸ھ اور آخر سال ۵۶۱ھ ہے۔ آپ کی مجلس میں قاری بھائی بلا الحان پڑھا کرتے تھے۔ لیکن ان کی قرأت ترتیل اور تجوید سے ہوتی تھی۔ آپ کی مجلس میں شریف ابوالفتح مسعود بن عمر ہاشمی قاری بھی پڑھا کرتے تھے۔ آپ کی مجلس وعظ میں دو تین آدمی مر جایا کرتے تھے۔ آپ کی مجلس میں چار سو زبردست عالم وغیرہ آپ کی تقریر نقل کیا کرتے تھے اور بسا اوقات مجلس کی حالت میں آپ ہوا پر چند قدم اڑ کر پھر کرسی پر آ بیٹھا کرتے تھے۔

تلاوت قرآن سن کر آپ کا رونا

خبر دی ہم کو ابومحمد حسن بن عبدالرحمٰن بن زرداد نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوبکر محمد بن نحال نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوبکر عبداللہ نصر تیمی نے کہا کہ مجھ سے شریف ابوالفتح ہاشمی مقری نے بیان کیا اور کہا کہ مجھ کو شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے قرأت کے لیے بلایا۔ جب میں نے قرآن شریف پڑھا تو آپ رو پڑے اور مجھے فرمایا کہ واللہ میں تجھ کو اللہ تعالیٰ سے ضرور طلب کروں گا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

جنت کے دروازوں کا کھل جانا

وہ کہتے ہیں کہ پھر ایک ولی اللہ کھڑے ہوئے اور آپ سے کہنے لگے کہ یا سیّدی! میں نے خواب میں رب العزۃ سبحانہٗ وتعالیٰ کو دیکھا اور جنت کے دروازے کھل گئے ہیں۔ آپ کے لیے کرسی بچھائی گئی ہے اور آپ سے کہا گیا ہے کہ وعظ کرو۔ آپ نے کہا کہ جب شریف مقری آ جائے۔ پھر آپ سے کہا گیا کہ وہ آ گیا ہے آپ نے فرمایا کہ میں اب وعظ کروں گا۔

ایک لاکھ آوارہ لوگوں کا تائب ہونا

خبر دی ہم کو ابوالمعالی عبدالرحیم بن مظفر قرشی نے کہا خبر دی ہم کو حافظ ابوعبداللہ بن نجار نے کہا کہ عبداللہ جانی نے میری طرف لکھا اور میں نے اس کے خط سے نقل کیا وہ کہتا ہے کہ مجھ سے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ جس طرح میں پہلے تھا اب بھی جنگلوں میں رہوں کہ نہ میں لوگوں کو دیکھوں نہ وہ مجھے دیکھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ چاہا کہ لوگوں کو فائدہ پہنچے کیونکہ میرے ہاتھ پر یہود ونصاریٰ میں سے پانچ سو سے زیادہ مسلمان ہوئے ہیں اور میرے ہاتھ پر ایک لاکھ سے زائد لچے شہدے تائب ہوئے ہیں اور یہ بڑی نیکی ہے۔

رافضیوں کا رجوع کرنا

خبر دی ہم کو ابومحمد احمد بن صالح بن حسن تمیمی بادرانی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن بغدادی مشہور موزہ فروش نے کہا کہ میں نے شیخ عمر کیمانی سے سناوہ کہتے تھے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلسیں اس امر سے خالی نہ ہوتی تھیں۔ یہود ونصاریٰ مسلمان ہوتے تھے چور ڈاکو وغیرہ شریر لوگ توبہ کرتے تھے اور رافضی وغیرہ اپنے عقائد سے رجوع کیا کرتے تھے۔

یمن کے راہب کا ایمان لانا

آپ کے پاس ایک راہب (درویش نصاریٰ یہود) آیا اور مجلس میں آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا پھر اس نے لوگوں سے کہا کہ میں یمن کا رہنے والا ہوں۔ میرے دل میں اسلام

قوی ہوا اور میرا ارادہ پختہ ہوگیا کہ میں اسی کے ہاتھ پر مسلمان ہوں گا جو کہ اہل یمن سے میرے گمان میں بہتر ہو۔ میں اس گمان میں متفکر بیٹھا تھا کہ اتنے میں نیند مجھ پر غالب ہوگئی۔ تب میں نے عیسیٰ بن مریم صلوات اللہ علیہ کو دیکھا وہ فرماتے ہیں کہ اے سنان! تم بغداد کو جاؤ اور شیخ عبدالقادر جیلی کے ہاتھ پر مسلمان ہو جاؤ کیونکہ وہ اس وقت تمام زمین والوں سے بہتر ہیں۔

غیبی آواز

وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں ۱۳ نصاریٰ آئے اور آپ کے ہاتھ پر مجلس وعظ میں مسلمان ہوئے۔ پھر کہنے لگے کہ ہم مغرب کے علاقہ کے نصاریٰ ہیں۔ ہم نے اسلام کا ارادہ کیا لیکن ہم کو تردد تھا کہ کہاں جا کر اسلام لائیں۔ تب ہم نے ہاتف کی آواز سنی اور اس کو دیکھتے نہ تھے۔ وہ کہتا ہے کہ اے کامیاب گروہ تم بغداد کو جاؤ اور شیخ عبدالقادر کے ہاتھ پر مسلمان ہو جاؤ کیونکہ ان کی برکت سے تمہارے دلوں میں وہ ایمان دیا جائے گا کہ جو اور جگہ حاصل نہ ہوگا۔

مجلس میں شور برپا ہونا

خبر دی ہم کو شیخ صالح ابوعبداللہ محمد بن کامل بن ابی المعالی بن محمد حسین بیانی نے کہا کہ میں نے شیخ عارف ابومحمد مفرج بن نبہاں بن رکاف شیبانی بیانی سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا شہرہ ہوا تو بغداد کے سو مشہور فقیہ و دانا اس لیے جمع ہوئے کہ ہر ایک ان میں سے مختلف فنون میں مسئلہ پوچھے جو ایک دوسرے کے سوا ہو کہ ان مسائل سے آپ کو بند کریں۔ وہ سب مل کر آپ کی مجلس وعظ میں آئے۔ میں اسی دن وہیں موجود تھا۔ جب مجلس قائم ہوئی تو شیخ مراقبہ میں ہوئے اور آپ کے سینہ سے ایک نور کی بجلی چمکی جس کو وہی شخص دیکھتا تھا جس کو خدا تعالیٰ چاہتا تھا ان سو فقیہوں کے سینہ پر اس کا گزر ہوا جس پر اس کا گزر ہوا اس کی حالت تو یہ ہوئی کہ مبہوت اور بے قرار ہوگیا۔ پھر سب کے سب ایک دم چلا اٹھے اور اپنے کپڑے سب نے پھاڑ ڈالے۔ سروں کو برہنہ کیا۔ آپ کی طرف کرسی تک گئے اور اپنے سروں کو آپ کے پاؤں پر رکھ دیا اور ایک دم مجلس میں شور برپا ہوگیا۔ میں نے خیال کیا کہ

MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

بغداد اس آواز سے گونج اٹھا۔ تب شیخ نے ہر ایک کو سینہ سے لگایا۔ یہاں تک کہ آخر تک پہنچے۔ پھر آپ نے ہر ایک سے یہ کہا کہ تمہارا مسئلہ یہ تھا اس کا یہ جواب ہے۔ یہاں تک کہ سب کے مسائل بیان کر دیئے۔

جب مجلس ختم ہو گئی تو میں ان فقہا کے پاس آیا اور ان سے حال پوچھا تو کہنے لگے کہ جب ہم مجلس میں بیٹھے تو ہم نے اپنے تمام علم کو کھو دیا۔ یہاں تک کہ گویا ہم کو کبھی علم تھا ہی نہیں۔ پھر جب آپ نے ہم کو سینہ سے لگایا تو وہ تمام علم جو جاتا رہا تھا پھر واپس آ گیا۔ آپ نے وہ تمام مسائل بیان کر دیئے جو ہم آپ کے لیے تیار کر کے لائے تھے اور ان سب کے ایسے جواب دیئے جن کو جانتے نہ تھے۔

کرسی پر استغراق کی حالت

خبر دی ہم کو شریف ابو عبد اللہ محمد بن خضر بن عبد اللہ حسینی موصلی نے کہا کہ میں نے شیخ عارف ابو القاسم محمد بن احمد بن علی جہنی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کی کرسی کے نیچے بیٹھا کرتا تھا۔ آپ کے نقیب ہوتے تھے۔ ان میں سے دو نقیب آپ کی کرسی کی دونوں سیڑھیوں پر بیٹھا کرتے تھے اور اس طرح ہر وہی شخص بیٹھ سکتا تھا جو کہ ولی ہو یا صاحب حال ہو۔ آپ کی کرسی کے نیچے ایسے مرد بیٹھا کرتے تھے گویا کہ ہیبت وجلال میں شیر ہیں۔ ایک بار آپ وعظ کی حالت میں کرسی پر استغراق کی حالت میں ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپ کے عمامہ کا ایک پیچ کھل گیا اور آپ کو معلوم نہ ہوا۔ تب تمام حاضرین نے اپنے عمامے اور ٹوپیاں کرسی کے نیچے پھینک دیئے۔ اور جب آپ اپنے وعظ سے فارغ ہوئے تو اپنے عمامہ کو درست کر لیا اور مجھ سے فرمایا کہ اے ابو القاسم! لوگوں کے عمامے اور ٹوپیاں دے دو۔ میں نے سب کو دے دیئے لیکن ایک ٹوپی میرے پاس رہی جس کو میں نہیں جانتا تھا کہ کس کی ہے۔ اور مجلس میں کوئی رہا بھی نہیں۔ تب مجھ کو شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ مجھے دے دے میں نے وہ آپ کو دے دی۔ آپ نے اس کو اپنے کندھے پر رکھ دیا تو وہ غائب ہو گئی۔ میں اس سے حیران رہ گیا اور جب شیخ کرسی پر سے اترے تو آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ دھر کر یہ کہا میرے ہاتھ پر تکیہ لگا اور فرمایا کہ اے ابو القاسم! جب مجلس والوں نے اپنے عمامے اتار دیئے تو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ایک ہماری بہن نے اصبہان میں اپنی ٹوپی اتار کر پھینک دی تھی۔ پھر جب میں نے لوگوں کے عمامے واپس کردیئے اوراس کی ٹوپی کو اپنے کندھے پر رکھ لیا تو اس نے اصبہان سے اپنا ہاتھ بڑھایا اوراس کو اٹھالیا۔

آپ کی مجلس میں علماء ومشائخ کا حاضر ہونا

خبر دی ہم کو شریف ابوالعباس احمد بن شیخ ابوعبداللہ محمد بن ازہری حسینی نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہا کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں عراق کے بڑے بڑے مشائخ اورمشہور علماء اورصدر مفتی حاضر ہوا کرتے تھے جیسے شیخ بقا بن بطو' شیخ ابوسعد قیلوی، شیخ علی بن ہیتی، شیخ نجیب الدین عبدالقادر سہروردی شیخ ابی حکیم بن دینار، شیخ ماجد کردی، شیخ مطر باذرانی' قاضی ابویعلی محمد بن فراء' قاضی ابوالحسن علی بن دامغانی، امام ابوالفتح بن منتہی وغیرہم اور بغداد میں کوئی مشہور شیخ ایسا نہ تھا کہ آپ کی مجلس میں حاضر نہ ہوتا ہو میں نے شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی کو بغداد میں داخل ہوتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا لیکن میں نے ان کو طفسونج میں کئی مرتبہ دیکھا کہ دیر تک چپ چاپ بیٹھے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں اس لیے چپ رہتا ہوں کہ شیخ عبدالقادر کے کلام کو سنوں اور میں نے شیخ عدی بن مسافر کو لائش میں کئی مرتبہ دیکھا کہ وہ اپنے حجرہ سے نکل کر پہاڑ کی طرف جاتے اورعصا سے ایک دائرہ کھینچ لیتے اور فرماتے کہ جو شخص یہ چاہے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے کلام کو سنوں اس کو چاہیے کہ اس دائرہ میں آجائے۔ تب اس میں ان کے بڑے بڑے مرید داخل ہوتے۔ شیخ کے کلام کو سنتے اس کو لکھ لیتے اوراس دن کی تاریخ لکھ لیتے۔ بغداد میں آتے اوراس دن میں جو لوگوں نے شیخ کے کلام کو نقل کیا ہوا ہوتا مقابلہ کرتے تو برابر وہی نکلتا۔ اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اس وقت میں کہ شیخ عدی دائرہ میں داخل ہوتے۔ اپنے مجلس والوں سے فرماتے کہ شیخ عدی بن مسافر کی آنکھ تم لوگوں میں ہے۔ (میں کہتا ہوں) کہ کتاب کے شروع میں میں نے اس موقع میں کہ شیخ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ "میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے"۔ اس میں تامل کرنا کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت کا مالک ہے۔

سبز پرندوں کا وعظ میں آنا

خبر دی ہم کو شیخ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن منظور نے کہا کہ میں نے شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

الفتح ہروی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے وعظ فرمایا۔ یہاں تک کہ اپنے کلام میں مستغرق ہوگئے اور فرمایا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو سبز پرندے کو بھیج دے۔ وہ میرے کلام کو سن لے تو وہ کرسکتا ہے۔ ابھی یہ آپ کا کلام پورا نہ ہوا تھا۔ یہاں تک کہ ایک سبز پرندہ خوبصورت آیا۔ آپ کی آستین میں داخل ہوا اور نہ نکلا۔

آپ نے مجلس میں ایک دن وعظ فرمایا۔ بعض لوگوں میں سستی پائی تو فرمایا کہ اگر اللہ سبحانہ، چاہتا تو سبز پرندوں کو بھیج دیتا۔ میرا کلام سنتے تو ایسا کرسکتا ہے۔ آپ نے ابھی تک پورا کلام نہ کیا تھا۔ یہاں تک کہ سبز پرندوں سے مجلس بھر گئی۔ حاضرین مجلس نے ان کو دیکھ لیا۔

پرندے کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا

وہ کہتے ہیں کہ ایک دن آپ خدائے تعالیٰ کی قدرت کا حال بیان کررہے تھے۔ لوگوں پر آپ کے کلام کی ہیبت وتواضع چھا گئی اور مجلس میں عجیب خلقت کا پرندہ گزرا۔ بعض لوگ اس پرندہ کے دیکھنے سے شیخ کے کلام سے غافل ہوگئے۔ تب آپ نے فرمایا کہ معبود کی عزت کی قسم اگر میں چاہوں اور اس پرندے سے کہوں کہ تو مرجا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجا تو فوراً مرجائے۔ ابھی آپ نے کلام پورا نہ کیا تھا کہ وہ پرندہ زمین پر ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گر پڑا۔

اہل مجلس کا چلاّ اُٹھنا

خبر دی ہم کو شیخ الحسن علی بن یحییٰ بن ابی القاسم ازجی نے کہا خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ ابوصالح نصر نے کہا کہ میں نے اپنے چچا ابوعبداللہ عبدالوہاب سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے بلاد عجم کی طرف سیر کی اور مختلف علوم حاصل کیے۔ پھر جب میں بغداد میں آیا تو میں نے اپنے والد سے کہا کہ میں چاہتا ہوں۔ آپ کے سامنے لوگوں کو وعظ سناؤں۔ آپ نے مجھ کو اذن دیا۔ تب میں کرسی پر چڑھ گیا اور علوم ومواعظ کا جس قدر خدا نے چاہا بیان کیا۔ میرے والد بھی سنتے تھے لیکن کسی کا دل نرم نہ ہوا اور نہ کسی کے آنسو نکلے۔

تب اہل مجلس میرے والد کی خدمت میں جھلا کر عرض کرنے لگے کہ آپ ہی کچھ بیان فرمائیں۔ پھر میں اتر پڑا اور والد کرسی پر چڑھے اور آپ نے یہ فرمایا کہ میں کل روزہ دار تھا۔ یحییٰ کی والدہ نے میرے لیے چند انڈے تلے ہوئے تھے اور ایک پیالی میں ڈال کر ایک مٹی

کے برتن میں رکھ دیئے۔ بلی آئی اس کو پھینک دیا وہ ٹوٹ گئی۔ اتنا کہنا تھا کہ تمام اہل مجلس چلا اٹھے۔ پھر جب آپ اترے تو میں نے آپ سے اس بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ اے بیٹے تم کو اپنے سفر پر ناز ہے کیا تم نے وہاں کا سفر کیا ہے اور اپنی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر آپ نے فرمایا کہ اے فرزند جب میں کرسی پر چڑھا تو میرے دل پر اللہ عزوجل کی طرف سے ایک بجلی چمکی جس نے میرا دل فراخ کر دیا۔ تب میں نے وہ بات بیان کی جو تم نے سنی ایسی بسط کے ساتھ جو کہ ہیبت کے ساتھ مقبوض تھی پھر وہ ہوا جو تم نے لوگوں سے دیکھا۔

وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں اکثر کرسی پر چڑھتا اور لوگوں کے سامنے طرح طرح کے علوم وفنون، اصول فقہ و وعظ بیان کرتا۔ والد بھی سنتے رہتے لیکن میرے کلام کا کسی کو اثر نہ ہوتا۔

پھر میں اترتا اور آپ کرسی پر چڑھتے اور فرماتے اے شجاعت کے طالب ایک گھڑی صبر کر۔ تب ایک دم اہل مجلس چلا اٹھے۔

میں آپ سے اس کی بابت پوچھتا تو مجھے فرماتے کہ تم اپنے اندر کلام کرتے ہو اور میں اوروں کے اندر ہو کر بولتا ہوں۔

جب مجلس وعظ میں کوئی آپ سے مسئلہ پوچھتا تو اکثر دفعہ فرماتے کہ میں اس پر کلام کرنے میں اللہ تعالیٰ سے اذن طلب کروں گا اور اخلاص کروں گا۔ پھر سر نیچا کر لیتے۔ آپ کی ہیبت طاری ہوتی اور وقار آجاتا۔ پھر اس مسئلے پر جیسے اللہ تعالیٰ چاہتا کلام کرتے۔

وہ کہتے ہیں کہ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ مجھے معبود کی عزت کی قسم جب تک مجھ سے یہ نہیں کہا جاتا کہ تم کو میرے حق کی قسم ہے وعظ کرو۔ میں نے تم کو رد کرنے سے محفوظ کر دیا ہے۔ تب تک میں وعظ نہیں کرتا اور مجھ سے کہا جاتا ہے کہ اے عبدالقادر! تم وعظ کرو تم سے سنا جائے گا۔

تجلیات کا ظہور

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن ازمرد نے کہا خبر دی ہم کو شیخ صالح بقیۃ السلف ابوالعباس احمد بن یوسف علی تخمی نہر ملکی نے کہا کہ میں نے شیخ بقا بن بطو رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ایک دفعہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ وہ دوسری سیڑھی پر بیٹھے ہوئے وعظ فرما رہے تھے میں نے دیکھا کہ پہلی سیڑھی بڑھ گئی۔ حتیٰ کہ جہاں تک آنکھ کام کرتی ہے اتنی بڑی ہو گئی۔ اس پر سبز سبندس (ریشمی باریک کپڑا) کا بچھایا گیا اور اس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم تشریف رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تجلی شیخ عبدالقادر کے دل پر ہوئی۔ آپ جھکے اور قریب تھا کہ آپ گر پڑیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روک لیا کہ کہیں گر نہ پڑیں۔ پھر لاغر ہوئے یہاں تک کہ چڑیا کی طرح ہو گئے۔ پھر پھولے یہاں تک کہ ڈرانی شکل پر ہو گئے۔ پھر مجھ سے یہ سب باتیں چھپ گئیں۔

کہتے ہیں کہ پھر شیخ بقا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے دیکھنے کی نسبت پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کی ارواح بشکل انسانی ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایک قوت دیا کرتا ہے کہ اس کے سبب سے وہ ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو اپنی قوت سے دکھاتا ہے۔ جن کی صورتیں جسمی ہوتی ہیں اور آنکھوں سے دیکھی جاتی ہیں۔ معراج کی حدیث اس پر دلیل ہے اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے لاغر ہونے اور بڑھنے کی بابت ان سے پوچھا گیا تو کہا کہ پہلی تجلی اس صفت پر تھی کہ اس کے شروع میں کوئی کام بغیر نبوی تائید کے ثابت نہیں رہ سکتا۔ اور قریب تھا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تدارک نہ فرماتے تو عنقریب شیخ گر ہی جاتے اور دوسری تجلی بصفت جلال بحیثیت موصول تھی۔ اسی لیے آپ لاغر ہو گئے۔ تیسری تجلی بصفت جمال تھی بحیثیت مشاہدہ، اسی لیے آپ بڑھ گئے یہ خدا کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

پاؤں میں میخ کا گڑ جانا

خبر دی ہم کو ابوالمکارم خلیفہ بن محمد بن علی حرانی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوطالب عبداللطیف بن محمد قبطی حرانی نے کہا خبر دی ہم کو ابوالفضل احمد بن قاسم بن عبدان قریشی بغدادی بزار نے کہا کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ چادر اوڑھا کرتے اور علماء کا لباس پہنا کرتے۔ عمدہ بیش قیمتی پہنتے تھے۔ میرے پاس آپ کا خادم ۵۵۸ھ میں سونا لایا اور کہا میں چاہتا ہوں کہ ایسا کپڑا ہو جو کہ فی گز ایک دینار کو آئے۔ اس سے ایک حبہ کم زائد نہ ہو میں نے اس کو دے دیا اور کہا کہ یہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

کس کے لیے لیتے ہو۔ اس نے کہا اپنے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے لیے۔ میں نے دل میں کہا کہ شیخ نے خلیفہ کے لیے بھی کوئی کپڑا نہ چھوڑا۔ یہ بات میرے دل میں ابھی پوری آئی بھی نہ تھی کہ میں نے اپنے پاؤں میں ایک میخ گڑھی ہوئی دیکھی۔ اس کے درد سے موت نظر آنے لگی۔ تمام لوگ جمع ہو گئے کہ اس کو میرے پاؤں سے نکالیں۔ مگر وہ نکال نہ سکے۔ میں نے کہا کہ مجھے اٹھا کر شیخ کی خدمت میں لے چلو۔ پھر جب میں شیخ کے سامنے ڈال دیا گیا تو آپ نے مجھے فرمایا کہ اے ابوالفضل! تم ہم پر دل سے کیوں اعتراض کرتے ہو۔ معبود کی عزت کی قسم ہے کہ میں نے کبھی لباس نہیں پہنا۔ یہاں تک کہ مجھ کو یہ کہا گیا ہے کہ تم کو ہمارے حق کی قسم ہے تو تم ایسی قمیص پہنو جس کی قیمت ایک دینار ہو۔

اے ابوالفضل! یہ کفن ہے اور میت کا کفن عمدہ ہونا چاہیے۔ اور یہ ہزار موت کے بعد ہے۔ پھر آپ نے میرے پاؤں پر ہاتھ پھیرا تو وہ میخ جاتی رہی اور درد موقوف ہو گیا پھر مجھے معلوم نہیں کہ کہاں سے وہ آئی تھی اور کدھر چلی گئی۔ میں اسی وقت چلنے پھرنے لگا۔ تب شیخ نے فرمایا کہ ہم پر اس کا اعتراض کرنا میخ کی شکل پر ظاہر ہو گیا۔

چھینک کا جواب

خبر دی ہم کو ابومحمد رجب بن ابی المنصور رازی اور ابوزید عبدالرحمن بن سالم بن احمد قرشی نے کہا ابومحمد نے خبر دی ہم کو دو شیخوں قاضی القضاۃ ابوصالح نصر اور شیخ ابوالحسن علی نانبائی نے ابوصالح کہتے ہیں کہ خبر دی ہم کو میرے والد عبدالرزاق نے اور ابوالحسن نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ عمر بزاز نے اور کہا ابوزید نے خبر دی ہم کو شیخ عالم ابواسحاق ابراہیم بن سعید دلدی تغلبی حنبلی نے دمشق میں ان سب نے کہا کہ ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ علماء کا لباس پہنا کرتے اور چادر اوڑھتے خچر پر سوار ہوتے ان کے سامنے نشان اٹھایا جاتا تھا۔ بڑی کرسی پر آپ وعظ فرمایا کرتے۔ آپ کے کلام میں جلدی اور بلندی ہوتی تھی۔ آپ کی باتیں سنی جاتی تھیں۔ جب آپ بولتے تو سب چپ کر جاتے اور جب حکم دیتے تو سب آپ کے حکم کی تعمیل کے لیے جلدی کرتے۔ جب آپ کو کوئی سخت دل دیکھتا تو نرم ہو جاتا۔ اور جب تو نے ان کو دیکھا تو گویا تمام لوگوں کو دیکھ لیا۔ جب آپ جامع مسجد جاتے تو بازاروں میں تمام لوگ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کھڑے ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ سے آپ کے وسیلہ سے مطالب کی دعا مانگتے۔آپ کی آواز عمدہ روش اور خاموشی تھی۔آپ کو جمعہ کے دن مسجد میں چھینک آئی اور آپ کی چھینک کا جواب لوگوں نے دیا۔حتیٰ کہ مسجد میں بڑا شور پڑ گیا۔وہ یہ کہتے تھے کہ خدا تم پر رحم کرے اور تمہارے سبب رحم کرے۔خلیفہ مستنجد جامع مسجد کے ایک حجرہ میں تھا۔اس نے کہا کہ یہ شور کیسا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو چھینک آئی ہے۔سو یہ اس کے لیے آواز ہے۔

آپ کا رُعب

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن ازدمر محمدی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بغدادی صوفی مشہور سقا نے کہا کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ بڑی ہیبت والے تھے۔جب کسی کی طرف دیکھتے تو آپ کے رعب کے مارے قریب تھا کہ کانپنے لگے اور اکثر دفعہ کانپ اٹھا کرتا تھا۔اور جب آپ بیٹھتے تو آپ کو ایسے لوگ گوشہ چشم سے دیکھتے کہ گویا شیر ہیں اور سب سے بڑھ کر یہی لوگ آپ کے حکم کی تعمیل کرنے دوڑتے۔(رضی اللہ عنہم اجمعین)

آپ رضی اللہ عنہ کے اصحاب کی بزرگی اور خوشخبری

خبر دی ہم کو ابو محمد سالم بن علی بن عبداللہ دمیاطی صوفی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ صالح ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بغدادی مشہور ابن حمامی نے بغداد میں اور شیخ ابوالحسن علی نانبائی اور شیخ ابوعمر وعثمان مشہور پستہ قد دونوں حاضر تھے اور سنتے تھے۔ابن الحمامی فرماتے ہیں کہ میں نے ۵۵۸ھ میں نہر دمشق کو خواب کی حالت میں دیکھا کہ میں ان دنوں بچہ تھا کہ اس کا پانی تمام خون اور پیپ بن گیا ہے۔اس کی مچھلیاں سانپ اور کیڑے بن گئی ہیں وہ بڑھتی جاتی ہے۔ میں اس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں مجھے نہ پکڑ لے یہاں تک کہ ہم اپنے مکان پر آئے۔تب مجھ کو مکان کے اندر سے ایک شخص نے پنکھا دیا اور کہا اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔میں نے کہا کہ وہ مجھے نہیں اٹھائے گا۔اس نے کہا کہ تیرا ایمان تجھے اٹھائے گا۔تب میں نے اس کی ایک طرف کو پکڑ لیا۔تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں ان کے پاس تخت پر اپنے مکان میں ہوں اور میرا خوف جاتا رہا۔میں نے کہا کہ آپ کو اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھ پر آپ کے سبب احسان کیا آپ کون صاحب ہیں۔انہوں نے فرمایا میں تیرا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پھر میں آپ کی ہیبت سے کانپنے لگا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ میں اس کی کتاب اور آپ کی سنت پر مروں آپ نے فرمایا کہ ہاں، اور تیرا شیخ، شیخ عبدالقادر ہے۔ یہ تین دفعہ فرمایا۔

پھر میری آنکھ کھل گئی اور یہ قصہ میں نے اپنے باپ کے پاس بیان کیا۔ ہم چلے کہ شیخ کی زیارت کریں۔ یہ وہ دن تھا کہ جس میں سرائے میں آپ نے وعظ فرمایا تھا۔ تب ہم نے آپ کو پایا کہ آپ وعظ فرماتے تھے۔ ہم آپ کے قریب اس لیے نہ جاسکے کہ لوگوں کا بڑا ہجوم تھا۔ اس لیے ہم لوگوں کے اخیر میں بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنا کلام قطع کیا اور فرمایا کہ ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ اور ہماری طرف اشارہ کیا۔ میں اور میرا باپ لوگوں کی گردنوں کو پھاندتے ہوئے آپ کی خدمت میں کرسی تک لائے گئے۔

آپ نے ہم کو بلایا میرا باپ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں پیچھے تھا۔ آپ نے میرے باپ سے کہا کہ اے ابلہ! تم ہمارے پاس بلا دلیل نہیں آئے۔ اس کو آپ نے اپنا قمیص پہنا دیا اور مجھ کو وہ چادر کہ آپ کے سر پر تھی پہنا دی۔ ہم لوگوں کے درمیان بیٹھ گئے۔ میرے والد نے دیکھا تو جو آپ نے اس کو پہنایا تھا وہ الٹا تھا۔ اس نے ارادہ کیا کہ اس کو سیدھا کر کے پہن لے۔ اس سے کہا گیا کہ صبر کر یہاں تک کہ لوگ چل دیں۔

جب شیخ کرسی پر سے اترے تو میرے باپ نے ارادہ کیا کہ اس کو لوگوں کی گڑ بڑ میں درست کرتے دیکھا تو وہ سیدھا ہے۔ تب اس کو غشی ہوگئی اور لوگ اس سے بے قرار ہوگئے۔

پھر شیخ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس لاؤ ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ اولیاء کے قبہ میں بیٹھے ہیں۔ وہ رباط میں ایک قبہ تھا۔ جو اس نام سے اس لیے مشہور تھا کہ اس میں کثرت سے اولیاء اللہ اور مردان غیب شیخ کی زیارت کے لیے آتے رہتے تھے۔

پھر آپ نے میرے باپ سے فرمایا کہ جس کے رہنما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور اس کا شیخ عبدالقادر ہو تو اس میں کرامت کیسے نہ ہو اور یہ تیری کرامت ہے۔ دوات کاغذ آپ نے منگوائی اور ہم کو آپ نے خرقہ کی سند لکھ دی۔ رضی اللہ عنہ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خبر دی ہم کو شریف ابوعبداللہ محمد بن شیخ ابوالعباس حضر بن عبداللہ حسینی موصلی نے کہا خبر دی ہم کو میرے والد نے کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشواء ابوالنجیب عبدالقاہر بن عبداللہ سہروردی نے بغداد میں ۵۵۱ھ میں اور خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابومحمد عبداللطیف بن علی بن عبداللہ عبدائم ہمدانی صوفی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابومحمد عبداللطیف بن شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر بن عبداللہ سہروردی فقیہ صوفی نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہا کہ شیخ حماد دباس رضی اللہ عنہ سے ہر رات کو ایسی آواز سنائی دیتی تھی جس طرح کہ شہد کی مکھی کی آواز آتی ہے۔ تب ان کے مریدوں نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے ۵۸۰ھ میں کہا اور آپ ان دنوں ان کے پاس رہتے تھے کہ آپ شیخ سے اس کی بابت دریافت کریں۔ انہوں نے آپ کو جواب دیا کہ میرے بارہ ہزار مرید ہیں۔ میں ان کے نام ہر رات شمار کیا کرتا ہوں اور جس کو خدا کی طرف ضرورت ہو اس کے لیے سوال کرتا ہوں۔ جب کوئی میرا مرید گناہ کرتا ہے تو اس پر ایک مہینہ نہیں گزرتا۔ حتیٰ کہ وہ یا مرجاتا ہے یا توبہ کر لیتا ہے۔ یہ اس خوف کے مارے کرتا ہوں کہ کہیں اس گناہ میں بڑھتا نہ جائے۔

تب ان سے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر مجھ کو اللہ تعالیٰ یہ مرتبہ دے گا تو میں اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے عہد کروں گا کہ وہ میرے مریدوں کو قیامت تک توبہ پر مارے۔ اور میں ان کا اس میں ظاہر ہوں۔ پھر شیخ حماد نے کہا مجھ کو خدا نے اس پر گواہ بنایا ہے کہ تم کو عنقریب یہ مرتبہ عنایت کرے گا اور اپنے مرتبہ کا سایہ ان پر چھائے گا۔

سات پشت تک جنت کا حصول

خبر دی ہم کو ابومحمد عبدالواحد بن صالح بن یحییٰ قرشی بغدادی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ محی الدین ابوعبداللہ محمد بن علی مشہور توحیدی نے بغداد میں کہا خبر دی ہم کو میرے ماموں قاضی القضاۃ ابوصالح نصر نے اور شیخ ابوالقاسم ہبۃ اللہ مشہور ابن المنصوری نے میرے ماموں نے کہا کہ خبر دی ہم کو عبدالرزاق اور میرے چچا عبدالوہاب نے کہا قاسم نے خبر دی ہم کو تینوں شیخوں شیخ ابوالسعو د حریمی شیخ ابوعبداللہ محمد بن قائد اوانی شیخ ابوالقاسم عمر بزاز نے ان سب نے کہا کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ قیامت تک اپنے مریدوں کی اس بات کے ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی شخص بغیر توبہ کے نہ مرے گا اور ان کو یہ بات دی گئی ہے کہ ان کے مرید اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ان کے مریدوں کے مرید سات پشت تک جنت میں داخل ہوں گے۔

مرید کی پردہ پوشی

اور فرمایا کہ میں اپنے مرید کے مریدوں کا سات پشت تک ہر ایک امر کا ذمہ دار ہوں۔ اور اگر میرے مرید کا پردہ مشرق میں کھل جائے اور میں مغرب میں ہوں تو اس کو چھپاتا ہوں۔ ہم کو حال اور قدر کے لحاظ سے حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنی ہمتوں سے اپنے مریدوں کی حفاظت کریں۔ جو شق ہو جائے۔ وہ شخص کہ جس نے مجھے دیکھا ہے یا اس کو دیکھا ہے کہ جس نے مجھے دیکھا ہے یا اس کو دیکھا ہے کہ جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا ہے۔ میں اس شخص پر حسرت کرتا ہوں کہ جس نے مجھے نہیں دیکھا۔

بارگاہِ رب العزت میں پیشی

خبر دی ہم کو ابوالعقاف موسیٰ بن شیخ ابی المعالی عثمان بن موسیٰ بقاعی پھر دمشقی نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے دمشق میں کہا خبر دی ہم کو شیخ صالح ابو محمد داؤد بن علی بن احمد بغدادی مشہور بافندہ نے بغداد میں کہا کہ میں نے خواب میں ۵۴۸ھ میں شیخ معروف کرخی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس لوگوں کے حالات آتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ پھر مجھ سے کہا اے شیخ داؤد! تم اپنا حال بیان کرو کہ میں خدا کے یہاں پیش کروں۔ میں نے کہا کیا میرے شیخ کو معزول کر دیا گیا۔ یعنی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو۔

انہوں نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم ان کو معزول نہیں کر دیا گیا۔ پھر میں جاگا اور صبح کے وقت شیخ کے مدرسہ میں آیا اور آپ کے دروازہ پر بیٹھا کہ آپ کو اس امر کی اطلاع دوں۔ آپ نے مجھ کو اندر ہی سے پہلے اس سے کہ میں آپ کو دیکھوں یا کلام کروں پکار کر فرمایا کہ اے داؤد! تیرے شیخ کو نہ معزول کیا ہے اور نہ معزول کریں گے۔ اور لا اپنا قصہ کہ میں اس کو اللہ عزوجل کے سامنے پیش کروں۔ خدا کی قسم میں نے خدا کی جناب میں کبھی کوئی اپنے مرید یا غیر کا ایسا قصہ پیش نہیں کیا اور اس کے بارے میں ایسا سوال نہیں کیا کہ ردّ ہوا ہو۔

آپ کی دعا اور خرقہ کی برکت

خبر دی ہم کو ابوالفتوح نصر اللہ بن ابی المحاسن یوسف بن خلیل بن علی بغدادی ازجی نے کہا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خبر دی ہم کو شیخ ابو العباس احمد بن اسماعیل بن حمزہ ازجی مشہور ابن طبال نے بغداد میں کہا کہ خبر دی ہم کو امام حافظ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق بن شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ نے کہا میرے والد نے اپنے فرزند یحییٰ کی والدہ سے بدھ کی رات ۹ شعبان ۵۵۰ھ کو کہا کہ میرے لیے چاول پکاؤ وہ کھڑی ہوئیں اور آپ کے لیے چاول پکائے۔ آپ کے دستر خوان کو بھر دیا اور سو گئیں۔ جب آدھی رات ہوئی تو دیوار پھٹی اس میں سے ایک مرد نکلا جس نے وہ کھانا سب کھالیا۔ پھر وہ جانے لگا تب آپ نے فرمایا کہ ان سے ملو اور اپنے لیے دعا کراؤ میں ان سے دیوار کے باہر ملا وہ دیوار سے ایسے نکلے جس طرح داخل ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ کے والد کی دعا اور ان کے خرقہ کی برکت سے اس نیکی تک جو تم دیکھتے ہو پہنچا ہوں۔

جب میں نے صبح کو اس امر کا ذکر شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے کوئی ایسا خرقہ کسی کے سر پر کسی کے ایسے ہاتھ سے جس میں کہ جلد تاثیر فتح و برکت کی ہو تمہارے باپ کے سوا نہیں دیکھا اور بے شک خدا تعالیٰ نے ستر مردوں پر اس دن کی رات میں ایک ہی وقت میں بڑی فتح نصیب کی تھی جنہوں نے ان سے خرقہ پہنا تھا اور شیخ نے ان کے سروں پر جو ہاتھ رکھا تھا۔ اس کی وجہ سے ان کو بڑی عنایت ہوئی تھی اور جس دن سے کہ میں آپ کے باپ کو دیکھتا ہوں۔ اس دن سے بڑھ کر کوئی برکت والا دن نہیں دیکھا۔

آپ سے تعلق نجات کا سبب

خبر دی ہم کو شیخ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن منظور کتانی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابی الفتح ہروی نے دمشق میں کہا کہ میں نے شیخ پیشوا ابوالحسن علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ سے بغداد میں سنا کہ کسی شیخ کے مرید اپنے شیخ سے اس قدر نیک بخت نہیں جس قدر کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مرید اپنے شیخ سے ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے شیخ پیشوا ابوسعد قیلوی رضی اللہ عنہ سے بغداد میں سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ عالم اعلیٰ سے اسی بات کو لے کر لوٹتے تھے کہ جو آپ سے تعلق پیدا کرے گا وہ نجات پائے گا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ پیشوا ابقا بن بطو رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے تمام مریدوں کو نیک بختوں کے لشکر میں چمکتی ہوئی پیشانی اور ہاتھ پاؤں والے دیکھا ہے۔

رحمت کے سمندر میں غوطہ زن

خبر دی ہم کو ابوالبرکات یونس بن سالم بن علی بن محمد تمیمی بکری موصلی مقری اور ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسین بن محمد دمشقی نے ان دونوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابوالمفاخر عدی بن شیخ ابی البرکات نے موصل میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہا کہ میں نے اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ سے ۵۵۴ھ میں ان کے حجرہ میں جو کہ پہاڑ میں تھا سنا وہ فرماتے تھے کہ مشائخ کے مریدوں سے جو شخص مجھ سے سوال کرے کہ میں اس کو خرقہ پہناؤں تو پہنا دوں گا مگر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مریدوں کو نہیں پہناؤں گا کیونکہ بے شک وہ رحمت میں غوطہ زن ہیں اور کیا کوئی سمندر کو چھوڑ کر نالیوں پر آتا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ سے عقیدت بخشش کا ذریعہ

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن شیخ ابی الجد مبارک بن یوسف بطائحی حداوی شافعی نے کہا خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ ابوصالح نصر نے بغداد میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ عبدالرزاق نے اور خبر دی ہم کو دو بڑے شیخوں ابومحمد حسن بن ابی عمران موسیٰ بن احمد قرشی خالدی اور ابوالقاسم محمد بن عبادہ انصاری حلبی نے ان دونوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ پیشوا ابوالحسن علی قرشی نے دمشق میں کہا کہ فرمایا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے ایک کاغذ دیا گیا جو اتنا بڑا تھا کہ جہاں تک نگاہ پہنچے اس میں میرے اصحاب اور مریدوں کے نام تھے جو قیامت تک ہونے والے تھے اور مجھ سے کہا گیا کہ سب کو تمہارے لیے بخش دیا گیا۔

اور میں نے مالک' دوزخ کے داروغہ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس میرا کوئی مرید ہے۔ اس نے کہا نہیں مجھے معبود کی عزت وجلال کی قسم ہے۔ کہ میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جس طرح آسمان کا زمین پر اگر میرا مرید عمدہ نہیں تو میں عمدہ ہوں۔ مجھے اپنے ربّ کی عزت وجلال کی قسم کہ میرے قدم میرے رب کے سامنے برابر رہیں گے۔ یہاں تک کہ مجھ کو

اور تم کو جنت کی طرف لے جائیں گے۔

ستر مرتبہ غسل کرنا

خبر دی ہم کو شریف ابو العباس احمد بن شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابی الغنائم محمد حسینی دمشقی نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے دمشق میں کہا کہ ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے ایک مرید کو ستر مرتبہ خواب میں احتلام ہوا۔ وہ ہر دفعہ ایک ایسی عورت کو دیکھتا ہے جس کو پہلے نہ دیکھا تھا۔ ان میں سے بعض عورتوں کو تو پہچانتا تھا اور بعض کو نہیں پہچانتا تھا۔

جب صبح ہوئی تو وہ شیخ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا کہ اس کی شکایت کرے۔ تب اس کے ذکر کرنے سے پہلے ہی فرمایا کہ تم اس کو برا نہ مناؤ کیونکہ میں نے لوح محفوظ میں تیرے نام کو دیکھا تھا اور اس میں یہ تھا کہ تو ستر بار فلاں فلاں عورت سے زنا کرے گا۔

آپ نے ان عورتوں کا نام وحال بھی اس کے سامنے بیان کیا۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا جس نے تیرے لیے بیداری سے وہ نیند کی طرف بدل دیا۔

میرے ربّ کا وعدہ

خبر دی ہم کو ابو الفضل منصور بن احمد بن عطاء اللہ بن عبدالجبار نے بغداد میں کہا خبر دی ہم کو عمران کیمیاتی اور بزار نے بغداد میں ۵۹۲ھ میں ان دونوں نے کہا کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ کوئی شخص آپ کا نام لیتا ہے لیکن نہ تو آپ کا اس نے ہاتھ پکڑا ہے اور نہ آپ کا خرقہ پہنا ہے تو کیا وہ آپ کا مرید کہلا سکتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جو شخص میری طرف منسوب ہو اور میرا نام لے اس کو اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔ اور اس پر مہربانی کرے گا اگرچہ وہ برے عمل پر ہے اور وہ منجملہ میرے مریدوں کے ہے۔ بے شک میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میرے مریدوں اور میرے ہم مذہبوں اور میرے دوستوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

آپ رضی اللہ عنہ سے منسوب حضرات کا مقام

خبر دی ہم کو ابو محمد رجب بن منصور داری نے کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں شیخ پیشوا ابو عبدالرحیم عسکر بن عبدالرحیم نصیبنی نے نصیبین میں اور شیخ ابوالحسن مشہور موزہ فروش نے وہاں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

پر کہا ابو عبد الرحیم نے خبر دی ہم کو تینوں شیخوں حافظ تقی الدین ابو محمد عبد الغنی بن عبد الواحد مقدسی اور امام موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن قدامہ مقدسی نے دمشق میں اور شیخ صالح ابو عبد الملک زیال بن ابی المعالی بن راشد عراقی نے بیت المقدس میں ان سب نے کہا کہ ہم نے اپنے شیخ محی الدین عبد القادر جیلی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بغداد میں کرسی پر بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے ۵۶۱ھ کے مہینوں میں ان سے سوال کیا گیا تھا۔ اس شخص کی بزرگی کی نسبت جو آپ سے منسوب ہو جائے گا کہ ہمارا ایک انڈا ہزار کے بدلہ ہے اور چوزے کی کوئی قیمت نہیں ہو سکتی۔

آپ رضی اللہ عنہ کے سبب عذاب میں تخفیف

خبر دی ہم کو ابو عبد اللہ محمد بن عیسیٰ بن عبد اللہ قیمان بن علی ازرقی رومی حنفی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ جلیل ابن شیخ ابو العباس احمد بن علی صرصری نے وہاں پر ۶۲۹ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہا کہ میں نے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ کوئی مسلمان اگر میرے مدرسہ کے دروازہ پر سے گزر جائے تو قیامت کا عذاب اس سے خفیف کیا جائے گا۔

آپ کی خدمت میں ایک جوان آیا۔ آپ سے کہنے لگا کہ میرا باپ فوت ہو گیا ہے۔ میں نے اس کو آج رات خواب میں دیکھا ہے اور بیان کیا کہ اس کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔ اس نے مجھ سے کہا ہے کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور میرے لیے آپ سے دعا طلب کرو۔

آپ نے اس سے فرمایا کہ کیا وہ میرے مدرسہ پر سے گزرا تھا۔ اس نے کہا جی ہاں۔ تب آپ چپ کر گئے۔ پھر اگلے دن اس کا فرزند آیا اور کہنے لگا کہ میں نے اس کو آج رات خوش و خرم دیکھا ہے اور اس پر سبز حلہ ہے۔ اس نے مجھ سے کہا ہے کہ مجھ سے عذاب دفع کیا گیا ہے اور جو تو لباس دیکھ رہا ہے وہ ببرکت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ مجھے پہنایا گیا ہے۔ پس اے میرے فرزند! تم کو لازم ہے کہ ان کی ملازمت اختیار کر پھر شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں اس سے عذاب کی تخفیف کروں گا جو مسلمان مدرسۃ المسلمین پر سے گزرے گا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کہا گیا کہ اس نے ایک قبر میں سے میت کی آواز سنی ہے کہ چند دن سے مقبرہ باب نواج میں دفن کی گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ کیا اس نے میرا خرقہ پہنا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے۔ آپ نے فرمایا کہ زیادتی کرنے والا خسارہ کے زیادہ لائق ہے۔ اور ایک گھڑی سر نیچے کیا۔ آپ کو ہیبت نے ڈھانک لیا اور آپ پر وقار نمایاں ہوا پھر فرمایا کہ فرشتوں نے مجھ سے کہا ہے کہ اس نے آپ کا چہرہ دیکھا ہے اور آپ سے اس کو حسن ظن تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب اس پر مہربانی کی ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ لوگ اس کی قبر کی طرف پھر کئی بار گئے۔ مگر اس کے بعد کبھی آواز نہ آئی۔

اقوام عالم کے نام آپ رضی اللہ عنہ کا فرمانِ ذیشان

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن یوسف بن عبداللہ قطائی زبیدی اصل بغدادی مولد و مکان نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن علی بن سلیمان نانبائی بغدادی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشوا ابوالحسن جوسقی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے پاس شیخ علی بن الہیتی، شیخ بقا بن بطو رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ تب مجھ کو شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر طویلہ میں میرا ایک ایسا نر جانور ہے جس کے برابر کوئی اور قوی نہیں اور ہر ایک زمین میں میرا ایک ایسا گھوڑا ہے کہ جس سے کوئی بڑھ کر نہیں۔ ہر ایک لشکر میں میرا ایک سلطان ہے جس کی کوئی مخالفت نہیں کرسکتا اور ہر منصب میں میرا ایک ایسا خلیفہ ہے جس کو معزول نہیں کیا جاتا۔

سب سے زیادہ آپ رضی اللہ عنہ کے اصحاب و مرید

خبر دی ہم کو ابومحمد قاسم بن شیخ ابی احمد عبداللہ بن احمد بن علی ہاشمی بغدادی حرمی حنبلی نے کہا کہ خبر دی ہم کو نیک بخت شیخوں شیخ ابومحمد عبدالکریم بن منصور بن ابی بکر بغدادی محدث مشہور اثری، شیخ کمال الدین ابوالحسن علی بن محمد بن وضاح شہربانی نے بغداد میں جامع منصور میں ان سب حضرات نے کہا کہ ہم شیخ پیشوا ابومحمد صالح بن ادریس یعقوبی کی خدمت میں وہاں پر ۶۲۰ھ میں تھے۔ تب شیخ صالح ابوحفص عمر مشہور ثریدہ آئے پھر اس سے شیخ علی نے کہا کہ ان

سب کے سامنے اپنی خواب بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے گویا قیامت قائم ہے۔ انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتیں میدان قیامت میں آ رہی ہیں۔ انبیاء کے پیچھے دو دو آدمی اور ایک آدمی بھی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ کی امت اتنی ہے جیسے سیل باراں اور ان میں مشائخ ہیں۔ ہر شیخ کے ساتھ ان کے مرید ہیں کہ جن کی تعداد اور انوار و رونق مختلف ہے۔ ایک شخص مشائخ میں سے آئے ہیں جن کے ساتھ بہت لوگ ہیں۔ دوسروں سے وہ زائد ہیں۔ میں نے اس کی بابت پوچھا تو کہا گیا کہ یہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب و مرید ہیں۔ تب میں آگے بڑھا اور کہا کہ اے میرے سردار! میں نے مشائخ میں آپ سے بڑھ کر کسی کو زیادہ بارونق نہ پایا اور نہ ان کے اتنے مرید عمدہ ہیں جس قدر آپ کے مرید ہیں۔ پھر آپ نے یہ شعر مجھے سنائے۔

اذ کان منا سیّد فی عشیرۃ علاھا وان ضاق الخناق حماھا

جب کوئی ہمارا سردار کسی قبیلہ میں ہو تو ان سے وہ بڑھ جائے گا اگرچہ خناق اس کی حفاظت کو تنگ کر دے۔

وما اختبرت الا واصبح شیخھا وما افتخرت الا دکان فتاھا

مجھ کو جب آزمایا گیا تو میں ان کا شیخ ہوا اور میں جب ہی فخر کرتا ہوں کہ ان کا جوان ہوتا ہوں۔

وما ضربت بالا برقین خیامنا فاصبح مأوی الطارقین سوھا

ہمارے خیمے کسی میدان میں ایسے نہیں لگائے گئے کہ آنے والوں کا ٹھکانا ان کے سوا کہیں اور جگہ ہو۔

وہ کہتے ہیں کہ پھر میں جاگ اٹھا اور وہ شعر مجھے یاد تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ شیخ محمد واعظ درزی اس دن وہاں حاضر تھے۔ ان سے شیخ علی بن ادریس نے کہا کہ اے محمد! تم شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی زبان پر اپنے اشعار میں اس مضمون کو ادا کرو پھر انہوں نے یہ شعر پڑھے۔

ھنیئا لصبحی انی قائد الرکب اسیر بھم قصد الی لانزل الجب

میرے دوستوں اور مریدوں کو مبارک ہو کہ میں قافلہ کا سالار ہوں۔ میں ان کو فراخ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

منزل کی طرف لیے جاتا ہوں۔

واکنفهم و اکل فی شغل أمره　　وانزلهم فی حضرة القدس من قرب

میں ان کو پناہ میں لیتا ہوں ایسے حال میں کہ ہر شخص اپنے حال میں مشغول ہے میں ان کو حضرت قدس میں قرب کے درجہ تک اتارتا ہوں۔

ولی معهد کل الطوائف دونه　　ولی منهل عذب المشارب والشرب

اور میرا ہر گروہ کے لیے عہد ہے اس کے سوا اور برا چشمہ ہے جس کا گھاٹ اور پانی شیریں ہے۔

واهل الصفا یسعون خلفی و کلهم　　له همة امضی من الصارم الغضب

اہل صفا میرے پیچھے سعی کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کی ایسی ہمت ہے جو کہ تیز تلوار سے زیادہ کام کرنے والی ہے۔

پھر اس کو شیخ علی نے کہا کہ تم نے بہت اچھا کہا اور تم نے جو کچھ کہا سچ کہا ہے۔

رحمانی نور

خبر دی ہم کو ابوحفص عمر بن شیخ ابوالمجد مبارک بن احمد علی نصیبنی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوعبدالرحیم عسکر نصیبنی نے وہاں پر اس نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد عبدالجبار بن شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے بغداد میں۔ وہ کہتے ہیں کہ میری ماں جب اندھیرے مکان میں داخل ہوتیں تو ان کے لیے ایک شمع ظاہر ہوتی اور وہ مکان میں روشنی پاتیں۔

ایک دفعہ میرے والد مکان میں گئے اور شمع کو دیکھا جب آپ کی نگاہ اس پر پڑی تو وہ بجھ گئی۔

آپ نے فرمایا کہ یہ نور جو تو دیکھتی ہے یہ شیطان ہے جو تمہارے خدمت کرتا ہے لیکن میں نے اب اس کو تجھ سے پھیر دیا ہے۔ میں نے اس کے بدلے ایک رحمانی نور تم کو دے دیا ہے۔ ایسا ہی اس کے ساتھ میں کرتا ہوں جو کہ میری طرف منسوب ہوتا ہے۔ [illegible] اس پر عنایت ہوتی ہے۔

آپ کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب کبھی والدہ اندھیرے مکان میں داخل ہوتیں تو اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

میں ایسا نور رہوتا جو کہ چاند کی طرح ہوتا تھا۔ اس مکان کے تمام اطراف کو بھر لیتا۔

میں اپنے اصحاب و مرید کا قیامت تک متکفل ہوں

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابی بکر ابہری پھر بغدادی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن علی نانبائی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالقاسم عمر بزار نے بغداد میں کہا کہ میں نے اپنے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے کئی دفعہ سنا کہ میرے بھائی حسین حلاج کا پاؤں پھسل گیا لیکن ان کے زمانہ میں کوئی ایسا شخص نہ تھا کہ اس کے ہاتھ کو پکڑتا اور اگر میں اس کے زمانہ میں ہوتا تو میں ان کا ہاتھ پکڑ لیتا۔ اور میں اپنے اصحاب و مرید دوستوں میں سے قیامت تک ہر اس شخص کا متکفل ہوں جس کی سواری لڑکھڑا جائے اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہوں۔

سب کے فریادرس غوث الوریٰ

خبر دی ہم کو ابوالمعالی عبدالرحیم بن مظفر بن مہذب قرشی نے کہا خبر دی ہم کو حافظ ابوعبداللہ محمد بن محمود بن نجار بغدادی نے ان کے سامنے بغداد میں پڑھا جاتا تھا اور میں سنتا تھا وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو عبداللہ جبائی نے لکھا ہے اور میں نے اس کو اس کے خط سے نقل کر لیا۔

وہ کہتا ہے کہ میں ہمدان میں ایک مرد سے ملا جو کہ دمشق میں سے تھا جس کو ظریف کہتے ہیں وہ کہتا ہے کہ میں بشہ قرظی کو نیشا پور کے راستہ میں یا کہا کہ خوارزم کے راستہ میں ملا۔ اس کے ساتھ چودہ اونٹ شکر کے تھے۔ اس نے کہا کہ ہم ایسے جنگل میں اترے کہ خوفناک تھا جس میں کہ بھائی بھائی کے ساتھ خوف کے مارے نہیں ٹھہر سکتا۔ جب ہم نے شروع رات میں گھڑیوں کو اٹھایا تو ہم نے چار اونٹوں کو گم پایا جو کہ لدے ہوئے تھے میں نے ان کو تلاش کیا تو نہ پایا۔ قافلہ تو چل دیا اور میں اپنے اونٹوں کی تلاش کرنے کے لیے قافلہ سے الگ ہو گیا۔ ساربان نے میری حمایت کی اور میرے ساتھ ٹھہر گیا۔ ہم نے ان کو تلاش کیا لیکن کہیں نہ پایا اور جب صبح ہوئی تو میں نے شیخ یعنی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے قول کو ذکر کیا کہ (آپ نے فرمایا تھا) اگر تو سختی میں پڑے تو مجھ کو پکارنا تو تیری مصیبت جاتی رہے گی۔

تب میں نے کہا کہ اے شیخ عبدالقادر! میرے اونٹ گم ہو گئے۔ اے شیخ عبدالقادر! میرے اونٹ گم ہو گئے۔ پھر میں نے مطلع کی طرف جو دیکھا تو صبح ہو گئی تھی۔ جب روشنی ہو گئی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

تو میں نے ایک شخص کو ٹیلے پر دیکھا جس کے بڑے سفید کپڑے تھے۔ وہ مجھ کو اپنی آستین سے اشارہ کرتا ہے کہ اوپر آؤ۔ جب ہم ٹیلے پر چڑھے تو کوئی شخص نظر نہ آیا مگر وہ چاروں اونٹ ٹیلے کے نیچے جنگل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے ان کو پکڑ لیا اور قافلہ سے جا ملے۔

ابوالمعالی کہتے ہیں کہ میں شیخ ابوالحسن نانبائی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور اس حکایت کو میں نے ان سے بیان کیا۔ اس نے کہا کہ میں نے شیخ ابوالقاسم عمر بزار سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے سیّدی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جو شخص مجھ کو مصیبت میں پکارے اس کی مصیبت دور ہوگی۔ (یا میں دور کروں گا) اور جس تکلیف میں مجھے پکارے تو وہ تکلیف اس کی جاتی رہے گی۔ (یا کھول دوں گا)

صلوٰۃ غوثیہ

اور جو شخص کسی حاجت میں اللہ کی طرف میرا توسل کرے تو اس کی حاجت پوری ہوگی۔ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے پھر سلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے اور مجھ کو یاد کرے اور عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے اور اپنی حاجت مانگے تو خدا کے حکم سے اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔

اخلاقِ عالیہ

خبر دی ہم کو ابوالفتوح نصر اللہ بن ابی المحاسن یوسف بن خلیل بن علی بغدادی ازجی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالعباس احمد بن اسماعیل حمزہ بغدادی ازجی مشہور ابن بطال نے بغداد میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالمعمر مظفر منصور بن المبارک بن الفضل واسطی واعظ مشہور جرادہ نے کہا کہ میری آنکھوں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی عمدہ خُلق والا بڑے وسیع سینے والا، کریم النفس، مہربان دل، حافظ عہد و محبت نہیں دیکھا۔

آپ باوجود حالت قدر عالی مرتبہ وسیع علم ہونے کے چھوٹوں پر رحم بڑوں کی تعظیم کرتے تھے۔ خود سلام پہلے کہتے۔ ضعیفوں کے ساتھ بیٹھتے، فقراء سے بتواضع پیش آتے۔ کسی بڑے دنیادار آدمی کے لیے کھڑے نہ ہوتے اور کسی وزیر و سلطان کے دروازہ پر کبھی نہ جاتے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

چھت سے مٹی کا گرنا

میں ایک دن آپ کے دولت خانہ پر تھا۔ آپ بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے تھے کہ چھت پر سے مٹی گری۔ آپ نے تین دفعہ اس کو جھاڑ دیا۔ پھر چوتھی مرتبہ سر اٹھایا تو ایک چوہیا کو دیکھا جو وہاں پر پھر رہی ہے۔ تب آپ نے فرمایا کہ تیرا سر اسر اڑ جائے۔ پھر اس کا جسم ایک طرف اور سر ایک طرف گر پڑا۔

آپ نے لکھنا چھوڑ دیا اور رونے لگے میں نے کہا اے میرے سردار! آپ کیوں روتے ہیں۔ فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کسی مسلمان سے میرا دل رنجیدہ ہو تو اس کو بھی یہی موقع ہو جو اس چوہیا کو ہوا ہے۔

چڑیا کا مردہ ہو کر گرنا

خبر دی ہم کو ابو الرجا یعقوب بن ایوب بن احمد بن علی ہاشمی فاروقی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو الحسن علی بن سلیمان مشہور نانبائی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود بزار نے کہا کہ میرے سردار شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ ایک دن مدرسہ میں وضو کر رہے تھے تو ایک چڑیا نے آپ پر بول کیا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اوپر کو اٹھایا وہ اڑتی جاتی تھی تب وہ مردہ ہو کر گر پڑی۔ جب آپ نے وضو کر لیا تو بول کی جگہ کو دھو ڈالا اور اس کو اتار کر مجھے دے دیا اور حکم دیا کہ اس کو بیچ ڈال اور اس کی قیمت کو صدقہ کر دے۔ فرمایا کہ یہ اس کے بدلہ میں ہے۔

سب کچھ تیرا ہی ہے

خبر دی ہم کو ابو العفاف موسیٰ بن شیخ ابی المعالی عثمان بن موسیٰ بقاعی نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے دمشق میں ۶۱۴ھ میں کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں ابو عمر و عثمان صریفینی نے ابو محمد عبد الحق حریمی نے بغداد میں ان دونوں نے کہا کہ ہمارے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ روتے اور فرماتے تھے کہ اے میرے ربّ! میں اپنی جان کو تیرے لیے کیسے ہدیہ کروں حالانکہ برہان قاطع سے یہ بات ثابت ہے کہ سب کچھ تیرا ہی ہے اور اکثر دفعہ یہ شعر پڑھتے تھے۔

وما ینفع الاعراب لم یکن تقی   وما ضر ذا تقویٰ لسان معجم

اگر تقویٰ نہ ہو تو صاف صحیح بولنا کچھ مفید نہیں اور زبان غیر فصیح متقی شخص کو ضرر نہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

فقیر کا مال دار ہو جانا

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن یحییٰ بن ابی القاسم ازجی نے کہا خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ ابوصالح نصر نے کہا خبر دی ہم کو میرے والد عبدالرزاق نے کہا کہ میرے والد رضی اللہ عنہ نے بعد میں شہرت کے ایک ہی حج کیا ہے۔ اس میں چڑھنے اترنے میں آپ کی سواری کی باگ پکڑے ہوئے رہتا تھا اور جب حلہ میں پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو یہاں پر سب سے زیادہ فقیر گھر (کون سا) ہے۔ پھر ہم نے خرابہ میں ایک بالوں کا گھر پایا کہ جس میں ایک بوڑھا ایک بڑھیا اور ایک بچی تھی۔ تب میرے والد نے اس کے پاس اترنے کی اجازت مانگی اس نے آپ کو اجازت دی۔ آپ اور آپ کے ساتھی خرابہ میں اترے اس دن حلہ کے مشائخ و رئیس سردار آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے التجا کی کہ آپ ان کے مکان میں تشریف لے چلیں۔ آپ نے انکار کر دیا۔ شہر والے آپ کی خدمت میں بکریاں، گائیں، کھانا، سونا، چاندی، بیش قیمت کپڑے، سواریاں سفر کے لیے لائے اور ہر طرف سے لوگ آپ کی خدمت میں دوڑ کر آئے۔ شیخ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ میں ان گھر والوں کے لیے اپنی تمام ان چیزوں سے علیحدہ ہوتا ہوں۔ سب نے آپ سے کہا کہ ہم بھی ایسے ہی کریں گے۔ پھر آپ نے اس تمام مال کو ان کے لیے حکم دے دیا اور اس شیخ اور بڑھیا کے حوالہ کر دیا۔ آپ رات رہے اور صبح کو وہاں سے چل دیئے۔

پھر میں حلہ میں کئی سال کے بعد گیا اور دیکھا کہ وہ بوڑھا مرد سب سے بڑھ کر مالدار تھا۔ مجھے کہنے لگا کہ جو کچھ تم دیکھتے ہو یہ سب کچھ اس رات کی برکت ہے اور ان جانوروں نے بچے دیئے اور بڑے یہ سب انہیں میں سے ہیں۔

تمام ریزہ ستر اولیاء اللہ پر تقسیم کرنا

خبر دی ہم کو فقیہ ابوعلی اسحاق بن علی بن عبداللہ ہمدانی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ جلیل ابوالفضل اسحاق بن احمد علثی نے وہاں پر کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوصالح طلحہ بن مظفر نے کہا کہ ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے بغداد میں شروع میں کوئی چیز بیس دن تک کھانے کی نہ پائی اور نہ مجھے کوئی مباح چیز ملی۔ تب میں کسریٰ کے محل کے کھنڈر کی

طرف گیا کہ کوئی مباح چیز مل جائے۔ میں نے وہاں پر ستر اولیاء اللہ کو پایا۔ وہ سب کے سب یہی طلب کرتے تھے جو کہ میں طلب کرتا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ مروّت کی بات نہیں کہ میں ان کا مزاحم بنوں۔ پھر میں بغداد کو واپس آ گیا۔ مجھے ایک شخص ملا اور اس کو میں پہچانتا ہوں کہ یہ ہمارے اہل میں سے ہے۔ اس نے مجھے کچھ سونے کا (یا چاندی کا) ریزہ دیا اور کہا کہ یہ مجھ کو تمہاری والدہ نے دے کر تمہارے لیے بھیجا ہے۔

اس میں سے میں نے کچھ تو اپنے لیے رکھا اور باقی لے کر جلدی ایوان کسریٰ کے خرابہ کی طرف گیا اور وہ تمام ریزہ ان ستر اولیاء اللہ پر تقسیم کر دیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ یہ میری ماں نے بھیجا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ آپ لوگوں کے سوا اپنے آپ کو خاص نہ کروں۔

پھر میں بغداد کی طرف لوٹا اور جو ریزے میرے پاس تھے۔ اس سے کھانا خریدا اور فقراء کو میں نے آواز دی تو ہم سب نے کھایا۔ رات کو میرے پاس اس ریزہ میں سے کچھ باقی نہ رہا۔

فقہاء اور مہمانوں کی خدمت

خبر دی ہم کو ابوالفتوح نصر اللہ بن یوسف بن خلیل بن علی ازجی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالعباس احمد بن اسماعیل بن حمزہ ازجی مشہور ابن بطال نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد عبداللہ بن حسین بن ابی الفضل نے کہا کہ ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جب کوئی سونا لایا کرتا تو آپ اس کو فرماتے کہ اس کو مصلے کے نیچے رکھ دے اور آپ اس کو ہاتھ نہ لگاتے۔ جب آپ کا خادم آتا تو اس کو آپ فرماتے کہ مصلے کے نیچے جو کچھ ہے لے لے اور نانبائی کو دے دے۔

آپ کا غلام مظفر شیخ کے دروازہ کے پاس آ کر کھڑا ہوتا اور ایک طباق ہوتا جس میں کہ روٹیاں ہوتیں اور جب آپ کے پاس خلیفہ کی طرف سے خلعت آتی (کچھ نقدی) تو آپ فرماتے کہ یہ ابوالفتح حراسیہ کو دے دو اس سے آپ آٹا قرض لیا کرتے تھے اور فقہاء و مہمانوں کو کھانا کھلایا کرتے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

آپ کے گیہوں حلال ہونے کی وجہ سے ہوتے تھے جو کہ ہر سال آپ کے بازار کے بعض دوست اس کو کھیت میں بویا کرتے تھے اور بعض دوست اس کو پیسا کرتے تھے۔ ہر دن آپ کے لیے چار یا پانچ روٹیاں پکائی جاتی تھیں اور شیخ کی خدمت میں عصر کے وقت لائی جاتی تھیں۔ شیخ حاضرین پر ان میں سے ٹکڑا ٹکڑا تقسیم کر دیا کرتے اور باقی اپنے لیے رکھتے۔

جب آپ کے پاس کوئی تحفہ آتا تو تمام حاضرین پر اس کو تقسیم کر دیتے۔ ہدیہ کو قبول کر لیا کرتے اور اس کا عوض دیا کرتے نذروں کو قبول کر لیا کرتے اور ان میں سے کھالیا کرتے۔

فقیر کو اپنی قمیص اتار کے دے دینا

خبر دی ہم کو شریف ابو عبد اللہ محمد بن حضر حسینی نے کہا کہ خبر دی ہم کو میرے باپ نے اس نے کہا کہ میں سیّدی شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جامع مسجد میں جمعہ کے دن آیا۔ آپ کے پاس ایک سوداگر آیا اور کہنے لگا کہ میرے پاس مال ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ فقراء و مساکین کو تقسیم کر دوں اور یہ زکوٰۃ کا مال نہیں میں نے اس کا کسی کو مستحق نہیں پایا۔ آپ مجھے حکم دیں کہ میں اس کو دوں جس کو آپ چاہتے ہیں۔ شیخ نے فرمایا کہ اس کو مستحق اور غیر مستحق سب کو دے دے۔

وہ کہتے ہیں کہ آپ نے ایک فقیر شکستہ دل کو دیکھا تو فرمایا تمہارا کیا حال ہے۔ اس نے کہا کہ میں آج نہر کے کنارہ پر گیا اور ملاح سے میں نے سوال کیا کہ مجھ کو دوسری طرف لے جا اس نے انکار کیا۔ میرا دل بوجہ فقر کے شکستہ ہو گیا۔

ابھی فقیر کا کلام پورا نہ ہوا تھا کہ ایک شخص داخل ہوا جس کے پاس ایک تھیلی تھی جس میں تیس دینار تھے اور وہ شیخ کی نذر کر دیئے۔ شیخ نے فقیر سے کہا کہ یہ تھیلی لے جا اور اس کو جا کر ملاح کو دے دے اور اس سے کہہ دو کہ فقیر کو کبھی ردّ نہ کیا کر اور شیخ نے اپنا قمیص اتار کر فقیر کو دے دیا پھر اس سے بیس دینار کو خرید لیا۔

اہلِ مجلس میں سخت اضطراب

خبر دی ہم کو ابو عبد اللہ حسن بن بدران بن علی بغدادی نے کہا خبر دی ہم کو فقیہ ابو محمد عبد القادر عثمان تمیمی بردانی نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ ابو محمد عبد اللطیف بن احمد قرشی نے کہا کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہمارے شیخ، شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ ایک دن وعظ فرماتے تھے۔ لوگوں پر سستی داخل ہو گئی تب آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور یہ اشعار پڑھے۔

لاتسقنی وحدی فما عودتنی   انی اشح بها علی جلاسی

مجھ کو اکیلے نہ پلا کیونکہ مجھے تو نے اس بات کا عادی نہیں بنایا کہ میں اس سے حضار مجلس پر بخل کروں۔

انت الکریم وهل یلیق تکرما   ان یعبر الندماء دور الکاسی

تو کریم ہے اور کیا سخاوت کو یہ بات لائق ہے کہ ہم نشین پیالہ کے دور کی طرح گزر جائیں۔

وہ کہتے ہیں کہ پھر لوگوں میں سخت اضطراب ہوا اور بڑی بات ان میں داخل ہوئی۔ مجلس میں ایک شخص یا دو اشخاص مر گئے۔ تیمی راوی کا یہ شک ہے۔

آپ کے اوصاف

خبر دی ہم کو ابو غالب فضل اللہ بن احمد بن بیان مرتضی بن شکر اللہ ہاشمی بغدادی کرخی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن علی بن سلیمان نانبائی نے کہا کہ میں نے شیخ الاسلام عمر بزار سے سنا وہ کہتے تھے کہ جن وقتوں میں کہ ہم شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا کرتے تھے گویا کہ وہ خواب ہوتا تھا۔

اور جب ہم جاگے تو ان کو ہم نے گم کر دیا۔ ان کے اخلاق پسندیدہ تھے۔ ان کے اوصاف پاکیزہ تھے۔ ان کی ذات بری باتوں کی انکاری تھی۔ آپ کا ہاتھ سخی تھا۔ آپ ہر رات دستر خوان کے بچھانے کا حکم دیتے۔ مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتے ضعیفوں کے ساتھ بیٹھا کرتے۔ بیماروں کی عیادت کرتے۔ طلب علم پر صبر کرتے۔ ان کا ہم نشین یہ کبھی خیال نہ کرتا کہ کوئی شخص اس سے زیادہ آپ کے نزدیک مکرم ہے۔

اور آپ کے وہ اصحاب جو کہ غائب ہوتے ان کی خبر گیری کرتے ان کے حال دریافت کرتے۔ ان کی دوستی کی حفاظت کرتے۔ ان کی برائیوں کو معاف کرتے اور جو قسم کھائے ان کی تصدیق کرتے اور اپنا علم اس کے بارے میں مخفی رکھتے میں نے ان سے بڑھ کر کسی کو حیادار

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

نہیں پایا۔

وہ کہتے ہیں کہ شیخ عمر جب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے تو یہ شعر پڑھتے۔

الحمد للہ انی فی جوارفتی حامی الحقیقۃ نفاع و ضرار

کہ خدا کی حمد ہے کہ میں ایک ایسے جوان کی پناہ میں ہوں کہ حقیقت کا حامی اور نفع وضرر دینے والا ہے۔

لایرفع الطرف الاعند مکرمۃ من الحیاء ولا یخفنی علی عار

سوائے سخاوت کے آنکھ اوپر کو نہیں اٹھاتا۔ بوجہ حیا کے اور عار پر چشم پوشی نہیں کرتا۔

خبر دی ہم کو ابو محمد حسن بن ابی عمران موسیٰ بن احمد بن حسین مخزومی خالدی شافعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں شیخ ابوالحسن علی قرشی رضی اللہ نعہ کے پاس قاسیوں کے پہاڑ پر حاضر تھا۔ ان سے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے حالات دریافت کیے تو انہوں نے کہا آپ ظاہری خوبی والے ہمیشہ کشادہ رو، بڑے خوبصورت فراخ درگاہ آسان گرفت والے کریم الاخلاق، خوشبودار پسینہ والے، مہربان شفیق تھے۔ ہم نشین کی عزت کرتے تھے اور جب اس کو مغموم دیکھتے تو اس کو خوش کر دیتے۔ اس کے غم کو دور کر دیتے کسی کو ان سے بڑھ کر پاک زبان اور پاک لفظ نہیں دیکھا۔

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن ازدمر محمدی نے کہا کہ میں نے شیخ امام مفتی عراق محی الدین ابوعبداللہ محمد بن علی بن محمد بن جامد بغدادی توحیدی سے اس کے کلام کو ۶۳۱ھ میں اس کے خط سے لکھا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ جلد رونے والے' بڑے خوف کھانے والے' بڑی ہیبت والے' مقبول الدعا' کریم الاخلاق' خوشبودار پسینہ والے لوگوں میں سے فحش سے زیادہ دور رہنے والے، حق کی طرف لوگوں سے زیادہ قریب ہونے والے۔ جب اللہ تعالیٰ کے محارم کی ہتک کی جائے تو سخت پکڑنے والے' اپنے نفس کے لیے غصہ نہ کرتے تھے۔ اپنے رب کے بغیر انتقام نہ لینے والے تھے۔ سائل کو رد نہ کرتے تھے۔ اپنے رب کے بغیر انتقام نہ لینے والے تھے' توفیق آپ کی طالب تھی۔ تائید آپ کی مدد کرتی تھی۔ علم آپ کو تہذیب دینے والے تھا۔ قرب آپ کو ادب سکھانے والا تھا۔ حضوری آپ کا خزانہ تھی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

معرفت آپ کی پناہ تھی۔ خطاب آپ کا مشیر تھا۔ گوشہ چشم آپ کا سفیر تھا۔ انس آپ کا ہم نشین، فراخی دل آپ کا نسیم، صدق آپ کا جھنڈا تھا، فتح آپ کی دولت حلم، آپ کی صناعت تھی۔ ذکر آپ کا وزیر، فکر آپ کا ہم کلام، مکاشفہ آپ کی غذا، مشاہدہ آپ کی شفاء، آداب شریعت آپ کا ظاہر اوصاف حقیقۃ آپ کا باطن تھا اور یہ شعر کہتے

لِلّٰہ انت لقد رحبت جنابا وشرفت اصلاطا ھراو نصابا

اللہ رے آپ کی فراخی بارگاہ، آپ نے اصل پاک کو اور مرتبہ کو شرافت دی۔

وعظمت قدر اشامخاحتی اغتدی قوس الغمام لا خمصیك رکابا

بلند قدر کو آپ نے عظمت دی۔ یہاں تک کہ بادل کی کمان آپ کے پاؤں کی رکاب کو غذا دی گئی۔

وبنیت بیتا فی المعالی اصبحت زھر الکوکب حولہ اطنابا

تم نے بلندیوں میں گھر بنایا کہ روشن ستارے اس کے گرداگرد رسے بن گئے۔

یا ملبس الدنیا برونق مجدہ بعد المشیب فضارۃ وشبابا

اے وہ شخص کہ دنیا کو اس کے بڑھاپے کے بعد اپنی بزرگی کے رونق کا لباس پہنانے والے اور اس کو تازہ جوان بنانے والے۔

طلبتك ابکار العلی نجم الھدی وھی التی قد اعیت الطلابا

تم سے بلندی کی باکرہ لڑکیوں نے ہدایت کے ستارے مانگے اور وہ ایسی ہیں جنہوں نے طلب کرنے والوں کو تھکا دیا تھا۔

لما راتك حسلھا کفوالھا خطبت الیك وردت الخطابا

جب کہ اس کی خوبصورتیوں نے تجھ کو ان کا کفو دیکھا تو انہوں نے آپ کو پیغام نکاح دیا اور دوسرے پیغام والوں کو رد کر دیا۔

واتتك مسمحۃ القیاد مناقب کانت علی من امھن صبعابا

اور تیرے پاس تعریفیں جوانمردی کے ساتھ آئیں۔ وہ اس شخص پر کہ جو آسان سمجھے مشکل میں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رجل یروقك منظر اوجلالة ومکارما و خلائقا و خطابا

وہ ایسے شخص تھے کہ تم کو اپنے نظارہ اور جلالت و بزرگی و اخلاق و خطاب سے خوش کر دیں۔

و یری علیه من المحاسن ملبسا ومن المهابة و العلی جلبابا

ان پر خوبیوں کا لباس دیکھا جاتا ہے اور ان پر ہیبت و بلندی کی چادر ہے۔

آپ کے بعض مشائخ کے اسمائے گرامی

جان لے کہ خدا تجھ کو اپنی تائید سے مدد دے۔ تجھ کو اپنے لشکر میں سے بنا دے کہ بے شک قدرت کے ہاتھ نے بحر نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ایک موتی نکالا جس کی گرہ یتیم ہے۔ اس کی شرافت کا یکتا اس کی توحید کا بنا ہوا اس کے فرد کا یکتا تھا۔ اس کے مالک نے اس کو اپنے لیے خاص کیا اور اس کو قدس کے پڑوس سے پاک کیا۔ اپنی انس کی رونق سے اس کو روشن کر دیا۔ اپنی محبت سے اس کو صاف کیا۔ اپنے قرب کے لیے برگزیدہ کیا۔ اپنی رحمت کے لیے جذب کیا اور پکارا اس کو اپنے فضل سے اپنے وصل سے اس کو ہلاک کیا۔ اس کو اپنے علم و بھید سے معدنیات سپرد کیے۔ اس کو اپنے نور اور بہتری سے خوبصورتیوں کا لباس پہنایا پھر اس کے ہر اول بلندیوں اور فخر کے لشکر میں ظاہر ہوئے۔ وہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی پیشانی کی صبح سے ظاہر ہوا۔ تب اس سے کرامت کے ساتھ ملے۔ توفیق اس کے پیچھے اور آگے تھے۔ وہ ہمیشہ بخشش کی گود میں پرورش یافتہ تھے۔ نعمتوں کے دودھ سے غذا یافتہ، رعایت سے ڈھکے ہوئے، حمایت سے محفوظ، عنایت سے ملحوظ تھے۔

شیخ رضی اللہ عنہ ۴۸۸ھ میں تشریف لائے۔ وہ کیسے تشریف لائے۔ ان کی تشریف آوری سے جس زمین میں وہ اترے ان شہروں میں مقدمات سعادت متواتر نازل ہونے لگے۔ رحمت کے بادل اس پر پے در پے برسنے لگے۔ پس اس کے نئے پرانے عام طور پر آنے لگے۔

ان پر ہدایت کی بجلیاں دگنی ہوئیں۔ پھر اس کے ابدال و اوتاد روشن ہو گئے۔ اس کی طرف خوشنودی کے قاصد متواتر آنے لگے۔ ہر وقت اس کی عیدیں آنے لگیں اور ان کے معاہدوں سے رستہ کے نشانات واضح ہو گئے۔ اس کے طالب اور افراد فضیلت دیئے گئے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

اس کو بلندیوں نے اتارا۔ ایسے حال میں کہ اس کے مرتبوں کی گردن میں شرافت کے ہار تھے اور فضائل نے اس کو جگہ دی ایسے حال میں کہ اس کے مراتب کے سر کے تاج میں اس کی بلندی کے یکتا موتی ہیں۔ عراق کا دل آپ کے فراخ سینہ سے وجد کرتا ہے۔ ان کے دانت کی زبان ان کے چہرہ کے آنے سے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتی ہے۔

بمقد متحانهل السحاب واعشب العرق و زال الغي و اتضح الرشد

آپکے تشریف لانے سے بادل برس گیا اور عراق سیراب ہو گیا۔ گمراہی جاتی رہی ہدایت ظاہر ہو گئی۔

فعيد انهٔ رند و صحراء حمى وحصباوه لا دروا موهد شهد

اس کی لکڑیاں عود ہیں' اس کے جنگل چراگاہ و حفاظت ہیں' اس کے کنکر موتی ہیں' اس کے پانی شہد۔

يميس به صدر العراق صبابة وفي قلب نجد من محاسنة وجد

صدر عراق بوجہ عشق کے خراماں ہے اور نجد کے دل میں ان کی خوبصورتیوں سے وجد ہے۔

و في الشرق برق من محاسن نوره و في الغرب من ذكرى جلالته رعد

مشرق میں ان کے نور کی خوبصورتیوں کی بجلی ہے۔ اور غرب میں ان جلال کے ذکر سے لرزہ ہے۔

وہ علماءِ کرام جن سے آپ رضی اللہ عنہ نے علوم پڑھے

جب آپ نے جان لیا کہ علم کی حفاظت فرض اور بیمار نفوس کے لیے شفاء ہے کیونکہ وہ تقویٰ کے راستوں میں واضح تر راستہ ہے اور حجت کے لحاظ سے کامل تر ہے۔ دلیل کے لحاظ سے ظاہر تر ہے یقین کی بلند سیڑھی ہے۔ متقیوں کے اعلیٰ مدارج سے ہے۔ دین کے بڑے منصبوں میں سے ہے۔ ہدایت یافتوں کے بڑے فخریہ مراتب سے ہے۔ وہ مقامات قرب و معرفت تک جانے کیلیے سیڑھی ہے اونچی بارگاہ کے متولی بننے کے لیے وسیلہ ہے تو آپ نے اس کے حاصل کرنے میں پوری سعی کی۔ اس کے فروع واصول کو طلب کیا اور ایسے مشائخ کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قصد کیا جو کہ ہدایت کے جھنڈوں کے امام اور امامت کے علماء ہیں۔ آپ قرآن عظیم میں مشغول ہوئے یہاں تک کہ اس کو پختہ کرلیا۔ اپنی عقل سے اس کے باطن کو ظاہر کو جان لیا اور ان علماء سے فقہ پڑھی۔

ابوالوفا علی بن عقیل، ابوالخطاب محفوظ بن احمد کلوانی، ابوالحسن محمد بن القاضی ابن حسین بن حسین بن محمد فراء ابوسعد مبارک بن علی مخزومی رضی اللہ عنہم۔

ان سے ہر طرح کا علم مذہبی وخلافی فروعی واصولی حاصل کیا اور حدیث کو محدثین کی ایک جماعت سے سنا۔ ان میں سے ابوغالب محمد بن الحسن بن احمد بن حسن باقلانی، ابوسعد محمد بن عبدالکریم بن ختیش، ابوالغنائم محمد بن علی بن میموں رسی، ابوبکر احمد بن المظفر بن مسوس کھجور فروش، ابومحمد جعفر بن احمد بن حسین قاری سراج، ابوالقاسم علی بن احمد بن بیان کرخی ابوعثمان اسماعیل بن محمد بن احمد بن جعفر بن ملۃ اصبہانی، ابوطالب عبدالقادر بن محمد بن عبدالقادر بن محمد بن یوسف، اور ان کے چچا کے فرزند ابوطاہر عبدالرحمٰن بن احمد بن عبدالقادر بن محمد یوسف، ابوالبرکات ہبۃ اللہ بن مبارک بن موسیٰ سقطی، ابوالعز محمد بن مختار ہاشمی، ابوالفر محمد ابوغالب احمد ابوعبداللہ یحییٰ فرزندان امام ابوعلی حسن بن نبا ابوالحسین مبارک بن عبدالجبار بن احمد بن ابی القاسم صیرفی مشہور ابن الطیوری، ابومنصور عبدالرحمٰن بن ابی غالب محمد بن عبدالواحد بن حسن قزاز، ابوالبرکات طلحہ بن احمد عاقولی وغیرہم رضی اللہ عنہم۔

حصولِ علمِ طریقت

آپ نے ادب ابوزکریا یحییٰ بن علی تبریزی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا اور شیخ عارف پیشوائے محققین ابوالخیر حماد بن مسلم شیرہ فروش کی صحبت میں رہے۔ ان سے علم طریقت لیا اور ان سے تربیت پائی اور خرقہ شریف قاضی ابوسعد مبارک مخزومی کے ہاتھ سے پہنا۔

زمانہ کے زاہدوں کے سرداروں عارفین عجم وعراق کے بڑے بزرگوں کی ایک جماعت سے ملے کہ جن کے سبب شرافت وسرداری وعزت وفخر سے مکرم تائید یافتہ ہوئے۔ پس وہ شریعت کے حامی وددا ہیں۔ شریعت کے مددگار ومعاون ہیں۔ اسلام کے جھنڈے وارکان ہیں۔ حق کی تلواریں اور نیزے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پھر ہوشیاری سے ان سے علوم شرعیہ کے لینے کیلیے کھڑے ہوئے اور ان سے دینی فنون لینے میں دوام اختیار کیا۔ یہاں تک کہ اپنے اہل زمان سے بڑھ گئے اور اپنے ہم جنسوں میں خاص امتیاز حاصل کیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو لوگوں کے لیے ظاہر کیا۔ خاص و عام میں ان کو بڑی قبولیت دی۔ علماء کے نزدیک ان کی بڑی ہیبت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل سے زبان پر حکم ظاہر کر دیا اور اس کی قدرت کی علامات اللہ تعالیٰ سے ظاہر ہو گئیں۔ ان کی ولایت کے نشانات ان کی تخصیص کے گواہ۔ ان کا مجاہدہ میں قدم راسخ خواہشات نفسانیہ سے تنہائی، تمام مخلوق سے قطع تعلق مولیٰ کی طلب میں صبر بڑی سختیوں و بلا میں صبر جمیل، ہر اشغال کا پورے طور پر چھوڑ دینا تھا۔

پھر آپ اپنے استاد ابوسعد مخزومی کے مدرسہ کی طرف منسوب ہوئے اس کے گرداگرد مکانات اس کے مثل بڑھا دیئے۔ دولت مندوں نے اس کی عمارت بنانے میں اپنے مال خرچ کیئے۔ فقراء نے اس میں اپنے لیے کام کیا۔ تب وہ مدرسہ جو آپ کی طرف اب منسوب ہے مکمل ہو گیا۔ اس میں ۵۲۸ھ میں فراغت ہو گئی۔ وہاں پر درس وفتویٰ کے لیے بیٹھنے لگے۔ وعظ کے لیے وہاں بیٹھنے زیارت و نذروں کے لیے ان کا قصد کیا جاتا۔ وہاں پر آپ کے پاس علماء، وفقہاء و صلحاء کی ایک بڑی جماعت جمع ہو گئی جو کہ آپ کے کلام و صحبت سے نفع حاصل کرتی تھی۔ تمام اطراف سے آپ کی طرف طلبا قصد کرتے اور آپ سے سیکھتے اور سنتے۔ عراق کے مریدوں کی تربیت آپ تک ختم ہوئی۔ حقائق کی کنجیاں آپ کو دی گئیں۔ عارفین اور معارف کی باگیں آپ کے سپرد کی گئیں۔

مقام قطبیت پر فیض یاب

پھر آپ حکم و علم کے لحاظ سے قطب ہو گئے۔ غور کرنے اور فتویٰ دینے کے لیے آپ نقض و قطع کے طور پر کھڑے ہو گئے۔ علم پر فرع اور اصل کے لحاظ سے برہان قائم کیئے۔ حکم کو نقل و عقل کے طور پر بیان کیا۔ قول و فعل میں حق کی تائید کی۔ مفید کتابیں تصنیف کیں اور یکتا فوائد لکھے۔ ان کے ذکر سے رفیقوں نے باتیں کیں۔ زمانہ میں آپ کی خبریں پھیل گئیں۔ آپ کی طرف لوگوں کی گردنیں جھکیں۔ آپ کی خوبصورتیوں کے باغوں میں آنکھیں پاک ہو گئیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

آپ کے عجیب اوصاف میں زبانیں بولنے لگیں۔ بعض لوگ آپ کی تعریف کرتے تھے کہ آپ دو بیان اور دو زبانوں والے ہیں اور بعض یہ تعریف کرتے تھے کہ آپ کے دونوں جد اور دونوں طرف کریم ہیں۔ بعض آپ کو یہ لقب دے دیتے تھے کہ آپ دو برہانوں اور دو سلطانوں (حجتوں) کے صاحب ہیں اور بعض آپ کو یوں پکارتے تھے کہ آپ امام الفریقین و امام الطریقین ہیں۔ بعض نے آپ کا یہ نام رکھا ہے کہ آپ دو چراغ اور دو منہاج (راستہ) والے ہیں۔ پس زمانہ کے راستے آپ سے روشن ہو گئے اور دین کے طریقے انہیں سے بزرگ ہوئے علم کے مراتب آپ ہی سے بلند ہوئے اور شرع کے لشکر آپ ہی سے منصور ہوئے۔ اسی لیے علماء کی ایک بڑی جماعت آپ کی طرف منسوب ہوئی۔ بڑے بڑے فقہاء آپ کے شاگرد ہو گئے۔

پس جو علماء کہ آپ کی طرف منسوب ہوئے آپ سے شرعی علوم حاصل کیے۔ سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے سنی جہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا ہے یہ لوگ ہیں۔

خرقہ وعلم حاصل کرنے والے فقہاء وعلماء کا ذکر

(۱) شیخ امام پیشوا ابوعمرو عثمان بن مرزوق بن حمید بن سلامت قرشی وارد مصر جو کہ مشائخ کے جمال اور علماء کی زینت ہیں۔

خبر دی ہم کو ابوسعد عبدالغالب بن احمد بن علی الہاشمی نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ محی الدین ابوعبداللہ محمد نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ ابوصالح نصر نے کہا کہ میں نے اپنے باپ عبدالرزاق سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب میرے والد نے اس سال میں حج کیا جب کہ میں ان کے ساتھ تھا تو ان کے ساتھ عرفات میں شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق اور شیخ ابومدین ملے۔ ان دونوں نے ان سے خرقہ برکت پہنا تھا اور ان سے ایک خبر دمرویات سنی تھیں۔ دونوں ان کے سامنے بیٹھے تھے اور اسی اسناد کے ساتھ ابوصالح تک یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھ کو شیخ ابوالخیر سعد بن شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق نے کہا کہ میرے باپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہم سے ہمارے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے ایسا ایسا فرمایا تھا' اور میں نے اپنے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایسا ایسا کلام کرتے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

(۲) ایک قاضی ابویعلی محمد ابو محمد بن فراء جمال الاسلام فخرِ فقہا ہیں۔

خبر دی ہم کو ابو محمد سعد اللہ بن علی بن احمد ربعی فاروقی نے کہا خبر دی ہم کو ابو منصور عبداللہ بن ولید حافظ نے کہا خبر دی ہم کو ابو محمد عبدالعزیز بن اخضر حافظ نے کہا کہ میں نے قاضی ابویعلی محمد بن فراء سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے بہت کچھ سنا ہے اور میں نے آپ کے ارادہ کے موافق کہا ہے۔

(۳) ایک شیخ فقیہ ابوالفتح نصر بن فتیان بن مطرمثنی زاہدوں کے نشان فقہاء کے یکتا ہیں۔

خبر دی ہم کو شیخ ابوبکر بن شیخ ابوعبدالحق بن مکی صالح قرشی مصری نے کہا خبر دی مجھ کو میرے باپ نے کہا کہ میں نے شیخ وجیہہ داؤد بن صالح مقری نابینا سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں بغداد میں شیخ امام زاہد ابوالفتح بن المثنیٰ کے پاس آیا کرتا تھا۔ میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے اور بے شک ذکر کیا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا کہ وہ ہمارے شیخ اور شیخ الاسلام ہماری برکت ہمارے پیشواء اور ہم نے ان سے نفع حاصل کیا۔

(۴) ایک شیخ امام ابو محمد محمود بن عثمان جوتا فروش فقہاء و محدثین و زاہدوں کی زینت ہیں۔

خبر دی ہم کو ابوغالب محمد بن الحسن بن علی لخمی بغدادی نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابوسلیمان داؤد بن شیخ ابوالفتح سلیمان بن شیخ ابوعبداللہ عبدالوہاب نے اپنے باپ سے کہا کہ میں نے اپنے باپ عبدالوہاب سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ محمود جوتا فروش اور شیخ عمر فزال شیخ ابوالحسن فارسی، شیخ عبدالکریم فارسی شیخ ابوالفضل احمد بن صالح بن شافع جیلی حافظ سے سنا۔ یہ سب میرے والد کے مرید تھے اور ان سب نے ان سے علم حاصل کیا تھا۔ آپ سے سنا تھا۔ آپ کی کرامات کا ذکر کیا تھا۔

(۵) شیخ ابو محمد عبداللہ بن احمد بن خشاب ہیں جو کہ نحویوں اور لغویوں میں یکتا ہیں۔

خبر دی ہم کو ابو غالب احمد بن ابی جعفر بن ابی الرضا محمد بن احمد مشہور جدہ نے مقید میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے اپنے باپ سے کہا کہ ابو محمد بن عشاب نحوی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب تھے۔ ان سے روایت کرتے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

(۶) ایک حافظ ابوالخیر عبدالمغیث بن زہر بن زداد بن علوی حریمی ہیں۔ جو کہ اپنے وقت میں حافظ العراق ہیں۔

خبر دی مجھ کو ابوالرزاد نے کہا خبر دی ہم کو فقیہ فاضل محی الدین یوسف بن امام ابوالفرح بن جوزی نے کہا خبر دی ہم کو ابو ہریرہ محمد بن لیث دیناری نے کہا حافظ ابوالخیر عبد مغیث شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب تھے اور آپ کے ذکر کے بڑے حریص تھے۔

(۷) ایک امام یکتا ابوعمرو عثمان بن اسماعیل بن ابراہیم سعدی ملقب شافعی زماں۔

خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابوعبداللہ محمد نے کہا خبر دی ہم کو ابوعمرو عثمان نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ ابوالکریم مکی نے کہا کہ میرے والد رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے خرقہ لیا تھا۔ ان کی شاگردی کی تھی ان کی طرف سے پکارنے والے تھے۔

(۸) ایک شیخ بزرگ ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن ثابت مشہور ابن الکیرانی قاریوں اور زاہدوں کے جمال ہیں۔

(۹) ایک شیخ فقیہ ابومحمد رسلان بن عبداللہ بن شعبان ہیں جو کہ فقہاء و قراء زاہدوں کی زینت ہیں۔

خبر دی ہم کو ابوطالب عبدالعزیز بن سالم بن خلف مصری مقری نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ بزرگ ابومحمد عبدالعزیز بن ابراہیم بن عبداللہ کھجور فروش محدث مشہور بہ حکمت نے کہا کہ خبر دی ہم کو دو شیخوں شیخ ابوالفضیل عمر بن عبدالعزیز بن ہبۃ اللہ عسقلانی عادل اور شیخ ابوالمنصور ظافر بن طرخان بن حواب غسانی نے مصر میں ان دونوں نے کہا کہ شیخ ابوعبداللہ بن کیزانی اور فقیہ اسلان رحمۃ اللہ تعالیٰ نے تصرف کا خرقہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے لیا اور آپ کی کرامات بیان کیں۔ وہ دونوں جب کسی کو خرقہ پہناتے تھے تو کہتے تھے کہ ہمارے اور تمہارے شیخ، شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۱۰) ایک شیخ پیشوا ابوالسعود احمد بن ابی بکر حریمی عطار سراج الاولیاء ہیں آپ کی صحبت میں رہے ہیں۔ آپ سے تخریج کی ہے اور آپ سے سنا اور یہ بات اس سے زیادہ روشن ہے کہ اس کو بیان کیا جائے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

(۱۱)ایک شیخ پیشوا ابوعبداللہ محمد بن ابی المعالی ادانی شہید کے کھینچنے والے علماء مشائخ کے جمال فخر المتکلمین ہیں۔

ان کے آپ کی طرف منسوب ہونے کی اس قدر شہرت ہے کہ جس پر دلیل لانے کی ضرورت نہیں اور ترجمہ میں ان کا قصہ انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔

(۱۲)ایک شیخ ابوعبداللہ بن سنان مشہور ردینی ہیں جو کہ فقہاء وزاہدوں کے شیخ ہیں۔

خبر دی مجھ کو فقیہ ابومحمد عبدالجبار بن محمد علی قریشی مصری مؤدب نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالربیع سلیمان بن احمد بن علی سعدی مشہور ابن المغربل نے کہا کہ ہمارے شیخ ردینی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب تھے۔ ان کی عظمت کرتے اور جب ان کے مناقب کرتے تو یہ شعر پڑھتے تھے۔

حسنك لا تنقضی عجائبه كالبحر حدث عنه ولا حرج

تمہارے حسن کے عجائبات ختم نہیں ہوتے۔ اس کی مثال سمندر کی ہے کہ اس کی باتیں کراور کوئی حرج نہیں۔

(۱۳)ایک شیخ بزرگ ابوعلی حسن بن عبداللہ بن رافع انصاری دمیاطی ہیں جو کہ مشہور قصار (دھوبی) ہیں۔ مفتی سرحد سیّد المدرسین والاولیاء ہیں۔

خبر دی ہم کو ابومحمد طلحہ بن وزین عبدالرحیم جزری مصری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد عبدالعظیم بن شیخ ابومحمد عبدالکریم بن محمد مقری مشہور ابن الیایمی نے کہا کہ ابوعلی قصار شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب تھے اور لوگوں کو ان کی طرف منسوب ہونے کے لیے بلاتے تھے۔ ان سے میں نے کئی مرتبہ سنا وہ کہتے تھے کہ خدا کی تعریف ایمان و اسلام ہے اور کتاب وسنت پر ہے اور اس پر کہ ہم شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے دوستوں میں سے ہیں۔

(۱۴)ایک شیخ محمد ابوطلحہ بن مظفر بن غانم علثی ہیں جو کہ فقہاء ومحدثین وزاہدوں کے شیخ اور رکن ایمان ہیں۔

خبر دی ہم کو ابوعلی حسین بن سلیمان تمیمی حریمی نے کہا خبر دی ہم کو ابومحمد یوسف بن حسن علثی مقری نے کہا کہ شیخ طلحہ علثی شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے وہ ان کو دیگر مشائخ زمانہ پر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ترجیح دیتے تھے۔

(۱۵) ایک شیخ ابوالخلیل احمد بن اسعد بن وہب بن علی بغدی ہروی ہیں جو کہ قاریوں کے جمال ہیں وہ آپ کی طرف منسوب ہیں اور آپ سے علم حاصل کیا ہے۔

خبر دی مجھ کو فقیہ ابوالفضل احمد بن یوسف بن محمد ازجی نے کہا خبر دی ہم کو میرے چچا شیخ ابوالغنائم رزق اللہ بن محمد بن احمد بن علی نے کہا کہ میں نے امام ابومنصور عبدالسلام بن امام ابوعبداللہ بن عبدالوہاب سے سنا وہ کہتے تھے کہ مجھ کو بڑے شیخ احمد بن اسعد نے کہا کہ مجھ پر اللہ عزوجل نے مہربانی کی ہے۔ وہ تیرے دادا رضی اللہ عنہ کی صحبت کی وجہ سے ہے کیونکہ میں نے ان سے خرقہ و علم حاصل کیا ہے اور مجھ کو ان سے محبت تھی۔

(۱۶) ایک شیخ فاضل ابوالبقاء محمد ازہری صریفینی تاج العلماء ہیں ایک بڑے شیخ ابومحمد یحییٰ بن برکۃ محفوظ دبیقی بابصری ہیں جو کہ عراق کے جمال ہیں۔ یہ دونوں آپ کی طرف منسوب ہیں اور آپ سے علم حاصل کیا اور آپ سے سنا ہے اس کی مجھے خبر دی ہے۔ فقیہ ابونصر غانم بن فتح بن یوسف ہاشمی کرخی نے کہا خبر دی ہم کو شریف ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن منصوری خطیب نے اور اس کا ذکر کیا۔

(۱۷) ایک شیخ ابوالحسن علی بن احمد بن وہب ازجی رئیس اصحاب ہیں آپ کی صحبت میں رہے۔ آپ کے پاس شغل علم کرتے رہے۔ آپ سے حدیث سنتے رہے۔

اس کی مجھے خبر دی ہے ابوالمحاسن یوسف بن شعبان بن مضر بن علی ہلالی ماردینی نے کہا خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ ابوصالح نصر نے اور اس کا ذکر کیا۔

(۱۸) ایک قاضی القضاۃ ابوالحسن علی ہیں اور اس کے بھائی قاضی بزرگ ابومحمد حسن ہیں۔ یہ تینوں فرزندان قاضی ابوالحسن علی بن قاضی القضاۃ ابوعبداللہ محمد بن علی دامغانی تاج الائمہ سراج الاحکام والعلماء کے ہیں۔

خبر دی ہم کو ابواحمد عبدالملک بن فتیان بن عیسیٰ ازجی نے کہا خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن النفیس بن نورالدین یورومرماموتی نے کہا کہ دونوں قاضی ابوالحسن اور اس کے بھائی ابومحمد حسن دامغانی کی اولاد میں سے تھے۔ اگلے پچھلے سب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ذکر کرتے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ان کے ساتھ اپنی صحبت کا ذکر بھی کرتے تھے۔

اور قاضی القضاۃ ابوالقاسم عبدالمالک بن عیسیٰ بن ادریس ماردینی شافعی قاضیوں کے جلال اور اسلام کے جمال اور ان کے بھائی امام ابوعمرو عثمان شرف الاسلام فخر العلماء اور ان کے فرزند بڑے قاضی ابوطالب عبدالرحمٰن مفتی عراق پیشوا علماء ہیں۔

خبر دی ہم کو ابوطالب عبدالعزیز بن سالم مصری مقری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد عبدالعزیز بن ابراہیم کھجور فروش محدث نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالفضل احمد بن عبدالعزیز عسقلانی عادل رحمۃ اللہ علیہ نے مصر میں کہا کہ قاضی ابوالقاسم بن درباس اور اس کے فرزند شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب تھے۔ آپ کی کرامات کو ان دونوں نے لکھا ہے۔

(۱۹) ایک شیخ امام ابواسحاق ابراہیم بن مرہیل بن نصر مخزومی نابینا قاریوں فقہاء زاہدوں کے تاج اور صدر مدرسین ہیں۔ ان کے فرزند شیخ ابومحمد عبداللہ عدول وفقہاء کے شیخ ہیں۔

(۲۰) ایک شیخ ابوعبداللہ محمد بن شیخ امام رسلان بن عبداللہ فقیہ شافعی قاریوں صلحاء کی زینت ہیں۔ یہ سب آپ سے منسوب ہیں۔ اور ان سب نے آپ سے خرقہ لیا ہے۔ مجھے اس کی خبر دی شیخ صالح ابومحمد اسماعیل بن علی بن یوسف بن شبیب خرزمی مصری مودب نے کہا خبر دی ہم کو فقیہ مقری ابوالمہند صارم بن خلف بن علی انصاری نے کہا کہ میں نے شیخ ابوالثناء احمد بن میرۃ بن احمد مصری سے سنا اور اس نے اس کا ذکر کیا۔

(۲۱) ایک شیخ عالم ابوبکر عبداللہ بن نصر بن حمزہ تمیمی بکری صدیقی بغدادی مفتی عراق پیشوا سالکین ہیں۔ جنہوں نے خرقہ اور علم آپ سے حاصل کیا ہے اور آپ کی صحبت میں رہے۔ آپ سے تخریج کی۔ آپ سے سنا ہے میں نے اس بات کو ان کی کتاب میں پڑھا ہے جس کا نام ہے "انوار الناظر فی معرفت اخبار الشیخ عبدالقادر" رضی اللہ عنہ۔

(۲۲) ایک شیخ ابومحمد عبدالجبار بن ابی الفضل بن فرح بن حمزہ ازجی تقفی حصری شہید قاریوں اور فقہاء کے جمال ہیں۔ آپ سے علم حاصل کیا ہے۔ آپ سے سنا ہے آپ کی طرف منسوب ہیں۔ اس کی مجھے خبر دی ابوالفضل منصور بن احمد دوری نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابوالعباس احمد بن محمد بن سمدویہ صریفینی نے اسی طرح ذکر کیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

(۲۳) ایک فاضل فقیہ ابوالحسن علی بن ابی طالب بن ابراہیم بن نجار انصاری واعظ مفسر فخر الفقہاء ہیں۔ ان سے حکایت کی حافظ ابوطاہر سلفی نے بغداد کے عجمی مشائخ ہیں اور وہ امام ابوالفرج عبدالواحد بن محمد شیرازی کے پوتے ہیں۔ انہوں نے آپ سے خرقہ لیا ان سے فقہ پڑھی۔ ان سے حدیث سنی۔ ان کے خرقہ پہننے کا قصہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

(۲۴) ایک شیخ امام ابوعبداللہ عبدالغنی بن عبدالواحد مقدسی ہیں جو کہ امیر المومنین فی الحدیث پکارے جاتے ہیں۔ وہ حفاظ کے جمال سیّد العلماء اور یکتا مشائخ زاہدوں کے سلطان ہیں۔

(۲۵) ایک شیخ امام ابوعمرو محمد بن احمد بن محمد قدامہ مقدسی ہیں جو کہ یکتا علماء اور فقہاء کے جمال' زاہدوں کے نشان ہیں۔

(۲۶) ایک شیخ امام ابواسحاق ابراہیم بن عبدالواحد مقدسی ہیں جو کہ قراء فقہاء محدثین زاہدوں کے سردار ہیں۔

(۲۷) ایک شیخ امام موفق الدین ابومحمد عبداللہ بن احمد بن محمد قدامہ مقدسی ہیں جو کہ یکتاء ائمہ اور علماء قراء محدثین فرضین اولیاء کے چراغ ہیں۔

خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ شمس الدین ابوعبداللہ محمد مقدسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ عالم ربانی موفق الدین بن قدامہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اور حافظ عبدالغنی نے شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ایک ہی وقت میں خرقہ پہنا ہے۔ ہم نے فقہ ان سے پڑھی اور ان سے سنی ہے۔ ان کی صحبت سے نفع حاصل کیا ہے اور ان کی زندگی سے ہم نے پچاس راتوں سے بڑھ کر نہیں پایا۔

قاضی القضاۃ کہتے ہیں کہ مجھے یہی علم ہے کہ میرے والد اور شیخ ابوعمرو شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہی کی طرف منسوب ہیں۔

ایک بڑے قاضی ابوالفتح محمد بن قاضی بزرگ ابوالعباس احمد بن بختیار بن علی واسطی مشہور ابن المہند ائی بقیۃ السلف شیخ القضاۃ علماء کے جمال زاہدوں کے سردار ہیں۔

خبر دی مجھ کو ابوالجعد نصر بن مفتاح بن صخر بن مسدد علوی کرخی نے کہا کہ میں نے

ابوطالب عبدالرحمٰن بن ابوالفتح محمد بن عبدالسمیع ہاشمی واسطی عادل سے کہا کہ میں نے قاضی ابوالفتح بن مندائی سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر ہمارے سردار اور اس شخص کے شیخ ہیں کہ جس نے اس زمانہ میں یہ امر حاصل کیا ہے۔ وہ ان سے روایت کرتے تھے۔

ایک شیخ جلیل ابومحمد عبداللہ بن حسین بن ابی الفضل جبائی ہیں جو کہ شیخ المسندین والفقہا ہیں۔ ان کی صحبت میں رہے۔ ان کی شاگردی کی ان سے سنا ہے۔ ان سے فقہ پڑھی ہے۔ اس کی مجھے فقیہ ابوالفرج عبدالصمد بن احمد علی قطفنی بزار نے خبر دی ہے۔

کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالفتح نصر بن رضوان بن ثروان دارانی مقری نے پھر اس کا ذکر کیا۔

ایک شیخ فقیہ ابوالقاسم خلف بن عیاش بن عبدالعزیز مصری ہیں جو کہ فقہاء، قراء محدثین کے فخر اور بقیۃ السلف ہیں۔ ان سے خرقہ لیا اور ان سے علم حاصل کیا ہے۔ ہم نے اس کے خرقہ پہننے کا قصہ پہلے بیان کیا ہے۔

ایک شیخ امام نجم الدین ابوالفرج عبدالمنعم بن علی بن نصیر بن صیقل حرانی ہیں۔ جو کہ یکتا علماء اور فضلاء متکلمین کی زینت ہے۔ وہ ان کی طرف منسوب ہیں اور ان کو شیخ مانا ہے۔ اس کے فرزند ہمارے شیخ نجیب الدین ابوالفتوح عبداللطیف رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے اور اس کا ذکر کیا ہے۔

ایک شیخ پیشواء ابوالحسن علی بن ابراہیم بن حداد یمنی ہیں جو کہ مشائخ یمن کے استاد اور فقہاء و محدثین کے فخر ہیں۔

ایک شیخ جلیل ابومحمد عبداللہ اسدی بقیۃ السلف یمن کے چراغ فقہا محدثن کے شیخ ہیں۔

خبر دی مجھ کو فقیہ ابوالیمن برکات بن شیخ عارف ابومحمد عطیف بن زیاد مقری یمنی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ مجھ کو شیخ عبداللہ اسعدی نے کہا کہ جب میرے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا معاملہ یمن میں شروع ہوا تو میں نے شیخ علی بن حداد سے خرقہ لیا اور انہوں نے خرقہ ان سے (یعنی شیخ عبدالقادر سے) لیا اور انہیں سے تخریج کی ہے۔

اہل یمن کو ان کی طرف منسوب ہونے کو بلایا پھر یمن کی طرف خبر آئی کہ شیخ محی الدین

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عبدالقادر اس سال حج کرنے کو چلے ہیں۔ پھر میں نے حج کیا کہ ان کو دیکھوں۔ تب میں نے ان کو عرفات میں پایا اور ان سے خرقہ لیا اور ان سے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سنی اور اس کے سبب میں نے اس دن کو مشہور کیا۔ رضی اللہ عنہ

ایک شیخ ابوحفص عمر بن احمد یمنی ملقب بہ بحر اور علماء و صلحاء کے جلال ہیں۔

ایک شیخ ابومحمد مدافع بن احمد ہیں جو کہ فقہاء زہاد کے جمال ہیں۔

ایک شیخ ابواسحاق ابراہیم بن بشارۃ بن یعقوب عدنی مقری محدث بقیۃ السلف ہیں۔

ان سب نے خرقہ لیا ہے اور ان کی طرف منسوب ہیں۔

مجھ کو اس کی خبر فقیہ ابوعلی حسن بن غرفہ بن حسین زبیدی نے دی ہے۔ کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف ابومحمد عبداللہ بن مبارک کرمانی نے کہا کہ میں نے فقیہ صالح ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابی الصیف سے سنا اور اس کو ذکر کیا۔

ایک شیخ پیشواء ابوالقاسم عمر بن مسعود ابن ابی العز بغدادی مشہور بازار پیشواء اولیاء عمدۃ الفقہاء ہیں ان سے فقہ پڑھی اور ان سے تخریج کی۔

خبر دی مجھ کو شیخ امام شمس الدین ابوعبداللہ مقدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہ انہوں نے شیخ عمر بزار کے فتاویٰ کو بغداد میں دیکھا اور اس کی نسبت کی شہرت دلیل سے مستغنیٰ ہے۔

ایک شیخ صالح ابوعبداللہ شاہ میر بن محمد بن نعمان جیلانی فقیہ زاہد ہیں ان سے فقہ حاصل کی۔ ان سے علم حاصل کیا۔ انہیں کی طرف منسوب ہیں۔

اس کی خبر مجھ کو ابوموسیٰ عیسیٰ بن یحییٰ بن اسحاق قرشی ابن قائد الدوانی نے دی کہا خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد عبداللہ بن محمد بن حسن بادرانی قاضی القضاۃ نے پھر اس کا ذکر کیا رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

ایک پیشواء ابوعبداللہ بطائحی بعلبک کے رہنے والے مشائخ کے جمال اولیاء کے پیشوا فقہاء کے فخر ہیں۔ ان سے خرقہ و علم لیا ہے۔ مشائخ شام کو انہوں نے خرقہ پہنایا۔ وہ شام کے شیروں کے شیخ ہیں۔ وہ سلطان العارفین ابومحمد عبداللہ بن عثمان یونینی ہیں۔

ایک شیخ الشیخ امام ابومحمد ابراہیم بن محمود بعلبکی مشہور بطائحی ہیں جو کہ قرار کے شیخ فقہا محدثین کے جمال ہیں۔ ان کی نسبت شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسی مشہور ہے کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جس کے بیان کی ضرورت نہیں۔

ایک شیخ امام ابوالحرم مکی بن امام ابوعمرو عثمان بن اسماعیل بن ابراہیم سعدی ہیں جو کہ علماء محدثین زاہدوں کے جمال ہیں۔اس کے صاحبزادہ شیخ موفق الدین ابوالقاسم عبدالرحمٰن علماء و اولیاء کے سردار ہیں۔تصانیف مشہورہ کے نظم ونثر میں مصنف ہیں۔

ایک ابوالبقا صالح بہاؤالدین نورالاسلام زین العلماء ہیں۔

خبر دی مجھ کو شیخ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن منظور کتانی نے کہ شیخ ابوالحرم اور اس کے فرزند موفق کا یہ حال تھا کہ جب وہ کسی سے تصوف میں عہد لیتے تو یہ کہتے تھے کہ ہمارے پیشوا اور تیرے پیشواء شیخ عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ میں نے ان دونوں کے خط دو موقع پر دیکھے ہیں کہ جن میں ان دونوں کے خرقہ وصحبت کی نسبت شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی طرف مذکور ہے۔

ایک شیخ امام یکتا ابوالبقاء عبداللہ بن حسین بن عبداللہ عکبری بصری نابینا ہیں جو کہ فقہاء، نحویوں،فرضیوں،لغویوں،اصولیوں کے سردار ہیں۔وہ رحمہ اللہ مختلف علوم کے امام تھے۔ مفید تصانیف کے مصنف ہیں۔

شیخ ابوالبقاء کا مرید ہونا اور ہلاکت سے محفوظ ہونا

خبر دی ہم کو ابوالفضل بن منصور بن احمد دوری نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ فقیہ ابوالعباس احمد بن محمد بن سمدویہ صریفینی نے اور خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن ازدمر نے کہا کہ خبر دی ہم کو زین الدین عبداللہ بغدادی مشہور ابن المعالج نے ان دونوں نے کہا کہ ہم نے اپنے شیخ ابوالبقاء عکبری رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں ایک دن شیخ محی الدین عبدلاقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا پہلے میں کبھی حاضر نہ ہوا تھا اور نہ آپ کا کلام کبھی سنا تھا۔میں نے دل میں کہا کہ میں اس مجلس میں حاضر ہو کر اس عجمی کلام کو سنوں۔میں مدرسہ میں داخل ہوا اور دیکھا کہ آپ کلام کر رہے ہیں۔تب آپ نے اپنا کلام قطع کیا اور کہا کہ اے آنکھوں اور دل کے اندھے! تو اس عجمی کے کلام کو کیا سنے گا۔پھر میں نہ رہ سکا۔یہاں تک کہ آپ کی کرسی تک پہنچ گیا۔میں نے اپنا سر کھولا اور ان سے عرض کیا کہ مجھے آپ خرقہ پہنائیں۔تب آپ نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مجھے خرقہ پہنایا اور فرمایا کہ اے عبداللہ! اگر خدا تعالیٰ نے مجھے تمہارے انجام کی خبر نہ دی ہوتی تو تم ہلاک ہی ہو گئے ہوتے۔

ایک شیخ بزرگ ابومحمد عبدالرحمٰن ابن امام ابوحفص عمر بن غزال واعظ ہیں جو کہ فقراء و محدثین کی زینت ہیں۔

ایک شیخ ابوعبداللہ محمد بن شیخ امام ابومحمد محمود جوتا فروش ہیں جو کہ فقہاء محدثین کے جمال ہیں۔

ایک شیخ ابوالقاسم بن ابی بکر احمد بن ابوالسعادت احمد بن کرم بن غالب زین الاسلام فخر المحدثین ہیں۔

ایک اس کے بھائی شیخ ابوالعباس احمد بن شیخ ابوبکر احمد عمدۃ الحفاظ ہیں۔

ایک شیخ ابوبکر عتیق مشہور معتوق بن ابی الفضل رئیس الاصحاب و الفقہاء بندبجیون ازجیون یہ سب شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہیں اور ان سے ان سب نے سنا ہے۔

مجھے اس کی خبر ابوالخیر سعداللہ بن ابی غالب احمد بن علی ازجی نے دی ہے کہا خبر دی ہم کو شیخ محی الدین ابوعبداللہ محمد بن علی توحیدی نے کہا خبر دی ہم کو حافظ ابوالعباس احمد بن ابی بکر مندلیجی نے اس کا ذکر کیا۔

ایک امام حافظ ابومحمد عبداللہ بن ابی نصر محمود بن المبارک خباندی معروف ابن خفہ تاج الحفاظ ہیں جنہوں نے ساٹھ سال تک حدیث بیان کی اور تصانیف مفیدہ تصنیف کیں اور جامع مصر میں ان کا حلقہ تھا۔ وہ اپنے وقت میں عراق میں تھے۔

خبر دی مجھ کو فقیہ ابوالحسن علی بن ثابت بن قاسم مصری مودب نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد عبدالعزیز بن علی بن ابراہیم بن زرداد بغدادی ہمشیرہ زادہ حافظ ابوبکر محمد بن قدوۃ العارفین ابومحمد عبدالغنی بن ابی بکر شجاع ابن نقطہ نے کہا خبر دی ہم کو میرے ماموں ابوبکر نے کہا کہ میں نے حافظ ابومحمد بن اخضر رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سلطان العارفین سیدالزہاد اور اس شان کے امام تھے۔ اپنے وقت میں اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ان کو علوم شرعیہ دینیہ سے مشرف کیا تھا اور فتاویٰ میں مضبوطی دی تھی ہم نے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ان کی برکت کو معلوم کیا اور ان کی صحبت سے نفع حاصل کیا۔

ایک شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابی المکارم فضل بن بختیار بن ابی نصر یعقوبی حافظ واعظ خطیب مشہور حجۃ لسان المتکلمین شیخ المحدثین ہیں جو کہ آپ کی طرف منسوب ہیں اور آپ سے سنا تھا۔

مجھ کو اس کی خبر دی ابوالجعد نصر بن مفتاح بن صخر علوی کرخی نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ ابوجعفر محمد بن شیخ ابوعبداللہ عمر بن محمد بن عبداللہ سہروردی نے اور پھر اس کا ذکر کیا۔

ایک شیخ عارف فاضل ابوعبدالملک ذیال بن ابی المعالی بن راشد بن بنہان عراقی وارد نزیل ارض مقدس ہیں۔ مشائخ اور زاہدوں کے جمال ہیں۔ ان کے فرزند ابوالفرج عبدالملک پیشوائے فقہاء محدثین وزاہدین ہیں۔

ایک شیخ الاسلام ابواحمد مشہور فضیلۃ صاحب تصانیف و بزرگی اور علوم شرعیہ میں بڑی درس گاہ والے ہیں۔

یہ سب آپ کی طرف منسوب ہیں۔ آپ کے حالات بیان کر رہے ہیں۔ ذیال رحمۃ اللہ علیہ آپ کے پاس بغداد میں داخل ہوئے اور آپ کی کرامات مشاہدہ کیں۔ رضی اللہ عنہ۔

خبر دی مجھ کو ابوالقاسم محمد بن عبادہ بن محمد انصاری نے کہا کہ میں نے شیخ عبدالمالک بن شیخ ذیال رحمہ اللہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے والد رحمہ اللہ تعالیٰ اور شیخ ابواحمد مشہور فضیلۃ دونوں شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی تعظیم کرتے تھے اور لکھتے تھے کہ ہم ان کے متبع اور مقتدی ہیں اور وہ لوگوں کو اس طرف بلاتے تھے۔ میں ان دونوں کا متبع ہوں۔

ایک شیخ امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن شیخ ابوالعلیٰ نجم بن شرف الاسلام ابوالبرکات عبدالوہاب بن امام ابوالفرج عبدالواحد بن محمد بن علی انصاری خزرجی سعدی مشہور ابن حنبلی جمال الاسلام فخر المدرسین سیّد الفقہاء والمحدثین متکلمین اور متقیوں کی زبان ہیں۔ ان کے والد ابوعلی مفتی الانام اماموں کے چراغ امت کے جمال ہیں۔

طریقۂ قادریہ کی وصیت

خبر دی مجھ کو فقیہ نیک بخت ابومحمد حسن بن عمران موسیٰ بن احمد قرشی خالدی نے کہا کہ میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نے اپنے شیخ ابوالفرج حنبلی سے حلب میں بڑے بڑے علماء کی مجلس میں جو اس دن وہاں جمع تھے۔ان میں شیخ پیشواء عالم ربانی شہاب الدین ابوعبداللہ عمر سہروردی اور ہمارے شیخ قاضی القضاۃ جمال الحکام بہاؤ الدین ابوالحسن یوسف بن رافع بن تمیم وغیرہم ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ مشائخ کا چلا۔میرے والد نے مجھ کو شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے طریقہ اوران کی محبت کی مضبوطی کی وصیت کی اور کہا کہ وہ بھی اسی طریقہ پر تھے۔

ایک شیخ ابوالمجد عیسیٰ بن امام موفق الدین ابومحمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ مقدسی ہیں جو کہ شیخ المحدثین والفقہا ہیں۔

ایک شیخ ابوموسیٰ عبداللہ بن حافظ ابومحمد عبدالغنی بن عبدالواحد مقدسی جمال الحفاظ ہیں۔

ایک حافظ ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد بن عبدالرحمٰن مقدسی فخر الحفاظ اوحد زمان شرف العلماء ہیں۔

خبر دی مجھ کو قاضی القضاۃ شیخ الشیوخ شمس الدین ابوعبداللہ مقدسی نے بطور املا کے جو میں نے ان سے اس کا سوال کیا تھا کہا کہ میرے والد عماد نے فرمایا کہ میرے چچا حافظ اور ہمارے شیخ موفق اور ابوعمر وان کی اولاد اور رشتہ دار اور فرزندوں اور ہمارے شیخ ضیاء الدین محمد اور ضیاء الدین محاسن اور قاضی نجم الدین ابوالعباس احمد بن محمد بن خلف مقدسی صاحب، تصانیف اور ان کے والد امام شہاب الدین اور ابوالفرج عبدالرحمٰن بن عبدالمنعم بن بعمر بن سلطان بن سرور مقدسی اور شیخ العالم ابومحمد عبدالحمید بن شیخ ابواحمد عبدالہادی بن یوسف بن محمد بن قدامہ مقدسی اور اس کا بھائی شیخ عالم مسند ابوعبداللہ محمد بھی ہیں جو لوگ ان کی طرف منسوب ہیں وہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہیں۔وہ ان کے ادب پر چلنے والے ان کی تعظیم کے معتقد ان کی محبت کو دل میں رکھنے والے، طریقہ میں ان کی وصیتوں کی اتباع کرنے والے تھے۔پس جس نے ان میں سے آپ کو پایا اور ان سے مجلس کی تو اس نے ضرور ان سے علم حاصل کیا اور جس نے آپ کی ملاقات نہیں کی تو اس نے ان لوگوں سے علم حاصل نہیں کیا جنہوں نے آپ سے کیا تھا۔سلف سے خلف تک۔

ایک شیخ ابوالفتوح یحییٰ بن شیخ ابوالسعادت سعد اللہ بن حسین بن محمد بن یحییٰ بن سری

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

تکرنی ہیں جو کہ جمال المحد ثین ہیں۔ وہ آپ کی طرف منسوب ہیں آپ سے سنا ہے آپ سے تخریج اور تصنیف کی ہے اور افادہ کیا ہے۔

خبر دی مجھ کو ابو محمد عبدالملک بن صالح بن ابی بکر تکرنی نے کہا کہ خبر دی ہم کو میرے چچا شیخ فقیہ ابوالفتح محمد بن ابی بکر بن علی بن احمد تکرنی نے اور اس کا ذکر کیا۔

اور شیخ ابوالفتوح نصر بن ابی الفرج محمد بن علی بغدادی مشہور ابن حصری فخر الفقراء زین العلماء ہیں جنہوں نے قرآن عظیم کو ساتوں قرأت کے ساتھ ضبط کیا تھا اور بہت سی کتابیں لکھی ہیں وہ ہمیشہ آپ سے سنتے رہتے اور افادہ کرتے یہاں تک کہ ان کی عمر بوڑھی ہوگئی۔ وہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہیں اور ان سے سنا ہے ان کی خدمت میں علم میں مشغول رہے ہیں۔

ان کی مجھے ابوالمعالی بلال بن الفقیہ الجلیل ابوالعلاء امیہ بن نابغہ بن اسد ہلالی عدل نے خبر دی ہے۔ اس نے کہا کہ مجھ کو خبر دی میرے والد نے پھر ایسا ہی ذکر کیا۔

ایک شیخ ابو محمد یوسف بن المظفر بن شجاع عاقولی ازجی صہار ہیں جو کہ بقیۃ المشائخ اور فخر الفقہاء ہیں آپ کی طرف منسوب ہیں۔ ان سے سنا ہے ان سے تبرک لیتے تھے ان کا اہل حقیقت کی زبان پر عمدہ کلام ہے۔

خبر دی ہم کو ان سب باتوں کی ابوالحسن علی بن ثابت ابن القاسم مودب نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو محمد عبدالرحمٰن بن علی بن زراد بن احت الحافظ ابوبکر محمد بن شیخ ابو محمد عبدالغنی بن نقطہ نے کہا خبر دی ہم کو میرے ماموں ابوبکر نے اور اس کا ذکر کیا۔

ایک شیخ ابوالعباس احمد بن اسماعیل بن ابی البرکات مبارک بن حمزہ بن عثمان بن حسین ازجی مشہور ابن طبال شیخ الفقہاء والمحد ثین ہیں۔ آپ کی طرف منسوب ہیں اور ان سے سنا ہے۔ اس کے فرزند فقیہ محدث صالح ابوالرضی حمزہ اور اس کے بھائی ابو عبداللہ بن اسماعیل بن حمزہ بقیۃ السلف زین الاصحاب ہیں۔ یہ دونوں آپ کی طرف منسوب ہیں اور آپ سے حدیث بیان کیا ہے۔ وہ فقیہ و حدیث و نیکی کے گھر میں سے ہیں۔

اس کی مجھے خبر دی ابوموسیٰ بن یحییٰ بن اسحاق مقدسی ابن الدوانی نے کہا خبر دی ہم کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہمارے شیخ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن حمزہ بن مبارک ازجی مشہور ابن طبال نے پس ایسا ہی ذکر کیا سب کا۔

ایک شیخ فقیہ عالم ابوالفضل اسحاق بن احمد بن غانم علثی ہیں جو کہ رکن اسلام جمال المشائخ پیشوائے علماء ومحدثین ہیں۔

ایک شیخ امام ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن احمد بن ہبۃ اللہ بن عبدالقادر بن حسین مشہور ابن المنصور جلال العلماء زین الخطباء والنقباء والمحدثین ہیں۔

ایک شیخ فاضل ابو عبداللہ محمد بن سدویہ صریفینی سراج العراق مفتی الفرق ہیں اور اس کے فرزند شیخ ابوالعباس احمد تاج الفقہاء والمحدثین والزہاد ہیں۔

خبر دی مجھ کو قاضی القضاۃ شمس الدین مقدسی نے کہا کہ میں نے شیخ اسحاق علثی سے سناوہ ان کی نسبت کا جو کہ ان کو شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی طرف تھی۔ ذکر کرتے تھے اور میں نے شیخ ابوالقاسم منصوری سے سناوہ کہتے تھے کہ میں ایک سال کا تھا جب کہ مجھ کو ہمارے شیخ سیّدی محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی طرف لایا گیا۔ تب آپ نے مجھے خرقہ پہنایا اور اپنے تمام مرویات ومصنفات کی اجازت دی۔

میں نے شیخ کمال الدین احمد بن سدویہ صریفینی سے سنا کہ وہ اپنی اور اپنے باپ کی نسبت کا جوان کو شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے تھی ذکر کرتے تھے۔

شیخ امام شمس الدین نے کہا کہ شیخ فقیہ فاضل ابوعمرو عثمان باسری اور شیخ امام عالم زاہد ابوالفرج عبدالرحمٰن بن بقا مشہور ابن سکاف اور شیخ امام فقیہ مسند ابو عبداللہ محمد بن طالب بغدادی واعظ اور شیخ امام صالح ابو عبداللہ محمد صالح ابو عبداللہ محمد واعظ درزی، شیخ جلیل تاج الدین بغدادی، شیخ فاضل عالم نبیل رکن الدین مراتبی بغدادی حنبلی یہ سب کے سب قاری تھے اور آپ کی شان کی تعظیم کیا کرتے تھے۔ آپ کے عالی قدر اور پوری فضیلت کی قدر کرتے تھے اور آپ کی طرف منسوب تھے۔

ایک شیخ عالم فاضل اسحاق بن ابراہیم بن سعد داری علثی حنبلی ہیں جو کہ فقہاء کی زبان اور فصحاء ومحدثین کے فخر ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خبر دی مجھ کو ابوزید عبدالرحمٰن بن سالم قرشی نے کہا کہ میں نے شیخ ابراہیم سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے سیّدی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے منبر کی لکڑیوں پر خرقہ پہنا ہے۔اس وقت میری عمر سات سال کی تھی۔

ایک شیخ جلیل ابوطاہر بن شیخ پیشواء ابوالعباس احمد بن علی بن خلیل بن ابراہیم بن خلیل جو عقی صرصری خطیب جمال المشائخ عمدۃ القراء چراغ اولیاء ہیں۔آپ سے خرقہ لیا اور علم حاصل کیا ان سے سنا اور ادب لیا۔

خبر دی مجھ کو ابوالحسن علی بن ابی بکر ابہری اور ابومحمد سالم بن علی دمیاطی نے ان دونوں نے کہا کہ ہم نے شیخ جلیل سے سنا کہ انہوں نے ایسا ہی ذکر کیا اور علم حاصل کیا۔ان سے سنا اور ادب لیا۔

خبر دی مجھ کو ابوالحسن علی بن ابی بکر ابہری اور ابومحمد سالم ازجی مشہور ابن النحال شیخ القراء و الزہاد ہیں جنہوں نے آپ سے خرقہ لیا اور اکثر آپ سے سنا ہے۔

خبر دی مجھ کو ابومحمد رجب بن ابوالمنصور رداری نے کہا کہ میں نے شیخ ابوبکر محمد بن نحال سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے سیدی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے ایسے وقت میں خرقہ پہنا تھا کہ میں سات برس کی عمر کا تھا۔

ایک شیخ رئیس ابومحمد عبدالقادر بن عثمان بن ابی البرکات بن علی بن ابی محمد رزق اللہ بن عبدالوہاب بن عبدالعزیز تمیمی بردانی بقیۃ السلف جمال الفقہاء والمحدثین ہیں۔وہ آپ کی طرف منسوب ہیں۔ان سے سنا ہے ان سے علم وفقہ لیا ہے۔آپ کی بہت سی کرامات روایت کی ہیں۔

خبر دی مجھ کو ان سب باتوں کی ابومحمد حسن بن بدران بن علی ازجی رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے شیخ فقیہ امام ابومحمد عبدالقادر تمیمی سے سنا وہ ایسا ذکر کرتے تھے۔

ایک شیخ نبیل ابومحمد عبدالعزیز بن دلف بن ابی طالب بغدادی عدل ناسخ فخر المحدثین پیشوائے علماء وزہاد ہیں۔انہوں نے شیخ سے پڑھا ہے اور بہت پڑھا ہے بہت سا لکھا ہے۔حدیث بیان کی ہے اور ان سے نفع حاصل کیا ہے۔

MARKAZ-UL-OLOOM-E ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

خبر دی ہم کو ابوعلی حسن بن احمد بن سلیمان تمیمی حزی نے کہا کہ شیخ عبدالعزیز ناسخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی طرف بلانے والے تھے۔

ایک شیخ فاضل ابومحمد عبدالعظیم بن شیخ ابومحمد عبدالکریم بن محمد مصری مشہور ابن الیاسمنی جمال القراء ہیں۔ وہ مشیخیت وعلم وصلاح کے گھر میں سے ہیں وہ اوران کے باپ شیخ کی طرف منسوب ہیں۔

خبر دی مجھ کو اس کی ابوالفرج عبدالرحیم بن وزیر بن حسن بن قاسم قرشی مصری مودب نے پس ان سب کا ذکر کیا۔

ایک شیخ امام حافظ ابومنصور عبداللہ بن محمد بن ولید بغدادی زین الحفاظ سراج العراق ہیں۔

ایک شیخ جلیل ابوالفرج عبدالمحسن ہیں جن کو حسین کہا جاتا ہے بن محمد بن احمد بن ودیرہ بصری جمال القراء والفقہا زاہد والمحدثین ہیں۔ یہ دونوں آپ کی طرف منسوب ہیں اورانہوں نے لوگوں کو آپ کی طرف منسوب ہونے کے لیے بلایا ہے۔ آپ کے مناقب لکھے ہیں۔ آپ سے حدیث بیان کی ہے۔

مجھ کو اس کی فقیہ صالح ابوالثناء حامد بن احمد بن محمد بن علی ثقفی ازجی مقری نے خبر دی ہے۔ پھر اس کا ان دونوں سے ذکر کیا ہے۔

ایک شیخ امام محمد ابراہیم بن محمود بن جوہر بعلبکی مشہور بطائحی پیشوائے مشائخ عمدۃ الفقہاء والقراء اورنشان اولیاء ہیں۔

خبر دی ہم کو فقیہ ابوالقاسم محمد بن عبادہ بن محمد انصاری نے کہا کہ میں نے شیخ عالم پیشوا محمد ابومحمد ابراہیم بعلبکی سے سنا وہ کہتے تھے کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوران کے اصحاب رضی اللہ عنہ کے میرے شیخ اور پیشواء خدا کی جناب تک شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہیں اور شیخ کی طرف منسوب ہونا بیان کرنے سے مشہورتر ہے۔

ایک شیخ فاضل فقیہ ابوعبداللہ محمد بن حسین بن عبداللہ بن عیسیٰ بن ابی الرجال یونینی بعلبکی ہیں جو کہ زین الحفاظ شیخ العلماء فقہاء ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خبر دی ہم کو فقیہ ابو محمد حسین بن فقیہ فاضل ابو عمران موسیٰ خالدی نے کہا کہ شیخ فقیہ تقی الدین محمد یونینی حافظ رحمہ اللہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے ذکر و حکایت کرنے کے شیفتہ تھے۔ ان کی طرف لوگوں کو بلاتے تھے۔ ان کی طرف اپنی نسبت کرنے کو فخر سمجھتے تھے۔ ان کی اوران کے حکم کی بڑی تعظیم کرتے تھے۔

ایک شیخ جلیل ابوعبداللہ محمد بن عبدالصمد بن ابی عبداللہ بن حمائل بن خلیل بن راشد انصاری سعدی صوفی نزیل مصر زین الفقہاء والمحدثین والزہاد ہیں۔ وہ آپ کی طرف منسوب ہیں اور بعد خدا اور رسول کے ان کے طریق کے چلنے پر اعتماد رکھتے تھے۔

اس کی مجھے خبر دی ان کے فرزند جلیل نبیل ابوعبداللہ محمد نے بس اس کا ذکر ان سے کیا رضی اللہ عنہ اجمعین۔ اوران لوگوں میں سے جنہوں نے آپ سے سنا ہے یہ لوگ بھی ہیں۔

شیخ ابوالقاسم دلف بن احمد بن محمد بغدادی حریمی مشہور ابن قوقا شیخ ابویعقوب یوسف بن ابراہیم ہبۃ اللہ بن محمود بن طفیل دمشقی صوفی حرضی، شیخ ابوالرضاء محمد بن احمد بن داؤد مودب حاسب مشہور مفید شیخ ابوطالب عبدالرحمٰن بن ابی الفرج ابوالعباس احمد بن مطیع باجسرادی، شیخ حافظ ابوالحسن علی بن نفیس بن ابوزیدان بن حام بغدادی ماموئی جنہوں نے آپ سے فقہ بھی پڑھی ہے۔ شیخ ابوہریرہ محمد بن ابی الفتح لیث بن شجاع بن مسعود بغدادی ازجی دیناری نابینا مشہور ابن الوسطانی شریف ابوالقاسم اکمل بن مسعود بن عمر بن عمار ہاشمی شیخ پیشواء ابو محمد علی بن ابی بکر بن ادریس ادریسی روحانی یعقوبی، شیخ ابوبکر محمد بن نصر بن نصار بن منصور بغدادی ازجی مقری، شیخ فاضل ابوطالب عبداللطیف بن شیخ ابوالفرج محمد بن شیخ ابوالحسن علی بن حمزہ فارس بن محمد حرانی پھر بغدادی تاجر جوہری مشہور ابن السقطی۔

وہ ان لوگوں میں سب سے آخر ہیں۔ جنہوں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔ جہاں تک ہم جانتے ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اوران لوگوں میں سے کہ جنہوں نے آپ سے فقہ پڑھی ہے اور آپ سے سنا ہے آپ کی اولاد اور ذریت ہے رضی اللہ عنہم اور وہ (ابن سقطی) عالم فاضل بزرگ صاحب جمال اہل علم و خیر کی تعظیم کرنے والے پسندیدہ عقول وتقویٰ و مرتبہ وصاحب فضیلت ظاہرہ تھے۔ ان میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے جو عالم تھے ایک شیخ امام سیف الدین ابوعبداللہ عبدالوہاب جمال الاسلام پیشوائے علماء فخر المتکلمین ہیں جنھوں نے اپنے والد سے فقہ پڑھی اور ان سے حدیث سنی اور لوگوں سے بھی سنی۔ ابوغالب احمد بن الحسین بن نباء ابی منصور عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالواحد، ابوالحسن محمد بن احمد بن صرمی، ابوالفضل محمد بن عمر اموی، ابوالوقت عبدالدول بن عیسیٰ شجری وغیرہم۔

وہ بلاد عجم کی طرف طلب علم میں گئے اور اپنے والد کے بعد مدرسہ میں درس دینے لگے۔ حدیث بیان کی اور وعظ کیا۔ فتویٰ دیا۔ ان سے بہت لوگوں نے تخریج کی ہے۔ ان میں سے تشریف ابوجعفر بن ابی القاسم لبیب بن النفیس بن ابی الکرم یحیٰ الحسینی بغدادی اور شیخ صالح ابوالعباس احمد بن عبدالواسع بن امیر بن شافع جیلی وغیرہما ہیں۔

وہ بغداد میں جمعرات کی رات ۲۵ شوال ۵۹۳ھ میں فوت ہوئے۔ اور اگلے دن مقبرہ حلبہ میں دفن ہوئے۔ ان کی پیدائش ماہ شعبان ۵۲۲ھ میں ہوئی، رضی اللہ عنہ۔

ایک شیخ امام اوحد شریف الدین ابومحمد ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن عیسیٰ بھی ہے۔ شرف الاسلام جمال العلماء چراغ عراق ومصر ہیں۔ دو زبانوں اور دو بیانوں والے متکلمین کی زبان ہیں۔ اپنے والد کی خدمت میں فقہ پڑھی اور انہی سے حدیث سنی اور ابوالحسن محمد بن صرمی، ابوالوقت عبدالدول سحری وغیرہم سے بھی سنی۔ درس دیا۔ حدیث بیان کی۔ وعظ کیا فتویٰ دیا۔ ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام ''جواہر الاسرار و لطائف الانوار'' ہے جو کہ علوم صوفیاء میں ہے۔ اس کے مضمون نہایت فصاحت وضاحت سے بیان کئے ہیں اور اس میں حقائق کے پردے خوب کھول دیئے ہیں۔ مصر میں وہ آئے اس میں حدیث سنائی اور وعظ کہا۔ وہاں کے رہنے والوں نے ان سے تخریج کی۔ ان میں سے ابوتراب ربیعہ بن حسن بن علی بن عبداللہ حضرمی صنعانی شافعی حافظ۔ شیخ ابوالغنائم مسافر بن یعمر بن مسافر مصری موتلفی حنبی مودب، شیخ ابوالثنا احمد بن میسرہ بن احمد بن موسیٰ بن غنائم عدوانی پھر مصری خلال حنبلی، شیخ ابوالثناء حامد بن شیخ ابوالعباس احمد بن احمد بن حامد بن مفرج بن غیاث ارتاجی مصری فقیہ مقری اور اس کے چچا شیخ ابوعبداللہ محمد بن احمد فقیہ محدث، شیخ ابوالمنصور ظافر بن طرخاں بن جواب غسانی شافعی مقری نحوی لغوی وغیرہم ہیں۔

وہ فصیح وتیز زبان تھے۔ مصر میں ۵۷۳ھ میں فوت ہوئے اور اس کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔ وہ وسیع العلم اور بڑی فضیلت والے کامل عقل متواضع تھے۔ باوجودیکہ ان کا قدر بڑا اور مرتبہ بلند تھا۔ وہ امر آخرت پر متوجہ تھے۔

ایک بزرگ امام شمس الدین ابومحمد ہیں جن کی کنیت ابوبکر عبدالعزیز بھی ہے۔ جمال عراق فخر العلماء ہیں۔ اپنے والد سے فقہ پڑھی اور ان سے حدیث سنی ابومنصور عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالواحد قزار۔ ابوالفضل احمد بن طاہر مہنی محمد بن ناصر السلامی ابوالوقت عبدالدول بن عیسیٰ شجری وغیرہم سے۔ حدیث بیان کی اور وعظ کہا درس دیا۔ ان سے بہت لوگوں نے تخریج کی۔ وہ ایک خوبصورت ثقہ متلاشی سخی وافر عقل کثیر العلم متواضع حسن الاخلاق تھے۔ انہوں نے جیال کی طرف جو کہ سنجار کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے کوچ کیا تھا اور اسی کو وطن بنایا تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

اور شیخ امام جمال الدین ابوعبدالرحمٰن ہیں جن کی کنیت ابوالفرج بھی ہے۔ عبدالجبار سراج العلماء ہیں مفتی عراق ہیں۔ اپنے والد سے فقہ پڑھی اور ان سے حدیث سنی اور ابومنصور عبدالرحمٰن قزاز نے، ابوالحسن محمد بن احمد صرمی، ابوبکر محمد بن عبداللہ بن زعفرانی اور ابوالوقت شجری سے سنی۔ حدیث بیان کی اور وعظ کہا اور درس دیا اور ان سے لوگوں نے نفع حاصل کیا۔

وہ عمدہ خصلت والے وسیع سینہ زائد عقل حق امر کی جلد اطاعت کرنے والے اپنی روایات میں ثابت قدم بزرگ کے دوست تھے۔ علم ان کے ہاتھ میں روشن تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

اور شیخ امام اوحد حافظ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق سراج عراق جمال الائمہ فخر الحفاظ شرف الاسلام پیشوائے اولیا تھے اور اپنے والد سے فقہ پڑھی۔ ان سے اور ابومحمد حسن بن احمد بن صرمی، ابوالفضل محمد بن عمر اموی، احمد بن طاہر مہنی، محمد بن ناصر سلامی، ابوبکر محمد بن عبداللہ بن زعفرانی، ابوالکرم مبارک بن حسن سہروردی ابوالوقت عبدالدول شجری، شریف ابوجعفر احمد بن محمد بن عبدالعزیز عباسی ابوالقاسم سعید بن احمد بن النباء اور ایک بڑی جماعت سے حدیث سنی۔ حدیث بیان کی املا کیا درس دیا۔ تخریج کی فتویٰ دیا ان سے بہت لوگوں نے تخریج کی ہے۔ ان میں سے شیخ امام جلیل مہذب الدین ابوالفضل اسحاق بن احمد بن غانم علثی اور شیخ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فاضل عارف تقی الدین ابوعبداللہ محمد بن جمیل بغدادی اور شیخ فاضل عارف زاہد ابوالحسن علی بن احمد مشہور معمم اور شیخ فاضل زاہد ابوالحسن علی بن احمد رویا وغیر ہم ہیں۔

وہ لوگوں میں نہایت عمدہ اخلاق اور زیادہ سالم اور وسیع باز و کثیر العلم وافر العقل اور دائم فکر، بڑے خاموش صحیح زہد علم پر متوجہ ہونے والے تھے۔ اہل علم کی عزت کرتے تھے۔ اپنی روایات میں جانچ پڑتال کرتے تھے۔ اپنے افعال واقوال میں عادل تھے۔ ان سے بیان کیا گیا ہے کہ تیس سال تک انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اپنے رب عزوجل سے حیا کی وجہ سے نہیں اٹھایا۔

اس امر کی خبر دی مجھ کو ابوالفرج احمد بن محمد بن صالح ازجی اور ابومحمد عبداللہ بن اسماعیل بن یوسف بن قاسم حنبلی نے ان دونوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ امام محی الدین ابوعبداللہ محمد اور اس کے بھائی شیخ سیف الدین ابوزکریا یحییٰ نے ان دونوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو ہمارے والد ابوصالح نصر قاضی القضاۃ نے مدینۃ الاسلام (بغداد) میں اس کا ذکر کیا۔

وہ بغداد میں ٦ شوال ۶۰۳ھ میں فوت ہوئے اور اگلے دن باب حرب میں دفن ہوئے۔ ان کا مولد ذی قعد ۵۲۸ھ میں ہوا تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

اور شیخ بزرگ ابواسحاق ابراہیم زین الفقہاء جمال المسندین ہیں جنہوں نے اپنے والد سے فقہ پڑھی اور ان سے حدیث اور شیخ ابوالقاسم سعید بن ابی غالب احمد بن الحسن بن النبا اور ابوالوقت عبدالدول بن عیسیٰ سے بھی سنی اور ان لوگوں سے بھی جو ان دونوں کے طبقہ میں تھے۔ حدیث بیان کی وہ ثقہ متواضع کریم الاخلاق تھے۔ اہل علم کی عزت کرتے تھے۔ واسط کی طرف کوچ کیا تھا اور وہیں ۵۹۲ھ میں فوت ہوئے۔ رضی اللہ عنہ۔

اور شیخ بزرگ ودانا فاضل ابوالفضل محمد بن رئیس الاصحاب جمال المسندین ہیں اپنے والد سے فقہ پڑھی اور ان سے حدیث سنی اور ابوالقاسم سعید بن احمد بن النباء اور ابوالوقت شجری وغیر ہم سے بھی سنی۔ حدیث بیان کی وہ ثقہ پاکدامن تھے۔ بغداد میں ۲۵ ذیقعد ۶۰۰ھ میں فوت ہوئے اور اسی دن مقبرہ حلبہ میں دفن کیے گئے۔ رضی اللہ عنہ۔

اور شیخ اصیل ابوعبداللہ عبدالرحمٰن بقیۃ السلف ہیں جنہوں نے اپنے باپ سے حدیث سنی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور لڑکپن ہی میں ان سے استفادہ کیا اور ابوالقاسم بن حسین ابی غالب احمد بن الحسن النباء سے بھی سنی کہتے ہیں کہ انہوں نے حدیث بیان کی اور وہ بغداد میں ۲۷ صفر ۶۲۷ھ میں فوت ہوئے۔ان کی پیدائش ۵۰۸ھ میں ہوئی ان کی عمر اور اولاد بڑی تھی۔ رضی اللہ عنہ۔

اور شیخ فاضل فقیہ عالم جلیل ابوزکریا یحییٰ ہیں جنہوں نے اپنے والد سے فقہ حاصل کی اور ان سے حدیث سنی اور نیز ابوالفتح محمد بن عبدالباقی وغیرہما سے سنی اور حدیث بیان کی اور اس سے نفع حاصل کیا۔مصر میں آئے۔وہ فقیہ عالم تھے۔پسندیدہ اخلاق خوبصورت علم اور اہل علم کے شائق تھے۔وہ بغداد میں نصف شعبان ۶۰۰ھ میں فوت ہوئے اور اپنے بھائی عبدالوہاب کے پاس دفن کئے گئے۔ان کی پیدائش ۶ ربیع الاول ۵۵۰ھ میں ہوئی اور وہ اپنے والد کی اولاد میں سب سے چھوٹے تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

اور شیخ امام ضیاء الدین ابونصر موسیٰ سراج الفقہاء زین المحدثین بقیۃ السلف ہیں جنہوں نے اپنے والد سے فقہ پڑھی اور ان سے حدیث سنی اور نیز ابوالقاسم سعید بن احمد بن النباء ابوالفضل محمد بن ناصر حافظ ابوالوقت عبدالدول عیسیٰ سنجری اور ابوالفتح محمد بن عبدالباقی بن احمد وغیرہم سے سنی۔دمشق میں حدیث بیان کی اس میں آباد ہوئے۔اور نفع حاصل کیا۔مصر میں داخل ہوئے وہ فاضل ادیب متقی پاک دامن تھے۔عقیہ میں فقہ حاصل کی بقیۃ السلف تھے۔دمشق کو وطن بنایا اور اسی میں یکم جمادی الآخرہ کی شب ۶۱۸ھ میں فوت ہوئے۔اور کوہ قاسیون کے نیچے دفن کئے گئے۔ان کی پیدائش آخر ماہ ربیع الاول ۵۳۹ھ میں ہوئی اور کہتے ہیں وہ اپنے والد کی اولاد میں سب سے آخر فوت ہوئے ہیں۔ رضی اللہ عنہ

اور شیخ امام عالم فاضل عفیف الدین بن مبارک بغدادی ہیں جو کہ جمال الفقہاء فخر المحدثین کی اولاد میں سے ہیں۔اپنے دادا وغیرہ سے فقہ حاصل کی اور ان سے حدیث سنی اور ابوزرعہ طاہر بن حسین زراد رازی اور ابوبکر احمد بن المقرب بن حسین فقیہ کرخی ابوالقاسم یحییٰ بن ثابت بن بدران بن ابراہیم دینوری اور قاضی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بیضاوی، ابوالوقت عبدالدول بن عیسیٰ سجری وغیرہم سے سنی۔وہ ثقہ صالح فقیہ فاضل بڑے عقلمند و علم دوست ضروریات پر متوجہ ہونے والے خوشخطی اور زود نویسی میں مشہور تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ایک شیخ امام منصور عبدالسلام بن امام سیف الدین ابوعبداللہ عبدالوہاب جمال الفقہاء زین العلماء والمحدثین ہیں جنہوں نے فقہ اپنے دادا اور باپ سے پڑھی۔ اپنے جد سے حدیث سنی اور ابوالحسن محمد بن اسحاق بن صابی اور ابوالفتح محمد بن عبدالباقی بن احمد وغیرہم سے سنی۔ خود پڑھتے تھے اور اپنے خط سے لکھتے تھے اپنے دادا کے مدرسہ وغیرہ میں درس دیا کرتے تھے حدیث بیان کرتے تھے فتویٰ دیتے تھے چندریاستوں کے مالک بنے ان سے اہل بغداد کی ایک جماعت نے تخریج کی ہے۔ عمدہ روش کثیر العلم کثیر الحلم پسندیدہ اخلاق، اہل علم وخیر کی تعظیم کرنے والے تھے۔ اپنے قول وفعل میں ثقہ تھے۔ بغداد میں رجب ۶۱۱ھ میں فوت ہوئے۔ اور اسی دن مقبرہ حلبہ میں دفن ہوئے۔ ان کی پیدائش آٹھویں رات ماہ ذی الحجہ ۵۴۸ھ میں ہوئی اور ان کے بھائی شیخ فقیہ ابوالفتح سلیمان بقیۃ السلف زین العراق ہیں جنہوں نے بہت لوگوں سے حدیث سنی ہے اور حدیث بیان کی ہے۔ علم حلم، سخاوت میں ان کا روشن ہاتھ تھا۔

اور شیخ امام قاضی القضاۃ عماد الدین ابوصالح نصر بن امام حافظ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق سراج العلماء فخر الفضلاء پیشوائے مشائخ مفتی عراق ہیں جنہوں نے اپنے والد وغیرہ سے فقہ پڑھی اور اپنے والد اور اپنے چچا ابوعبداللہ عبدالوہاب سے حدیث سنی اور اپنے باپ کے افادہ سے ابوہاشم عیسیٰ بن احمد روشانی، ابوشجاع سعید بن سامی بن عبداللہ جمالی ابواحمد سعد بن بلداک حبوبلی، ابوالعباس احمد بن المبارک مرفغانی ابوالحسین عبدالحق بن عبدالخالق بن احمد بن یوسف، ابوعبداللہ مسلم بن ثابت بن نحاس ابوالفضل عبدالمحسن بن برمک کاتبہ شہدۃ بنت ابونصر ابری فخر زمان خدیجہ بنت احمد ہزدانی وغیرہم سے حدیث سنی۔

ان کو دو حافظوں ابوالعلاء حسن بن احمد ہمدانی اور ابوطاہر احمد بن محمد اصفہانی وغیرہما نے اجازت دی ہے اور قاضی القضاۃ ابوالقاسم عبداللہ بن حسین دامغانی وغیرہ کے پاس حاضر ہوئے ہیں۔ درس دیا اور حدیث بیان کی املا کہا اور وعظ کہا فتویٰ دیا۔ مدینۃ الاسلام میں قاضی القضاۃ کے عہدہ پر مقرر کیے گئے۔ اہل بغداد کے بہت لوگ علم شریعت وحقیقت میں آپ سے تخریج کرنے لگے۔ میں مصر میں ان میں سے بہت لوگوں کو ملا ہوں۔ وہ فقیہ عالم فاضل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

عارف زاہد، کثیر الفضل کامل عقل وسیع سینہ والے، حسن الاخلاق ضروریات پر متوجہ ہونے والے، علم دوست اہل علم کی عزت کرنے والے متواضع سچے ثقہ اپنی روایات میں متلاشی تھے۔ آپ کی بزرگی کی شہرت اس سے مستغنی ہے کہ لمبی چوڑی تعریف کی جائے۔ بغداد میں ۱۶ شوال ۶۳۳ھ میں فوت ہوئے اور باب حرب میں دفن ہوئے۔ ان کی پیدائش ۲۴ ماہ ربیع الآخر ۵۳۴ھ میں ہوئی۔

ان کی والدہ ام الکرم تاج النساء بنت فضائل بن علی تکرینی ہیں جس نے اپنے خاوند حافظ ابوبکر عبدالرزاق اور ان کے والد سے حدیث سنی ہے اور ابوالفتح محمد بن عبدالباقی بن احمد سے بھی سنا۔ ان کو خیر و نیک بختی میں حصہ وافر ملا ہوا تھا۔ وہ بغداد میں ۱۲ رجب ۶۱۳ھ میں فوت ہوئیں۔ اور باب حرب میں دفن ہوئیں۔ ان کے بھائی شیخ بزرگ ابوالقاسم عبدالرحیم بن عبدالرزاق فخر الفضلاء جلال الاصحاب ہیں جنہوں نے ابوالفتح محمد بن عبدالباقی بن احمد اور خدیجہ بنت احمد ابری وغیرہم سے حدیث سنی۔ حدیث بیان کی۔ وہ بزرگ خوبصورت بارونق دانا متواضع تھے۔ بغداد میں ۷ ربیع الاول ۶۰۶ھ میں فوت ہوئے اور اسی دن باب حرب میں دفن کئے گئے۔

اور شیخ فقیہ ابومحمد اسماعیل زین الرؤسا فخر الفضلاء ہیں جنہوں نے بہت لوگوں سے حدیث سنی ہے۔ فقہ حاصل کی اور حدیث بیان کی۔ وہ نیک روش بڑے خاموش رہنے والے پسندیدہ اخلاق والے تھے۔ بغداد میں ۱۳ محرم ۶۰۰ھ میں فوت ہوئے اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

اور شیخ فقیہ دانا ابوالمحاسن فضل اللہ زین المسندین بقیۃ السلف ہیں۔ اپنے والد وغیرہ سے فقہ حاصل کی اور ان سے حدیث سنی اور اپنے چچا امام ابوعبداللہ عبدالوہاب اور ابوالفتح عبید اللہ بن محمد بن نجا بن شانیل شیرہ فروش، ابوالفضل مسعود بن علی بن احمد بن الحسن ابوعلی عبیدہ بن ناصر صفا، عادل، ابن یونس و ابن کلیب وہبۃ اللہ بن رمضان، عبداللہ بن حمید و یوسف عاقولی ابوالسعادات مبارک جن کو نصر اللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالواحد فزاز کہا جاتا تھا۔ مشہور ابن رزیق وغیرہم سے سنا۔ ان کو عبدالحق بن یوسف اور محمد بن جعفر بن عقیل، ابوموسیٰ اصبہانی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وغیرہم نے اجازت دی ہے۔

انہوں نے حدیث بیان کی وہ نیک روش عمدہ اخلاق لطیف خصائل ثقہ پاک دامن فاضل تھے۔ بغداد میں تاتاریوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے رحمہ اللہ ماہ صفر ۶۵۶ھ میں، ان کی پیدائش ۵۷۴ھ میں بغداد میں ہوئی۔ ان کی دو بہنیں ایک شیخہ صالحہ سعادۃ ہیں جنہوں نے ابوالخیر عبدالحق بن عبدالخالق بن احمد بن یوسف اور ابوعلی حسن بن علی بن الحسین نا تبائی، مشہور ابن شیرویہ وغیرہما سے حدیث سنی۔ وہ نیک بخت ثقہ سچی تھیں۔ بغداد میں ۱۷ جمادی الآخر ۶۲۲ھ میں فوت ہوئیں۔ ان کی نماز جنازہ ان کے بھائی قاضی القضاۃ ابوصالح نے پڑھی تھی۔

اور ایک بہن شیخہ ام محمد عائشہ ہیں جنہوں نے ابوالحسین عبدالحق بن عبدالخالق بن احمد وغیرہ سے حدیث سنی ہے۔ خود حدیث بیان کی ہے۔ وہ پسندیدہ نیک زاہدہ تھیں۔ وہ بغداد میں ۱۳ ربیع الاول کی شب ۶۲۸ھ میں فوت ہوئیں رحمہ اللہ اور اگلے دن میں باب حرب میں دفن کی گئی۔

اور شیخ دانا ابومحمد عبدالرحمٰن بن شیخ عبداللہ جمال المشائخ شیخ العدول الوزہاد والمسندین ہیں۔ وہ اپنے دادا سے حدیث روایت کرتے ہیں۔ اور دونوں قاسم نصر بن عکبری اور سعید بن احمد بن حسن بن النباء سے اور ابومظفر ہبۃ اللہ بن احمد بن شنبکی سے بھی وہ ثقہ سچے خوبصورت متواضع تھے۔ بغداد میں ۲۶ محرم ۶۱۴ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ اور ان کے بھائی شیخ الاصیل ابومحمد عبدالقادر رونق جلال الشرف بقیۃ السلف تھے۔ اپنے چچا حافظ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق وغیرہ سے فقہ پڑھی اور ان سے حدیث سنی اور نیز ابوالحسن عبدالحق بن عبدالخالق بن احمد بن یوسف سے حدیث سنی۔ وہ اہل علم وعقل مند اور عمدہ روش والے خاموش رہنے والے تھے۔ بغداد کے ایک گاؤں میں ماہ ربیع الاول ۶۳۴ھ میں فوت ہوئے اور وہیں دفن ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ۔

اور شیخ امام بزرگ پیشوا ابومحمد عبداللہ بن شیخ ابومحمد عبدالعزیز جمال الاولیاء شرف المشائخ ہیں۔ انہوں نے بہت لوگوں سے سنا ہے میں ان کو گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے حدیث بیان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

کی ہے رحمہ اللہ' وہ اپنے اہل زمانہ میں بڑے رتبہ والے بڑے کشف والے بڑی فضیلت والے بڑے چپ رہنے والے تھے۔ میں نے ان کی بہت سی کرامات لکھی ہیں ان کے ترجمہ میں عنقریب کچھ ان کی کرامات کا ذکر کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ پہاڑ اور مٹی اور گھر تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

ان کی بہن ام احمد زہرہ تھی جن کو ابوالحسن عبدالحق اور ابونصر عبدالرحیم عبدالخالق بن احمد بن یوسف کے دونوں بیٹوں نے اجازت دی تھی اور اسعد بن بلدرک وغیرہم سے روایت کی ہے' وہ حدیث بیان کرتی تھیں' وہ بقیۃ السلف' بہتر' پاکدامن تھیں۔ ان کو دین اور نیکی میں عمدہ حصہ تھا اور بغداد میں ۶۳۲ھ میں فوت ہوئیں۔ رحمہا اللہ تعالیٰ۔

اور شیخ اصیل ابوسلیمان داؤد بن الشیخ جلیل ابوالفتح سلیمان عبدالوہاب جمال الاسلام ہیں۔ فقہ پڑھی اور حدیث سنی اور حدیث بیان کی وہ بقیۃ السلف اور شیخ المریدین تھے۔ اور بغداد میں ۱۸ ربیع الاول ۶۴۸ھ میں فوت ہوئے۔ اور اگلے دن مقبرہ حلبہ میں ان کے باپ اور دادا کے پاس دفن کئے گئے رحمہما اللہ تعالیٰ۔

اور شیخ فقیہ عالم محی الدین ابوعبداللہ محمد بن قاضی القضاۃ ابوصالح نصر سراج العلماء مفتی العراق ہیں جنہوں نے فقہ اپنے والد وغیرہ کے پاس پڑھی۔ ان سے اور ان کے سوا اور بہت سے مشائخ سے حدیث سنی۔ ان میں سے ابواسحاق یوسف بن ابی حامد بن ابی الفضل محمد بن عمر اموی ہیں۔ حدیث بیان کی اور درس دیا اور فتویٰ دیا۔ وہ اچھی روش والے جلیل القدر کثیر العلم وافر عقل ثقہ متلاشی (علم) تھے۔ ان کا تمام عملہ کوشش سے ہوتا تھا۔ مجھ سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اپنے باپ کے دادا شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مشابہ تھے۔ بغداد میں ۶۵۶ھ میں رحمہ اللہ اور ان کا بھائی شیخ الاسلام سیف الدین ابوزکریا یحییٰ ہیں جو کہ رونق عراق جمال العلماء فخر المتکلمین ہیں۔ اپنے والد سے فقہ پڑھی ان سے اور اوروں سے بھی حدیث سنی ہے۔ رحمہ اللہ اور ان میں سے ابوالعباس احمد بن ابوالفتح یوسف بن ابی الحسن بن ابی الغنائم دقاق ہیں۔ حدیث بیان کی اور وعظ کہا۔ وہ فقیہ عالم فاضل فصیح دانا حسن الاخلاق متواضع تھے۔ اہل حقیقت کی زبان پر ان کا عمدہ کلام ہے۔ ان کے شعر عمدہ اور فی البدیہہ صاف تھے۔ مجھ کو فقیہ امام پرہیزگار عفیف الدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کے شعر سنائے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اورخبر دی مجھ کو ابوالحسن علی بن ازدمر بغدادی نے کہا کہ میں بغداد میں شیخ سیف الدین قاضی القضاۃ ابوصالح کی خدمت میں حاضر ہوا۔ان سے تمکین کی نسبت پوچھا گیا۔تب انہوں نے جلدی یہ شعر پڑھ دیئے رحمہ اللہ تعالیٰ۔

یسقی ویشرب لا تلهیه سکرته　　من الدیم ولا یلهو من الکاس

وہ شراب پلاتا ہے اور پیتا ہے۔جس کا نشہ اس کو ہم نشین سے غافل نہیں کرتا اور نہ پیالے سے غافل کرتا ہے۔

اطاعه سکره حتی تحکم فی　　حال الصحاة ودامن اعجب الناس

اس کا سکراس کا مطیع ہے۔یہاں تک کہ وہ تندرستوں میں حکم کرتا ہے اور یہ لوگوں میں سے عجیب شخص ہے۔

پھر عبارت میں تغیر کر کے کہا۔

ویشرب ثم یسقیها الندامی　　ولا تلهیه کاس عن ندیم

وہ شراب پیتا ہے اور دوستوں کو پلاتا ہے۔اس کو پیالہ دوست سے غافل نہیں کرتا۔

له مع سکرة تائید مباح　　ونشو منشارب و مدی کریم

اس کو سکر کے ساتھ تندرست کی تائید ہے اور اس کا نشہ شراب پینے والے اور شریف ہمنشین کا ہے۔

وہ بغداد میں تتارخانیہ کے ہاتھوں سے جن کو خدا ذلیل کرے شہید ہوئے تھے۔ماہ صفر ۶۵۶ھ میں۔

اور شیخ فقیہ عالم پرہیز گار محی الدین ابوعبداللہ محمد بن علی بن محمد بن حامد بغدادی مشہور توحیدی فرزند حافظ ابوبکر عبدالرزاق جمال العراق فخر القضاۃ و الفقہاء و العلماء و القرأ و المحدثین والنجاۃ زین الاولیاء ہیں۔اپنے ماموں قاضی القضاۃ ابوصالح سے فقہ پڑھی اور تخریج کی اور حدیث سنی اور پیشوا ابومحمد علی بن ابی بکر بن ادریس یعقوبی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

اور شیخ پیشوا شہاب الدین ابوحفص عمر بن محمد بن عبداللہ سہروردی رضی اللہ عنہ اور ابوالفضل اسحاق بن احمد علثی اور ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن احمد بن المنصور خطیب وغیرہم سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حدیث بیان کی اور وعظ کہا اور ان سے بہت سے بغداد والوں نے تخریج کی۔ ان کا کلام بلند ہے۔ شعر عمدہ ہے جو ہم نے ان سے لکھ لیے تھے۔ جن کا کچھ ذکر ان کے ترجمہ میں عنقریب کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ' اور اگر ہم ان کا ذکر شروع کریں اور ان سب بزرگوں کا ذکر کریں جو ان کی طرف منسوب ہیں جنہوں نے ان سے علم حاصل کیا ہے یا ان سے اور ان کی اولاد وغیرہ سے تو ان کا شمار بکثرت ہوگا اور مدد کم ہوگی۔ مدت وراز خرچ ہوگی۔ ہاتھ چھوٹے ہوں گے اور میدان وسیع ہوگا۔ دل تنگ ہوگا اب جو ہم نے تصور کیا تو اختصار کیا۔ ہم نے شمار نہیں کیا اور جو ہم نے ارادہ کیا اس کا ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل صاحب توفیق و ہدایت اور لطیف و رعایت کے لائق ہے۔

ایک آیت کے چالیس معانی

خبر دی ہم کو فقیہ ابوالحسن محمد بن ابی الفتح داؤد بن احمد قرشی ازجی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ اصیل محی الدین ابومحمد یوسف بن امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی نے کہا کہ مجھ کو حافظ ابوالعباس احمد بن احمد بغدادی بندلجی نے کہا کہ میں اور تیرا والد ایک دن شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو قاری نے ایک آیت پڑھی اور شیخ نے اس کی تفسیر میں ایک معانی بیان کیا۔ میں نے تمہارے والد سے کہا کہ تم اس معنے کو جانتے ہو۔ اس نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے ایک اور معانی بیان فرمایا پھر میں نے ان سے کہا کہ تم یہ معنے جانتے ہو؟ اس نے کہا کہ ہاں پھر شیخ نے گیارہ معنے بیان کئے۔ اور میں تمہارے والد سے کہتا تھا کہ کیا یہ معنے جانتے ہو۔ تو وہ یہی کہتے تھے کہ ہاں پھر شیخ نے ایک اور معنی بیان کئے تو میں نے تمہارے والد سے پوچھا کہ کیا یہ معنے جانتے ہو۔ انہوں نے کہا نہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے پورے چالیس معنی بیان کئے۔ جو نہایت عمدہ اور عزیز معنی تھے اور اس کا ہر معنی اس کے قائل کی طرف منسوب کرتے تھے۔ اور تیرے والد کہتے تھے کہ میں یہ معنی نہیں جانتا شیخ کی وسعت علم سے اس کا تعجب بڑھ گیا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ہم قال کو چھوڑتے ہیں اور حال کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' تب لوگ سخت بے قرار ہوئے اور تمہارے والد نے تو اپنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

کپڑے پھاڑ لیے۔

شیخ تیرہ علوم میں کلام کیا کرتے تھے

خبر دی ہم کو شریف ابوعبداللہ محمد بن خضر حسینی موصلی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ تیرہ علوم میں کلام کیا کرتے تھے اور اپنے مدرسہ میں تفسیر، حدیث، مذہب و اخلاقیات کا درس دیا کرتے تھے۔ صبح اور شام کے وقت آپ سے لوگ تفسیر حدیث مذہب اخلاقیات اصول نحو پڑھا کرتے تھے۔ اور ظہر کے بعد آپ ساتوں قرأت میں قرآن پڑھایا کرتے تھے۔

مذہب شافعی و حنبلی میں فتاویٰ صادر کرنا

خبر دی ہم کو ابومحمد حسن بن احمد بن علی بن ہاشمی بغدادی نے کہا کہ میں نے تینوں مشائخ شیخ محی الدین محمد شیخ سیف الدین یحییٰ فرزندان قاضی القضاۃ ابوصالح اور شیخ ابوالحسن علی نانبائی سے سنا۔ محی الدین اور سیف الدین نے کہا کہ خبر دی ہم کو ہمارے والد نے کہا کہ خبر دی مجھ کو میرے والد عبدالرزاق اور چچا عبدالوہاب نے اور کہا ابوالحسن نے خبر دی ہم کو ابوالقاسم عمر بزاز نے یہ سب کہتے ہیں کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بلاد عراق وغیرہ سے فتویٰ آیا کرتے تھے۔ ہم نے کبھی یہ نہ دیکھا تھا کہ آپ کے پاس رات کو فتویٰ رہتا کہ آپ مطالعہ کریں یا کچھ سوچیں۔ بلکہ پڑھنے کے بعد اس کا جواب لکھ دیتے تھے اور آپ مذہب شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے موافق فتویٰ دیا کرتے تھے۔ آپ کے فتاویٰ علماء عراق کے سامنے پیش کئے جاتے تھے تو ان کو آپ کے ٹھیک جواب دینے سے اتنا تعجب نہ ہوتا تھا جس قدر کہ اس سے تعجب ہوتا کہ بہت جلد جواب لکھ دیتے تھے۔

اور جو شخص آپ کی خدمت میں کوئی فن حاصل کرتا تھا تو اس کی طرف اس کے بڑے بڑے ہم زمان محتاج ہوتے تھے۔

خبر دی ہم کو فقیہ نیک بخت ابومحمد الحسن بن فقیہ جلیل ابوعمران موسیٰ بن احمد خالدی نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن امام ابویعلیٰ نجم الدین بن حنبلی سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد رحمہ اللہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ ان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

لوگوں میں سے تھے کہ جن کی طرف عراق میں علم فتاویٰ ان کے وقت میں سپرد کر دیا گیا تھا۔

خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ شیخ الشیوخ شمس الدین ابوعبداللہ المقدسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ امام موفق الدین بن قدامہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم بغداد میں ۵۶۱ھ میں داخل ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ شیخ امام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ ان میں سے ہیں کہ جن کو وہاں پر علم عمل حال فتویٰ نویسی کی ریاست دی گئی ہے۔ اور طالب علم اور جگہ کا قصد اس لیے نہیں کرتا تھا کہ آپ میں تمام علوم جمع ہیں اور آپ ان تمام طلبا کے پڑھانے میں جو آپ سے علم تحصیل کرتے تھے صبر فرماتے تھے آپ فراخ سینہ، سیر چشم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ میں اوصاف جمیلہ اور احوال عزیزہ جمع کر دیئے تھے اور میں نے آپ کے بعد کسی اور کو ایسا نہیں دیکھا اور تمام شکار گورخر کے پیٹ میں ہوتے ہیں۔

ایک عجیب مسئلہ اور اس کا جواب

خبر دی ہم کو فقیہ عالم عابد عفیف الدین ابومحمد عبدالسلام بن محمد بن مزروع مصری بصری نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ سیف الدین ابوزکریا یحییٰ بن قاض القضاۃ ابوصالح نصر نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ اپنے باپ عبدالرزاق سے بیان کرتے تھے کہ عجم سے ایک فتویٰ بغداد میں آیا اور وہ پہلے اس سے علماء عراقین یعنی عراق عجم و عراق عرب پر پیش کیا گیا تھا لیکن جواب شافی نہ ملا تھا۔ مسئلہ کی صورت یہ تھی کہ علماء سادات اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے تین طلاق پر ایسی قسم کھائی کہ وہ بالضرور ایسی عبادت کرے گا کہ اس وقت تمام دنیا کے لوگوں سے وہ تنہا عبادت کرے۔ اب وہ ایسی کون سی عبادت کرے وہ کہتے ہیں کہ یہ فتوے میرے والد کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپ نے فوراً یہ لکھ دیا کہ یہ شخص مکہ معظمہ جائے اور مطاف اس کے لیے خالی کیا جائے۔ اور وہ اکیلا سات طواف ادا کرے اور قسم کو پوری کرے۔ تب وہ شخص بغداد میں ایک رات بھی نہ ٹھہرا۔

امام احمد بن حنبل کے روضہ کی زیارت اور شیخ سے ملنا اور گفتگو کرنا

خبر دی ہم کو شریف ابوالعباس احمد بن شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابی الغنائم محمد ازہری حسینی نے کہا کہ میں نے اپنے والد اور شیخ صالح بقیۃ السلف ابوالثنا محمود جیلانی سے کہا کہ میں نے شیخ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پیشواء ابوالحسن علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ اور شیخ بقا بن بطو کے ساتھ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے روضہ کی زیارت کی۔ میں نے دیکھا کہ امام موصوف قبر سے نکلے اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو اپنے سینے سے لگایا اور ان کو خلعت پہنایا اور فرمایا کہ اے شیخ عبدالقادر! بے شک میں تمہارے علم شریعت و علم حقیقت و علم حال اور فعل حال میں محتاج ہوں۔

اور ہم کو اس بات کی شیخ بقا ابوالفتح محمد احمد بن احمد بن احمد بن علی صریفینی نے خبر دی ہے کہا کہ ہم کو خبر دی شیخ ابوالحسن علی نانبائی بغدادی نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ ابوالقاسم عمر بزار نے کہا کہ میں نے سنا شیخ بقا بن بطو سے کہ وہ اس بات کا ذکر کرتے تھے۔

سرکار غوث الاعظم اور اولیائے رحمٰن

خبر دی ہم کو شیخ شریف ابوعبداللہ محمد بن شیخ ابوالعباس خضر بن محمد حسنی موصلی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے خواب میں بغداد میں سیّدی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں ۵۹۱ھ میں دیکھا کہ ایک بڑا وسیع مکان ہے اور اس میں جنگل اور سمندر کے مشائخ موجود ہیں اور شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ ان کے صدر ہیں۔ بعض مشائخ تو وہ ہیں کہ جن کے سر پر صرف ایک عمامہ ہے۔ بعض وہ ہیں کہ جن کے عمامہ پر ایک طرہ ہے۔ بعض کے دو طرہ ہیں لیکن شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے عمامہ پر تین طرہ ہیں۔ میں ان تین طروں کے بارے میں متفکر تھا۔ جب میں اس حال میں جاگا تو آپ میرے سر پر کھڑے تھے۔ مجھے فرمانے لگے کہ خضر! ایک طرہ علم شریعت کی شرافت کا دوسرا علم حقیقت کی شرافت کا تیسرا اشرف کا طرہ۔

علوم حقائق میں راسخ قدم

اس کتاب میں آپ کا کلام اس مطلب میں پہلے تو بہت گزر چکا ہے۔ (رضی اللہ عنہ) سو اس کا یہاں اعادہ کرنا ضروری نہیں۔

خبر دی ہم کو شیخ صالح ابوالفتح محمد بن احمد بن علی صریفینی نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ عارف ابوالحسن علی بن سلیمان نانبائی نے کہا کہ میں نے شیخ پیشواء ابوالقاسم عمر بن مسعود بزار سے سنا وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

کہتے تھے کہ میری آنکھوں نے سیّدی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر علوم حقائق میں کسی کو زیادہ فقیہ نہیں دیکھا۔

خبر دی ہم کو شیخ عابد ابوبکر محمد بن عبدالحق بن مکی صالح قرشی مصری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف ابوالعلم یاسین بن عبداللہ مغربی نے کہا کہ میں نے شیخ صالح علم الزہاد و بقیۃ السلف ابوعبداللہ محمد بن احمد بلخی رضی اللہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ مجھ سے اس شان کے بعض اکابر نے جو ہمارے اصحاب میں سے ہیں بیان کیا کہ وہ عجم سے بغداد کو آیا اور اس پر حال وارد ہوا جو اس پر غلبہ کر گیا اور اس کو مقہور کر دیا۔ جنگل کی طرف اس کو لے گیا۔ اس کا امر اس پر مشکل ہو گیا اور ایسے شخص کی طلب کا ارادہ کیا جو اس مشکل کو دور کر دے۔ تب ان سے بزبان غیب یہ بات کہی گئی کہ اس امر میں اس وقت شیخ عبدالقادر سے زیادہ فقیہ اور زیادہ عالم مشکلات ومختلفات میں نہیں ہے۔ پھر وہ اپنے دل سے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر طلب کرنے لگا تو شیخ اسی وقت حاضر ہوئے اور ان کے حال کو درست کر دیا۔ ان سے جو دور کرنا تھا وہ دور کر دیا۔

نور جمال کو دیکھنا

خبر دی ہم کو شیخ ابوالعفاف موسیٰ بن شیخ جلیل ابوعمرو عثمان بن موسیٰ بقاعی نے کہا کہ خبر دی ہم کو میرے والد نے کہا کہ میں نے دو شیخوں ابوعمرو عثمان صریفینی اور ابومحمد عبدالخالق حریمی سے سنا اور خبر دی ہم کو ابومحمد حسن بن علی نے جن کا دادا ابن قوقا مشہور ہیں کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن عبداللہ نقیب الہاشمیین نے بغداد میں کہا کہ میں نے شیخ ابوطلحہ بن مظفر بن غانم علثی سے سنا اور خبر دی ہم کو ابوالقاسم عمر بن مسعود بزار نے یہ سب کہتے ہیں کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ فلاں شخص اور ان کے ایک مرید کا نام لیا یہ کہتا ہے کہ وہ عزوجل کو سر کی آنکھوں سے دیکھتا ہے پھر اس کو بلایا اور اس سے اس کی بابت پوچھا تو اس نے کہا کہ ہاں آپ نے اس کو جھڑکا اور اس بات کے کہنے سے منع کیا اور اس سے اس امر کا عہد لیا کہ پھر کبھی یہ نہ کہنا آپ سے پوچھا گیا کہ کیا وہ اس امر میں حق پر ہے یا باطل پر تو آپ نے فرمایا کہ وہ سچا ہے مگر اس کو شبہ ہو گیا ہے اور یہ اس لیے کہ اس نے اپنی چشم دل سے نور جمال کو دیکھا ہے پھر اس کی باطنی آنکھ سے اس کی ظاہری آنکھ کی طرف ایک روزن ظاہر ہوا تب اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کی آنکھ نے اس کی بصیرت سے دیکھا کہ اس کی شعاع اس کے نور شہود سے متصل ہے اور گمان کرلیا کہ اس کی آنکھ نے وہ دیکھا جس کو اس کی بصیرت نے دیکھا تھا حالانکہ اس کی آنکھ نے وہ اس کی بصیرت سے دیکھا تھا لیکن اس کو معلوم نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے کہ دو سمندروں کو چھوڑ دیا کہ وہ ملتے ہیں ان کے درمیان ایک پردہ ہے۔ وہ ایک دوسرے پر غلبہ نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ اپنے ارادہ سے اپنی مہربانیوں کے ہاتھوں پر جلال و جمال کے انوار کو اپنے بندوں کے دلوں کی طرف بھیجتا ہے۔ پس ان سے وہ بات لیتا ہے جو کہ مصور صورتوں سے لیتا ہے وہ کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اس کے پرے اس کی بزرگی کی ایک چادر ہے جس کو پھاڑنے کی کوئی سبیل نہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ ایک جماعت مشائخ وعلماء کی اس موقع پر حاضر تھی۔ سو ان کو اس کلام نے خوش کر دیا اور اس مرد کے حال کی عمدہ وضاحت سے حیران رہ گئے۔ بعض نے تو کھڑے ہو کر کپڑے پھاڑ دیئے اور جنگل کو برہنہ بھاگ گئے۔

اے ملعون دور ہو جا

خبر دی ہم کو ابو محمد رجب بن ابی المنصور رداری نے کہا کہ میں نے سنا شیخ جلیل ضیاء الدین ابونصر موسیٰ بن شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے ۶۱۶ھ میں وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے والد رحمہ اللہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں اپنے ایک سفر میں جنگل کی طرف نکلا اور چند روز وہاں ٹھہرا اور مجھے پانی نہیں ملتا تھا۔ مجھ کو سخت پیاس معلوم ہوئی تو ایک بادل نے مجھ پر سایہ کیا اور مجھ پر اس میں سے ایک شے گری جو کہ بارش کے مشابہ تھی۔ سو اس سے میں سیراب ہو گیا پھر میں نے ایک نور دیکھا جس سے آسمان کا کنارہ روشن ہو گیا اور ایک شکل ظاہر ہوئی اس سے مجھ کو آواز معلوم ہوئی کہ اے عبدالقادر! میں تیرا رب ہوں اور میں نے تم پر حرام چیزیں یا یوں کہا کہ جو چیزیں اوروں پر حرام ہیں حلال کر دیں۔ تب میں نے کہا: ''اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم'' اے ملعون دور ہو۔ پھر وہ اندھیرا ہو گیا اور وہ شکل دھواں بن گئی پھر اس نے مجھ سے کہا کہ اے عبدالقادر! تم مجھ سے اپنے علم اپنے ربّ کے حکم اور اپنی فقہ کی وجہ سے جو تم کو اپنے مراتب کے حالات میں ہے نجات پا گئے اور میں نے ایسی باتوں سے ستر اہل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

طریق مشائخ کو گمراہ کر دیا۔ میں نے کہا کہ میرے ربّ کا فضل واحسان ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے کیونکر جانا کہ وہ شیطان ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی اس بات سے کہ بے شک میں نے تیرے لیے حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔

شہود ذات اور شہود صفات میں فرق

آپ سے پوچھا گیا کہ شہود ذات اور شہود صفات میں کیا فرق ہے تو فرمایا کہ جب سرّ (باطن) اس چیز کو دیکھے جو کہ اپنے غیر سے قائم ہے اور اپنے خلاف کے پردہ میں ہے اور اپنے معنے میں چھپا ہوا ہے اور اس وجود کے ساتھ جو اس کے سوا ہے ظاہر ہوتا ہے۔ سو وہ شہود صفات ہے کیونکہ اس کا قیام اس کے موصوف کے ساتھ ہوتا ہے تو اس کے ظہور سے یہ ضروری ہے کہ اس کے اطراف سے کوئی طرف چھپ جائے کیونکہ ایسے وصف کے ہوتے ہوئے وجود غیر کے وجوب کی طرف جاذب ہے۔ شہود ذات مفقود ہے اور اس کے خلاف سے پردہ میں ہے کیونکہ جو شخص جمال کو دیکھتا ہے تو وہ ظہور جلال کے لیے قوی نہیں ہوتا اور جو شخص کمال اور رونق کا خوگر ہوتا ہے وہ اس کی عظمت و کبریا کی وجہ سے ثابت نہیں رہتا اور وصف درحقیقت ظہور غیر کے وقت حقیقت سے محجوب نہیں ہوتا بلکہ شاہد کے شہود سے محجوب ہوتا ہے۔ اس لیے کہ وصف ظاہری شہود وصف باطنی پر غالب آتا ہے اور اس کے معنی میں چھپ جاتا ہے کیونکہ ہر وصف کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے موصوف کے ساتھ قائم ہو پھر جب اس کے معنی لازمہ کے افعال قوی اپنے موصوف کے لیے ازل کی آنکھ میں ظاہر ہوتے ہیں تو اس کے ظہور کے آثار اس کے معانی کے افعال میں چھپ جاتے ہیں کیونکہ وحدت تعدد کی ہمسائیگی سے بلند ہے۔ پس وہاں پر اس کے اطراف متفرقہ وصف فرد اور طاق معنی میں لپٹ جاتے ہیں اور اس کے سوا وجود کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے کیونکہ سرّ نے صفات کا مشاہدہ رسوم بشریت کے ساتھ کیا ہے اور اس کا سمندر اس کشتی میں بے دھڑک گھستا ہے جو کہ اس کے وجود کا گوشہ چشم اور لمحہ اور اس کے منازعات کے کھینچنے والے ہیں۔ ان سب کی علامت تین ہیں۔ (۱) شہود بصیرت ایسی قوت کے ساتھ کہ اس کے لیے اس شہود کے پہلے تھی۔ (۲) مشہود کے تعقل کے ساتھ اس کی حقیقت پر اس کے شہود کے گم ہونے کے بعد استدلال کرنا (۳) اور دو مختلف مشہودوں کا ایک شہود کے ساتھ ایک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

وصف میں شہود ہونا۔

اور جب سرّ موجود قائم بذاتہ کو وجود مطلق کے ساتھ کرے تو یہ شہود ذات ہے اور اس مشہود میں یہ ضروری امر ہے کہ دونوں شہودوں کا سقوط اور حین وقت این کے لحاظ کے متعلق کی نفی ہو۔ ثبوت فرق وجمع گوشہ چشم کے لیے قرب و بعد مٹ جائے۔ وجود جاتا رہے۔ شہود وصف مشہود کے ساتھ تنہا ہو۔ ازل کی آنکھ میں ازل کے مقابلہ کے لیے اس کی قوت کے ساتھ جو کہ ہمیشہ سے ہے۔ اس سے حدوث کے اوصاف سلب ہونے کے وقت ظاہر ہوں۔ اس کے معانی سے وصف و حکم وعین و حال کے طور پر خالی ہو۔ پس اس مقام پر ہر ایک وجود کا اول آخر کی طرف رجوع کرتا ہے کیونکہ قبلیت کا وصف عدم میں مٹ جاتا ہے اور بعدیت کی صفت ابد میں محو ہو جاتی ہے اور ہر ظاہر ہونے والی چیز پر وہ عدم میں اس کی دوامی ہیبت سے چھپ جاتی ہے۔ اس شہود کی علامت یہ ہے کہ وہ ایک وصف ہے جو کہ اس کے وجود سے پہلے حاصل نہیں اس کی ذات کے چھپنے کے بعد اس کا حکم باقی نہ رہے اور جو چیز اس سے ظاہر ہو اس کی حقیقت منعقد نہ ہو۔ اس کی حقیقت پر اس وصف سے انفصال اور نہایت کے ساتھ مشاہدہ کے اتصال کے بعد اس پر دلیل نہ لائیں۔ اور یہ امر سوائے انبیاء علیہم السلام کے اور کسی کے لیے مقام نہیں ہوسکتا اور یہ صدیقوں کے سوا اور کسی کا مرتبہ نہیں ہوسکتا اور اولیاء کے سوا اور کسی کا حال نہیں ہوسکتا۔ یہ سب باتیں کسب سے نہیں پا سکتے بلکہ خدا کی عنایت ہے وسائل سے نہیں دیئے جاتے بلکہ پہلے نوشتہ کی وجہ سے۔

شیخ رضی اللہ عنہ سے موارد الٰہیہ اور طوارق شیطانیہ کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ موارد الٰہی مانگنے سے نہیں آتیں اور کسی سبب سے نہیں جاتیں۔ ایک طریقہ پر نہیں آتیں اور نہ وقت مخصوص میں اور طوارق شیطانی غالباً اس کے برخلاف ہوتی ہے۔

محبت کے معنی

شیخ رضی اللہ عنہ سے محبت کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ محبوب کی طرف سے دلوں میں ایک تشویش ہوتی ہے پھر دنیا اس کے سامنے ایسی ہوتی ہے جیسے انگشتری کا حلقہ یا ماتم کا مجمع۔

محبت ایک نشہ ہے جس کے ساتھ ہوش نہیں ہوتی اور ذکر ہے جس کے ساتھ محو نہیں۔ قلق

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہے جس کے ساتھ سکون نہیں اور ہر طرح ظاہر باطن اضطرار سے محبوب کا خلوص ہونہ اختیار اور خلقی ارادہ سے ہونہ تکلف کے ارادہ سے محبت یہ ہے کہ غیر محبوب سے اندھا ہو جائے اور محبوب کی ہیبت سے اندھا ہو جائے پس وہ پورے طور پر اندھا ہے۔ عاشق لوگ ایسے مست ہیں کہ اپنے محبوب کے مشاہدہ کے سوا ہوش میں نہیں آتے۔ وہ ایسے بیمار ہیں کہ اپنے مطلوب کے ملاحظہ کے سوا تندرست نہیں ہوتے۔ وہ ایسے حیران ہیں کہ اپنے مولد کے بغیر ان کو محبت نہیں۔ اس کے ذکر کے سوا اور کسی کا شیفتہ نہیں۔ اس کے پکارنے کے سوا کسی کو جواب نہیں دیتے اور اسی مطلب میں مجنوں عِلیلیٰ وہ اشعار کہتا ہے جن کے یہ اشعار ہیں۔

لقد لا منی فی حب لیلی اقاربی ۔۔۔ اخی وابن عمی وابن خالی و خالیا
فلو کنت اعمی اخبط الارض بالعصا ۔۔۔ اصم فنادتنی اجیب المنادیا
واخرج من بین البیوت لعلنی ۔۔۔ احدث عنك والنفس بالليل خاليا
وافی لا ستغشی وما بی غشیة ۔۔۔ لعل خیا لامنك یلفی خیالیا
معذبتی لولاك ما كنت هائما ۔۔۔ ادور علی الاطلال فی البید عاریا
فان تمنعوا ليلى و حسن حديثها ۔۔۔ فلم تمنعوا منی البكا و القوافيا
واشهد عند اللّٰه انی احبها ۔۔۔ وهذالها عندی فما عندهاليا
احب من الاسماء ماوافق اسمها ۔۔۔ واشبهه او كان منه مدانيا
يقول اناس على مجنون عامر ۔۔۔ يروم سلوا قلت انى لما بيا
عن ولی ازاداء الهيام اصابنی ۔۔۔ فايك عنی لا يكن بك مابيا
اذا ما طواك الدهر يا ام مالك ۔۔۔ نشان المنايا القاضيات وشانيا

توحید کے معنی

اور شیخ رضی اللہ عنہ سے توحید کی نسبت پوچھا تو فرمایا کہ وہ صابر کی طرف سے دونوں کے بھید چھپانے کا اشارہ ہے۔ ایسے وقت میں کہ حضوری میں وارد ہوا اور دل مقامات افکار کی انتہا سے گزر چکا ہو۔ وہ وصال کے اعلیٰ درجات کے منازل اسرار تعظیم تک چڑھ جائے۔ تجرید کے قدموں کے ساتھ تقرب تک چلے۔ تفرید کی سعی سے قرب تک چڑھے اور اس کے ساتھ

دونوں جہاں لاشے ہو جائیں۔ دونوں ملک سے برہنہ ہو جائے۔ وصف وجود اور حکم ذات سے علیحدہ ہو جائے۔ ایسے حال میں کہ وہ ان باتوں کا مطالعہ کرتا ہو۔ جو کہ اس کے دل پر خدا کی طرف سے خطرات آتے ہیں۔ صحیح تفرید کا متلاشی ہو۔ اپنے وصف میں صدق کا طالب ہو۔ یہ اس لیے کہ فردات کی صفت اشارہ منفرد کو چاہتی ہے پھر وہ اشارہ فردیت پر تمسک کرتے ہوئے۔ اس کی ذات کی طرف چڑھ جاتا ہے۔ جب اس مطلب میں کسی سبب کا غیر یا کدورت کی علت قدح کرے تو بندہ اس کے پنجہ سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اس کے متمسک سے منقطع ہوتا ہے۔ بشر کی طرف اشارہ واپس لوٹتا ہے۔ وہ حق کے مطالعہ سے شوق ارواح کے جوش کے اور شفقت کی بجلی کی چمک کے نزدیک بشریت کے پردوں سے اور اس پر فردانیت کی صفت سے اشارات اخبار کے پہنچنے ممانی ارواح کے پانے اعداد افراد کے وصف سے پردوں میں ہو جاتا ہے۔

تجرید کے معنی

شیخ رضی اللہ عنہ سے تجرید کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تجرید اس کا نام ہے کہ سر کو تدبیر سے علیحدہ کیا جائے۔ اس طرح کہ طلب محبوب سے سکون ثابت رہے اور اطمینان کے لباس کے اوڑھنے سے محدود کی مفارقت پر برہنگی ہو مخلوق سے حق کی طرف تائب ہو کر رجوع ہو۔

معرفت کے معنی

شیخ رضی اللہ عنہ سے معرفت کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ معرفت یہ ہے کہ مکنونات کے پردوں میں جو مخفی معانی ہیں اور تمام اشیاء میں وحدانیت کے معانی پر اور ہر شے میں اشارہ کے ساتھ حق کے شواہد پر اطلاع ہو۔ ہر ایک فانی کے فنا میں حقیقت کے علم کا تدارک ایسے وقت میں حاصل ہو کہ باقی کا اس کی طرف اشارہ ہو۔ اس طرح پر کہ ربوبیت کی ہیبت کی چمک ہو۔ بقا کے اثر کی تاثیر اس میں ہو کہ جس طرف باقی کا اشارہ ہو۔ اس طرح کہ جلال الوہیت کی چمک ہو اور اس کے ساتھ یہ بھی ہو کہ دل کی آنکھ سے خدا کی طرف نظر ہو۔

شیخ منصور حلاج و شیخ ابو یزید کے قول میں فرق

شیخ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ قول حلاج (منصور) اور قول ابو یزید میں جو انہوں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

''سبحانی'' کہا تھا کیا فرق ہوسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حلاج نے عشق کا راستہ طے کیا تھا اور اس سے محبت کے سرّ کا جوہر حاصل کیا تھا۔ اس کو اپنے دل' پوشیدہ خزانہ میں اپنے حال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امانت رکھا تھا پھر جب اس کی بصیرت کی آنکھ کے سامنے اس کے جمال کا نور مقابل ہوا تو موجودات کے دیکھنے سے اندھا ہو گیا۔ تب اس نے گمان کیا کہ مکان موجودات سے خالی ہے۔ پھر لینے کا انکار کیا پھر ہاتھ کٹنے اور قتل کا مستحق ہوا اور تمہاری زندگی کی قسم ہے۔ جو شخص اس جوہر کا مالک ہوتا ہے وہ سوا اعلیٰ درجہ محبت کے قناعت نہیں کرتا۔ اور وہ فنا ہے۔

ابو یزید رحمہ اللہ نے اپنی محبت کو صراحت سے بیان نہیں کیا اور نہ اپنے عشق کی خبر دی وہ تو صرف یہ ہوا کہ درجات نہایات کی غایت میں اس کے تحکم کے بعد رستہ کی تھکان کا غبار اس پر پڑا۔ تب انہوں نے ''سبحانی'' وصول کے شکریہ میں کہا (اور اس پر عمل کیا) ''اور اپنے رب کی نعمت بیان کر'' اور یہ بھی ہے کہ حلاج جب دروازہ تک پہنچا اور اس کو کھٹکھٹایا تو ان کو آواز آئی کہ اے حلاج! اس دروازہ میں وہی شخص داخل ہوسکتا ہے کہ بشریت کی صفات سے مجرد ہو اور آدمیت کی طرز سے فنا ہو جائے پھر وہ محبت کی وجہ سے مر گیا اور عشق کی وجہ سے گل گیا۔ اپنی جان کو دروازہ کے پاس سپرد کر دیا۔ پردہ کے پاس اپنی جان کو بخش دیا اور مقام دہشت میں حیرت کے قدموں پر کھڑا ہو گیا پھر جب اس کو فنا نے گونگا کر دیا تو سکر نے اس کو گویا کیا اور ''انا الحق'' کہا تب اس کو ہیبت کے دربان نے جواب دیا کہ آج تم ٹکڑے ٹکڑے اور قتل کئے جاؤ گے اور کل کو تمہیں قرب و وصل ہوگا پھر اس کی زبان حال نے کہا (تب تو ان کی ایک نگاہ میرے خون کے بہنے کے مقابلہ میں گراں نہیں ہے) پھر اس کے لیے ابو یزید دروازہ کے اندر سے نکلے اس کا مرتبہ عمدہ ہو گیا اور اس کی چراگاہ سرسبز ہوئی اس کی نوبت اس فنا میں قدرت کے ہاتھ کے ساتھ قرب کے ساتھ بجائی گئی۔

مشاہدہ کے خیمے پہلی عنایت کے ساتھ اس چراگاہ میں کھڑے کر دیئے گئے۔ اس کی دو زبانیں تھیں جو بولتی تھیں اور دو نور تھے جو چمکتے تھے۔ ایک زبان تو وہ تھی جو کہ تمجید کی خوشی کے ساتھ بولتی تھی اور دوسری وہ زبان تھی جو کہ حقائق توحید کے ساتھ بولتی تھی۔ اس کی تمجید کی خوشی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

کی زبان گانے لگی اور یہ کہا کہ میں نے جس شے کو دیکھا اس کے پہلے اللہ ہی کو دیکھا۔ پھر اس کو اس کی توحید کے حقائق کی زبان سے یہ جواب دیا۔ ''سبحانی'' پھر نور وجدان چلایا کہ قرب نے مجھے فنا کر دیا پھر زندہ کر دیا اور وصل نور پکارا کہ ''انا الحق''۔ مجھ کو اس نے باقی رکھا اور پھر مجھے چڑھایا پھر میں اپنے دیان (جزا دہندہ) اور رحمٰن کے لیے پاک ہوں۔

فیادارھا بالحزن ان مزارھا قریب ولکن دون ذالك اھوال

پس اے اس کے گھر غم کے ساتھ بے شک اس کی زیارت گاہ قریب تو ہے لیکن اس کے ورے ورے ہولناک امور ہیں۔

اور یہ بھی ہے کہ حلاج کے شوقوں کی بلبلیں جوش میں آئیں۔ اس کے جلانے کی آگیں بھڑک اٹھیں تو اس نے وصال طلب کیا۔ تب وہ بساط امتحان پر بٹھایا گیا اور کہا گیا کہ اے ابن منصور! اگر تو محب صادق یا عاشق بیچنے والا ہے۔ تو اپنے نفس اور نفیس اور روح شریف کو فنا میں بیچ ڈال تا کہ تو ہم تک پہنچے۔ پس حکم کا مقابلہ فرمانبرداری کے ساتھ کیا اور ''انا الحق'' کہا تا کہ اسی وقت مقبول ہو جائے۔ (جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) ''اور مت خیال کرو ان لوگوں کو جو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیے گئے کہ وہ مردے ہیں''۔ جب ابلیس کا قول ''اَنَا'' نافرمانی اور مخالفت کی وجہ سے تھا اور اس سے کہا گیا تھا کہ تو سجدہ کر تو اس نے کہا کہ میں اس سے بہتر ہوں۔ تب وہ دوری کا مستحق ہوا۔ کیا جس نے کہ پیدا کیا ہے وہ جانتا نہیں۔

اور یہ بھی ہے کہ حلاج کے سویدا قلب پر محبت کا لشکر غالب ہوا تھا اور سلطان عشق نے اس کے بھیدوں کے سر پر غلبہ پا لیا تھا۔ تب اس نے طلب کی حیرت سے ''اَنَا'' کہا تھا اور ابلیس کے کبر کی نخوت اس کی ہمت کے داغ میں داخل ہوئی اور سر کا خزانہ اس کے نفس کے سانسوں کے ساتھ جاری ہوا تو کہا کہ میں اس سے بہتر ہوں۔ پس جس پر اس کے مولیٰ کی محبت کا نشہ غالب ہوا تو وہ اس لائق ہے کہ اس کو اپنا وصل پر قرب دیا جائے۔ اور جس نے اپنے نفس کی طرف تکبر کی آنکھ سے دیکھا وہ اس لائق ہے کہ اس کے سر کو پھٹکار کی تلوار سے قطع کر دیا۔

پھر آپ سے پوچھا گیا کہ منصور کے ''انا الحق'' کہنے اور ان کے ''سبحانی'' کہنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

میں کیا راز ہے؟ تو شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کسی کو اس کا اہل نہیں پاتا کہ اس پر افکار روشن کروں اور نہ کسی کو امین پاتا ہوں کہ اس پر یہ اسرار کھولوں۔

ہمت کے معنی

شیخ رضی اللہ عنہ سے ہمت کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ جب دنیا سے اپنے نفس اور اپنے ارواح کو تعلق آخرت سے اور اپنے قلب کو مولےٰ ارادے کے ہوتے ہوئے اپنے ارادے سے برہنہ کردے اپنے سر کو موجودات کی طرف اشارہ کرنے سے اگرچہ ایک لمحہ بھر یا ایک آنکھ جھپکنے کے برابر ہو علیحدہ کرلے۔

حقیقت کے معنی

شیخ رضی اللہ عنہ سے حقیقت کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ اس کی ضد اس کے منافی نہ ہو اور اس کا منافی پایا نہ جائے بلکہ اس کی طرف اشارہ کرنے کے وقت اس کی اضداد باقی رہیں اور اس کے مقابلہ کے وقت اس کا منافی باطل ہو جائے۔

ذکر کے معنی

شیخ رضی اللہ عنہ سے ذکر کے اعلیٰ درجات کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ دلوں میں حق کے اشارہ سے اس کے اختیار کرنے کے وقت میں اس کی سابقہ عنایت سے ایک اثر پیدا ہو پس یہ ذکر دائم ثابت جمنے والا ہے کہ جس میں نسیان جرح قدح نہیں کرتا۔ اس کو غفلت مکدر نہیں کرتی اور باوجود اس وصف کے چپ رہنا۔ سانس لینا، قدم چلنا پھرنا ذکر ہی ہوگا اور یہی بڑا ذکر ہے۔ جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے اور بہت عمدہ ذکر وہ ہے کہ جس کو خطرات واردہ جو ملک جبار سے آتے ہوں جوش دلائیں۔ پھر وہ اسرار کے محل میں چھپ جائیں۔

شوق کے معنی

شیخ رضی اللہ عنہ سے شوق کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ عمدہ شوق یہ ہے کہ مشاہدہ سے ہو۔ ملاقات سے سست نہ پڑ جائے۔ دیکھنے سے ساکن ہو۔ قرب سے چلا نہ جائے محبت سے زائل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

نہ ہو بلکہ جوں جوں ملاقات بڑھتی جائے۔شوق بھی بڑھتا جائے اور شوق صحیح نہیں ہوتا جب تک کہ اس کی عقلوں سے علیحدہ نہ ہو جائے۔ وہ روح کی موافقت یا ہمت کی متابعت یا حظِ نفس ہے۔ پس شوق اسباب سے مجرد ہوگا۔ پھر وہ سبب کہ اس کے لیے یہ شوق واجب کر دیا۔ اس کو معلوم نہ ہوگا وہ مشاہدہ نہیں کیا جاتا اور مشاہدہ کی طرف شوق مشاہدہ سے ہوتا ہے۔

توکل کے معنی

شیخ رضی اللہ عنہ سے توکل کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ دل کا خدا کی طرف مشغول ہونا اور غیر خدا سے الگ ہونا ہے پھر جس پر بھروسہ کرے۔ اس کی وجہ سے اس کو بھول جائے اور اس کے سبب غیر سے مستغنی ہو جائے۔ اس سے توکل میں غنا کی حشمت اٹھ جائے۔ توکل سر کا جھانکنا معرفت کی آنکھ کے ملاحظہ سے مقدورات کے غیب کے خفیہ امر کی طرف ہے۔ اور دل کا حقیقت یقین پر مذاہب معرفت کے معانی پر اعتقاد کا نام ہے کیونکہ وہ لازمی ہیں ان میں کوئی نقصان کرنے والا قدح نہیں کرتا۔

انابت کے معنی

شیخ رضی اللہ عنہ سے انابت کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا انابت اس کو کہتے ہیں کہ مقامات کے گزر جانے کو طلب کیا جائے درجات پر ٹھہرنے سے ڈرنا اعلیٰ پوشیدہ باتوں پر چڑھ جانا۔ ہمتوں کے ساتھ مجالس درگاہ کے صدروں پر اعتماد کرنا پھر حضوری اور مجلس کے مشاہدہ کے بعد ان سب سے حق کی طرف رجوع کرنا اور انابت یہ ہے کہ اس سے اس کی طرف ڈرتے ہوئے اس کے غیر سے اس کی طرف ڈرتے ہوئے ہر ایک علاقہ سے اس کی طرف ڈرتے ہوئے رجوع کرنا۔

ابلیس اور منصور کے انا میں فرق

آپ سے پوچھا گیا کہ ابلیس نے ''انا'' کہا تو وہ راندہ ہوا اور حلاج نے ''انا'' کہا تو اس کو قرب ہوا۔ تب شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حلاج نے اپنے قول ''انا'' سے فنا کا قصد کیا تھا تاکہ وہ بلا ہو کے باقی رہے پھر وہ مجلس وصال تک پہنچ گیا اور ان کو خلعت بقا دی گئی۔

اور ابلیس نے اپنے ''انا'' کہنے سے بقا کا قصد کیا تھا تو اس کی ولایت فنا اور نعمت سلب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہوگئی۔اس کا درجہ پست ہوا اور نعمت بلند ہوئی۔

توبہ کے معنی

شیخ رضی اللہ عنہ سے توبہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ توبہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف اپنی قدیم عنایت سے دیکھے اور اس عنایت سے اپنے بندے کے دل کی طرف اشارہ کرے۔اس کو خاص اپنی شفقت سے اپنی طرف قبضہ کرتے ہوئے کھینچ لے جب وہ ایسا ہو جائے تو اس کی طرف دل ہر ہمت فاسدہ سے (الگ ہوکر) کھینچ آتا ہے روح اس کے تابع اور عقل اس کے موافق ہوتی ہے۔توبہ صحیح ہوتی ہے اور تمام امر اللہ کے لیے ہو جاتا ہے۔

اخلاص کے معنی

شیخ رضی اللہ عنہ سے توکل کی بابت بھی پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس کی حقیقت اخلاص کی حقیقت کی طرح ہے اور اخلاص کی حقیقت یہ ہے کہ اعمال پر عوضوں کے طلب کرنے سے ہمت بلند ہو جائے اور ایسا ہی توکل ہے کہ حول اور قوت سے سکون کے ساتھ رب الارباب کی طرف نکل جائے پھر فرمایا اے غلام! کتنی دفعہ کہا جائے۔کیا تو سنتا نہیں اور کس قدر سنے گا۔کیا سمجھے گا نہیں کس قدر سمجھے گا۔کیا عمل نہ کرے گا۔کس قدر عمل کرے گا۔کیا اخلاص نہ کرے گا۔کس قدر اخلاص کرتا ہے کیا اپنے اخلاص میں اپنے وجود سے غائب نہ ہوگا۔

گریہ

شیخ رضی اللہ عنہ سے رونے کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس کے لیے رو۔اس سے رو۔اس پر رو۔

دنیا

شیخ رضی اللہ عنہ سے دنیا کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس کو اپنے دل سے ہاتھ تک نکال دے پھر تجھ کو وہ ضرر نہ دے گی۔

تصوف

شیخ رضی اللہ عنہ سے تصوف کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ صوفی وہ ہے کہ اپنی گم گشتہ چیز کو خدا سے مراد منایا ہوا اور دنیا کو اپنے پیچھے چھوڑ دیا ہو۔تب وہ اس کی خدمت کرے گی اور اس کو اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے حصے دے گی۔ دنیا میں آخرت سے پہلے اس کا مقصود حاصل ہوگا۔ پس اس پر اس کے ربّ کی طرف سے سلام ہو۔

تعزز و تکبر

شیخ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ تعزز اور تکبر میں کیا فرق ہے۔ فرمایا کہ تعزز تو یہ ہے کہ اللہ کے لیے اور اللہ میں ہو وہ نفس کی ذلت اور اللہ عزوجل کی طرف ہمت کے بلند ہونے کو مفید ہوتا ہے۔

اور تکبر یہ ہے کہ نفس کے لیے ہو اور خواہش میں ہو اس کا فائدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی طرف ارادہ کرنے سے طبیعت کا جوش اور غلبہ ہو۔ کبرِ طبعی بہ نسبت کبرِ کسبی کے آسان تر ہوتا ہے۔

شکر

شیخ رضی اللہ عنہ سے شکر کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا شکر کی حقیقت یہ ہے کہ منعم کی نعمت کا اس طرح اقرار ہو کہ اس میں عاجزی ہو اور احسان کا مشاہدہ حرمت کی حفاظت اس طرح ہو کہ یہ سمجھ لے کہ وہ شکر ہر شکر کرنے سے عاجز ہے۔ اس کے ساتھ بہت سی قسم ہیں۔ ایک تو زبان کا شکر ہے وہ یہ کہ سکون کی نعمت کے ساتھ نعمت کا اقرار ہو۔ ایک شکر بالا رکان ہے۔ وہ یہ کہ خدمت اور وقار سے متصف ہو جائے۔ ایک شکر دل کا ہے۔ وہ یہ کہ بساط شہود پر حفظ و حرمت کے دوام کے ساتھ اعتکاف ہو پھر اس مشاہدہ کے حضور کے بعد غیبت تک منعم کو دیکھتے ہیں۔ نعمت کے نہ دیکھنے سے ترقی ہو۔

شاکر وہ ہے کہ موجود پر شکر کرے اور شکور وہ ہے کہ مفقود پر شکر کرے حامد وہ ہے کہ منع کو عطا اور ضرر کو نفع دیکھے پھر اس کے نزدیک دونوں وصف برابر ہو جائیں اور حمد وہ ہے کہ حمد کرنے والا معرفت کی آنکھ کے ساتھ بساط قرب پر مستفید ہو۔

شیخ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں **فاذکرونی اذکرکم** کیوں ہمارا ذکر پہلے ہوا اور اس کا ذکر بعد میں ہوا اور اس قول **یحبھم ویحبونہ** (المائدہ:۵۴) میں کیوں اپنی محبت کو ہماری محبت پر مقدم کیا۔ فرمایا کہ ذکر مقام طلب و قصد ہے اور طلب عطا کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

مقدمہ ہے۔اس لیے ہمارے ذکر کو مقدم کیا لیکن محبت تو صرف تقدیر کی طرف سے خدائی تحفہ ہے۔اس میں بندہ کا فعل نہیں اور اس کا وجود بندہ میں بغیر اس کے صحیح نہیں کہ غیب کی جانب سے مشیت کے ہاتھ پر اس کا ظہور ہو اور بندہ وہاں پر کسب کا دور کرنے والا اور سبب کا مٹا دینے والا ہے۔اسی لیے اس نے اپنی محبت کو جو ہم سے ہے ہماری محبت پر جو ہم کو اس سے ہے مقدم کیا۔

پھر آپ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول ثم تاب علیھم لیتوبوا (التوبہ:۱۱۸) میں اپنی توبہ ورجوع کو جو ہم پر ہے۔ہماری توبہ ورجوع سے جو اس کی طرف ہے کیوں مقدم کیا حالانکہ وہ بھی کسب ہے جیسا کہ ذکر۔تو فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ توبہ اول مقامات طلب ہے اور منازل اکسیر کا مبداء ہے۔سو اپنے فعل کو اس میں ہمارے فعل پر مقدم کیا کیونکہ اس کو اس کے سوا اور کوئی نہیں کھولتا اور کوئی اس پر چلنے کی قدرت اس کے آسانی دینے کے سوا نہیں رکھتا کیونکہ وہی عزوجل غافلوں کے جگانے اور سونے والوں کے بیدار کرنے اور متفرق پھرنے والوں کو قصد کرنے والوں کے راستوں کی طرف لانے اور ذکر محبوب کی طرف لانے کے پھیرنے میں متفرد اور تنہا ہے۔

صبر کے معنی

شیخ رضی اللہ عنہ سے صبر کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ صبر یہ ہے کہ بلا ہوتے ہوئے اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ادب وصفات سے وقوف ہو اور اس کے کڑوے فیصلوں کو فراخ دلی کے ساتھ احکام کتاب وسنت پر مانے اس کی بہت سی اقسام ہیں۔اللہ کے لیے صبر کرنا وہ یہ ہے کہ اس کے امر کو ادا کرے اور اس کی نہی سے باز رہے اور ایک صبر اللہ عزوجل کے ساتھ ہے وہ یہ کہ اس کی قضا کے جاری ہونے کے نیچے اور تجھ میں اس کے فعل ہونے میں سکون ہو اور فقر کی حالت میں بغیر چیں بجبیں ہونے کے غنی کا اظہار ہو۔ایک صبر اللہ پر ہے وہ یہ کہ ہر شے میں اس کے وعدہ کی طرف میلان ہو۔اور دنیا سے آخرت کی طرف مومن کا چلنا سہل ہو۔مخلوق کو چھوڑنا خدا کے مقابلے میں سخت ہوتا ہے اور نفس کا اللہ عزوجل کی طرف چلنا زیادہ سخت ہوتا ہے۔صبر اللہ تعالیٰ کے ساتھ زیادہ سخت ہوتا ہے۔اور فقیر صابر، غنی شاکر سے افضل ہوتا ہے۔فقیر شاکر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

ان دونوں سے افضل ہوتا ہے۔فقیر صابر شاکر ان سب سے افضل ہوتا ہے اور بلا کو وہی بلاتا ہے جو کہ عارف ہوتا ہے۔

حسن خلق کے معنی

شیخ رضی اللہ عنہ سے حسن خلق کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ یہ ہے کہ حق کے مطالعہ اور تیرے نفس کے مشکل سمجھنے پر لوگوں کا ظلم تم پر کوئی اثر نہ کرے اور جو اس میں معرفت ہو معتبر ہو اور جو لوگوں کو ایمان وحکمت دیا گیا ہو اس لحاظ سے ان کو بڑا سمجھے اور یہ بندہ کے افضل مناقب میں سے ہے۔اسی کے سبب مردوں کے جوہر ظاہر ہوتے ہیں۔

صدق

شیخ رضی اللہ عنہ سے صدق کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا صدق اقوال میں تو یہ ہے کہ دل قول کے موافق اپنے وقت میں ہو۔صدق اعمال میں یہ ہے کہ حق سبحانہٗ کی رویت پر ان کا قیام ہو اور اس کی رویت فراموش ہو جائے۔صدق احوال میں یہ ہے کہ حالات اس طرح گزریں کہ طبیعت حق پر قائم رہے۔ان کو رقیب کا مطالعہ اور رفیقہ کا جھگڑا مکدر نہ کر سکے۔

فنا

شیخ رضی اللہ عنہ سے فنا کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنے ولی کے بھید کا مطالعہ کرے پھر موجودات لاشے ہو جائیں۔ولی اس اشارہ میں فنا ہو جائے۔اس وقت میں اس کا فنا بقا ہے لیکن وہ باقی کے اشارہ کے نیچے فنا ہو جاتا ہے پھر اگر حق تعالیٰ کا اشارہ ہو تو وہ اس کو فنا کر دیتا ہے کیونکہ اس کی تجلی اس کو باقی رکھتی ہے گویا کہ اس کو اس سے نفی کرتی ہے۔پھر اس کو اس کے ساتھ باقی رکھتی ہے۔

بقا

شیخ رضی اللہ عنہ سے بقا کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ بقا لقا کے سوا نہیں ہوتی کیونکہ وہ بقا جس کے ساتھ فنا نہ ہو وہ اسی بقا کے ساتھ ہوتی ہے۔جس کے ساتھ انقطاع نہ ہو اور یہ ایسا ہی ہوتا ہے جیسے آنکھ کی جھپک یا اس سے بھی قریب اور اہل بقا کی علامت یہ ہے کہ ان کے بقا کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وصف میں ان کے ساتھ فنا شے نہ ہو کیونکہ یہ دونوں ضدیں ہیں۔

وفا

شیخ رضی اللہ عنہ سے وفا کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ حرمتوں میں خدا تعالیٰ کے حقوق کی رعایت کی جائے۔ اس طرح کہ ان کا مطالعہ نہ دل سے ہو نہ نظر سے اور اللہ کی حدود پر قولاً فعلاً محافظت ہو۔ اس کی مرضیوں کی طرف ظاہر و پوشیدہ پورے طور پر جلدی کی جائے۔

رضا

شیخ رضی اللہ عنہ سے رضا کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا وہ یہ ہے کہ تردد کو اٹھا دیا جائے اور جو کچھ اللہ عزوجل کے علم ازل میں پہلے ہو چکا ہو۔ اس پر کفایت کرنا اور رضا یہ ہے کہ قضایائے الٰہی میں سے کسی خاص قضا کے نزول کی طرف دل نہ پھر جائے اور جب کوئی قضا نازل ہو تو دل اس کے زوال کی طرف نہ جھانکے۔

ارادہ

شیخ رضی اللہ عنہ سے ارادہ کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ حرص کے مادہ کے ساتھ جس میں ذکر جاری ہوا ہے دل میں فکر کی تکرار ہو۔

عنایت

شیخ رضی اللہ عنہ سے عنایت کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ عنایت ازلی یہ ہے کہ وہ اللہ عزوجل کی صفات میں سے ہے۔ اس نے اس کو کسی پر ظاہر نہیں کیا اور اس کی طرف کسی وسیلہ سے نہیں پہنچا جاتا۔ اس میں کوئی سبب ضرر نہیں دیتا اور نہ اس کو کوئی علت بگاڑتی ہے۔ نہ اس کو کوئی شے مکدر کرتی ہے۔ وہ اللہ کا بھید ہے اللہ کے ساتھ جس پر کوئی مطلع نہیں ہے۔ اور موجودات کو اس کی طرف راستہ نہیں عنایت سابقہ ہے۔ مقید بالوقت نہیں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا ہے۔ اس کو اہل بنا دیتا ہے اور اہل معرفت کو عنایت کی رائے پر چھوڑتا ہے پھر اختیار کو مخلوق کی طرف چھوڑتا ہے۔ پھر بخشش کو اختیار کی رائے پر۔ پھر توفیق کو بخشش کی رائے پر پھر قبول کو توفیق کی رائے پر پھر ثواب کو قبول کی رائے پر بنا دیا اور اس شخص کی علامت جس پر کہ اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

کی عنایت ہو یہ ہے کہ گرفتاری پھر کھینچنا پھر قید پھر اس سے بالکل تقید ہو جائے۔ پھر اس کو مخلوق سے کھینچ لینا پھر اس کو حضور قدس میں قید کر دے۔ پھر حرمت کی قید سے اس کو مقید کر دے پھر اس کے پاس وہ باقی پڑا رہے۔

وجد

شیخ رضی اللہ عنہ سے وجد کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ روح ذکر کی حلاوت کے ساتھ مشغول ہو جائے اور محبّ رقیب سے حق کے لیے حق کے ساتھ خالی ہو جائے۔ وجد ایک شراب ہے کہ صاحب وجد کو مولیٰ منبر کرامت پر پلاتا ہے۔ اور جب وہ پی لیتا ہے تو ہلکا ہوتا ہے اور جب ہلکا ہوتا ہے تو اس کا دل محبت کے پردوں میں قدس کے باغوں میں اڑتا ہے پھر وہ ہیبت کے سمندروں میں گر پڑتا ہے پھر بچھڑ جاتا ہے۔ اس لیے وجد والے پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔

خوف

شیخ رضی اللہ عنہ سے خوف کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ خوف کی بہت سی اقسام ہیں۔ خوف تو گنہگاروں کو ہوتا ہے۔ رہبہ عابدین کو خشیہ عالموں کو، وجد دوستوں کو ہیبت عارفین کو ہوتی ہے۔ گنہگاروں کا خوف عذابوں سے عابد کا خوف ثواب عبادت کے فوت ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ عالموں کا خوف طاعات میں شرک خفی سے ہوتا ہے۔ عاشقوں کا خوف ملاقات کے فوت ہونے سے ہے۔ عارفین کا خوف ہیبت و تعظیم ہے اور یہ خوف سب سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ کبھی دور نہیں ہوتا اور یہ تمام اقسام جب رحمت ولطف کے مقابل ہو جائیں تو تسکین پا جاتی ہیں۔

رجا

شیخ رضی اللہ عنہ سے رجا کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ اولیاء کے حق میں حق رجا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے فقط حسن ظن ہو کیونکہ رجا طمع کو کہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر اس بارہ میں کہ اس نے بندہ کے لیے لکھا اور مقدر کیا ہے تقاضا کرے اہل صفا کی طرف سے اس پر تقاضا خواہ نفع میں یا برائی کے دفع کرنے میں ہو کیونکہ اہل ولایت یہ بات یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تمام ضروریات سے فارغ ہو چکا ہے۔ سو وہ اس پر تقاضا کرنے کی محبت کے تقاضے سے مستغنی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہیں اور اس وقت حسن ظن تقاضے کی امید سے افضل ہے اور رجا خوف کی وجہ ہی سے ہوتی ہے کیونکہ جو شخص اس بات کی امید رکھتا ہے کہ وہ کسی شے تک پہنچ جائے تو اس بات سے ڈرتا ہے کہ وہ شے اس سے فوت ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن یہ ہے کہ اس کی جمیع صفات کے ساتھ معرفت ہو اور اس کی طرف سے اس کو پہنچے۔ عبد کی حیثیت سے نہ پہنچے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کی صفات یہ ہیں کہ وہ محسن کریم۔ لطیف مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن یہ ہے کہ پہلی نظر عنایت کے ساتھ ہمتوں کا تعلق ہو اور دل کی رب کی طرف نظر ہو۔ اور دل کی طمع ہو اور ارواح ونفوس کی آرزو ہو عام کی امید ہو جب اکثر اسباب کی تیاری ہو جائے تو اس پر رَجا کا نام صادق آتا ہے۔ اور جب اس کے اکثر اسباب منقطع ہو جائیں تو طمع کا نام رَجا کے ضمن میں بہتر ہے۔ خوف کے بغیر امید امن ہے اور خوف بغیر امید کے نااُمیدی ہے۔

علم الیقین

شیخ رضی اللہ عنہ سے علم الیقین کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ نظر کے طور پر خبر ومعرفت میں جمع کرنے کا نام ہے پھر جب علم ہو جائے اور اس کو دل کے فیصلہ ویقین معرفت کے ساتھ قبول کر لے اور نظر سے معلوم کر لے تو علم الیقین ہو جاتا ہے۔

موافقت

شیخ رضی اللہ عنہ سے موافقت کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قضا پر بغیر احتیاج بشریت کے دل کی موافقت کا نام ہے پھر ارادہ ایک ہو جاتا ہے۔

دُعا

شیخ رضی اللہ عنہ سے دعا کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس کے تین درجہ ہیں۔ تصریح، تعریض، اشارہ۔ تصریح یہ ہے کہ اس کا تلفظ ہو اور تعریض وہ دعا ہے جو کہ دعا میں چھپی ہوئی ہو اور قول وہ ہے جو قول میں چھپا ہوا ہے اور اشارہ قول مخفی میں ہے۔

تعریض میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ خداوند ہم کو ہمارے نفسوں کی طرف ایک لحظہ کے لیے سپرد مت کر۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور اشارہ میں سے حضرت ابراہیم خلیل صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا یہ قول ہے کہ اے میرے ربّ! مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ یہ اشارہ رویت کی طرف ہے۔

اور تصریح حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول میں ہے کہ ''اے میرے ربّ! مجھے اپنا آپ دکھادے کہ میں تجھ کو دیکھ لوں''

حیا

شیخ رضی اللہ عنہ سے حیا کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ بندہ اس قول سے حیا کرے کہ اللہ کہے اور اس کے حق پر قائم نہ ہو اور یہ کہ اس کی طرف ایسے حال میں متوجہ کہ اس کو یہ علم نہ ہو کہ وہ اس کے لائق ہے۔

اور خدا سے ایسی بات کی آرزو کرے کہ یہ جانتا ہو کہ اس پر اس کا یہ حق نہیں ہے اور یہ کہ گناہوں کو حیا کی وجہ سے چھوڑ دے نہ یہ کہ خوف کی وجہ سے اور یہ کہ تقصیر کے خیال سے عبادات بجالائے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے دل کا خبردار جانے پھر اس سے حیا کرے۔ اور کبھی حیا اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ دل اور ہیبت کا درمیانی پردہ اٹھ جایا کرتا ہے۔

مشاہدہ

شیخ رضی اللہ عنہ سے مشاہدہ کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ دونوں جہاں سے دل کی آنکھ اندھی ہو جائے اور چشم معرفت کے ساتھ مطالعہ ہو مگر یہ کہ استدراک کا وہم نہ ہو اور نہ تصور میں جمع ہو نہ کیفیت میں اور دلوں کی اطلاع یقین کی صفائی کے ساتھ اس امر کی طرف ہو جو حق تعالیٰ نے غیبوں کی خبر دی ہے۔

قرب

شیخ رضی اللہ عنہ سے قرب کے معنے پوچھے گئے تو آپ نے فرمایا کہ مسافتوں کو لطف قرب کے ساتھ طے کرنے کو کہتے ہیں۔

سکر

شیخ رضی اللہ عنہ سے سکر کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ محبوب کے ذکر کے معارضہ کے وقت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

دلوں میں جوش ہو جائے۔ اور خوف محبوب کے غلبہ کے علم کی وجہ سے دلوں کے اضطراب کا نام ہے۔

اور یقین یہ ہے کہ مغیبات کے احکام کے اسرار کی تحقیق ہو۔

وصل یہ ہے کہ محبوب کا اتصال ہو اور اس کے ماسوا سے انقطاع ہو۔

اور فراخ دلی یہ ہے کہ سوال اور اصلاح حال کے وقت دبدبہ جاتا رہے اور وحشت سے انس ہو۔

ذکر میں غیبت یہ ہے کہ اپنے نفس کو ذکر کے وقت دیکھے۔ پھر ناگاہ تو اس سے غائب ہو جائے اور غیبت حرام ہے۔

مشاہدہ میں ترک حرمت شہود کے حال میں تواجد ہے کیونکہ تواجد بساط بقا پر ہے اور مشاہدہ بساط قرب پر اور ترک اس میں حرام ہے۔

اور جو سکر مشاہدہ کے وقت حاصل ہوتا ہے اس سے فہم اور وہم عاجز ہے۔ محبت کے ہوتے ہوئے غیبوبت متصور نہیں اور جب ارادہ قوی ہو اور اس کے ساتھ ذکر مل جائے۔ مقصود مراد کے ساتھ بڑھ جائے تو اس سے محبت پیدا ہوتی ہے اور جب مراد تمام دل پر حاوی ہو جاتی ہے تو اس کی مالک بن جاتی ہے۔ اور جب اس کی مالک بن جاتی ہے تو اس کے غیر کی طرف اس کی گردش جاتی رہتی ہے اور اس شہنشاہ کا گرنا حقیقۃً ہوگا اور یہ حالت صحبت خالص ہے جو تو نے اس کا ذکر کیا تو تُو محبّ ہے اور جب تو سنے کہ وہ تیرا ذکر کرتا ہے تو پھر تو محبوب ہے اور مخلوق تیرے نفس سے تیرا حجاب ہے اور تیرا نفس تیرے رب سے حجاب ہے۔ جب تک تو مخلوق کو دیکھتا ہے تو اپنے نفس کو نہیں دیکھے گا اور جب تک اپنے نفس کو دیکھے گا اپنے رب کو نہ دیکھے گا۔

پس فقر موت ہے اور یہ لوگ یہ تلاش کرتے ہیں۔ اس میں زندہ رہیں۔

قال کی عام لوگ پیروی کرتے ہیں اور حال کی خواص لوگ اور جب تجھے فراخی دے تو فراخ ہو جاتا ہے۔ اور تیری رخصت عزیمت سے بدل جاتی ہے۔ تیری عزیمت میں دلالت ہے۔ پس رخصت تو ناقص الایمان کے لیے ہے اور عزیمت کامل الایمان کے لیے اور ملک فنا ہونے والوں کے لیے ہے۔ پھر قاری نے آپ کے سامنے یہ آیت پڑھی لمن الملك اليوم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

(المؤمن:۱۶) یعنی آج ملک کس کا ہے۔تب شیخ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور جب آپ کھڑے ہوئے تو آپ کی جلالت کی وجہ سے اورلوگ بھی کھڑے ہو گئے پھر آپ نے ان کواشارہ کیا کہ تم اپنے حال پر رہو پھر آپ یہ کہتے رہے! کون کہتا ہے کہ میرا ملک ہے۔کون کہتا ہے کہ میرا ملک ہے۔اس کو کئی دفعہ تکرار کیا۔تب آپ کی خدمت میں ایک شخص بڑے صالحین میں سے کھڑے ہوئے جن کو شیخ احمد داران کہتے تھے۔وہ بڑے عابد اور بڑے مجاہد تھے وہ کہنے لگے میں کہتا ہوں کہ میرا ملک ہے کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور اس کے لیے مجھ جیسا کوئی نہیں۔پھر شیخ اس پر بڑے چلائے اور فرمایا کہ اے احمق تو کب اس کا تھا کہ وہ تیرا ہو جائے۔تو نے کب بلا کو دیکھا کہ وہ تیرے گرد چکر لگاتی ہو۔پھر تو نے اس کو اپنی طرف کھٹکھٹایا ہو پھر فقیر چلایا اور اپنا کپڑا پھینکا جو اس پر سیاہ صوف کا تھا اور جنگل کی طرف برہنہ چلا گیا اور ایک دن آپ کے سامنے شریف مسعود بن عمر ہاشمی مقری نے یہ آیت پڑھی **ونحن نسبح بحمدك و نقدس لك** (البقرہ:۳۰) یعنی ہم تیری تعریف اور تقدیس کی تسبیح پڑھتے ہیں۔تب آپ نے فرمایا کہ اے غلام! چپ رہو۔پھر آپ بڑے چلائے اور کہا کب تک تم یہ کہو گے کہ ہم تسبیح پڑھتے ہیں اور کب تک یہ کہو گے کہ ہم تسبیح کرنے والے ہیں۔تم نے اپنے اسرار ظاہر کر دیئے اور ہم نے چھپائے۔پس قرب ہم کو فنا کرتا ہے اور دیدار ہم کو مار دیتا ہے۔پھر ہماری طرف سے کون تعبیر کرے اور اپنے سر کو آپ نے بلند کیا اور فرمایا کہ اے میرے ربّ کے فرشتو! تم حاضر ہو کہ اکثر ہماری جماعت تمہاری جماعت سے کامل تر ہوتی ہے۔

مرویات با اسناد ذکر

خبر دی ہم کو شیخ جلیل مسند زین الدین ابوبکر محمد بن امام حافظ تقی الدین ابوالطاہر اسماعیل بن عبداللہ بن عبدالمحسن انباطی نے اور میں نے ان کے سامنے کئی دفعہ پڑھا۔میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ کو شیخ امام عالم موفق الدین ابومحمد عبداللہ بن محمد بن احمد بن محمد بن قدامہ مقدسی نے خبر دی ہے۔ایسے حال میں کہ ان کے سامنے پڑھا گیا ہو اور آپ نے سنا ہو۔ماہ ذیقعد ۶۱۰ھ میں جامع دمشق میں تو انہوں نے اقرار کیا اور کہا کہ ہاں خبر دی ہم کو امام تاج العارفین محی الدین ابومحمد عبدالقادر بن ابی صالح جیلی رضی اللہ عنہ نے ان کی جناب میں پڑھا جاتا تھا۔اور میں

سنتا تھا۔ ماہ ربیع الاول ۵۶۱ھ میں بغداد میں کہا خبر دی ہم کو ابو غالب محمد بن الحسن بن احمد بن الحسین باقلانی نے بغداد میں جامع القصر میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو علی الحسن بن احمد بن ابراہیم بن الحسن بن محمد بن شاذرن بزاز نے کہا خبر دی ہم کو عثمان بن احمد میمون بن اسحاق ابو سہل بن زیاد نے ان سب نے کہا کہ بیان کیا ہم سے احمد بن عبدالجبار نے بیان کیا ہم سے ابن ادریس نے ابن جریج سے وہ ابن ابی عمار سے وہ عبداللہ بن تاسہ سے وہ یعلےٰ بن امیہ سے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ (اس آیت میں) کہ "تم پر کوئی جرح نہیں اگر تم ڈرو اور نماز قصر کہو"۔ اب تو لوگ بے خوف ہو گئے ہیں۔ کہا کہ میں نے بھی اس امر سے جس سے تم نے تعجب کیا ہے تعجب کیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ یہ ایک صدقہ ہے کہ خدا نے تم کو دیا ہے۔ سو اس کے صدقہ کو قبول کر لو۔ نکالا اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نماز میں ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب محمد بن العلاء اور ابو حثیمہ زہیر بن حرب اسحاق بن ابراہیم سے روایت کی ہے اور یہ چاروں عبداللہ بن ادریس اور محمد مقدسی سے وہ یحییٰ بن سعید سے اور یہ دونوں ابن جریج سے روایت کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے تخریج کی ہے۔ پس ہمارے لیے اس کا بدل واقع ہوا۔

اور ابن شاذان کی اسناد سے یوں ہے وہ کہتے ہیں کہ خبر دی ہم کو احمد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن مکرم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمر بن یونس بن یزید نے زہری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے وہ اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلم کی روح ایک پرندہ ہو گی جو کہ جنت کے دروازہ میں لٹکتا ہو گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے جسم میں اس دن لوٹائے گا جس دن کہ اس کو اٹھائے گا۔ اس حدیث کو تین ائمہ نے نکالا۔ ترمذی نے اپنی جامع میں اور نسائی و ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ترمذی نے باب جہاد میں محمد بن یحییٰ بن ابی عمر عدنی سے انہوں نے سفیان بن عینہ سے وہ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے جنائز میں قتیبہ بن سعد سے وہ مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے نوید میں سوید بن سعید سے وہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں اور باب الجنائز میں محمد بن یحییٰ ذہلی

نے یزید بن ہارون سے اور محمد بن اسماعیل احمسی سے وہ محاربی سے اور یہ دونوں محمد بن اسحاق سے وہ حرث بن فضیل سے اور یہ تینوں زہری سے پس ابن ماجہ کے طریق میں ابن اسحاق کی روایت سے عدد کے اعتبار سے ہمارے لیے دو بڑے درجہ حاصل ہوئے اور اللہ کی تعریف اور اس کا احسان ہے۔

روزہ کی فضیلت

اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی کی اسناد سے ابن شاذان تک یہ کہ اس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن مکرم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے محمد بن زیاد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا ہمہ عمل کے لیے کفارہ ہے اور روزہ میرے لیے ہے میں اس کی جزا دوں گا۔ اور روزہ دار کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔ یہ حدیث شریف ہے جس کو بخاری نے اپنی صحیح میں توحید کے بارے میں آدم بن ابی ایاس سے وہ ابوالسطام سعید بن الحجاج بن دروعتکی سے روایت کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اس کو نکالا ہے۔ پس ہمارے لیے اس کے بدلہ میں یہ ہے اور اسی اسناد سے ابن شاذان تک وہ کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن احمد عبداللہ بن بریہ احمد بن یحییٰ آدمی اور میمون بن اسحاق نے ان سب نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبدالجبار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابومعاویہ نے اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ میرا یہ کہنا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو یہ (کلمہ) میرے لیے ان تمام چیزوں سے جن پر آفتاب طلوع کرتا ہے محبوب تر ہے۔

مقام صحابہ

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں باب الدعوات میں ابوبکر بن ابی شیبہ ابوکریب محمد بن علاء سے اور ان دونوں نے ابومعاویہ سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اس کو نکالا ہے۔ پس اس کا بدلہ ہمارے لیے حاصل ہوا اور اسی اسناد سے ابن شاذان تک کہا خبر دی ہم کو عثمان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

بن سماک نے حدیث بیان کی ہم سے احمد بن الجبار نے حدیث بیان کی ہم سے ابومعاویہ نے اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوسعید حذری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے صحابہ کو گالی مت دیا کرو کیونکہ مجھ کو اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم میں سے کوئی (جو صحابہ نہیں) احد (پہاڑ) کے برابر سونا (راہ خدا میں) خرچ کر دے تو ان کے ایک مُدّ (پیمانہ بقدر سیر یا کم کے) کی برابر نہ پہنچے گا اور نہ اس کے نصف کے برابر یہ حدیث صحیح ہے۔ اس کی صحت پر اتفاق ہے نکالا اس کو چھٹیوں (ائمہ صحاح ستہ) نے بخاری و مسلم نے اپنی صحیح میں اور ترمذی نے اپنی جامع میں ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ نے اپنی سنن میں۔ امام بخاری نے حضرت ابوبکر کے فضائل میں آدم بن ابی یاس سے اس نے شعبہ سے اس نے اعمش سے اور کہا کہ اس کے تابع ہوا ہے۔ حریر اور عبداللہ بن داؤد ابومعاویہ مجاہد اعمش سے اور روایت کیا اس کو مسلم نے فضائل میں کئی طریقہ سے حدیث اعمش سے اور روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اپنی سنن میں مسدد بن مسرہد سے وہ ابومعاویہ سے اور روایت کیا اس کو ترمذی نے مناقب میں حسن بن علی خلال سے وہ ابومعاویہ سے روایت کرتے ہیں اور حدیث شعبہ سے وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے سنن میں کئی طریقوں سے بعض ان میں سے ابوکریب سے وہ ابومعاویہ سے وہ اعمش سے اور روایت کیا اس کو نسائی نے مناقب میں محمد بن ہشام سے وہ خالد بن حرث سے وہ شعبہ سے وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں سو ہمارے لیے اس کے بدلے تینوں امام ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ ہیں اور نسائی کے طریقہ سے دو درجہ تک بلند ہے اور یہ اللہ کا احسان اور اس کی منت ہے۔

انگارہ پر بیٹھنا

اور اسی کی اسناد سے ابن شاذان تک یہ ہے کہ انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن مکرم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن عاصم نے کہا خبر دی ہم کو سہل بن ابی صالح نے اپنے باپ سے وہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے کسی کا انگار پر بیٹھنا جس سے کہ اس کے کپڑے جل جائیں اور پھر اس کی جلد تک (اس کا اثر) پہنچے البتہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

بھائی کی قبر پر بیٹھ جائے نکالا اس کو مسلم نے اپنی صحیح میں (کتاب) الجنائز میں زہیر بن حرب سے وہ جریر سے روایت کرتے ہیں اور قتیبہ بن سعید سے وہ دراوردی سے عمر نافذ سے وہ ابواحمد زہیری سے وہ سفیان ثوری سے اور یہ تینوں سہل سے روایت کرتے ہیں۔ اس نے کہا پس اس کی جلد تک پہنچ جائے اور یہ نہیں کہا کہ یہاں تک کہ اس کی جلد تک پہنچ جائے اور باقی روایت پوری اس کے مثل ہے۔ پس عدد کے اعتبار سے ثوری کی روایت میں ہماری سند عالی ہے۔ دو درجہ سے اور اللہ کی تعریف اور اس کا احسان ہے۔

شعبان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ رکھنا

خبر دی ہم کو شیخ امام قاضی القضاۃ شیخ الشیوخ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن امام عالم عماد الدین ابواسحاق ابراہیم بن عبدالواحد نے میں نے ان کے سامنے پڑھا کہا خبر دی ہم کو شیخ امام ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن منصوری نقیب الہاشمین رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا خبر دی ہم کو شیخ امام شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر بن ابی صالح جیلی رضی اللہ عنہ نے بطور اجازت کے کہا خبر دی ہم کو شیخ نصر ابومحمد بن نبانے اپنے والد ابوعلی الحسن سے کہا خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن احمد بن عمر بن حفص مقری نے ابوالفتح حافظ کے تابع ہو کر خبر دی ہم کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے کہا خبر دی ہم کو اسحاق بن الحسن نے کہا خبر دی ہم کو عبداللہ بن مسلمہ نے خبر دی ہم کو مالک بن انس نے ابوالنفر مولیٰ عمر بن عبیداللہ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے ہیں کہ آپ افطار نہ کریں گے اور افطار کیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ہم کہتے تھے کہ روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ پورا مہینہ روزہ رکھا ہو سوائے ماہ رمضان کے اور میں نے آپ کو شعبان سے بڑھ کر زیادہ روزے رکھتے ہوں۔ کسی اور مہینہ نہیں دیکھا۔

ہم کو عالی سند کی خبر دی شیخ بزرگ شہاب الدین ابوعبداللہ محمد بن عبدالمنعم بن محمد انصاری نے اور میں نے ان کے سامنے پڑھا کہا خبر دی ہم کو مسند موفق الدین ابوحفص عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد بغدادی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد بن عبداللہ انصاری نے ان پر پڑھا جاتا تھا اور ہم سنتے تھے۔ ۵۲٦ھ میں کہا خبر دی ہم کو ابومحمد حسن بن علی بن محمد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جوہری نے املا کے طور پر بروز جمعہ بعد نماز جامع المنصور میں ۳ شعبان ۴۴۷ھ میں خبر دی ہم کو ابوالحسن محمد بن مظفر بن موسیٰ الحافظ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن محمد طحاوی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فرقی نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی شافعی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ابونصر مولیٰ عمر بن عبداللہ بن ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے۔ حتیٰ کہ ہم کہتے تھے کہ اب افطار نہیں کریں گے اور افطار کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ہم کہا کرتے تھے کہ اب روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ سوائے ماہ رمضان کے کسی اور ماہ میں پورا مہینہ روزے رکھے ہوں اور شعبان سے بڑھ کر کسی اور میں زیادہ روزے رکھتے ہوں۔ میں نے آپ کو نہیں دیکھا۔

یہ حدیث صحیح ہے اس کی صحت پر اتفاق ہے۔ نکالا اس کو بخاری و مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں۔ پس بخاری نے اس کو عبداللہ بن یوسف سے روایت کیا ہے اور مسلم نے اس کو یحییٰ سے روایت کیا ہے اور یہ دونوں امام مالک سے روایت کرتے ہیں۔ پس ہم اس کو کے بدلہ میں حدیث ملی۔

ملائکہ کا مصافحہ کرنا اور جنت کی ساخت

خبر دی ہم کو شیخ مفید شرف الدین ابومحمد الحسن بن علی عیسیٰ بن الحسن بن علی لخمی نے اور میں نے ان کو سامنے پڑھا کہا خبر دی ہم کو ابوالعباس احمد بن ابی الفتح المفرج بن ابی الحسن علی دمشقی نے شیخ امام عارف تاج العارفین ابومحمد محی الدین عبدالقادر بن ابی صالح جیلی رضی اللہ عنہ سے اور خبر دی ہم کو بسند عالی بڑے بڑے شیخوں امام عالم صفی الدین ابوالصفا خلیل بن ابی بکر بن محمود مراغی اور شیخ صالح بقیۃ السلف ابومحمد عبدالواحد بن علی بن احمد قرشی اور مسند ابوبکر محمد بن امام حافظ ابوطاہر اسماعیل بن عبداللہ انماطی ان پر پڑھتے تھے اور میں سنتا تھا ان سب نے کہا کہ خبر دی ہم کو امام ابونصر موسیٰ بن امام جمال الاسلام اوحد الانام پیشوائے عارفین محی الدین ابومحمد عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ نے کہا خبر دی ہم کو ابوالوقت عبدالدول بن عیسیٰ ہروی نے ان کے سامنے پڑھا جاتا تھا اور ہم سنتے تھے ۵۵۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو ابوعبدالرحمٰن بن محمد مظفر داؤدی نے ان

پر پڑھا جاتا تھا اور میں سنتا تھا کہا خبر دی ہم کو ابو محمد عبداللہ بن احمد بن حمویہ سرحسنی نے ان پر پڑھا گیا کہا خبر دی ہم کو ابراہیم بن حریم شاشتی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد بن حمید بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن داؤد نے زہیر بن معاویہ سے کہا کہ حدیث کی ہم سے سعد ابو مجاہد طائی نے حدیث بیان کی ہم سے ابوالمدلہ مولی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں اور ہم اہل آخرت سے ہوتے ہیں اور جب ہم آپ سے علیحدہ ہوتے ہیں اور عورتیں اور اولاد ہم سے ملتے ہیں تو ہم کو دنیا اچھی معلوم ہوتی ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم اسی حال پر رہو جس حال پر جو کہ میرے پاس ہوتے ہو تو تم سے فرشتے آ کر تمہارے ہاتھوں پر مصافحہ کریں اور تمہارے گھروں میں آ کر تمہاری ملاقات کریں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لائے جو کہ گناہ کرے اور استغفار مانگے پھر اس کو خدا تعالیٰ بخشے ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہم کو جنت کی بابت بیان فرمائیں کہ اس کی ساخت کیسی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی۔ اس کے کنکر موتی اور یاقوت کے ہیں۔ اس کا گارا مشک اور مٹی زعفران کی ہے جو شخص اس میں داخل ہوگا وہ تروتازہ رہے گا پرانا نہ ہوگا ہمیشہ رہے گا نہ مرے گا نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے۔ نہ اس کی جوانی فنا ہوگی۔ تین شخص ہیں کہ جن کی دعا مردود نہیں (ایک تو روزہ دار کی جب کہ وہ افطار کرے) دوسرا امام عادل کی (تیسرا) مظلوم کی دعا۔ اس کی دعا بادل پر اٹھائی جاتی ہے۔ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے مجھ کو اپنی عزت وجلال کی قسم ہے کہ میں تجھ کو فتح دوں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو یہ حدیث حسن ہے۔ حدیث ابوخیثمہ زہیر بن ابی معاویہ کوفی سے اور بخاری و مسلم نے اس کی حدیث سے حجت لانے پر جو کہ ابو مجاہد سعد طائی سے ہو اتفاق کیا ہے۔ وہ ثقہ تھے جو کہ ابوالمدلہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے مولے سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابو ہریرہ سے روایت کرنے میں ثقہ تھے۔ نکالا اس کو ترمذی نے اپنی جامع میں اور ابن ماجہ نے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اپنی سنن میں ترمذی نے اس کو مختصراً محمد بن علا ہمدانی سے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے روایت کی ہے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے بھی مختصراً علی بن محمد سے وہ وکیع بن الجراح سے اور یہ دونوں سعدان بن بشر سے وہ سعد طائی سے روایت کرتے ہیں اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو مدلہ مولیٰ ام المومنین ہیں اور ہم ان کو اسی حدیث سے پہچانتے ہیں اور ان سے یہ حدیث بہ نسبت اس کے لمبی بھی روایت کی گئی ہے پھر ترمذی اس حدیث کو جسے ہم نے یہاں روایت زہیر بن معاویہ سے پوری روایت کیا ہے بڑھاتے ہیں اور بے شک نکالا مسلم نے اپنی صحیح میں کچھ اس کا حصہ حنظلہ بن ربیع اسدی سے روایت کیا ہے اور ہم کو یہ حدیث عالی سند سے دوسرے طریقے سے مرفوع پہنچی ہے۔ الحمد للہ

عید کا دن

اور اسناد سے روایت کی ہم سے عبداللہ بن حمید نے خبر دی ہم کو جعفر بن عون نے خبر دی ہم کو ابو عمیس بن مسلم سے وہ طارق بن شہاب سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ اے امیر المومنین! ایک آیت تمہاری کتاب میں ہے جس کو تم پڑھتے ہو۔ یہودی کہتے ہیں کہ اگر ہم پر یہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن بناتے آپ نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے۔ کہا: **الیوم اکملت لکم دینکم** (الخ) یعنی آج کے دن ہم نے تمہارے دین کو تمہارے لیے پورا کر دیا۔ (الخ) تب حضرت عمر نے فرمایا بے شک میں اس دن کو جس میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور اس مکان کو جس میں آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری تھی۔ خوب جانتا ہوں۔ عرفات میں جمعہ کے دن نازل ہوئی تھی۔ (یعنی وہ حج کا دن اور جمعہ کا دن تھا۔ مقصود یہ کہ دو عیدیں اس دن جمع تھیں) یہ صحیح حدیث اور متفق علیہ ہے۔ نکالا اس کو تینوں اماموں یعنی بخاری و مسلم نے اپنی صحیحین میں اور نسائی نے اپنی سنن میں پس اس کو بخاری و مسلم نے متعدد طریقے سے روایت کیا ہے۔ ان میں سے بخاری کتاب الایمان میں ابو علی الحسن بن محمد بن صباح بغدادی زعفرانی سے ہے اور مسلم کا طریق آخر کتاب عبداللہ بن حمید سے ہے اور روایت کیا اس کو نسائی نے ایمان میں ابوداؤد سلیمان بن یوسف حرانی سے ان تینوں نے جعفر بن عون سے جیسا کہ ہم نے اس کو نکالا۔ پس

مسلم کے ساتھ ہماری موافقت ہوئی اور اس کے بدلہ بخاری ونسائی کے لیے اور الحمد للہ والمنتہ۔

معجزۂ شق القمر

اور اسی روایت سے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہم کو عبدالرزاق نے معمر سے وہ قتادہ سے وہ انس رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ اہل مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا۔ پس مکہ میں دو دفعہ شق قمر ہوا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی۔ اقتربت الساعة وانشق القمر (القمر:۱) تک ثابت کہتے ہیں کہ نکالا اس کو تین اماموں نے مسلم نے اپنی صحیح میں اور ترمذی نے اپنی جامع میں نسائی نے اپنی سنن میں اسحاق بن ابراہیم سے روایت کیا ہے۔ ان تینوں نے عبدالرزاق سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اس کو نکالا ہے پس ہم کو ترمذی سے موافقت اور مسلم ونسائی کے لیے بدلہ ہوا۔

خبر دی ہم کو شیخ امام حافظ شرف الدین ابو محمد عبدالمومن بن خلف بن ابوالحسن دمیاطی نے میں نے ان کے سامنے پڑھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے دمشق میں ابوالعباس احمد بن ابی الفتح المفرج بن علی دمشقی کے سامنے پڑھا۔ وہ شیخ امام عارف ابو محمد عبدالقادر بن ابی صالح جیلی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم کو خبر دی ابوبکر احمد بن مظفر بن حسین بن سوسن کھجور فروش نے کہا خبر دی ہم کو ابوعلی الحسن بن احمد بن ابراہیم بن الحسن بن محمد بن شاذان بزاز نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابوبکر محمد بن العباس بن نجیح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن محمد بن شاکر نے حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عطاء بن سائب نے وہ اپنے باپ سے وہ عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نماز پڑھی اور اس کو ہلکا کیا۔ جب وہ نماز پڑھ چکے تو میں نے ان سے اس کا ذکر کیا تو کہا کہ میں نے وہ دعائیں مانگی ہیں جن کا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہا کہ پھر عمار رضی اللہ عنہ چلے۔ اور ان کی طرف سے ایک مرد کھڑا ہوا اور ان کے پیچھے ہوا۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ میرا باپ تھا۔ اس نے دعا کی نسبت ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

اللھم بعلمك الغيب و بقدرك على الخلق احينى ما كانت الحياة خير الى و توفنى ما كانت الولمهات خير الى و اسالك خشيتك فى الغيب و الشهادة و اسالك كلمة الحكمت فى الرضاء و الغضب و اسالك قرة عين لا تنقطع و اسالك الرضاء عند القضاء و اسالك بردالعيش بعد الموت و اسالك انظر الى وجهك و الشوق الى لقاء ك فى غير ضراء معنرة ولا فتنة مضلة اللهم زينا بزينة الايمان واجعلنا هداه مهتدين۔

نیکی کا بدلہ

اس کو روایت کیا نسائی نے یحییٰ بن حبیب بن عربی سے وہ حماد بن زید سے وہ عطاء بن السائب سے جیسا کہ ہم نے اس کو نکالا ہے۔ پس ہمارے لیے بدلہ ہوا اس کا بدلہ ہوا اور خدا کی تعریف ہے۔

خبر دی ہم کو فاضل شرف الدین ابوالفضل الحسن بن علی عیسیٰ بن الحسن نے میں نے ان کے سامنے پڑھا کہا کہ خبر دی ہم کو ابوالعباس احمد بن ابی الفتح الفرج بن ابی الحسن علی دمشقی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ امام عارف جمال الدین پیشوائے سالکین تاج العارفین محی الدین ابومحمد عبدالقادر بن ابی صالح جیلی رضی اللہ عنہ نے اور نفع دے ہم کو اللہ ان کی محبت سے کہا کہ خبر دی ہم کو ابومنصور عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالواحد فراز نے حافظ ابوالعلاء حسن بن احمد بن حسن بن عطاء ہمدانی کی قرأت کے ساتھ جو ان کے سامنے پڑھی گئی اور میں سنتا تھا۔ جمادی الآخری ۵۳۱ھ میں بغداد کے باب ازج میں کہا خبر دی ہم کو امام حافظ ابوبکر احمد بن ابی ثالث بغدادی نے ان پر پڑھا اور میں سنتا تھا۔ ۴۶۳ھ میں خبر دی ہم کو احمد بن محمد بن غالب نے خبر دی ہم کو ابوبکر اسماعیلی نے کہا۔ حدیث بیان کی ہم کو ابوجعفر محمد بن ابراہیم بن عبداللہ جرجانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن علی بن زہیر نے حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن مسلم نے حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ثابت نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ صہیب (رضی اللہ عنہم) سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے بارے میں للذین

احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ (یونس:۲۶) یعنی جنھوں نے نیکی کی ہے ان کے لیے نیکی ہو گی اور زیادہ ملے گا۔ فرمایا کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے اور دوزخی دوزخ میں تو پکارنے والا پکار کر کہے گا کہ اے جنتیو! تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس ایک زیادتی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کو پورا کر دے۔ وہ کہیں گے کہ کیا؟ اس نے ہمارے چہرے روشن نہیں کئے اور ہماری میزانیں اپنے دیدار سے بڑھ کر محبوب اور خوش کرنے والی چیز ان کو نہ دے گا۔

جنت میں دیدارِ خداوندی

خبر دی ہم کو اس روایت سے اعلیٰ تین درجہ تک شیخ مسند ابوالفضل عبدالرحیم بن یوسف بن یحییٰ دمشقی نے ان پر پڑھا جاتا تھا اور میں سنتا تھا کہا خبر دی ہم کو ابوحفص عمر بن محمد بن معمر بن طبرزدار قزی نے ان پر پڑھا جاتا تھا اور میں حاضر تھا اور سنتا تھا کہ خبر دی ہم کو ابوالقاسم ہبۃ اللہ محمد بن عبدالواحد بن احمد بن حسین شیبانی نے ان پر پڑھا جاتا تھا اور ہم سنتے تھے کہا خبر دی ہم کو ابوطالب محمد بن محمد بن ابراہیم بن غیلان بزاز نے کہا خبر دی ہم کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے کہا خبر دی ہم کو محمد بن مسلم واسطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہردن نے کہا خبر دی ہم کو حماد بن سلمہ نے ثابت سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ صہیب سے (رضی اللہ عنہم) وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوں گے تو ان کو پکارنے والا پکارے گا کہ اے اہل جنت تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس وعدہ ہے جس کو تم نے نہیں دیکھا وہ کہیں گے وہ کیا ہے۔ کیا اس نے ہماری میزانیں بھاری نہیں کیں۔ ہمارے چہرے سفید نہیں کئے ہم کو جنت میں نہیں داخل کیا۔ دوزخ سے نجات نہیں دی۔ فرمایا کہ پھر اللہ عزوجل پردہ کھول دے گا۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے۔ پس خدا کی قسم کہ ان کو اپنے دیدار سے بڑھ کر پیاری کوئی چیز عطا نہ کرے گا۔

پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ (یونس:۲۶) یہ حدیث صحیح ہے۔ شرط مسلم پر نکالا۔ اس کو امام بزرگ احمد بن محمد بن حنبل نے اپنی مسند میں یزید بن حرون سے اور نکالا اس کو مسلم نے اپنی صحیح میں ابوبکر بن ابی شیبہ نے یزید بن حرون سے جیسا کہ ہم نے اس کو نکالا۔ پس ہمارے لیے امام احمد کے ساتھ بڑی موافقت ہوئی اور مسلم کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

ساتھ عالی درجہ کا بدل ہوا اور پچھلی اسناد میں عدد کے اعتبار سے گویا کہ میں نے ابومنصور عبدالرحمٰن بن محمد قزار سے سنا ہے پس اللہ تعالیٰ کی تعریف واحسان ہے اور اس اسناد کے ساتھ جو پہلے گزر چکی۔ ابومنصور قزانہ تک کہا کہ خبر دی ہم کو ابوبکر خطیب نے کہا خبر دی ہم کو قاضی ابوالعلاء محمد بن علی نے کہا خبر دی ہم کو ابوالحسن محمد بن ابراہیم حضرمی نے بغداد میں کہا خبر دی ہم کو ابوحامد بن قدامہ بلخی وراق نے ۲۹۸ھ میں حدیث بیان کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے ابن شہاب سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر پر خود تھی۔ پھر آپ ابن خطل سے جو کہ کعبہ شریف کے پردوں میں لپٹا ہوا تھا ملے اور فرمایا کہ اس کو قتل کر ڈالو۔

خبر دی ہم کو اس سے دو درجہ پر اعلیٰ شیخ مسند ابوبکر محمد بن امام حافظ ابوطاہر اسماعیل بن عبداللہ انماطی نے میں نے ان کے سامنے پڑھا تھا۔ کہا خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ ابوالقاسم عبدالصمد بن محمد بن ابی الفضل انصاری نے ان کے سامنے پڑھا جاتا تھا اور میں سنتا تھا کہ خبر دی ہم کو ابومحمد عبدالکریم بن حمزہ بن خضر سلمی نے بطور اجازت کے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابوالقاسم حسین بن محمد بن ابراہیم حیانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالحسن عبدالوہاب بن حسن بن ولید کلابی نے کہا خبر دی ہم کو ابوبکر محمد بن حریم بن محمد عقیلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن عمار بن نصر بن میرہ سلمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس اصحی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن شہاب زہری نے انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھی۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ اس کی صحت پر اتفاق کیا گیا ہے اور اس حدیث کا ثبوت امام دارالہجرۃ مالک بن انس اصحی سے ہے جو کہ ابوبکر محمد بن ہشام زہری سے روایت کرتے ہیں اور اس حدیث کو زہری سے زیادہ کسی ثقہ سے صحیح طور پر سوائے مالک رضی اللہ عنہ کے اور کسی نے نہیں روایت کیا اور امام مالک سے ائمہ کی ایک جماعت نے جو کہ آپ کے ہم عصر اور اصحاب وغیرہم تھے، روایت کیا ہے۔ ان میں سے ابن جریج، معمر ابن عیینہ وغیرہم ہیں اور اصحاب حدیث اپنے طرق کو ان سے جمع کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اس حدیث کو امام مالک سے قریب دوسو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مردوں نے روایت کیا ہے اور کہا ترمذی نے کہ ہم نہیں پہچانتے کسی کو کہ اس نے اس حدیث کو سوائے امام مالک کے روایت کیا ہو۔ نکالا اس کو ائمہ صحاح ستہ نے بخاری و مسلم نے اپنی صحیحین میں اور ترمذی نے اپنی جامع میں اور ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ نے اپنی سنن میں پس روایت کیا۔ اس کو بخاری نے حج میں عبداللہ بن یوسف سے اور جہاد میں اسماعیل بن ابی اویس سے اور مغازی میں یحییٰ بن قزعہ سے اور لباس میں ابوالولید طیاسی سے اور روایت کیا اس کو مسلم نے مناسک میں اور ترمذی نے جہاد میں اور نسائی نے حج میں قتیبہ بن سعید سے اور روایت کیا اس کو مناسک میں بھی یحییٰ اور عقبیٰ نے۔ اس کو ابوداؤد نے جہاد میں عقبیٰ سے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اس میں مختصراً ہشام بن عمار اور سوید بن سعید سے یہ نور رادی امام مالک سے روایت کرتے ہیں۔ پس پہلے طریق سے ہم کو موافقت مسلم' ترمذی' نسائی' قتیبہ بن سعید سے ہوئی اور بخاری کا بدل ہوا اور دوسرے طریقہ سے ہم کو اعلیٰ درجہ کی ابن ماجہ سے ہشام بن عمار سے موافقت ہوئی اور عالی درجہ کا بدل ان پانچوں سے ہوا اور ترمذی نے شمائل میں بھی احمد بن عیسیٰ سے وہ ابن وہب سے روایت کرتے ہیں اور روایت کیا اس کو نسائی نے بھی سیر میں محمد بن مسلم سے ابوالقاسم سے اور حج میں مختصراً عبداللہ بن فضالہ سے وہ حمیدی سے وہ سفیان بن عینیہ سے یہ تینوں امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ پس ہم کو ان تین طریق میں عدد کے لحاظ سے سند عالی ملی۔ وللہ الحمد والفضل والمنتہ۔

اور مجھ کو اس حدیث میں لمبے طرق اور مختصر ملے ہیں جن کا یہاں بیان کرنا بوجہ اختصار کے چھوڑ دیتا ہوں اور اسناد گزشتہ کے ساتھ جو کہ ابومنصور قزاز تک ہے۔ ابوبکر خطیب سے کہا خبر دی ہم کو احمد بن علی بن الحسین نوری نے کہا خبر دی ہم کو عمر بن القاسم بن محمد مقری نے حدیث بیان کی ہم سے ابوعبداللہ محمد بن اسحاق معدل مرینی نے عکبر میں کہا حدیث بیان کی ہم سے زکریا بن یحییٰ مروزی نے کہا خبر دی ہم کو قاضی ابوبکر احمد بن الحسن بن احمد حرسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابویحییٰ مروزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالعباس احمد بن یعقوب اصم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابویحییٰ مروزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے اور خبر دی ہم کو بسند عالی ابومحمد الحسن بن علی بن عیسیٰ بن الحسن لخمی نے میں نے ان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے سامنے پڑھا۔ خبر دی ہم کو بڑے بڑے مشائخ امام عالم علامہ مفتی مسلمین بہاؤ الدین ابوالحسن علی ابی الفضل ہبۃ بن سلامہ بن مسلم جو کہ ائمہ شافعیہ کے بڑے امام ہیں۔ ان کے سامنے پڑھا جاتا تھا اور میں سنتا تھا اور مسند ابومحمد عبدالوہاب بن ظافر بن علی اور ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن مکی حاسب کیان نے سب یہ کہتے ہیں کہ خبر دی ہم کو امام جمال الاسلام اوحد الانام حافظ ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد سلفی اصبہانی ان کے سامنے پڑھا جاتا تھا۔ اور ہم سنتے تھے کہا کہ خبر دی ہم کو استاد رئیس جمال العراق ابوالحسن مکی بن منصور بن محمد بن علان کرخی نے وہ اصبہان میں ۴۹۱ھ میں آئے اور اس میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

قیامت کب آئے گی

کہا خبر دی ہم کو قاضی ابوبکر محمد بن الحسن بن احمد حرسی حسری نے نیشاپور ہیں۔ کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالعباس احمد بن یعقوب اصم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابویحییٰ زکریا بن یحییٰ بن اسد مروزی نے بغداد میں کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے زہری سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہا کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کے لیے کیا تیار کیا۔ اس نے کہا کہ کچھ نہیں مگر اتنا ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہوں۔ تب آپ نے فرمایا کہ تو ان کے ساتھ ہوگا جن کو تو دوست رکھتا ہے یہ صحیح حدیث اعلیٰ درجہ کی ہے۔ حدیث ابوبکر محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب زہری سے وابوحمزہ انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ نکالا اس کو مسلم نے اپنی صحیح میں اور روایت کیا اس کو ادب میں ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمر بن محمد ناقد اور زہیر بن حرب محمد بن عبداللہ بن نمیر محمد بن یحییٰ بن ابی عمر سے ان پانچوں نے سفیان بن عیینہ سے پس ہمارے مسند عالی بدلہ میں بدلہ میں ملی اور نکالا اس کو مسلم نے بھی محمد بن نافع بن حمید سے ان سب نے عبدالرزاق سے وہ عمر سے یہ دونوں زہری سے روایت کرتے ہیں اور بخاری و مسلم نے اتفاق کیا ہے۔ اس کے نکالنے میں اپنی صحیحین میں حدیث سالم بن ابی الجعد سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے پس روایت کیا اس کو حدیث جریر سے وہ منصور سے اور روایت کیا اس کو بخاری نے ادب میں عبدان سے وہ اپنے باپ سے شعبہ سے وہ عمرو

بن عمرو سے روایت کیا۔ اس کو مسلم نے بھی محمد بن یحییٰ لشکری سے وہ عبدان سے وہ اپنے باپ سے وہ شعبہ سے وہ عمر بن مرہ سے اور یہ دونوں سالم (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ پس اس عدد کے لحاظ سے یہ شمار انس رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ ہمارے لیے سندِ عالی طریق ثانی میں ہے۔ میرے شیخ نے اس کو فقیہ زاہد ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن سفیان نیشاپوری صاحب مسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اور وہ رحمہ اللہ پیر کے دن ماہ رجب ۳۰۰ھ میں فوت ہوئے۔ وللہ الحمد والفضل والمنتہ۔

تر کھجور۔ کنوئیں میں گرنا اور نکلنا

اور پہلے اسناد سے جو کہ ابومنصور قزار تک ہے۔ خبر دی ہم کو ابوبکر خطیب نے کہا خبر دی ہم کو ابوبکر محمد بن محمد بن طاہری نے کہا کہ میں نے ابوالخیر بن سمعون سے سنا وہ ذکر کرتے تھے کہ وہ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیت المقدس کا قصد کر کے نکلے اور کھجور کو مع دیگر طعام کے اس جگہ چھوڑا جہاں ان کا ٹھکانہ تھا پھر ان کے نفس نے تر کھجور کی تلاش کی اور لائمہ میں ان کی طرف آئے اور کہنے لگے کہ اس جگہ کہاں مجھ کو تر کھجوریں ملیں گی اور جب افطار کا وقت آیا تو کھجور کا قصد کیا کہ اس میں سے کھائے۔ تب ان کو تر کھجور صحانی کی پایا پھر اس میں سے کچھ نہ کھایا پھر اگلے دن اس کی طرف شام کے وقت آئے۔ اس کو اپنی پہلی حالت پر پایا اور اس کو کھایا ایسے کہا اور پہلی اسناد کے ساتھ ابومنصور قزار تک کہا کہ خبر دی ہم کو خطیب ابوبکر نے کہا خبر دی ہم کو ابونعیم حافظ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن محمد بن مقسم نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابوبکر خیاط صوفی نے کہا کہ میں نے ابوحمزہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے ایک سفر توکل پر کیا پھر اس اثناء میں کہ ایک رات چلتا تھا اور نیند میری آنکھوں میں تھی۔ ناگاہ میں ایک کنوئیں میں جا پڑا پھر میں نے اپنے کو کنوئیں میں دیکھا اور اس کی بلندی کی وجہ سے نکلنے پر قادر نہ ہوا پھر میں اس میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں بیٹھا ہوا تھا کہ ناگاہ کنوئیں کے سر پر دو مرد کھڑے ہیں۔ ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ہم چلے جاتے ہیں اور اس کے لیے کنوئیں کو اس راستہ میں چھوڑ دیتے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ ہم ایسا نہیں کرتے بلکہ اس کو بند کر دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے نفس نے یہ کہا کہ میں کہوں میں اندر ہوں تب مجھے پکارا گیا کہ تو نے ہم پر توکل کیا تھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور اب ہماری بلا کا شکوہ اوروں کے پاس کرتا ہے پھر میں چپ رہا اور وہ دونوں چل دیئے۔ پھر دونوں لوٹے اور ان کے ساتھ کوئی شے تھی تو انہوں نے کنوئیں کے سر پر ڈال دی اور اس کو اس کے ساتھ بند کر دیا۔ پھر مجھ کو میرے نفس نے کہا کہ اس کے اندر ہونے سے تو میں بے خوف ہوا لیکن اب میں قید میں پڑ گیا۔ پھر میں ایک رات دن ٹھہرا اور جب اگلا دن ہوا تو مجھے کسی ہاتف نے پکارا جس کو میں دیکھتا نہ تھا۔ کہ مجھ سے مضبوطی کے ساتھ چمٹ جا۔ میں نے ہاتھ بڑھایا تو میرا ہاتھ کسی سخت چیز پر پڑا جس سے میں چمٹ گیا۔ اس نے مجھے اوپر کھینچ لیا اور مجھے (زمین پر) ڈال دیا۔ میں نے اسے زمین پر غور سے دیکھا تو وہ درندہ تھا جب میں نے اس کو دیکھا تو دل میں عادتاً اس سے خوف کھانے لگا پھر مجھ کو کسی نے پکارا کہ اے ابا حمزہ ہم نے تجھ کو بلا سے بلا کے ساتھ چھڑایا اور جس سے تو ڈرتا ہے اس سے ہم کافی ہو گئے ہیں۔

اور اسی اسناد سے خطیب تک یہ کہا خبر دی ہم کو ابوالقاسم رضوان بن محمد بن الحسن دینوری نے کہا کہ میں نے احمد بن محمد بن عبداللہ نیشاپوری سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابوبکر محمد بن احمد بن عبدالوہاب حافظ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابوعبداللہ محمد بن صیم سے سنا وہ ابوحمزہ دمشقی سے بیان کرتے تھے کہ وہ جب کنوئیں سے نکلے تو یہ اشعار پڑھتے تھے۔

نھانی حیائی منك ان اکشف الھوی واغیتنی بالقرب منك عن الکشف

مجھ کو حیا نے اس بات سے منع کیا کہ تیری محبت ظاہر کروں اور تو نے اپنے قرب کی وجہ سے اظہار محبت سے مجھے بے پروا کر دیا۔

تدا ایت لی بالغیب حتی کانما تبشرنی بالغیب انك فی الکف

میں نے اپنے آپ کو دیکھا یہاں تک کہ گویا تو مجھے غیب میں خوشخبری دیتا ہے کہ تو ہتھیلی میں ہے۔

اراك وبی من ھینی منك وحشة فتونسنی بالعطف منك و باللطف

میں تجھ کو ایسے حال میں دیکھتا ہوں کہ تیری ہیبت کی وجہ سے مجھے وحشت ہے پھر اپنی طرف سے مجھ پر مہربانی وشفقت کرتا ہے۔

ویحی محب انت فی الحب حتفه وزاعجب کون الحیاۃ مع الحتف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وہ عاشق زندہ ہے کہ محبت میں جس کی تو موت ہے اور یہ تعجب ہے کہ زندگی موت کے ساتھ رہے۔

صفات کا بدلنا

اور اسی اسناد سے خطیب تک کہا کہ خبر دی مجھ کو ابو علی عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن فضالہ نیشاپوری نے رے میں کہا کہ میں نے ابو جعفر بن احمد بن الحسن بن ازدی خطیب سے سمنان میں سنا وہ کہتے تھے کہ جعفر بن محمد خلدی نے کہا کہ مشائخ کا ایک گروہ اس لیے گھر سے نکلا کہ ابوحمزہ صوفی کا استقبال کریں۔ جب وہ مکہ معظّمہ سے آ رہے تھے دیکھا تو ان کا رنگ متغیر ہوا ہے تب حریری نے کہا کہ اے میرے بچے! جب صفات بدلتے ہیں تو کیا اسرار بھی بدل جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا معاذ اللہ اگر اسرار بدلیں تو صفات بدل جائیں اور اگر صفات بدل جائیں تو جہاں ہلاک ہو جائے لیکن اسرار سکون پاتے ہیں پس ان کی حفاظت کرتا ہے اور صفات سے اعراض کرتا ہے پھر ان کو لاشے کر دیتا ہے پھر ہم کو چھوڑ دیا اور پیٹھ پھیر کر چلائے اور یہ کہتے تھے۔

کما تری صیرنی قطع قنا را نومن شرونی عن وطنی کائننی لم اکفی

جیسے تم دیکھتے ہو اس نے مجھے بنا دیا۔ زمانہ کے میدان قطع کر دیئے مجھ کو میرے وطن سے جدا کر دیا۔ گویا کہ میں تھا ہی نہیں۔

اذا اغبت مبداهو و ان بداغیبنی یقول لا تشهد ما تشهد او تشهدنی

جب میں غائب ہوا تو وہ ظاہر ہوا اور اگر ظاہر ہوتا ہے تو مجھے غائب کر دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ تو نہ مشاہدہ کر جو کرتا ہے یا میرا مشاہدہ کر۔

مشائخ و علماء کا شیخ رضی اللہ عنہ کی عزت و تعریف کرنا

اس کتاب میں پہلے کئی دفعہ اس امر کا ذکر آ چکا ہے اس کے اعادہ کرنے سے گزشتہ ذکر نے یہاں پر مجھے مستغنی کر دیا ہے۔ ہاں یہاں پر بعض ان اکابر مشائخ کا ذکر کرتا ہوں کہ جن سے یہ امر مجھے پہنچا ہے یکے بعد دیگرے اور اس ضمن میں ان مشائخ کے مختصراً مناقب وفضائل بھی اشارۃً بیان کروں گا کیونکہ اگر کوئی طالب اپنے لمبے ہاتھوں سے ان کے انجام تک پہنچنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIE ISLAMIA ACADEMY

چاہے تو البتہ اس کی غایت کی فہم کی ہتھیلی اپنے مقصود کے حصول سے عاجز رہے گی یا کوئی ایسا شخص کہ بلاغت کے فرق پر قادر ہو اور فصاحت کے قیمتی مال سے چمٹنے والا اس امر کا گمان کرے کہ مدد کی قوتوں کے غلبہ سے اس کی غایت کا مالک ہو جائے تو اس کا بیان بند رہے گا۔ اس کا دل حیران ہوگا۔ پس اس میں کوئی تعجب نہیں کہ میں اس کے سمندروں میں سے ایک گھونٹ پر کفایت کروں اور اس کی بارش میں سے ایک قطرہ پر راضی ہو جاؤں پھر میں ان کے اوصاف کے بعد اس طرف متوجہ ہوں اور ان کی بعض کرامات بیان کروں۔ اس میں سے ایسی روشن کرامات کا ذکر کروں کہ معنے مقصود کے چہرے سے ظاہر ہوں اور موتی ایسے گھاٹ سے لاؤں جس کا میں نے ارادہ کیا ہے پھر اس پر میں اتروں اور وہ اچھا گھاٹ ہے جس پر آیا جائے اور اللہ عزوجل سے مدد طلب کی گئی ہے اور اگر میں مدد چاہوں تو مضائقہ نہیں۔ **لا حول ولا قوۃ الا باللہ المنان۔**

الشیخ ابوبکر بن ہوار بطائحی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات

یہ شیخ عراق کے بڑے مشائخ بڑے عارفین اور مقربین کے صدروں میں سے ہیں۔ صاحب کرامات ظاہرہ و مقامات فاخرہ و روشن بھیدوں والے بصائر غالبہ جلالات عظیمہ احوال جسیمہ افعال خارقہ انفاس صارقہ عالی ہمتوں مراتب علیہ صاحب اشارات نورانیہ خوشبوئیں روحانیہ اسرار ملکوتیہ محاضرات قدسیہ ہیں۔ ان کے لیے معارف میں معراج اعلیٰ ہے۔ حقائق میں طریق روشن ہے۔ بلندیوں میں طور اعلیٰ ہے۔ صدور مراتب میں تقدم ہے۔ اونچی منازل تک سبقت ہے۔ احوال نہایت میں ان کا قدم راسخ ہے۔ علوم موارد میں ان کا ہاتھ روشن ہے۔ تصریف جاری میں ان کا ہاتھ لمبا وسیع ہے۔ تمکین میں ان کا فراخ ہے۔ حقائق آیات سے ان کا کشف خارق عادت ہے۔ معانی مشاہدات میں ان کو دگنی فتح ہے۔ وہ ایک ان میں سے ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا اور لوگوں کی طرف کھلے طور پر بھیجا۔

ان کے دلوں کو اس کی ہیبت سے اور ان کے دلوں کو اس کی محبت سے بھر دے ان کے لیے قبول تام خاص و عام کے نزدیک کر دیا۔ خدا نے ان کو عالم میں تصرف کر دیا۔ احکام ولایت کی ان کو قدرت دی۔ ان کے لیے موجودات کو پھیر دیا۔ عادات کو توڑ دیا، ان کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مغیبات سے گویا کر دیا۔ اس کے ہاتھ عجائبات کا ظہور کیا۔ اس کی زبان پر حکمتوں کو جاری کیا اور اس شان میں جو کچھ پرانا ہو گیا تھا ان کے سبب اس کو زندہ کر دیا اور طریق سلف کو مٹنے کے بعد ظاہر کر دیا۔ مجھ کو اس بات کی خبر دی قاضی القضاۃ شمس الدین ابو عبداللہ محمد مقدسی نے کہا کہ میں نے شیخ صالح ابوزکریا یحییٰ بن یوسف صرصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ پیشواء ابوالحسن علی بن ادریس یعقوبی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ پیشواء علی بن ہیتی رحمہ اللہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ پیشواء تاج العارفین ابوالوفا سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ پیشواء ابومحمد شبکی سے سنا۔ پس اس نے اس کا ذکر کیا اور وہ پہلے شخص ہیں کہ جن کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خواب میں خرقہ پہنایا۔ جب وہ جاگے تو اس کو اپنے اوپر پایا اور اس کی شرح انشاء اللہ عنقریب آئے گی۔

خصائص مزار

وہ وہ ہیں کہ جنہوں نے کہا ہے کہ جو شخص ۴۰ بدھ تک میری قبر کی زیارت کرے گا تو اس کو اس کی قبر میں دوزخ سے برأت حاصل ہوگی اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ میں نے اپنے ربّ عزوجل سے اس بات کا عہد لیا ہے کہ جو میری اس چار دیواری میں داخل ہوگا یعنی ان کے مزار پر تو اس کا جسم نہ جلے گا۔

اور کہتے ہیں کہ جو چربی اور گوشت وہاں پر داخل ہو تو اس کو آگ نہیں پکاتی اور نہ کوئی اور چیز اور وہ اس طریق کے ایک رکن ہیں۔ ان کے سادات کے صدر ہیں۔ ان کے اماموں کے سردار ہیں۔ وہ ان کے اکابر ہیں جو کہ اس راستہ کی طرف کھینچنے والے اور بلانے والے ہیں اور علم و عمل حال و قال زہد و تمکین تحقیق جلالت و مہابت میں ان علماء کے بڑے ہیں۔ ان کے زمانہ میں اس امر کی ریاست ان تک پہنچی اور عراق میں انہی کے سبب مریدین صدیقین کی تربیت مشہور ہوئی۔ ان کے مشکل مسائل کو انہوں نے حل کیا۔ ان کے پوشیدہ احوال کو کھول دیا۔ ان کی صحبت سے کئی اکابر نے تخریج کی جیسے شیخ ابومحمد شبنکی رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ طرف عراق کے اکثر بڑے مشائخ کی طرف منسوب ہیں اور ان کی ارادت کے احوال فاخرہ کے جم غفیر قائل ہوئے ہیں۔ ان کے اس قدر شاگرد ہوئے ہیں کہ جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ جن کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مقامات بلند ہیں۔ مشائخ و علماء کا ان کی بزرگی و احترام ان کے قول کی طرف رجوع کرنے ان کے حکم کی طرف لوٹنے پر اجماع قرار پایا ہے۔ ان کی زیارت کا ہر ایک طرف سے قصد کیا گیا ہے اور ہر ایک طرف سے امیدوں کے تیر ان کی طرف پھینکے گئے ہیں۔ بڑے بڑے راستہ سے اہل سلوک ان کی طرف دوڑ کر آئے ہیں۔

وہ جمیل صفات شریف الاخلاق کامل الآداب کثیر التواضع دائم خندہ پیشانی وافر عقل احکام شرع کے سخت پابند اہل علم کی تعظیم کرنے والے اہل دین و سنت کی عزت کرنے والے حق کے مرید کے دوست تھے۔ ان کے ساتھ ہمیشہ مجاہدہ اور لزوم مراتبہ کے ساتھ موت تک رہے۔ علوم معارف میں ان کا کلام بلند تھا۔ اس میں سے یہ ہے۔

شیخ ابوبکر کے ارشادات

توحید

توحید یہ ہے کہ حدوث سے قِدَم کا علیحدہ ہونا، موجودات سے نکلنا حجاب کا قطع کرنا اپنے علم و جہل کا ترک ہے اور یہ کہ سب کی جگہ حق رہے۔ علم توحید اپنے وجود کا مخالف ہے اور اس کا وجود اس کے علم سے جدا ہے اور جب عقلاء کی عقلیں توحید میں منتہی ہوتی ہیں تو پھر حیرت تک پہنچتی ہیں۔

تصوّف

اور تصوف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بغیر علاقہ کے ہو۔ اس کے ساتھ ذکر اجتماع کے ساتھ اور خوف نفع کے ساتھ اور اچھی طرح اتباع ہو۔

زُہد

زُہد یہ ہے کہ دل اس بات سے خالی ہو کہ جس سے ہاتھ خالی ہے دنیا کو ذلیل سمجھے دل سے اس کے آثار کو مٹا دے۔

خوف اس بات کو مستلزم ہے کہ پکڑ کے واقع ہونے سے سانسوں تک جاری ہونے کے ساتھ ڈرے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور خشوع یہ ہے کہ علام الغیوب کے لیے دل ذلیل ہو۔

تواضع یہ ہے کہ بازو پست ہوں اور طرف نرم ہو۔

نفس امارہ بالسوء (یعنی برائی کا حکم دینے والا) یہ کہ ہلاکتوں کی طرف بلانے والا ہو۔ دشمنوں کا مددگار ہو جو کہ خواہش نفسانی کے متبع ہیں اور طرح طرح کی برائیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔

انبیا صلوات اللہ علیہم کا کلام حضوری پر خبر دینا ہے اور صدیقین رضی اللہ عنہم کا کلام مشاہدات کے اشارے ہیں اور اسی سے عارفین کے دلوں میں تصدیق کی زبان سے اور عابدوں کے دلوں میں زبانِ توفیق میں اور مریدوں کے دلوں میں زبان تفکر سے علماء کے دلوں میں زبان تذکر سے عاشقوں کے دلوں میں زبان شوق سے حکمت بولا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ صحبت یہ ہے کہ ادب ہو ہمیشہ ہیبت ہو۔ مراقبہ کا لزوم ہو۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحبت یہ ہے کہ آپ کی سنت کا اتباع ہو۔ علم سے معانقہ ہو۔

اولیاء اللہ کی صحبت یہ ہے کہ ان کے لیے دعا اور رحم کرنا اور خدا کے ساتھ جمع ہونا یہ کہ غیر سے تفرقہ کرنا اور غیر سے تفرقہ جمع ہے۔ جو شخص اس کی دوستی تک پہنچا وہ اس کے قرب سے نا موس ہوگا اور جو دوستی سے ملا تو اس کی صفائی بندوں کے درمیان صحیح ہوئی۔ تب حق ایک ہی ہے تو اس کا طالب بھی وحدانی الذات ہوگا۔

مشاق وہ ہے کہ جس کو محبوب کے آثار شاق گزریں۔ اس کا مشاہدہ اس کو فنا کر دے پھر ان کے لیے وہ معانی ظاہر ہوں۔ جو کہ غیروں سے چھپے ہوئے ہیں پھر ان کی طرف ازل دوستی کی زبان سے اشارہ کرے گی کہ وہاں تک پھر اس سے وہ نعمت یافتہ ہوں گے۔ پھر پردہ پڑ جائے گا اور یہ خوشی رونا بن جاتی ہے۔

خوف تجھ کو اللہ عزوجل تک پہنچاتا ہے اور عجب و سرور اللہ تعالیٰ سے تجھ کو قطع کر دیتا ہے اور تیرا لوگوں کو حقیر سمجھنا اتنا بڑا مرض ہے کہ جس کی دوا نہیں ہو سکتی۔

شیخ ابوبکر کی توبہ کا واقعہ

خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ شیخ الشیوخ شمس الدین ابوعبداللہ مقدسی نے کہا کہ میں نے سنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تین شیخوں، شیخ عارف ابوالحسن علی بن سلیمان بغدادی مشہور نانبائی شیخ صالح ابوزکریا یحییٰ بن یوسف بن یحییٰ صرصری، شیخ عالم کمال الدین ابوالحسن علی بن محمد بن وضاع شہربانی سے ان تینوں نے کہا کہ ہم نے سنا۔ شیخ بزرگ ابومحمد علی بن ادریس یعقوبی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ تاج العارفین ابوالوفا رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ ابومحمد شنبکی سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ ابوبکر بن ہوار رضی اللہ عنہ (شروع میں) شاطر تھے۔ جنگلوں میں ڈاکہ مارا کرتے تھے ان کے ساتھ ان کے اور ساتھی بھی تھے۔ وہ ان کے سردار تھے وہ راستوں میں بیٹھ کر لوگوں کا مال تقسیم کیا کرتے تھے۔ ایک رات ایک عورت سے سنا کہ وہ اپنے خاوند سے کہہ رہی ہے کہ تم یہاں ہی اتر پڑو ایسا نہ ہو کہ ہم کو ابن ہوار اور اس کے ساتھی پکڑ لیں۔ یہ سن کر آپ کو نصیحت ہوگئی اور روئے یہ کہا کہ لوگ مجھ سے ڈرتے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ ان کے دل میں یہ بات آئی کہ وہ کسی پیر سے ملیں جو ان کو ان کے رب تک پہنچا دے اور عراق میں ان دنوں کوئی ایسا شیخ مشہور نہ تھا کہ جو اہل طریق سے ہو تب انہوں نے خواب میں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا پھر آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو خرقہ پہنائیں۔ آپ نے فرمایا کہ اے ابن ہوار! میں تیرا نبی ہوں اور یہ تمہارے شیخ ہیں۔ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔

پھر فرمایا کہ اے ابابکر! اپنے ہم نام ابن ہوار کو خرقہ پہناؤ جیسا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں تب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کپڑا اور طاقیہ (چادر) ان کو پہنائی اور اپنا ہاتھ ان کے سر پر پھیرا اور ان کی پیشانی کو چھوا اور کہا کہ خدا تم کو برکت دے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابابکر! تم سے عراق میں اہل طریق کے طریقے جو کہ عراق میں مردہ ہو چکے ہیں زندہ ہوں گے اور اہل حقائق کے مینار خدا کے دوستوں کے ساتھ ان کے پرانے ہونے کے بعد کھڑے ہوں گے۔ عراق میں قیامت تک تم میں شیخت رہے گی۔ تمہارے ظہور سے اللہ کی روحوں کی ہوائیں چلیں گی۔ اللہ کی خوشبوئیں تمہارے قیام سے بھیجی جائیں گی۔

پھر جب جاگے تو وہی کپڑا اور طاقیہ بعینہٖ اپنے اوپر پایا اور ان کے سر پر مسے تھے۔ پھر ان

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کو نہ دیکھا (کیونکہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سر پر ہاتھ پھیرا تھا وہ جاتے رہے) گویا کہ زمانہ میں پکارا دیا گیا ہو کہ ابن ہوار اللہ عزوجل کی طرف پہنچا دیا گیا ہے پھر تو تمام اطراف سے لوگ دوڑ دوڑ کر آنے لگے۔ ان کے قرب خدائی کی علامات ظاہر ہونے لگیں اور اللہ عزوجل سے ان کی خبریں ہم معنے ہونے لگیں۔

شیخ ابوبکر کی کرامات' جنگل کے شیر آپ کے گرد

راوی کہتا ہے میں ان کی خدمت میں آتا تھا اور وہ جنگل میں اکیلے ہوتے تھے شیر آپ کے گرداگرد ہوتے تھے اور بعض ان کے قدموں پر لوٹا کرتے تھے۔ ایک دن میں نے ایک بڑے شیر کو دیکھا کہ ان کے سامنے اپنے رخساروں کو مٹی میں آلودہ کر رہا ہے جس طرح کوئی خطاب کر رہا ہے اور شیخ گویا کہ اس کو جواب دے رہے ہیں پھر شیر چلا گیا تب میں نے کہا کہ آپ کو اس خدا کی قسم ہے کہ جس نے یہ آپ پر عنایت کی ہے۔ آپ نے شیر سے کیا کہا اور اس نے آپ سے کیا کہا آپ نے فرمایا کہ اے شنبکی! اس نے مجھ سے کہا کہ مجھ کو آج تین دن گزر گئے ہیں کہ کھانا نہیں کھایا۔ مجھ کو بھوک نے تنگ کیا ہے اور میں نے آج کی رات صبح کے وقت اللہ تعالیٰ سے فریاد کی تو مجھ سے کہا گیا کہ تیرا رزق ایک گائے ہے جو کہ موضع ہمامیہ میں ہے تو اس کو پھاڑے گا مگر تجھے تکلیف بھی پہنچے گی۔ میں اس تکلیف سے ڈرتا ہوں کہ وہ کیا ہے مجھے اس کا علم نہیں۔

میں نے اس کو یہ کہا ہے کہ تم کو ایک زخم پہنچے گا جو تمہارے دائیں بازو پر لگے گا جس سے تم کو درد معلوم ہو گا ایک ہفتہ تک پھر وہ درد جاتا رہے گا اور میں نے لوح محفوظ میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ گائے اس کا رزق ہے جس کو وہ ضرور پائے گا اور اہل ہمامہ میں سے گیارہ آدمی نکلیں گے۔ ان میں سے تین مر جائیں گے۔ ایک دوسرے سے دو گھنٹہ پہلے مر جائے گا اور دوسرا تیسرے کے سات گھنٹہ کے بعد مرے گا اور شیر کو ان میں سے ایک کی طرف سے اس کے دائیں بازو میں زخم پہنچے گا اور ہفتہ کے بعد اچھا ہو جائے گا۔

حضرت شنبکی کہتے ہیں کہ میں جلد ہمامیہ کی طرف گیا دیکھا تو شیر مجھ سے پہلے وہاں پہنچ گیا ہے اور ہمامیہ میں سے گیارہ آدمی نکلے ہیں۔ ان میں سے ایک نے ایک اچھا زخم شیر کو اس

کے دائیں بازو میں پہنچایا اور میں نے شیر کو دیکھا کہ گائے کو اپنے ساتھ کھینچے ہوئے لے جارہا ہے اور اس کے زخم سے لہو نکلتا تھا۔ میں ان کے پاس اس رات ٹھہرا پھر ان میں سے (یعنی تینوں زخمیوں میں سے جن کو شیر نے زخمی کردیا تھا) ایک زخمی تو مغرب کے وقت دوسرا عشا کے بعد تیسرا صبح کے وقت فوت ہوگیا۔

پھر میں ایک ہفتہ بعد شیخ کی خدمت میں آیا تو شیر کو دیکھا کہ ان کے سامنے موجود ہے اور اس کا زخم اچھا ہوگیا ہے۔

مردہ کو زندہ کردینا

خبر دی ہم کو ابوالفتوح عبدالملک بن محمد بن عبدالمحمود ربعی واسطی نے کہا کہ میں نے شیخ صالح بقیۃ السلف ابوالغرائم مقدام بن صالح بطائحی پھر بغدادی سے وہاں پر سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ ابوالعباس احمد بن ابوالحسن رفاعی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے ماموں شیخ منصور رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ پہلے میں نے شیروں اور سانپوں کو جنگل والوں کے لیے ذلیل کیا وہ شیخ ابوبکر بن ہوار رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ جنگلوں سے نکل کر شہروں میں سکونت اختیار کریں پس ان کو سانپوں شیروں پرندوں جنوں نے گھیر لیا اور خدا کی قسم دلا کر یہ التجا کی کہ آپ ہم کو چھوڑ کر نہ جائیں۔ تب آپ نے ان سے عہد و پیمان لیا کہ آپ کے مرید اور دوست کو قیامت تک تکلیف نہ دیں اور یہ کہ جہاں کہیں ہوں ان کی اطاعت کریں جب تک دنیا قائم رہے۔

وہ کہتے ہیں کہ آپ کے پاس جنگلوں میں سے ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میرا لڑکا نہر میں ڈوب گیا ہے اور اس کے سوا میرا اور کوئی بیٹا نہیں اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ اس نے تم کو طاقت دی ہے کہ میرے بیٹے کو آپ پھر میرے پاس لوٹا دیں اور اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو میں قیامت کے دن اللہ اور اس کے رسول کی طرف شکایت کروں گی۔ میں کہوں گی کہ میرے رب میں ان کے پاس افسوس سے آئی تھی اور یہ میرے افسوس کو دور کرسکتے تھے لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔

تب آپ نے سر نیچا کیا اور فرمایا کہ مجھے دکھلا کہ تیرا بیٹا کہاں غرق ہوا وہ آپ کو لے کر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کنارے پر آئی تو دیکھا کہ اس کا بیٹا پانی پر مردہ تیر رہا ہے پھر شیخ پانی میں تیر کر وہاں تک پہنچے اور اس کو اپنے کندھے پر اٹھا لائے اس کی ماں کو دے کر فرمایا کہ لے اس کو میں نے زندہ پایا ہے وہ گئی ایسے حال میں کہ بچہ کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا گویا کہ کبھی اس کو کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔

برکت کی دُعا

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن ابی بکر عمر زادی نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ عارف ابو طاہر خلیل بن شیخ پیشوا ابوالعباس احمد بن علی صرصری نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہا کہ میں نے سنا شیخ عزاز بن مستودع نفسانی باز اشہب رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ شیخ ابوبکر بن ہوار رضی اللہ عنہ سلف رضی اللہ عنہم کے گزرنے کے بعد عراق میں پہلے شیخ ہیں اور چونکہ رجال الغیب کثرت سے آپ کی زیارت کو آتے تھے۔ اس لیے جنگل میں رات کے وقت انوار دکھائی دیتے تھے جو کہ جنگلوں کو چیرتے تھے۔ آپ مقبول دعا تھے۔ جنگلوں کے لیے برکت کی دعا کی تھی اور کہا تھا خداوند ہمارے جانوروں اور سبزیوں اور رزقوں میں برکت دے پھر جنگل آپ کی دعا و برکت سے اور جگہ کی زمین سے زیادہ سرسبز زیادہ بہتر زیادہ وسیع رزق جانوروں کے اعتبار سے تھے۔ آپ کا تصرف ظاہر تھا جب کبھی کسی گاؤں میں قحط پڑتا تو وہاں کے لوگ آپ کے پاس قحط کی شکایت کرتے اور آپ سے بارش کی التجا کرتے تو آپ ان سے فرماتے کہ جلد گھروں کو جاؤ پھر وہ گھروں پر بغیر اس کے کہ پانی میں چلتے ہوئے جائیں۔ گھروں میں نہ پہنچ سکتے تھے اور یہ بارش اس گاؤں سے آگے نہ بڑھتی تھی اور بسا اوقات بارش کے موسم میں یہ بات ہوئی۔

زلزلے کا ٹھہر جانا

واسط میں ایک دفعہ سخت زلزلہ آیا کہ جس سے پہاڑ ہل گئے اور مکانات گر گئے لوگ چلا اٹھے کیا دیکھتے ہیں کہ شیخ ابو بکر ان کے درمیان ہیں۔ آپ میں اور واسط میں چند روز کا راستہ تھا پھر زلزلہ ٹھہر گیا اور شیخ کو تلاش کیا تو نہ دیکھا اس دن واسط میں ایک نیک بخت مرد تھا۔ اس نے خواب میں اس رات دیکھا کہ آسمان سے دو فرشتے اترے ہیں ایک ان میں سے دوسرے کو کہتا ہے قریب تھا کہ یہ زمین آج کے دن چلی جائے تو دوسرے نے کہا پھر کس نے اس کو روک لیا کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ابن ہوار کی طرف نظر کی تو مخلوق پر رحم کیا اور ان سے راضی ہوا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

انہوں نے اجازت مانگی کہ زلزلہ ٹھہر جائے تب اس نے اجازت دی پھر انہوں نے کہا ساتوں زمینوں اور مٹی کو پھاڑا یہاں تک کہ وہ بھوت تک پہنچے اور اس کو کہا اے خدا کے بندے ٹھہر جا اس نے کہا کہ تم کون ہو؟ آپ نے کہا میں ابوبکر بن ہوار ہوں۔ اس نے کہا مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہاری اطاعت کروں اور تیرے اہل زمان میں سے اور کسی کی اطاعت نہ کروں اور ٹھہر گیا۔

راوی کہتا ہے کہ شیخ نے ایک دن جنگل میں ایک ایسے کنوئیں میں وضو کیا جو کہ معطل پڑا ہوا تھا۔ پھر اس کا پانی بڑھ گیا اور شیریں ہو گیا۔ رضی اللہ عنہ۔

وہ ہواریوں میں سے تھے ہوار کردوں کا ایک قبیلہ ہے جو کہ جنگلوں میں آ رہا تھا۔ وہیں آپ فوت ہوئے آپ کی عمر بڑی ہو چکی تھی۔ وہیں آپ کی قبر ظاہر ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔

بوقت وصال کہ خوشبو ہی خوشبو

کہتے ہیں کہ جب آپ کی وفات قریب ہوئی تو ان کو بلند انوار نے ڈھانک لیا جس کو اس شان کے لوگوں نے دور نزدیک سے دیکھ لیا اور حاضرین نے اس طرح کی خوشبو سونگھی کہ دنیا میں اس سے بڑھ کر خوشبو کسی نے نہ سونگھی ہوگی اور جب آپ کا انتقال ہوا تو اطراف جنگل سے رونے اور چلانے کی آواز آتی تھی مگر لوگ معلوم نہ ہوتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ جنوں کی آواز تھی۔ رضی اللہ عنہ۔

عراق کے اوتاد

خبر دی مجھ کو شیخ نیک بخت ابوالفضائل عبداللہ بن احمد بن علی بن یوسف ہاشمی قیلوی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابوجعفر عمر بن شیخ ابوالخیر سعید بن الشیخ پیشوا ابوسعید قیلوی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے باپ ابوسعد رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ پیشوا شریف ابوسعد بن ماجس حامدی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ ابومحمد شبنکی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ ابوبکر بن ہوار رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ عراق کے اوتاد سات ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

معروف کرخی، احمد بن حنبل، بشر حانی، منصور بن عمار، جنید سری، سہل بن عبداللہ تستری، عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہم ہم نے کہا کہ کون عبدالقادر؟ فرمایا کہ ایک عجمی شریف ہوگا جو کہ بغداد میں رہے گا اور اس کا ظہور پانچویں صدی میں ہوگا۔ وہ منجملہ صدیقین ہوگا۔ اوتاد وہ افراد ہیں کہ دنیا کے سردار اور زمین کے قطب ہیں۔

شیخ ابو محمد شبنکی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ مشائخ عراق کے بزرگوں میں سے ہیں۔ اکابر العارفین اور ائمہ محققین میں سے ہیں۔ صاحب کرامات خارقہ اور افعال ظاہرہ احوال نفیسہ مقامات جلیلہ بلند ہمت عالی مرتبت اشارات نورانیہ اسرار قدسیہ انفاس ملکوتیہ صاحب الفتح روشن اور کشف جلی وصل خوشگوار سر روشن والے ہیں۔ ان کی بصیرتیں انوار غیوب سے روشن ہیں۔ ان کے بھید تھے جو کہ علائق موجودات سے مجرد تھے ان کے بزرگ ارادے صدر مراتب سے اوپر تھے اطوار معارف کے اعلیٰ درجہ تک بڑھے ہوئے تھے۔ مدارج حقائق اعلیٰ درجہ تک پہنچے ہوئے تھے مراتب قدس میں ان کی صدارت تھی۔ منازل قرب میں وہ آگے بڑھے ہوئے تھے۔ قرب کی سیڑھیوں پر چڑھے ہوئے تھے۔ مضبوط تمکن میں ان کا قدم راسخ تھا۔ تصریف جاری میں ان کو ید طولیٰ تھا۔ احکام ولایت میں ان کا ہاتھ روشن تھا۔ احوال نہایت میں ان کو بڑی قوت تھی۔ عوالم غیب میں ان کی نظر خارق تھی۔ خرق احوال میں ان کو مظہر عظیم تھا۔

باوجود اس کے کہ ان کو مقابلہ میں شروع اور مشاہدہ میں احوال تھے۔ اللہ کے مقام پر مقام رضا میں ثبات تھا۔ اس کی تقدیروں کی تصاریف کے ساتھ طلب محبت تھی۔

وہ ان میں سے ایک ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف ظاہر کیا۔ وجود میں اس کو تصرف دیا اور احوال کی اس کو قدرت دی۔ اسرار کا مالک کیا اس کو خرق عادات دیئے موجودات کو اس کے لیے پلٹ دیا۔ اس کے ہاتھ پر عجائبات کا ظہور کیا۔ غیب کی باتوں سے گویا کیا۔ اس کی زبان پر اسرار اور طرح طرح کی حکمتوں کو جاری کیا اور اس کے لیے سینوں میں پورا قبول ڈال دیا۔ خاص و عام کے نزدیک اس کی ہیبت رکھ دی۔ اس کو متقیوں کا امام اور ہدایت یافتوں کا نشان بنادیا۔ وہ اس طریق والوں کے رکن اور بڑے اعلیٰ اماموں میں سے ہیں۔ ان کے محققین

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

کے سرداروں کے سردار احکام شرع میں عالموں میں مشہور ہیں علم و عمل و زہد و تحقیق تمکین جلالت مہابت میں ان کے راستوں میں بڑے ہاتھوں اور آنکھوں والے ہیں۔

ان کے وقت میں اس شان کی ریاست ان تک پہنچ گئی۔ انہی کے سبب عراق کے سالکین صادقین کی تربیت ان کی مشکلات کے حل کرنے ان کے احوال کی تفصیل میں عمدہ کام ہوا ان کی صحبت سے بڑے بڑے لوگوں نے تخریج کی ہے جیسے شیخ تاج العارفین ابوالوفا شیخ منصور شیخ عزاز شیخ ابوسعد بن ماجس شیخ موہوب شیخ مواہب شیخ عثمان بن مروہ بطائحیین وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین انہیں کے ارادہ کے ساتھ احوال فاخرہ کی ایک جماعت نے ارادہ کیا ہے۔ اعلیٰ مقامات والوں نے ان کی شاگردی اختیار کی ہے جن مشائخ کو اس طریق میں قدم راسخ ہے۔ ان میں سے ایک بڑی جماعت ان کی طرف منسوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے مریدوں میں سے ایسے ایسے مرید پیدا کئے کہ جن کے افعال واقوال کی اتباع کی جاتی ہے اور تمام لوگ ان کے مناقب میں متفق ہیں۔ شرق غرب میں ان کا اتباع ہے۔

یہی وہ شیخ ہیں کہ اپنے شیخ ابوبکر بن ہوار رضی اللہ عنہ کے بعد عراق میں مشیخت اور راہ حق میں موجودات کے ان اسرار کے جو ان کو دیئے تھے پھیلانے کے لیے کھڑے ہو گئے اللہ تعالیٰ کی طرف زبان صدق سے بلایا۔ پس دلوں کی محبتوں نے اس کو قبول کیا۔ اسرار کے معانی نے لبیک کہا ان کی زندگی پر اجماع ہو گیا۔ مشائخ وعلماء نے ان کی عزت کا اشارہ کیا۔ ان کے قول کی طرف رجوع کیا ان کے مرتبہ کا اقرار کیا۔ ان کی عدالت کو ظاہر کیا اور ہر طرف سے طالبان طریق نے ان کا قصد کیا۔

وہ شریف الاخلاق لطیف الصفات کامل الآداب وافر عقل ہمیشہ خوش جھکنے والے کثیر التواضع بڑے باحیا، احکام شرع وآداب سنۃ پر ہمیشہ چلنے والے، اہل فضل کے دوست، اہل علم کی تعظیم کرنے والے تھے۔ ان کا قدم نہ پھسلتا تھا اور خواہش نفسانی جس کی لوگ اتباع کرتے ہیں۔ ان کو تھکاتی نہ تھی۔ یہاں تک کہ ان کی موت آگئی۔ رضی اللہ عنہ

شیخ شنبکی کے ارشادات

زبان اہل حقائق پر ان کا کلام نفیس تھا۔ منجملہ ان کے یہ ہے اصل طاعت پر ہیزگاری

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نفس سے حساب لینا ہے۔ نفس کا اصل حساب خوف وامید ہے۔ خوف وامید کی اصل معرفت و عدووعید ہے اس کا اصل فکر وغور ہے۔ اس کی سردار عبرت ہے حسن خلق تکلیف کا برداشت کرنا، غصہ کم ہونا، رحم زیادہ ہونا ہے اور جو شخص خدا کی آواز نہیں سنتا۔ وہ اس کے داعی کی آواز کیسے سنے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز سے غنی ہوتا ہے تو وہ خدا کی قدر سے حاصل ہوتا ہے جو شخص اپنے باطن کو مراقبہ و اخلاص سے زینت دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مجاہدہ و اتباع سنت و مخلوق سے وحشت ہو کر خدا سے محبت کرنے سے زینت دیتا ہے۔ مخلوق سے وحشت کی علامت یہ ہے کہ خلوت کے مقامات اور شیریں ذکر سے علیحدگی کی طرف بھاگ جائے جو شخص خدا تعالیٰ کو قدرت کے ساتھ نہیں پہچانتا تو اس نے اس کو پہچانا ہی نہیں کیونکہ جب اس نے اس کو پہچان لیا کہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ مجھ سے جو میرے پاس ہے لے لے اور وہ غیر کو دے دے اور یہ کہ اپنے فعل سے اس چیز کو جو میرے پاس نہیں ہے دیتا ہے تب اس نے اس کو پہچانا۔

اور جو شخص ارادہ کرے کہ اپنے یقین کا امتحان کرے تو وہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس کے ساتھ کیا وعدہ کیا ہے اب دیکھئے کہ اس کا دل کس پر زیادہ بھروسہ کرتا ہے۔

جو شخص اللہ عزوجل کے ساتھ اس کے حکم پر مدد چاہتا ہے اور خدا کے آداب پر اللہ کے لیے صبر کرتا ہے تو وہ مقامات والوں میں سے ہے۔

جو شخص اپنے نفس پر آداب کے ساتھ غالب ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت اخلاص کے ساتھ کی۔

مخلوق کا خدا سے حجاب یہ ہے کہ اپنے نفسوں کے لیے تدبیریں کریں اور جس نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ تو اس کے قریب ہے تو اس کے دل سے اس کے سوا تمام چیزیں دور ہو جاتی ہیں۔ قوم (صوفیاء) نے اپنے نفسوں کو مجاہدہ میں اپنی خواہشوں کو تکلیفوں میں۔ اپنے ارادوں کو مراقبہ میں گم کر دیا ہے پھر ان کی شہوتیں مشاہدہ میں ہو گئی ہیں۔

انہی کے کلام سے یہ بھی ہے۔

جس شخص کو تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ ایسی حالت کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اس کو علم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شریعت سے نکال دیتی ہے تو تم اس کے قریب مت جاؤ۔

اور جس کو تم دیکھو کہ وہ ریاست و تعظیم سے تسکین پاتا ہے تو اس سے بچو۔

اور جس کو تم دیکھو کہ وہ اپنے نفس میں مستغنی ہے تو جان لو کہ وہ جاہل ہے۔

اور جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ میرا دل خدا کی طرف ہے اور اس کا ظاہر اس کی گواہی نہیں دیتا تو اس کے دین میں تہمت لگاؤ۔

اور جس کو دیکھو کہ اپنے نفس میں خوش ہے اور اپنے وقت سے تسکین پاتا ہے تو وہ دھوکہ میں ہے۔

جس کو تو دیکھے کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ اطمینان میں ہے اور اس کے کمال حال کا مدعی ہے تو اس کی بے وقوفی کی گواہی دے۔

اور جب کسی مرید کو دیکھے کہ وہ قصائد و اشعار سنتا ہے اور تن آسانی کی طرف اس کا میلان ہے تو اس کی بہتری کی امید نہ کرے۔

اگر تو بھوکا مر جائے تو ایسے فقیر کی ہرگز رفاقت نہ کر جو کہ دنیا کی طرف رجوع کرتا ہے کیونکہ اس کی رفاقت چالیس ۴۰ دن تک دل کو سخت کر دیتی ہے۔

جو شخص کہ فرض کو سنت کے ساتھ ادا کرے اور حلال کو پرہیز گاری کے ساتھ کھائے ظاہر و باطن میں منہیات سے بچے اور اس بات پر موت تک صبر کرے تو بے شک حقیقت ایمان تک پہنچ گیا۔

دل کی دوستی تین چیزوں سے ہوتی ہے دنیا کے ترک، خدا کی تقسیم پر رضا' آخرت کے لیے طلب علم کے شغل سے۔

اور جو بندہ بغیر علم کے دنیا کی شہوت حاصل کرتا ہے تو وہ عذاب ہی کو لیتا ہے۔

بلندیوں کی طرف پہنچنے کے لیے ترقی کی اعلیٰ سیڑھی یہ ہے کہ مراد حق کے لیے باطن کی اصلاح ہو۔ قرب کے رویہ کے لیے مخلوق کو دور کرنا حجابوں کے رفع کے لیے اللہ تعالیٰ پر اعتماد ہو۔

اور ولی ہمیشہ اپنے حال کو چھپانے میں رہتا ہے تمام مخلوق اس کی ولایت کی باتیں کرتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف دلوں میں زیادہ قریب وہ دل ہے کہ فقراء کے حصہ پر راضی ہے اور باقی کو فانی پر ترجیح دیتا ہے۔ گزشتہ قضا کی گواہی دیتا ہے اپنے افعال سے امید ہوتا ہے اور جب تو کسی چیز سے عاجز ہوتو اپنے ضعف کو دیکھنے سے عاجز نہ ہو۔

علمائے ربانی

ربانی علماء ہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ حدود و آداب پر قائم ہیں۔ وہاں سے اس کے حکم کے بغیر تجاوز نہیں کرتے تمام علوم میں زیادہ نافع علم اللہ تعالیٰ (کی ذات صفات) کا علم ہے۔

محمد شیخ شبنکی کی توبہ کا واقعہ

خبر دی ہم کو ابو محمد ماجد بن محمد بن خالد عراقی حلوانی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ صالح ابو بکر محمد بن شیخ عارف عوض بن سلامۃ غراد بغدادی صوفی نے کہا خبر دی ہم کو میرے والد نے سنا شیخ پیشواء ابو محمد ماجد کردی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے شیخ تاج العارفین ابو الوفا رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ ابو محمد شبنکی رضی اللہ عنہ کا شروع میں یہ حال تھا کہ جنگلوں میں قافلوں کو لوٹا کرتے تھے۔ ان کے ساتھ ان کے ساتھی بھی تھے۔ ایک رات ایک قافلہ کو شیخ ابو بکر بن ہوار رضی اللہ عنہ کے گاؤں میں روک لیا۔ لوگوں کو قتل کیا اور ان کے مال کو تقسیم کیا لیکن جب شیخ ابن ہوار رضی اللہ عنہ کے حجرہ سے صبح کے وقت آگے بڑھے تو ابو محمد شبنکی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم چلے جاؤ شیخ نے میرے دل کو پکڑ لیا ہے اور میں ان کے آگے کہیں دائیں بائیں نہیں بڑھ سکتا ان سب نے کہا کہ ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں اور جو کچھ ان کے پاس مال وغیرہ تھا سب وہیں ڈال دیا۔ تب شیخ ابو بکر نے اپنے مریدوں سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ اٹھو کہ ان بولوں سے جا ملیں۔ شیخ ان کے ساتھ نکلے جب ان لوگوں نے شیخ کو دیکھا تو کہنے لگے اے میرے سردار! حرام ہمارے پیٹوں اور خون ہماری تلواروں میں ہے۔ شیخ نے ان سے کہا کہ اس کو چھوڑ دو کیونکہ ہر کچھ تم میں ہے۔ سب کچھ قبول ہو گیا پھر ان سب نے شیخ کے ہاتھ پر بیعت کی اور شیخ ابو بکر شیخ ابو محمد کی اصلاح کے لیے تین دن تک متوجہ رہے پھر چوتھے دن اس سے کہا اے ابو محمد! تم حدادیہ کی طرف جاؤ وہیں پر بیٹھو اور اللہ عزوجل کی طرف (لوگوں کو) بلاؤ کیونکہ تم بے شک

شیخ مکمل ہو گئے ہیں۔

پھر وہ حداویہ کی طرف چلے آئے۔ جیسا کہ شیخ نے ان کو حکم دیا تھا۔

شیخ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو محمد اللہ عزوجل تک تین دن میں پہنچ گیا۔

شیخ ابو محمد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ تین دن میں اللہ عزوجل تک کیسے پہنچ گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک دن میں میں نے دنیا کو ترک کیا۔ دوسرے دن آخرت کو چھوڑ دیا اور تیسرے دن میں نے صرف اللہ تعالیٰ کو طلب کیا جو غیر سے مجرد ہو سو میں نے اس کو ایسا ہی پایا۔

آپ کا ذکر تمام زمانہ میں پھیل گیا۔ تمام دور دور کے راستوں سے لوگ زیارت کے لیے آنے لگے ان کے قرب کی جو خدا کے ساتھ تھی علامت ظاہر ہونے لگی' ان کی کرامات پے در پے ظاہر ہونے لگیں اللہ تعالیٰ ان کی دعا سے مادرزاد اندھوں برص مجنوں کو اچھا کرتا تھا اور تھوڑی چیز میں ان کے لیے برکت ہوتی تھی۔

شیخ ابو محمد کی کرامات' پرندوں کا مر کر زندہ ہونا

خبر دی ہم کو ابو محمد صالم بن علی میاطی صوفی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ امام عارف عز الدین ابو العباس احمد بن شیخ جلیل ابو اسحاق ابراہیم عراقی قاروئی نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ احمد بن رفاعی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے ماموں شیخ منصور سے سنا وہ فرماتے تھے کہ شیخ ابو محمد شبنکی رضی اللہ عنہ جنگل میں تنہا بیٹھے تھے پھر ان کے اوپر سے 100 پرندے گزرے اور ان کے گرد اتر پڑے ان کی آوازیں مل کر بلند ہوئیں تو آپ نے فرمایا کہ اے ربّ! انہوں نے مجھے پریشان کر دیا ان کی طرف دیکھا تو سب مر گئے پھر آپ نے کہا خداوند میں نے ان کے مرنے کا قصد نہیں کیا تھا پھر وہ کھڑے ہو گئے اور پر جھاڑ کر اڑ گئے۔

شراب کا پانی بن جانا

وہی فرماتے ہیں کہ آپ ایک جماعت پر گزرے جن کے سامنے شراب کے مٹکے اور آلات خوشی تھے۔ آپ نے کہا خداوندا ان کی زندگی آخرت میں اچھی کر دے تب وہ شراب پانی ہو گئی اور ان پر اللہ تعالیٰ نے خوف ڈال دیا پھر تو وہ چلاتے اور اپنے کپڑے پھاڑ لیے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ انہوں نے اپنے برتنوں اور آلات کو توڑ دیا ان کی توبہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

اچھی ہوگئی۔

بکری کا زندہ ہونا

وہ کہتے ہیں کہ آپ کے پاس چمڑے آئے جس میں دودھ تھا تب آپ نے ایک چمڑے کا قصد کیا اور اسی کو پھاڑ دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے اس بکری کو جس کی یہ جلد ہے زندہ کیا اور اس نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ مردہ ہے اور اس چمڑہ کو میرے لیے بلایا ہے کہ میں رنگا نہیں گیا۔

اس امر کی تلاش کی گئی تو بات وہی نکلی جس کی آپ نے خبر دی تھی رضی اللہ عنہ

شیخ عزاز پر غشی کا طاری ہونا

خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن علی بن ولی یحییٰ بن ابی القاسم ازجی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ علی بن سلیمان نانبائی نے بغداد میں کہا کہ میں نے سنا شیخ علی بن ادریس روحانی سے اور خبر دی ہم کو ابوالفتح عبدالرحمٰن بن شیخ ابوالفرج توبہ بن ابراہیم صدیقی بغدادی نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہا کہ میں نے سنا شیخ پیشواء مکارم نہر خالصی سے یہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے شیخ پیشواء علی بن الہیتی سے سنا وہ فرماتے تھے کہ شیخ عزاز بن مستورع رحمہ اللہ کے مریدوں نے کہا ہے کہ اگر کوئی ہم سے کہے کہ تمہارا شیخ کون ہے تو ہم کہیں گے کہ عزاز نہر اگر کوئی کہے تمہارے شیخ عزاز کا کون شیخ ہے تو ہم کہیں گے۔ ''پس وحی کی اپنے بندے کی طرف جو کچھ وحی کی'' یہ بات ان کے شیخ' شیخ ابومحمد شنبکی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو اپنے مریدوں سے کہنے لگے کہ ہمارے ساتھ شیخ عزاز کے گاؤں کی طرف چلو اور جب نہر کے دروازہ کے قریب پہنچے تو شیخ عزاز نکلے اور ان سے ملے۔ اور شیخ ابومحمد ان کے پاس چند روز رہے ایک دن شیخ ابومحمد نے اپنی دونوں آنکھیں بند کیں اور آہ کہا تب ان سے شیخ عزاز نے عرض کیا کہ اے میرے سردار! آپ کا کیا حال ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری آنکھ، انہوں نے کہا مجھے بھی آپ دکھائیے۔

جب شیخ نے آنکھ کھولی تو شیخ عزاز غش کھا کر زمین پر گر پڑے اور ابومحمد حداویہ کی طرف چل دیئے اور جب شیخ عزاز کو ہوش آیا تو اپنے تمام اصحاب کو جمع کیا اور ان سے کہا جب تم سے کہا جائے کہ تمہارا شیخ کون ہے تو کہہ دیا کرو شیخ ابومحمد شنبکی اور عزاز ہمارے بھائی ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ملائکہ کا سلام

شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے شریف ابوسعد بن ماجس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں شروع میں جب کبھی حداویہ میں جاتا تو خلا میں فرشتے شیخ ابومحمد شنبکی کی ولایت کی نوبت بجایا کرتے تھے اور شادیش (ملاء اعلیٰ) آسمان میں ان کے دبدبہ و غلبہ کے لیے چلاتے تھے اور میں فرشتوں کو دیکھتا تھا کہ فوج درفوج ان پر عزت و احترام کے ساتھ سلام کہتے تھے۔ میں اب یہ بات عراق کے تمام اطراف میں سنتا ہوں۔

میں نے جب کبھی آسمان سے بلا نازل ہوتے دیکھی ہے تو حداویہ پر سے گزرتے ہوئے پھٹ جاتی اور دور ہو جاتی۔

گھر کا گر جانا

خبر دی ہم کو شیخ فقیہ ابوالقاسم محمد بن عبادہ انصاری حلبی نے کہا کہ میں نے شیخ پیشواء ابوالحسن قرشی سے سناوہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ ابوسعد قیلوی رضی اللہ عنہ سے سناوہ کہتے تھے کہ اہل حداویہ نے حداویہ میں ایک گھر بنایا اور اس کو مضبوط، اس کے بنانے کے وقت کاریگروں پر غضب کرنے لگا۔ اس میں شیخ ابومحمد شنبکی کے مریدوں میں سے ایک مرید کو قابو کر لیا اور کثرت سے اس کی شکایتیں ہوئیں۔ شیخ ابومحمد ایک دن اوپر سے گزرے اور کہا کہ **انا نحن نرث الارض و من علیھا** الآیہ یعنی ہم زمین اور زمین کے رہنے والوں کے مالک ہیں۔

تب وہ گھر سے گر پڑا اس کی بنائیں ٹوٹ گئیں۔ شیخ نے فرمایا کہ یہ کبھی اونچا نہ ہوگا مگر یہ کہ خدا چاہے ان کا یہ حال تھا کہ جب اس کی بناء مضبوط بناتے تھے تو وہ گر جاتی تھی۔ ان گھر والوں کو یہ ہمت نہ ہوئی کہ کبھی اس کی دیوار کو اونچا کریں۔

محتاجی کا دور ہونا

وہ کہتے ہیں کہ شیخ کی خدمت میں ان کا ایک مرید آیا اور کہنے لگا کہ بادشاہ کے پاس کوئی بھیجئے وہ مجھ کو اس قدر مال دے کہ میں اس سے اپنی ضروریات کی مدد کر سکوں۔ اگلے دن مرید آیا اور کہنے لگا کہ اے میرے سردار! کیا آپ نے کسی کو سلطان کی خدمت میں بھیجا۔ شیخ نے اس سے کہا بلکہ میں نے اس سے (یعنی اللہ تعالیٰ سے) کہا تھا تو اس نے مجھ سے کہا ہے کہ اس

کو جب تک وہ زندہ رہے گا میں کسی مخلوق کا محتاج نہ کروں گا۔

راوی کہتا ہے کہ اس کا یہ حال تھا کہ جب بھوکا ہوتا تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو اس کی طرف بھیج دیتا کہ وہ اس کی مرضی کے موافق اس کو کھانا کھلا دیتا اور جب برہنہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے وہ کپڑا بھیجتا جو پہن لیتا اور جب چاندی یعنی روپیہ کا محتاج ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف بغیر سوال کے بھیج دیتا۔ اس کی ہمیشہ یہی حالت رہی یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا۔

زیارت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

راوی کہتا ہے کہ شیخ کو ایک شخص نے کہا کہ اے میرے سردار! جب تو بادشاہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو تو اس سے میری نسبت دریافت کرنا۔ شیخ نے تھوڑی دیر سر نیچے کیا اور پھر کہا میں نے اس سے تیری نسبت پوچھا تو فرمایا **نعم العبد انہ اواب** یعنی اچھا بندہ ہے بے شک وہ رجوع کرنے والا ہے۔ (خدا کی طرف) اور عنقریب تو آج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں اس بات کی خبر دیں گے۔

پھر اس شخص نے خبر دی کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ شیخ ابو محمد شنبکی نے سچ کہا ہے تیرے حق میں بے شک کہا گیا ہے **نعم العبد انہ اواب**

شیخ رضی اللہ عنہ شنابکہ میں جو کہ کرد کے ایک قبیلہ کا نام ہے حداویہ میں سکونت رکھتے تھے جو کہ جنگل کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اور اس میں وہ فوت ہوئے ان کی عمر بڑی ہو گئی تھی آپ کی قبر بھی وہیں ظاہر ہوئی ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

آمدِ غوث الوریٰ کی بشارت

خبر دی کہ ہم فقیہ ابو غالب رزق اللہ بن محمد بن علی رقی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ صالح ابو اسحاق ابراہیم بن شیخ پیشواء ابو الفتح منصور بن اقدام رقی نے وہاں پر کہا کہ خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہا کہ میں نے سنا شیخ بزرگ پیشواء ابو عبداللہ محمد بن ماجد رقی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے شیخ بزرگ پیشواء ابو العباس احمد بقلی یمانی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے نانا شیخ بزرگ پیشواء ابو الفتح مواہب بن عبد الوہاب ہاشمی بطائحی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

نے شیخ ابو محمد شبنکی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ ابو بکر بن ہوار رضی اللہ عنہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے تھے کہ وہ عنقریب عراق میں وسط قرن پنجم میں پیدا ہوں گے اور ان کی فضیلت کی تصریح کرتے تھے جو میرا علم ان کی نسبت ہے وہ میرے کانوں سے تجاوز کر گیا ہے۔ پھر مجھے مقامات اولیاء کا کشف ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ ان کے صدر ہیں اور مقربین کے مراتب کا کشف ہوا تو دیکھا کہ وہ ان سے بلند تر ہیں۔ مکاشفین کے اطوار کا مکاشفہ ہوا تو دیکھا کہ وہ ان کے بزرگ ہیں۔ عنقریب اللہ تعالیٰ ان کو ایسا مقرب بنائے گا کہ اس میں ان کے سچے مرید اور ربانی علماء کے سوا اور کوئی ظاہر نہ ہوگا۔ وہ ایسے ہوں گے کہ ان کے افعال کی اقتداء کی جائے اور عنقریب اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے اپنے بندوں میں سے ایسے لوگوں کو بھیجے گا کہ جن کے بڑے درجات ہوں گے۔ وہ ایسے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب اور امتوں پر قیامت کے دن فخر کرے گا۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ اور ان کا جنت ٹھکانا کرے گا۔

شیخ عزاز بن مستودع بطائحی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ مشائخ عراق میں سے ہیں سرداران عارفین اور اعلیٰ مقربین میں سے ہیں صاحب کرامات واحوالات فاخرہ افعال خارقہ انفاس صادقہ مقامات عالیہ اسرار قدسیہ تھے۔

صاحب راز ہائے یقینیہ حقائق لطیفہ معارف شریفہ ہمت ہائے بلند مراتب عالیہ، فتح روشن کشف جلی قلب روشن بلند بلند مشرب خوشگوار تھے قرب کے راستوں میں ان کا بلند معراج تھا۔ محاضر قدس میں ان کا مقام بلند تھا۔ وصل کی سیڑھیوں میں ان کا روشن طور تھا۔ صدور مراتب میں وہ آگے ہیں۔ بلند منازل کی طرف وہ بڑھے ہوئے ہیں۔ وسیع تمکین میں ان کا قدم پختہ ہے۔ تصریف جاری میں ان کا لمبا ہاتھ ہے۔ علوم منازلات میں ان کا روشن ہاتھ ہے معانی مشاہدات میں ان کا ہاتھ فراخ ہے۔ حقائق آیات سے ان کی نظر کشادہ ہے۔

وہ ان میں سے ایک ہیں کہ جن کو خدا تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا۔ موجودات میں ان کو تصرف دیا۔ احوال نہایت پر ان کو قدرت دی۔ اسرار ولایت پر ان کو مالک کیا ہے۔ موجودات کو ان کے لیے بدل دیا۔ عادات کو ان کے لیے غرق کر دیا۔ ان کے ہاتھوں پر خرق عادات کو ظاہر کیا۔ غیب کی باتوں پر ان کو گویا کیا۔ ان کی زبان پر حکمت کی باتیں جاری کیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

ان کے لیے قبول تام مخلوق کے نزدیک کر دیا۔

ان کے سینے ان کی ہیبت سے بھر دیئے۔ ان کے دلوں کو ان کی محبت کے ساتھ آباد کر دیا۔ راہ حق کے چلنے والوں کو ان کا پیشواء بنا دیا۔ اس شان کے وہ ایک رکن ہیں اور ان کے بڑے اماموں کے سردار ہیں۔ ان کے محققین علماء کے صدر ہیں۔ ان کے سردار ہیں جو اس طرف لے جاتے ہیں۔ علم وعمل زہد تمکن ہیبت جلالۃ کے لحاظ سے احکام میں طاقتور اور عقل مند ہیں۔

وہ ایسے ہیں کہ ان کی طرف اس امر کی رعایت صادق مریدوں کی تربیت جنگل میں منتہی ہوتی ہے۔ ان کے پاس صلحاء اور اہل مراتب کی ایک جماعت جمع ہوئی تھی اور ان سے علم طریقت آداب حقیقت سیکھا تھا۔ اس سے فائدہ حاصل کیا تھا۔ ان کی صحبت میں انہوں نے تخریج کی تھی۔ اصحاب احوال کی ایک بڑی جماعت ان کی ارادت کی قائل تھی۔

اور جن کو اس شان میں قدم راسخ ہے وہ بہت سے ان کے شاگرد ہوئے ہیں۔ مشائخ وعلماء نے ان کی تعظیم واحترام پر اجماع کیا ہے۔ ان کے مرتبہ کا اقرار کیا۔ ان کی عدالت کو ظاہر کیا ہے۔ ان کی بات تک کو پہنچے ہیں۔ ان کے حکم پر راضی ہوئے ہیں۔ ان کی زیارت کا تمام اطراف سے قصد کیا۔ امیدوں نے ان کو آنکھوں سے دیکھا اور قاصدوں نے اطراف جہاں سے ان کا قصد کیا ہے اور جنگل کے مشائخ نے ان کا لقب باز اشہب رکھا ہوا تھا۔ ان کی تعظیم کرتے تھے اور ان کی قدر کو بڑھاتے تھے۔ وہ بزرگ صفات لطیف کامل آداب دائم توجہ ظاہر روشن بڑے حیادار، وافر عقل احکام شرع کے بڑے پابند آثار سنت کے اتباع میں ہمیشہ رہنے والے احکام الٰہی کے پابند، اللہ تعالیٰ کی تقدیروں کے محبّ، اہل دین کے دوست اہل فضل کی عزت کرنے والے اس کے ساتھ ہمیشہ مجاہدہ کرنے والے مقام مراتبہ کے پابند باطن وظاہر میں طریقہ سلف کے ہم بغل تھے۔ آپ کا کلام اہل معارف کی زبان پر بلند تھا، منجملہ اس کے یہ ہے۔

شیخ عزاز کے ارشادات

آپ فرماتے ہیں: غفلت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک غفلت رحمت اور دوم غفلت غضب رحمت تو یہ ہے کہ پردہ کھول دیا جائے تا کہ قوم عظمت وجلال کا مشاہدہ کرے پھر عبودیت سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ان کو نسیان ہو جاتا ہے مگر فرائض وسنن سے نہیں دل کی مراعات سے غافل ہوتے ہیں مگر مراقبہ واردات ہیبت سے نہیں۔

اور جو غفلت غضب ہے وہ یہ کہ بندہ گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طاعت سے بے پروا ہو جائے یا کرامات کے دیکھنے کی طرف اس کی توجہ ہو اور عبودیت میں استقامت سے غافل ہو۔ بساط مجد اولیاء کی بسط ہے تاکہ اس سے وہ مانوس رہے اور ان سے حشمت جاتی رہے جس میں کہ فوری مشاہدہ اور غلبہ کی بساط دشمنوں کی بساط ہے تاکہ وہ اپنے قبیح افعال سے وحشی بنیں پھر وہ اس امر کا مشاہدہ نہیں کرتے جس کی طرف ان کی انتہا ہے اور جن سے وہ مانوس ہے۔ اس پر ان کو اطمینان نہیں ہوتا اور جب تیرا نفس تجھ سے بچ رہا تو بے شک تو نے اس کا حق ادا کیا اور جب تجھ سے مخلوق بچ رہے تو بے شک تو نے ان کا حق ادا کیا۔ عارف کو یہ خوف ہوتا ہے کہ اس کا دیا ہوا جاتا نہ رہے اور خوف وعید کے نزول سے ڈرتا ہے۔ خوف عدل کے غلبہ کے ملاحظہ سے پیدا ہوتا ہے اور امید رقت فضل کے گوشہ چشم سے پیدا ہوتی ہے۔

ارواح شوق کے ساتھ باتیں کرتے ہیں پھر حقیقت کی سوزش کے وقت مشاہدہ کے دامنوں سے لٹکتے ہیں پھر وہ خدا کے سوا کسی کو معبود نہیں دیکھتے وہ یقین کرتے ہیں کہ محدث قدیم کو صفات معلومہ کے ساتھ نہیں پا سکتا۔ صفات حق اس کی طرف ملنے والی ہیں پس خدا تو اس سے ملتا ہے لیکن وہ اس سے نہیں ملتا۔ عاشقوں کے دل معرفت کے پروں کے ساتھ خدا کی طرف اڑنے والے ہیں۔ محبت کے ساتھ اس کی طرف چلنے والے ہیں۔ اس انوار اقدس کے ساتھ کے انس کے انوار کی طرف کھینچے ہوئے ہیں۔

قلب سلیم

قلب سلیم وہ ہے جو نیچے سے تو وفا کی طرف اور اوپر سے رضا کی طرف دائیں سے بخشش کی طرف اور بائیں سے آرزوؤں کی طرف اس کے سامنے سے ملاقات کی طرف اور پیچھے سے بقاء کی طرف اشارہ کرے۔ یہ بھی آپ کا کلام ہے۔

ارادہ

ارادہ یہ ہے کہ دل کو تمام اشیاء سے پھیر کر رب اشیاء کی طرف پھیرا جائے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تصوف

اور تصوف یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے ساتھ بلافکر جلوس ہو۔ تجرید ایک تجلی ہے جو کہ بقایا کو جلا دیتی ہے اور رسوم کو مٹا دیتی ہے۔ موجودات کے دیکھنے سے بچا دیتی ہے۔

وجد ایک نور ہے۔ اشتیاق کی آگ کے ساتھ مل کر روشن کرتا ہے اور بقایا کو جلا دیتا ہے۔ جسمانی صورتوں پر اس کے آثار چمکتے ہیں۔

محبت ایک پیالہ ہے جس کی سوزش اور بھڑک سینوں میں ہے جب دلوں میں قرار پکڑتی ہے تو وہ فنا ہو جاتے ہیں۔ جب نفوس میں جگہ لیتی ہے تو وہ لاشے ہو جاتے ہیں۔ جب ارواح سے ملتی ہے تو وہ اڑ جاتی ہیں۔ جب عقلوں سے ملتی ہے تو وہ بے ہوش ہو جاتی ہیں۔ جب فکروں سے ملتی ہے تو وہ حیران ہوتی ہیں۔

اور پورا علم یہ ہے کہ صفات جلال کی کنہ تک پہنچنے سے امید منقطع ہو جائے۔ اور جو شخص اپنے دل سے اپنے نفس کے سایہ کو اٹھا لیتا ہے تو لوگ اس کے سایہ میں جیتے ہیں۔

تیرا افضل وقت وہ ہے کہ جس میں تو نفس کے خطرات سے بچا رہے اور لوگ اس میں تیری بدظنی سے بچ رہیں۔ شیخ عزاز رحمۃ اللہ علیہ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

عودونی الوصال والوصل عذاب　　درمونی بالصد والصد صعب

مجھے انہوں نے وصال کا وعدہ دیا اور وصال شیریں ہے اور پھینکا۔ انہوں نے رکاوٹ کو اور رکاوٹ سخت ہے۔

زعموا حین اعتبوا ان جرمی　　فرط حبی لهم وما ذاك ذنب

ان کا گمان ہے جب کہ انہوں نے مجھے عتاب کیا کہ میرا جرم، ان کی فرط محبت ہے حالانکہ یہ گناہ نہیں ہے۔

لا وحسن الخضوع عند التلاقی　　ماجزا من یحب الا یحب

اور نہ اچھی فروتنی ملاقات کے وقت میں (گناہ ہے) اور دوست کی جزا الجزا اس کے کہ اور نہیں کہ اس سے محبت کی جائے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

شیخ عزاز کی کرامات

کھجور کے گچھوں کا قریب ہو جانا

خبر دی ہم کو ابوالمحاسن یوسف بن ایاس بن رجا بعلبکی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن عبداللطیف بن شیخ الشیوخ ابوالبرکات اسماعیل بن ابی سعد احمد بن محمد بن دست زاد نیشاپوری بغدادی نے دمشق میں کہا کہ میں نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ عزاز بطائحی رضی اللہ عنہ نخلستان میں جا رہے تھے کہ ان کی طبیعت نے کھجور کھانے کی خواہش کی پھر ان کے لیے کھجوروں کے گچھے قریب ہو گئے۔ یہاں تک کہ زمین سے لگ گئے آپ نے ان میں سے کھجوریں کھا لیں پھر وہ اپنے حال پر ہو گئے جیسے کہ پہلے تھے۔

جنات اور وحشی جانوروں کی الفت

راوی کہتا ہے کہ آپ سے جن اور شیر باتیں اور محبت کرتے تھے وحشی جانور بھی الفت کرتے تھے اور پرندے آپ کے پاس ٹھکانا کرتے تھے۔

خدا تعالیٰ سے محبت

آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے ہر شے اس سے محبت کرتی ہے اور خدا سے باتیں کرتا ہے۔ اس سے ہر شے باتیں کرتی ہے جو شخص خدا سے ڈرتا ہے ہر شے اس سے ڈرتی ہے جو خدا تک پہنچ جاتا ہے اس سے ہر شے اس کے جلال کی وجہ سے پیچھے ہو جاتی ہے۔ جو شخص خدا کو پہچانتا ہے تو ہر شے اس سے بیگانہ ہوتی ہے۔ اس وجہ سے کہ اس کو ایک بڑی چیز (خدا نے) دی ہے۔

جمادات کا مخاطب ہونا

کہا جاتا ہے کہ شیخ عزاز سے ہر شے مخاطب ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ جمادات پتھر وغیرہ اور ہر چیز ان سے ڈرتی تھی یہاں تک کہ ان کی ہیبت سے قریب تھا کہ ان کو لرزہ چڑھ جائے۔

آپ کا جلیس آپ سے ایسی محبت کرتا تھا کہ ان کے سوا اوروں کو بھول جاتا یہاں تک کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جن مقامات میں بیٹھتے تھے تو ان کے جدا ہونے کے بعد محبت اور راحت پائی جاتی ہے۔

شیر کا مردہ ہو کر گرنا

راوی کہتا ہے کہ آپ ایک شیر پر گزرے کہ جس نے جنگل میں ایک جوان کو پھاڑا تھا۔ اس کی پنڈلی کو دو ٹکڑے کر دیا تھا۔ اس نے راستہ بند کر رکھا تھا اور لوگوں کو تھکا دیا۔ تمام جنگل کے لوگ اس سے تنگ آ گئے تھے۔ تب شیخ اس پر چلائے تو وہ عاجزانہ صورت میں بھاگنے لگا۔ آپ کے سامنے دونوں رخسارے زمین پر ملنے لگا پھر شیخ نے زمین پر سے ایک کنکر چنے کے برابر لیا اور اس کو پھینکا تو وہیں مردہ ہو کر گر پڑا۔

پھر شیخ اس جوان کی طرف آئے اور جو پنڈلی اس کی ٹوٹ گئی تھی اس کو اس کے مقام پر رکھ دیا اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو وہ سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا اور اپنے گھر کی طرف چلا گیا۔ ان کو اس امر کی اطلاع دی لوگ آئے اور شیر کا چمڑا اتار لیا۔ شیخ رضی اللہ عنہ اس کے تھوڑے دنوں بعد فوت ہو گئے۔

عجیب کرامات

خبر دی ہم کو شیخ صالح ابو الفضائل عثمان بن نصر بن یوسف بن احمد حسینی واسطی مقری نے کہا کہ خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابو طالب عبد الرحمٰن بن ابی الفتح محمد عبد السمیع ہاشمی وسطی مقری عادل نے واسط میں کہا کہ میں نے اپنے دادا ابو المظفر عبد السمیع بن عبد اللہ بن عبد السمیع واسطی سے سنا وہ کہتے تھے کہ خلیفہ مقتدی بامر اللہ نے شیخ عزاز کو جنگل سے بغداد کی طرف اس لیے طلب کیا کہ ان سے تبرک حاصل کرے۔ جب وہ محل میں داخل ہوئے اور دہلیزوں سے گزرے تو جس پردے پر ان کی نظر پڑتی تھی وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا پھر جب مقتدیٰ سے آپ کی ملاقات ہوئی تو شیخ نے اس سے کہا کہ عنقریب ایک عجمی بادشاہ ایسے لشکر کے ساتھ قصد کرے گا کہ تم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے لیکن میں نے بلاشبہ تیرے لشکر کو اس کے لشکر کی گردنوں کا اور تجھ کو اس کی گردن کا مالک بنا دیا ہے۔

سو ایک مدت کے بعد عجم کا بادشاہ بغداد کی طرف ایک بڑے لشکر کو لے کر آیا مگر وہی حال ہوا جیسا کہ شیخ نے فرمایا تھا بادشاہ قید ہو گیا اور چند روز بغداد میں مقید رہا پھر بہت سا مال فدیہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

کے طور پر دیا۔

اور شیخ منصوری رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ شیخ عزاز رضی اللہ عنہ نے جب کہ پردوں کی طرف دیکھا تو وہ پھٹ گئے۔ تب اس نے کہا کہ جب حجاب ان کے سانسوں سے پھٹ گئے اور ان کی ہمت سے لپٹے گئے تو پردے ان کی نظر سے کیسے چھٹیں۔

پتھر ہاتھ میں ریت کی طرح ہو گیا

وہ کہتے ہیں کہ شیخ عزاز سے کہا گیا ایسے حال میں کہ وہ پہاڑ کے نیچے تھے کہ حال میں کیا قوت ہوتی ہے تو فرمایا کہ جس کے لیے ہر ٹھوس چیز نرم ہو جائے اور سخت عاجز ہو جائے پھر پہاڑ سے ایک پتھر ٹھوس لیا سو ان کے ہاتھ میں ریت کی طرح ہو گیا۔

چالیس دن کا استغراق

خبر دی ہم کو شیخ صالح ابو الجعد عبد الرحمٰن بن ابی السعادات احمد بن محمد بن رضوان قرشی بصری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف بقیۃ السلف ابو الخیر مکارم بن خلیل بن یعقوب مصری بصری وراق نے کہا کہ میں نے شیخ بزرگ ابو المعمر اسماعیل بن برکات واسطی خادم شیخ عزاز رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ عزاز رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مجھ پر شروع میں ایک حال وارد ہوا کہ جس میں میں چالیس دن تک استغراق میں رہا نہ میں کچھ کھاتا تھا نہ پیتا تھا۔ اس میں مجھے دوام میں تمیز نہیں ہوتی تھی۔ پھر میں اپنے ہوش میں آیا۔ اپنے نفس سے سترہ دن تک مجھ کو ذہول ہو گیا پھر میں اپنی عادت کی طرف لوٹ آیا اور میرے نفس نے گیہوں کی گرم روٹی اور بھنی ہوئی مچھلی اور میٹھے پانی کا جو کہ نئے برتن میں ہو مشتاق ہوا۔ اس وقت میں نہر کے کنارہ پر تھا۔ پھر میں نے بھنور میں ایک سیاہ شکل دیکھی اور جب وہ میرے نزدیک ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ تین مچھلیاں ہیں جو کہ پانی میں تیرتی ہیں۔ ان میں سے ایک کی پیٹھ پر روٹی ہے اور دوسری کی پیٹھ پر ایک برتن ہے جس میں مچھلی بھنی ہوئی ہے اور تیسری کی پیٹھ پر نیا سرخ برتن ہے اور موجیں ان سب کو دائیں بائیں تھپڑ مارتی ہیں۔ اسی طرح وہ چلتی رہیں کہ حتیٰ کہ میرے پاس آ پہنچیں۔ پس ان سے ہر ایک مچھلی نے جو کچھ اس پر تھا میرے سامنے لا کر ڈال دیا۔ گویا وہ انسان ہے جو کہ دوسرے انسان کے سامنے وہ چیز رکھتا ہے کہ جس کا وہ ارادہ کرتا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہے پھر وہ پانی میں چھپ گئیں اور میں نے روٹی کو لے لیا تو دیکھا کہ وہ سپید گیہوں کی روٹی ہے جیسے کہ کھجور کا گودہ گرم ہوتا ہے جس کی ہوا اونچی ہوتی ہے پھر میں نے بھنی ہوئی مچھلی کھائی اور نئے برتن سے پانی پیا کہ دنیا میں اس سے بڑھ کر شیریں نہ پیا تھا۔ کھانے اور پانی سے میرا پیٹ بھر گیا اور اس میں سے دسواں حصہ بھی کم نہ تھا۔ میں نے باقی کو چھوڑ دیا اور چل دیا۔

شیخ رضی اللہ عنہ بطائح کی زمین میں سے نفسیات کے کنارہ پر رہنے لگے اور وہیں فوت ہوئے۔ آپ کی عمر بڑی تھی اور ان کی وفات شیخ منصور کی وفات سے پہلے ہوئی تھی۔ ایسا ہی مجھ کو معلوم ہوا ان کی قبر وہاں پر ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔ رضی اللہ عنہ

آمدِ غوث الوریٰ کی بشارت

خبر دی ہم کو ابوالمحاسن یوسف بن ایاس بعلبکی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالفتح نصر بن رضوان دارانی مقری نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ الشیوخ ابوالحسن عبداللطیف بن شیخ الشیوخ ابوالبرکات اسماعیل بن احمد نیشا پوری بغدادی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ عزاز بن مستودع بطائحی رضی اللہ عنہ سے ۴۸۹ھ میں سنا وہ کہتے تھے کہ بے شک بغداد میں ایک جوان عجمی شریف داخل ہے جس کا نام عبدالقادر ہے۔ عنقریب وہ ہیبت مقامات میں چلے گا اور بزرگ کرامات میں ظاہر ہوگا غلبہ سے غالب ہوگا۔ محبت کی بلندی میں بلند ہوگا۔ ایک مدت تک موجودات اور جواس میں فاضل مفضول ہوں گے سب اس کے سپرد ہوں گے۔ تمکین میں اس کا قدم راسخ ہے۔ حقائق میں اس کا ہاتھ سفید ہے کہ ازل میں اس کے سبب ممتاز ہوا ہے اور اللہ عزوجل کے سامنے حضرت قدس میں اس کی زبان ہے۔ وہ ان صاحبان مراتب میں سے ہے کہ جو بہت سے اولیاء اللہ سے بڑھ چکے ہیں۔ رضی اللہ عنہ

شیخ منصور بطائحی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ عراق کے اکابر مشائخ اور بڑے عارفوں ہشیار محققین سرداران مقربین میں سے ہیں۔ صاحب کرامات ظاہرہ افعال خارقہ احوال جلیلہ مقامات عالیہ مراتب بزرگ پختہ ارادہ موسوی رکھتے تھے۔ اشارات ملکوتیہ، نغمات قدسیہ انفاس روحانیہ، صاحب فتح خوش نما اور کشف روشن بصائر خارقہ، اسرار صادقہ، معارف وحقائق روشن تھے۔ مراتب قرب میں سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLIL ISLAMIA ACADEMY

ان کا محل بلند تھا۔ان کی مجلس اونچی منازل اعلیٰ میں تھی۔چشمہائے وصل میں سے ان کا میٹھا گھاٹ تھا۔قرب کی سیڑھیوں میں سے ان کا طور اعلیٰ تھا تمکین میں احوال نہایت سے قدم راسخ تمام احکام ولایت کے تصرف کرنے میں ان کا ہاتھ بلند ہے۔علم میں مواقع غیوب میں مشاہدات قلوب کی تفاصیل کے ساتھ ان کا ید بیضا تھا۔

معارف و معانی کی شیر دار اونٹنیوں کی طرف ان کو سبقت ہے تقدم و بلندی کے درجات پر بلند ہے۔اسرار کے خزانوں پر ان کو اطلاع ہے۔انوار کی معدنیات میں وہ غوطہ زن ہے۔

وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف ظاہر کیا ہے وجود میں ان کو تصرف دیا ہے۔احوال کی قدرت دی ہے۔اسرار کا ان کو مالک کر دیا ہے۔موجودات کو ان کے لیے بدل دیا۔اسباب کو ان کے لیے خرق کر دیا۔ان کو مغیبات سے ناطق کیا۔ان کے ہاتھوں پر عجائبات کو ظاہر کر دیا۔ان کی زبان پر حکمتوں کو جاری کیا۔خاص و عام کے نزدیک ان کو پورا مقبول کر دیا۔ان کی ہیبت سے لوگوں کے سینے بھر گئے اور دل محبت سے بھرے۔ان کو سالکین کا پیشوا بنایا۔صادقین کی ان کو حجت بنا دیا۔وہ اس طریق کے ایک رکن ہیں۔ان کے سرداروں کے سردار ہیں۔ان کے اماموں کے بڑے ہیں اور جو لوگ اس راستہ کی طرف لوگوں کو بلا کر کھینچ رہے ہیں ان کے صدر ہیں۔علماء احکام معرفت اور دانائی کے راستوں کے بڑے سرداروں کے جھنڈے اور نشان ہیں۔آپ کی طرف آپ کے وقت اس کی ریاست سپرد کی گئی۔ان کے امور کی باگیں ان کے زمانہ میں ان کو دی گئیں۔وہ شیخ بزرگ پیشواء ابوالحسن احمد رفاعی رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں۔ان کی صحبت سے تخریج کی۔ان کی طرف احوال جلیلہ کی بڑی جماعت منسوب ہے۔مقامات عالیہ والوں کی ایک جم غفیر جماعت ان کی شاگرد ہے اور صلحاء کی ایک جماعت ان کے ارادہ کے قائل ہیں۔آپ کی والدہ حاملہ ہونے کی حالت میں ان کے شیخ، شیخ ابو محمد شنبکی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاتیں اور دونوں میں باہمی رشتہ تھا۔شیخ رضی اللہ عنہ ان کے لیے کھڑے ہو جاتے۔آپ سے یہ امر بتکرار ثابت ہوا۔

آپ سے اس بارہ میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں اس بچہ کی تعظیم کے لیے جو اس کے شکم میں ہے کھڑا ہوا کرتا ہوں کیونکہ وہ خدا کے مقربوں اور اصحاب مقامات میں سے ہے۔اس کی

بڑی شان ہوگی۔علماء مشائخ ان کی تعظیم وعزت پر اتفاق رکھتے ہیں۔
ان کے مرتبہ کے اقرار ان کی منزلت کے اعتراف ان کے قول کی طرف رجوع کرنے ان کے حکم کی طرف پھرنے ان کے آداب پر چلنے ان کے ظہور عدالت پر اجماع ہو چکا ہے۔
ان کی زیارت کا قصد کیا گیا اور ہر طرف سے نذریں آتی تھیں۔وہ خوبصورت بارونق تھے۔کامل الآداب جمیل الصفات کریم الاخلاق، دائم خندہ پیشانی تھے اور اس کے ساتھ مجاہدات کا لزوم سلف کے طریقہ کا التزام راحت ورنج میں رکھتے تھے۔ظاہر وباطن میں آداب شرع کا لحاظ رکھتے تھے۔اللہ عزوجل کے احکام میں سختی اور نرمی میں محبت سے چلتے تھے۔ان کا طریقہ کبھی اوندھا نہیں ہوا۔علوم حقائق میں ان کا کلام بزرگ تھا۔منجملہ ان کے یہ ہے۔

شیخ منصور کے ارشادات

جس نے دنیا کو پہچانا اس میں زاہد بنا اور جس نے آخرت کو پہچانا اس نے رغبت کی جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا تو اس کی رضامندی کا احترام کیا جس نے اپنے نفس کو نہ پہچانا وہ غرور میں ہے۔غفلت اور سختی سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو نہیں آزماتا۔
جس کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اس کو بیداری وخواب میں فائدہ پہنچاتا ہے۔جوں جوں بندہ کا (دنیاوی) مرتبہ اونچا ہوتا ہے اسی قدر عذاب اس کی طرف جلدی کرتا ہے۔
مضطرین کا زادراہ صبر ہے۔عارفین کا درجہ رضا ہے۔پس جو صبر پر صبر کرے وہ صابر ہے جو شخص دین کو لے کر اللہ عزوجل کی طرف بھاگتا ہے تو وہ اس کو اپنے رزق میں مہتمم کرتا ہے اور وہ اس کے لیے بھاگتا ہے نہ اس کی طرف دنیا کی موجودات' اگر دنیا کے ترک پر تیری مدد نہ کریں تو وہ تیرے مخالف ہیں نہ تیرے فائدہ کے۔

خصائل اولیاء

اولیاء اللہ کی تین خصلتیں ہیں (۱) ہر شے میں خدا تعالیٰ پر بھروسا کرنا (۲) اس سے ہر شے سے بے پروائی (۳) ہر حال میں ان کی طرف رجوع کرنا، ان کا کلام ہے۔
نہایت ارادہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی طرف چلے پھر اس کو اشارہ سے پائے۔
توکل یہ ہے کہ معاملہ کو ایک ہی طرف لوٹانا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اخلاص میں ہر مخلص کا نقصان یہ ہے کہ وہ اپنے اخلاص کو دیکھا کرے۔

اللہ تعالیٰ سے انس یہ کہ دل قرب خدا سے خوش ہوں۔اس سے ان کو سرور حاصل ہو ان کی سکون میں اسی کی طرف نظر ہو۔

اپنے ماسویٰ سے ان کو پاک کردے وہ اسی کی طرف چلے۔حتیٰ کہ وہی ماشاء اللہ ہو جائے جو شخص صفات عبودیت سے دھوکہ میں آجائے۔نسیان ربوبیت اس میں داخل ہوگا۔

جس نے عبودیت کی اقامت کی حالت میں ربوبیت کی صنعت کی گواہی دی تو اس نے اپنے نفس سے قطع تعلق کیا اور اپنے ربّ عزوجل کی طرف سکون کیا۔اس وقت وہ استدراج سے بچ جائے گا۔

استدراج یہ ہے کہ یقین جاتا رہے کیونکہ یقین ہی کے ساتھ فوائد غیب کا استفادہ ہوتا ہے۔کشف یہ ہے کہ دلوں میں ایسے انوار کہ غیبوں سے غیب کی طرف تمام اسرار معرفت کی قدرت کی وجہ سے چمکتے ہیں۔بلند ہوں حتیٰ کہ اشیاء کو اس طرح دیکھ لے جس طرح کہ ان کو اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے پھر لوگوں کے دلوں کی باتیں بتاتا ہے اور جب حق دلوں پر ظاہر ہوجاتا ہے تو ان کے لیے رجاوخوف کی زیادتی باقی نہیں رہتی۔

جب اللہ جل جلالہ قیامت کے دن شرافت کی بساط بچھائے گا تو اولین وآخرین کے گناہ اس کے کرم کی حواشی میں سے ایک حاشیہ میں داخل ہوجائیں گے اور جب بخشش کی آنکھوں میں سے ایک آئینہ ظاہر کرے گا تو گنہگار نیکوں سے مل جائیں گے۔حضور کو اوّل درجہ قلب کا خدا کے ساتھ زندہ رہنا پھر ہر شے سے غائب ہوکر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو رہنا۔عبارت کو علماء پہچانتے ہیں۔اشارہ کو حکماء جانتے ہیں اور لطائف پر مشائخ کے سردار واقف ہوا کرتے ہیں اور یہ اشعار پڑھا کرتے تھے ؎

فلا ذوبہ من بعد کل نہایہ لیا ذمقر بالخضوع مع الجد

وہ اس کے ساتھ ہر نہایت کے بعد پناہ مانگتے ہیں۔ایسی پناہ کہ عاجزی سے اقرار کرنے والے کالی کے ساتھ ہیں۔

یعجز و تقصیر مع الوجب الذی بہ عرفوہ لا ودود من الود

عجز اور تقصیر کے ساتھ اس واجب کے ہوتے ہوئے کہ جس سے انہوں نے دوست کی دوستی کو پہچانا ہے۔

شیخ منصور رضی اللہ عنہ کی عجیب کرامات

عراقی لشکر کا غالب ہونا

خبر دی ہم کو ابوالمحاسن یوسف بن ایاس بعلبکی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ عالم ابوالفتح بصر بن رضوان دارانی نے دمشق میں کہا خبر دی ہم کو شیخ الشیوخ ابوالحسن عبداللطیف بن شیخ الشیوخ ابوالبرکات اسماعیل نیشاپوری نے کہا کہ میں نے سنا اپنے باپ رحمہ اللہ سے وہ کہتے تھے عجم کے لشکر نے ایک دفعہ شیخ منصور بطائحی رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں بغداد کا قصد کیا اور جب دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا ایک منصور ایک اونچے ٹیلے پر جو دونوں لشکروں کے سامنے تھے اپنے مریدوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو بڑھایا اور فرمایا کہ یہ عراق کا لشکر ہے اور پھر بائیں ہاتھ کو پھیلایا اور کہا کہ یہ عجم کا لشکر ہے پھر دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی۔ تب دونوں لشکر بڑھے پھر آپ نے بایاں ہاتھ روک لیا اور اس کی انگلیوں کو سختی سے بند کر لیا تب عراق کے لشکر پر عجم کا لشکر غالب آیا اور عراقی بھاگ نکلے پھر دائیں ہاتھ کو پھیلایا اور اس کی انگلیوں کو سختی سے جمع کیا تو عراق کا لشکر عجمی لشکر پر غالب آیا اور عجمی بری طرح بھاگے اور عراقی اپنے گھروں کو فتح مند اور خوشحال واپس آئے۔

بازو کا تندرست ہو جانا

خبر دی ہم کو ابومحمد سالم بن علی دمیاطی صوفی نے کہا کہ میں نے شیخ بزرگ ابوحفص عمر بریدی سے وہ شیخ پیشواء ابوالحسن علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ شیخ منصور بطائحی رضی اللہ عنہ اکابر مشائخ سے تھے۔ پورے تصرف والے مقبول الدعاء ظاہر کرامات کثیر البرکات بڑے رعب والے بحکم پروردگار ان کی ایک نگاہ سے وہی ہوتا تھا جس کا وہ ارادہ کرتے تھے۔

وہ کہتے ہیں کہ وہ ایک دن جنگل میں شیر پر گزرے جس نے ایک مرد کو پچھاڑا تھا اور اس کے بازو کے دو ٹکڑے کر دیئے تھے۔ آپ شیر کی طرف آئے اور اس کی پیشانی کو پکڑ کر فرمایا کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ ہمارے پڑوسیوں کے درپے نہ ہوا کر وہ شیر عاجزی کرنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OQOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لگا اور مرد کو چھوڑ دیا۔ شیخ نے اس سے کہا کہ خدا کے حکم سے مر جا تو وہ شیر مردہ ہو کر گر پڑا۔
شیخ نے جو مرد کا بازو الگ ہو گیا تھا اس کو لے کر اس کی جگہ پر رکھ دیا اور کہا یا حی یا قیوم ذوالجلال والاکرام اس کی ٹوٹی ہوئی ہڈی کو باندھ دیا پھر اس کا بازو تندرست ہو گیا گویا کہ اس کو کوئی تکلیف ہی نہ پہنچی تھی۔ اس نے اسی ہاتھ سے شیر کی کھال اتاری۔

ملکوت اعلیٰ کا کشف

ایک شخص آپ کی خدمت میں مصر سے آیا اور ان سے کہا کہ اے میرے سردار! میں آپ کی طرف مصر سے ہجرت کر کے آیا ہوں اور میں نے اپنا مال اپنی اولاد اپنا وطن اپنی وجاہت سب کچھ آپ کی خدمت میں رہنے کی خواہش سے چھوڑ دیا۔
تب شیخ نے مرد کے سینہ میں پھونک ماری تو اس کے دل میں ایک چمک پہنچی جس سے اس کو ملکوت اعلیٰ کا کشف ہو گیا اور فرمایا کہ یہ (انعام) تیرے مال اولاد وطن چھوڑنے پر ہے پھر ایک مہینہ کے بعد اس کے سینہ میں پھونکا تو بقایا اس سے محو ہو گیا اور تمام مزے اس سے جاتے رہے اور فرمایا کہ یہ (انعام) تجھ کو تیری جاہ و ریاست کے ترک کی وجہ سے ہے پھر ایک مہینہ کے بعد اس کے سینہ میں پھونکا اور اس کا مقام اللہ عزوجل کے سامنے دکھا دیا اور اس کے سامنے کھڑا کر دیا اور فرمایا کہ یہ (انعام) اس لیے کہ تو نے میری طرف ہجرت کی ہے۔
اور فرمایا اے شخص میں نے تجھ کو اللہ تعالیٰ سے مانگ لیا ہے۔ اس نے تجھ کو مجھے دے دیا ہے۔ مجھ کو تیرے بارہ میں تصرف دیا ہے اور تیرے انعام کو میرے ہاتھ پر رکھ دیا ہے۔ یہ تیری غایت ہے کہ جس کے پاس تو قائم ہے۔
راوی کہتا ہے کہ وہ شخص اسی حال پر ثابت رہا یہاں تک کہ وہ جنگل ہی میں فوت ہو گیا رحمہ اللہ تعالیٰ۔

عذاب کا رحمت میں تبدیل ہو جانا

خبر دی ہم کو ابومحمد عبداللہ بن احمد بن محمد قرشی ازجی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف ابوطاہر جلیل بن شیخ ابوالعباس احمد بن علی صرصری نے کہا کہ میں نے اپنے باپ رحمۃ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ پیشوا ابومحمد عبدالرحمٰن طفسونجی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E ISLAMIA ACADEMY

شیخ منصور رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں آسمان کی طرف سے عراق پر بلا نازل ہوتے ہوئے دیکھی تھی جس طرح کہ بادل کا ٹکڑا ہوتا ہے کہ تمام دنیوی اور بدنوں کو شامل تھی۔ تب شیخ منصور نے اس کے دفع کرنے میں اذن مانگا تو ان کو اذن دیا گیا اور ان سے کہا گیا کہ جس زمین پر تم ہو اس پر رحم کیا گیا اور تمہاری خاطر ان کی برائیاں تم کو دی گئیں پھر شیخ نے ایک شاخ لی اور اس کے ساتھ آسمان اور بلا کی طرف اشارہ کیا اور یہ کہا کہ خداوند اس کو ہم پر رحمت بنادے وہ بادل بن گیا اور برس گیا اور لوگوں نے اس سے بہت فائدہ حاصل کیا۔

محبت کیا ہے؟

خبر دی ہم کو شیخ ابوزید عبدالرحمٰن بن سالم بن احمد قرشی نے کہا کہ میں نے شیخ عارف ابوالفتح واسطی سے اسکندریہ میں سنا وہ کہتے تھے کہ بیان کیا مجھ سے شیخ بزرگ ابوالحسن علی ہمشیرہ زادہ سیّدی احمد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنے ماموں شیخ احمد رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ میرے ماموں ہمارے شیخ منصور رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ محبت کیا ہے تو فرمایا میں سنتا تھا کہ عاشق اپنے خمار میں مست ہے اپنی شراب میں حیران ہے۔ سکر سے حیرت کی طرف نکلتا ہے اور حیرت سے سکر ہی کی طرف جاتا ہے۔ پھر یہ اشعار پڑھے۔

الحب سکر خماره التلف یحسن فیه الذبول والدنف

محبت ایک نشہ ہے جس کا خمار تلف ہے۔ اس سے لاغری اور بیماری اچھی ہوتی ہے۔

والحب کلموت یفنی کل ذی شغف ومن تطعمه أ ددی به التلف

محبت موت کی طرح ہے جو کہ ہر عاشق کو فنا کر دیتی ہے اور جو شخص اس کو چکھتا ہے اس کو تلف ہلاک کر دیتا ہے۔

فی الحب مات الاولی صفوا محبهم ولو یحبوا لما ما تو اوما تلفوا

پہلے لوگ جن کی محبت صاف تھی محبت میں مر گئے اگر وہ محبت نہ کرتے تو البتہ نہ مرتے اور نہ ضائع ہوتے۔

محبت کی مثال

پھر آپ ایک درخت کی طرف کھڑے ہوئے جو کہ سبز اور تروتازہ تھا۔ اس کے پاس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سانس لیا وہ خشک ہو گیا اور اس کے پتے جھڑ پڑے پھر آپ نے فرمایا کہ محبت کی مثال اس ہولناک آواز کی ہے کہ جس میں آگ ہو یا ہوا جس میں کہ ہلاکت ہو اگر درختوں پر پڑے تو وہ مٹ جائیں اگر سمندروں پر چلے تو بے قرار ہو جائیں اگر پہاڑوں پر تیزی سے چلے تو البتہ گر پڑیں اور دلوں کے جنگل میں اتر آئے تو موجودات کا کچھ اثر باقی نہ رہے پھر تو وہ موجودات سے کوئی خبر نہ سنے اور یہ اشعار پڑھے۔

ان البلاد ما فیھا من الشجر لو بالھویٰ عطشت لم ترد بالمطر

بے شک شہر اور اس کے جو درخت ہیں اگر وہ محبت کی وجہ سے پیاسے ہو جائیں تو پیاس بارش سے نہ بجھے۔

لو زاقت الارض حب اللہ لا شتغلت اشجارھا بالھویٰ فیھا عن الشمر

اگر زمین خدا کی محبت کا مزہ چکھ لے اس کے درخت عشق کی وجہ سے اس میں پھل سے فارغ ہو جائیں۔

وعا أعضانھا جدد ابلا ورق من خرنا لھویٰ یرمیر بالشرر

ان کی شاخیں پتوں کے بغیر برہنہ ہو جائیں عشق کی آگ کی حرارت سے شرارے پھینکیں۔

لیس الحدید ولا ھم الجبال اذا افویٰ علی الحب والبلویٰ من البشر

اس وقت انسانی محبت و بلا سے بڑھ کر نہ تو لوہا اور نہ ٹھوس پہاڑ قوی ہیں۔

پھر ہم سے کہا کہ فلاں شخص کی طرف چلو اور جنگل کے ایک بڑے جلیل القدر شخص کا نام لیا اس سے جا کر محبت کی نسبت پوچھو وہ تم کو اس کی خبر دے گا۔

راوی کہتا ہے کہ ہم اس کے پاس آئے اور اس سے پوچھا پھر وہ چپ کر گیا اس کے بعد وہ ایسا گلا جس طرح آگ پر رانگ قطرہ قطرہ ہو کر گلتی ہے ہم اس کو دیکھتے تھے یہاں تک کہ وہ جاری پانی کی طرح ہو گیا پھر اس کے پاس مشائخ آئے اور اس کو روئی میں لپیٹ کر مقبرہ واردان جو کہ واسط میں ہے دفن کر دیا۔ رضی اللہ عنہ

شیخ رضی اللہ عنہ جنگل کی زمین میں نہر و فلی پر رہتے تھے۔ اسی کو وطن بنا لیا تھا یہاں تک کہ اس

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میں فوت ہوئے ان کی بڑی عمر تھی۔ وہیں ان کی قبر ہے جس کی لوگ زیارت کرتے ہیں۔

کھجور کا خدا کی تسبیح کرنا

اور جب ان کی وفات کا وقت آیا تو ان کی بیوی نے ان سے کہا کہ اپنے فرزند کے لیے وصیت کرو۔ آپ نے کہا نہیں بلکہ میرے بھانجے احمد کے لیے پھر جب بیوی نے مکرر کہا تو آپ نے اپنے بیٹے اور بھانجے دونوں سے کہا کہ میرے پاس کھجور کے پیڑ لاؤ۔ تب بیٹا تو بہت سے لے گیا لیکن بھانجا کچھ نہ لایا آپ نے اس سے کہا کہ اے احمد! تم کیوں نہ کچھ لائے اس نے جواب دیا کہ میں نے سب کو پایا کہ وہ خدا کی تسبیح کرتے ہیں۔ اس لیے مجھ سے نہ ہوسکا کہ میں ان کو کاٹوں پھر شیخ نے بیوی سے کہا کہ میں نے کئی دفعہ سوال کیا کہ میرا بیٹا ہو تو مجھ سے کہا گیا نہیں بلکہ تمہارا بھانجا احمد رضی اللہ عنہ

غوث الوریٰ کا مقام

خبر دی ہم کو فقیہ ابوالفضل احمد بن یوسف بن محمد ازجی نے کہا خبر دی ہم کو میرے چچا شیخ ابوالغنائم رزق اللہ بن محمد بن احمد نے کہا کہ میں نے امام ابو منصور عبدالسلام، امام ابوعبداللہ عبدالوہاب سے سنا وہ بغداد میں کہتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا ابواسحاق ابراہیم اور شیخ ابوطالب عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالسمیع ہاشمی وسطی سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم نے شیخ منصور بطائحی رضی اللہ عنہ کے اصحاب کی ایک جماعت سے سنا تھا۔ وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ منصور رضی اللہ عنہ سے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا اور ان دنوں وہ ابھی جوان تھے تو شیخ نے فرمایا کہ عنقریب ایک زمانہ ہے کہ جس میں لوگ ان کے محتاج ہوں گے اور عارفین میں ان کا مرتبہ بلند ہوگا اور وہ ایسے حال میں فوت ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول کی طرف زمین والوں سے اس وقت زیادہ محبوب ہوگا پس جو شخص تم میں سے وہ وقت پائے تو ان کی عزت کرے اور ان کے امر کی تعظیم کرے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

شیخ تاج العارفین ابوالوفا رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ اپنے وقت میں عراق کے مشہور مشائخ میں سے ہیں اور اپنے زمانہ میں آپ بڑے صاحب کرامات خارقہ اور احوال جلیلہ وانفاس صادقہ تھے۔ قرب وتمکن میں ان کا قدم راسخ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تھا۔ حکمتوں وتواضع میں ان کا ید بیضا تھا۔ تصرف جاری میں ان کا ہاتھ لمبا تھا۔

ان کے زمانہ میں ان کی طرف اس شان کی ریاست منتہی تھی۔ مشائخ عراق کی بڑی جماعت نے ان سے تخریج کی ہے۔ جیسے شیخ علی بن الہیتی شیخ بقا بن بطو شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی شیخ مطر بادرانی، شیخ ماجد کردی، شیخ احمد بقلی یمانی وغیرہم رضی اللہ عنہم۔

بہت سے لوگ جن کے قدم اس امر میں راسخ ہیں۔ ان کے ارادہ کے قائل ہوئے ان کے شاگرد اتنے ہیں کہ جن کا شمار نہیں ہوسکتا۔ ان کے چالیس خادم ایسے تھے جو کہ صاحب حال تھے۔

عراق کے مشائخ ذکر کرتے تھے کہ ان کے مریدوں میں سے ان کے علم کے ماتحت سترہ سلطان تھے۔

اور جنگل کے مشائخ کہتے تھے کہ ہم اس شخص پر تعجب کرتے ہیں کہ جو شیخ ابوالوفا کا ذکر کرے پھر وہ اپنے چہرے پر ہاتھ نہ پھیرے اور نہ خدا کا نام لے اور نہ نبی ﷺ پر درود پڑھے تو کیسے اس کا چہرہ ان کی ہیبت کی وجہ سے نہ گرے۔

شیخ کی پہچان

وہ اول شخص ہیں کہ جن کا نام عراق میں جہاں تک مجھے معلوم ہے تاج العارفین رکھا گیا ہے اور یہ وہی ہیں کہ جنہوں نے کہا ہے کہ شیخ کبھی شیخ نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ وہ کاف سے قاف تک پہچان لے۔

آپ سے پوچھا گیا کاف اور قاف کیا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کو اللہ تعالیٰ تمام موجودات پر ابتدائے خلقت سے جو کلمہ کن سے ہوئی ہے اس مقام تک (کہ یہ کہا جائے گا) وقفوھم انھم مسئولون یعنی ان کو ٹھہراؤ بے شک ان سے پوچھا جائے گا مطلع کر دے۔

وہ ان میں سے ایک ہے کہ جن کی قطبیت کا ذکر کیا گیا ہے ان کی کرامات ومناقب میں ایک کتاب جمع کی گئی ہے۔ اہل حقائق کی زبان پر ان کا بلند کلام تھا منجملہ اس کے یہ ہے۔

شیخ ابوالوفا کے ارشادات

شیخ ابوالوفا نے فرمایا: جس شخص کو نظر کا اثر پریشان کر دے اور خبر کا سننا بے قرار کر دے وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

شوقوں کے جنگل میں چلتا ہے وہ زمانہ کی طرف توجہ نہیں کرتا اور اپنی پریشانی میں یہ کہتا ہے کہ ایسے وصل کی طرف جس سے میں زندہ ہوں کیوں کر راستہ ملے۔

یہ بھی ان کا کلام ہے۔

ذکر وہ ہے کہ اپنے وجود سے تجھ کو تجھ سے غائب کر دے اور تجھ سے اپنے شہود کی وجہ سے (ہوش) لے لے۔ ذکر شہود حقیقت اور عادات کے کم ہونے کا نام ہے۔

اجسام قلمیں ہیں ارواح تختیاں ہیں۔ نفوس پیالے ہیں وجد ایک انگار ہے جو بھڑکتا ہے پھر نظر سے جو چھپنی جاتی ہے اور عبد کے فنا ہونے کے وقت حضوری میں دل کی باتوں کی قوت ہو۔ غلبہ شہود کی وجہ سے مشاہدہ کے سمندر میں دل مستغرق ہو۔

جو شخص اپنے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص کرتا ہے تو وہ چھوٹے دعویٰ سے چھوٹ جاتا ہے۔

جو شخص کہ اپنے وقت کے حکم کو ضائع کرتا ہے وہ جاہل ہے اور جو اس سے قاصر رہے وہ غافل ہے اور جو اس کا اہتمام کرے وہ عاجز ہے۔

تسلیم یہ ہے کہ نفس کو میدان احکام میں چھوڑ دے اور اس پر شفقت جو آئندہ خیالات سے ہوتی ہے ترک کر دے۔

شیخ ابوالوفا کی کرامات' ہاویہ کا دیکھنا

خبر دی ہم کو ابوالمظفر ابراہیم بن ابوعبداللہ محمد بن ابوبکر محمد بن ناصر بغدادی نے کہا خبر دی ہم کو میرے نانے شیخ صالح ابوعمرو عثمان بن طفسونجی نے کہا کہ میں نے سنا اپنے شیخ پیشوا ابومحمد عبدالرحمٰن طفسونجی رضی اللہ عنہ سے طفسونج میں وہ کہتے تھے کہ میں نے غلبہ وقت میں یہ کہا کہ میں جب تک زندہ ہوں قلمینیا کی طرف نہ جاؤں گا اور وہاں کے لوگوں کی مجھے ضرورت نہیں میری مراد اس سے شیخ تاج الدین ابوالوفا رضی اللہ عنہ تھے پھر میں نے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے استغفار کی اور ان کی خدمت میں آیا جب انہوں نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ اے عبدالرحمٰن! تم نے ایسا ایسا کہا تھا میں نے کہا جی ہاں فرمایا کہ اب دن میں سے کون سا وقت ہے میں نے کہا ظہر کا وقت ہے پھر آپ نے بیچ کی انگلی کو انگشت، شہادت پر رکھا اور فرمایا کہ دیکھ اب کیا وقت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

ہے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ کالی رات ہے میں نے کہا اے میرے سردار! اس وقت میری نگاہ میں رات ہے پھر اپنی انگشت شہادت کو انگلی سے نکالا اور اپنے مصلے کے کنارے کو اٹھایا اور ہاتھ سے چھوڑ دیا اور فرمایا کہ میرے قریب ہو اور دیکھ کہ انگوٹھی کہاں گئی۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک ہاویہ ہے آگ میں جو کہ زمین کے گڑھے میں ہے جسے میں دیکھ کر ڈر گیا پھر کہا اے عبدالرحمٰن! مجھ کو عزت عزیز کی قسم ہے کہ اگر باپ کی شفقت بیٹے پر نہ ہوتی تو تم اس انگوٹھی کے مکان میں ہوتے۔

ہر عضو کا تسبیح کہنا

خبر دی ہم کو ابوالفتح محمد بن محمد بن علی ہذلی ازجی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو محمد علی بن ادریس یعقوبی نے وہاں پر کہا کہ میں نے سنا اپنے سردار شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے کہ ہمارے شیخ تاج الدین ابوالوفا رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں دس اولیاء پر غیب کے منازل وارد ہوئے۔ ان کے اسرار میں شریک تھے اور ایک بات ان سب پر مشکل ہوگئی تب وہ جمع ہو کر تاج العارفین ابوالوفا کی خدمت میں آئے تا کہ ان سے اس کی بابت پوچھیں انہوں نے آپ کو سوتے پایا اور سنا کہ ان کا ہر ایک عضو تسبیح تہلیل و تقدیس کر رہا ہے۔ وہ اس لیے بیٹھ کر ان کے جاگنے کا انتظار کرنے لگے پھر ان کے اعضاء بولے ان کے منازل سے ان کو خطاب کیا جو امر ان پر مشکل ہو گیا تھا وہ ان پر کشف ہو گیا اور ان کے جاگنے سے پہلے سب چلے گئے۔

وصالِ باکمال

آپ پر حبسی الاصل تھے جو کہ کردوں کا ایک قبیلہ ہے وہی یہ کہا کرتے تھے کہ میں شام کو عجمی ہوتا ہوں اور صبح کو عربی آپ کی قلمیناں میں سکونت تھی جو کہ عراق کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اور وہیں رہے حتیٰ کہ بعد ۵۰۰ھ کے فوت ہو گئے۔ آپ کی عمر ۸۰ سال سے متجاوز تھی۔

وفات سے پہلے آپ ایک درخت پر سے گزرے جو کہ آپ کے حجرہ کے قریب تھا۔ اس پر آپ نے اپنا ہاتھ رکھا اور کہا (بلاد سختی و خرمن) ہم نے اس کا مطلب نہ سمجھا اور جب آپ کا انتقال ہوا وہ درخت کاٹا گیا اور اس سے آپ کا تابوت بنا اور ان کی قبر کے دروازے پر چوکھٹ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بنی تب ان کا مقصود سمجھا گیا۔

ابوالوفا نام کی وجہ

خبر دی مجھ کو اس بات کی فقیہ ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن علی ازجی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ کمال الدین محمد بن محمد بن وضاح نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو محمد علی بن ادریس نے کہا خبر دی ہم کو شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر کیا۔ آپ کا نام جہاں تک مجھے معلوم ہے کیس ہے اور آپ کی کنیت ابوالوفا آپ کے دادا پیر شیخ ابو محمد شبنکی رضی اللہ عنہ نے رکھی تھی کیونکہ انہوں نے ان کے وعدہ کی وفا کی تھی اور قصہ اس میں مشہور ہے۔

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا

خبر دی ہم کو ابو محمد صالح بن علی دمیاطی نے کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں ابوالحسن بغدادی نے جو کہ موزہ فروش تھے اور الحسن علی نانبائی نے کہا موزہ فروش نے کہ خبر دی ہمارے شیخ ابوالسعود حریمی عطار نے اور کہا نانبائی نے خبر دی ہم کو عمران کیمانی اور بزاز نے اور خبر دی ہم کو ابو محمد رجب بن منصور داری نے کہا خبر دی ہم کو دو شیخوں ابو محمد علی بن ادریس یعقوبی اور ابوبکر محمد سخال مقری نے کہا ادریس نے خبر دی ہم کو ہمارے شیخ علی بن الہیتی نے اور ابن النحال نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ ماجد کردی نے ان سب نے کہا تاج العارفین ابوالوفا رضی اللہ عنہ ایک دن کرسی پر بیٹھ کر وعظ فرما رہے تھے اور شیخ عبدالقادر ان کی مجلس کی طرف آئے اور وہ ان دنوں جوان تھے اور بغداد میں اول ہی داخل ہوئے تھے۔ تب تاج العارفین نے اپنے کلام کو قطع کیا اور شیخ عبدالقادر کے نکال دینے کا حکم دیا پھر وہ نکالے گئے اور تاج العارفین نے کلام شروع کیا پھر شیخ عبدالقادر مجلس میں داخل ہوئے پھر تاج العارفین نے کلام شروع کیا اور حکم دیا کہ ان کو نکال دو پھر نکالے گئے اور تاج العارفین نے کلام شروع کیا پھر شیخ عبدالقادر تیسری بار داخل ہوئے تب تاج العارفین کرسی سے اتر پڑے ان سے معانقہ کیا ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کہا کہ اے اہل بغداد! ولی اللہ کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ میں نے ان کے نکالنے کا حکم کچھ ان کی اہانت کی وجہ سے نہیں دیا تھا بلکہ اس لیے کہ تم ان کو پہچان لو اور معبود کی عزت کی قسم ہے ان کے سر پر صناجق ہے جن کی زلفیں مشرق و مغرب سے بھی گزر جائیں گی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

پھر ان سے کہا اے عبدالقادر! اب ہمارا وقت قریب ہے اور عنقریب تمہارا وقت آئے گا اور عراق تم کو دے دیں گے۔

اے عبدالقادر! ہر مرغ بولتا ہے اور چپ کر جاتا ہے مگر تیرا مرغ قیامت تک چلائے گا۔

ان کو اپنا مصلیٰ اور قمیص تسبیح اور پیالہ عصا دے دیا پھر ان سے کہا گیا کہ اس سے عہد لے لو تو کہا کہ اس کی پیشانی پر ایک پکارنے والا معظم ہے جب مجلس ختم ہو چکی اور تاج العارفین کرسی پر سے اترے تو آخر سیڑھی پر بیٹھ گئے شیخ عبدالقادر کے ہاتھ کو پکڑ لیا اور ان سے کہا کہ اے عبدالقادر! تمہارے لیے ایک وقت آنے والا ہے جب وہ آئے تو اس بوڑھے کو بھی یاد کر لینا اور اپنی آنکھوں کو پکڑا۔ رضی اللہ عنہ

تسبیح کے دانوں کا چکر لگانا

شیخ عمر بزار کہتے ہیں کہ تاج العارفین کی وہ تسبیح جو شیخ عبدالقادر کو دے دی تھی جب اس کو شیخ محی الدین زمین پر رکھتے تھے تو اس کا ہر ایک دانہ زمین پر چکر لگاتا اور جب شیخ فوت ہوئے تو وہ تسبیح ان کے پاجامہ کے کمر بند میں پائی گئی۔ ان کے بعد شیخ علی بن الہیتی نے اس کو لیا۔ ان کے بعد شیخ علی بن شیخ محمد فائد نے لی۔

پیالے سے ہاتھ کانپنا

اور جو پیالہ شیخ کو دیا تھا اس کو جو شخص ہاتھ میں پکڑتا تھا اس کا ہاتھ کندھے تک کانپنے لگتا تھا۔

ہے مرتبہ بالا تیرا

خبر دی ہم کو ابو محمد عبدالمحسن بن عبدالمجید بن عبدالخالق حسینی اربلی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابوالفلاح منجمع بن شیخ جلیل ابوالخیر کرم بن شیخ پیشوا ابو محمد مظفر بادرائی نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہا کہ میں نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے کہ میں ایک دن اپنے شیخ تاج العارفین ابوالوفا رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کے حجرہ میں جو قلمینیا میں تھا، بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اے مظفر! دروازہ بند کر دے اور جب ایک جوان عجمی میرے پاس آنا چاہے تو اس کو منع کر دے پھر میں کھڑا ہوا اتنے میں شیخ عبدالقادر آئے۔ وہ اس وقت جوان تھے کہ مجھے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اندر جانے کی اجازت دو پھر شیخ سے میں نے اجازت مانگی تو انہوں نے مجھے داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔ میں نے ان کو گوشہ میں چلتے ہوئے دیکھا کہ وہ گھبراتے ہیں پھر ان کو اجازت دی اور جب ان کو دیکھا تو چند قدم آگے بڑھے اور ان سے دیر تک معانقہ کیا اور کہا اے عبدالقادر! مجھے اس کی عزت کی قسم ہے کہ جس کو عزت ہے مجھ کو پہلی دفعہ تیرے حق کے انکار نے تیرے آنے سے نہیں روکا تھا بلکہ خوف کی وجہ سے لیکن جب میں نے جان لیا کہ تم مجھ سے لوگے اور مجھے دوگے تو بے خوف ہو گیا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین ورحمنا بہم بمنہ وکرمہ۔

شیخ حماد بن مسلم دباس رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ بغداد کے بڑے مشائخ میں سے ہیں۔ ان کے زاہدوں کے رئیس ان کے عارفوں کے نشان صاحب کشف خارقہ، احوال نفیسہ کرامات ظاہرہ وجاہت روشن تھے مخلوق کے نزدیک ان کو پورا قبول تھا۔ ان کا مقامات میں طور بلند تھا۔ اللہ تعالیٰ کے قرب میں مضبوط مرتبہ تھا۔ علوم حقائق میں علماء راسخین میں سے وہ یکتا عالم تھے۔ بغداد میں مریدوں کی تربیت کی انتہا ان پر ہوئی۔ مخفیات حالات کے کشف میں ان پر اجماع ہو چکا ہے۔ ان کے وقت میں بغداد کے بڑے مشائخ وصوفی ان کی طرف منسوب تھے۔

وہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ جن کی صحبت میں شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ رہے ہیں۔ انہوں نے شیخ کی تعریف کی ہے اور ان کی کرامات روایت کی ہیں۔ تاج العارفین ابوالوفا جب بغداد میں آتے تو ان کے پاس اترتے۔ ان کی شان بڑھاتے مشائخ بغداد ان کی تعظیم کرتے۔ ان کے حضور میں ادب کرتے۔ ان کے کلام کو سنتے۔ آپس میں اختلاف کے وقت ان کو حکم بناتے۔

شیخ نجیب الدین سہروردی فرماتے تھے اگر ابوالقاسم قشیری شیخ حماد دباس کو دیکھتے تو ان کو اپنے رسالہ میں بہت سے مشائخ پر مقدم لکھتے۔

امام پیشوا ابویعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ شیخ حماد دباس کی تحقیق میں وہ موشگافیاں ہیں کہ بہت سے متقدمین پر جن کے باعث بڑھ گئے ہیں اپنے نفس پر بڑی گرفت کیا کرتے تھے۔

ان سے روایت ہے کہ وہ ایک شیخ معروف (کرخی) رضی اللہ عنہ کی زیارت کو نکلے راستہ میں ایک لونڈی کو دیکھا کہ وہ اپنے آقا کے گھر گا رہی ہے۔ تب وہ اپنے مکان کی طرف لوٹے گھر والوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ آج مجھ سے کون سا گناہ ہوا ہے کہ اس عذاب میں مبتلا ہوا ہوں۔ ان کو کوئی گناہ یاد نہ آیا سوا اس کے کہ یہ کہا ہم نے کل ایک برتن خریدا تھا جس میں تصویر تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اسی وجہ سے مجھ پر یہ عذاب ہوا ہے۔ اس برتن کی طرف بڑھے اور اس کی صورت کو مٹا دیا۔ ان کا کلام بلند تھا۔ منجملہ ان کے یہ کہ دل تین قسم ہیں۔

شیخ حماد کے ارشادات

شیخ حماد فرماتے ہیں کہ ایک دل تو دنیا میں چکر لگاتا ہے اور ایک آخرت میں۔ اور ایک دل مولیٰ کا چکر لگاتا ہے پس جس نے دنیا کا چکر لگایا وہ زندیق ہے۔

تم دل کو یقین کے ساتھ پاک کرو تا کہ اس میں تقدیریں جاری ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ قریب راستوں میں اس کی محبت کا راستہ ہے۔ اس کی محبت صاف نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ محبّ روح بغیر نفس رہ جائے۔ جب تک اس کا نفس ہے ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں محبت کرے اور نفس کے گم ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ کی سچی محبت آیا کرتی ہے۔

ان کا کلام یہ بھی ہے۔

ازلی محبت تقدیر سے پہچانی جاتی ہے۔ ازلی عشق خلق و امر سے جو تیرے پاس امر ہے اس کے موافق اخلاص کر بچ رہے گا اور (اخلاص کر) جس قدر تیرے نزدیک قدر ہے۔

اس چیز کو پہچان جو یہاں پر تیرے وجود میں پائی جاتی ہے تو موحد ہوگا اور اپنے ارادہ کو اس کی تدبیر پہچان تو فانی ہو جائے گا اگر وہ تجھے بلائے تو اس کی بات مان اگر تجھ سے وعدہ کرے تو کل کر۔ اگر تیرے برخلاف مقدر کرے تو تسلیم کر، اگر وہ کہے میں نے تجھ کو پسند کیا تو کہہ دے کہ میں نے سپرد کر دیا اگر تجھ سے کہے کہ طلب کر تو کہو کہ تو نے سچ کہا اگر تجھے کہے کہ میری عبادت کر تو کہو کہ مجھے توفیق دے اگر تجھے کہے کہ مجھ کو ایک سمجھ تو کہو مجھ کو جذب کر۔

جب معرفت آ جائے تو وہ افعال ربانی ہو جاتے ہیں۔ موجودات جاتے رہتے ہیں تو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قبضہ میں ایسا صاحب دل ہو جاتا ہے کہ تجھ کو کوئی شے سوائے عزوجل کے نہیں ہوتی جو کچھ کہ اس کے ساتھ ہو۔ وہ اس لیے ہوتا ہے جو تیرے ساتھ ہوتا ہے وہ تیرے لیے ہوتا ہے پھر ایمان کے ساتھ دنیا کے اقسام سے فارغ ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں اس کی تصدیق ہے۔ علم سے اقسام آخرت سے فارغ ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں اس کی معرفت ہے۔ معرفت کے ساتھ سب فارغ ہو جاتا ہے جہاں کہیں ہوگا کیونکہ وہ تیرے ساتھ اسی قدر ہے جس قدر کہ تیری معرفت تیرے قدر کے موافق ہے۔

شیخ حماد کی کرامات

برص کا بدن میں پھیلنا

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابی بکر ابہری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف عالم شہاب الدین ابوحفص عمر سہروردی نے کہا کہ میں نے اپنے چچا شیخ نجیب الدین عبدالقادر سہروردی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ حماد بن مسلم دباس بغداد کے ان مشائخ میں سے جن کو میں ملا ہوں بڑے تھے۔

وہ پہلے شخص ہیں کہ جن کی برکت کے سبب اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کشائش (معرفت) کی ہے۔ ان کے شیرے پر نہ تو بھیڑیں آتی تھیں نہ مکھیاں (خلیفہ) مسترشد کا ایک غلام آپ کی زیارت کو آیا کرتا تھا۔ آپ نے اس سے کہا کہ میں تیری تقدیر میں قربِ الٰہی کا بڑے درجات میں حصہ دیکھتا ہوں تم دنیا کو چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو جاؤ۔ اس نے آپ کا حکم نہ مانا وہ خلیفہ کا معتبر تھا پھر وہ ایک روز آپ کی خدمت میں آیا اور آنحالیکہ میں بھی آپ کے پاس موجود تھا۔ آپ نے اس کو وہی بات کہی لیکن وہ شیخ کی موافقت سے انکاری ہوا تب آپ نے فرمایا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے تیرے بارہ میں حکم دیا ہے کہ تجھ کو اس کی طرف جس طرح چاہوں کھینچ لوں میں برص کو حکم دیتا ہوں کہ تجھ کو ڈھانک لے۔

راوی کہتے ہیں کہ واللہ ابھی آپ نے اپنا کلام پورا نہ کیا تھا کہ غلام کے تمام بدن میں برص پھیل گیا پھر تو حاضرین حیران رہ گئے۔ وہاں سے اٹھا اور خلیفہ کے پاس گیا۔ خلیفہ نے اس کے لیے تمام حکیموں کو بلایا لیکن سب نے مل کر اتفاق کیا کہ اس کی کوئی دوا نہیں پھر معتمدین

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

دولت نے خلیفہ کو اشارہ کیا کہ اس کو محل سے نکال دیا جائے۔تب وہ نکال دیا گیا وہ شیخ حماد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ کے دونوں پاؤں چومے اور اپنی بدحالی کی شکایت کی اور التزام کیا کہ جو کچھ آپ فرمائیں گے وہی کروں گا۔تب شیخ کھڑے ہوئے اس کا قمیص آپ نے اتار دیا جو کہ اس کے جسم پر تھا اور فرمایا اے برص! ادھر ہی چلی جا جدھر سے آئی تھی۔ہم نے دیکھا کہ اس کا جسم ایسا ہو گیا جس طرح سفید چاندی پھر اگلے دن اس کو خطرہ (شیطانی ہوا) کہ خلیفہ کی طرف چلا جائے۔شیخ نے اپنی انگلی اس کی پیشانی پر ماری تو اس کی پیشانی پر ایک خط برص کا پڑ گیا اور کہا کہ یہ نشان تجھ کو خلیفہ کے پاس جانے سے روک دے گا۔اس نے شیخ کی خدمت لازم کر لی یہاں تک کہ فوت ہو گیا۔

نظر کی برکت

خبر دی ہم کو ابو محمد حسن بن ابی عمران موسیٰ بن احمد مخزومی صوفی نے کہا کہ میں نے شیخ شہاب الدین ابو عبداللہ عمر سہروردی سے سنا اور خبر دی ہم کو ابو زید عبدالرحمٰن بن سالم بن احمد قرشی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ عارف ابو محمد عبداللہ بن مطر رومی سے مصر میں ان دونوں نے کہا کہ ہم نے اپنے شیخ ابو نجیب عبدالقاہر سہروردی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں شروع عمر میں شیخ حماد دباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے میں نے کثرت مجاہدہ اور کشود کار نہ ہونے کی شکایت کی۔

انہوں نے کہا کہ میرے پاس کل دودھ کا سد (برتن) درس سے اٹھنے کے بعد لانا اور اپنا لباس نہ بدلنا اور جب صبح ہوئی تو میں مدرسہ سے نکلا اور لباس بھی نہ بدلا بازار کی طرف گیا۔وہاں سے دودھ کا سد خریدا اور اس کو سر پر اٹھا لیا اور بغداد کے بازار میں چلا اور ایسا اتفاق ہوا کہ میرے جان پہچان والے لوگ کھڑے ہو کر میری طرف دیکھتے تھے اور جوں جوں میں چلتا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میرا نفس اس طرح گلتا ہے جیسے قلعی آگ پر اور جب شیخ حماد کی دکان شیرہ کے قریب گیا تو ان کو دیکھا کہ وہ اس کے دروازہ پر میرے انتظار میں کھڑے ہیں۔

جب انہوں نے مجھ کو ایک نظر سے دیکھا تو مجھ کو اس سے بھر دیا۔میری عقل جاتی رہی اور منہ کے بل گرا اور دودھ بھی زمین پر گر پڑا اور میں اب تک اس نظر کی برکت میں ہوں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

راوی کہتا ہے کہ میں نے ان سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نہیں کھاتا مگر فضل کھانے سے وہ خواب میں کسی شخص کو دیکھتے تھے۔ وہ یہ کہتا ہے کہ حماد کی طرف کچھ لے جا اور دیکھنے والے کو یہ معین کر دیتا تھا کہ یہ اس کی طرف لے جاؤ۔

وہ کہتے تھے کہ جو جسم فضل کے طعام سے پرورش پایا ہو اس پر بلا کبھی غالب نہیں ہوتی۔ طعام فضل سے ان کی یہ مراد تھی کہ جو ان فتوح حق سبحانہٗ سے صحت کا حال مشاہدہ ہوا تھا۔

گھوڑے کا امیر کو اُڑا لے جانا

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عمراز جی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابوطاہر خلیل بن شیخ جلیل ابوالعباس احمد بن علی صرصری نے کہا کہ میں نے اپنے باپ رحمہ اللہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ حماد دباس رضی اللہ عنہ بغداد کے ایک گاؤں پر گزرے اور مستظہریہ حکومت کے امیر کو دیکھا کہ سوار اور نشہ میں جا رہا ہے شیخ نے اس پر انکار کیا اور امیر نے اس پر غلبہ کیا تو شیخ نے فرمایا اے گھوڑے اس کو پکڑ تب گھوڑا اس کو اس طرح دوڑا کر لے گیا جس طرح بجلی ہو کہ نگاہ سے بھی آگے بڑھ جائے اور گم ہو گیا۔ معلوم نہ ہوا کہ کدھر گیا۔ خلیفہ نے اس کے پیچھے لشکر دوڑایا لیکن اس کا پتہ نہ چلا۔

اور شیخ حماد دباس نے فرمایا کہ مجھ کو عزت معبود کی قسم ہے کہ گھوڑے نے اس کو نہ جنگل میں نہ سمندر میں نہ نرم زمین میں نہ پہاڑ پر ٹھہرایا ہے بلکہ اس کو کوہ قاف کے پرے لے گیا ہے اور وہیں سے اٹھایا جائے گا۔

شیخ حماد کا مقبرہ

آپ کی اصل شام کے علاقہ کی تھی اور بغداد میں مظفریہ میں سکونت تھی یہاں تک کہ وہیں ۵۲۵ھ میں انتقال کیا۔ آپ کی عمر بڑی تھی۔ شونیزی مقبرہ میں دفن ہوئے ان کا مزار وہاں ہی ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔ رضی اللہ عنہ

ولایت کے دو نشان

خبر دی ہم کو ابوالحسن بن قوقا بغدادی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد عبداللطیف بن معمر بن عسکر بن قاسم بن محمد از جی مخزومی مؤدب نے کہا کہ میں نے اپنے دادا عسکر جو کہ قاضی ابوسعد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

مخزومی رضی اللہ عنہ کے دوست اور صاحب تھے۔ سنا تھا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ حماد دباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے ایسے حال میں کہ ان کے پاس شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا اور ان دنوں جوان تھے کہ میں نے ان کے سر پر ولایت کے دونشان دیکھے ہیں اور وہ دونوں اس کے لیے بھوت اسفل (طبقہ زمین) سے لے کر ملکوت اعلیٰ تک ہیں اور میں نے شادیش (ملاء اعلیٰ) کو سنا کہ اس کے لیے افق اعلیٰ میں صدیقین کے انقلاب سے چلاتے ہیں۔

سیّد العارفین غوث الوریٰ

خبر دی ہم کو فقیہ صالح ابو یوسف یعقوب بن اسماعیل بن ابراہیم بن محمد قرشی قفصی نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ ابوالعباس احمد بن اسماعیل بن حمزہ ازجی مشہور لہن الطبال نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ صالح ابوعبداللہ محمد بن شیخ امام ابوالثناء محمود بن عثمان جوتہ فروش بغدادی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ رحمہ اللہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں ایک دن شیخ حماد دباس کی خدمت میں تھا پھر شیخ عبدالقادر تشریف لائے وہ ان دنوں جوان تھے تب شیخ حماد ان کے لیے کھڑے ہو گئے۔ ان سے ملے اور فرمایا کہ مرحبا پہاڑ راسخ اور پہاڑ بلند کے لیے جو کہ حرکت نہ کرتا ہو۔ ان کو اپنے ایک طرف بٹھالیا اور ان سے پوچھا کہ حدیث وکلام میں کیا فرق ہے۔

انہوں نے جواب دیا کہ حدیث یہ ہے کہ جس کے جواب کے آپ مدعی ہو اور کلام یہ ہے کہ جو آپ کو خطاب پہنچے خبرداری کی دعوت کے لیے دل کا گھبرانا جن وانسان کے عمل سے زیادہ وزنی ہے۔ تب شیخ حماد نے فرمایا کہ تم اپنے زمانہ میں سیّد العارفین ہو۔

شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ خراسان کے بڑے مشائخ اور وہاں کے علماء کے سردار ہیں اور سربرآوردوں میں سے ہیں۔ وہاں کے زاہدوں عارفوں میں سے بڑے ہیں۔ امام پرہیزگار عالم باعمل مسلمانوں پر حجت صاحب احوال جلیلہ وکرامات واضح مقامات روشن تھے۔ خاص وعام کے دلوں میں ان کی ہیبت تھی۔ علوم معارف میں ان کا قدم راسخ تھا فتاویٰ دینیہ میں ان کا ید بیضا تھا۔ احکام شرعیہ میں ان کا ہاتھ لمبا تھا۔ دلوں کی مخفی چیزوں کو کھول کر بتلاتے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

تصریف ظاہر میں ان کا فعل خارق عادات کا کام کرتا تھا۔ وہ اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن تھے۔ خراسان میں مریدوں کی تربیت کی ریاست ان تک منتہی ہوئی ہے۔ ان کے پاس علماء فقہا صلحاء کی ایک بڑی جماعت جمع ہوگئی اور ان کے کلام سے انہوں نے نفع حاصل کیا اور ان کی صحبت سے تخریج کی۔ لڑکپن سے لے کر وفات تک عبادت وخلوت وریاضت نفس میں صراط مستقیم پر تھے۔ بڑے زاہدوں کی جماعت کی صحبت میں رہے تھے۔ علماء زمان میں سے ایک جماعت ان کی شاگرد تھی۔ جیسے ابواسحاق شیرازی بغداد میں۔ ابوالمعالی جوینی نیشاپور میں وغیرہم جیسا کہ خراسان کے بڑے صدر وصلحاء کی ایک جماعت ان کی شاگرد تھی وہاں کے مشائخ آپ کی بڑی قدر کرتے تھے۔ آپ کی تعظیم میں مبالغہ کرتے تھے اہل حقیقت کی زبان پر آپ کا عالی کلام تھا۔ اس میں سے یہ کلام ہے کہ

سماع کی حقیقت اور شیخ ابویعقوب کے ارشادات

سماع خدا کی طرف ایک سفیر اور خدا کا قاصد ہے وہ خدا کے لطائف اور زوائد میں سے ہے۔ غیب کے فوائد اور موارد ہے۔ فتح کی ابتداء اور انجام ہے۔ کشف کے معانی اور اس کی بشارت ہے۔ پس وہ ارواح کے لیے ان کی قوت ہے جسموں کے لیے غذا دلوں کے لیے زندگی ہے۔ اسرار کے لیے بقاء ہے ایک گروہ وہ ہے کہ اس کو خدا تعالیٰ مشاہدہ تربیت کے ساتھ سنتا ہے۔ ایک گروہ وہ ہے کہ جس کو خدا تعالیٰ نعمت ربوبیت سے سناتا ہے۔ ایک وہ گروہ ہے کہ جس کو وصف قدرت سے سنتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ان کے لیے سنانے والا اور سامع ہوتا ہے۔ پس سماع ستر کو توڑنے والا اور سر کو کھولنے والا ہے وہ چمکتی ہوئی بجلی اور چمکتا ہوا آفتاب ہے۔

ارواح کا سماع دلوں کے سنانے سے بساط قرب پر حضور کے سامنے بغیر حضور نفسی موجودات پر فکر میں ہر لحظہ ہر تدبر ہر تفکر اور ہر ایک ہوا کے چلنے پر ہر درخت کے درخت اور ہر بولنے والے کی بولی میں ہوتا ہے تم ان کو دیکھتے ہو کہ وہ متوالے حیران کھڑے ہوئے قیدی عاجز مست ہیں۔

آسمان کے صوفی

اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رونق کے نور سے ستر ہزار مقرب فرشتے پیدا کئے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

ہیں۔ان کو عرش و کرسی کے درمیان حضور انس میں کھڑا کیا۔ ان کا لباس سبز صوف کا ہے۔ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہیں۔وہ وجد کرتے ہیں۔عاشق حیران عاجزی کرنے والے مست ہیں جب سے پیدا ہوئے ہیں رکن عرش سے کرسی تک سخت شیفتگی کی وجہ سے کودتے پھرتے ہیں وہ آسمان والوں کے صوفی ہیں اور نسب میں ہمارے بھائی ہیں۔ اسرافیل علیہ السلام ان کے کھینچنے والے اور مرشد ہیں جبرائیل علیہ السلام ان کے رئیس اور متکلم ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کا انیس اور مالک ہے ان پر سلام وتحیۃ واکرام ہو۔

شیخ ابو یعقوب کی کرامات

گستاخی اور موت

خبر دی ہم کو شیخ فاضل ابوعبداللہ محمد بن شیخ بزرگ ابوالعباس احمد بن الشیخ ابواسحاق ابراہیم بن ابی عبداللہ بن علی جوینی نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہا میں نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے کہ شیخ یوسف بن ایوب ہمدانی رضی اللہ عنہ ایک دن لوگوں کو وعظ سناتے تھے۔ آپ سے دو فقیہوں نے کہا کہ تم چپ رہو کیونکہ تم بدعتی ہو تب آپ نے ان سے کہا تم چپ رہو اور زندہ نہ رہو وہ اسی جگہ مردہ ہو کر گر پڑے۔

قسطنطنیہ سے نوجوان کی رہائی

اور اسی اسناد سے ہے کہ ہمدان کی ایک عورت کے لڑکے کو فرنگیوں نے قید کر لیا۔وہ عورت شیخ یوسف ہمدانی کی خدمت میں روتی ہوئی آئی۔آپ نے اس کو صبر دلایا۔اس نے صبر نہ کیا پھر آپ نے کہا خداوند اس کے قیدی کو چھوڑ دے اور اس کو جلد خوش کر دے۔

پھر آپ نے اس سے کہا کہ اپنے گھر کی طرف جا اس کو اپنے گھر میں پائے گی۔عورت گھر کی طرف گئی تو دیکھا کہ اس کا لڑکا گھر میں موجود ہے۔عورت نے تعجب کیا اور اس سے حال پوچھا اس نے کہا میں اس وقت بڑے قسطنطنیہ میں تھا۔میرے پاؤں میں زنجیر تھی پہرہ دار مجھ پر مقرر تھے۔میرے پاس ایک شخص آیا جس کو میں نے کبھی دیکھا نہ تھا مجھ کو اٹھا کر یہاں پر ایک آنکھ کی جھپک میں لے آیا ہے پھر وہ بڑھیا شیخ یوسف کی طرف آئی۔آپ نے فرمایا کیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خدا کے امر سے تعجب کرتی ہے۔

یہ شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب بن حسین بن شعیب ہمدانی نور بخر دی ہیں اور نور بخر و ہمدان کے دیہات میں سے ایک گاؤں کا نام ہے۔ آپ وہیں ۴۴۰ھ میں پیدا ہوئے اور بنیامین میں ہرات سے مرو کی طرف جاتے ہوئے پیر کے دن ۱۲ ربیع الاول ۵۳۵ء میں فوت ہوئے۔ ایک مدت تک وہاں دفن رہے پھر آپ کی نعش مرو کی طرف لائی گئی اور سجدان کے آخری حصہ میں خصیرہ میں جو آپ کی طرف منسوب ہے دفن کیے گئے۔ رضی اللہ عنہ

تمام مشکلات کا حل ہو جانا

خبر دی ہم کو ابوالمعالی عبدالرحیم بن مظفر بن مہذب قرشی نے کہا خبر دی ہم کو حافظ بن نجار بغدادی نے کہا کہ میری طرف عبداللہ بن ابی الحسین بن جبائی نے لکھا اور میں نے ان کے خط سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ شیخ رضی اللہ عنہ یعنی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمدان سے بغداد کی طرف ایک شخص آئے جن کو یوسف ہمدانی کہتے ہیں اور یہ کہا جاتا تھا کہ وہ قطب ہیں۔ وہ سرائے میں اترے جب میں نے سنا تو میں سرائے کی طرف گیا۔ میں نے ان کو نہ دیکھا ان کی بابت پوچھا تو مجھ سے کہا گیا کہ وہ تہہ خانہ میں ہیں۔ میں اتر کر ان کے پاس گیا انہوں نے جب مجھے دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور مجھ کو اپنے قریب بلایا۔ میرے تمام احوال کا مجھ سے ذکر کیا اور میری تمام مشکلات کو حل کر دیا پھر مجھے کہا اے عبدالقادر! لوگوں کو وعظ سناؤ۔ میں نے کہا اے میرے سردار! میں ایک عجمی شخص ہوں۔ بغداد کے فصحاء کے سامنے کیسے وعظ کروں۔

انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے اب تو فقہ اصول فقہ و خلاف نحو لغت تفسیر حفظ کر لی ہے اب تم کو مناسب ہے کہ لوگوں کو وعظ سناؤ، کرسی پر چڑھو اور لوگوں کے سامنے بولو کیونکہ میں تم میں جڑھ دیکھتا ہوں اور وہ عنقریب کھجور ہو جائے گی۔ رحمنا اللہ بہم بمنہٖ وکرمہٖ

الشیخ عقیل منجبی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ اپنے وقت میں شام کے اکابر مشائخ میں سے ہیں اور اپنے وقت میں بڑے عارفوں میں سے ہیں۔ صاحب کرامات ظاہرہ وافعال خارقہ احوال عزیز، مقامات عالیہ، دلوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM IL ISLAMIA ACADEMY

میں ہیبت عظیمہ والے ہیں۔علم حال وزہد میں اس طریقہ کے ایک رکن ہیں۔تمکین وریاست و جلالت میں ان کے بڑوں میں سے ایک ہیں۔وہ بڑے کامل ائمہ اور محققین کے سرداروں میں ایک ہیں۔مشکلات آئندہ کے حل کرنے میں ان پر اجماع ہو چکا ہے۔

اس طریق میں ان تک ریاست کی انتہا ہوئی ہے۔وہ اپنے وقت میں شام میں شیخ الشیوخ تھے۔ان کی صحبت میں ایک سے زیادہ بڑے بڑے مشائخ نے تخریج کی ہے۔ان میں سے شیخ عدی بن مسافر اموی، شیخ موسیٰ بن ماہین زولی شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق قرشی، شیخ رسلان دمشقی وغیرہم رضی اللہ عنہم ہیں۔

ہوا میں اُڑنا

وہ اول ان لوگوں کے ہیں کہ جو خرقہ عمریہ کے ساتھ داخل ہوئے اور شام کو ان سے اللہ تعالیٰ نے مشرف کیا ہے اور ان سے لیا گیا۔انہیں کا نام طیار تھا کیونکہ جب انہوں نے اس گاؤں سے چلے جانے کا ارادہ کر لیا جس میں کہ وہ رہتے تھے تو آپ اس منارہ پر چڑھے اور وہاں کے لوگوں کو پکارا جب وہ جمع ہوئے آپ ہوا میں اڑے۔لوگ آپ کو دیکھتے تھے وہ آپ کے پاس آئے تو ان کو بلاد مشرق کے میدان میں دیکھا۔

چار مشائخ کی فضیلت

ان کا نام غواص (غوطہ زن) بھی ہے۔یہ نام ان کے شیخ مسلمہ رضی اللہ عنہ نے رکھا کیونکہ وہ شیخ مسلمہ کے مریدوں کے ساتھ ایک دفعہ چلے تھے کہ ان کی زیارت کریں جب سب دریائے فرات پر پہنچے تو ان میں سے ہر ایک نے اپنا مصلی پانی پر رکھ دیا اور اس پر سے پار ہو گئے لیکن شیخ عقیل نے اپنا مصلی پانی پر بچھایا اور اس پر بیٹھ کر پانی میں غوطہ لگایا۔لوگوں کو معلوم بھی نہ ہوا کہ وہ دوسری طرف نکل گئے اور بالکل تر نہ ہوئے جب شیخ مسلمہ کی طرف سب آئے تو شیخ عقیل کا حال جو انہوں نے دیکھا تھا بیان کیا انہوں نے کہا شیخ عقیل غوطہ زنوں میں سے ہیں اور یہ ان چاروں میں سے ہیں کہ جن کے بارہ میں شیخ علی قرشی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے چار مشائخ کو دیکھا کہ وہ اپنی قبروں میں ایسا تصرف کرتے ہیں جس طرح زندہ کرتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر، شیخ معروف کرخی، شیخ عقیل منجی، شیخ حیات بن قیس حرانی رضی اللہ عنہ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

معارف میں کلام ان کا بلند تھا۔ منجملہ اس کے یہ ہے:

شیخ عقیل کے ارشادات

معارف اس میں ہے کہ جس میں اس کی ترجیح دی جائے۔ عبودیت اس میں ہے کہ وہ حکم دیا جائے خوف تمام امور کا سردار ہے۔ عارفین کا خوف یہ ہے کہ ان کے ارادہ اللہ عزوجل کے افعال میں پائے جائیں۔

اولیاء کا خوف یہ ہے کہ ان کی خواہشیں اس کے حکم میں ہوں عزوجل۔

متقی کا خوف یہ ہے کہ اپنے نفس کو مخلوق کے دیکھنے میں ایسا پائے کہ اگر ان کو تم میں موجود پائے تو شریک ہو جائے اور اگر تجھ کو تجھ پر غالب کر دے تو جھگڑے۔

یہ بھی ان کا کلام ہے:

اے شخص! تو یہ کہہ کہ خداوند مجھ کو اپنی قدر سے گم کر دے اور اپنی مخلوق سے مجھے بچا لے جب امر آئے تو کہے کہ خداوند مجھے ان سے بچا اور جب قدر آئے تو کہے خداوند مجھ کو مجھ سے بچا اور جب فضل آئے تو کہے کہ خداوند تیرا فضل جو مخلوق پر میرے بغیر ہے پھر اگر تو چاہے تو خضوع کے وقت تجھ کو عبودیت حاصل ہوگی اور ناز کے وقت توحید پس تیری عبودیت اس کی طرف احتیاج کے ساتھ ہے۔

اور تیرا ناز یہ ہے کہ یہاں پر اس کے سوا اور کوئی نہ ہو اور جب کوئی معبود آ جائیں تو کہو ''اللہ'' پھر ان کو چھوڑ دے کہ اپنے شغل میں کھیلتے رہیں خواہش سے مجاہدہ کرے تو اس کو پہچانے گا اور مخلوق سے نکلنے کے ساتھ اس کو ایک جانے گا۔

ہمارا طریق سعی و کوشش ہے اور اس سعی کو لازم رکھنا یہاں تک کہ گزر جائے پھر یا تو جوان اپنی آرزو کو پہنچے گا یا اس بیماری کے ساتھ مر جائے گا۔

جو شخص اپنے لیے حال یا مقام طلب کرے تو وہ معارف کے طریقوں سے دور ہے۔ جوانمردی یہ کہ بندوں کی نیکیوں کو دیکھے اور برائیوں سے دور رہے۔ مدعی وہ ہے کہ اپنے نفس کی طرف اشارہ کرے۔ افسوس، رونے، سستی کو مقام سلوک میں گم کر دینا، سوائی کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

شیخ عقیل کا مقام

خبر دی ہم کو شیخ صالح ابوالحسن علی بن شیخ فقیہ ابومحمد عبداللہ بن احمد بن علی قرشی کرخی نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابوالخیر سعد بن شیخ امام ابوعمر، عثمان بن مرزدق بن حمید بن سلامہ قرشی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ عقیل منبجی رضی اللہ عنہ کے مرید تھے ایک مع سترہ اشخاص کے اصحاب احوال میں سے اور شیخ مسلمہ رضی اللہ عنہ کے مرید تھے۔ ایک غار میں بیٹھے اور ان میں سے ہر ایک نے غار میں ایک جگہ اپنے اپنے عصا رکھ دیئے پھر ہوا پر سے چند مردان خدا آئے اور ہر ایک عصا کو اٹھاتے تھے لیکن شیخ عقیل رضی اللہ عنہ کے عصا کی طرف آئے اور سب نے قصد کیا کہ اس کو اٹھائیں علیحدہ علیحدہ اور مل کر بہتری سعی کرتے رہے لیکن نہ اٹھا سکے اور جب یہ سب شیخ مسلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے تو ان کو خبر دی انہوں نے فرمایا کہ یہ لوگ اولیاء زماں میں سے تھے جس عصا کو وہ اٹھاتے تھے اس کا مالک ان کے مقام پر تھا یا اس سے کم اس لیے اس عصا کو اٹھا سکتے تھے اور ان میں کوئی شخص عقیل رضی اللہ عنہ کے مقام تک نہیں تھا اور نہ اس کا شریک تھا اس لیے وہ ان کے عصا کو نہ اٹھا سکے۔

شیخ عقیل کی کرامات

راوی کہتا ہے کہ شیخ عقیل ایک دن بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ میں ایک لکڑی جس کو آپ چھیلتے تھے اور آپ کے سامنے ایک ڈھیر اس کے چھلکوں کا پڑا تھا۔ اتنے میں ملیح کا ایک تاجر آیا اور اس نے آپ کے سامنے کچھ سونا رکھ دیا تب شیخ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے مرد ہیں اگر وہ چاہیں اور یہ کہیں کہ یہ ریزے سونا بن جائیں تو سونا ہو جائیں۔

راوی کہتا ہے کہ وہ ریزے آپ کے سامنے پڑے تھے سب روشن سونا ہو گئے۔

صادق کی علامت' پہاڑ کا حرکت کرنا

خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد حسن بن شیخ ابومحمد عبداللہ بن شیخ ابوالحسن علی بن شیخ ابوالمجد مبارک بن احمد بن یوسف عزاری منبجی نے کہا کہ خبر دی ہم کو میرے باپ نے اپنے باپ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ ابوالمجد رحمہ اللہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں ایک دن شیخ عقیل منبجی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شیخ کے پہاڑ کے نیچے حاضر ہوا اور ان کے پاس صلحاء کی ایک جماعت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تھی۔تب ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ اے میرے سردار! صادق کی کیا علامت ہے۔ فرمایا کہ اگر وہ اس پہاڑ سے کہے کہ حرکت کرے تو وہ حرکت کرنے لگے۔ راوی کہتا ہے کہ وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا۔

وحشی جانوروں کا جمع ہونا

پھر ان میں سے ایک نے پوچھا کہ اے میرے سردار! وجود میں تصرف کرنے والے کی کیا علامت ہے۔ فرمایا کہ اگر جنگل اور سمندر کے جانوروں سے کہے کہ اس کے پاس آئیں تو آجائیں۔

راوی کہتا ہے کہ آپ نے ابھی اپنا کلام پورا نہ کیا تھا کہ پہاڑ پر سے ہمارے پاس وحشی جانور اور شیر جمع ہو گئے جنہوں نے تمام میدان کو بھر دیا۔

چشمہ کا جاری ہونا

راوی کہتا ہے کہ ہم کو ایک سچے نے خبر دی کہ دریائے فرات کا کنارہ اس وقت مچھلیوں سے بھر گیا ہے جو مختلف قسم کی تھیں پھر کہا کہ اے میرے سردار! اس شخص کی کیا علامت ہے کہ جو زمانہ میں مبارک ہو فرمایا کہ اگر وہ اپنے پاؤں سے اس پتھر کو ایڑی مارے تو اس میں سے چشمے جاری ہو جائیں کہا کہ پھر اس پتھر سے جو آپ کے سامنے تھے چشمے جاری ہو گئے پھر وہ ویسے ہی ٹھوس پتھر ہو گیا جیسے کہ پہلے تھا۔

شیخ رضی اللہ عنہ منبج میں رہے اور وہیں وطن بنایا چالیس سال کے قریب وہاں رہے اور وہیں انتقال فرمایا ایسے وقت میں کہ آپ کی عمر بڑی ہو گئی تھی۔

باز اشہب کون؟

خبر دی ہم کو ابوسعد عبدالقادر بن احمد بن نبہان کوفی نے کہا خبر دی ہم کو میرے نانا شیخ صالح ابوالخیر مسعود بن علی بن خلف بانسی نے کہا کہ میں نے اپنے ماموں شیخ عالم عارف ابوسلیمان داؤد بن یوسف بن علی بن محمد نجبی شافعی سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن شیخ عقیل رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور آپ سے کہا گیا کہ بغداد میں ایک عجمی شریف کا جس کا نام عبدالقادر ہے بڑا نام مشہور ہوا ہے شیخ نے کہا کہ اس کا معاملہ آسمان میں زمین کی نسبت زیادہ مشہور ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یہ جوان بڑے مرتبے والا ہے جس کا نام ملکوت میں باز اشہب مشہور ہے اور عنقریب اپنے وقت میں فرد ثابت ہوگا۔ عنقریب اس کی طرف امر لوٹایا جائے گا اور اسی سے صادر ہوگا۔ اس کے زمانہ میں اس کی زیارت کی جایا کرے گی اور راوی کہتا ہے کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے شیخ عقیل پہلے وہ ہیں جنھوں نے شام میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ خبر دی ہے کہ وہ باز اشہب ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین۔

شیخ ابویعزی مغربی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ بڑے مشائخ میں سے اور صدر اولیاء ہیں۔ ان کی کرامات خارقہ اور تصریف جاریہ ہے۔ ان کے مقامات روشن اوصاف بلند احوال جلیلہ ہے۔ وہ مغرب کے ایک اوتاد تھے۔ وہاں کے بڑے عارف اور بڑے زاہد محقق تھے۔ اس طریقہ کے ایک رکن تھے نامور عالم تھے۔ مرتبوں میں ان کا قدم راسخ تھا۔ ان کی نظر خارق تھی۔ مغیبات کا ان کو کشف صادق اور جلی تھا۔ دلوں میں ان کی بڑی ہیبت تھی آنکھوں میں ان کے ظاہری حسن کی خوبصورتی تھی۔ بلاد مشرق ومغرب سے ان کی زیارت کا قصد کیا جاتا تھا۔

وہ ہمیشہ مراقبہ میں رہتے تھے اور اپنے نفس سے بڑی سختی کرتے تھے۔ مجاہدہ پر قوی تھے۔ باطنی بیماریوں کے واقف تھے جو کہ سالکین کی فتوحات کی مشکلات کو حل کرتے تھے۔ مغرب میں انہی کی طرف صادقین کی تربیت کی انتہا ہوئی ہے ان کی صحبت میں اکابر مشائخ کی ایک جماعت نے تخریج کی ہے۔ ان میں سے شیخ ابومدین رضی اللہ عنہ وغیرہ میں۔

ان کے ارادہ کی اس قدر مخلوق صاحب احوال قائم ہوتی جس کا شمار نہیں ہوسکتا اہل مغرب ان سے بارش طلب کرتے تو پانی ان کی وجہ سے ملا کرتا تھا مشکلات میں ان کی طرف رجوع کرتے تھے تو وہ کھل جاتی تھیں۔ ان کا معارف میں بلند مقام تھا۔

احوال اہل ہدایت کے مالک ہیں۔ وہ ان کا تصرف ہے اور اہل نہایات کا مملوک ہے پھر وہ ان میں تصرف کرتے ہیں اور جو حقیقت عبد کے اثر ورسوم کو محو نہ کردے تو وہ حقیقت نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

شیخ مغربی کے ارشادات

اسی میں سے ہے کہ جس نے خدا کو فضل کی جہت سے طلب کیا تو وہ اس کی طرف پہنچ جائے گا۔

اور جو شخص خدا کے ساتھ نہیں وہ کسی کے ساتھ بھی نہیں زیادہ فائدہ مند وہ کلام ہے جو کہ مشاہدہ سے اشارہ ہو یا حضوری کی تعریف ہو۔

ولی ولی نہیں جب تک کہ اس کو قدم، مقام، حال، منازلہ، سر نہ ہو، قدم وہ ہے کہ تو اپنے راستہ میں حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف چلے۔

مقام وہ ہے کہ علم ازلیت میں تیری پیش قدمی تجھ کو اس پر برقرار رکھے۔

حال یہ ہے کہ تجھ کو فوائد اصول سے بھیجے نہ نتائج سلوک سے۔

منازلہ یہ ہے کہ جو حضور کے نیچے سے تو اس کے ساتھ مشاہدہ کی تعریف سے نہ ستر کی وصف سے خاص ہو۔

اور سر یہ ہے کہ تو لطائف ازل کو ہجوم جمع اور سوائے کے مٹنے اور تیری ذات کے لاشے ہونے کے وقت اس کو سپرد کر دے۔

پس حکم قدم کی حفاظت طریق میں فقہ کے مفید ہے اور حکم مقام کی حفاظت خفیہ معانی پر اطلاع پانے کے مفید ہے۔ حکم حال کی محافظت تصریف اللہ اور باللہ میں بسط زائد کر دیتی ہے۔

حکم منازلہ کی حفاظت فتح لدنی کے لشکر کے لیے اس کے سلطان قہر کی تائید کرتی ہے۔ حکم سر کی حفاظت موجودات کی خفیہ چیزوں کی اطلاع پر قدرت بڑھائی ہے۔ حفظ وقت مراقبہ پیدا کرتا ہے۔ حکم انفاس کی حفاظت مقام غیبت کی طرف حضور میں پہنچاتی ہے۔

شیخ مغربی کی کرامات

دردوں پر حکومت

خبر دی ہم کو فقیہ صالح ابو عبداللہ محمد بن موسیٰ بن ملوک بن ساسین مراکشی نے کہا کہ شیخ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فقیہ عابد ابو محمد عبداللہ بن محمد بن احمد بن علی افریقی سے سنا۔ انہوں نے شیخ ابو یغری رضی اللہ عنہ کو پایا تھا کہا کہ شیخ ابو یعزی رضی اللہ عنہ شروع حال میں جنگل میں پندرہ سال تک رہے۔ اس عرصہ میں سوائے خبازی (ایک بوٹی یا درخت کا نام ہے) کے دانہ کے اور کچھ نہ کھاتے تھے اور شیر آپ کے پاس ٹھکانا کرتے تھے۔ پرندے آپ پر جھکے رہتے جب کبھی شیر جاتے اور قافلہ کو پھاڑتے راستے لوٹتے تو ابو یغری آتے ان کے کانوں کو پکڑتے اور کھینچتے پھر وہ ذلیل بن کران کے تابع ہو جاتے۔ ان سے آپ کہتے۔ اے خدا کے کتو! یہاں سے چلے جاؤ ورنہ پھر نہ آنا، تب وہ وہاں سے چلے جاتے حتیٰ کہ اس مکان میں پھر کوئی ان میں سے نہ دیکھا جاتا۔

لکڑہارے ایک دفعہ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور جس بن میں سے وہ لکڑیاں کاٹا کرتے تھے اور ان سے روزی کماتے تھے اس میں شیروں کی کثرت کی شکایت کی۔ آپ نے اپنے خادم سے فرمایا کہ جنگل کے راستہ کی طرف جا اور بلند آواز سے پکار دے کہ اے شیروں کے گروہ! تم کو ابو یعزی حکم دیتا ہے کہ اس بن سے چلے جاؤ۔

راوی کہتا ہے کہ وہ خادم گیا اور اس نے ایسا ہی کیا شیروں کا یہ حال ہوا کہ بَن سے باہر دیکھے جاتے تھے کہ اپنے بچوں کو اٹھایا ہوا تھا حتیٰ کہ بَن میں ان میں سے کوئی نہ رہا۔ اس کے بعد وہاں کوئی شیر نہ دیکھا گیا۔

جنگلی جانوروں اور پرندوں کا شکایت کرنا

راوی کہتا کہ شیخ مدین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں قحط کے دنوں میں جبکہ مغرب میں تھا شیخ ابو یعزی کی خدمت میں آیا اور وہ جنگل میں بیٹھے تھے۔ ان کے گرداگرد بہت سے وحشی تھے۔ شیر وغیرہ ملے جلے تھے ایک دوسرے کو تکلیف نہیں پہنچاتا اور آپ کے سر پر بہت سے پرندے تھے ایک وحشی آپ کے پاس آتا اور آواز کرتا گویا کہ آپ سے بات کرتا ہے اور شیخ کہتے ہیں کہ تم کو خدا تعالیٰ فلاں مکان میں رزق دے گا پھر وہ آپ کے سامنے سے چلا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اس طرح آخری وحشی اور پرندہ آیا۔ جب کوئی آپ کے پاس باقی نہ رہا تو میں نے کہا اے میرے سردار! یہ کیا ہے؟ آپ نے مجھ سے کہا کہ اے شعیب! یہ وحشی اور پرندے جمع ہو کر میرے پاس قحط سے سخت بھوک کی شکایت کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم بلاد مغرب کے سوا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور زمین میں رہنا پسند نہیں کرتے۔ اس لیے کہ ان کو میرے پڑوس میں رہنے کی محبت ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے رزقوں کی اطلاع دی ہے جس وقت اور جہاں ان کو ملے گا سو میں نے ان کو اس کی خبر دی ہے۔ اب وہ اپنے رزقوں کی طرف چلے گئے ہیں۔

زمین کا سیراب ہونا

خبر دی ہم کو فقیہ ابوالبقا عیسیٰ بن موسیٰ بن عبادہ بن نزاد تلمسانی نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ پیشوا ابو محمد صالح بن دیرجان دکالی سے سناوہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ پیشواء ابومدین رضی اللہ عنہ سے سناوہ کہتے تھے کہ ہمارے بعض دوست ہمارے شیخ ابویعزی رضی اللہ عنہ کی طرف ان دنوں میں آئے کہ مغرب میں قحط پڑا ہوا تھا۔ ان سے کہا کہ میری ایک زمین ہے جس کے رزق سے میں اور میرا عیال کھاتا ہے لیکن وہاں قحط پڑ گیا ہے تب شیخ اس کے ساتھ کھڑے ہوئے اس کی زمین کی طرف آئے۔ اس میں چلے اور اس سے اس کی حد دریافت کرنے لگے وہ کہتا تھا کہ یہاں تک ہے حتیٰ کہ اس کے آخر تک پہنچا پھر اسی کی زمین میں خاص کر بارش ہوگئی یہاں تک کہ سیراب ہوگئی اور بارش اس سے آگے نہ بڑھی۔ اس کے سوا اس کے قریب کی اور کھیتی آباد نہ ہوئی۔

سر سجدہ میں بارش کا نزول

راوی کہتا ہے کہ جب مغرب میں قحط پڑتا تو آپ عیدگاہ کی طرف آتے بارش مانگتے اور سجدہ کرتے آپ سجدہ سے سر کو جب تک بارش سے تر نہ ہوتے نہ اٹھاتے لوگ شہر کی طرف پانی میں چلتے ہوئے آئے۔

شیخ رضی اللہ عنہ پرگنہ فاس کے ایک گاؤں اعتب میں رہتے تھے اور اسی کو وطن بنایا یہاں تک کہ اس میں فوت ہوئے۔ ان کی عمر بڑی ہوگئی وہیں ان کی قبر ہے جو کہ زیارت گاہ ہے۔ اہل مغرب نے آپ کا لقب بدرور کھا ہوا تھا اور اس کے معنے ان کے نزدیک بڑے باپ کے ہیں۔ یہ لقب اس لیے دیا کہ ان کی شان ان کے نزدیک بڑھی ہوئی تھی۔ رضی اللہ عنہ

مشرق و مغرب کے لوگوں پر فضیلت

خبر دی ہم کو ابوالحجاج یوسف بن عبدالرحیم بن حجاج بن یعلی مظفری فاسی نے کہا خبر دی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہم کو ابو محمد عبداللہ بستانی فاسی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ بزرگ عارف ابوحفص عمر بن ابی معمر ضہاجی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ ہمارے بعض دوست شیخ ابویعزی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان سے بغداد کی طرف جانے کی اجازت چاہتے تھے۔ آپ نے ان سے کہا کہ جب تم بغداد میں آؤ تو تم سے وہاں ایک ایسے مرد کی زیارت فوت نہ ہو جو کہ شریف عجمی ہے۔ اس کا نام عبدالقادر (رضی اللہ عنہ) ہے جب تو ان کو دیکھے تو میرا اسلام کہنا اور میرے لیے ان سے دعا چاہنا۔ ان سے کہنا کہ ابویعزی کو اپنے دل سے نہ بھلانا کیونکہ میں نے واللہ تمام عجم میں اس جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا اور عراق میں اس جیسا ہرگز کوئی نہ دیکھے گا۔ بے شک اس کی وجہ سے مشرق مغرب پر فضیلت رکھتا ہے۔ اس کے علم ونسب نے اور اولیاء پر اس کو واضح طور پر بہت سی تمیز دی ہے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

شیخ عدی بن مسافر اموی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ مشہورین مشائخ اور بڑے عارفین مذکورین بڑے مقربین محبوبین میں سے تھے۔ صاحب کرامات واضحہ افعال خارقہ بلند مقامات احوال نفیسہ حقائق روشنہ معارف جلیلہ اشارات لطیفہ بلند ہمت معانی نورانیہ تھے۔

وہ ان میں سے ایک ہیں جن کے لیے خدا تعالیٰ نے اسباب آئندہ کو خرق کیا اور موجودات کو ان کے لیے بدلا دیا۔ اُن کے ہاتھوں نے عجائبات ظاہر کئے۔ دلوں کو ان کے لیے ذلیل کیا۔ اُن کو وجود تصرف دیا۔ سینوں میں ان کی پوری ہیبت اور آنکھوں میں اچھی وجاہت ڈال دی۔ ان کو حجت وپیشواء قائم کیا۔ وہ اِس طریق کے ایک رکن اور اس طریقہ کے بڑے عالم زاہدین محققین کے صدر ہیں۔ انہوں نے بلاشبہ مجاہدہ اور شروع احوال میں وہ طور پایا۔ جس کی چڑھائی مشکل جس پر تیر پھینکنا بعید جس کا پانا مشکل ہے۔ بہت سے مشائخ پر ان کا سا سلوک مشکل ہوا ہے۔

شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ ان کا ذکر فرماتے اور بہت تعریف کرتے تھے۔ ان کی سلطنت کی گواہی دیتے اور یہ فرماتے کہ اگر نبوت مجاہدہ سے مل سکتی تو بے شک اس کو عدی بن مسافر پالیتے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بے شک ہم کو خبر دی ابوالعفاف موسیٰ بن شیخ ابوالمعالی عثمان بن بقاعی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف ابواسحاق ابراہیم بن محمود بعلبکی مقری نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ ابومحمد عبداللہ بطائحی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام لالش میں پانچ سال تک نماز پڑھی ہے۔ان کے پاس پانچ سال تک رہا ہوں۔ان کا یہ حال تھا کہ جب سجدہ میں ہوتے تھے تو ان کے سر کے مغز میں سے سخت مجاہدہ کی وجہ سے ایک ایسی آواز آتی تھی جیسے خشک کدو میں کنکروں کی آواز آتی ہے۔

شروع میں یہ حال تھا کہ غاروں، پہاڑوں، جنگلوں میں تنہا رہتے اور سفر کرتے تھے۔ اپنے نفس پر طرح طرح کے مجاہدے مدت تک جاری رکھے۔سانپ کیڑے پرندے وہاں آپ سے الفت کرتے تھے۔

وہ ان میں سے ایک ہیں جو بلاد مشرق میں مریدین صادقین کی تربیت کے لیے صدر نشین بن کر بیٹھے تھے۔ان تک ان کی تربیت منتہی ہوئی ان کے لیے ان کے احوال کی مشکلات کھلیں بعض اولیاء اللہ ان کے شاگرد ہوئے ہیں۔ان کی صحبت میں بہت سے فخریہ احوال والوں نے تخریج کی بہت سے صلحاء ان کی طرف منسوب ہوئے۔چاروں طرف سے لوگ ان کی زیارت کا قصد کر کے آتے تھے۔

ان کے زمانہ میں ان کی بزرگی اور ان کے مرتبے کے اقرار پر مشائخ وغیرہ نے اجماع کیا ہے۔

اور وہ شخص ہیں کہ جنہوں نے تاج العارفین ابوالوفا رضی اللہ عنہ کو غسل دیا ہے بحالیکہ آپ جوان تھے۔اہل طریق کی زبان پر ان کا کلام بلند تھا۔

شیخ عدی کے ارشادات

اور اس کتاب میں ان کا کچھ ذکر پہلے گزر چکا اور اس میں سے یہ ہے کہ تیرے لینے اور چھوڑنے کی ابتداء اللہ عزوجل سے خالی نہ ہو پھر اگر اس کے ساتھ ہے تو وہ دینے میں تجھ سے شروع کرے گا اور اگر اس کے لیے ہے تو اس سے اس کے امر سے رزق مانگ اور جس میں مخلوق ہو تو اس سے ڈر پھر جب تو ان کے ساتھ ہو گا تو وہ تجھے بندہ بنا کر رہیں گے۔

اور تو جب اللہ عزوجل کے ساتھ ہو گا تو وہ تیری حفاظت کرے گا اور جب تو اسباب کے ساتھ ہے تو پھر اپنا رزق زمین سے طلب کر کیونکہ تجھ کو آسمان سے ہرگز نہ دیا جائے گا اور جب تو ایمان کے ساتھ ہے تو اس کو آسمان سے طلب کر کیونکہ پھر تجھے زمین سے نہیں دیا جائے گا۔

اور جب تو توکل کے ساتھ ہے پھر تو نے اپنی ہمت سے طلب کیا تو وہ تجھے ہرگز نہ دے گا اور اگر تو نے اپنی ہمت کو دور کر دیا تو وہ تجھے دے گا جب تو اللہ عزوجل کے ساتھ کھڑا ہے تو تمام موجودات کے مکان تیرے لیے خالی ہوں گے تو قبضہ میں فانی ہو گا اور تمام موجودات تجھ میں ہوں گے اور تیرے لیے۔

شیخ و مرید

شیخ وہ ہے کہ جو تجھ کو اپنی موجودگی میں جمع کرے اور اپنے غائب ہونے کی حالت میں تیری حفاظت کرے۔ اپنے اخلاق سے تجھے مہذب بنائے اپنی روشوں سے تجھے ادب سکھائے۔ تیرے باطن کو اپنی نورانیت سے منور کر دے۔

مرید وہ ہے کہ جس کا دل فقراء کے ساتھ محبت و خوشی سے صوفیوں کے ساتھ ادب و ارتباط سے مشائخ کے ساتھ خدمت کرنے اور رشک سے عارفین کے ساتھ تواضع و انکساری سے منور ہو۔

حسنِ خُلق

حسن خُلق ہر شخص کا وہ معاملہ ہے جو اس کو مانوس بنائے نہ وحشی، پھر علماء کے ساتھ تو اس طرح کہ ان کی باتیں کان لگا کر اور محتاج بن کر سنے۔ عارفین کے ساتھ بتواضع اہلِ معرفت کے ساتھ سکون و انتظار سے اہل مقامات کے ساتھ توحید و انکسار سے پیش آئے۔

جب تم کسی مرد کو دیکھو کہ اس کی کرامات اور خرق عادات ظاہر ہوتی ہیں تو دیکھو کہ وہ امر و نہی کے وقت کیسا ہے۔

بدعتی سے پرہیز

جو شخص مؤدبین سے ادب سے نہیں لیتا تو وہ اپنے متبعین کو بگاڑتا ہے اور جس میں ادنیٰ بدعت ہو اس کی مجلسوں سے ڈرتا رہ تا کہ اس کی شامت تیری طرف نہ لوٹے اگرچہ ایک مدت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے بعد ہو۔

جس شخص نے علم میں بغیر اس کی حقیقت کے بیان کرنے کے کلام ہی پر کفایت کی تو وہ منقطع ہوا۔

جس شخص نے عبادت پر بغیر فقہ کے کفایت کی تو وہ نکل گیا اور جس نے فقہ پر بغیر پرہیزگاری کے کفایت کی وہ دھوکہ میں پڑا۔

جو شخص اپنے واجبی احکام کو بجالاتا رہے تو وہ نجات پائے گا۔

ان کا کلام باری تعالیٰ کی توحید میں یہ ہے:

اس کی ماہیت کہنے میں نہیں آتی۔اس کی کیفیت دل میں نہیں گزرتی وہ امثال واشکال سے بلند ہے۔اس کی صفات اس کی ذات کی طرح قدیم ہیں وہ اپنی صفات میں جسم نہیں۔

وہ اس سے برتر ہے کہ اس کو اس کی مخلوقات سے تشبیہ دی جائے یا اس کو اس کی نو پیدا چیزوں کی طرف نسبت کیا جائے۔اس کی مثل کوئی نہیں وہ سمیع بصیر ہے۔

اس کی زمین اور اس کے آسمانوں میں اس کا نہ کوئی ہم نام ہے نہ اس کے حکم وارادہ میں کوئی اس کا ہمسر ہے۔عقلوں پر یہ بات حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی کا مثل بنائے۔

اور اوہام پر اس کو محدود کر دینا ظنوں پر اس کا قطع کر دینا۔دلوں پر اس کی دور اندیشی نفوس پر اس کا تفکر، فکر پر اس کا احاطہ عقلوں پر اس کا تصور بغیر اس کے کہ اس نے اپنی کتاب عزیز یا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر تعریف کی ہے حرام ہے۔

ہمارے اس طریقہ پر چلنے والے کے لیے یہ بات واجب ہے کہ وہ جھوٹے دعوؤں کو ترک کر دے۔

شیخ عدی کی کرامات

چشمہ کا جاری ہونا

خبر دی ہم کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسین بن محمد موصلی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالمفاخر عدی بن الشیخ ابوالبرکات بن صخر بن مسافر اموی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ نیک ابو اسرائیل یعقوب بن عبدالمقتدر بن احمد حمیدی اربلی سیاح سے سنا وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

فرماتے تھے کہ میں ایک دفعہ تین سال تک تنہا کوہ ہکار و لبنان و عراق و عجم کے پہاڑوں پر پھرتا رہا جب حالات مجھ پر آتے تھے تب تو اپنے منہ کے بل گر پڑتا تھا پھر مجھ پر ہوائیں چلتی تھیں۔ یہاں تک کہ مجھ پر سیل کی ایک جلد معلوم ہوتی تھی۔ میرے پاس بھیڑیا آیا اور میری طرف ہنسی سے دیکھنے لگا۔ میری تمام جلد کو چاٹنے لگا۔ یہاں تک کہ اس کو کھجور کے گابھے (گودے) کی طرح کر دیا اور چل دیا مجھ کو تعجب معلوم ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ میرے پاس آیا اور میری طرف غصہ سے ترچھی نگاہ سے دیکھنے لگا۔ مجھ پر بول کر گیا تب میں پانی کے چشمہ پر آیا اور اس میں غسل کیا۔ جنگل کے درمیان پہاڑوں میں ایک قبہ میں داخل ہوا۔ مجھ میں اور لوگوں میں دس روز کی راہ تھی نہ کوئی شے نظر آتی تھی اور نہ کسی کو دیکھتا تھا۔

میں نے کہا کہ کاش اللہ تعالیٰ میرے لیے بعض عارفین کو قابو کرے ناگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ شیخ عدی بن مسافر میرے پاس ہیں۔ مجھے انہوں نے سلام نہ کہا تب میں ان کی ہیبت سے کانپنے لگا پھر میں نے جی میں کہا کہ انہوں نے مجھ کو سلام کیوں نہ کہا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ ہم ایسے شخص پر سلام اور مرحبا نہیں کہتے جس پر کہ بھیڑیئے بول کرتے ہوں۔

پھر مجھ سے تمام وہ حالات بیان کئے جو مجھ کو سفر میں پیش آتے تھے اور جو میرے دل میں باتیں آتی رہی تھیں۔ ہر بات جو میرے دل میں کھٹکتی تھی اور میرے دل میں چبھتی تھی ان کا ایک ایک واقعہ بیان کیا حتیٰ کہ بعض وہ باتیں بیان کیں کہ جن کو میں بھول گیا تھا۔

پھر میں نے کہا اے میرے سردار! میں چاہتا ہوں کہ اس قبہ میں قطع تعلق کر کے بیٹھ رہوں اور میرے پاس ایک چشمہ پانی کا ہو جس سے پانی پیا کروں اور کچھ کھانے کو ہو تو کھالیا کروں آپ دو پتھروں کی طرف کھڑے ہوئے جو کہ اس قبہ میں تھے۔ ان میں سے ایک کو پاؤں کی ایڑی ماری تو اس سے میٹھے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا جو کہ نیل کے دریا کا تھا۔ دوسرے کو ایک ایڑی ماری تو اسی وقت اس میں ایک انار کا درخت اُگ آیا اس سے آپ نے کہا کہ اے درخت! میں عدی بن مسافر ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک دن میٹھا انار اور دوسرے دن کھٹا ہو جا۔ مجھ سے کہا کہ اے ابواسرائیل! تم یہاں رہو۔ اس درخت سے کھایا کرو اور اس چشمہ سے پیا کرو جب تیرا ارادہ کرے تو میرا نام لیجو میں تمہارے پاس آجاؤں گا۔

میں وہاں پر کئی سال تک رہا۔ اس درخت پر سے ایک دن میٹھا انار اور ایک دن کھٹا انار کھایا کرتا تھا۔ دنیا کے عمدہ سے عمدہ اناروں میں سے تھا اور میں نے جب کبھی شیخ کو یاد کیا تو فوراً اپنے پاس ان کو حاضر پایا۔ ان کے غائب رہنے کے زمانہ میں جو میرے دل میں باتیں گزرتی تھیں وہ سب بیان کردیتے تھے۔

پھر کئی سال کے بعد ان کی خدمت میں موضع لالش میں آیا اور ایک رات ان کے پاس رہا۔ مجھ کو ان کے سانسوں نے جلا دیا اور چالیس دن تک میں ہر دن ٹھنڈا پانی اپنے اوپر ڈالتا تھا۔ اپنے اندر ان کے سانسوں کی ہیبت کی وجہ سے سخت آگ محسوس کرتا تھا۔

میں نے آپ کو ایک دفعہ عبادان کے سفر کے لیے وداع کیا تو مجھ سے فرمایا کہ اگر تو کسی درندے کو دیکھے اور ڈرے تو اس سے کہہ دیجو کہ تجھ کو عدی بن مسافر کہتے ہیں کہ چلا جا اور مجھ کو چھوڑ جا اور جب سمندر کی موج کا خوف ہو تو کہہ دیا کر اے متلاطم موجو! تم کو عدی بن مسافر کہتا ہے ٹھہر جاؤ۔

وہ کہتے ہیں کہ پھر جب میں کسی وحشی شیر وغیرہ سے ملتا تو اس سے کہتا کہ تجھ کو شیخ عدی بن مسافر کہتے ہیں کہ چلا جا اور مجھے چھوڑ جا، تب وہ سر نیچا کرلیتا اور جب کبھی سمندر ہم پر جوش میں آتا اور ہم غرق ہو جانے کو ہوتے تو میں کہتا اے متلاطم موجو! تم سے شیخ عدی بن مسافر کہتے ہیں کہ ٹھہر جاؤ۔ پھر میرا کلام پورا بھی نہ ہوتا کہ ہوا ٹھہر جاتی اور سمندر ساکن ہو جاتا اور اس طرح ہوتا جیسے مرغے کی آنکھ۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ

ایک ساعت میں حفظ قرآن

اور خادم شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ کی اسناد سے یہ ہے کہا میں نے شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ کی خدمت سال تک کی میں نے ان کے خارقات اپنے بارے میں مشاہدہ کئے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ کہ ایک دن اپنے ہاتھوں پر گرم پانی ڈالتا تھا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کیا کرتا ہے میں نے کہا کہ قرآن مجید کی تلاوت کا ارادہ کرتا ہوں کیونکہ میں اس میں سے سوا سورہ فاتحہ اور اخلاص کے اور کوئی سورت یاد نہیں رکھتا۔ اس کا حفظ کرنا مجھ پر بہت مشکل ہے۔

تب انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر مارا تو میں نے اسی وقت تمام قرآن حفظ کرلیا اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میں ان کے پاس سے نکلا تو اس کو پورا پڑھتا تھا اس میں سے مجھ پر کوئی آیت بھی اٹکتی نہ تھی۔ میں اب تک اس کے پڑھنے میں اور لوگوں سے عمدہ پڑھتا ہوں اور اس کے درس پر زیادہ قادر ہوں۔

ایک لمحہ میں بحر محیط کے جزیرے پہنچنا

مجھ کو انہوں نے ایک دن فرمایا کہ تم بحر محیط کے چھٹے جزیرے میں جاؤ وہاں ایک مسجد پاؤ گے۔ اس میں داخل ہو جانا وہاں ایک شیخ پاؤ گے اس سے کہہ دینا کہ تجھے شیخ عدی بن مسافر کہتے ہیں کہ اعتراض کرنے سے ڈر اور اپنے نفس کے لیے کوئی ایسا امر نہ اختیار کر کہ جس میں تیرا کوئی ارادہ ہو۔

میں نے ان سے کہا کہ اے میرے سردار! بھلا میں کہاں بحر محیط تک پہنچ سکتا ہوں۔ انہوں نے میرے دونوں کندھوں میں ہاتھ مارا حالانکہ میں لالش کے حجرہ میں تھا کہ دریا دیکھتا ہوں کہ بحر محیط کے جزیرے میں ہوں۔ مجھے معلوم نہ ہوا کہ کیسے آیا ہوں۔ میں مسجد میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ ایک شیخ بارعب کسی فکر میں بیٹھے ہیں۔ میں نے ان کو سلام کہا اور شیخ کا پیغام پہنچا دیا پھر وہ رو پڑے اور کہا کہ خداوند جزاء خیر دے۔ میں نے کہا اے میرے سردار! یہ کیا بات تھی۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے فرزند! اس وقت سات خواص (اولیاء) میں سے ایک ولی حالت نزع میں ہیں میرے دل میں یہ ارادہ تھا کہ میں ان کی جگہ ہو جاؤں اور میرا خطرہ ابھی پورا نہ ہوا تھا کہ تم آ گئے ایسے وقت میں کہ میں یہی سوچ رہا تھا۔ پھر میں نے کہا کہ اے میرے سردار! میں کوہ ہکار تک کیسے پہنچوں گا تب انہوں نے میرے کندھوں پر ہاتھ مار کر مجھے دھکیل دیا۔ میں نے دیکھا تو پھر شیخ عدی بن مسافر کے حجرہ میں ہوں۔ انہوں نے مجھے فرمایا کہ وہ دس خواص میں سے ہیں۔

مرغ کی آواز

وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن شیخ سے عرض کیا کہ اے میرے سردار! کچھ مجھے غیب کی چیزیں دکھائیے۔ آپ نے مجھے ایک رومال دیا اور فرمایا کہ اس کو اپنے چہرہ پر رکھ لے میں نے اس کو رکھ لیا۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ اس کو اٹھا لے میں نے اٹھا لیا تو میں نے فرشتوں کو دیکھا جو کہ کاتب ہیں۔ میں نے ان کی تحریر اور مخلوق کے تمام اعمال کو دیکھا پھر میں اس حالت میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLIA ISLAMIA ACADEMY

تین دن تک رہا جس سے میری طبیعت مکدر ہوگئی پھر میں نے اس حالت سے فریاد کی تو آپ نے پھر وہی رومال میرے چہرہ پر رکھ دیا پھر اس کو اٹھالیا۔ وہ تمام مجھ سے چھپ گیا۔

مخلوق کے اعمال کو دیکھنا

آپ نے مجھ کو ایک دن وہ مرغا بتلایا جو کہ نمازوں کے وقت عرش کے نیچے اذان دیتا ہے۔ میں نے کہا اے میرے سردار! مجھ کو اس کی آواز سنا دیں جب ظہر کا وقت ہوا تو مجھ سے فرمایا کہ میرے قریب آجا اور اپنے کان کو میرے کان کے پاس رکھ دے۔ میں نے ایسا کیا تو مرغے کی آواز سنی جس سے مجھے تھوڑی دیر تک غشی آگئی۔

عجیب آئینہ

ایک دن شیخ عقیل منجی رضی اللہ عنہ کا میرے لیے ذکر کیا اور ان کے ذکر میں طول دیا۔ میں نے کہا اے میرے سردار! کیا آپ ان کو مجھے دکھا سکتے ہیں۔ پھر آپ نے مجھے ایک آئینہ دیا اور حکم دیا کہ اس میں دیکھو میں نے اس میں اپنی شکل دیکھی پھر وہ مجھ سے چھپ گئی اور میرے سامنے ایک شیخ ظاہر ہوئے کہ جن کو میں دیکھتا تھا اور ان کے چہرہ میں سے کوئی چیز بھی مجھ پر مخفی نہ رہی تھی۔ پھر مجھ سے شیخ عدی نے فرمایا کہ ادب کر کیونکہ یہ شیخ عقیل ہیں اور دیر تک میں اسی طرح دیکھتا رہا پھر مجھ سے وہ چھپ گئے اور میرے سامنے ایک اور شخص بھی ظاہر ہوا۔ وہ شیخ شرف الدین ابوالفضائل عدی بن مسافر بن اسماعیل بن موسیٰ بن مروان بن الحکم بن مروان اموی تھے جن کی اصل حوران میں سے ہے۔ آپ ہکار پہاڑ پر رہتے تھے اور لالش کو وطن بنایا۔ یہاں تک کہ اس میں ۵۰۸ھ میں فوت ہوئے۔

ان کی عمر بڑی تھی اور لالش کے حجرہ میں دفن کیے گئے جو ان کی طرف منسوب ہے۔ ان کی قبر وہیں ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔

وہ فقیہ عالم فصیح ظریف متواضع حسن اخلاق تھے اور باوجود اس کے پاکیزہ رو اور بڑے باہیبت تھے۔ رضی اللہ عنہ

عراق کے مشائخ وعلماء کی دعوت

خبر دی ہم کو شیخ صالح ابوعبداللہ محمد بن کامل حسینی بیانی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ عارف

MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

ابو محمد شادشیبی محلی سے وہاں پر کہتے تھے کہ خلیفہ نے بغداد میں ولیمہ کی دعوت کی اور اس میں عراق کے مشائخ وعلماء کو دعوت دی۔ وہ سب حاضر ہوئے مگر شیخ عبدالقادر، شیخ عدی بن مسافر، شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہم حاضر نہ ہوئے اور جب لوگ واپس ہوئے تو وزیر نے کہا کہ شیخ عبدالقادر، شیخ عدی بن مسافر شیخ احمد حاضر نہیں ہوئے۔ خلیفہ نے کہا گویا کہ کسی کو طلبی نہیں پہنچی پھر اپنے دربان کو حکم دیا کہ شیخ عبدالقادر کی طرف جائے اور ان کو بلائے اور کوہ ہکار اور ام عبیدہ کی طرف جائے کہ شیخ عدی اور شیخ احمد کو لائے۔

راوی کہتا ہے کہ پہلے اس سے کہ دربان خلیفہ کی مجلس سے اُٹھے اور پہلے اس سے کہ وہ خط لکھے فرمایا کہ اے شادر تم اس مسجد کی طرف جاؤ کہ جو باب حلبہ میں ہے وہاں پر شیخ عدی کو پاؤ گے۔ ان کے ساتھ دو آدمی اور ہوں گے ان کو میری طرف بلالا پھر مقبرہ شونیزی کی طرف جانا وہاں پر شیخ احمد رفاعی کو پاؤ گے اور ان کے ساتھ دو اور آدمی ہوں گے۔ ان کو بھی میری طرف بلالانا۔

وہ کہتا ہے کہ میں اس مسجد کی طرف کہ ظاہر حلبہ میں تھی گیا تو وہاں پر شیخ عدی کو پایا اور ان کے ساتھ دو شخص تھے۔ میں نے کہا اے میرے سردار! شیخ عبدالقادر کے حکم کو مانو۔ انہوں نے کہا بسر وچشم وہ سب کھڑے ہو گئے اور میں ان کے ساتھ ہولیا تو مجھ کو شیخ عدی نے فرمایا اے شادر کیا شیخ احمد کی طرف نہیں جاتا جب کہ تجھ کو شیخ نے حکم دیا ہے میں نے کہا ہاں جاتا ہوں پھر میں مقبرہ شونیزی کی طرف آیا تو وہاں پر شیخ احمد کو پایا اور ان کے ساتھ دو اور شخص تھے میں نے کہا اے میرے سردار! شیخ عبدالقادر کے حکم کو مانا۔ انہوں نے کہا بسر وچشم وہ کھڑے ہوئے اور مغرب کے وقت دونوں شیخ، شیخ عبدالقادر کی رباط میں جمع ہو گئے تب شیخ ان کے لیے کھڑے ہو گئے اور ان سے ملے تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ خلیفہ کا دربان شیخ کی طرف آیا اور ان دونوں کو آپ کی خدمت میں پایا۔ دربان خلیفہ کی طرف جلدی دوڑا اور جا کر خلیفہ کو اطلاع دی کہ تینوں حضرات ایک جگہ جمع ہیں پھر خلیفہ نے شیخ کی طرف اپنے ہاتھ سے عریضہ لکھا کہ جس میں تشریف لانے کی درخواست تھی اور ان کی خدمت میں اپنے صاحبزادہ اور دربان کو بھیجا۔ انہوں نے دعوت قبول کی اور تشریف لے گئے۔ شیخ نے مجھ کو بھی اپنے ساتھ جانے کا حکم دیا اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جب ہم نہر کے کنارے پر پہنچے تو اتفاقاً شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ بھی وہاں پر ملے اور یہ مشائخ ان سے ملے وہ بھی ان کے ساتھ ہو لیے پھر وہ ہم کو ایک مکان میں لایا اور دیکھا کہ خلیفہ وہاں پر کھڑا ہے اور کمر بندھی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ دو خادم ہیں۔ اور گھر میں اس کے سوا اور کوئی نہیں پھر خلیفہ ان سے ملا اور ان سے عرض کیا کہ اے سرداران بے شک بادشاہ جب رعایا پر گزرتے ہیں تو وہ ان کے لیے ریشمی کپڑا بچھاتے ہیں تا کہ وہ اس پر چل کر آئیں۔ خلیفہ نے ان کے لیے اپنا دامن بچھایا اور ان حضرات سے درخواست کی اس پر چل کر تشریف لائیں تب ان حضرات نے ایسا ہی کیا خلیفہ ہم کو دسترخوان کی طرف لے گیا جو تیار کیا گیا تھا پھر سب بیٹھے اور سب نے کھانا کھایا۔ ہم نے بھی ان کے ساتھ کھایا۔

درو دیوار کا روشن ہونا

پھر وہ نکلے اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کو آئے وہ رات بڑی اندھیری تھی۔ شیخ عبدالقادر جب پتھر یا لکڑی یا دیوار یا قبر پر سے گزرتے تو اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے پھر وہ اس طرح روشن ہوتے جیسے چاند روشن ہے اسی کے نور میں چلتے یہاں تک کہ وہ روشنی ختم ہوتی پھر شیخ اور شے کی طرف اشارہ کرتے تو وہ روشن ہو جاتی۔ اس طرح نور میں چلتے رہے ان میں کوئی ایسا نہ تھا کہ شیخ عبدالقادر سے بڑھے۔ یہاں تک کہ امام احمد کی قبر پر آئے پھر چاروں شیخ زیارت کرتے تھے ہم دروازہ پر کھڑے رہے یہاں تک کہ یہ تمام حضرات باہر نکلے اور جب ان سب نے جدا ہونے کا ارادہ کیا تو شیخ عدی نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے آپ وصیت کریں آپ نے فرمایا کہ میں تم کو کتاب وسنت پر عمل کرنے کی وصیت کرتا ہوں پھر سب جدا ہو گئے۔

سمندر کو چھوڑ کر نالی کی طرف آنا

خبر دی ہم کو شیخ شمس الدین ابوعبداللہ مقدسی نے کہا کہ میں نے دو شیخوں ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن منصوری اور ابوالحسن علی نانبائی بغدادیوں سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم نے شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بزاز سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ کی بہت تعریف کیا کرتے تھے۔ پھر مجھے ان کی زیارت کا شوق ہوا اور شیخ سے ان کی

زیارت کی اجازت مانگی آپ نے مجھے اجازت دی۔ تب میں نے سفر کیا یہاں تک کہ میں کوہ ہکار کی طرف آیا تو ان کو لالش میں اپنے حجرہ کے دروازہ پر کھڑا پایا۔ انہوں نے فرمایا اے عمر خوش آمدی، اے عمر تو سمندر کو چھوڑ کر نالی کی طرف آیا ہے۔ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اس زمانہ کے تمام اولیاء کی باگوں کے مالک اور تمام محبین کی سواریوں کے ہانکنے والے ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین ورحمنا بہم بمنہ وکرمہ

شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ عراق کے بڑے مشائخ اور مشہور عارفین وائمہ محققین میں سے ہیں۔ کرامات ظاہرہ افعال خارقہ، احوال جلیلہ، مقامات روشنہ، ہمت عالیہ، اوصاف شریفہ، اخلاق پسندیدہ، صاحب فتح روشن وکشف چمکنے والے تھے۔ معارف میں ان کے بڑے درجے اور حقائق میں اشارات لطیفہ تھے۔ بلندیوں میں طور بلند تھا۔ قرب میں محل محمود تھا۔ وصل سے چشمہ شیریں، تصریف میں فراخ ہاتھ تمکین میں ان کے فراخ باع (دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کی مقدار کو باع کہتے ہیں) تھے۔

وہ اس طریقہ کے ایک رکن اس کے علماء کے نشان اس کے سرداروں کے صدر، علم عمل حال زہد تحقیق میں ہیں۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کی نسبت قطبیت کا ذکر کیا جاتا ہے۔

چار مشائخ کے احوال

آپ ان چاروں میں سے ہیں کہ جن کو مشائخ عراق بربوہ کہتے ہیں۔ اس معنی سے کہ وہ مادرزاد اندھوں اور ابرص کو اچھا کرتے تھے۔ وہ یہ ہیں شیخ عبدالقادر جیلی شیخ علی بن الہیتی شیخ بقا بن بطو شیخ ابوسعد قیلوی رضی اللہ عنہم

یہ وہ بات ہے کہ جس کی ہم کو خبر دی ابوالفتوح عبدالحمید بن معالی صرصری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ علی نانبائی نے کہا میں نے دو عمروں کیمیانی اور بزاز سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم نے صدر اول کے مشہور مشائخ کو پایا کہ شیخ عبدالقادر، شیخ علی بن الہیتی شیخ بقا بن بطو، شیخ ابوسعد قیلوی کو برأۃ کہتے تھے یعنی یہ حضرات مادرزاد اندھے اور ابرص کو اچھا کرتے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بہرہ پن کا دور ہو جانا

ابوالفرج صرصری کہتے ہیں کہ شیخ محمد درزی بغدادی مشہور رر بواعظ رحمۃ اللہ شیخ علی خباز کے پاس بیٹھے تھے جبکہ انہوں نے یہ بات کہی ہے اور وہ بہرے ہو گئے تھے پھر انہوں نے ایک شخص سے جوان کے قریب تھا پوچھا کہ شیخ نے کیا کہا اس شخص نے ان کو دوہرا دیا تب واعظ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ خداوندا ان مشائخ کی حرمت سے میرے کان درست کر دے پھر اسی وقت ان کا بہرہ پن جاتا رہا حتیٰ کہ دو مردوں کی سرگوشی کی بات بھی سننے لگے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو بہرہ دیکھا تھا اور پھر میں نے ان کو دیکھا کہ وہ سرگوشی سن لیا کرتے تھے۔

خرقوں کا گم ہو جانا

اور شیخ علی بن الہیتی کے پاس وہ دو خرقے تھے کہ جن کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابوبکر بن ہوا رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیئے تھے۔ وہ بیدار ہوئے تھے تو ان خرقوں کو اپنے اوپر پایا۔ وہ ایک کپڑا اور ایک چادر تھی۔ ابن ہوار نے وہ دونوں خرقے اپنے مرید شیخ ابومحمد شبنکی رضی اللہ عنہ کو دیئے اور شبنکی نے وہ اپنے مرید تاج العارفین ابوالوفاء رضی اللہ عنہ کو دیئے۔ تاج العارفین نے وہ اپنے مرید شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ کو دیئے اور ابن الہیتی نے وہ اپنے مرید شیخ علی بن ادریس رضی اللہ عنہ کو دیئے پھر وہ گم ہو گئے۔

مقام شیخ علی بن الہیتی

اور شیخ علی رضی اللہ عنہ وہ شیخ ہیں کہ جن کو یہ خطاب ہوا تھا کہ اے میرے ملک تم میرے ملک میں تصرف کرو اور ان سے یہ مشہور ہوا ہے کہ ان پر اسی سال گزرے کہ نہ ان کو خلوت تھی نہ تنہائی بلکہ فقراء کے درمیان سوتے تھے۔

وہ ان میں سے ایک ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف ظاہر کیا ہے اور مخلوق کے دلوں میں ان کی بڑی مقبولیت پیدا کر دی تھی۔ لوگوں کے سینوں میں ان کی ہیبت ڈال دی تھی اور دلوں میں ان کی محبت، ان کو غائب چیزوں کے ساتھ گویا کیا۔ ان کے لیے خرق عادات کر دیا۔ ان کو حجت و پیشواء بنایا شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ ان کی بہت تعریف کیا کرتے تھے اور ان کو دوست رکھتے۔ ان کی عزت واحترام کرتے ان کی شان کو بڑھاتے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور فرماتے کہ بغداد میں جو اولیاء عالم الغیب والشہادۃ سے آتے ہیں وہ ہماری ضیافت میں ہوتے ہیں اور ہم شیخ علی بن الہیتی کی ضیافت میں ہیں۔

اور فرمایا کہ علی بن الہیتی کے دل کی بستگی ایسے وقت کشادہ ہوئی کہ ان کی عمر سات سال کی تھی اور ہم کو نہیں معلوم کہ شیخ محی الدین عبدالقادر کے زمانہ کے مشائخ میں سے شیخ علی بن ہیتی سے بڑھ کر کسی کو اتنی محبت یا اکثر آمدورفت اور خدمت گزاری شیخ موصوف کی جناب میں ہو۔

ہر شہر سے نذرانے

خبر دی ہم کو ابو محمد رجب دادی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ ابوالحسن نانبائی سے کہا کہ میں نے ابوالحسن جوسقی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب میرے سردار عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے لیے ہر طویلہ میں ایک نرگھوڑا ہے جس سے کوئی لڑ نہیں سکتا۔ میں حاضر تھا اور سن رہا تھا تب ان کو میرے سردار شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے میرے سردار! میں اور میرے تمام یار آپ کے غلام ہیں اور شیخ علی بن الہیتی کے زمانہ میں ان سے بڑھ کر کسی اور مشائخ عراق کو فتوحات نہ ہوتی تھی۔ ہر ایک شہر میں سے ان کے لیے نذرانے آتے تھے۔ اور مشائخ عراق کی طرف ہر روز بقدر معلوم نذرانہ آتا تھا اور شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کو پوری نیاز نہ آتی تھی۔

مریدین صادقین کی تربیت اور مشکلات احوال کے کشف اور منازلات موارد نہر الملک کے اعمال اور اس کے متعلقات میں اس شان کی ریاست ان تک منتہی ہوئی۔ ان کی صحبت میں کئی بڑے بڑے اکابر نے تخریج کی ہے۔ جیسے شیخ پیشوا ابو محمد علی بن ادریس یعقوبی رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت کثیرہ جو صاحبان احوال فاخرہ تھی۔ ان کی مرید ہوئی ان کی طرف مخلوق کی ایک امت منسوب ہوئی ہے۔ مشائخ وعلماء نے ان کی بزرگی واحترام پر اجماع کیا ہے۔ ان کے شیخ تاج العارفین ابوالوفاء رضی اللہ عنہ ان کی بڑی تعریف کرتے تھے اور ان کو ان کے غیر پر مقدم کرتے تھے۔ ان کی فضیلت پر اطلاع دیتے تھے ان کو ایک طاقیہ (چادر) دے کر شیخ جاگیر کی طرف بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ ان کے سر پر رکھ دینا ان کو اپنے قائم مقام بنایا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

شیخ علی کے ارشادات شریعت وحقیقت

ان کا زبان محققین پر عالی نفیس کلام تھا۔ اس میں سے ایک یہ کہ شریعت وہ ہے کہ جس کے ساتھ تکلیف آئی ہو اور حقیقت یہ وہ ہے کہ جس سے تعریف حاصل ہو پس شریعت کی تائید حقیقت سے ہوتی ہے اور حقیقت شریعت کے ساتھ مقید ہے۔

شریعت اللہ عزوجل کے لیے افعال کا وجود اور علم کی شروط پر انبیاء کے ذریعہ سے قیام کا نام ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شہود احوال ہو۔ اور غلبات حکم کو تقریر سے مانا ہو نہ بالواسطہ جب تک تمیز باقی ہے تکلیف متوجہ رہے گی۔

صحت حال کی علامت یہ ہے کہ اس کا صاحب جب تک کہ اوقات ہوش میں مغلوب ہے اپنے غلبہ کے احوال میں محفوظ ہو اور اپنے ربّ کے ساتھ وہ ہے کہ جو اس کے حقوق کو ثابت رکھے اس کے دوام شہود میں خالص ہو جائے۔

احوال بجلیوں کی طرح ہیں کہ جب نہ ہوں تو ان کا حاصل کرنا ممکن نہیں اور جب حاصل ہوں تو ان کا پورا لے لینا بھی غیر ممکن ہے مگر ہاں کسی شخص کے لیے بعض احوال غذا ہو جائیں پھر اس کو خدا تعالیٰ اس سے پرورش کرے پھر اس کا وہ وطن ہو جاتا ہے اور ٹھکانا۔

اور اللہ تعالیٰ اس سے پرے ہے کہ لوگ اس کو اپنی سمجھوں سے سمجھ لیں یا اپنے علوم سے اس کو احاطہ کریں یا اس پر اپنی معرفتوں سے جھانکیں۔

جس شخص کو کسی امر کا کشف ہوتا ہے تو وہ اس کی قوت وضعف وسستی کے موافق ہوتا ہے اب جس شخص کو حقیقۃً کسی امر کا کشف ہوتا ہے یا تو وہ سوائے حق کے اور کچھ نہیں دیکھتا یا وجود حق کی وجہ سے اپنے مشاہدہ سے اُچک لیا جاتا ہے۔ یا وہ حق الحق میں محو ہو جاتا ہے۔ یا وہ سلطان حقیقت کے ساتھ اس سے بالکل الگ کیا گیا ہو۔ یا جلال حق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اس پر تجلی ہو اس کے آخر تک جس سے کوئی تعبیر کرنے والا تعبیر کرے یا اشارہ کرنے والا اشارہ کرے یا اس کی طرف علم منتہی ہو تو سوا اس کے نہیں کہ وہ شواہد حق اور حق میں سے ہے اور جو کچھ مخلوق پر ظاہر ہوتا ہے وہ وہی ہے کہ جو مخلوق کے لائق ہے اور وہ حق کی وجہ سے ہے اور وہ تمام چیزیں کہ اس سے وصف کے ساتھ مخلوق تحقیق ہے وہ احوال ہیں اور احوال اہل معرفت کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

صفات میں سے ہیں۔ مخلوق کو سوائے احوال کے مٹانے اور سکون سے احوال کی طرف ترقی کرنے کے اور کوئی طریق نہیں۔ احوال سے غیبت اور احوال سے تنقیہ ایک حال منجملہ احوال کے ہے۔

توحید معارف کے اوپر ہے۔ آپ اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

ان رحت أطلبه لا ينقفى سفرى　　　اوجئت أحضرت اوحشت الحضر

اگر میں چلوں اور اس کو طلب کروں تو میرا سفر ختم ہو جائے گا یا میں آؤں کہ اس کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں تو حضوری سے وحشی بنتا ہوں۔

فما أراهُ ولا ينفسك عن النظرى　　　وفي ضميرى ولا القاه في عمرى

پھر میں اس کو دیکھتا نہیں لیکن وہ میری نظر سے جدا نہیں ہوتا۔ وہ میرے دل میں ہے اور عمر بھر میں اس سے ملتا نہیں۔

فليتني غبت عن حسى بروئية　　　وعن فؤادى ومن سمعى وعن بصرى

پس کاش کہ میں اس کے دیکھنے سے اپنی حس اور دل کی آنکھ سے غائب ہو جاتا۔

شیخ علی بن الہیتی کی کرامات

سیاہ چیونٹی اندھیری رات میں

خبر دی ہم کو ابو محمد حسن بن یحییٰ ابن نجیم حورانی اور ابو حفص عمر بن مزاحم و غیسری نے کہا کہ میں نے شیخ علی بن ادریس یعقوبی سے سنا اور خبر دی ہم کو ابو محمد سالم بن علی میاطی صوفی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ عارف ابو حفص عمر یزیدی سے ان دونوں نے کہا کہ ہم نے اپنے شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ اگر کوئی سیاہ چیونٹی اندھیری رات میں سیاہ پتھر پر کوہ قاف کے پرے چلے اور مجھے میرا ربّ اس کی بلا واسطہ خبر نہ دے اور مجھے اطلاع نہ دے علانیہ طور پر تو ضرور میرا پتا پھٹ جائے۔

مرغی کے پیٹ سے سونے کے دانے نکلنا

اور یہ دونوں صاحب کہتے ہیں کہ شیخ موصوف ایک دفعہ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ایک شہر کی طرف جو کہ نہر الملک کے علاقہ میں تھا۔ تشریف لائے وہاں کے کسی شخص کے پاس اترے تو اس شخص نے آپ کے واسطے ایک بڑی مجلس قائم کی۔ شیخ نے اس کو فرمایا کہ اس مرغی کو اور اس کو ذبح کرو جو کہ آپ کے سامنے موجود تھی۔ اس نے ایسا ہی کیا پھر ان کے پیٹوں سے سونے کے دانے نکلے وہ شخص حیران ہو گیا اور اس کی بہن کا ایک عنبریہ (ہار) سونے کا تھا جو ٹوٹ گیا تھا اس کو اس کا پتہ نہ لگا تھا۔ مرغیوں نے اس کے دانے چن لیے تھے۔ اس کو اس نے گم کر دیا تھا اور گھر والوں نے گمان کیا تھا کہ کچھ بات ہوئی ہے۔ انہوں نے اس کے قتل کا ارادہ اس رات کر لیا تھا۔ شیخ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمہاری بہن کے معاملہ کی اطلاع دی ہے اور اس کی بھی جو تمہارے دلوں میں ہے اور جو کچھ ان مرغیوں کے پیٹ میں ہے۔ میں نے خدا تعالیٰ سے اجازت لی ہے کہ میں تم کو تمہارا جھگڑا بتا دوں اور تم کو ہلاکت سے بچاؤں۔ اس نے مجھے اجازت دی ہے۔

مقتول کا زندہ ہو جانا

وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم شیخ کے ساتھ ایک دفعہ نہر الملک کے دیہات میں گئے تو ہم نے دو بستیوں والوں کو دیکھا کہ تلواریں نکالے ہوئے لڑنے کو تیار ہیں۔ ان میں ایک مقتول پڑا ہے اور ہر ایک فریق اس کے قتل سے متہم ہوا ہے پھر شیخ آئے یہاں تک کہ مقتول کے سر پر کھڑے ہو گئے۔ اس کے سر کے بالوں کو پکڑ کر کہنے لگے اے خدا کے بندے تجھ کو کس نے قتل کیا؟ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور آنکھیں کھول دیں اور بزبان فصیح کہنے لگا جس کو تمام حاضرین نے سن لیا کہ مجھ کو فلاں بن فلاں نے قتل کیا ہے پھر ٹھنڈا ہو گیا جیسا کہ تھا اور پہلی حالت کی طرف لوٹ گیا۔

علوم کا سینوں میں واپس آنا

خبر دی ہم کو ابو محمد عبداللہ بن احمد بن علی قطفنی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ علی بن سلیمان نانبائی نے کہا کہ میں نے شیخ ابوالحسن جوسقی سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں زاہران میں سیّدی شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ کی مجلس سماع میں حاضر ہوا تھا۔ اس میں مشائخ وصلحاء، فقہاء، قراء کی ایک جماعت موجود تھی جب مشائخ کو سماع کا مزہ آیا (یعنی وجد میں ہوئے) تو فقہاء وقرأ نے اپنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اپنے دلوں میں انکار کیا۔ تب شیخ علی بن الہیتی نے ان فقہاء وقراء پر چکر لگایا۔ ان میں سے جب کسی پر کھڑے ہوکر دیکھتے تو وہ اپنے سینے سے تمام علم وقرآن کو مفقود پاتا۔ یہاں تک کہ ان کے اخیر تک پہنچے وہ سب چل دیئے اور ایک مہینہ ان کی یہ کیفیت رہی (یعنی محض بے علم بن گئے) پھر سب کے سب شیخ کی طرف آئے اور آپ کے پاؤں چومے آپ سے استغفار کرنے لگے تب شیخ نے ان کے لیے دستر خوان بچھوایا۔ انہوں نے کھانا کھایا شیخ نے بھی ان کے ساتھ کھایا اور ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک لقمہ کھلایا تب ان میں سے ہر ایک نے جو کچھ علم گم کیا تھا اس شیخ کے لقمہ سے سب پالیا پھر وہ خوشی خوشی گھروں کو لوٹ گئے۔

کھجوروں کا جھک جانا

راوی کہتا ہے کہ میں نے ایک دن آپ کو ایسے حال میں کہ میرے گمان میں آپ نے مجھے نہیں دیکھا۔ ایک کھجور کے نیچے جو میدان میں تھی بیٹھے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ کھجوروں سے بھر گئی اور جھک گئی ہیں اور...... یہاں تک کہ شیخ کے قریب آ گئی ہیں اور شیخ اس سے لے کر کھاتے ہیں۔ واللہ عراق میں ایک کھجور تک کسی درخت پر نہ تھی اور نہ وہ ان کے پھل کا وقت تھا۔ پھر آپ چل دیئے اور میں ان کے پیچھے اس جگہ گیا میں نے ایک کھجور پائی اور اس کو کھایا۔ واللہ میں نے دنیا کی کھجوروں میں سے اس جیسی کھجور نہ کھائی تھی۔

کنوئیں سے سونا، میوے اور پانی کا نکلنا

وہ کہتے ہیں کہ میں نے شیخ موصوف کو ایک دن ایک کنوئیں کے کنارہ پر دیکھا کہ ڈول پانی میں ڈالتے تھے کہ پانی سے وضو کریں ڈول نکالا تو اس میں سونا بھرا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے ربّ! میں تو پانی چاہتا ہوں جس سے وضو کروں پھر کنوئیں میں ڈول ڈالا اور دوبارہ نکالا تو ڈول میں میوے موجود تھے پھر کہا کہ اے ربّ! میں پانی چاہتا ہوں جس سے وضو کروں۔ پھر کنوئیں میں ڈول ڈالا تو اس دفعہ پانی نکلا۔ اس سے وضو کیا۔ پھر اپنا سر کنوئیں میں الٹایا تو اس کا پانی کنوئیں کے سرے تک آ گیا۔ یہاں تک کہ اس سے پیا حالانکہ بڑی رسی پڑی تھی۔

تر کھجوروں کا حصول

خبر دی ہم کو ابو محمد رجب دلائی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ عارف ابو محمد حارثی سے وہ کہتے

تھے کہ ہمارے شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ کی ایک عورت خدمت کیا کرتی تھی جس کا نام ریحانہ تھا۔ اس کا لقب ست البہا تھا وہ بیمار ہوئی جس میں وہ فوت ہوئی۔ شیخ سے کہنے لگی اے میرے سردار! میرا جی تر کھجور کو چاہتا ہے اس وقت زیران میں تر کھجور نہ تھی۔ قطفنا میں ایک مرد صالح تھا جس کا نام عبدالسلام قطفنی تھا۔ اس کے پاس کھجوریں تھیں جن پر تر کھجوریں تھیں جو کہ اوروں سے پیچھے پکتی ہیں۔ تب شیخ نے اپنا چہرہ قطفنا کی طرف کیا اور فرمایا اے عبدالسلام! ریحانہ کی طرف اپنی تر کھجوروں میں سے تر کھجوریں لا۔ اللہ تعالیٰ نے عبدالسلام کو شیخ کی آواز سنا دی۔ اس نے تر کھجوریں لیں اور زریران کی طرف سفر کیا اور ریحانہ کے سامنے لا کر ڈال دیں۔ اس نے وہ کھائیں بحالیکہ شیخ علی بن الہیتی اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ عبدالسلام نے اس نیک بخت سے کہا کہ اے سردارنی! تمہارے سامنے تو وہ چیز ہے کہ جوان کھجوروں سے بہتر ہے (یعنی جنت) اس نے کہا اے عبدالسلام! میں شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ کی خادم ہوں۔ پھر مجھ سے دنیا و آخرت کی شہوات سے کوئی چیز فوت ہو جائے؟ جا تو ضرور نصرانی ہوگا پھر تو وہ فوت ہو گئی اور عبدالسلام بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ اس نے راستہ میں چند نصاریٰ عورتیں دیکھیں جن میں سے ایک پر عاشق ہو گیا۔ اس سے نکاح کی درخواست کی اس نے کہا کہ تم عیسائی ہو جاؤ تو نکاح ہو سکتا ہے۔ وہ عیسائی ہو گیا اور اس کے پاس اس کے شہر میں ایک مدت رہا۔ اس کے تین لڑکے بالے ہوئے پھر سخت بیمار ہو گیا جس سے مرنے لگا۔ شیخ علی بن الہیتی سے عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں بھی ریحانہ کے غصہ کی وجہ سے اس پر غصہ تھا لیکن اب میں راضی ہو گیا ہوں۔ تم میرے پاس عبدالسلام کو لاؤ کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کا حشر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ ہو۔

شیخ نے شیخ عمر بزاز سے کہ وہ اس وقت ان کی زیارت کو آئے ہوئے تھے فرمایا کہ تم فلاں گاؤں میں جاؤ اور عبدالسلام سے ملو اُس پر ایک ٹھلیا پانی کی ڈال دو پھر اس کو میرے پاس لاؤ۔

تب شیخ عمر اس کی طرف گئے اس کو دیکھا کہ بہت بیمار ہے پھر اس پر ایک ٹھلیا پانی کی ڈال دی تو وہ جھٹ کھڑا ہو گیا اور اسلام لے آیا۔ اس کی بیوی بچے اور تمام اس کے گھر والے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

بھی مسلمان ہو گئے۔ اسی وقت بیماری سے اس کو شفا ہو گئی یہ لوگ سب مل کر شیخ علی بن الہیتی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شیخ عبدالسلام پر تمام نیکی کی باتیں لوٹ آئیں۔

شیخ رضی اللہ عنہ زریران میں رہتے تھے جو کہ نہرالملک کے پرگنہ میں سے ایک شہر ہے یہاں تک کہ وہیں ۵۶۴ھ میں انتقال فرمایا۔ ایک سوبیس سال سے زیادہ ان کی عمر ہو گئی تھی۔ اس میں دفن کئے گئے وہیں آپ کا مزار ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔

عراق کے شیخ

آپ خوبرو ظریف صاحب جمال تھے۔ دیہاتیوں کا سا سیاہ لباس پہنتے مکارم اخلاق و محاسن صفات جلائل المناقب کے جامع تھے۔ لوگوں سے زیادہ کریم بڑے سخی اور نہایت ایثار والے تھے۔ آپ کی عادات مشہور تھیں۔ آپ کے اصحاب بھی اسی طریق پر آپ کے نقش قدم پر چلتے تھے۔ رضی اللہ عنہم

زریران میں پہلے زا اس کے بعد راء مہملہ مکسورہ پھر یا اور اس کے بعد راء مہملہ اور سلف ونون ہے بروزن قفیزان

حضرت خضر علیہ السلام کا پیغام لانا

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن یحییٰ بن ابی القاسم ازجی نے کہا خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ ابوصالح نصراللہ نے کہا کہ میں نے بڑے بڑے مشائخ ابومحمد علی ادریس یعقوبی ابوالحسن جوسقی ابوالحفص عمر یزیدی سے سنا وہ سب کہتے تھے کہ ہمارے شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ جب شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی زیارت کا ارادہ کرتے تو زریران سے نکلتے ان کے ساتھ ان کے بڑے بڑے مرید ہوتے تھے اور جب بغداد شریف تک پہنچتے تو آپ ان کو حکم دیتے کہ تم سب دجلہ میں غسل کرو اور اکثر آپ بھی ان کے ساتھ غسل فرماتے پھر ان سے کہتے کہ اپنے دلوں کو پاک وصاف کرلو اپنے خطرات کی حفاظت کرو کیونکہ ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ سلطان کی خدمت میں حاضر ہوں جب بغداد میں داخل ہوتے تو لوگ ان سے ملتے اور ان کی طرف دوڑے آتے تو آپ ان سے کہتے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی طرف دوڑو جب شیخ کے مدرسہ کے دروازہ تک پہنچتے تو اپنے جوتے اتار لیتے اور کھڑے ہو جاتے تب شیخ رضی اللہ عنہ خود ان کو پکارتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E ISLAMIA ACADEMY

کہ برادر آؤ پھر داخل ہوتے اور شیخ کی طرف بیٹھ جاتے وہ دعا مانگتے تب شیخ عبدالقادر ان سے فرماتے کہ تم کس بات سے ڈرتے بحالیکہ تم عراق کے شیخ ہو۔

شیخ علی کہتے کہ اے میرے سردار! آپ سلطان ہیں مجھ کو اپنے خوف سے بے خوف کر دو جب آپ اپنے خوف سے مجھ کو مامون کردیں گے تو میں بے خوف ہو جاؤں گا۔ شیخ ان سے فرماتے کہ تم کو کوئی خوف نہیں۔

یہ حضرات کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم ان کی خدمت میں زریران میں حاضر ہوئے آپ کے سامنے صاحب دیوان وغیرہ لوگ تھے پھر آپ کے پاس ایک شیخ آئے اور ان کے کان میں کچھ چپکے سے کہا پھر چل دیئے تب شیخ کھڑے ہو گئے اور کمر باندھ لی اس وقت ان سے صاحب دیوان نے عرض کیا کہ اے میرے سردار! یہ کیا بات ہے؟

فرمایا کہ جب تمہارے پاس خلیفہ کا حکم آ جائے تو کیا کرو گے کہا کہ اے میرے سردار! جیسا کہ آپ نے کیا ہے میں کمر کو خوب مضبوط باندھوں پھر میں نہ ٹلوں جب تک کہ حکم خلیفہ بجا نہ لاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ بس یہی میرا حال ہے۔ مجھ کو خلیفہ کا حکم آیا مجھ پر ضرور ہے کہ جلد اس کی تعمیل کروں۔ اس نے کہا کہ اے میرے سردار! وہ خلیفہ کون ہے؟ فرمایا کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ اولیاء و مشائخ کے اس وقت خلیفہ اور اس زمانہ میں سلطان الوجود ہیں اور میرے پاس حضرت خضر علیہ السلام ان کا پیغام لے کر آئے کہ وہ مجھ سے دو بیل اپنے حمام کے لیے طلب کرتے ہیں۔

میں محمدی ہوں

خبر دی ہم کو ابو حفص عمر بن مزاحم نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن خفاف بغدادی نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ ابوالسعو د احمد بن ابی بکر حریمی عطار سے سنا وہ کہتے تھے کہ ایک دفعہ شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ ہمارے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے آئے تو ان کو سوتے ہوئے پایا۔ ہم نے ارادہ کیا کہ آپ کو جگا دیں تو ہم کو شیخ علی نے منع کیا اور کہا کہ واللہ واللہ واللہ میں گواہی دیتا ہوں۔ اللہ عزوجل کے نزدیک کہ حواریوں میں کوئی ان جیسا نہیں ہے اور شیخ عبدالقادر کی طرف اشارہ کیا جب آپ جاگے تو فرمایا کہ میں محمدی ہوں اور حواری عیسائی تھے پھر شیخ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عبدالقادر نے معارف میں بڑا کلام کیا۔ پھر شیخ علی نے کہا کہ شیخ کے بعد کوئی ایسا باقی نہیں کہ ایسا کلام کرے۔

لشکر کا الٹے پاؤں واپس جانا

خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ شیخ الشیوخ شمس الدین ابوعبداللہ محمد مقدسی نے کہا خبر دی ہم کو ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن عبداللہ منصوری نے کہا کہ میں نے بڑے شیخ ابوعمرو عثمان صریفینی سے سنا وہ کہتے تھے کہ ایک دفعہ شاہ عجم نے بڑے لشکر کے ساتھ بغداد کا قصد کیا اور اس دن خلیفہ اس کی لڑائی سے عاجز ہوا اور اپنے ملک کے زوال کا گمان کیا پھر وہ ہمارے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کے امر کی بابت استغاثہ کرتے ہوئے حاضر ہوا اور اس وقت اتفاقاً شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ بھی آپ کی خدمت میں موجود تھے تب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے شیخ علی بن الہیتی سے فرمایا کہ ان کو حکم دے دو کہ بغداد سے چلے جائیں انہوں نے کہا بہت اچھا پھر شیخ علی بن الہیتی نے اپنے خادم سے کہا کہ عجم کے لشکر کی طرف جاؤ اور اس کے اخیر تک پہنچو وہاں پر ایک کپڑے کو پاؤ گے جو کہ عصا پر اُٹھایا ہوا ہوگا جیسے خیمہ، اس کے نیچے تین شخص ہوں گے ان سے کہو کہ تم کو علی بن الہیتی کہتا ہے کہ بغداد سے چلے جاؤ اگر وہ یہ کہیں کہ ہم حکم کے ساتھ یہاں آئے ہیں تو ان سے کہہ دو کہ میں بھی تمہارے پاس حکم کے ساتھ آیا ہوں تب خادم آیا اور ان تینوں شخصوں تک پہنچا ان سے کہا کہ تم کو شیخ علی بن الہیتی فرماتے ہیں کہ بغداد سے چلے جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہاں پر حکم بغیر نہیں آئے۔ اس نے ان سے کہا کہ میں بھی تمہارے پاس حکم کے بغیر نہیں آیا۔

راوی کہتا ہے کہ ان میں سے ایک نے اپنا ہاتھ عصا کی طرف بڑھایا اور کپڑے کو لپیٹا اور عجم کی طرف چل دیئے۔ پھر دیکھا کہ تمام لشکر نے اپنے خیمے اتار لیے اور الٹے پاؤں واپس چلا گیا جدھر سے آیا تھا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ عراق کے بڑے مشائخ اور بڑے عارفین اور مقربین کے صدر ہیں صاحب احوال فاخرہ کرامات ظاہرہ، مقامات بلند افعال خارقہ، معارف جلیہ، حقائق روشنہ ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ان کا کشف جلی اور تصرف جاری احکام ولایت میں بڑی فراخی اور احوال میں مضبوط تمکین، ان کے قرب میں درجات بلند اور مقامات میں ان کا طور بلند تھا۔ وہ اس طریقہ کے ایک اوتاد اور بڑے عالم ہیں۔ سرداران محققین کے ائمہ میں سے ہیں۔ مفتیوں کے رئیس ہیں۔ وہ ان میں سے ایک ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے۔ موجودات میں تصرف دیا ہے ان کے ہاتھ پر کرامات کو ظاہر کیا ہے۔ موجودات کو ان کے لیے پلٹ دیا۔ مغیبات کے ساتھ ان کو بلایا۔ دلوں میں ان کی بڑی مقبولیت اور سینوں میں بڑی ہیبت ڈال دی ہے۔

وہ وہ شخص ہیں جنہوں نے کہا کہ میں اولیاء میں ایسا ہوں جس طرح کونج پرندوں میں ہوتی ہے۔ ان سے بڑی گردن والا ہوں اور یہ بھی انہوں نے کہا ہے کہ میرے جس مرید کی گردن پر گٹھڑی اور بوجھ ہو وہ میرے مونڈھے پر رکھ دے۔

ایک نیک بخت نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور ان کی بابت آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ حضرت قدس میں متکلمین میں سے ہیں۔

شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ ان کی بڑی تعریف کرتے تھے اور ان کی شان بڑھانے ان کی عزت کرنے کی وصیت کرتے۔ ان کے بارہ میں یہ کہا ہے کہ شیخ عبدالرحمٰن ایک مضبوط پہاڑ ہے جو حرکت نہیں کرتا۔

آپ فقیہ فاضل، فصیح ظریف شیخ کریم بڑے عارف زاہد محقق تھے۔ آپ طفسونج اور اس کے قریب علاقہ میں علم شریعت و حقیقت کا وعظ بڑی کرسی پر بیٹھ کر فرماتے تھے۔ ان کی خدمت میں مشائخ و فقہاء، حاضر ہوتے تھے۔ علماء کا لباس پہنتے تھے اور خچر پر سوار ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ طفسونج اور اس کے قریبی علاقہ میں مریدین صادقین کی تربیت ان تک پہنچی۔ ان کی خدمت میں بہت سے اکابر نے تخریج کی ہے۔ ایک جماعت اہل کرامت کی، ان کی مرید ہوئی۔ بہت سی مخلوق ان تک پہنچی ہے۔ ان کی بزرگی و عزت کا مشائخ و علماء وغیرہ نے اشارہ کیا۔ تمام شہروں سے ان کی زیارت کا قصد کیا گیا۔ معارف و تحقیق کی زبان سے کلام کرتے تھے۔ اس میں سے یہ ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شیخ عبدالرحمٰن کے ارشادات

آپ فرماتے ہیں: مراقبہ ایسے بندہ کا ہوتا ہے جو کہ خدا کی حفاظت کے ساتھ کرے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال و اخلاق و آداب میں تابع ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے احباب و خواص کو اس امر کے لیے خاص کر لیا ہے کہ ان کو ان کے کسی احوال میں ان کی طرف سپرد کرے اور نہ ان کے غیر کی طرف بلکہ ان کا معاملہ اپنے متعلق رکھے پس وہ اللہ تعالیٰ کا مراقبہ کرتے ہیں اور اسی سے سوال کرتے ہیں کہ وہ مراقبہ میں ان کی حفاظت کرے۔ مراقبہ حال قرب تک پہنچا دیتا ہے۔ اللہ عزوجل قریب ہے۔ اس کی طرف دل اسی قدر قریب ہیں جس قدر کہ وہ ان سے قریب ہے۔ پس وہ اپنے بندوں کے دلوں سے اس قدر قریب ہے جس قدر کہ وہ دیکھتا ہے کہ بندوں کے دل اس کے قریب ہیں۔ اب تو سوچ کہ وہ کس چیز سے تیرے دل کے قریب ہوتا ہے۔ حال قرب حال محبت کا مقتضی ہے اور محبت اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کے غنی وجلال عظمت علم قدرت کی طرف دیکھے پھر وہ شخص خوش ہے جو کہ اس کی محبت کی شراب کا پیالہ ہے اس مناجات کی نعمت کو چکھے اس کا دل محبت سے بھر جائے پھر وہ اللہ سبحانہٗ کی طرف خوشی کے مارے اڑے۔ اس کی طرف شوق کے مارے شیفتہ ہو پس اے وہ دیکھنے والے! جو کہ اپنے ربّ سے محبت کرتا ہے۔ اس کی محبت میں شیفتہ و بیمار ہے جس کو تسکین نہیں۔ اس کے سوا اور کسی سے الفت نہیں۔ سو وہ ایسا عاشق ہے کہ محبت کی نظر سے محبت کے علم کے فنا سے محبوب کی نظر کی طرف چلا گیا ہے۔ اس طرح سے کہ اس کا محبوب غیب میں تھا اور وہ محبت کے ساتھ نہ تھا۔ پھر جب عاشق اس نسبت کی طرف نکل جائے تو وہ عاشق بلا علت ہوگا۔ محبت ذکر کو چاہتی ہے اور عاشق ہمیشہ اپنے ربّ عزوجل کا ذکر کرتا ہے۔ اس کے ذکر نفسی میں خلل آتا ہے۔ یہاں تک کہ ربّ عزوجل کا ذکر اس پر غالب آتا ہے۔ ایسا ہو جاتا ہے جیسے کوئی اپنے نفس سے غافل ہو پھر اپنے نفس کے ذہول سے بھی غافل ہو جاتا ہے۔ اور اپنے ربّ کے ذکر کے غلبہ کی وجہ سے تمام محسوسات کو بھلا دیتا ہے۔ پھر کہا جاتا ہے کہ مذکورہ نظر میں داخل ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اپنے نفس سے فنا ہو گیا۔ کہا جاتا ہے اپنے ربّ کے پاس باقی رہا، کہا جاتا ہے کہ اپنے فنا سے بھی فنا ہو گیا، یعنی وہ اپنے نفس کی غفلت کے ذکر سے بوجہ غلبہ ذکر ربّ سے غافل ہو گیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ اس کے سوا اور کسی کو نہیں دیکھتا۔ یہاں پر پہنچ کر وہ اس کا ذکر کرتا ہے۔ ایسے حال میں کہ اس کے مشاہدہ سے غائب اپنے نفس سے اچکا ہوا ہو۔ اپنے آپ سے محو ہو۔ تمام فنا شدہ اور جب تک یہ حالت باقی ہے تو نہ تمیز ہے نہ اخلاص ہے نہ صدق ہے اور یہ جمع الجمع اور عین وجود ہے۔ یہی وہ وصول ہے کہ احوال تمیز و تکلیف کی طرف لوٹا تا ہے پھر ایک قسم کے پردہ کے ساتھ اس وصف سے پردہ میں ہو جاتا ہے تا کہ حق شرع پر قائم ہو جائے یہاں پر بڑے مغالطے پڑتے ہیں۔ محفوظ وہ شخص ہے کہ احکام شریعت کے ادا کی طرف رجوع کرے۔

یہ بھی آپ کا کلام ہے۔

کہ جو شخص دنیا کی طلب میں مشغول ہو وہ اس میں ذلت کے ساتھ مبتلا ہوتا ہے جو شخص اپنے نفس کے قبض سے اندھا ہوتا ہے وہ گمراہ ہو جاتا ہے جو زوال پذیر شے کے ساتھ زینت بناتا ہے وہ مغرور ہے۔

زیادہ نافع وہ علم ہے کہ جو احکام عبودیت کا علم ہو اور اعلیٰ علم معرفت توحید ہے تواضع کے ساتھ جبکہ واجبات و سنن کو قائم رکھے۔ بیکاری نقصان نہیں دیتی۔

تکبر کے ساتھ علم و عمل مستحب اور علم مقبول کو نتیجہ پیدا نہیں کرتا اگر وہ تجھے کھڑا کرے تو ثابت رہے گا اگر تو خود کھڑا ہوگا تو گر جائے گا۔ آپ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

حاضرنی القلب یعمره لست أنساه نازکره

وہ میرے دل میں حاضر ہے اور اس کو آباد کرتا ہے۔ میں اس کو نہیں بھلاتا اور یاد کرتا ہوں۔

ان یصلنی کنت فی راحة او جفانی ما اُغیره

اگر وہ مجھے ملائے تو میں آرام میں ہوتا ہوں۔ یا وہ مجھ پر ظلم کرتا ہے تو میں اس کو نہیں بدلتا۔

فهو مولائی أدل به وکما أرجوه احذره

پس وہ میرا مولا ہے کہ میں اس سے ناز کرتا ہوں اور جیسے اس کی امید کرتا ہوں اس سے ڈرتا بھی ہوں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سماع

ان سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے اپنی سرائے کے اندر طفسونج میں مجلس سماع قائم کی قوال نے یہ اشعار پڑھے تو حاضرین خوش ہوئے اور ان کو وجد نے ڈھانک لیا تو ان پر شیر آئے اور ان کے ساتھ مل گئے۔ ایک شخص فوت ہو گیا۔

شیخ عبدالرحمٰن کی کرامات

دست کا کمال

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابو محمد عبداللہ بن محمد بن احمد بن علی قرشی ازجی نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ عارف ابو طاہر خلیل بن شیخ بزرگ ابو العباس احمد بن علی صرصری نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی رضی اللہ عنہ عراق کے بڑے مشائخ میں سے تھے۔ ان کا ہاتھ مبارک تھا جس بیمار پر پھیرتے وہ اچھا ہو جاتا اور جس مادرزاد اندھے پر پھیرتے وہ بینا ہوتا جس گنٹھیا والے پر پھیرتے وہ چلنے لگتا۔ وہ مقبول الدعاء تھے جس کسی کام کے لیے دعا مانگتے وہ ہو جاتا۔

دعا سے کھجوروں میں برکت

میں ان کے پاس ایک دفعہ حاضر ہوا۔ ان کی خدمت میں ان کا ایک مرید حاضر ہوا اور ان سے کہنے لگا۔ اے میرے سردار! میری کھجوریں ہیں وہ گیارہ سال سے پھل نہیں دیتیں اور گائیں ہیں جو تین سال سے بچے نہیں جنتی۔ آپ ان کے لیے برکت کی دعا مانگیں۔ آپ نے اس کے لیے دعا مانگی تو اسی سال اس کی کھجوریں پھل لائیں اور وہ عراق کی عمدہ کھجوروں اور زیادہ پھل لانے والیوں سے ہو گئیں۔ اس کی گائیں، اسی ماہ میں جنیں حتیٰ کہ وہ اور لوگوں کی گائیوں سے بڑھ کر چوپائیوں والا اور بڑھ کر دودھ والا ہو گیا۔

آپ کے تصرف

آپ کا تصرف جاری اور فعل ظاہر تھا۔ بڑی ہیبت والے تھے میں ان کی خدمت میں ایک دن طفسونج میں تھا۔ آپ سے کہا گیا کہ فلاں شخص اور ان کے ایک مرید کا نام لیا جو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

دوسرے شہر میں تھا یہ کہتا ہے کہ جو آپ کو چیز دی گئی ہے وہ مجھے بھی دی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے مجھے دی ہے اس نے اس کو بھی دی ہے لیکن جیسے مجھ کو دی ہے اس کو نہیں دی۔

پھر فرمایا کہ میں اس کو ایک تیر پھینکتا ہوں۔ ایک گھڑی سر نیچے کیا۔ پھر فرمایا کہ میں نے اس کو تیر پھینکا ہے جو اس کو لگا ہے ابھی اور پھینکوں گا اور سر نیچے کیا۔ پھر فرمایا کہ میں نے ایک اور پتھر پھینکا ہے وہ بھی اس کو لگا ہے اور ابھی تیسرا تیر پھینکوں گا اگر وہ اس کو لگ گیا تو بے شک وہ دیا گیا جو مجھ کو دیا گیا ہے اور سر نیچے کیا۔ پھر فرمایا کہ بے شک وہ مر گیا لوگ جلدی دوڑے گئے تو اس کو اس کے شہر میں گھر میں مردہ پایا۔ میں نے اس پر نماز پڑھی۔

متکلم کو گونگا بنا دینا

وہ کہتا ہے کہ آپ نے ایک شخص سے ایک دن سنا کہ وہ شعر پڑھتا ہے اور ادھر موذن اذان دیتا ہے۔ آپ نے اس کو چپ رہنے کا حکم دیا تو وہ چپ نہ ہوا پھر آپ نے فرمایا کہ چپ رہو۔ پھر کلام نہ کر یہاں تک کہ میں تم کو حکم دوں پھر مرد گونگا ہو گیا۔ اس کو بولنے کی طاقت نہ رہی۔ تین دن تک اس کا یہی حال رہا۔ آخر وہ شیخ کی خدمت میں آیا تو بہ واستغفار کرنے لگا۔ آپ نے اس کو فرمایا کہ جاؤ وضو کر، اس نے وضو کیا تو کلام کرنے لگا۔

فرش سے لے کر عرش تک دیکھنا

وہ کہتے ہیں کہ ہمارے بعض نیک بخت اصحاب نے مجھ سے حکایت بیان کی کہ میں شیخ کے سامنے ایک دن حاضر تھا۔ آپ کے پاس ایک سرمہ دانی اور سلائی تھی جس کے ساتھ سرمہ لگایا کرتے تھے میں نے آپ سے درخواست کی کہ مجھ کو اپنے ہاتھ سے سرمہ لگا دیں۔ آپ نے ایک سلائی لگا کر مجھے دی تو مجھ کو بڑے بڑے امور دکھائی دینے لگے اور فرش سے لے کر عرش تک مجھ کو دکھائی دینے لگا۔

غیب کی باتیں

خبر دی ہم کو ابوالفتح نصر اللہ بن عبداللہ بن سلیمان انصاری واسطی نے کہا خبر دی ہم کو میرے ماموں شیخ نیک بخت ابونصر صالح بن ابوالمعالی بن حسن بن احمد انصاری طفسونجی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی غیب کی بہت سی باتیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بیان کیا کرتے تھے جس بات کی خبر دیتے ویسے ہی ہوتی جیسا کہ انہوں نے خبر دی تھی اگرچہ چالیس سال کے بعد کیوں نہ ہو۔اپنے مریدوں کو ان کے امور جزوی حالات بالتفصیل بیان کر دیا کرتے جب مرید کو خلوت میں بٹھاتے تو اس کو ہر دن طریق کی منازل میں سے ایک منزل میں اتارتے اس کے تمام احکام اس کے پانے سے پہلے اس کو بتلا دیتے پھر اس کو درجہ بدرجہ بڑھاتے۔یہاں تک کہ فرماتے کل تم اپنی مراد پالو گے جب وہ مقام وصول تک پہنچ جاتا تو اس سے فرماتے کہ یہ تیرا ربّ ہے اور تو ہے۔

وحشی جانوروں اور پرندوں کا تسبیح پڑھنا

وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں آپ کے ساتھ عراق کے ایک جنگل میں پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔شیخ نے فرمایا وہ خدا پاک ہے کہ وحشی جانور جنگلوں میں اس کی تسبیح کرتے ہیں۔اتنا کہنا تھا کہ بہت سے وحشی آ گئے جنہوں نے جنگل بھر دیا۔وہ اپنی بولیاں بولتے تھے اور عاشقانہ آوازیں نکالتے تھے۔شیر خرگوش اور ہرنوں سے مل گئے تھے۔ان میں سے بعض آئے اور آپ کے قدموں پر لوٹ گر گئے۔

پرندوں کا تسبیح کرنا

پھر آپ نے کہا پاک ہے وہ ذات جس کی تسبیح پرندے اپنے گھونسلوں میں جمع کرتے ہیں۔اتنے میں ہر ایک قسم کے پرندے آپ کے سر پر ہوا میں جمع ہو گئے جنہوں نے میدان بھر لیا اور وہ طرح طرح کی بولیاں بولتے۔طرح طرح کی آوازیں نکالتے تھے۔آپ کے قریب ہو گئے یہاں تک کہ آپ کے سر پر جھک پڑے۔

ہواؤں کا تسبیح کرنا

پھر کہا پاک ہے وہ ذات کہ جس کی تسبیح تیز ہوائیں کرتی ہیں پھر ہر طرف سے مختلف ہوائیں چلنے لگیں کہ ان میں سے اکثر میں نے کبھی دیکھی نہ تھیں اور نہ اس سے بڑھ کر نرم اور لطیف چلتی دیکھی تھیں۔اس کلام سے پہلے وہ نہ چلی تھیں۔

پہاڑوں کا تسبیح کرنا

پھر کہا پاک ہے وہ ذات کہ جس کی تسبیح اونچے پہاڑ کرتے ہیں تب وہ پہاڑ جس کے

نیچے آپ بیٹھے ہوئے تھے ہلنے لگا اور اس سے کئی پتھر نیچے گرے۔

شیخ رضی اللہ عنہ قبیلہ اسد سے تھے۔ آپ کا نام جہاں تک مجھے معلوم ہے حبیب تھا لیکن ان کو باطن میں کہا گیا کہ مرحبا عبدالرحمٰن تب سے آپ کا نام عبدالرحمٰن پڑ گیا۔ آپ طفسونج میں رہتے تھے جو کہ عراق میں ایک شہر ہے۔ وہیں آپ بڑی عمر میں فوت ہوئے اور وہیں ان کا مزار ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔ رضی اللہ عنہ

غوث الوریٰ کا ادب

خبر دی ہم کو ابوالفتح نصر اللہ بن عبداللہ بن سلیمان انصاری نے کہا خبر دی ہم کو میرے ماموں ابونصر صالح بن حسن طفسونجی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ اصیل ابوحفص عمر بن شیخ پیشواء ابومحمد عبدالرحمٰن طفسونجی سے وہ کہتے تھے کہ میرے والد جمعہ کے دن اپنے گھر سے نکلے تا کہ خچر پر سوار ہوں اور نماز جمعہ کے لیے جائیں پھر رکاب میں پاؤں رکھا اور نکال لیا اور ایک گھڑی زمین پر ٹھہر گئے پھر سوار ہوئے اور چلے جب نماز پڑھ چکے تو میں نے اس کا سبب پوچھا جواب دیا کہ شیخ عبدالقادر بغداد میں اس وقت اپنی خچر پر سوار ہونا چاہتے تھے اور جامع مسجد کو جانے کو تھے تب میں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ ادب کی وجہ سے سواری میں مجھے ان سے پیش قدمی نہیں چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے اہل زبان پر مقدم کیا ہے۔ ان کے مراتب پر ان کو فضیلت دی ہے ان کے حالات پر ان کو بزرگی دی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ ایک دن وہ سفر کے ارادہ پر نکلے۔ رکاب میں پاؤں رکھ کر نکال لیا اور اپنے گھر میں چلے گئے پھر میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو کہا کہ اے میرے فرزند! میں نے زمین میں کوئی جگہ نہ دیکھی کہ جس میں میرا قدم سما سکے پھر طفسونج سے نہ نکلے یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔

بوقت وصال فرزند کو وصیت

اور خبر دی ہم کو ابوالفتح واسطی نے اپنے ماموں ابونصر طفسونجی سے کہا کہ میں نے سنا ابوالحسن بن احمد طفسونجی سے وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی پر جب وقت نزع آیا تو ان کے فرزند نے ان سے کہا کہ مجھ کو وصیت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تجھ کو وصیت کرتا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہوں کہ شیخ عبدالقادر کی عزت کیجیو ان کے حکم کو مانیو۔ ان کی خدمت کو لازم کیجیو۔

جب وہ انتقال کر گئے تو ان کے فرزند شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بغداد آئے تو شیخ نے ان کی عزت کی اور اپنا خرقہ ان کو پہنایا اور اپنی صاحبزادی کا ان سے نکاح کر دیا۔

شیر کی آواز

وہ علماء کا لباس پہنتے تھے۔ وہ ایک دن شیخ عبدالقادر کے مدرسہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک فقیر عاشق آیا ان کے پاس بیٹھ گیا، ان کی آستین کو پلٹانے لگا اور کہنے لگا یہ آستین شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی کے فرزند کی نہیں یہ تو ابن ہبیرہ یعنی وزیر کی آستین ہے۔ تب وہ کھڑے ہوئے اپنے گھر کی طرف گئے اپنے کپڑے اتارے اور ٹاٹ پہن لیا۔ بغداد سے نکل گئے اور کسی کو ان کی خبر نہ ہوئی کہ کدھر گئے پھر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے کچھ مدت کے بعد اپنے اصحاب میں سے دو مریدوں کو کہا کہ تم عبادان کی طرف جاؤ۔ تم اس میں شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی کے فرزند کو پاؤ گے۔ جب تمہاری نظر اُس پر پڑے تو وہ تمہارا معتقد ہو جائے گا اس کو میرے پاس لے آؤ۔

جب دونوں عبادان میں پہنچے اُن کی بابت وہاں کے ایک رہنے والے سے پوچھا جو کہ دریا کے کنارے پر رہتے تھے۔ اس نے کہا کہ وہ ہر روز دریا کی طرف آتا ہے اور وضو کرتا ہے۔ اس کی آواز شیر کی آواز ہوتی ہے۔ قریب ہے کہ دریا اس کی ہیبت سے بے قرار ہو جائے۔ ہم تھوڑی دیر ٹھہرے تھے کہ اسی طرز پر وہ آئے جب انہوں نے دیکھا تو کہنے لگے کہ تم نے مجھے اس شخص کا قیدی بنا دیا ہے جس نے تم کو بھیجا ہے۔ ان دونوں نے کہا کہ شیخ عبدالقادر کی بات مانو۔ اس نے کہا بسر وچشم وہ دونوں چلتے تھے اور وہ ان کے پیچھے چلتا تھا۔ جب چلتے تھے تو چلتا تھا اور جب وہ بیٹھتے تھے وہ بھی بیٹھتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کو بغداد میں لے آئے پھر وہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے سامنے سر جھکا کر ادب سے بیٹھ گیا۔ شیخ نے اس کا ٹاٹ اتار دیا اور اس کے کپڑے ان کو پہنا دیئے اور ان کی بیوی کے پاس پہنچا دیا۔ رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الشیخ بقا بن بطو رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ عراق کے بڑے مشائخ اور بڑے عارفین و بڑے صدیقین میں سے ہیں۔ صاحب، احوال نفیسہ مقاماتِ جلیلہ کرامات روشنہ افعالِ خارقہ معارف روشنہ حقائق علیہ، اشارات لطیفہ معارف شریفہ تھے تمکین میں ان کا مکان عالی اور قرب میں مقام بلند کشف میں لمبا ہاتھ تصریف میں مضبوط قدم ہے۔

وہ اس طریق کے ایک رکن اس شان کے اوتاد ان کے سرداروں کے صدر ان کے اماموں کے سرداران کے علماء کے نشان ہیں۔

وہ ان میں سے ایک ہیں کہ جن کو خدا تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے اور عالم میں تصرف دیا ہے۔ احوال میں قدرت دی ہے۔ آنے والی چیزوں کو ان کے لیے خرق کیا ہے۔ موجودات کو ان کے لیے بدلہ دیا ہے۔ ان کے لیے بڑی پوری مقبولیت اور دلوں میں بڑی ہیبت دی ہے۔ وہ ان چاروں میں سے ایک ہیں جن کا نام براۃ رکھا گیا ہے جس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔

شیخ محی الدین شیخ الاسلام عبدالقادر رضی اللہ عنہ ان کی بڑی تعریف کیا کرتے تھے۔ ان کی شان کو بڑھاتے تھے اور فرمایا تمام مشائخ کو ناپ کر دیا گیا ہے مگر شیخ بقا بن بطو کو کیونکر ان کو بغیر ناپ دیا گیا ہے۔ نہر الملک اور اس کے آس پاس زہد علم الاحوال موارد صادقین کی مشکلات کا کشف ان تک منتہی ہوا ہے۔ بہت سے صلحاء ان کے شاگرد تھے۔ مشائخ و علماء وغیرہ ان کی عزت کرتے تھے۔ ہر شہر سے ان کی زیارت و نذروں کا قصد کیا جاتا تھا۔ شیخ ابوزکریا یحییٰ بن یوسف صرصری رحمہ اللہ عنہ نے اپنے قصیدہ میں ان کا ذکر کیا ہے جس کا اول یہ ہے۔

هذا لتهامة تا حبس غير متهم ۔۔ واعلم بان الهوى عن نمية العلم

وقد كسوت بقاء خلعة جمعت ۔۔ له بذ الشهر فضلاً غير منعزم

تو ممه زمر النزوار طا لبه ۔۔ لما رفعت له فى الناس من علم

وقد حللت بمعناه على ثقة ۔۔ من صدق و عدك فى الانباء والحكم

آپ کا اہل حقائق کی زبان پر بلند کلام ہے اس میں سے یہ ہے۔

شیخ بقا کے ارشادات

فقر کیا ہے؟

فقر یہ ہے کہ علائق سے دل کو علیحدہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ مستقل کرنا جائیداد سے علیحدہ ہو جانا، فقر کے اوصاف میں سے ایک وصف ہے کیونکہ وہ شغل اور قطع ہیں جب ان سے بندہ سکون کرتا ہے اور جب املاک کے دینے کے وقت تنہا ہو جائے اور اسباب کے وجود عدم سے اس کا حلال متغیر نہ ہو قوت میں ضعف میں نہ سکون میں نہ حرکت میں اور اس میں ہلاکتیں اثر نہ کریں تب اس کا فقر صحیح ہو گا وہ آزاد ہو گا۔ اس کو اسباب قید نہ کریں گے ان کا وجود اس کو حرکت نہ دے گا۔ ان کا عدم اس کو نہ ڈرائے گا۔

اگر وہ مالک ہوا تو گویا کہ مالک نہیں اگر مالک نہیں ہوا تو گویا مالک ہوا پس وہ دنیا اور آخرت میں اپنے نفس کے لیے نہ مقام دیکھتا ہے نہ قدر اور جیسا کہ نہیں دیکھتا طلب نہیں کرتا اور جیسا طلب نہیں کرتا آرزو نہیں کرتا۔ وہ اس کے ساتھ مستقل ہے۔ قائم بلا طمع ہے رد سے گرتا نہیں اور قبول سے اٹھتا نہیں بجز اس کے کہ اس کا اعتقاد اپنے طریق میں غیر پر فضیلت کا ہوتا ہے۔ یہ بلند مقام ہے امر اس میں باریک ہے اور اپنے فقر میں صادق نہیں ہوتا اور جب تک فقر سے فقر کے لیے فقر کے شہود سے نفی کرنے کے ساتھ نہ نکل جائے اپنے فقر میں صادق نہیں ہوتا۔

فقیر صادق کی تعریف وہ ہے کہ جو اللہ سبحانہ نے فرمائی ہے کہ جو لوگ اپنے نفس کے بخل سے بچائے گئے وہ فلاح پانے والے ہیں۔

اس کی صفت وہ ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمائی کہ وہ اپنے نفسوں پر (اوروں کو) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان کو خود احتیاج ہو"۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "تاکہ تم فوت شدہ چیزوں پر افسوس نہ کھاؤ اور جو تم کو ملا اس پر خوش نہ ہو"۔

اپنے نفس سے لوگوں سے انصاف کر اور نصیحت [illegible] قبول کر [illegible] کیا جائے گا۔

جو شخص اپنے دل میں کوئی جھڑکنے والا نہ پائے تو وہ خراب ہے۔ جب دل شہوات سے تسلی پائے تو وہ تندرست ہے۔

جو شخص اپنے نفس پر اللہ تعالیٰ سے مدد نہیں مانگتا تو نفس کو پچھاڑے گا اور جو شخص کہ مبتدیوں کے آداب پر قائم نہیں تو اس کو منتہیوں کے مقامات کا دعویٰ کیسے درست ہے۔

شیخ بقا کی کرامات

نگاہِ ہیبت کا اثر

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن یحییٰ بن ابی القاسم ازجی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابوالفتح بن احمد دقوقی خادم شیخ بزرگ عارف دانا ابوزکریا یحییٰ بن محمد دوری مرتعش رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ یحییٰ سے ان کے رعشہ کی نسبت دریافت کیا کہ کیا یہ مرض ہے یا اس کا کوئی سبب ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک دن ہوا پر اڑا جا رہا تھا۔ شیخ بقا بن بطو رضی اللہ عنہ کے گاؤں پر سے گزرا تو ایک شخص کو کوڑے پر بیٹھا ہوا دیکھا۔ میں نے کہا اے شخص! جو کہ کوڑے پر بیٹھا ہوا ہے یہاں سے اٹھ کیونکہ کوڑوں پر وہی بیٹھتا ہے جس کو صدور مراتب کا مرتبہ حاصل ہو تب اس شخص نے اپنا سر اوپر کو اٹھایا اور میری طرف دیکھا تو وہ شیخ بقا نکلے اور مجھے ان کی ہیبت و نگاہ سے رعشہ پڑ گیا۔

جو گزر گیا وہ لوٹتا نہیں

وہ کہتے ہیں کہ ایک دن شیخ بقا کرامات اولیاء کا بیان کر رہے تھے اور آپ کے پاس ایک شخص صاحب احوال و کشف بیٹھا ہوا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ ہمارے زمانہ میں بعض ایسے شخص ہیں کہ اگر کنوئیں سے پانی نکالے تو ڈول میں اس کے لیے سونا نکل آئے اور جب کسی طرف متوجہ ہو تو اس کو سونا دیکھے اور جب کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے تو کعبہ کو اپنے سامنے دیکھے اور اس شخص کا یہی حال تھا تب اس کی طرف شیخ بقاء نے دیکھا پھر سر نیچے کر لیا تو اس کا تمام حال جاتا رہا اور جو اس کو مشاہدہ ہوتا تھا یا وہ پاتا تھا سب چھپ گیا تب وہ شیخ کی طرف استغفار کرتا ہوا آیا تو شیخ نے فرمایا کہ جو گزر گیا وہ نہیں لوٹتا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فقہاء کا معافی مانگنا

راوی کہتا ہے کہ تین فقہاء آپ کے ملنے کو آئے اور آپ کے پیچھے انہوں نے عشاء کی نماز پڑھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس قسم کی قرأت نہ پڑھی جیسے کہ فقہا چاہتے تھے۔ ان کا شیخ کے بارے میں بدگمان ہوا۔ رات کو ایک گوشہ میں پڑ کر سور ہے تینوں رات کو جنبی ہو گئے۔ حجرہ کے دروازہ پر جو نہر تھی۔ اس کی طرف نکلے اور اس میں نہانے کے لیے اترے تب ایک بڑا شیر آیا اور ان کے کپڑوں کو پکڑ لیا وہ رات بھی سردی کی تھی۔ انہوں نے اپنے مرنے کا یقین کر لیا۔

پھر شیخ اپنے حجرہ سے نکلے تو شیر آ کر آپ کے پاؤں پر لوٹنے لگا شیخ اس کو اپنی آستین سے مارنے لگے اور اس سے کہا کہ تو ہمارے مہمانوں کے کیوں درپے ہوا کرتا ہے۔ اگر چہ وہ ہم سے بدگمان ہوں پھر شیر تو چلا گیا اور فقہا پانی سے نکلے اور آپ سے معافی مانگنے لگے۔ آپ نے ان سے کہا کہ تم نے اپنی زبانوں کی اصلاح کی ہے اور ہم نے اپنے دلوں کو درست کیا ہے۔

آگ کا بجھ جانا

خبر دی ہم کو ابو محمد خلیل بن صالح بن یوسف بن علی زریرانی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالمحاسن فضل اللہ بن امام ابوبکر عبدالرزاق نے کہا کہ میں نے شیخ بزرگ ابو محمد علی بن ابی ادریس یعقوبی سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ بقا بن بطو رضی اللہ عنہ کے گاؤں میں ہولناک آگ لگ گئی اور وہ اس کے تمام اطراف میں پھیل گئی اور اڑ گئی۔ تب شیخ بقا آگ اور ان مواضع کے درمیان کھڑے ہو گئے کہ جہاں ابھی نہ لگی تھی اور فرمایا کہ اے آگ مبارکہ یہاں تک رہو اور بجھ جا پس وہیں اس وقت بجھ گئی۔

بادل کا زمین کو سیراب کرنا

راوی کہتا ہے کہ ایک دن آپ اپنی زمین کو پانی دینے کے لیے نکلے۔ اس وقت آپ کے پاس کوئی آدمی آپ کے مریدین میں سے نہ تھا۔ آپ میں ضعف کی وجہ سے اتنی طاقت نہ تھی کہ نہر سے پانی کو اپنی زمین کی طرف پھیریں۔ آپ نے خلا کی طرف دیکھا۔ اس میں حالانکہ کوئی بادل نہ تھا لیکن ایک بادل مغرب کی جانب سے آیا۔ یہاں تک کہ آ کر ان کے سر پر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کھڑا ہو گیا اور خاص ان کی زمین پر برسنے لگا اور یہ حال ہوا کہ جس زمین کا ٹکڑا پانی کا محتاج ہوتا آپ پھرتے بادل اسی کی طرف جا کر اس کو سیراب کر دیتا کہ جب آپ کی تمام سرزمین سیراب ہو گئی اور آپ بیٹھ گئے تو بادل بھی چلا گیا اور بارش موقوف ہو گئی۔

لشکر کا لہو و سرکشی سے تائب ہونا

وہ کہتے ہیں کہ ایک دن آپ نہر الملک کے کنارہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک کشتی گزری جس میں لشکر تھا اور ان کے ساتھ شراب میوے آراستہ عورتیں بچے اور گانے والے تھے۔ وہ نہایت لہو و سرکشی میں جا رہے تھے۔ شیخ بقا نے ملاح سے کہا کہ خدا سے ڈر اور کشتی کو جنگل کی طرف لا۔ انہوں نے آپ کی بات پر توجہ نہ کی پھر آپ نے فرمایا اے نہر مسخر ان بدکاروں کو پکڑ تب تو پانی ان پر چڑھ گیا حتیٰ کہ کشتی تک پہنچ گیا اور لگے ڈوبنے پھر وہ سب شیخ کے سامنے چلانے لگے اور علانیہ توبہ کا اظہار کیا پھر پانی اپنے حال پر آ گیا اور ان کی توبہ اچھی ہو گئی۔ اس کے بعد وہ اکثر شیخ رضی اللہ عنہ کی زیارت کو حاضر ہوا کرتے۔

آپ باب نوس میں رہتے تھے جو کہ نہر الملک کا ایک گاؤں ہے۔ آپ نے وہیں قریب ۵۵۳ھ کے انتقال فرمایا۔ آپ کی عمر قریباً ۸۰ سال کی ہو گئی تھی۔ آپ کی قبر وہیں ہے جس کی علانیہ زیارت کی جاتی ہے۔ آپ بڑے کریم بڑے بزرگ خوبصورت تھے۔ اخلاق میں بڑے شریف تھے خوبیوں میں بڑے کریم تھے۔ رضی اللہ عنہ اور بطوبا کی فتح اور طا کی تشدید اور ضمہ اس کے بعد واؤ ساکن بروزن مدو و شدا اور نوس نون مضمومہ اور واؤ ساکنہ اور سین مہملہ کے ساتھ ہے۔

ہیبت غوث الوریٰ

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن ازدمر محمدی ہمدانی نے کہا خبر دی ہم کو فقیہ ابو عبداللہ محمد بن علی بن عبدالرحمٰن باسری حنبلی نے کہا میں نے سنا شیخ اصیل ابوبکر احمد بن شیخ ابوالغنائم اسحاق بن بطو نہر الملکی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ میرے بھائی شیخ بقا کی زیارت کرتے تھے اور شیخ عبدالقادر ان کی ہیبت سے کانپتے تھے اور خون ڈالتے تھے پھر ایک سال کے بعد میرے بھائی شیخ عبدالقادر کی زیارت کو جاتے تھے تو میرے بھائی شیخ عبدالقادر کی ہیبت سے کانپتے تھے اور خون ڈالتے تھے اور یہ خدا کا فضل ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

خبر دی ہم کو ابوالمعالی صالح بن یوسف عجلان غسانی قطفنی نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابو محمد عبداللطیف مشہور بہ مطرز نے خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابو محمد عبدالغنی بن ابی بکر بن نقطہ نے کہا کہ میں نے سنا اپنے شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی سے وہ کہتے تھے کہ شیخ بقا بن بطو اور شیخ علی بن الہیتی شیخ ابو سعد قیلوی رضی اللہ عنہم شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مدرسہ کی طرف آتے تھے۔ ان کے دروازہ پر جھاڑو دیا کرتے تھے اور چھڑکاؤ کرتے تھے ان کی خدمت میں بغیر اذن کے نہ جاتے اور جب ان کی خدمت میں جاتے تو آپ ان سے کہتے بیٹھ جاؤ وہ کہتے کہ کیا ہمارے لیے امان ہے تو آپ فرماتے کہ ہاں امن ہے۔ پھر وہ سب ادب کے ساتھ بیٹھ جاتے اور جو ان میں سے حاضر ہوتا اور شیخ سوار ہوتے تو وہ غاشیہ (زین پوش' پالان) آپ کے سامنے لا دیتا اور چند قدم شیخ کے ساتھ چلتا۔ آپ ان کو اس کام سے منع فرماتے۔ تو وہ کہتے کہ ان باتوں سے ہم خدا کی طرف تقرب چاہتے ہیں۔

چوکھٹ کو چومنا

راوی کہتا ہے کہ میں اکثر عراق کے ان مشائخ کو دیکھا کرتا تھا جو کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے معاصر تھے۔ جب مدرسہ کے دروازہ پر یا سرائے کے دروازہ پر پہنچتے تو چوکھٹ کو چومتے اور بغداد کے اکابر سے جو میں نے اس مطلب میں سنا ہے یہ شعر ہیں۔

تزاحم تیجان الملوك ببابه ویکثرنی وقت السلام از دحامها

بادشاہوں کے تاج اس کے دروازے پر ہجوم کرتے ہیں۔ سلام کے وقت ان کا ہجوم بہت ہوتا ہے۔

اذا عاینته من بعید ترجلت وان هی لم تفعل ترجل هامها

جب کہ اس کو دور سے دیکھتے ہیں تو پیادہ پا ہو جاتے ہیں اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان کے پیر پیادہ پا ہو جاتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

شیخ ابو سعد قیلوی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ عراق کے مشہور مشائخ اور بڑے عارفین اور ائمہ محققین میں سے ہیں۔ صاحب انفاس صادقہ افعال خارقہ احوال فاخرہ کرامات ظاہرہ حقائق روشنہ معارف عالیہ صاحب فتح روشن ومقام نگہداشت وکشف جلی وسر روشن تھے۔ قرب میں ان کا مرتبہ عالی تھا۔ بلندی میں ان کا مکان مضبوط تھا۔ تصریف میں ان کا لمبا ہاتھ تھا۔ بزرگ اخلاق اور عمدہ صفات میں ان کا ہاتھ روشن تھا۔ وہ ان چاروں میں سے ایک ہیں جن کا نام براۃ ہے وہ معتبرین فقہاء اور مفتی علماء میں سے ایک ہیں۔ اپنے شہر اور اس کے آس پاس کے مفتی تھے۔ وہ اس شان کے ایک اوتاد ان کے سادات کے رکن ان کے صدر تھے جن کی طرف لوگ کھچے آتے ہیں ان کے بڑے عالم تھے۔ وہ حل مشکلات واحوال وکشف خفیات موارد میں مضبوط ذمہ دار تھے۔ ان کی طرف زہد معرفت مریدین کی تربیت قیلویہ اور اس کے متصل علاقہ میں منتہیٰ ہوئی۔ ان کی برصحبت میں بڑے بڑے اکابر نے تخریج کی ہے جیسے شیخ ابوالحسن علی قرشی اور شیخ ابوعبداللہ محمد بن احمد مدینی شیخ خلیفہ بن موسیٰ شیخ مبارک بن علی حمیلی شیخ محمد بن علی فیدی وغیرہم رضی اللہ عنہم بڑے بڑے بزرگ ان کے شاگرد ہوئے۔ جم غفیر صلحاء کا ان کی طرف منسوب ہوا۔ ان کی بزرگی و احترام پر اجماع منعقد ہوا ہے۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے مخلوق کی طرف ظاہر کیا اور ان کے دلوں میں ان کی مقبولیت تام اور ہیبت عظیمہ ڈال دی تھی۔ ان کے وجود میں اللہ تعالیٰ نے تصرف دیا تھا ان کو مغیبات کے ساتھ بلایا تھا۔ ان کے ہاتھ پر خرق عادات کیا تھا۔ اہل طریق کے لیے ان کو حجت وامام بنایا تھا۔ قیلویہ میں بڑی بلند کرسی پر بیٹھ کر علوم شرائع وحقائق کو بیان کرتے تھے۔ ان کی مجلس میں مشائخ وعلماء حاضر ہوا کرتے تھے۔ اس امر کی ریاست وجلالت ان تک منتہی ہوئی۔ ان کی زیارت ونذروں کو قصد کیا گیا۔ علوم حقائق میں ان کا بلند کلام تھا۔ اس میں سے یہ ہے۔

شیخ ابوسعید کے ارشادات

فقیر کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا اور کوئی شے اس کی مالک نہیں ہوتی۔ اس کا دل ہر میل سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پاک ہوتا ہے۔ ہر ایک کے لیے اس کا سینہ صحیح و سالم ہوتا ہے۔ اس کا نفس سخاوت و ایثار کی جوانمردی کرتا ہے اور تصوف ایسے لوگوں کے لیے ہے کہ دیئے گئے حتیٰ کہ فراخی کرنے لگے اور منع کئے گئے وصل میں حتیٰ کہ گم ہو گئے پھر اس کے اسرار قرب کے ساتھ پکارے گئے تو انہوں نے کہا لبیک (یعنی خداوند ہم حاضر ہیں)

تصوف کا معنی

تصوف کا معنی یہ ہے کہ اپنے غیر سے بیزاری ماسویٰ سے تخلیہ حسن ارادہ ہر ایک روشن و خلق میں داخل ہونا اور ہر نکمے وصف سے نکل جانا مراقبہ احوال ہر سانس میں لزوم ادب خدا کی طرف نظر مٹا اور تکلف کو دور کرنے کے ساتھ متوجہ ہونا، توکل یہ ہے کہ مضمون پر بھروسہ کرنا، احکام بجا لانا، دل کی مراعات دونوں جہاں سے علیحدگی حق و صدق سے چمٹنا، وجد کے اشارات کے ساتھ لوگوں سے چھپنا شائل قصہ کے ساتھ موجودات سے خفیہ رہنا ہے۔

توحید

توحید یہ ہے کہ ایسی ذات کے مشاہدہ سے جو کہ ہر نقص سے پاک ہے۔ موجودات سے چشم پوشی کرنا، عارف وحدانی الذات ہے جس کو کوئی قبول نہیں کرتا، نہ وہ کسی کو قبول کرتا ہے، تمام احوال کی بناء تین خصلتوں پر ہے۔ (۱) فقر و احتیاج سے تمسک (۲) سخاوت و ایثار کی عادت (۳) تعرض و اختیار کر چھوڑ دینا۔

صادق و کاذب کی علامت

اپنے طریقہ میں صادق کی یہ علامت ہے کہ غنی کے بعد محتاج ہو جائے۔ عزت کے بعد ذلیل ہو، شہرت کے بعد مخفی ہو جائے، اپنے دعویٰ میں جھوٹے کی علامت یہ ہے کہ فقر کے بعد مستغنی ہو۔ ذلت کے بعد عزیز ہو، خفا کے بعد مشہور ہو اور جب تو کسی شخص کو دیکھے کہ طمع کی زیادتی کو ادب کو اخلاص حق سے نکلنے کو شطح (شریعت کے خلاف بکواس، بے حیائی) اور برائیوں سے لذت حاصل کرنے کو اچھا خواہش کی اتباع کو ابتلا دنیا کی طرف کرنے کو وصول بدخلقی کو صولت بخل کو بہادری، سوال کرنے کو عمل کہتا ہے تو اس نے بے شک ارکان طریق کو گرا دیا اس کے آثار کو مٹا دیا۔ اس کے راستوں کو بدل دیا۔ اس کے معانی کو متغیر کر دیا۔ اللہ عزوجل کی نظر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سے گر گیا اور آپ ان اشعار کو پڑھا کرتے تھے۔

لی حبیب ازور فی الخلوات حاضر غائب عن اللحضات

میرا ایک حبیب ہے کہ جس کی میں خلوتوں میں زیارت کرتا ہوں۔ وہ حاضر ہے اور اشارات سے غائب ہے۔

ماترانی أصغی الیہ بسری کی ادعی ما یقول من کلمات

مجھے تونہیں دیکھتا کہ اس کی طرف اپنے باطن سے کان لگاؤں تا کہ میں اس کے کلمات جو کہتا ہے یاد رکھوں۔

حاضر غائب قریب بعید وھو لم تحوہ رسوم الصفات

وہ حاضر ہے۔ غائب ہے قریب سے بعید ہے اور اس کو رسوم صفات گھیرتی ہیں۔

ھؤ ادنی من الضمیر الی الواھم واخفی من لائح الخطرات

وہ دل سے وہم کی طرف زیادہ قریب ہے اور خطرات کے اشارہ سے زیادہ مخفی ہے۔

شیخ ابو سعید کی کرامات

بیمار کو تندرست اور تندرست کو بیمار کر دیا

خبر دی ہم کو ابوالفتح عبدالحمید بن معالی بن عبداللہ صرصری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ اصیلی ابوالحفص عمر بن شیخ بزرگ ابوالخیر سعید بن شیخ پیشواء ابو سعد قیلوی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میرے والد رضی اللہ عنہ ایک دن قیلویہ میں کرسی پر بیٹھ کر وعظ کر رہے تھے۔ اتنے میں آپ کے پاس دو صندوق (یا ٹوکرے) جن پر مہر لگی ہوئی تھی۔ لائے گئے آپ نے قطع کلام کر کے ان لوگوں کو جو لائے تھے۔ فرمایا کہ تم رافضی ہو تم اس لیے لائے ہو کہ میرا امتحان کرو کہ ان میں کیا چیز ہے۔ پھر آپ اتر آئے اور ان میں سے ایک کو کھولا تو اس میں ایک لڑکا تھا جس کو گنٹھیا تھا پھر آپ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور کہا کھڑا ہو جا وہ کھڑا ہو کر پھرنے لگا پھر دوسرے کو کھولا اور ایک تندرست تھا۔ وہ کھڑا ہونے لگا تو آپ نے اس کے سر کے بالوں کو پکڑ کر فرمایا کہ بیٹھ۔ اس کو گنٹھیا ہو گیا پھر وہ جماعت سب آپ کے ہاتھ پر رفض سے تائب ہوئی اور قسم کھانے لگے کہ ان کا حال سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہ جانتا تھا۔ راوی کہتا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہے کہ بعض لوگوں نے آپ کو دعوت کے لیے بلایا۔ آپ اس طرف گئے آپ کے ساتھ کچھ لوگ تھے ان میں سے ایک میں بھی تھا۔ تب ہمارے سامنے بہت سا کھانا ہر ایک قسم کا رکھا گیا۔ میرے والد نے ہم کو منع کیا کہ مت کھاؤ۔ پھر میرے والد نے وہ تمام کھانا کھالیا جب وہ لوٹے تو ہم ساتھ تھے اور جب قیلویہ میں پہنچے تو آپ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے میں نے تم کو اس کھانے سے اس لیے منع کیا تھا کہ وہ کھانا حرام تھا پھر آپ نے سانس لیا اور ان کے منہ یا ناک سے ایک بڑا دھواں ستون کی طرح نکلا اور اوپر کو چڑھ گیا۔ یہاں تک کہ ہماری آنکھوں سے غائب ہو گیا کہا کہ پھر آپ کے ناک یا منہ سے ایک ستون آگ کا نکلا اوپر کو چڑھ گیا یہاں تک کہ نظر سے غائب ہو گیا۔ آپ نے کہا کہ یہ جو تم دیکھتے ہو وہی کھانا تھا جو کہ میں نے کھایا تھا۔

پتھر کا ٹکڑے ہو جانا

خبر دی ہم کو فقیہ نیک بخت ابوالفضل غانم بن احمد بن محمد بن علی علثی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ امام ابوالفضل اسحاق بن احمد بن غانم علثی نے کہا میں نے سنا شیخ عارف ابو محمد طلحہ بن مظفر علثی سے وہ کہتے تھے کہ ابوسعد قیلوی رضی اللہ عنہ بڑے مشائخ اور صاحب خرق عادت تھے جس امر کی دعا کرتے وہ ہو جاتا اور جس مریض کی عیادت کرتے اگر اس کی عمر ہوتی تو اسی دن اچھا ہو جاتا جس دل خراب کی طرف دیکھتے وہ آباد ہو جاتا اور جس آباد دل کی طرف غضب کی نگاہ سے دیکھتے تو وہ خراب ہو جاتا۔ میں ان کے ساتھ ایک دن زوال کے وقت قیلویہ کے میدان میں تھا پھر آپ ایک پتھر پر چڑھ گئے اور اذان دی جب اللہ اکبر کہا تو اس پتھر کے پانچ ٹکڑے ہو گئے اور یوں خیال آتا تھا کہ ان کی تکبیر کی ہیبت سے زمین کانپ اٹھے گی۔

ترش انار کا میٹھا ہو جانا

ایک دن میں آپ کی خدمت میں قیلویہ میں تھا۔ ان کی طرف انار کچھ میٹھے اور کچھ کھٹے تحفہ میں آئے۔ آپ نے حاضرین پر ان کو تقسیم کر دیا۔ مجھے بھی ایک دیا جب میں نے توڑا۔ تو وہ بہت کھٹا تھا۔ میں نے دل میں کہا کاش میٹھا ہوتا تو اچھا تھا تب شیخ نے مجھے فرمایا کہ مجھ کو دو میں نے وہ آپ کو دے دیا۔ آپ نے اس کو اپنے ہاتھ میں ادھر ادھر پلٹایا اور اس میں سے کھایا اور فرمایا کہ یہ تو میٹھا ہے جب میں نے چکھا تو وہ نہایت شیریں تھا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ایک اور کرامت

خبر دی ہم کو ابو محمد حسن بن قاضی ابن عمران موسیٰ المخزومی صوفی نے کہا کہ میں نے شیخ عارف ابوالحسن علی قرشی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے سردار شیخ ابوسعد قیلوی رضی اللہ عنہ ایک دن قضائے حاجت کے لیے نکلے اور میں ان کے پیچھے لوٹا پانی کا بھرا ہوا لے کر نکلا۔ اتنے میں میرے پاس سے لوٹا گرا اور ٹوٹ گیا۔ اس کے اجزاء متفرق ہو گئے اس کے سوا ہمارے پاس کوئی اور لوٹا نہ تھا۔ نہ وہاں پانی تھا پھر شیخ آئے اور آپ نے نہ تو اس کو ہاتھ سے درست کیا اور نہ اس پر ہاتھ پھیرا اور میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوٹا صحیح وسالم ہے اور پانی سے بھرا ہوا ہے جیسے کہ پہلے تھا۔

دو سیب سفر میں کافی ہونا

مجھ سے شیخ محمد بن مدینی نے بیان کیا کہ میں نے اپنے شیخ ابوسعد قیلوی رضی اللہ عنہ سے دمشق کی طرف جانے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت دی مجھ کو دو سیب دیئے ایک کو اپنے جانے میں کھاتے جانا اور ایک کو واپسی کے وقت، ان دونوں کے سوا اور کچھ نہ کھائیو۔ وہ کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک سیب عراق سے دمشق تک جانے میں (تمام راہ میں) میرا زادراہ تھا جب مجھے بھوک معلوم ہوتی۔ اس میں سے پیٹ بھر کر کھالیتا اور اس کے تمام کھانے کی مجھے قدرت نہ ہوتی اور جب میں دوبارہ کھانے لگتا تو وہ بالکل ثابت ہوتا گویا کہ کسی نے اس کو چھوا تک نہیں۔ جب میں دمشق پہنچ گیا تو پھر میں نے سیب کھا لیا اور دوسرا سیب دمشق سے عراق تک میرا زادراہ اسی طرح ہوا۔ جیسا کہ اس کے بھائی (سیب) کا حال میں نے بیان کیا ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام کی تشریف آوری

روایت میں ہے کہ شیخ ابوسعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ابوالعباس خضر علیہ السلام اکثر آیا کرتے تھے۔ شیخ رضی اللہ عنہ قیلویہ میں رہتے تھے جو کہ نہر الملک کے دیہات میں سے ایک قریہ ہے۔ بغداد کے قریب وہیں آپ نے ۵۵۷ھ کے قریب اندازاً انتقال کیا۔ ان کی عمر بڑی ہو گئی تھی۔ ان کی وہیں قبر ظاہر ہے۔ جس کی زیارت کی جاتی ہے۔ شیخ رضی اللہ شریف النسب امام حسین رضی اللہ عنہ شہید نواسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے تھے علماء کا لباس پہنتے تھے اور چادر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

پہنتے تھے اور خچر پر سوار ہوتے تھے۔ عمدہ عادات والے بارونق خوبیوں والے شریف الاخلاق تھے۔ رضی اللہ عنہ

قَیلُوِیَہ فتح قاف سکون یای لام مضمومہ واؤ ساکنہ یای مفتوحہ اور ہائے تانیث کے ساتھ ہے۔ حمدویہ کے وزن پر ہے۔ اس کی طرف آپ منسوب ہیں۔ اس لیے آپ کو قیلوی کہا جاتا ہے۔

خبر دی ہم کو ابوالفرح عبدالحمید صرصری نے کہا خبر دی ہم کو ابوحفص عمر بن شیخ ابوالخیر سعید بن شیخ پیشواء ابوسعد قیلوی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے باپ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا۔ تو میں نے کہا کہ آپ مجھ کو وصیت کریں تو آپ نے فرمایا کہ اے عزیز فرزند! میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ شیخ عبدالقادر کی عزت کیا کرنا، تب ان سے شیخ محمد بن مدینی نے کہا اے میرے سردار! ہم کو شیخ عبدالقادر کا حال بتلاؤ تو فرمایا کہ اے محمد! شیخ محی الدین اس زمانہ میں اسرار الاولیا کے پھول ہیں اور اس زمانہ میں لوگوں میں سے خدا کے زیادہ قریب اور خدا کے زیادہ دوست ہیں۔ وہ کہتے ہیں جب ان کا انتقال ہوا تو میں شیخ عبدالقادر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے میری عزت کی اور مجھ کو قمیص و عمامہ اور طرحہ پہنایا وہ اس کو پہنتے تھے بحالیکہ وہ اپنے والد کے مرید اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مرید ہیں۔ رضی اللہ عنہما

غوث الوریٰ مشائخ کی نظر میں

خبر دی ہم کو ابوالفتوح نصر اللہ بن یوسف بن خلیل ازجی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالعباس احمد بن اسماعیل ازجی معروف ابن الطبال نے کہا کہ میں نے سنا شیخ معمر ابوالمظفر منصور بن مبارک واسطی سے جو مشہور جرادہ ہیں اور خبر دی ہم کو ابوعبیداللہ محمد بن شیخ ابوالعباس بن خضر حسنی موصلی نے کہا کہ خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہا کہ میں نے عراق کے بڑے بڑے مشائخ سے جو کہ عراق کے تاج تھے یعنی شیخ ابومسعود مدلل شیخ عمر بزار شیخ ناصر الدین بن قائد الادانی رضی اللہ عنہم سے سنا۔ وہ سب کہتے تھے کہ شیخ عبدالقادر شیخ بقا بن بطو شیخ ابوسعد قیلوی، شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہم باب ازج کے دروازہ پر جمع ہوئے تو شیخ عبدالقادر نے شیخ علی بن الہیتی سے کہا کہ تم بولو۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کے سامنے کیسے بولوں۔ پھر شیخ بقا سے کہا کہ تم کلام کرو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

انہوں نے بھی کہا کہ آپ کے سامنے کیسے بولوں پھر شیخ ابوسعد سے کہا کہ تم بولو۔ انہوں نے تھوڑا سا کلام کیا اور چپ ہو گئے اور کہا کہ میں نے اس لیے کلام کیا کہ آپ کے حکم کی تعمیل ہو اور آپ کی بزرگی کے لیے چپ ہو گیا پھر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے علوم حقائق میں وہ کلام کیا کہ جس کو حاضرین نے بڑا سمجھا پھر ان حضرات نے آپ سے قوال کے بارے میں اجازت مانگی۔ آپ نے اجازت دی تو قوال نے یہ اشعار پڑھے ۔

وبدله من بعد ما اندمل الهوى　بدق تالق مومن لمعانه

بدو كماشئة الر واو رونه　صعب الذرى متنع أركانه

فبد والينظر كيف لاح فلم يطق　نظر اليه ورده اشجانه

فالنار ما اشتملت عليه ضلوعه　والماء ماسمهت به اجفانه

کہتے ہیں کہ پھر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ زمین سے ہوا پر اڑ گئے اور ہوا میں چکر لگاتے رہے یہاں تک کہ گھر کے اوپر سے نکل گئے۔ لوگ مدرسہ کی طرف گئے تو وہاں آپ کو پایا۔ رضی اللہ عنہم

شیخ مطر باذرانی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ عراق کے مشائخ اور عارفین کے سرداروں میں سے ہیں۔ صاحب کرامات ظاہرہ احوال فاخرہ افعال خارقہ مقامات روشنہ بلند ہمت صاحب فتح روشن کشف جلی تھے۔ مراتب قرب میں ان کو تقدم تھا۔ مواطن قدس میں صدر تھے۔ معارف کے معراج پر چڑھنے والے تھے۔ حقائق سیڑھیوں میں ان کو بلندی ہے۔ تصریف جاری ہیں ان کا ہاتھ لمبا ہے۔ احکام ولایت میں ان کے ہاتھ روشن ہیں۔ درجات نہایت میں ان کے قدم راسخ ہیں۔ ثبات وتمکین میں بلند طور ہیں۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جو اپنے اسرار کے مالک ہیں۔ اپنے احوال پر غالب ہیں۔ اپنے امر پر غالب ہوئے۔ وہ اس طریق کے ایک رکن ہیں۔ ان کے اوتاد کے صدران کے ائمہ کے بڑے ہیں۔ علم وعمل قال وحال زہد تحقیق ومہابۃ میں علماء کے سردار ہیں۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کر دیا ہے اور موجودات میں ان کو تصریف دیا ہے۔ احوال کی ان کو قدرت دی ہے۔ مغیبات سے ان کو گویا کیا ہے۔ ان کے لیے آئندہ آنے والی چیزوں کو خرق کر دیا ہے۔ موجودات کو ان کے لیے بدل دیا ہے۔ ان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے ہاتھ پر عجائبات کو ظاہر کر دیا ہے۔ ان کی زبان پر فوائد جاری کر دیئے۔ طالبین کی پیشوائی کے لیے ان کو مقرر کیا۔ ان کے شیخ تاج العارفین ابوالوفاء رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ ان کی بہت تعریف کرتے تھے اور ان کی فضیلت پر لوگوں کو متنبہ کرتے تھے۔ ان کے بارے میں کہتے تھے کہ شیخ مطر میرے حال و مال کے وارث ہیں۔ وہ ان کے خاص اصحاب اور خدام میں سے ہیں۔ ان کو کوہ راسخ کا لقب دیا ہوا تھا اور ان کو شیخ کہتے تھے۔ اور یہ کہا کرتے تھے یا شیخ مطر بادرا اور اس کے علاقہ میں مریدین محققین کی تربیت میں اس طریق کی ریاست تم پر منتہی ہے۔ عراق کے بڑے بڑے لوگوں نے ان سے تخریج کی ہے جیسے شیخ ابوالکرم تمیم حلاوی شیخ ابوالعز نہر ملکی وغیرہم رضی اللہ عنہ یہ وہ شیخ ہیں جنہوں نے تاج العارفین ابوالوفا رضی اللہ عنہ کو پایا ہے لیکن انہوں نے شیخ مطر کے حوالہ کر دیا تھا۔ اہل طریق کی ایک جماعت نے ان کی شاگردی کی ہے اور صلحاء کی ایک جماعت ان کی طرف منسوب ہے۔ مشائخ و اولیاء ان کی عزت کرتے تھے۔ ان کی فضیلت کا اقرار کرتے تھے۔ ان کے مرتبہ کو برقرار رکھتے تھے۔ ان کی زیارت کا قصد کیا جاتا تھا۔ احوال قوم کی مشکلات ان سے حل ہوتی تھیں۔ وہ دانا خوبصورت متواضع کریم باادب تھے۔ ان کے حال پر سکر غالب تھا۔ اہل معارف کی زبان پر ان کا مقام بلند تھا۔ اس میں سے یہ ہے۔

شیخ مطر کے ارشادات

آپ فرماتے ہیں: نفوس کی لذت رفیق اعلیٰ کی معرفت اور علی عظیم سے سرگوشی کرنا ہے۔ قلوب کی لذت، انس کے امیر سے کہ جس نے مقدس دل کے مقام پر نظر کی ہو۔ تجید کے باغوں میں توحید ہے۔ مطربات معانی کے ساتھ اس مثانی سے جو کہ اس کے اہل کے لیے قسم ثانی تک جاذب ہیں ان کے مالکوں کو امیدوں کے مدارج میں مقام صدق تک بادشاہ بااقتدار تک اٹھانے والے ہیں۔ لذت ارواح یہ ہے کہ محبت کا پیالہ فتح لدنی کی عروسوں کے ہاتھوں سے خلوت وصل میں بساط مشاہدہ میں پینا معانی اور عالم موجودات کے درمیان بے ہوشی نور عزت میں با[illegible] ہونا اور صفحات الواح پر جو ذرات وجود کی جانیں قلم توحید (یعنی) ہر گز یہ بات نہیں بلکہ وہ اللہ [illegible]یز حکیم ہے لکھی گئی ہے۔ ان کا پڑھنا لذت اسرار کی یہ ہے کہ یہ حیات

ذاتیہ کی نسیم کا مطالعہ ہو حقائق غیوب تک اندرون قلب سے وصول ہو۔ اسرار کے اندرونی باتوں کا افکار کے ساتھ معائنہ ہو پھر دل حقائق غیوب کا معائنہ کرتے ہیں اور شواہد اسرار کا قبول اس کے ساتھ رہتا ہے پھر دل افکار کے سمندروں میں داخل ہوتے ہیں۔ اور عالم محجوب کے تحفہ کی طرف نفوس مطمئنہ ہوتے ہیں پھر جوں جوں غیوب سے اتقان صفت و ابداع فطرت کی دلالت کے پردہ کھل جاتے ہیں۔ مقول کی ہیبت وفکر ان کے مقابل ہوتی جاتی ہے اور مخرج اعتبار کا قلب سے ہے جب قلب پاک ہو تو اعتبار شواہد کے ساتھ نافذ ہوتا ہے۔ اس کی ہمت بلند ہوتی ہے۔ اس کی فکر ترقی پر ہوتی ہے کوئی اس کو مانع نہیں ہوتا پس فکر حق کا طریق ہے اور صدق پر دلیل ہے فکر کا اصل ثمرہ معرفت ہے۔ معرفت کے مزہ کا پھل عمل ہے۔ عمل کی لذت کا مزہ اخلاص ہے۔ اخلاص کی غایت کی لذت نعیم ہے۔ نعیم ایک ایسی غایت ہے جو ختم نہ ہوگی۔ عقلوں کے ہاتھ نفوس کی باگوں سے تمسک کرتے ہیں۔ نفس عقل کو مسخر کر لیتا ہے۔ عقل انوار الٰہیہ سے مدد طلب کرتی ہے۔ اسی سے وہ حکمت صادر ہوتی ہے جو کہ علوم کی سردار ہے۔ عدل کی میزان ہے، ایمان کی زبان بیان کا چشمہ ارواح کا باغ، اشکال کا نور، خوبیوں کی گردن، حقائق کی میزان، وحشیوں کی محبت راغبین کی تجارت مشتاقین کی آرزو ہے۔ حکمت حق کا پالنا ہے اور جب عقل پروارد ہے تو ہدایت کے پردوں پر دلالت کرتی ہے۔ دلوں کے زنگاروں کو صاف کرتی ہے۔ باطنوں کے عیوب کو مار ڈالتی ہے جو چیز کے اپنے غیر سے قائم ہو۔ تو ضرورت اس کو مس کرتی ہے اور جس کا جسم کے ساتھ ظہور ہو تو عرض اس کو لازم ہے جس کا آلات کے ساتھ اجتماع ہو۔ اس کی قوتیں اس کو تمسک کرتی ہیں جس چیز کو وقت جمع کر دے۔ اس کو وقت ہی متفرق کرتا ہے جس کو محل ٹھکانا دے اس کو این پالینا ہے جس شے کے لیے جنس ہے۔ اس کو نوع لازم ہے اور جس کے لیے عرض ہو پس طول اس کی مساحت ہے اور جس پر وہم فتح پائے۔ پس تصویر اس کی طرف چڑھتی ہے جو شخص خلا میں ساکن ہے وہ خلا سے غائب ہوتا ہے جو برم دار چیز ہے۔ اس کا وزن ہوگا جو ساکن ہے وہ متحرک ہوگی جو شخص کسی شے سے مدد طلب کرتا ہے پس فاقہ اس سے ملے گا جو مادہ کے ساتھ یاد کرتا ہے۔ اس کو ان باتوں سے نقصان ہوگا جو فکر کرے گا مشغول ہوگا جو مشورہ کرے یا جدا کھاوے وہ ناکس ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور یہ تمام صفات حادث کے وصف ہیں اور قدیم سبحانہٗ اپنی ذات وصفات میں مخلوق سے میائن ہے اوران سب سے پاک ہے وہ بابرکت اور بلند ہے جووہ بیان کرتے ہیں۔ شیخ رضی اللہ عنہ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے ؎

سھرت اللیل من وجدی بمیا ۔۔۔ وأذکرھا فتجرلی مقلتیا

اصنم جوائحی بیدی شوقا ۔۔۔ فیشتعل الذو فیر براحتیا

ویسکرنی مدام الحب تیھا ۔۔۔ ومن یصحو اذا شرب الحمیا

وما خوفی من السکراحتب لا ۔۔۔ ولکن ان أبوح بسر میا

فجودی وارحی یامی مضنی! ۔۔۔ کواہ ھجرك والعبد کیا

ورقی الذی امسی کئیبا! ۔۔۔ من البلوی تسامرہ الثم یا

شیخ مطر کی کرامات

مکڑی پر سواری کرنا

خبردی ہم کو ابومحمد ماجد بن محمد بن خالد حلوانی صوفی نے کہا خبردی ہم کو شیخ صالح ابوبکر محمد بن الشیخ عوض بن سلامۃ عزاد بغدادی صوفی نے کہا خبردی ہم کو میرے والد نے کہا کہ میں بادرانی میں گزرا۔ وہاں بڑے ٹڈی دل کو دیکھا جس نے کہ کنارہ آسمان کو بند کردیا۔ آگے آگے ایک شخص تھا جو کہ مکڑی پر سوار تھا۔ بلند آواز سے پکارتا تھا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ہر نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور مکڑی جدھر وہ جاتا تھا۔ اس کے پیچھے جاتی تھی۔ شیخ مطر رضی اللہ عنہ اپنے حجرہ سے باہر نکلے اور پکارا اے خدا کے بندے! جدھر سے آئے تھے اُدھر ہی چلے جاؤ، پھر تمام مکڑی الٹے پاؤں چلی گئی اور وہ شخص ہوا سے عقاب کی طرح اترا یہاں تک کہ شیخ کے سامنے آگرا۔ شیخ نے اس سے کہا جا چلا جا۔ پھر وہ شخص ہوا پر اس طرح اڑا جس طرح تیر کمان سے چھوٹتا ہے اور بلاد عراق میں مکڑی گر پڑی جس کو لوگوں نے پکڑ لیا اور چھ روز تک کھاتے رہے تب شیخ نے کہا کہ اس مکڑی کا ارادہ تھا کہ کھیتوں اور حیوانوں کو ہلاک کرے۔ میں نے خدا تعالیٰ سے درخواست کی کہ میں اس کو لوٹا دوں، تب مجھ کو اس نے اجازت دی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی

خبر دی ہم کو ابو محمد احمد بن علی بن یوسف تیمی بغدادی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ شریف ابو ہاشم احمد بن مسعود ہاشمی بغدادی نے کہا کہ میں نے ابو احمد عبد الباقی بن عبد الجبار ہروی صوفی حرصی سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ شیخ مطر بادرانی رضی اللہ عنہ مشائخ عراق کے بڑوں میں سے تھے۔ ان کی نگاہ جس نافرمان پر پڑتی وہ مطیع ہو جاتا تھا اگر بھولے بھٹکے پر پڑتی تو وہ بیدار اور ہوشیار ہو جاتا تھا۔ جو یہودی نصرانی آپ کے پاس آتا وہ مسلمان ہو جاتا اور جو زمین افتادہ ہوتی۔ اس پر گزرتے تو وہ سبزہ زار ہو جاتی اور جس شے یا برکت یا غیر برکت کی دعا مانگتے اس کے آثار ظاہر ہو جاتے۔

خرمن میں برکت

ایک دفعہ میں ان کی خدمت میں حاضر تھا۔ ان کے پاس ان کے مریدوں میں سے ایک دیہاتی شخص تھا جو غمزدہ تھا۔ کہنے لگا اے میرے سردار! میری زمین کی زراعت تو اس سال اچھی تھی مگر سوائے ساٹھ بار غلہ کے اور کچھ نہیں نکلا حالانکہ ہر سال تین سو بار نکلا کرتے تھے اور مجھ پر لوگوں کا ستر بار قرض ہے تب شیخ اس زمین کی طرف آئے اس شخص کے خرمن پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اس کو ناپو، تب وہ تین سو بار ہوئے پھر خرمن سے اترے اس کو تولا تو وہ دو سو بار تھے۔

دودھ کا بڑھ جانا

ایک دفعہ میں ان کی خدمت میں آیا۔ میرے ساتھ پانچ شخص تھے۔ آپ نے مرحبا کہا اور ہمارے لیے ایک برتن نکالا جس میں دودھ قریباً ایک سیر ہوگا۔ ہم نے پیا یہاں تک کہ سیر ہو گئے۔ اتفاقاً سات اور شخص آ گئے پھر ان کو شیخ نے برتن دیا۔ انہوں نے پیا یہاں تک کہ وہ بھی سیر ہو گئے اور اتفاقاً اور دس آدمی آ گئے۔ ان کو بھی شیخ نے وہی برتن دیا۔ وہ بھی پی کر سیر ہو گئے۔ واللہ دودھ اس میں پہلے سے بھی زائد معلوم ہوتا تھا۔

تجلیات کا ظہور

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابو الفضل رزق اللہ بن عبد الصمد بن احمد بن محمد ہاشمی کرخی صوفی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ عارف ابو طاہر خلیل بن احمد صرصری سے وہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے بیان کرتے تھے کہ میں نے ایک رات صبح کے وقت باز ار میں ایسی خوشبو سونگھی کہ عنقریب تھا کہ جانیں اس لذت سے نکل جائیں۔ سکر کی وجہ سے عقلیں غائب ہو جائیں پھر اس کے بعد ایک نور ظاہر ہوا کہ جس نے تمام آسمان کے کنارہ کو روک دیا اور مجھ سے کہا گیا کہ آج کی رات اللہ عزوجل کی تجلی اس کے بندے شیخ مطر پر ہوئی ہے پھر وہ تجلی پردہ میں گئی۔ اس مشاہدہ کی حسرت سے ٹھنڈا سانس لیا۔ میں نے ایسی خوشبو کبھی نہ سونگھی تھی اور وجود کی طرف حسرت کی آنکھ سے اس تجلی کی طلب میں دیکھا تو میں نے وہ نور نہ دیکھا تب میں صبح کو ان کی زیارت کو گیا تو میں نے ان کے حجرہ کے دروازہ پر گھاس پائی جس کو میں نے کل خشک دیکھا تھا۔ اب دیکھا کہ وہ سبز ہے۔ ان کے حجرہ میں دو مردوں کو دیکھا جن کو میں کل پہچانتا تھا ایک تو اندھا تھا۔ دوسرا بیمار قریب المرگ پھر کیا دیکھا کہ اندھا تو بینا ہو گیا اور بیمار اچھا ہو گیا ہے۔ میں نے ان کے مریدوں سے اس کی بابت پوچھا تو کہنے لگے کہ آج کی رات شیخ گھاس پر سوئے تھے اور مریض کے لیے گھاس کے آخر حصہ میں ہم نے بچھونا کر دیا تھا اور اندھا شیخ کے پاس سویا تھا لیکن آج صبح کو گھاس سبزہ ہو گئی۔ اندھا بینا ہو گیا۔ مریض تندرست ہو گیا۔ شیخ رضی اللہ عنہ کردوں میں سے تھے۔ باز ار میں رہتے تھے جو کہ عراق کی زمین لحف کے پرگنوں میں سے ایک گاؤں ہے۔ باذراء ذال معجمہ اور الف تانیث ممدودہ سے ہے۔ آپ نے خواب میں اپنے شیخ تاج العارفین رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک بڑا درخت دیکھا تھا جس کی بہت سی شاخیں تھیں اور ہر شاخ پر ایک شخص تھا جو کہ تاج العارفین کے مریدوں میں تھا اور اپنے آپ کو ایک شاخ پر دیکھا جو کہ باذراء کے متصل ہے جب صبح ہوئی اور تاج العارفین کی خدمت میں آئے۔ انہوں نے کہا اے شیخ مطر! میں وہ درخت ہوں جو تم نے خواب میں دیکھا تھا۔ تم باذراء کی طرف جاؤ پھر آپ نے اسی کو وطن بنایا اور وہیں انتقال کیا۔ وہیں آپ کا مزار ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے آپ کی وفات شیخ بقا بن بطو کی وفات سے پہلے ہوئی ہے۔ رضی اللہ عنہما

اتباع غوث الوریٰ کی وصیت

خبر دی ہم کو ابوسعد عبدالغالب بن احمد ہاشمی نے کہا خبر دی ہم کو ابوالحسن علی نان بائی بغدادی نے کہا میں نے سنا شیخ ابوالقاسم عمر بزاز سے وہ کہتے تھے کہ بیان کیا مجھ سے شیخ ابوالخیر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کرم بن شیخ پیشواء مطر باذرانی رضی اللہ عنہ نے کہا جب میں اپنے والد کی وفات کے وقت حاضر ہوا تو میں نے کہا مجھ کو آپ وصیت کریں کہ آپ کے بعد میں کس کی پیروی کروں آپ نے کہا کہ شیخ عبدالقادر کی میں نے گمان کیا کہ آپ غلبہ مرض میں کہہ رہے پھر میں نے ایک گھڑی تک سکوت کیا اور پھر کہا کہ آپ مجھے وصیت کریں کہ آپ کے بعد کس کی اتباع کروں پھر فرمایا کہ شیخ عبدالقادر کی۔ پھر میں نے ایک گھڑی تک ان سے کچھ نہ کہا پھر وہی بات کہی پھر فرمایا اے فرزند! ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں سوائے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے اور کسی کی اقتداء نہ کی جائے گی۔

میں کہتا ہوں کہ اس قصہ کا ذکر طول دوسری اسناد سے میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ اب اس کے اعادہ کی یہاں ضرورت نہیں۔ اللہ عزوجل توفیق دینے والا ہے۔

سردارِ اولیاء

خبر دی ہم کو ابو محمد حسن بن زراد نے کہا خبر دی ہم کو ابوبکر بن نحال نے کہا میں نے سنا امام ابوبکر عبداللہ بن نصر تیمی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ مطر باذرانی رضی اللہ عنہ کی زیارت باذرانی میں کی تو مجھ کو مرحبا کہا اور میری خاطر تواضع کی مجھ سے کہا کہ مجھ کو شیخ عبدالقادر کے احوال بتلا۔ میں نے کچھ حالات بیان کئے سن کر وہ دائیں بائیں وجد کرتے تھے اور کہا کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ زمین میں اللہ تعالیٰ کے ایک پھول ہیں کہ جن سے اولیاء کے اسرار روح القدس کی خوشبو سونگھتے ہیں وہ حضوری میں متکلم ہیں اور انتقام کی تلوار ہیں۔ کوئی ولی اس وقت حال و مقام ان کے ہاتھ کے سوا نہیں جاتا۔ وہ واسطہ عقد ہیں۔ مجلس کے سردار ہیں۔ موجودات کی آنکھ ہیں اولیاء کے درمیان وہ خالص عرب اور عربوں کے صاحب ہیں۔ جب وہ ایک نگاہ دیکھتے ہیں تو ہم سب اس نظر کی ضیافت ہوتے ہیں یا قدم اٹھاتے ہیں تو ہم سب اس کے قدم سانس کی حفاظت میں ہوتے ہیں یا قدم اٹھاتے ہیں تو ہم سب اس کے قدم کے سایہ میں ہوتے ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شیخ ماجد کردی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ عراق کے مشہور مشائخ میں سے اور بڑے عارفین میں سے ہیں۔ مغربین کے صدر محققین کے امام ہیں۔ کرامات ظاہرہ واحوال فاخرہ، مقامات جلیلہ بلند مراتب بزرگ بخششوں والے ہیں۔ ان کے حقائق ومعارف ودقائق ولطائف ہیں۔ ان کے لیے مراتب قرب منازل حضوری اور وصل کے چشمہ کی سیرابی میں تقدم ہے۔ بلندی کے گھوڑ دوڑ کے گھوڑوں کی طرف اور احوال نہایات کی باگوں کے لینے اور اسرار ولایت کی خوبصورتیوں کی چادر پہننے تمکین استوار کے بلند درجات کے پانے تعریف خارق کی سیڑھیوں پر چڑھنے معالم قدسیہ ومعانی نورانیہ کی سیڑھیوں پر چڑھنے میں ان کو سبقت ہے۔ وہ اس طریق کے ایک رکن ہیں۔ اس گروہ کے اپنے وقت میں علم، عمل، حال، قال تحقیق رفعت ریاست میں اوتاد ہیں۔ وہ ان میں سے ایک ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا۔ موجودات میں تصرف دیا ہے۔ ان کے ہاتھ پر عجائبات ظاہر کیے۔ اسرار پر ان کو مطلع کیا ہے موجودات کو ان کے لیے بدلا دیا ہے۔ عادات کو ان کے لیے خرق کر دیا ہے۔ ان کو حکمتوں کے ساتھ گویا کیا ہے۔ شواہد الغیب اور معانی تقدیر وآیات ملکوت کو انہیں دکھایا ہے۔ اس کے ساتھ ان کا عبادات میں قدم راسخ ہے مجاہدہ میں ادب تھا۔ مشاہدہ میں جولانی تھی۔ دلوں میں خدا تعالیٰ نے ان کو مقبولیت بڑی دی تھی۔ نفوس میں ان کو پوری ہیبت دی تھی۔ اس طریقہ کے چلنے والوں اور طالبوں کے لیے خدائے تعالیٰ نے ان کو پیشوا بنایا تھا۔ یہ طریق ان تک منتہی ہوا۔ پہاڑ اور اس کے اردگرد میں مریدین صادقین کی تربیت میں انہیں کے ساتھ امر سیراب ہوا۔ ان کی صحبت میں عراق کی ایک مشہور جماعت نے تخریج کی ہے اور صلحاء کی ایک جماعت ان کی شاگرد ہے۔ ان کی عزت واحترام پر مشائخ وغیرہم کا اجماع ہوا ہے۔ ہر طرف سے ان کی زیارت کا قصد ہوا ہے۔ اونٹنیوں کی بغلیں ان کی طرف ہر طرف سے مار کر چلاتے تھے۔ ان سب باتوں کے ساتھ ان میں اللہ تعالیٰ نے صفات شریفہ اخلاق پسندیدہ آداب کاملہ تواضع عظیم جمع کر دیئے تھے۔ اہل حقائق کی زبان پر ان کا نفیس کلام تھا۔ اس میں سے یہ ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شیخ ماجد کے ارشادات

آپ فرماتے ہیں کہ مشتاقوں کے دل، اللہ تعالیٰ کے نور کے ساتھ منور ہوتے ہیں جب ان میں اشتیاق حرکت کرتا ہے تو اس کا نور زمین و آسمان میں روشن ہوتا ہے تب اللہ تعالیٰ فرشتوں کے درمیان ان کے ساتھ فخر کرتا ہے اور کہتا ہے تم گواہ رہو کہ میں ان کا مشتاق ہوں اور جو اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی طرف شوق کرتا ہے اس کو محبت ہوتی ہے۔ جس کو محبت ہوتی ہے وہ خوش ہوتا ہے اور جو خوش ہوتا ہے وہ قریب ہوتا ہے اور جو قریب ہوتا ہے وہ راز کی باتیں کرتا ہے اور جو راز کی باتیں کرتا ہے وہ گرم ہوتا ہے اور جو گرم ہوتا ہے وہ اڑتا ہے اور جو اڑتا ہے اس کی آنکھیں بوجہ قرب کے ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ پس زاہد صبر کا علاج کرتا ہے۔ مشتاق سکر کا واصل ولایۃ کا علاج کرتا ہے۔ شوق اللہ عزوجل کی آگ ہے جو کہ دوستوں کے دلوں میں بھڑکتی ہے پھر ان کو اس کی ملاقات ونظر ہی سے آرام آتا ہے۔ ہیبت کی آگ دلوں کو پگھلا دیتی ہے۔ محبت کی آگ ارواح کو گلاتی ہے۔ شوق کی آگ نفوس کو گلاتی ہے۔ خاموشی بلا تکلیف عبادت ہے۔ اور بلا زیور زینت ہے اور بغیر غلبہ کے ہیبت ہے اور بغیر دیوار کے قلعہ ہے۔ بغیر پیالہ کے شراب ہے۔ کاتبین کی راحت عذر سے غنی کر دیتی ہے۔ مرد کو یہ علم کافی ہے کہ خدا تعالیٰ سے ڈرے اور اس کی جہالت کے لیے یہی کافی ہے کہ اپنے دل میں خوش رہے۔ عجب حماقت کی فضیلت ہے جس سے اس کا صاحب اپنے نفس کے عیوب کو چھپا لیتا ہے۔ پس اس کو معلوم نہیں ہوتا کہ کہاں اس کو لے جائے گا پھر اس کو تکبر کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز ایسی پیدا نہیں کی کہ جس کا نقش آدمی کی صورت میں نہ ہو کسی غریب امر کو ایجاد نہیں کیا مگر اس کو صورت آدمی میں جاری کیا ہے۔ کسی شر کو ظاہر نہیں کیا مگر اس میں اس علم کی کنجی ہے۔ پس انسان عالم کا ایک مختصر نسخہ ہے۔ سکر بندہ کا ایسے وارد سے غائب ہوتا ہے جو اس کو روایت غیر سے فارغ کر دے پھر ہر دن پوشیدہ اسرار و رموز موارد کے غلبہ کی وجہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ سکر ایک رسم ہے جس کے ساتھ خوشی میں بے قابو ہونے کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے وہ خاص محبوں کا مقام ہے کیونکہ فنا کی آنکھیں اس کو نہیں قبول کر سکتیں۔ منازل علم وہاں تک نہیں پہنچ سکتیں۔ سکر کی تین علامتیں ہیں۔ شغل ماسواء سے تنگی، تعظیم قائم رہے شوق کے بھنور میں گھسنا

اور تمکین دائم بحر سرور میں غرق اور صبر متحیہ، اس کے ماسوا آنکھوں کا نقصان ہے۔ جیسے سکر حرص سکر جہل سکر شہوت اور جس شخص کا سکر خواہش کے ساتھ ہو تو اس کی ہوش گمراہی کی طرف ہو گی۔

احوالِ فاخرہ

خبر دی ہم کو ابو محمد عبدالواحد بن صالح بن یحییٰ القرشی بغدادی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ عالم محی الدین ابو عبداللہ محمد بن علی البغدادی مشہور تو حیدی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ فاضل عارف ابو محمد عبدالرحیم بن شیخ ابو حفص عمر وعظ مشہور ابن العزال نے شیخ پیشواء مکارم نے وہ عراق کے بڑے مشائخ اور ائمہ طریق سے تھے۔ ان کی کرامات ظاہرہ و احوال فاخرہ مقامات روشنہ معارف جلیہ تھے۔ اس شان میں ان کا قدم مضبوط تھا۔ احکام شریعت و ولایت میں ان کی تعریف جاری تھی۔ شاگردوں اور متبعین میں ان کا ہاتھ لمبا تھا۔ وہ تاج العارفین ابوالوفا رضی اللہ عنہ کے خاص مریدوں اور قدیمی خادموں میں سے تھے۔ وہ موضع توشان کے رہنے والے تھے جو کہ عراق کے پرگنوں میں سے ایک قصبہ ہے۔ وہیں آپ فوت ہوئے۔ وہاں پر ان کی زندگی و موت میں بڑی شہرت تھی۔ رضی اللہ عنہ

شیخ ماجد کی کرامت

ایک ہی کشتی سے ہر قسم کی چیز

راوی کہتا ہے کہ ایک شخص ہمارے اصحاب میں سے شیخ ماجد کردی کی طرف آیا ان سے رخصت لیتا تھا اور حج کا غیر حج کے مہینوں میں ارادہ رکھتا تھا۔ شیخ سے کہنے لگا کہ میں نے حج کا ارادہ قدیم تجرید اور وحدت پر ارادہ کیا ہے میں نے نہ توشہ لیا ہے اور نہ کسی شخص کو ہمراہ لیا ہے۔ تب شیخ ماجد نے اس کے لیے ایک چھوٹی کشتی دی اور فرمایا اگر تو وضو کا ارادہ کرے گا تو یہ پانی ہوگا اگر تجھے پیاس لگے گی تو یہ دودھ ہوگا اور اگر تجھے بھوک معلوم ہوئی تو یہ ستو ہوں گے۔ اس کا حال یہ تھا کہ حمدین پہاڑ سے لے کر مکہ معظمہ تک کے سفر میں اور جس عرصہ میں کہ عرب میں رہا اور حجاز سے عراق تک لوٹنے کے وقت تک جب وضو کا ارادہ کرتا تو اسی میں سے عمدہ پانی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے ساتھ وضو کر لیتا ہے اور جب پیاس لگتی، کبھی تو ایسا عمدہ میٹھا پانی جو کہ فرات کے پانی سے عمدہ ہوتا۔ پیتا یا دودھ اور شہد ہوتا جو کہ دنیا کے دودھ اور شہد سے عمدہ اور جب کھانے کا ارادہ کرتا تو اس میں ایسے ستو نکلتے جو کہ شکر کے مشابہ ہوتے۔

کھانے سے بھرے ہوئے برتن

خبر دی ہم کو ابو محمد عبداللہ محمد بن عیسیٰ بن عبداللہ ارزنی رومی صوفی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابو محمد عباس بن شیخ بزرگ ابوالنجاۃ سلیمان بن شیخ پیشواء ابو ماجد کردی رضی اللہ عنہ نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہا کہ میں ایک دن اپنے والد کے پاس خلوت میں تھا۔ اس میں کوئی ایسی شے کھانے پینے کی نہ تھی پھر وہ اس کے دروازہ پر بیٹھ گئے۔ میں آپ کے ساتھ تھا پھر آپ کی خدمت میں بیس آدمی آ گئے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے سلیمان! تم اندر داخل ہو اور خلوت کی طرف اشارہ کیا ہم کو کھانا لا کر دے۔ میں آپ کی مخالفت نہ کر سکا اور اندر داخل ہوا۔ میرے وہ خادم بھی داخل ہوئے کیا دیکھتا ہوں کہ اندر کھانے کے برتن بھرے ہوئے ہیں۔ تب ہم نے ان کو نکالا۔ وہ سب ان کو کھلا دیا۔ یہاں تک کہ اس میں کچھ باقی نہ رہا پھر پندرہ آدمی داخل ہوئے تو مجھ سے والد نے کہا اے سلیمان! یہاں داخل ہو اور ہمارے پاس کھانا لا۔ میں آپ کی مخالفت نہ کر سکا اور اندر داخل ہوا میرے ساتھ دو خادم بھی تھے۔ دیکھا تو اس میں پہلے کھانے کے علاوہ اور کھانا موجود ہے ہم نے اس کو نکالا۔ انہوں نے سب کھانا کھا لیا حتیٰ کہ جب اس میں کچھ باقی نہ رہا تو پھر تیس آدمی اور آ گئے۔ پھر میرے والد نے مجھ سے کہا کہ وہاں داخل ہو اور ہمارے لیے کھانا لاؤ۔ میں آپ کی مخالفت نہ کر سکا۔ میں داخل ہوا اور دو خادم میرے ساتھ تھے۔ دیکھا اس میں بہت سے برتن کھانے کے بھرے ہوئے ہیں جو پہلے اور دوسرے کھانے سے علاوہ ہیں۔ ہم نے ان کو نکالا تب انہوں نے کھا لیا۔ پھر میرے والد نے دونوں خادموں کی طرف دیکھا تو زمین پر بے ہوش ہو کر گر پڑے اور اپنے مکانوں کی طرف بھیج دیئے گئے۔ وہ دو تختوں کی طرح تھے نہ بات کرتے تھے نہ حرکت کرتے تھے۔ صرف آنکھیں ہلتی تھیں۔ اس طرح وہ چھ ماہ تک رہے پھر والد کی خدمت میں ان دونوں کے والدین روتے ہوئے آئے اور اپنے بیٹوں کی شکایت کرتے ہوئے آئے۔ تب مجھ سے میرے والد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نے فرمایا کہ اے سلمان! تم جاؤ ان دونوں کو لاؤ۔ میں ان میں سے ایک کے پاس گیا۔ میں نے اس سے کہا میرا والد تم کو بلاتا ہے۔ وہ فوراً کھڑا ہو گیا اور اس کو کوئی تکلیف نہ تھی۔ دوسرے سے بھی یہی باتیں ہوئی۔ میں ان دونوں کو لے کر آپ کے پاس آیا پھر وہ استغفار کرتے ہوئے کچھ دیر کھڑے رہے میں ان دونوں کی طرف متوجہ ہوا اور ان دونوں سے ان کا حال دریافت کیا۔ تب ان میں سے ایک نے کہا کہ جب ہم نے تیسری دفعہ کھانا نکالا تو میں یہ دیکھ کر ڈر گیا اور میرے دل میں یہ خطرہ ہوا کہ یہ جادو ہے۔ دوسرے نے کہا کہ میرے دل میں آیا کہ ان کے پاس کوئی جن آتا ہے۔ ان دونوں نے خدا کی قسم کھائی کہ جو ہمارے دل میں بات تھی۔ اس کی خبر سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کو نہ تھی اور ہر ایک نے اپنے دل کو ملامت کی اور دوبارہ اس پر استغفار کیا اور جان لیا کہ یہ برا وسواس ہے پھر اس کا جلدی وقوع ہوا جس کو تم نے دیکھ لیا۔

ایک درخت پرانا' سیب اور انگور

مجھ سے میرے والد نے ایک دن کہا، اے سلیمان! پہاڑ کے آخری حصہ کی طرف جاؤ وہاں پر تین شخص ہیں۔ ان سے کہو کہ میرے والد تم کو سلام کہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جو تم چاہتے ہو وہ تم کو ملے گا۔ میں ان کے پاس آیا اور ان کو میں نے والد کا پیغام پہنچا دیا تو ان میں سے ایک نے کہا کہ میں انار چاہتا ہوں دوسرے نے کہا سیب تیسرے نے کہا انگور چاہتا ہوں۔ پھر میں والد کی خدمت میں آیا اور ان کو خبر دی پھر مجھ سے کہا تم فلاں درخت کی طرف جاؤ جس کو میں پہچانتا تھا کہ وہ خشک تھا اور ہمارے قریب تھا۔ اس میں سے جو وہ مانگتے ہیں توڑ لے میں نے ان کا کلام رد نہ کیا اور ہمارے قریب تھا تو وہ سبز خوشنما تھا۔ اس میں میں نے انار سیب انگور تینوں پائے کہ ایسے عمدہ اور خوشبودار کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے وہ توڑ لیے اور والد کے پاس لا دیئے۔ انہوں نے مجھے فرمایا کہ تینوں کی طرف لے جا۔ میں ان تینوں کی طرف آیا تو انار والے نے انار انگور والے نے انگور کھایا۔ سیب والے نے کہا کہ یہ سیب میں تم کو دیتا ہوں اور خود نہ لیا۔ میں نے اپنے دل میں اس کا خدشہ پایا۔ پھر وہ تھوڑی دور چلے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ وہ ہوا پر اڑنے لگے لیکن سیب والا اوپر کو ایک بالشت بھر نہ چڑھ سکا۔ جو اس کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہاتھ میں تھا وہ گر پڑا۔اس کے ساتھی اس کی طرف اتر آئے اور اس سے کہنے لگے اے شخص! یہ بات اس لیے ہوئی کہ تم نے سیب کے لینے سے انکار کیا پھر وہ تینوں ننگے سر ہو کر میرے والد کی خدمت میں آئے تب میرے والد ان سے ملے اور اس شخص سے کہا اے میرے فرزند! تم کو میرے عطیہ کے لینے اور اپنے ساتھیوں کی موافقت سے کس نے روکا تھا۔ وہ میرے والد کے قدموں پر گر پڑا اور چومتا تھا۔آپ نے فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہیں پھر فرمایا اے سلیمان! وہ سیب کہاں ہے۔ میں نے ان کو دے دیا۔آپ نے اس کے ٹکڑے کیے۔ ایک ٹکڑا آپ کھایا اور ایک ٹکڑا مجھے کھلایا اور ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک ٹکڑا دیا۔ میں نے دیکھا تو اس میں بیج نہ تھا اور ایسا ہی انگور وانار تھا۔ پھر اس شخص کے دونوں کندھوں میں اپنے ہاتھ سے دھکا تو وہ بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر کی طرح ہوا میں اڑ گیا۔ میں نے والد سے ان کی بابت پوچھا تو فرمایا کہ یہ رجال الغیب ہیں جو کہ چلتے رہتے ہیں اور مجھ سے عہد لیا کہ میری زندگی میں تم کسی سے یہ ذکر نہ کرنا، شیخ رضی اللہ عنہ کردوں میں سے تھے۔عراق کی زمین میں حمدین پہاڑ پر رہتے تھے اور اسی کو وطن بنا لیا تھا۔ یہاں تک کہ وہیں بعد ۵۶۱ھ کے فوت ہوئے۔ آپ کی عمر بڑی تھی اور وہیں آپ کا مزار ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔ رضی اللہ عنہ

زمین والوں کے امام

خبر دی جو کہ ابو محمد حسن بن احمد بن قو قا حریمی نے کہا خبر دی ہم کو میرے دادا محمد بن دلف نے کہا خبر دی ہم کو شیخ فاضل ابو العباس احمد بن یحییٰ برکۃ بغدادی بزار مشہور ابن الدبیقی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ یحییٰ سے سنا کہتے تھے کہ میں نے شیخ ماجد کردی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر زمین والوں کے امام اور اس طریق کے امام ہیں۔ اس زمانہ شیوخ زمانہ کے شیخ ہیں۔انہیں کے نور سے اہل دل اپنے احوال میں روشنی حاصل کرتے ہیں۔ انہی کی باطنی خوبی سے اہل حقائق کے اسرار ان کی معرفتوں میں اوپر کو چڑھتے ہیں پھر میں نے ان سے ان کی بابت پوچھا تو فرمایا کہ اس لیے کہ ہر دل والے کا دل ان کے تصرف میں ہے اور ان کا ایسا نور ہے کہ اس دل انوار پر اس کا نور چمکتا ہے پھر جب بلندیوں کے راستوں میں دل سیر کرنے میں دور تک جاتا ہے تو اس کے سامنے اس نور کے سوا اور کوئی چیز ثابت نہیں رہتی اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نیز اس کے لیے ہر صاحب باطن کے باطن میں مطالعہ ہے کہ جن پر خدا کی نظر سے جھانکتے ہیں اور جب اس باطن پر مواجد قدس اشرف کے منازل وارد ہوتے ہیں تو اس سر سے محل حقائق فراخ ہو جاتا ہے۔ معارف کے اسرار ان اسرار نازلہ کے پردوں سے اس مطالعہ کے جھانکنے سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کا نور، نور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے روشن ہے۔ اس کی قوت اور رونق اصل نبوی سے مدد لیتی ہے۔ اسی سے اس کا قوام ہے اور اسی پر اس کا اعتماد ہے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

شیخ جاگیر رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ اکابر مشائخ اور مقرب عارفین اعلیٰ محققین کے ائمہ میں سے ہیں۔ صاحب فتح طلوع کرنے والی اور کشف روشن، بصیرت خارقہ اور باطن روشنہ صاحب کرامات عالیہ احوال فاخرہ مقامات جلیلہ حقائق نفیسہ معارف روشنہ ہیں۔ مراتب قرب میں ان کا بڑا مرتبہ ہے۔ مجالس قدس میں صدر اور بلند ہیں۔ تصریف میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اہل تمکین میں ان کا بلند مرتبہ ہے۔ معانی نورانیہ کے درجات میں ان کو ترقی ہے۔ یہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے اور عالم میں تصرف دیا ہے۔ احکام احوال میں قدرت دی ہے۔ موجودات کو ان کے لیے بدل دیا ہے۔ عادات کو ان کے لیے بدل دیا ہے۔ عجائبات کو ان کے ہاتھوں پر ظاہر کیا۔ مغیبات کے ساتھ ان کو بلایا۔ ان کی زبان پر حکمتیں جاری کیں۔ مخلوق کے نزدیک ان کو مقبول کر دیا۔ ان کی ہیبت سے سینے بھر دیئے۔ وہ اس شان کے ایک رکن اور اس طریق کے امام ہیں۔ معرفت وعلم وشہود وحال میں اس طریق کے بڑے عالم ہیں۔ شیخ تاج العارفین ابوالوفا رضی اللہ عنہ کی بڑی تعریف کرتے تھے۔ ان کے ذکر کو بلند کرتے تھے۔ شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ ان کو اپنی چادر بھیجی تھی کہ ان کے سر پر میری طرف سے نائب بن کر تم رکھ دینا۔ ان کو حاضر ہونے کی تکلیف نہ دی تھی اور کہا تھا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی تھی کہ جاگیر میرا مرید ہو جائے۔ سو خدا نے ان کو مجھے دے دیا ہے۔ سنا ئخ عراق کہتے ہیں کہ شیخ جاگیر اپنے نفس سے اس طرح نکل گئے ہیں جس طرح سانپ اپنی جلد سے نکل جاتا ہے۔ وہ وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ میں نے کسی سے عہد نہیں لیا۔ یہاں تک کہ لوح

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

محفوظ میں اس کا نام دیکھ لیا کہ وہ میرے مریدوں میں سے ہے اور یہ بھی وہ کہتے تھے کہ میں وہ تلوار دیا گیا ہوں جو تیز ہے۔ جس کی ایک طرف مشرق میں ہے اور دوسری مغرب میں۔ اگر اس کے ساتھ سخت پہاڑوں کی طرف اشارہ کروں تو وہ بھی جھک جائیں۔ اُن کے شہر اور اس کے اطراف میں اس طریق کی ریاست ان تک منتہی ہوئی۔ ان سے ایک جماعت نے نفع حاصل کیا۔ ان کی طرف صلحاء کی ایک بڑی جماعت منسوب ہے۔ مشائخ ان کی تعظیم اور ان کی فضیلت کا اقرار کرتے ہیں۔ آپ عمدہ اخلاق والے اور خوب خصائل کامل آداب شریف الصفات لطیف المعانی تھے۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان کو ادب شریعت کے لزوم اور حفظ قانون عبودیت کی تائید کی تھی۔ اہل حقائق کی زبان پر ان کا بلند مقام تھا۔ اس میں سے یہ ہے۔

شیخ جاگیر کے ارشادات

آپ فرماتے ہیں کہ مشاہدہ یہ ہے کہ بندہ آداب کے درمیان حجاب اُٹھ جائیں پھر وہ قلب کی صفائی سے غیب کی خبروں پر جو وہ بیان کرتا ہے۔ مطلع ہوتا ہے وہ جلال وعظمت کو مشاہدہ کرتا ہے۔ اس پر احوال و مقامات بدل جاتے ہیں۔ اس پر حیرت و دہشت داخل ہوتی ہے پھر اس کو حیرت مبہوت ہونے کی طرف لے جاتی ہے۔ اس کو دیکھتا ہے کہ وہ حق کے ساتھ حق کی طرف اونچی نگاہ کر کے دیکھتا ہے۔ کبھی وہ جمال کا مشاہدہ کرتا ہے کبھی کمال کا کبھی خوبصورتی کا کبھی اس کے سامنے بزرگی و عزت چمکتی ہے۔ کبھی جبروت و عظمت کبھی لطف و رونق کا مشاہدہ اور کبھی کمال کا مطالعہ کرتا ہے پھر یہ تو فراخ ہوتا ہے اور یہ قبض ہوتا ہے یہ اس کو لپیٹتا ہے یہ اس کو پھیلاتا ہے یہ اس کو گم کرتا ہے یہ اس کو پالیتا ہے یہ اس کو ظاہر کرتا ہے یہ اس کو لوٹاتا ہے یہ اس کو فنا کرتا ہے۔ یہ اس کو باقی رکھتا ہے۔ پس یہ صفات بشریہ سے اس کو دور کر دیتا ہے۔ صفات عبودیت کے ساتھ قائم ہے۔ اغیار کو نہیں دیکھتا۔ سوائے عظمت جبار کے اور کچھ مشاہدہ نہیں کرتا۔ جب تعظیم کی آگ ہیبت کے نور کے ساتھ باطن کے چمقماق میں بھڑکتی ہے تو ان دونوں سے مشاہدہ کی شعاع پیدا ہوتی ہے۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ اپنے دل میں کیا تو اس کے دل سے موجودات گر جاتے ہیں اور جب قوم پر مشاہدہ پے در پے ہو تو اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تعالیٰ پے در پے کے دامنوں سے متولی بنتا ہے پھر ان کو پے در پے کے دیکھنے سے روک دیتا ہے پھر وہ حیرت سے نور مشاہدہ میں حیرت کی طرف نور ازل میں جذب ہو جاتے ہیں۔ دہشت سے قدس انس میں دہشت کی طرف خاص جمع ہیں اچک لیے جاتے ہیں پس بعض تو پردوں اور تجلی میں گزرنے والے ہیں بعض بعد و قرب میں حیران ہیں۔ بعض وصل اور بلندی میں ساکن ہیں۔ وہ محل استقامت و تمکین ہے اور یہ صفت حضوری کی ہے۔ اس میں سوائے اس کے کہ محل حیرت کے نیچے ذبول (لاغری) ہو اور کچھ نہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے پھر جب وہ اس کے پاس حاضر ہوئے تو کہنے لگے چپ رہو اور اللہ تعالیٰ نے اس قول میں فرمایا ''بے شک ان لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر استقامت کی'' اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے مشاہدہ پر استقامت کی کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو پہچانتا ہے وہ اس کے غیر سے ڈرتا نہیں جو شخص کسی کو دوست رکھتا ہے اس کے سوا اور کسی کا مطالعہ نہیں کرتا۔ شیخ رضی اللہ عنہ یہ دونوں بیت پڑھا کرتے تھے۔

فالشوق و الوجد فی مکان قد منعانی من القرار

پس شوق اور سوزش عشق ایسے مکان میں ہے کہ انہوں نے مجھ کو قرار سے منع کر دیا ہے۔

هما محی لا یفا رقانی فداء شعاری و زار ثاری

وہ دونوں میرے ساتھ ہیں۔ مجھے چھوڑتے نہیں یہ میرا اندر کا کپڑا (استر) ہے اور یہ میرا اوپر کا کپڑا۔

شیخ جا گیر کی کرامات

جو کچھ کہا وہی ہوا

خبر دی ہم کو ابوالحسن بن شیخ نیک بخت ابو محمد حسن بن شیخ عارف ابو بصر یعقوب بن احمد بن علی حمیدی سامری نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہا کہ میں نے اپنے والد رحمہ اللہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ جا گیر رضی اللہ عنہ کو خرچ غیب سے آتا تھا۔ وہ جاری تعریف والے اور خارق الفعل متواتر الکشف تھے اور ان کو نذرانہ بکثرت آتا تھا۔ ایک دن میں ان کے پاس تھا تو مجھ پر گائیں ان کے چرواہوں سمیت گزریں پھر ان میں سے ایک کی طرف اشارہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کیا اور کہا کہ یہ گائے ایک بچھڑے سرخ رنگ سفید پیشانی سے جس کی یہ صفات ہیں حاملہ ہے اور فلاں وقت فلاں دن جنے گی۔ وہ میری نذر ہے اور فقراء فلاں دن اس کو ذبح کریں گے اور فلاں فلاں آدمی اس کو کھائیں گے پھر دوسری گائے کی طرف اشارہ کیا اور کہا یہ بچھڑی کے ساتھ حاملہ ہے جس کی یہ صفت ہے فلاں وقت پیدا ہوگی وہ بھی میری نذر ہے فقراء میں سے فلاں شخص اس کو فلاں دن ذبح کرے گا اور فلاں فلاں اس کو کھائے گا۔ سرخ کتے کا بھی اس میں نصیب ہے۔ راوی کہتا ہے کہ واللہ وہی حال واقع ہوا جس کا شیخ نے بیان کیا تھا۔ اس میں ذرا خلاف نہ ہوا اور سرخ کتا حجرہ کی طرف آیا اور بچھڑی کے گوشت میں سے ایک ٹکڑا اڑا کر لے گیا۔ راوی کہتا ہے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور شیخ سے کہنے لگا کہ اے شیخ جاگیر! میرا ارادہ ہے کہ آپ آج مجھ کو ہرن کا گوشت کھلائیں۔ تب شیخ نے سر نیچا کیا۔ اور اتنے میں ایک ہرن آیا اور شیخ کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔ آپ نے اس آنے والے کے لیے اسے ذبح کرنے کا حکم دیا۔ تب وہ ذبح کیا گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سات سال تک آپ کی خدمت کی تھی میں نے اس ہرن کو سوا ان کے حجرہ کے قریب کوئی ہرن نہ دیکھا۔

کشتی کو بچانا

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابوالیمن برکات بن مسعود کامل عباسی تکریتی نے کہا میں نے سنا شیخ عزز بن شیخ بزرگ پیشواء جاگیر رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ ایک سوداگر اہل واسط سے میرے والد کی خدمت میں آیا۔ وہ والد کو دوست رکھتا تھا۔ اس کا ان سے اعتقاد تھا۔ ان سے بحر ہند میں تجارت کرنے کی اجازت مانگی جب آپ نے اس کو رخصت کیا تو کہا کہ جب تم کسی ایسی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ تو جس کے دفع کرنے پر قادر نہ ہو تو میرے نام کو پکارنا وہ شخص سفر کو چلا گیا پھر چھ ماہ کے بعد میرے والد کو دکر کھڑے ہوئے ہم آس پاس تھے۔ انہوں نے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی اور کہا سبحٰن الذی سخرلنا ھٰذا وما کنا لہ مقرنین یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے لیے مسخر کر دیا اور ہم اس کو مطیع کرنے والے نہ تھے اور چند قدم دائیں بائیں چلے۔ ہم یہ سب معاملہ دیکھتے تھے پھر آپ بیٹھ گئے اور ہم نے اس کا سبب آپ سے دریافت کیا تو فرمایا کہ عنقریب سوداگر واسطی اس کو اللہ تعالیٰ نجات نہ دیتا تو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

غرق ہو چلا تھا۔ ہم نے وہ تاریخ لکھ لی۔ سات ماہ کے بعد وہ سوداگر آیا تو میرے والد کے پاؤں پر گر کر بوسہ دیا اور کہنے لگا اے میرے سردار! اگر آپ نہ ہوتے تو ہم اس دن ہلاک ہی ہو گئے تھے۔ میرے والد ہنستے تھے جب ہم سوداگر سے علیحدہ ہو کر ملے تو ہم نے ان سے یہ معاملہ پوچھا۔ اس نے کہا ہم شہر چین کی طلب میں بحر محیط کے بھنور میں پڑ گئے اور راستہ بھول گئے اور ملاح اور تمام کشتی والوں نے ہلاکت کا یقین کر لیا۔ پھر جب فلاں وقت فلاں دن تھا اور اسی وقت کا ذکر کیا کہ جس کو ہم نے لکھ لیا تھا تو شمال کی جانب سے ہم پر تیز ہوائیں چلنے لگیں۔ سمندر کو جوش آیا اس کی موجیں تلاطم میں آئیں وہ بڑھنے لگی اور ہمارا سخت معاملہ ہونے لگا ہم اس پر تیار ہو گئے تھے کہ سمندر میں گر جائیں تب میں نے شیخ کے فرمان کو یاد کیا اور کھڑا ہو کر عراق کی طرف متوجہ ہوا اور پکارا کہ اے شیخ جاگیر! ہم کو پکڑنا، ابھی میں نے اپنا کلام پورا نہ کیا تھا کہ ان کو اپنے پاس کشتی کے اندر اپنے پاس کھڑا ہوا دیکھا۔ شیخ نے اپنی آستین سے شمال کی طرف اشارہ کیا تو ہوا ٹھہر گئی پھر وہ کشتی سے کود کر سمندر کی سطح پر جا کھڑے ہوئے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں سے تالی بجائی اور کہا سبحان الذی سخرلنا وما کنا لہ مقرنین اور پانی پر چند قدم دائیں بائیں چلے تو سمندر ٹھہر گیا۔ اس کی موجیں ٹھہر گئیں وہ ایسا ہو گیا گویا کہ مرغ کی آنکھ ہے پھر اپنی آستین سے جنوب کی طرف اشارہ کیا تو ہم پر عمدہ ہوا چلنے لگی۔ اس مقام سے ہم نکل کر راہ سلامت پر پہنچ گئے۔ شیخ سمندر پر چلے یہاں تک کہ ہم سے غائب ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو ان کی برکت سے ہلاکت سے نجات دی۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے ان سے خدا کی قسم کھائی کہ اس وقت شیخ ہماری آنکھوں سے غائب نہیں ہوئے تھے بلکہ ہم ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے اللہ عظیم کی قسم کھائی کہ اگر شیخ ہمارے پاس حاضر نہ ہوتے تو ہم میں سے کوئی نجات نہ پاتا۔ مگر وہی جس کو خدائے تعالیٰ چاہتا۔ شیخ رضی اللہ عنہ کردوں میں سے ہیں۔ عراق کے جنگلوں میں سے ایک جنگل میں جو کہ قلعی کے پل کے پاس جو کہ سامرہ سے ایک دن کے پاس پر واقع ہے۔ سکونت رکھتے تھے۔ اسی کو وطن بنا لیا تھا یہاں تک کہ وہیں بڑی عمر میں فوت ہوئے اور وہیں دفن ہوئے۔ ان کی قبر وہیں ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔ لوگوں نے آس پاس ایک گاؤں آباد کیا۔ اس سے وہ برکت چاہتے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مقام غوث الوریٰ

خبر دی ہم کو ابو محمد رجب بن ابی المنصور رداری نے کہا کہ میں نے سنا شیخ عارف مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ میں شیخ جاگیر و شیخ علی بن ادریس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں جب کہ وہ دونوں جمع تھے گیا، پھر مشائخ کا ذکر چھیڑا اور جو کچھ ان دونوں کو ان کی صحبت میں پیش آیا تھا پس شیخ جاگیر نے فرمایا کہ بعد میرے سردار تاج العارفین ابوالوفا رضی اللہ عنہ کے مشائخ میں سے کوئی ایسا شخص جس کا حال ایسا فخر والا اور تصریف میں زیادہ تیز و تمکین میں زیادہ قوی جس کے اوصاف پورے اور اس کا مقام اعلیٰ ہو۔ سیّدی شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر نہیں ہوا اور انہیں سے شیخ علی بن الہیتی کی طرف قطبیت منتقل ہوئی میرے سردار شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے احوال قطبیت میں قدرت پائی اور اس کے مقامات میں ترقی کی۔ اس کے مدارج میں استغراق کیا۔ اس کے تمام اطراف پر غلبہ پایا۔ اس کے اسباب کو جمع کیا جس کو کسی اور شیخ نے جہاں تک ہم کو معلوم ہے نہیں پایا۔ راوی کہتا ہے کہ جب ہم شیخ علی بن ادریس سے علیحدہ ملے اور ان سے دریافت کیا کہ شیخ جاگیر کا قول کیسا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو انہوں نے مشاہدہ کیا۔ وہی کہا اور جو کچھ خدا کے علم سے انہوں نے معلوم کیا تھا۔ وہی کہا ہے پس اپنے افعال و اقوال میں کھلے پسندیدہ ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

شیخ ابو محمد قاسم بن عبدالبصری رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ عراق کے مشہور مشائخ اور بڑے مشہور عارفین مقربین مذکورین میں سے ہیں۔ صاحب احوال فاخرہ کرامات ظاہرہ احوال و افعال خارقہ انفاس صادقہ، مقامات روشنہ صاحب حقائق روشنہ معارف غالبہ ہیں۔ منازل قرب میں کے مراتب علیہ اور معارج رفیعہ محاضر قدس کی طرف تھے۔ عوالم غیب سے ان کے کشف واضح عجائب فتح کے ساتھ اخبار میں ان کی زبان لمبی تھی۔ تصریف جاری میں ان کا ہاتھ لمبا تھا۔ تمکین میں ان کا قدم راسخ تھا۔ معالی اور درجات عوالی کی سبقت کی طرف قدم بڑھا ہوا تھا۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کی قطبیت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے موجود میں ان کو تصرف دیا ہے۔ موجودات کو ان کے لیے بدل دیا ہے۔ عادات کو ان کے لیے

خرق کر دیا۔ان کے ہاتھ پر عجائبات کو ظاہر کیا ہے۔ان کو غیب کی باتوں کے ساتھ بلایا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں ان کی بڑی مقبولیت اور بڑی ہیبت ڈال دی ہے۔ان کو حجت و پیشوا بنا دیا۔وہ ان علماء میں سے ایک ہیں جو کہ علم شریعت میں ظاہر ہیں۔ان فضلاء و مفتیوں میں سے ہیں جو کہ امام دارالہجرۃ مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے مذہب پر فتویٰ دیتے ہیں۔ان کے شہر اور اس کے اطراف میں فتویٰ کا علم انہیں کی طرف سپرد کیا گیا تھا۔ان کے وقت میں اسی شان کی ریاست علم و عمل، حال، نقل، تحقیق، براعتر، زہد، مجد، جلالت مہابت میں ان تک منتہی ہوئی۔وہ اس طریق کے ایک اوتاد اور ان کے ارکان کے صدر ان کے ائمہ کے سرداران کے علماء کے نشان اور اس کی طرف بلانے والوں کے سردار ہیں۔انہیں سے بلاد بصرہ میں اور اس کے آس پاس میں مریدین صادقین کی تربیت میں عمدہ کام بنا۔ان کی صحبت میں اہل مراقبہ کی ایک جماعت نے تخریج کی ہے۔اصحاب احوال کی ایک جماعت نے ان کی شاگردی کی ہے۔ بہت سے لوگ ان کے ارادہ کے قائل ہوئے ہیں۔مشائخ علماء کا ان کی بزرگی اور عزت اور ان کے قول کی طرف رجوع کرنے ان کی بزرگی کے اقرار پر اجماع ہوا ہے۔ان کی زیارت کا قصد کیا گیا۔ان سے مشکلات کو حل کیا گیا ہے۔اہل بصرہ اپنی مشکلات میں ان کی طرف التجا کیا کرتے تھے پھر وہ مشکلات آسان ہو جاتی تھیں۔اپنی سختیوں میں ان کی طرف عاجزی کیا کرتے تھے پھر وہ مشکلات آسان ہو جاتی تھیں۔آپ کے اخلاق شریفانہ اور آداب بدرجہ کمال تھے۔آپ کے اوصاف جمیلہ تھے۔آپ کریم تھے دانا اور متواضع تھے۔بصرہ میں علم شریعت و حقیقت میں بڑی کرسی پر بیٹھ کر وعظ کرتے تھے۔ان کی مجلس میں مشائخ و علماء حاضر ہوا کرتے تھے۔معارف میں ان کے کلام کو لیا کرتے تھے۔وہ حقائق کے راستوں میں مشہور اور متداول ہے۔اس میں سے یہ ہے۔

شیخ ابو محمد قاسم کے ارشادات

آپ فرماتے ہیں کہ جب تک شہود نہ ہو وجد ممنوع ہے۔حق کا مشاہدہ کرنے والا شواہد وجود کو فنا کر دیتا ہے۔آنکھوں سے اونگھ کر دور کر دیتا ہے۔اس کا نشہ شراب کے نشہ سے بڑھ کر ہے۔وجد کرنے والوں کی ارواح معطر اور لطیف ہیں۔ان کا کلام مردہ دلوں کو زندہ کرتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عقلوں میں زیادتی کرتا ہے۔ وجد عقل کو دور کر دیتا ہے اور مکانوں اور موجودات کو ایک وجود بنا دیتا ہے۔ اس کے پہلے رفع حجاب اور مشاہدہ رقیب حضور فہم، ملاحظہ غیب، باطن سے باتیں کرنا، مفقود سے مانوس ہونا ہے۔ صحت وجد کی شرط یہ ہے کہ اوصاف بشریہ کا تعلق اس معنی سے منقطع ہو کہ وجد وجود کے وقت ہو اور جس کو گم گشتگی نہ ہو اس کا وجد نہیں اہل وجد کے دو مقامات ہیں ناظر اور منظور الیہ پس ناظر مخاطب ہے جو اس چیز کا مشاہدہ کرتا ہے کہ جس کو وہ اپنے وجد میں پاتا ہے اور منظور الیہ غائب ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ پہلے ہی ورود پر اچک لیتا ہے۔ اور وجود نہایت وجد ہے اس لیے کہ تواجد عبد کے پا لینے کو واجب کرتا ہے اور وجد استغراق عبد کا موجب ہے اور وجود ہلاکت عبد کا موجب ہے۔ اس امر کی ترتیب حضور ہے پھر ورود ہے پھر شہود ہے پھر وجود پھر خمود، پس وجود کے موافق خمود حاصل ہوتا ہے صاحب وجود کے لیے صحو اور محو ہوتا ہے پھر اس کے صحو کا حال یہ ہے کہ خدا کے ساتھ اس کی بقاء ہے۔ اس کے محو کا حال یہ ہے کہ حق کے ساتھ فنا ہو۔ یہ دونوں حالتیں ہمیشہ ایک دوسرے کے پیچھے آتی ہیں۔ وجود تین معنے کا نام ہے۔ اول وجود علم لدنی ہے جو کہ تیر حق کے مشاہدہ کی صحت میں علم شواہد کو قطع کر دے دوم وجود حق کا ایسا ہے کہ اشارہ کے کانوں سے غیر منقطع ہے۔ سیوم وہ وجود کہ اولیت کے استغراق میں رسم وجود نیستی مقام پر ہو پھر جب وصف جمال کے ساتھ بندہ پر مکاشفہ ہوتا ہے تو دل ساکن ہو جاتا ہے پھر روح خوش ہوتی ہے اور باطن حیران ہوتا ہے۔

فصحوك من لفظي هو الوصل كله وسكرك من لحظي يبيح لك الشرابا

پس تیرا صحو میرے لفظ سے پورا وصل ہے۔ اور تیرا سکر میری آنکھوں سے تیرے لیے شراب مباح کرتا ہے۔

فما مل ساقيها وما مل شارب لحاظ جمال كاسه بسكر الليا

پس نہ تو اس کا ساقی اکتاتا ہے نہ پینے والا، جمال کی آنکھ کا پیالا عقل کو نشہ دار بنا دیتا ہے۔

پس صحو تو حق کے ساتھ ہے اور جو غیر حق میں ہے وہ حیرت سے خالی نہ ہوگا۔ حیرت شبہ میں نہیں بلکہ نور عزت کے مشاہدہ میں حیرت ہے۔ اور جو حق سے ہے تو اس پر علت پے در پے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نہیں آتی پھر صحو جمع کے دواؤں اور وجود کی چمکوں اور منازل حیات میں سے ہے حیات تین معنی پر آتی ہے۔اول یہ کہ علم کی زندگی جہل کی موت سے ہے۔اس کے تین انفاس ہیں۔نفس خوف،نفس رجا،نفس محبت،نفس حجت،دوم حیات،جمع موت تفرقہ سے اس کے تین انفاس ہیں۔نفس اضطرار،نفس افتقار،نفس افتخار،سیوم حیات موجود موت فنا سے اور وہ خدا کی زندگی ہے۔اس کے تین انفاس ہیں۔نفس ہیبت اور وہ نفس ہے جو کہ اعتلال کو مارتا ہے اور نفس وجود جو کہ انفصال کو روکتا ہے۔نفس انفراد جو کہ اتصاد کا موجد ہے۔اس کے سوا اور کوئی نظارہ کے لیے نظارگاہ نہیں اور اشارہ کی طاقت نہیں۔مواجید اوراد کے ثمرہ اور منازلات کے نتائج ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ کے سرّ کے ساتھ سستی کرتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ اس کی زبان کو اس کے نفس کے عیبوں کے ساتھ بلاتا ہے اور شیخ رضی اللہ عنہ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے

كارت سرائر سرى ان تسريماً   اوليتنى من جميل لا اسميه

عنقریب میرے باطنی اسرار اس امر کے ساتھ خوش ہوں گے کہ جس کی خوبی کا تم نے مجھے والی بنایا ہے جس کا میں نام نہیں لیتا۔

فصاح بالسر سر منك يرقبه   كيف السرور بسر دون مبديه

پھر سر کے ساتھ تیرا سر چلایا جو اس کا منتظر تھا۔سوائے اس کے ظاہر کرنے والے کے سر کے ساتھ کیسے خوشی ہوتی ہے۔

فظل يلحظنى سرى لا لحظه   والحق يلحظنى هلاء راعيه

پھر وہ مجھے میرا باطن گوشہ چشم سے دیکھنے لگا تاکہ میں اس کے گوشہ چشم سے دیکھوں اللہ تعالیٰ مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیوں اس کی حفاظت نہیں کرتا۔

واقبل الوجد يفنى الكل من صفتى   واقبل الحق يفنينى وابديه

سوزش عشق سامنے آئی کہ وہ میری صفت سے کل کو فنا کر دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ سامنے آیا۔ مجھے فنا کرتا ہے اور میں اس کو ظاہر کرتا ہوں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI-ISLAMIA ACADEMY

شیخ ابو محمد قاسم کی کرامات

دلوں کا حال معلوم ہو جانا

خبر دی ہم کو ابو محمد سالم بن علی میاطی صوفی نے کہا کہ میں نے سنا۔ شیخ پیشوا شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد سہروردی رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ میں بصرہ کی طرف اس لیے گیا کہ شیخ ابو محمد بن عبدالبصری کی زیارت کروں میں نے راستہ میں مویشی اور کھیت اور بہت سی کھجوریں دیکھیں جب میں ان میں سے کسی محافظ کو پوچھتا تو وہ کہتے کہ یہ سب مال شیخ ابو محمد عبدالبصری کا ہے تب میرے دل میں خطرہ گزرا کہ یہ تو بادشاہوں کا حال ہوا کرتا ہے۔ میں بصرہ میں داخل ہوا بحالیکہ میں سورۂ انعام پڑھتا تھا میں نے دل میں کہا کہ جس پر آیت پر شیخ کے دروازہ پر میں پہنچوں گا وہی میری فال ان کے ساتھ ہوگی۔ جب میں ان کے دروازہ تک پہنچا اور اپنے پاؤں کو ان کی چوکھٹ پر رکھا تو میں یہ آیت پڑھتا تھا۔ اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده (الانعام: ۹۰) یعنی "یہ (بینا) وہ لوگ ہیں کہ جن کو خدائے تعالیٰ نے ہدایت دی ہے پس ان کی ہدایت کی آپ اقتدا اور پیروی کریں" تب ان کا خادم میری طرف جلد نکلا۔ پہلے اس کے کہ میں اذن طلب کروں مجھ سے کہنے لگا کہ شیخ آپ کو بلاتے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پہلے ہی مجھ سے کہا اے عمر! تم نے وہ سب جو زمین پر دیکھا ہے وہ زمین پر ہی ہے۔ اس کے بندہ کے فرزند کے دل میں اس کی کوئی وقعت نہیں۔ وہ کہتے ہیں اس سے میرا تعجب بڑھ گیا کہ میرے حال پر ان کو علم ہو گیا جس کو اللہ تعالیٰ اور میرے سوا اور کوئی جانتا نہ تھا۔

وافر مقدار میں انجیر کھانا اور مٹی کا حلوہ بن جانا

خبر دی ہم کو ابو سعد عبدالغالب بن احمد بن علی ہاشمی نے کہا میں نے سنا شیخ ابوالحسن علی نانبائی سے وہ کہتے تھے کہ میں بصرہ میں اپنے بعض احباب کے پاس تھا تو ہمارے پاس ایک فقیر پراگندہ حال غبار آلود آیا باغ کے مالک سے کہنے لگا کہ میرا پیٹ بھر دو اس نے اس کے سامنے انجیر ایک اچھے وزن کی پیش کی۔ اس نے وہ کھالیں پھر اس نے کہا کہ اور دو۔ پھر اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نے اور دیں پھر کہا مجھے اور دو اس نے اور دیں۔ اس طرح وہ دیتا رہا یہاں تک کہ ہزار رطل (رطل آدھ سیر وزن کا ہوتا ہے) کھا گیا پھر نہر پر آیا جو وہاں پر تھی اور دونوں ہاتھ سے بہت سا پانی پی گیا اور چل دیا پھر ایک مدت کے بعد مجھے باغ کے مالک نے کہا کہ اس کی انجیر اس سال اپنی مقدار سے جو ہر سال پیدا ہوتی تھی کئی حصہ زائد پیدا ہوئی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے دوسرے سال حج کیا۔ میں ایک دن قافلہ کے پیچھے چلا جا رہا تھا تو میرے دل میں اس شخص کا خیال آیا اور میری تمنا یہ ہوئی کہ میں اس کو دیکھوں۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ میرے دائیں جانب ہیں۔ تب تو میں گھبرایا اور خوش بھی ہوا وہ چلتے تھے میں ان کے ساتھ تھا اگر وہ بیٹھ جاتے تو سارا قافلہ وہیں منزل کر دیتا اور جب چلتے تو سارا قافلہ چل دیتا پھر وہ ایک بڑے تالاب پر آئے جس میں پانی تھا اور اس میں بڑی مٹی جمی ہوئی تھی۔ پھر وہ دونوں ہاتھوں سے مٹی نکالتے تھے اور اس طرح کھاتے تھے جیسے کوئی ہم میں سے حلوا کھائے۔ یہاں تک کہ بہت سی مٹی کھا گئے۔ مجھے بھی ایک ٹکڑا مٹی کا دیا تو میں نے اس کو اپنے منہ میں مزادار پایا جیسا حلوا خشکا نک ہوتا ہے اور اس میں خالص مشک کی خوشبو تھی۔ پھر دونوں ہاتھوں سے اس پانی کو بہت سا پیا اور مجھے کہا اے علی! یہ کھانا اس میں سے ہے جس کو تو نے دیکھا اور ان دونوں کے درمیان کھانا پانی نہیں ہے۔ میں نے ان سے کہا اے میرے سردار! یہ بات آپ کو کہاں سے حاصل ہوئی کہا کہ میری طرف شیخ محمد بن عبد البصری نے ایک نگاہ دیکھا پھر میرا دل بھر گیا اور میرا باطن رب سے مل گیا۔ تمام موجودات میرے لیے لپیٹے گئے۔ موجودات بدل دیئے گئے بعید مجھ سے قریب ہو گیا ان کی نظر سے میں مقصود کو پہنچ گیا اور مجھ کو ایسا مطلب پہنا دیا کہ جس سے میں کھانے پینے سے مستغنی ہو گیا مگر اس وقت کہ احکام بشریہ کا وقت آ جائے پھر وہ مجھ سے غائب ہو گئے اور اب تک میں نے ان کو نہیں دیکھا۔

عجیب وغریب سفر

خبر دی ہم کو ابوالخیر سعد بن ابی غالب احمد بن علی ازجی الاصل نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالعباس احمد بن اسماعیل بن حمزہ ازجی ابن الطبال نے کہا کہ میں نے شیخ صالح زاہد ابوعبداللہ محمد بلخی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اصحاب عزلت وانفراد سے تھے۔ جنگل میں رہتے تھے یہ معلوم

نہ تھا کہ وہ کہاں سے کھاتے ہیں۔ ان کا قدم معرفت میں تھا اور اس شان ان کو رسوخ تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک سال حرم کعبہ مکہ شرفہا اللہ تعالیٰ میں مجاور تھا۔ ایسے حال میں کہ وہاں پر میں ایک دن ضحیٰ کے وقت مقام ابراہیم صلوات اللہ علیہ میں بیٹھا تھا کہ اتنے میں میرے پاس شیخ ابومحمد عبدالبصری رضی اللہ عنہ مقام (موصوف) پر آئے اور آپ کے ساتھ چار شخص اور تھے۔ پھر ان کے ساتھ چند نوافل پڑھے پھر طواف کعبہ سات دفعہ کیا جب طواف کر چکے تو وہ بنی شیبہ کے دروازہ سے نکل گئے۔ میں ان کے پیچھے ہولیا تو ان میں سے ایک نے مجھے لوٹا دیا لیکن شیخ ابومحمد نے فرمایا کہ چھوڑ دو پھر شیخ جماعت کے سامنے کھڑے ہوئے۔ ان کی پانچ صفیں کیں کہ ہر مرد جو آگے تھا اس کے پیچھے دوسرا اور میں ان سب سے آخر تھا۔ ہم سب کو حکم دیا کہ ہر شخص اپنا قدم وہاں رکھے جہاں اس کے اگلے نے رکھا ہے۔ پھر شیخ چلے ہم ان کے پیچھے ان کے حکم کے موافق تھے زمین ہمارے قدموں کے نیچے لپٹی جاتی تھی۔ ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ ہم مدینہ شریفہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ساکنہا میں پہنچ گئے پھر ہم نے زیارت کی اور ظہر کی نماز وہاں پڑھی پھر وہ نکلے اور ہم ان کے پیچھے اسی ترتیب سے نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بیت المقدس میں جا پہنچے وہاں پر نماز عصر پڑھی پھر وہ نکلے ہم ان کے پیچھے ان کے ساتھ تھے۔ تھوڑی دیر نہ گزری کہ ہم دیوار یاجوج ماجوج پر پہنچے۔ وہاں مغرب کی نماز پڑھی پھر وہ نکلے ہم ان کے پیچھے تھے۔ تھوڑی دیر میں کوہ کاف پہنچے وہاں ان کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ شیخ پہاڑ کی ایک چوٹی پر بیٹھ گئے اور ہم ان کے گرداگرد تھے کہ ان کے پاس مردان غائب آئے۔ ان کی ہیبت شیروں کی طرح تھی۔ ان کے انوار تھے جو کہ آفتاب و چاند سے زیادہ روشن تھے۔ ان کے سامنے وہ انوار دوڑتے تھے وہ شیخ کو سلام کہتے تھے اور ان کے سامنے بیٹھ گئے ان کا ادب کرتے تھے۔ ان کے پاس اور مرد آسمان کی طرف سے آئے جو کہ ہوا میں اس طرح اترتے تھے جیسے بجلی چمکتی ہوئی ان سب نے آپ کی طرف دیکھا اور عرض کیا کہ آپ کچھ وعظ فرمائیں پھر شیخ نے وعظ فرمایا ان کا یہ حال تھا کہ کوئی تو بے ہوش ہو گیا تھا۔ کوئی تڑپتا تھا۔ کسی کے آنسو جاری تھے کوئی چلاتے تھے۔ کوئی ہوا میں اڑتے تھے یہاں تک کہ نظر سے غائب ہو گئے۔ اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ پہاڑ ہمارے نیچے حرکت کر رہا ہے۔ ساری رات یہی حال رہا یہاں تک کہ فجر ہو گئی۔ تب شیخ نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ان کے ساتھ نماز فجر پڑھی پھر آپ پہاڑ سے پرے اترے۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ زمین نہایت سفید بہت سے انوار والی اور لطیف جسم ہے۔ جو دنیا کی زمینوں سے مشابہ نہیں۔ اس کی کوئی طرف معلوم نہیں ہوتی۔ اس میں مشک خالص کی سی خوشبو تھی جو کہ ہمارے قدموں کے نیچے سے مہکتی تھی۔ اور ہم ایک جماعت پر گزرتے تھے جن کے چہرے آدمیوں کے چہروں کی طرح تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرح طرح کی تسبیح ایسی آوازوں سے کرتے تھے کہ سننے والوں نے ان سے خوبصورت آواز نہ سنی ہوگی۔ ان کو انوار نے ڈھانک لیا تھا کہ عنقریب ناظرین کی آنکھیں اچک لے جائیں۔ انہوں نے منازلات قدس کے وجدوں کو ثابت کر دیا تھا اگر ان کی طرف کسی دیکھنے والے یا ان کی آوازوں کے سننے والی کی موت آ چکی ہو تو ان کی ہیبت ولذت کی خوبی سے اس کی جان نکل جائے۔ شیخ ابو محمد کا یہ حال تھا کہ اس زمین کی اطراف میں تسبیح پڑھتے تھے کبھی وجدان کو دائیں طرف کبھی بائیں طرف لے جاتا تھا۔ کبھی ہوا اور اس کے خلا میں تیر کی طرح اڑتے تھے۔ کبھی یہ کہتے تھے کہ تیرا شوق مجھے بے قرار کرتا ہے۔ تیرا بعد مجھ کو قتل کرتا ہے۔ تیرا خوف مجھے تلف کرتا ہے۔ تیری امید مجھے زندہ رکھتی ہے۔ تیرا اعراض مجھے مار ڈالتا ہے۔ تیری محبت مجھے حیران کر دیتی ہے تیرا قرب مجھے جمع کرتا ہے۔ تیری محبت مجھے خوش کرتی ہے۔ تیرے ساتھ میری خلوت جلوت ہے۔ تیرا مشاہدہ مجھے لپیٹتا ہے اور پھیلاتا ہے پس رحم کرائے وہ ذات کہ تیرے در کی باگیں تیرے دونوں ہاتھوں میں ہیں۔ یہ حال ان کا اسی طرح ضحیٰ کے وقت رہا پھر اسی مقام کی طرف لوٹ آئے جہاں سے ہم آئے تھے وہ چلے اور ہم ان کے پیچھے تھے پھر ہمیں تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک شہر تک پہنچے جو سونے چاندی کی اینٹوں کا بنا ہوا تھا۔ اس میں گھنے درخت تھے۔ نہریں چلتی تھیں پھل تہ بتہ تھے۔ میوے بہت تھے ہم اس میں داخل ہوئے ان کے پھل کھائے اور نہر سے پانی پیا اور شیخ نے ہم سب کو حکم دیا کہ ایک سیب یہاں سے ہر شخص لے لے پھر ہم میں سے ہر ایک نے ایک ایک سیب لے لیا مگر وہ شخص جس نے مجھے لوٹایا تھا اس کا ہاتھ نہ بڑھا اور نہ لے سکا شیخ نے اس سے کہا کہ یہ سزا تمہاری بے ادبی کی ہے جو تم نے اس شخص کی خاطر شکستہ کی اور اشارہ میری طرف کیا تب اس نے استغفار پڑھی۔ شیخ نے فرمایا کہ اس امر کی بنا ادب کی محافظت اور احکام کی رعایت پر ہے پھر اس کو کہا

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کہ تم بھی ایک سیب لے لو جیسے تمہارے ساتھیوں نے لے لیا ہے۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھایا اور ایک سیب اس نے بھی لے لیا۔ پھر شیخ نے ہم سے فرمایا کہ یہ شہر ہے جس کو اولیاء کا شہر کہتے ہیں۔ اس میں سوا ولی کے اور کوئی داخل نہیں ہوسکتا پھر وہاں سے نکلے اور چلے اور ہم آپ کے پیچھے تھے پھر جس خشک درخت پر گزرتے وہ سبز ہو جاتا اور جس بیمار پر گزرتے وہ تندرست ہو جاتا یہاں تک کہ ہم مکہ معظّمہ میں آئے وہاں آ کر ظہر پڑھی اور مجھ سے شیخ نے عہد لیا کہ یہ سب امور ان کی موت سے پہلے کسی سے ذکر نہ کرنا، پھر مجھ سے وہ اور ان کے ساتھی غائب ہو گئے اور میں نے ان کو نہ دیکھا پھر ایک مدت بعد مجھے ان کے ملنے کا شوق ہوا۔ میں نے بصرہ کا سفر کیا اور چند روز ان کے پاس رہا پھر وہ ایک دن شہر کے باہر نکلے میں ان کے ساتھ تھا۔ تب وہ حضرت طلحہ بن عبداللہ انصاری صحابی رسول اللہ ﷺ کی قبر کی زیارت کے لیے آئے۔ جب دور سے قبر کو دیکھا تو الٹے پاؤں واپس ہو گئے پھر لوٹے اور قبر کی طرف آئے اور زیارت کی بحالیکہ سر نیچے تھا۔ ادب کے ساتھ جب وہاں سے نکلے تو میں نے آپ سے اس کی بابت پوچھا تو کہا جب میں ان کی قبر کی طرف آیا تو میں نے دیکھا کہ ان پر سبز حلہ ہے اور تاج ہے جو کہ موتیوں اور جواہر سے جڑا ہوا ہے۔ ان کے پاس دو حوریں ہیں تب مجھے حیا آئی اور پیچھے کو واپس آ گیا پھر انہوں نے مجھے نبی ﷺ کی قسم دلائی کہ میں ان کی طرف لوٹ آؤں پھر میں ان کی طرف گیا۔ راوی کہتا ہے کہ واللہ میں نے سب باتوں کی کسی کو خبر نہ دی تھی۔ حتیٰ کہ شیخ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے۔

یہود و نصاریٰ کا ایک گروہ جنازہ دیکھ کر مسلمان ہوا

شیخ رضی اللہ عنہ بصرہ میں رہتے تھے اور وہیں ۵۸۰ھ سے پہلے فوت ہوئے ان کی عمر بڑی ہو گئی تھی اور شہر سے باہر دفن کئے گئے۔ ان کی قبر کی زیارت کی جاتی ہے جب ان کے جنازہ کی نماز پڑھی گئی تو آسمان کی طرف خلا سے ڈھولوں کی آواز سنائی دیتی تھی جو بجتے تھے اور جب تکبیر میں لوگ نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھاتے تھے تو وہ آواز سنتے تھے۔ اس دن یہود و نصاریٰ کا ایک گروہ مسلمان ہوا اور وہ دن تھا جس میں کہ لوگ (بکثرت) جمع ہوئے تھے۔

حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں، اور غوث الوریٰ قطب الاولیاء ہیں

خبر دی ہم کو شیخ ابو المحاسن یوسف بن شیخ ابو العباس احمد بن شبیب بصری نے کہا کہ میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

نے سنا شیخ عالم ابوطالب عبدالرحمٰن بن ابی الفتح محمد بن عبدالسمیع ہاشمی واسطی مقری عدل نے کہا کہ میں نے شیخ پیشوا جمال الدین ابومحمد بن عبدالبصری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں بحالیکہ ان سے خضر علیہ السلام کی بابت پوچھا گیا کہ وہ زندہ ہیں یا مردہ انہوں نے کہا کہ میں ابوالعباس خضر علیہ السلام سے ملا ہوں ان کو میں نے یہ کہا کہ مجھ سے کوئی عجیب واقعہ بیان کرو جو کہ تم پر اولیاء کے ساتھ پیش آیا ہو۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک دن بحر محیط کے کنارہ پر گزر رہا تھا جہاں کوئی آدمی وغیرہ نہ تھا پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا جو کہ عباء پہن کر لیٹا ہوا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ وہ ولی ہے پھر میں نے اس کو پاؤں سے ہلایا تو اس نے سر اٹھایا اور مجھ سے کہا تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا کہ خدمت کے لیے کھڑا ہو جا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تم چلے جاؤ اپنا کام کرو میں نے کہا اگر تم کھڑے نہ ہو گے تو میں لوگوں میں پکار کر کہہ دوں گا کہ یہ اللہ کا ولی ہے۔ اس نے مجھ سے کہا اگر تم نہ جاؤ گے تو میں ان سے کہہ دوں گا کہ یہ خضر ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ تم نے مجھے کیونکر پہچانا اس نے کہا کہ تم ابوالعباس خضر ہو بتلاؤ کہ میں کون ہوں۔ میں نے اپنی ہمت اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھائی اور میں نے دل میں کہا اے میرے ربّ! میں نقیب الاولیاء ہوں پھر مجھے آواز آئی کہ اے ابوالعباس! تو ان کا نقیب ہے جو کہ مجھ کو دوست رکھتے ہیں اور یہ شخص ان میں سے ہے کہ جس کو ہم دوست رکھتے ہیں پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا کہ اے ابوالعباس! کیا تم نے میری باتیں اس کے ساتھ سن لیں۔ میں نے کہا ہاں مجھ کو دعا دو توشہ دو اس نے کہا کہ اے ابوالعباس! دعا تمہارا کام ہے میں نے کہا ضرور کرو کہا کہ جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارا نصیب اپنی طرف سے زیادہ دے۔ میں نے کہا اور زیادہ کرو، تب وہ مجھ سے غائب ہو گیا اور اولیاء مجھ سے غائب ہونے کی طاقت نہیں رکھتے پھر میں نے اپنی طبیعت میں چلنے کی اور طاقت دیکھی تو میں چلا حتیٰ کہ ریت کے بڑے ٹیلہ پر پہنچا میرے دل نے مجھے اس کے اوپر چڑھنے کی طرف رغبت دی جب میں اس کے اوپر چڑھ گیا اور مجھے گمان ہوا کہ آسمان تک پہنچ گیا ہوں تو میں نے اس کے اوپر ایک نور دیکھا جو آنکھوں کو اچک لیتا ہے میں نے اس کا قصد کیا تو کیا دیکھا کہ وہاں ایک عورت ہے جو سوتی ہے اور ایسی عباء میں لپٹی ہوئی ہے جو کہ اس مرد کی عباء کے مشابہ ہے جو میرا ابھی مصاحب ہو چکا تھا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس کو پاؤں

سے جگاؤں تو مجھے پکارا گیا کہ ادب کر اس سے جس کو ہم دوست رکھتے ہیں۔ تب میں اس کے جاگنے تک بیٹھ گیا پھر وہ عصر کے وقت جاگی اور کہنے لگی کہ اس خدا کی تعریف ہے جس نے مجھ کو زندہ کیا۔ بعد میرے مارنے کے اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔ اس خدا کی تعریف ہے جس نے مجھ کو زندہ کیا محبت دی ہے اور اپنی مخلوق سے مجھے وحشی بنا دیا ہے۔ پھر اس نے مجھے التفات کیا اور مجھے دیکھا تو کہا اے ابو العباس! تم کو مرحبا اور تو اگر بغیر منع کے میرا ادب کرتا تو بہتر ہوتا۔ میں نے کہا تم کو خدا کی قسم ہے کیا تم اس شخص کی بیوی ہو۔ کہنے لگیں ہاں اس جنگل میں ایک ابدالہ فوت ہوگئی ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس کی طرف بھیجا پھر میں نے اس کو غسل دیا اور کفن پہنایا جب اس کی تجہیز سے فارغ ہوئی تو وہ میرے سامنے آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔ یہاں تک کہ میری نگاہ سے غائب ہوگئی۔ میں نے کہا کہ مجھ کو دعا دو۔ اس نے کہا کہ اے ابو العباس! دعا تمہارا کام ہے۔ میں نے کہا ضرور ہے کہ دعا کرو اس نے کہا کہ جاؤ خدائے تعالیٰ تمہارا نصیب اپنی طرف سے وافر دے۔ میں نے کہا کہ اور زائد کرو۔ اس نے کہا کہ جب ہم تم سے غائب ہو جائیں تو ہم کو ملامت نہ کرنا۔ میں نے ادھر خیال کیا۔ تو پھر اس کو نہ دیکھا شیخ ابو محمد نے حضرت علیہ السلام سے کہا کہ کیا ان دوستوں کے لیے کوئی مرد یکتا ہے کہ جس کے حکم کی طرف ہر وقت وہ رجوع کرتے ہوں اس نے کہا ہاں میں نے کہا کہ ہمارے اس وقت میں کون ہیں کہا کہ وہ شیخ عبدالقادر ہیں۔ میں نے کہا کہ مجھ کو شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے حال کی خبر سناؤ کہا کہ وہ فرد الاحباب اور قطب الاولیاء اس وقت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اگر کسی ولی کو کسی مقام پر پہنچایا ہے تو شیخ عبدالقادر اس سے اعلیٰ درجہ پر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جس حبیب کو اپنی محبت کا پیالہ پلایا ہے تو شیخ عبدالقادر کو بہت خوش گوار پلایا ہے۔ کسی مقرب کو اللہ تعالیٰ نے حال بخشا ہے تو شیخ عبدالقادر کو بہت بڑا حال دیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے اسرار میں سے وہ سر دیا ہے کہ جس سے وہ جمہور اولیاء سے بڑھ گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جس کو اپنا ولی بنایا ہے جو گزر چکا یا آئندہ ہوگا۔ وہ قیامت تک ان کا ادب کرے گا۔

رضی اللہ عنہم اجمعین

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق قرشی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ مصر کے بڑے مشہور مشائخ اور عارفین مذکور کے صدر اور علماء محققین کے بڑے لوگوں میں سے ہیں۔ صاحب کرامات ظاہرہ احوال فاخرہ افعال خارقیہ انفاس صادقہ مقامات روشنہ اشارات بلند احکامات ولایت میں بڑی فراخی والے ہیں۔ مراتب نہایت میں بلند درجہ، منازل قرب میں اونچے مکان والے، اطوار معارف میں طور اعلیٰ حقائق کے راستوں میں بلند راستہ ہے۔ ملکوت کے پردوں کے لیے بصیرت خارقہ انوار غیوب کے ساتھ روشن ضمیر منازلات قدس کے لیے دل پاک جو ادب بقایا ہے سر مجرد ہے۔ ان کے لیے فتح چڑھنے والی اور کشف روشن مفاخر معالی تقدم وتعالیٰ ہے۔ وہ علماء مصنفین اور فضلاء متقنین ائمہ اکابرین سرداران قائمین بالسنۃ واحکام دین میں سے ہیں مصر میں امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مذہب پر فتویٰ دیتے تھے۔ درس دیتے مناظرہ اور تخریج واملا کرتے تھے۔ طالب علم ان کا قصد کیا کرتے تھے۔ مصر میں اکثر علماء نے ان سے روایت کی ہے وہ اس طریق کے ایک رکن اور ان احکام کے مشہور عالم ہیں۔ مشکلات احوال کو رفع کرتے تھے۔ ان کے اماموں کے سردار ہیں۔ علم وعمل و حال ومقال وتحقیق وتمکین زہد شرافت وجلالت ومہابت میں ان لوگوں کے بڑے ہیں جو اس طرف لوگوں کو کھینچتے تھے۔ اس کے ساتھ مجاہدہ اور مشاہدہ کی جولانی کا ادب کا لحاظ رکھتے تھے۔ علم وتواضع پر ان کی جبلت واقع ہوئی تھی اور کرم وحیا سے ملی ہوئی تھی۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف ظاہر کیا ہے اور ان کے نزدیک پورا قبول اور بڑی ہیبت تھی۔ وجود میں ان کو تصرف دیا تھا۔ احوال میں ان کو قدرت دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے موجودات کو ان کے لیے بدل دیا تھا۔ آنے والی باتوں کو خرق کیا۔ ان کو مغیبات کے ساتھ بلایا ان کے ہاتھوں پر عجائبات کو ظاہر کر دیا۔ ان کی زبان پر وہ بات جاری کر دی جن سے دل آباد ہوتے ہیں۔ اسرار روشن ہوتے ہیں۔ شریعت مطہرہ کو ان کے سبب زندہ کیا۔ مسلمانوں پر ان کو حجت اور سالکین کا پیشوا بنا دیا۔ مریدوں صادقین کی مصر اور اس کے علاقہ میں تربیت ان تک منتہی ہوئی ان واردات کی مخفی چیزوں کو روشن کر دیا۔ ان کی صحبت سے بہت بڑے بڑے صادقین نے جن کا اس شان میں قدم راسخ ہے نفع حاصل کیا اور اصحاب اجمال کا ایک جم غفیر

ان کے ارادہ کے قائل ہوئے۔ ان کی طرف بہت سے صلحاء منسوب ہوئے ہیں۔ مشائخ علماء کا ان کی بزرگی واحترام پر اجماع ہوا ہے اور اپنے اختلافات میں ان کو حاکم بناتے تھے ان کی بات کی طرف سب رجوع کیا کرتے تھے۔ ان کی عدالت کو ظاہر اور ان کی فضیلت کا اقرار کرتے تھے۔ آپ دانا خوبصورت عمدہ اخلاق والے کامل آداب واشرف الصفات تھے۔ اہل تحقیق کی زبان پر ان کا بلند کلام تھا۔ اس میں سے یہ ہے۔

شیخ عمروعثمان کے ارشادات

آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت وصفات کا راستہ فکر اور اس کے ہر حکم وآیات پر اعتبار کرنا ہے۔ عقلوں کو اس کی ذات کی حقیقت کے دریافت کرنے کے لیے کوئی راستہ نہیں اگر خدائی حکمتیں حد عقول تک منتہی ہوتیں یا قدرت ربانیہ ادراک علوم میں منحصر ہوتی تو یہ حکمت میں تصور اور قدرت میں نقص ہوتا لیکن عقول سے اسرار ازل حجاب میں ہیں جیسے کہ آنکھوں سے جلال کے انوار پوشیدہ ہیں۔ بے شک وصف کا معنی وصف میں رجوع کر گیا اور سمجھ دریافت سے اندر ہی ہے اور داء الملک ملک میں سے۔ مخلوق اپنے مثل کی طرف منتہی ہے۔ اس کو شکل کی طرف بڑی طلب ہوتی ہے۔ آوازیں رحمان کے لیے پست ہوں گی پس سوائے نرم آواز کے کچھ نہ سنا جائے گا پس تمام مخلوق ذرّہ سے لے کر عرش تک اس کی معرفت کی طرف راستے اور اس کی ازلیت پر حجتیں بالغہ ہیں۔ تمام موجودات اس کی وحدانیت پر بولنے والی زبانیں ہیں اور تمام عالم ایک کتاب ہے جس کے اشخاص کے حروف بصارت والے اپنی بصارت کے موافق پڑھتے ہیں جب دلوں کے باغوں پر سعادت کی ہوا چلتی ہے اور عنایت کی بجلی چمکتی ہے اور حقائق کی بارش غیوب کے بادلوں کے جلال سے برستی ہے تو اس میں قرب محبوب کے پھول ظاہر ہوتے ہیں اور مطلوب کے حاصل کرنے کے انوار کی خوبصورتی پختہ ہوتی ہے پھر قرب کی ہوا مشاہدہ کی لذت میں پائی جاتی ہے اور حضور کی روشنی کی طلب سماع کی غذا ہے اور ہیبت کی غذا معلوم ہوتی ہے جس کو محبت کی صفائی نے بھڑکایا ہے۔ اس کے ساتھ انس کے مقام تک اور وہاں سے نور ازل تک حیرانی کے غلبہ کے ساتھ ادھر کو آنکھیں رہتی ہیں اور وہ اقدام فنا کے ساتھ خلوت وصل میں بساط گفتگو پر ایسی مناجات کے ساتھ کہ جس سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

موجودات صفاء اتصال سے بوڑھے ہو جاتے ہیں۔قائم ہوتی ہے۔نہایات خبر موجودات کے شروع میں غرق ہو جاتی ہیں اور حدوث کے حواشی عزت ازل کی بقاء میں لپٹے جاتے ہیں پھر وہاں پر ان کی روحیں غیب الغیب میں راسخ ہوتی ہیں۔ان کے اسرار سر السر میں غوطہ لگاتے ہیں پھر ان کو معلوم بتلاتا ہے جو کچھ کہ بتلاتا ہے اور ان سے مقتضائے آیات سے وہ ارادہ کرتا ہے جو کہ ان کے غیر سے ارادہ نہیں کرتا۔وہ علم لدنی کے سمندروں میں فہم بینی کے ساتھ اس لیے غوطہ لگائے ہیں کہ زیادہ طلب کریں پھر ان کے لیے جمع شدہ خزانوں میں اس کے ہر ایک ذرہ میں وجود کے ذرّات سے علم پوشیدہ اور سر فخروں اور سبب متصل حضور قدس میں جس سے اپنے سردار عزوجل کی خدمت میں داخل ہوتے کشف ہونے لگتا ہے پھر ان کو اپنے وہ عجائبات دکھلاتا ہے کہ جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کانوں نے سنا ہے نہ کسی بشر کے دل پر ان کا خطرہ ہوا ہے جو شخص اپنے دل میں کوئی جھگڑنے والا نہ پائے تو وہ خراب ہوگا جو شخص اپنے نفس کو پہچانتا ہو وہ لوگوں کی تعریف کرنے سے دھوکہ میں نہیں پڑتا جو شخص اپنے مولا کی صحبت پر صبر نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ اس کو غلاموں کی صحبت سے مبتلا کرتا ہے جس شخص کی تمام امیدیں اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں سے منقطع ہو جائیں تو وہ حقیقت میں عبد ہے۔دعویٰ نفس کی تکبیری ہوتا ہے۔بلا سے لذت حاصل کرنا رضا کو ثابت کرنا ہے۔عارف کا زیور خوف وہیبت ہے تم پہلے طریق کی مضبوطی کرنے میں اقدام کی مضبوطی کے اصحاب احوال کے محاکمات سے بچتے رہو کیونکہ وہ تم سے منقطع ہو جائیں گے۔تیرے خلط ملط رہنے کی دلیل یہ ہے کہ تو غلط کرنے والوں کی صحبت میں تیری بطالت کی دلیل یہ ہے کہ تو بطالین کی طرف میلان کرے تیری وحشت کی دلیل یہ کہ تو وحشت زدوں سے محبت کرے اور شیخ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے

یا غارس الحب بین القلوب و الکبد هتکت بالصد ستر الصبر الجلد

اے دل وجگر میں محبت کے (پودے) گڑانے والے،تو نے اپنی رکاوٹ سے صبر اور سختی کے ستر کو توڑ دیا ہے۔

یا من قوم مقام الموت فرقته و من یحل محل الروح فی الجسد

اے وہ محبوب کہ جس کی فرقت موت کے قائم مقام ہے اور جو جسم میں روح کی جگہ اترا

ہوا ہے۔

قد جاء زالحب فی اعلٰی مراتبہ فلو طلبت مزید منہ لم أجد

بے شک محبت اپنے اعلیٰ مراتب سے تجاوز کر گئی ہے پھر اگر میں اس سے زیادہ طلب کروں تو نہ پاؤں گا۔

اذا دعا الناس قلبی علیك مال بہ حسن الرجاء فلم یصدر ولم یرد

جب لوگ میرے دل کو تجھ سے پھرنے کے لیے بلاتے ہیں تو حسن امید اس کو اس کی طرف میلان دلاتی ہے وہ نہ اترتا تھا نہ آتا ہے۔

ان توفنی لم أردما دمت لی بدلا وان تغیرت لم اسکن الی أحد

اگر تو وفا کرے تو جب تک تو میرا ہے اس کے بدل کا ارادہ نہیں کروں گا۔ اگر تو بدل جائے تو اور کسی کی طرف آرام نہ پاؤں گا۔

شیخ ابوعمر کی کرامات

نیل کے پانی کا کم ہو جانا

خبر دی ہم کو فقیہ ابوطالب عبدالعزیز بن سالم بن خلف مصری مقری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ بزرگ ابومحمد عزیز بن ابراہیم بن عبداللہ کھجور فروش محدث مشہور بہ حکمت نے کہا خبر دی ہم کو شیخ امام ابوالفضل نعمت اللہ بن عبدالعزیز ہیبت اللہ عسقلانی عادل نے مصر میں کہا کہ میں نے سنا شیخ عالم عارف ابواسحاق ابراہیم بن مرنیل مخزومی نابینا رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق قرشی رضی اللہ عنہ مصر کے اوتاد میں سے تھے۔ وہ پے در پے کشف اور ظاہر کرامات والے تھے۔ ایک سال نیل کا پانی بہت زائد ہو گیا۔ قریب تھا کہ مصر غرق ہو جائے اور زمین پر پانی رہا حتیٰ کہ کھیتی کا وقت عنقریب فوت ہونے کو تھا تب لوگ شیخ ابوعمرو عثمان کی خدمت میں اس کی وجہ سے شور مچاتے ہوئے آئے پھر آپ نیل کے کنارہ پر آئے اور اس سے وضو کیا۔ تو وہ اسی وقت دو گز کے قریب کم ہو گیا اور زمین پر سے اتر گیا یہاں تک کہ زمین کھل گئی اور دوسرے دن لوگوں نے کھیتوں میں بیج ڈال دیا اور ایک سال کا ذکر ہے کہ نیل بالکل نہ چڑھا اکثر کھیتی کا وقت فوت ہو گیا۔ اناج گراں ہو گیا لوگوں نے ہلاکت کا گمان کیا تب بھی شیخ ابوعمرو عثمان کی

خدمت میں لوگ چلاتے ہوئے آئے پھر شیخ نیل کے کنارہ پر آئے اور اس میں سے لوٹے میں پانی لے کر وضو کیا جو آپ کے خادم کے پاس تھا تب اس دن نیل بڑھ گیا اور برابر بڑھتا گیا یہاں تک کہ اپنی حد کو پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں فائدہ دیا اور شیخ رضی اللہ عنہ کی برکت سے اس سال کھیتی میں برکت دی۔

زمین کا لپٹ جانا

وہ کہتے ہیں کہ ان کے خادم شیخ نیک بخت ابوالعباس احمد بن برکات سعدی مقری رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بیان کیا کہ شیخ نے مصر میں اپنے مکان پر اندھیری رات میں عشاء کی نماز پڑھی اور نکلے میں بھی ان کے پیچھے تھا اور زمین ہمارے نیچے اس طرح لپٹی جاتی تھی جیسے کرہ انوار سامنے دائیں بائیں دوڑتے تھے۔ وہ کسی پہاڑ پر پہنچتے اور کسی زمین سے چلتے تو ان کے سامنے ٹوٹ جاتی گویا کہ وہ موجود نہ تھی۔ یہاں تک کہ ہم بہت جلد مکہ معظمہ شرفہا اللہ تعالیٰ میں پہنچ گئے۔ تب شیخ نے طواف کیا وہاں پر رات کے اکثر حصہ تک نماز پڑھتے رہے پھر وہاں سے نکلے اور میں آپ کے پیچھے تھا۔ ایسا ہی ہم چلتے تھے۔ یہاں تک کہ مدینہ شریفہ صلوات اللہ علی ساکنہا میں پہنچے وہاں زیارت کی اور نماز پڑھی جتنی کہ خدا تعالیٰ نے چاہی۔ پھر وہاں سے نکلے اور میں آپ کے پیچھے تھا۔ اسی طرح چلتے رہے یہاں تک کہ بیت المقدس پہنچے۔ وہاں زیارت کی اور نماز پڑھی۔ جتنی کہ خدائے تعالیٰ نے چاہی پھر وہاں سے نکلے اور میں آپ کے پیچھے تھا۔ چلتے رہے یہاں تک کہ ہم مصر میں داخل ہوئے اور مؤذن فجر کی اذان دے رہا تھا۔ واللہ میں شروع رات سے بڑھ کر قوی تھا اور مجھے نہ تھکان معلوم ہوئی نہ کوئی تکلیف ہوئی اور شیخ نے مجھ سے عہد لیا کہ ان کی زندگی میں یہ کسی سے ذکر نہ کرنا، سو میں نے ان کی وفات کے بعد اس کا ذکر کیا۔ رضی اللہ عنہ

جنگل کے سلطان

خبر دی ہم کو شیخ صالح ابومحمد عبدالجبار بن احمد بن علی قرشی مصری مودب نے کہا خبر دی ہم کو شیخ امام ابوالربیع سلیمان بن احمد بن علی سعدی مقری مشہور ابن المغربل نے کہا کہ میں نے شیخ عارف ابوالعباس احمد بن برکات بن اسماعیل سعدی مقری خادم شیخ پیشواء ابوعمرو عثمان بن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E ISLAMIA ACADEMY

مرزوق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے سیّدی شیخ ابوعمرو کی نو (9) سال تک خدمت کی تھی۔ رات دن میں ان پر کوئی ایسا وقت نہ گزرتا تھا کہ جس میں طرح طرح کے نیک اعمال مقرر نہ تھے یا تو قرآن شریف پڑھتے یا پڑھواتے۔ یا حدیث سنتے یا سناتے یا علم میں مشغول یا اپنے مریدوں کو ادب سکھاتے۔ یا اللہ عزوجل کی طرف احوال قرب کے احکام اور منازلات باطنی کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے۔ میں ایک دن ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اتنے میں ایک شیخ آپ کے پاس آیا جس کے بال پراگندہ اور غبار آلودہ تھے۔ میں نے اس کو پہلے دیکھا تھا نہ اب تک دیکھا تھا۔ تب وہ شیخ کے سامنے باادب اور عاجزی کے ساتھ بیٹھ گیا۔ شیخ نے تھوڑی دیر سر نیچا کیا پھر اس کی طرف دیکھا تو وہ غش کھا کر گر پڑا۔ شیخ نے فرمایا کہ اس کو اٹھا لے جاؤ۔ ہم نے اس کو ایک گھر میں رکھ دیا۔ وہ اس میں چار ماہ تک ایسے حال میں رہا کہ نہ حرکت کرتا تھا نہ اس کو کچھ ہوش تھا۔ اس کا حال مردہ کا سا تھا لیکن اتنی بات تھی کہ وہ سانس لیتا تھا پھر شیخ اس کے پاس آئے اور اپنا ہاتھ اس کے سینے پر پھیرا تو اس کو ہوش آ گیا میں نے اس سے حال پوچھا تو کہنے لگا کہ اے ابوالعباس! میری عمر بڑی ہوگئی تھی۔ میں نے مجاہدے بہت کئے تھے سیر وسفر بہت کئے تھے لیکن اس طریق کا میں نے کوئی نشان نہ دیکھا تب میں نے دل سے خدا کی جناب میں استغاثہ کیا تو مجھے آواز آئی کہ تم اس جنگل کے سلطان کے پاس جاؤ کیونکہ جو تو چاہتا ہے اس کے پاس موجود ہے۔ میں نے کہا وہ کون ہے مجھ سے کہا گیا کہ وہ شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق ہیں جب میں ان کے سامنے بیٹھا اور انہوں نے میری طرف دیکھا تو ان کی نظر نے میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ وصل کے خیموں کو پھاڑ دیا۔ مسافات بعد میرے لیے لپیٹے گئے اور مجھ کو میری حس اور عالم سے اچک لیا۔ مجھ کو میرے وجود سے اور جو اس میں ہے غائب کر دیا۔ میں فنا کے قدم پر اور موجودات سے غائب ہو کر مقام قرب پر قائم ہو گیا۔ اپنے مطلوب کو پا لیا۔ اپنے محبوب تک ان کی نظر کی برکت سے پہنچ گیا پھر مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس حال میں گزر ہوا۔ میری طرف آپ نے دیکھا اور فرمایا کہ اس شخص کو حکم دو کہ جو اس میں اور اس کی عقل میں خلل ہو گیا کہ اس میں قوت رکھ دے کہ اس قوت سے اس حال کے غلبہ پر غالب آئے پھر اپنی تمیز کی طرف لوٹے اور احکام شرع کی پابندی کرے۔ تب میری طرف شیخ

ابوعمرو نے جلدی کی پھر میں نے اپنے آپ میں قوت دیکھی جس کے اسباب میں اپنے حال کا مالک بن گیا۔ اپنے وجود کی طرف لوٹ آیا۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو پھر چلا گیا اور اب تک پھر اس کو نہیں دیکھا۔

ریت میں ستو اور پانی کا نکالنا

وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ان کے ساتھ شام تک قدم تجرید پر سفر کیا اور سوائے اللہ سبحانہٗ کے اور کوئی تیسرا ہمارے ساتھ نہ تھا۔ مجھے تین دن گزر گئے کہ کوئی کھانے پینے کی چیز نہ پائی۔ قریب تھا کہ زمین پر گر پڑوں جب شیخ نے مجھے اس حال پر دیکھا تو ریت کے ٹیلے پر چڑھ گئے۔ دونوں ہاتھوں سے ریت بھر لی اور مجھ کو ستو بھنے ہوئے جس میں شکر پڑی ہوئی تھی، دیئے میں نے وہ کھائے یہاں تک کہ میرا پیٹ بھر گیا۔ پھر ٹیلے میں جو کہ ایک ہاتھ مارا تو اس میں سے ایک میٹھا چشمہ نکل آیا جو کہ دنیا کے میٹھے چشموں سے بہتر تھا۔ میں نے اس سے پانی پیا حتیٰ کہ میں سیر ہو گیا۔

عجمی کا عربی اور عربی کا عجمی ایک رات میں سیکھ لینا

ان کے پاس مصر میں دو شخص آئے ایک تو عربی تھا جو عجمی کا ایک لفظ نہیں جانتا تھا۔ دوسرا عجمی آیا جو کہ عربی کا ایک لفظ نہ جانتا تھا۔ دونوں باتیں کرنے لگے وہ ایک دوسرے کی بات نہ سمجھتے تھے۔ عربی نے کہا میں چاہتا ہوں کاش عجمی جانتا۔ عجمی نے کہا میں چاہتا ہوں کہ کاش میں عربی جانتا۔ وہ دونوں کھڑے ہوئے پھر اگلے دن شیخ کی خدمت میں آئے تو یہ حال تھا کہ عربی تو عجمی کلام کرتا تھا جیسے فصیح عجمی کرتے ہیں اور عجمی ایسی عربی بولتا تھا کہ کوئی بڑا فصیح عربی بول رہا ہے۔ عربی کہنے لگا کہ آج کی رات میں نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی زیارت کی۔ ان کے پاس شیخ ابوعمرو تھے۔ تب حضرت خلیل علیہ السلام نے ابوعمرو سے کہا کہ تم ہماری نیابت میں اس کو عجمی سکھا دو۔ شیخ نے میرے منہ میں لعاب ڈال دیا اور جب میں جاگا تو میں عجمی بولی بولنے لگا۔ عجمی نے کہا کہ میں نے آج رات کو خواب میں جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ کے پاس شیخ ابوعمرو تھے پھر جناب مصطفیٰ ﷺ نے شیخ ابوعمرو سے فرمایا کہ میری طرف سے اس کو عربی سکھا دو۔ تب شیخ ابوعمرو نے میرے منہ میں لعاب ڈال دیا اور جب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میں جاگا تو عربی بولتا تھا۔

اللہ کے دوست

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن زکریا یحییٰ بن احمد ازجی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ عالم محمد عبدالکریم بن منصور بن ابوبکر محدث مشہور ابری نے بغداد میں کہا خبر دی ہم کو شیخ بزرگ اصیل ابوالخیر سعد بن شیخ پیشواء علامہ ابوعمرو عثمان بن مرزوق قرشی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ایک دفعہ میں سیر کے طور پر کوہ مقطم میں جو کہ گورستان مصر میں ہے پھر رہا تھا۔ میں اس میں چند دن تک رہا کہ کسی کو نہ دیکھتا تھا۔ ایک رات سحر کے وقت میں نے ایک کہنے والے کو سنا کہ وہ اپنی مناجات میں ایسی آواز سے کہ جو دلوں کو ہلا دے اور ایسے گریہ سے کہ عقلوں کو پریشان کر دے کہتا تھا میں نے اپنی بلا کو تیرے غیر سے چھپایا ہے۔ اپنے راز کو تجھ پر ظاہر کیا ہے۔ تیرے ساتھ تیرے ماسوا کو چھوڑ کر مشغول ہوا ہوں پھر چلا کے رونے لگا اور کہنے لگا کہ میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں کہ جس نے تجھ کو پہچان لیا پھر وہ کیسے تجھ سے غافل رہتا ہے اور اس پر تعجب ہے کہ جس نے تیری محبت کا مزہ چکھا ہے۔ وہ تجھ سے کیسے صبر کرتا ہے۔ اے عارفوں کے مولیٰ اور مقربین کے حبیب محبوں کے انیس طالبین کی امید کی غایت، منقطعین کے مددگار پھر چلایا اور کہنے لگا (واشوقاہ تیری طرف اور واکرباہ) پھر میں آواز کے پیچھے ہوا۔ میرے دل میں اس کی محبت ہوگئی۔ یہاں تک کہ میں اس تک پہنچ گیا۔ دیکھا تو ایک شیخ لاغر بدن زرد رنگ ہے جس پر ہیبت غالب ہے اور وقار نے اس کو ڈھانکا ہوا ہے۔ اہل معرفت کی اس میں علامت ہے پھر میں اس کے قریب گیا اس کو سلام کہا اس نے کہا مرحبا تم کو اے ابوعمرو! میں نے کہا کہ تم نے میرے نام کو کیسے پہچان لیا حالانکہ مجھ کو اس سے پہلے آپ نے کہیں نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے تمہارے وجود کو زمین پر دیکھا اور تمہارے مقام کو آسمان پر تمہارا نام لوح محفوظ میں پڑھا ہے۔ پھر میں نے کہا اے میرے سردار! مجھ کو کچھ فائدہ کی بات کہو، فرمایا اے ابوعمرو! اللہ عزوجل نے اپنے نبی داؤد علیہ السلام پر وحی کی کہ اے داؤد! میرے ولیوں اور دوستوں کو کہہ دے کہ تم کو ایک دوسرے سے الگ ہو جانا چاہیے کیونکہ میں تمہارا دوست ہوں۔ اپنے ذکر کرنے سے اور ان سے باتیں کرتا ہوں۔ اپنی محبت سے

اپنے اور ان کے درمیان جو پردہ ہے اس کو کھول دیتا ہوں تاکہ وہ میری عظمت و جلال اور میرے چہرہ کی رونق کو دیکھیں میں ہر دن ان کے نزدیک ہوتا ہوں۔ میں ہر گھڑی اپنے چہرہ کے نور سے ان کے قریب ہوتا ہوں۔ ان کو اپنی کرامت کا مزہ چکھاتا ہوں اور جب یہ معاملہ ان کے ساتھ کرتا ہوں تو وہ دنیا اور اہل دنیا سے اندھے ہو جاتے ہیں۔ پھر کوئی شے مجھ سے بڑھ کر ان کو پیاری نہیں ہوتی اور میری طرف دیکھنے سے بڑھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی نہیں ہوتیں۔ وہ میری طرف جلد قدم بڑھاتے ہیں اور میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ ان کو موت دوں کیونکہ مخلوق میں وہ میرے محل نظر ہیں میں ان کی طرف دیکھتا ہوں اور وہ میری طرف دیکھتے ہیں۔

اے داؤد! اگر تم ان کو دیکھتے بحالیکہ ان کے نفوس گل گئے ہیں۔ ان کے جسم لاغر بن گئے ہیں۔ ان کی آنکھیں غریبانہ ہیں۔ ان کے اعضا شکستہ ہیں جب وہ میرا ذکر سنتے ہیں تو ان کے دل نکل جاتے ہیں (تو تم تعجب) کرتے پھر میں اپنے فرشتوں اور آسمان والوں کے سامنے ان سے فخر کرتا ہوں وہ میری طرف دیکھتے ہیں پھر وہ خوف عبادت میں بڑھ جاتے ہیں اگر وہ مجھ سے سرگوشی کرتے ہیں تو میں ان کی باتیں سنتا ہوں اگر وہ مجھے پکارتے ہیں تو میں ان کی طرف آگے بڑھتا ہوں اگر وہ میری طرف متوجہ ہوتے ہیں تو میں ان کے قریب ہو جاتا ہوں اگر وہ میرے قریب ہوتے ہیں تو میں بھی ان کے قریب ہوتا ہوں اگر وہ مجھ سے محبت کرتے تو میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں اگر وہ مجھ سے صاف ہوتے ہیں تو میں بھی صاف ہوتا ہوں اگر وہ میرے لیے کام کرتے ہیں تو میں ان کو جزا دیتا ہوں۔ میں ان کے کاموں کی تدبیر کرنے والا ہوں۔ ان کے دلوں کا محافظ ہوں۔ ان کے احوال کا متولی ہوں۔ میں نے ان کے دلوں کے لیے کسی شے میں سوائے اپنے ذکر کے کوئی راحت نہیں پیدا کی۔ وہ میرے سوا اور کسی سے محبت نہیں کرتے۔ ان کے دلوں کے کجاوے میرے سوا اور کہیں نہیں اترتے۔ پس مجھ کو اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں ان کو اپنی زیارت کی قدرت دوں گا۔ ان کی نگاہ کو اپنی طرف دیکھنے سے سیر کر دوں گا۔ یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائیں گے اور رضا سے بڑھ کر دوں گا۔

پس اے داؤد! (علیہ السلام) زمین والوں کو یہ بات پہنچا دے کہ میں اس کا حبیب

ہوں جو مجھ سے محبت کرتا ہے۔اس کا ہم نشین ہوں جو کہ میرے ساتھ بیٹھتا ہے۔اس کا انیس ہوں جو کہ میرا انیس ہے۔اس کا صاحب ہوں جو کہ میرا صاحب ہے۔اس کا مطیع ہوں جو میرا مطیع ہے۔اس کا مختار ہوں جو کہ مجھے اختیار کرتا ہے۔سوتم میری بزرگی اور مصاحبت ومعاملہ کی طرف بڑھو میں جواد ماجد ہوں جس شے کو کہتا ہوں کہ ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔پھر عبرت نے اس کا گلا گھونٹ لیا یہاں تک کہ ان کو غش پڑ گیا۔جب ان کو ہوش آیا تو میں نے کہا اے میرے سردار! مجھے وصیت کیجئے کہا کہ اے عمرو! دل سے ہر علاقہ کو قطع کر دے اور اس کے سوا اور کسی پر قناعت نہ کر۔

پھر میں نے کہا اے میرے سردار! میرے لیے دعا کرو انہوں نے کہا خدائے تعالیٰ تجھ سے چلنے کی تکلیف کی برداشت کو آسان کر دے۔تجھ میں اور اپنے میں حجاب نہ ڈالے پھر اس طرح بھاگا جس طرح کوئی شیر سے بھاگتا ہے اور یہ اشعار پڑھے ؎

ذکـرتك لا انـی نسيتك لـمـحة والیسر مـا فـی ذکر ذکر لسانی

میں تجھ کو یاد نہ کرتا ہوں نہ اس لیے کہ تجھ کو ایک لحہ بھول گیا ہوں۔ذکر میں بہت آسان ذکر میری زبان کا ہے۔

ولـدت بلا وجد أموت من الهوی وهـام عـلـی الـقـلـب بـالخفقانی

اور عنقریب ہے کہ بغیر سوزش عشق کے عشق کی وجہ سے مر جاؤں۔میرے دل پر خفقان شیفتہ ہے۔

فـلـمـا رآنی الوجد انك حاضری شـهـدلك مـوجـود الـكـل مكانی

پھر جب مجھ کو عشق نے دیکھا تو حاضر ہے تو میں نے تجھ کو ہر مکان میں حاضر دیکھا۔

فـخـاطـبـت مـوجـود بـغیر تكلم ولا خـطـت مـعـلـومـا بغير عيانی

پس میں موجود سے بغیر کلام کے مخاطب ہوا اور معلوم کو بغیر ظاہر کے دیکھ لیا۔

شیخ رضی اللہ عنہ ابو عمرو عثمان بن مرزوق بن حمید بن سلامۃ قرشی حنبلی ہیں مصر میں رہتے تھے اور اسی کو وطن بنا لیا۔وہیں ۵۶۴ھ میں فوت ہوئے تھے اور ان کی عمر ستر سے بڑھ گئی تھی۔مصر کے قبرستان میں امام شافعی رضی اللہ عنہ کے مزار کے مشرق کی طرف دفن ہوئے جو کہ ستون کے متصل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

ہے اوران کی قبر کی علانیہ زیارت کی جاتی ہے۔

سب کے سردار غوث الوریٰ

خبر دی ہم کوابومحمد عبدالجبار بن احمد بن علی قرشی موذن نے کہا خبر دی ہم کوشیخ امام ابوالربیع بن احمد مقری مشہورابن المعزل نے کہا کہ میں نے شیخ بزرگ ابااسحاق ابراہیم بن مرتیل مخزومی سے سناوہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ ابوعمروعثمان بن مرزوق قرشی رضی اللہ عنہ سے سناوہ کہتے تھے کہ شیخ عبدالقادر ہمارے شیخ امام سیّد ہیں۔ان سب کے سردار ہیں جو کہ اللہ عزوجل کے راستہ پر اس زمانہ میں چلتے ہیں۔یا حال دیا گیا یا قائم کردیا گیا پس شیخ عبدالقادران کے امام اور منازلات احوال میں امام ہیں۔اللہ عزوجل کے سامنے ہمارے کھڑے ہونے میں امام ہیں۔اس زمانہ کے اولیاء سے ان کی بابت عہد لیا۔اس زمانہ کے تمام ارباب مراتبہ سے اس بات کا سخت عہد لیا کہ ان کے قول کی طرف رجوع کریں۔ان کے مقام کاادب کریں۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جس کوولی بنایا ہے توان کے ہاتھ پر اس کی بخشش دی ہے۔ ان کی تمام بخششیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر ہیں۔اللہ تعالیٰ سبحانہٗ نے جس شخص کواس وقت کے قریب پسند کیا ہے۔شیخ محی الدین عبدالقادر کواس کے احوال میں مشارکت اوراس کے مقام میں ان کا گزر ہے۔اس کے اسرار کی طرف مطالعہ ہے لیکن ان کے احوال ومقامات اسرار میں انبیاء علیہم السلام کے سوا اور کوئی شریک نہیں۔اس طریق میں ان پر سوائے اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کا احسان نہیں ہے رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین

شیخ سوید سنجاری رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ مشرق کے بزرگ مشائخ اور عارفین کے صدر محققین کے اکابر ہیں۔صاحب کرامات ظاہرہ احوال فاخرہ مقامات روشنہ افعال خارقہ اشارات علیہ بزرگ ہمت ہیں۔ مراتب قرب میں ان کا بلند رتبہ موارد تمکین میں بلندطور چشمہ وصل کے شیریں گھاٹ ہیں۔ مدارج معارف میں بلند معراج والے حقائق کی سیڑھیوں میں اعلیٰ بلندی پر ہیں۔بڑی بلندیوں کے فائدہ کی طرف بڑھنے والے ہیں۔اس کے ساتھ ان کا کشف روشن پے درپے ہے اور فتح روشن دونی ہے۔وہ ان میں سے ایک ہیں جن کواللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہے۔ان کو عالم میں تصرف دیا ہے۔ احوال پر قدرت دی ہے۔ احکام تصریف کا ان کو پابند کیا ہے۔تمکین کی باگوں کا مالک بنایا ہے۔ مجالس قدس میں ان کو صدر بنا دیا۔صدر و مراتب میں ان کو مقدم کر دیا۔اہل نہایات کے احوال کے ساتھ ان کو موید بنا دیا ہے۔عجائب غیوب پر ان کو مطلع کر دیا۔فنون حکمت کے ساتھ ان کو گویا کر دیا۔موجودات کو ان کے لیے بدلا دیا۔عادات کو خرق کر دیا۔ان کے ہاتھوں پر عجائبات خارقات کو ظاہر کر دیا۔مردوں کے سینوں میں ان کی پوری قبولیت اور دلوں میں پوری ہیبت ڈال دی۔سالکین کا ان کو امام بنایا۔شریعت حقیقت کے ہر دو علم کو ان کے لیے جمع کر دیا۔علم، عمل، تحقیق، زہد جلالت میں اس شان کی ریاست ان تک منتہی ہوئی۔ان کے وقت میں سنجارا اور اس کے ارد گرد مریدین صادقین کی تربیت میں انہیں کے سبب امر سرسبز ہوا۔ان کی صحبت سے بہت سے اکابر نے تخریج کی ہے جیسے شیخ حسین تلعفری شیخ عثمان بن عاشور اسنجاری وغیرہما رضی اللہ عنہم

اور ان کے ارادہ کی ایک جماعت قائل ہوئی ہے جن کا اس شان میں قدم راسخ تھا۔ان کی طرف بہت سے صلحاء منسوب ہیں۔ان کی بزرگی و احترام پر مشائخ و علماء کا اجماع ہو چکا ہے۔

شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ ان کی بہت تعریف کرتے تھے۔ان کی فضیلت کا ذکر کرتے تھے۔وہ اس طریق کے رکن ہیں۔ان کے مشہور عالم ہیں۔ان احکام و شرح احوال محققین سے ہیں۔اس کے ساتھ علوم شرعیہ میں فراخ ہاتھ اور احکام الٰہی کی معرفت میں ید طولیٰ ہے۔ہر ایک طرف سے ان کی زیارت کا قصد کیا جاتا ہے۔ہر کنارہ میں ان کا ذکر مشہور تھا۔دانا خوبصورت، کامل، فاضل، ادیب، عاجز، اشرف اخلاق، اکرام الخصائل روشن صفات تھے۔علوم معارف میں ان کا کلام شریف تھا۔اس میں سے یہ ہے۔

شیخ سوید سنجاری کے ارشادات

عارفین کے اصول

مقامات عارفین سات اصول پر ہیں: (۱) اللہ کی طرف باطن سے قصد کرنا، (۲) حکم میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوطی کرنا، (۳) امر اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیٹھنا، (۴) ظاہر و باطن میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خدا کے بندوں کی خیر خواہی کرنا، (۵) لپیٹنے اور پھیلانے میں اللہ تعالیٰ کے اسرار کو چھپانا، (۶) صبر حال کا ثبوت علم کے ساتھ ہونا، (۷) لا الٰہ الا اللّٰہ الملک الحق المبین کا ذکر کرنا، جب عارف ان احوال کو قطع کر لے اور نظر احوال سے ترقی کر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے باطن سے اللہ کی طرف قصد کرنے میں دروازہ نفس کو کھول دیتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ دل انوار تجلی کی طرف نفس سرور اور چراغ انس کے ساتھ کشف کے طاقچہ میں راحت پاتا ہے۔ یہ نفس بعد اس کے کہ ارواح معارج احوال میں غائب ہوں اور اسرار مدارج روح القدس مادہ جہات کے قطع اور اتحاد علم اور رسم کے جاتے رہنے کے ساتھ مستغرق ہوں۔ یہ عارفین کا پہلا لباس ہے۔ سب سے پہلی راحت پانا ارواح تجلی کے انفاس ہیں یہ وہ ہے کہ اس کے شہود کا نور اس کے وجود کے نور کو بجھاتا نہیں۔ اس کے وجود کا نور اس کی حقیقت کے شہود کا حجاب نہیں ہوتا۔

آنکھوں کی اقسام

اللہ تعالیٰ کی طرف باطن سے مقید کرنے کی حقیقت یہ ہے کہ ظہور حقیقت علم کے پردہ میں ظاہر ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ کے اعتصام کے ساتھ اس کے لیے خدائے تعالیٰ معائنہ کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی بصیرت سے تین آنکھیں کھول دیتا ہے۔ بصر کی آنکھ، بصیرت کی آنکھ، روح کی آنکھ۔

بصر کی آنکھ تو محسوسات کو معلوم کرتی ہے اور بصیرت کی آنکھ معنویات کو، روح کی آنکھ پوشیدہ چیزوں کو معلوم کرتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنے ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے تفرید کی آنکھ میں استغراق کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

اس کے لیے پانچ رکن ہیں۔ عین مشاہدہ میں قرب، جمع کے سمندر میں علم کا نابود ہونا، بحر ازل میں فنا ہونے والے کا ہلاک ہونا، قدم کے لپیٹنے میں وجود کا استغراق، ابد کی بجلی میں بقاً کا معدوم ہونا۔

پس عین مشاہدہ میں فنا قرب مرسلین کے لیے تو صفائی اسرار مقربین کے لیے عنایات انوار ہے۔ جمع کے سمندر میں علم کا نابود ہونا، صدیقوں کے لیے تو رویت ہے اور ابرار کے لیے

مشاہدہ ہے کیونکہ رویت ذات کے لیے اور انوار صفات کے لیے مشاہدہ ہے اور ازل کے سمندر میں فنا کرنے والا مرسلین کی حقیقت اور مقربین کے لیے طریقت ہے۔ قدم کے لپیٹنے میں وجود کا استغراق صدیقوں کے لیے تفرید توحید ہے ابرار کے لیے تحقیق تجرید اور ابد کی تجلی میں بقا کا معدوم ہونا شہداء کے لیے حیات قرب اور دوام رزق الصالحین کے لیے روح کی نسیم ریحان کی راحت اور جنت نعیم کے معارف ہیں۔ پھر بناء قرب عین میں عقل ہوتی ہے۔ جمع کے سمندر میں علم کے نابود ہونے کے ساتھ روح ہوتی ہے۔ بحر ازل میں فنا ہونے والے کی ہلاکت کے ساتھ بسر ہوتی ہے۔ قدم کے لپیٹنے میں وجود کا استغراق ذرّہ بنتا ہے۔ ابد کی تجلی میں بقا کا عدم ذات ہے جو کہ کامل الوجود اور پوری تقویم والی ہے۔ عقل سے ایمان ثابت ہوتا ہے۔ روح سے خطاب سر سے امر کا سمجھنا ذرّہ سے حکمتوں کا سمجھنا اور ذات کے ساتھ حرکت واقع ہوتی ہے۔ پس حرکت ظاہر الحکم ہے اور حکم ظاہر الامر ہے اور امر ظاہر الخطاب ہے اور خطاب ظاہر الایمان ہے اور ایمان ظاہر الصفات ہے اور صفات ظاہر الذات ہے۔

پس ایمان بصیرت العقل ہے اور سر بصیرت الروح ہے۔ امر بصیرت الحکم ہے اور حکم بصیرت الحرکت ہے اور یہ اس بات کی حقیقت ہے جو اس عارف کے لیے کھلتی ہے جو کہ درجہ معرفت میں منتہی ہے۔ ان سے یہ بھی ہے علم تین قسم کے ہیں۔ ایک علم خدا کی طرف سے تھا وہ علم امر، نہی، احکام، حدود کا ہے۔ دوم علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے وہ علم خوف ورجاو محبت وشوق کا ہے اور تیسرا علم باللہ تعالیٰ ہے وہ اس کی نعمتوں اور صفات کا علم، علم ظاہر، علم طریق، علم باطن، علم منزل، علم حکم، علم شرع ہے جو کہ اس کے باطن کو ظاہر قائم نہ کرے۔ وہ باطل ہے اصل عقل خموشی ہے۔ اس کا باطن اسرار کا چھپانا ہے۔ اس کا ظاہر پیروی سنت ہے جب خواہش نفسانی غالب ہوا کرتی ہے تو عقل چھپ جاتی ہے اور جو شخص اپنے علوم کے حجاب کی طرف گیا وہ اپنے کسی عیب کو نہیں دیکھتا اور آپ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے ؎

وقفت علی باب الحبیب مسائلا نابدی جوابی قبل ان اتکلما

وکان جوابی انت لا انت ماتری فمت بوجود الوعد حتی تهد ما

وراح ورادی ما اسمت خاننی ساجل وری فی المعاو معظما

واکشف حب العمر عنی لانی احبیب فدا العارفین تکرما
شغاوك عندی خیراتی احب ان اراك علی مدقن الحمد مسقما

شیخ سوید کی کرامات

سلف صالحین کی بدگوئی کا نتیجہ

خبر دی ہم کو شیخ عارف نیک بخت ابوعبداللہ محمد بن ابی الحسن علی بن احمد مخزومی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالمجد سالم بن احمد عبداللہ تلعفری رضی اللہ عنہ نے وہاں پر کہا کہ میں نے شیخ بزرگ ابوالفرح حسن تلعفری رضی اللہ عنہ سے وہاں پر سنا وہ کہتے تھے کہ سنجار کے مالداروں میں ایک شخص تھا جو کہ سلف کے بارہ میں بلاوجہ نکتہ چینی کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوا اور جب مرنے لگا تو سب باتیں کرتا تھا مگر کلمہ شہادت اس کی زبان پر جاری نہ ہوتا تھا جب اس کو کہا جاتا کہ کلمہ شہادت پڑھ تو وہ کہتا تھا کہ مجھ کو کیوں اس بارے میں کہا جاتا ہے۔ تب لوگ چلائے اور شیخ سوید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے۔ آپ اس کے پاس آئے اور اس کے پاس بیٹھ گئے اور دیر تک سر نیچے رکھا اور لا الہ الا اللہ کہا پھر اس شخص نے بھی کہا اور کئی دفعہ اس کی تکرار کی۔ پھر شیخ نے کہا کہ اس کو یہ عذاب اس لیے ہوا تھا کہ سلف میں نکتہ چینی کرتا تھا۔ میں نے اس میں اس کی سفارش کی تو مجھ سے کہا گیا کہ ہم نے تمہاری سفارش قبول کی اگر ہمارے پہلے اولیاء اس سے راضی ہو جائیں پھر میں درگاہ شریف میں داخل ہوا اور اس کا گناہ شیخ معروف کرخی، سری سقطی، شیخ جنید، شیخ شبلی، شیخ ابویزید وغیرہم (رضی اللہ عنہم) سے معاف کرنے کی درخواست کی۔ (انہوں نے معاف کر دیا) تب اس کی زبان شہادت میں بولی۔

بدگوئی کا وبال

راوی کہتا ہے کہ اس شخص نے کہا کہ جب میں کلمہ شہادت کہنے لگتا ہوں تو ایک کالی شے مجھ پر حملہ کرتی ہے اور میری زبان بوجھل ہو جاتی ہے۔ مجھ کو بولنے نہ دیتی۔ اور مجھ سے کہتی کہ میں وہ تمہاری بدگوئی ہوں جو کہ اولیاء اللہ کے بارہ میں تھی پھر اس کے بعد ایک نور آیا جو چمکتا تھا وہ سیاہی مجھ سے جاتی رہی اور اس نے کہا میں خدا کی رضامندی ہوں کیونکہ اولیاء تجھ سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

راضی ہو گئے ہیں اور دیکھو میں یہ نور کے گھوڑوں کو دیکھتا ہوں جو کہ آسمان زمین کے درمیان ہیں جنہوں نے تمام خلا کو بھر دیا۔ ان کے نور نور کے سوا ہیں جن کی ہیبت کی وجہ سے سر نیچے ہیں۔ وہ کہتے ہیں سبوحٌ قدوسٌ رب الملٰئکة والروح راوی کہتا ہے کہ وہ مرد برابر شہادتیں شوق سے پڑھتا رہا یہاں تک کہ وہ فوت ہوا۔

اندھا ہونا اور پھر اچھا ہونا

خبر دی ہم کو ابو محمد حسن بن قاضی ابی عمران موسم المخزومی صوفی نے کہا کہ میں نے شیخ عارف ابو عمرو عثمان بن عاشورہ سنجاری سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں اپنے شیخ سوید رضی اللہ عنہ کے ساتھ سنجار کے بعض راستوں میں جا رہا تھا۔ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ گوشہ چشم سے ایک خوبصورت عورت کو اشارہ کر رہا ہے۔ آپ نے اس کو منع کیا۔ وہ باز نہ آیا پھر آپ نے کہا خداوند اس کی آنکھیں لے تب وہ شخص اندھا ہو گیا۔ پھر سات دن کے بعد شیخ کی خدمت میں آیا اور اپنے اندھے ہونے کی شکایت کی۔ سچی توبہ کی بہت ہی انکساری کی پھر شیخ نے ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ خداوند! اس کی آنکھ کو لوٹا دے مگر گناہوں کے وقت نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اس کی آنکھ درست کر دی۔ اس کا یہ حال تھا کہ جب حرام کی طرف دیکھنے کا ارادہ کرتا تھا تو اندھا ہو جاتا تھا اور پھر اس کی آنکھ درست ہو جاتی تھی۔

راوی کہتا تھا کہ ایک دن شیخ مسجد میں آئے۔ اتنے میں ایک نابینا آیا اور غیر قبلہ کی طرف کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ شیخ نے کہا خداوند! اس کی آنکھ کو نور دے دے۔ پھر وہ مسجد سے ایسے حال میں نکلا کہ اس کو نظر آتا تھا وہ بیس سال کے بعد فوت ہوا اور اس کی آنکھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچی۔

ناک کٹے کو درست کر دینا

خبر دی ہم کو فقیہ نیک بخت ابوالفضائل اسحاق بن احمد بن علی سنجاری نے کہا کہ خبر دی ہم کو فقیہ عالم نیک بخت تاج الدین ابوالحسن علی بن بقاعی حنفی نے موصل میں کہا کہ میں نے شیخ عارف مقبول الدعا ابا معہ سلامہ بن نافل مفروقی سے جن کا لقب روتیح تھا۔ سنجار میں سنا وہ کہتے تھے کہ ایک مرد کا ناک بغیر قصاص کے کاٹ دیا گیا۔ سو شیخ سوید رضی اللہ عنہ کو یہ حال برا معلوم ہوا تو

اس کے ناک کا وہ حصہ جو جدا ہوا تھا پکڑا اپنے ہاتھ سے اس کی جگہ پر رکھ دیا اور کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تب اس شخص کی ناک جیسی تھی ویسی صحیح تندرست ہوگئی۔

جذامی کا اچھا ہونا

راوی کہتا ہے کہ آپ ایک دن ایک جذامی پر گزرے کہ جس کے جسم کے کیڑے گرتے تھے اور اس سے خون و پیپ جاری تھا۔ تمام اطبا اس سے عاجز آ گئے تھے اس کو کئی سال گزر گئے تھے پھر شیخ نے کہا خداوندا! تو اس کے عذاب سے غنی ہے اس کو آرام دے دے۔ تو وہ اسی وقت تندرست ہو گیا اور خدائے تعالیٰ کے حکم سے اچھا ہو گیا۔

پتھر سے چشمہ اور ستوّ نکالنا

خبر دی ہم کو ابو محمد مالک بن شیخ ابی الفتح منجی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف فقیہ فاضل ابوالفرج عبید بن منیع بن کامل عصصی مقری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف ابویحییٰ زکریا بن شیخ ابی زکریا یحییٰ بن شیخ بزرگ ابوحفص عمر بن یحییٰ مشہور حدے دی نے کہا کہ میں نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ عارف ہوشیار ابوالثناء احمد بن عبدالحمید سنجاری ذرعی سے سنا وہاں پر وہ کہتے تھے کہ میں نے ایک سال شیخ سوید رضی اللہ عنہ کے ساتھ قدم تجرید پر حج کیا۔ جب ہم ایک جنگل میں پہنچے تو پانی ہمارے پاس نہ تھا۔ ہم کو سخت پیاس لگی میں تو موت کے کنارہ تک پہنچ گیا۔ شیخ راستہ سے تھوڑی دور الگ ہو گئے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی میں آپ کے ساتھ تھا پھر اپنا ہاتھ ایک پتھر پر مارا جو وہاں تھا تو اس میں سے ایک نہایت شیریں چشمہ پھوٹنے لگا۔ ہم نے پانی پیا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور شیخ نے اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر کر مجھے پلایا تو میں نے پانی اور ستو پیے پھر ایک چلو بھرا اور پیا اس کے بعد اس پر ہاتھ پھیرا تو پھر وہی سخت پتھر بن گیا کہ جس پر تری کا نام ونشان نہ تھا پھر میں سات دن تک کھانے پینے سے مستغنی ہو گیا۔

جسم، جما ہوا پانی ہو جانا

خبر دی ہم کو ابو محمد عمران بن عثمان بن محمد سنجاری موذن نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا شیخ عارف ابوالمحاسن یوسف بن شیخ پیشواء ابوالحسن علی زنجانی سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

وہاں پر کہتے تھے کہ شیخ سوید سنجاری رضی اللہ عنہ کے مریدوں میں ایک شخص تھا جس کا نام شیخ فرج بن عبداللہ حسنی تھا۔ اس کے حالات بزرگ تھے۔ ایک دفعہ تجلیات عظمت سے اس پر ایک تجلی واقع ہوئی تو اس کا جسم ایسا ہو گیا جیسے جما ہوا پانی پھر شیخ سوید سے ان کی بابت کہا گیا۔ آپ تشریف لائے اور تھوڑی دیر سوچتے رہے اور کہا کہ خوبصورت عورتوں کو لاؤ کہ اس کے پاس بلند آواز سے باتیں کریں ان میں سے کوئی اس کو نہ چھوئے۔ جب وہ اپنی عادت کے موافق ہوش میں آ جائے تو سب باہر نکل جائیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا لیکن ایک عورت نے اپنی انگلی اس کی ران پر رکھ دی تو اس کی انگلی اس میں غائب ہو گئی اور جب وہ اپنی انسانیت کی طرف لوٹا تو جلدی سب عورتیں پردہ میں ہو گئیں۔ شیخ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو کہا کہ میں نے اپنے باطن سے تمام ملکوں کا چکر لگایا تو اس کی ہمت کے لیے کسی شے سے تعلق نہ پایا مگر اتنی بات دیکھی کہ اس کے نفس میں خوبصورت عورتوں کی طرف میلان ہے۔ سو میں نے چاہا کہ وہ اس کے نفس کو اپنی طرف میلان دلائیں اور اگر یہ حال اس پر ایک مدت تک رہتا تو اس کا وجود البتہ پگھل جاتا (اور مر جاتا)

راوی کہتا ہے کہ ہمیشہ اس عورت کی انگلی کے شگاف کا اثر اس کی ران میں موجود رہا یہاں تک کہ وہ فوت ہوا۔

مجاہدۂ نفس

راوی کہتا ہے کہ میں نے شیخ سوید رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شروع حال میں میں نے نفس سے مجاہدہ کیا تھا اور ایک مدت تک اس سے پانی کو روکا تھا ایک سفر میں پانی کے تالاب پر میرا گزر ہوا تو میرے نفس نے پانی کی مجھے رغبت دلائی۔ میں نے اس کو روکا تب مجھ سے ایک سیاہ شکل نکل کر کودی اور اس نے اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا۔ میں نے دیکھا تو وہ میرا نفس تھا۔ پھر وہ پانی میرے سامنے کھڑا ہو گیا۔ مجھ سے اللہ تعالیٰ کے لیے تخفیف چاہنے لگا۔

میں نے کہا واللہ میں اپنے مجاہدہ کو نہ توڑوں گا اور نہ اس بیعت کو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ میں نے کی ہے۔

میں نے شیخ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے نفس کو کنوئیں کے سر پر رکھا اس کو ذبح

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کردیا اور اس سے چھوٹ گیا۔

درد کا ختم ہونا

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت بقیۃ السلف ابوالمعالی اسحاق بن اسماعیل بن نصر اللہ قرشی سنجاری نے کہا کہ میں نے شیخ اصیل ابا محمد عبداللہ بن شیخ ہوشیار ابو محمد اسماعیل بن شیخ بزرگ ابوالفضائل سوید سنجاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے باپ (شیخ سوید) کی سلطان سنجار کے پاس چغلی کھائی گئی۔ اس نے ان کو حاضر ہونے کا حکم دیا۔ آپ کے مرید آپ پر خوف کھانے لگے تب شیخ نے سر نیچا کیا پھر کہا کہ کچھ مضائقہ نہیں۔ مجھ سے کہا گیا کہ تم ڈرو مت میں تمہارے ساتھ ہوں۔ جب شیخ سلطان کے دروازہ تک پہنچے تو سلطان کو سخت قولنج نے پکڑا۔ جب آپ دہلیز میں داخل ہوئے تو اور زیادہ درد ہوا اور سلطان کو غش آ گیا۔ اس کی عورتیں چلا اٹھیں اس میں ان کو یقین آ گیا کہ یہ خرابی شیخ کے بلانے کی وجہ سے ہے پھر شیخ کی طرف وہ سب ننگے پاؤں نکلیں۔ شیخ کے قدموں پر گر پڑیں اور عذر کرنے لگیں۔ تب شیخ لوٹ گئے تو اسی وقت درد جاتا رہا۔

قاضی اور تمام اہل مجلس کو بخار

وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ قاضی سنجار کے سامنے ان کی شکایت کی گئی۔ اس نے آپ کے حاضر ہونے کا حکم دیا۔ جب آپ کھڑے ہوئے تو قاضی اور اس کی تمام اہل مجلس کو بخار نے پکڑ لیا جب شیخ دروازہ تک پہنچے تو ان کا بخار اور سخت ہو گیا پھر ان سب نے درخواست کی کہ آپ ان سے راضی ہوں اور واپس تشریف لے جائیں۔ آپ واپس ہوئے تو بخار اسی وقت جاتا رہا۔

شیخ نے فرمایا اگر میں ان کے پاس جاتا تو ان کا مرض لمبا ہو جاتا اور دردیں و بیماریاں ان پر پے در پے قائم رہتیں۔

شیخ رضی اللہ عنہ سنجار میں رہتے تھے اور قدیم سے ان کا وطن وہی تھا۔ اسی میں وہ معمر ہو کر فوت ہوئے۔ وہیں ان کی قبر ہے جس کی علانیہ زیارت کی جاتی ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے ان کا نام نصر اللہ ہے اور سوید ان کا لقب تھا جو ان کے نام پر غالب ہو گیا حالانکہ آپ گورے سرخ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سپید رنگ کے تھے۔ رضی اللہ عنہ

حضرت قدس کے صدر غوث الوریٰ

خبر دی ہم کو ابو علی الحسن نجیم بن عیسیٰ حورانی نے کہا خبر دی ہم کو ابو عمرو عثمان بن عاشورا سنجاری نے وہاں پر کہا کہ میں نے اپنے شیخ سوید رضی اللہ عنہ سے کئی دفعہ سنا وہ کہا کرتے تھے کہ شیخ عبدالقادر ہمارے شیخ اور سردار و امام و پیشواء ہیں۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک وہ اپنے تمام اہل عصر پر علم حال و مقامات ثبوت میں اللہ عزوجل کے سامنے مقدم ہیں۔

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابوالبرکات یونس بن سالم بن علی بکری اربلی نے کہا کہ میں نے شیخ ابو محمد عبداللہ بن شیخ ابی احمد اسماعیل بن شیخ پیشواء سوید سنجاری سے وہاں پر کہا کہ میں نے اپنے باپ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے والد رحمہ اللہ سیّدی عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ذکر بڑے شوق و ذوق سے کیا کرتے تھے اور اپنی اکثر مجالس میں ان کا ذکر کرتے تھے حتیٰ کہ لوگوں کو ان کی زیارت کا شوق دلایا اور ایک دفعہ یہ کہا تھا کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ حضرت قدس کے اہل کے صدر ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

شیخ حیات بن قیس حرانی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات

یہ شیخ بڑے مشائخ، بڑے عارف، مشہور محقق ہیں صاحب کرامات خارقہ و احوال فاخرہ مقامات رفیعہ حالات بزرگ ہمت بلند ہدایات عظیمہ صاحب فتح روشن و کشف جلی قدر بلند تھے۔ ان کا مراتب میں مقام عالی تھا۔ حقائق میں طور بلند تھے۔ معارج میں معراج بلند تھے۔ درجات تمکین میں ترقی پر تھے۔ منازل تقدم کی طرف بڑھے ہوئے تھے۔

وہ اس طریق کے ایک رکن اور اس کے اماموں کے صدر علماء احکام کے نشان اور اس طرف کھینچنے والوں کے سردار تھے۔ وہ ان میں سے ایک ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لیے ظاہر کیا ہے۔ وجود میں ان کو تصرف دیا ہے۔ موجودات کو ان کے لیے پلٹ دیا۔ آنے والی چیزوں کو ان کے لیے خرق کر دیا۔ ان کے ہاتھوں پر عجائبات کو ظاہر کیا اور ان کو مغیبات کے ساتھ بلایا ہے۔ احوال نہایات پر ان کو قدرت دی ہے۔ احکام ولایت اور قوم کے احوال کی مشکلات کے حل کرنے کے لیے ان کو ذمہ دار بنایا ہے۔ اہل طریق کے لیے ان کو حجت و

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پیشواء بنایا ہے۔اس کے ساتھ اجتہاد وصائب میں ان کا قدم راسخ تھا۔تصریف جاری میں ان کا ہاتھ فراخ تھا۔حکمتوں اور تواضع وکرم شرائف اخلاق لطائف معانی اکمل آداب میں ان کا ہاتھ روشن تھا۔

وہ ان چار مشائخ میں سے ہیں جن کے بارے میں شیخ قرشی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میں نے چار مشائخ کو دیکھا کہ اپنی قبروں میں ایسا تصرف کرتے ہیں جیسے زندہ کرتے ہیں شیخ معروف کرخی، شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی، عقیل منجی، شیخ حیات بن قیس حرانی رضی اللہ عنہم

اس بات کی ہم کو خبر دی ابوالقاسم محمد بن عبادت انصاری جیلی نے کہا کہ میں نے شیخ عارف ابوالحسن علی قرشی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اس کا ذکر کرتے تھے۔اس شان کی ریاست علم، عمل، زہد، حال، جلالت میں ان تک منتہی ہوئی۔حران اور اس کے آس پاس میں مریدین محققین کی تربیت میں ان کے سبب امر سرسبز ہوا۔ان کی صحبت میں بہت اہل مقامات نے تخریج کی ہے اور بہت سے اصحاب احوال نے ان کی شاگردی کی ہے۔اکابر کا جم غفیر ان کے ارادہ کا قائل ہوا ہے۔ان کی طرف ایک بڑا جہاں منسوب ہوا ہے جن کا بوجہ کثرت کے شمار نہیں ہوسکتا۔ مشائخ وعلماء وغیرہم نے ان کی طرف بزرگی کا اشارہ کیا ہے۔لوگوں نے ان کو احترام وعزت کی نگاہ سے دیکھا ہے اکثر مشائخ ان کے سامنے بیٹھے ہیں اور ان کے قول کی طرف رجوع کئے ہیں۔

ان کے فضل ان کے مرتبہ وحفظ حرمت کا خاص وعام نے اقرار کیا ہے۔اہل حران ان سے پانی کی درخواست کیا کرتے تھے۔تو ان معاملات اور مشکلات میں ان کی طرف پناہ لیتے تھے تو ان کی مشکلات حل ہو جاتی تھیں۔ان معاملات میں ان کے حالات اتنے مشہور ہیں کہ حاجت اظہار نہیں۔ان کے آثار وکرامات شمار سے زائد ہیں۔اہل حقائق کی زبان پر ان کا کلام تھا۔

شیخ حیات کے ارشادات

منجملہ اس کے، یہ ہے۔اس کے امر کا تمکین یہ ہے کہ اس کا نور معرفت اس کے نور اتقا کو نہ بجھائے۔علم باطن میں ایسا کلام نہ کرے کہ جس کو علم ظاہر توڑ دے اور کرامات اس کو اس امر

پر برانگیختہ نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کے محارم کے پردوں کی ہتک نہ ہو۔

حقیقت وفا یہ ہے کہ غفلات کی نیند سے باطن کو افاقہ ہو۔ جمیع کائنات سے ہمتوں کو فراغت ہو جو شخص تواضع کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی عظمت کی طرف متوجہ کرے کیونکہ وہ گل جائے گا اور صاف ہو جائے گا۔

حلال روزی

جو شخص اللہ تعالیٰ کے غلبہ کی طرف نگاہ کرتا ہے اس کا غلبہ نفس جاتا رہتا ہے کیونکہ تمام نفوس اس کی ہیبت کے نزدیک فقیر ہوتے ہیں اور جو شخص اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف کو دل میں دیکھے۔ صدیقین کے نشانات کو دیکھے تو وہ حلال کے سوا اور کچھ نہ کھائے۔ سوائے سنت یا ضرورت کے اور کوئی کام نہ کرے۔

جو شخص کہ مشاہدہ ملکوت سے محروم ہوتا ہے وصول سے حجاب میں ہوتا ہے وہ دو ہی وجہ سے ہوتا ہے۔ بڑا کھلانے اور مخلوق کے ایذا دینے سے۔

غفلت

اے برادر من! زہد کی حلاوت امید کے کم کرنے اور لوگوں کی صحبت اسباب طمع کو قطع کرنے سے کھینچ، رقت قلب کے لیے اہل ذکر کے جلسہ کے در پے ہو۔ نور قلب کو دائمی خوف سے کھینچ، خوف کے دروازہ کو طول فکر سے کھول تمام احوال میں صدق کو اللہ کے لیے زینت دے اس کی طرف جلد قلم چلانے سے دوستی پیدا کر۔ (یعنی عنقریب یہ کروں گا) کہنے سے بچتا رہ کیونکہ وہ مردے کو غرق کر دیتا ہے۔ غفلت سے ڈرتا رہ کیونکہ وہ دل کو سیاہ کر دیتی ہے۔ سستی سے جس میں کوئی عذر نہ ہو بچتا رہ کیونکہ وہ ندامت والوں کی جائے پناہ ہے۔

پس پچھلے گناہوں سے سخت ندامت و کثرت استغفار کے ساتھ رجوع کر اور اللہ عزوجل کی معافی کے لیے اچھی مراجعت کے ساتھ تعرض کر۔

پس خوف عمل کا رقیب ہے اور امید محنت کی شفیع ہے۔ صادق اس کو پہلے ہی قدم پا لیتا ہے۔ سچے مرید کی علامت یہ ہے کہ اس کے ذکر سے سست نہ ہو۔ اس کی محبت سے اکتا نہ جائے۔ اس کے غیر سے محبت نہ کرے۔ سنت و فرض کو لازم پکڑے۔

پس سنت ترک کر دینا ہے اور فرض صحبت مولیٰ ہے کیونکہ سنت پورے طور پر دنیا کے ترک پر دلالت کرتی ہے اور کتاب تمام صحبت مولیٰ پر دلالت کرتی ہے۔

سنت وفرض پر عمل

پس جو شخص سنت وفرض پر عمل کرتا ہے اس کا کام پورا ہو جاتا ہے جو شخص دنیا میں بتکلف زاہد بنتا ہے اس نے ان کی قدر کی۔ اپنے قلب ونفس میں خبر دی ہے سو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے اس امر کا حیا کرے کہ اس کے غیر کو ایسی چیز کے ساتھ بدلے کہ جس کی اس کے نزدیک قدر نہیں بلا کے نزول کے وقت صبر کی حقیقت ظاہر ہوتی ہیں۔ ان تقدیروں کے مکاشفہ کے وقت رضا کی حقیقتیں معلوم ہوتی ہیں اس سے بچنا کہ زہد کو اپنا پیشہ بنائے لیکن اس کو اپنی عادت بنا۔

محبت

محبت دل کے تعلق کا نام ہے جو کہ ہیبت اور انس کے درمیان ہوتا ہے۔ وہ (گروہ) صوفیاء کا نشان طریقت کا عنوان نسبت کی جائے نشست، محبوب کی زیارت کا تعلق مطلوب کی ملاقات کی شیفتگی ہے۔ اس طرح کہ عقل جلی کا غلبہ سماع کے لیے ہو۔ طاقت کی حالت میں ہو۔ موت کی لذت ہو پھر وہ کبھی رحم نہیں کرتا اور مدت کو قبول نہیں کرتا۔

پس اس وقت قلب پر خدائی ظہور ہوگا۔ اس طرح کہ حال کا غلبہ اس کے علم پر ہو۔ وجد کا غلبہ اس کی طاقت پر ہو۔ کشف کا غلبہ اس کی ہمت پر جمع کا غلبہ اس کی رسم پر سبقت کا غلبہ اس کے وقت پر، مشاہدہ کا غلبہ اس کی روح پر، اتصال کا غلبہ اس کے لطف وبخشش پر نور دل کا غلبہ نور عنایت پر، شوق ظاہری کا غلبہ شوق خبر پر اور شیخ رضی اللہ عنہ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

سو اجد حق اوجد الحق کلها وان عجزت عنها فهوم الا كابر
وما الحب الاخطرة ثم نظرة تنشى لهيبا بين تلك السرى
اذا سكن الحق السريدة صوعفت ثلاثه احوال لاهل البصائر
فحال بعيد السرعن كنه وحده ويحضر للشرق فى حال حاثر
وحال به زمت زوى السرنارنتنت الى منظر افتاه عن كل ناظر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شیخ حیات کی کرامات

دل کی آنکھ کا کھل جانا

خبر دی ہم کو فقیہ ابو محمد عبد الرحمان بن احمد بن محمد قرشی مقدسی حنبلی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ عارف ابو محمد عبد الملک بن شیخ بزرگ ابو عبد الملک ذیال بن ابی المعالی عراقی پھر مقدسی نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں نے شیخ اصیل ابا حفص عمر بن شیخ پیشوا شیخ حیات بن قیس الحرانی رضی اللہ عنہ سے وہاں پر سنا۔ وہ کہتے تھے کہ شیخ زغیب رجبی رحمہ اللہ تعالیٰ رحبہ سے حران تک میرے والد کی زیارت کو آئے پھر ان کو صبح کی نماز کے بعد اپنے گھر کے دروازہ پر بیٹھا ہوا پایا۔ ان کے سامنے ایک بکری تھی۔ ان پر سلام کیا اور ان کے سامنے دوسری جانب پر جس میں دس گز سے زائد فاصلہ تھا بیٹھ گئے لیکن میرے والد نے ان سے کلام نہ کی۔ شیخ زغیب نے اپنے دل میں کہا کہ میں رحبہ سے ان کے پاس آیا اور آپ اپنی بکری کی طرف مشغول ہیں۔ اس کو دیکھ رہے ہیں اور میری طرف التفات نہیں کرتے پھر شیخ نے ان کی طرف دیکھا اور کہا اے زغیب مجھ کو حکم ہوا ہے کہ میں تجھ کو بوجہ اس کے کہ تم نے ہم پر اعتراض کیا ہے کچھ انتقام لوں۔

پس اب تم اختیار کرو کہ وہ عذاب تمہارے ظاہر پر ہو یا باطن پر، انہوں نے کہا اے میرے سردار! بلکہ میرے ظاہر پر ہو، پھر میرے والد نے انگلی کو تھوڑا ابڑھایا۔ تو شیخ زغیب کی آنکھ ان کے رخسارہ پر آئی۔ پھر وہ کھڑے ہو گئے۔ زمین کو بوسہ دیا اور رحبہ کی طرف لوٹ آئے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر میں ان سے کئی سال بعد مکہ معظمہ میں ملا کہ ان کی دونوں آنکھیں درست تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا تو کہا کہ میں اپنے شہر میں مجلس سماع میں تھا۔ اس میں ایک شخص تھا جو کہ تمہارے والد کے مریدوں میں تھا۔ اس نے اپنا ہاتھ میری آنکھوں پر رکھا تو وہ تندرست ہو گئیں جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔ شیخ زغیب نے کہا کہ جب تمہارے والد رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلی سے میری طرف اشارہ کیا اور میری آنکھ میرے رخسارہ پر بہ آئی تو میرے دل میں ایسی آنکھ کھل گئی کہ جس سے میں نے اسرار اور قدر کو دیکھا جو کہ آیات الٰہی کے عجائبات تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کعبہ کا سامنے آ جانا

خبر دی ہم کو ابوالمکارم بن محمد بن علی حرانی حنبلی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو طالب عبدالملک بن ابی الفرج محمد بن علی حرانی مشہور ابن قبیطی نے کہا کہ حران میں ایک مسجد شیخ حیات رضی اللہ عنہ کی زندگی میں بنائی گئی۔ جب لوگوں نے اس کی محراب رکھنے کا ارادہ کیا تو شیخ حیات تشریف لائے اور مہندس (ریاضی دان) سے کہا کہ قبلہ اس طرف ہے۔ اس نے کہا نہیں قبلہ اس طرف ہے پھر شیخ نے کہا دیکھ کعبہ تیرے سامنے ہے تب ریاضی دان نے دیکھا تو کعبہ شریف اس کے سامنے تھا اور اس کو اپنی آنکھوں سے علانیہ دیکھ رہا تھا کہ اس میں اور کعبہ میں کوئی حجاب نہ تھا پھر وہ غش کھا کر گر پڑا۔

کشتی کا ٹوٹ جانا

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابو اسحاق ابراہیم بن عیسیٰ بن محمد اربلی نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ عارف ابوالروح عیسیٰ بن احمد بن علی حرانی نے وہاں پر کہا کہ میں نے سنا شیخ نیک بخت بقیۃ السلف ابوالفتح نصر اللہ بن قاسم حرانی خادم شیخ حیات رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ بیان کیا ہم سے شیخ نیک بخت ابوالعلی غانم بن یعلیٰ تکریتی تاجر نے کہا کہ ایک دفعہ میں نے یمن سے سمندر میں سفر کیا اور جب ہم بحر الہند کے وسط میں پہنچے تو ہم بھول گئے ہوا ہم پر غالب ہوئی۔ اور موجوں نے ہم کو ہر طرف سے پکڑ لیا ہماری کشتی ٹوٹ گئی میں ایک تختہ پر پڑا رہا اس نے مجھے جزیرہ کی طرف پھینک دیا۔ میں اس میں پھرنے لگا تو اس میں میں نے کسی کو نہ دیکھا۔ اس میں بہت سی مفید چیزیں تھیں اس میں ایک مسجد تھی میں اس میں داخل ہوا۔ دیکھا تو اس میں چار اشخاص ہیں۔ میں نے ان کو سلام کہا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور میرا حال پوچھا میں نے ان کو خبر دی اور ان کے پاس باقی دن بیٹھا رہا ان کی توجہ اور خدا تعالیٰ کی طرف اچھی طرح متوجہ ہونے سے ایک بڑا معاملہ دیکھا۔ جب عشاء کا وقت آیا تو شیخ حیات حرانی آئے۔ وہ سب باادب کھڑے ہو کر سلام کہنے لگے شیخ آگے بڑھے اور عشاء کی نماز پڑھائی پھر انہوں نے نماز کو طلوع فجر تک لمبا کیا میں نے شیخ حیات کو سنا کہ وہ دعا مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خداوندا میں تیرے سوا کوئی جائے طمع نہیں پاتا اور نہ تیرے غیر کی طرف جائے فائدہ، سو میں تیرے دروازہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پر بیٹھا ہوں۔ تیرے پردہ کو دیکھتا ہوں کہ میری سختی کو دور کرنے کے لیے کب کھلے گا پھر میں مجالس قرب تک پہنچوں گا بے شک میں نے اپنے نفس کو سختی کے دور ہونے کے وقت تجھ سے خوشی اور تیرے ذکر سے اس کی خوبصورتی کا پورا وعدہ دیا ہے۔ میرے لیے اس میں ایک سوراخ تھا خوشیوں کا ہے جس کی طرف میرے شوقوں کے عشق راحت پاتے ہیں۔ تیرے ساتھ میرے وہ حالات ہیں کہ جن کو عنقریب ملاقات ظاہر کر دے گی۔

اے توبہ کرنے والوں کے دوست اے عارفین کے سرور، اے عابدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اے منفردین کے انیس اے پناہ مانگنے والوں کی جائے پناہ اے الگ رہنے والوں کے مددگار، اے وہ جس کی طرف صدیقوں کے دل شوق کرتے ہیں۔ اسی سے عاشقوں کے دل محبت کرتے ہیں۔ اس پر ڈرنے والوں کی ہمت جھکی ہوئی ہے پھر سخت روئے میں نے انوار کو دیکھا کہ ان کو انہوں نے ڈھانک لیا ہے۔ وہ مکان روشن ہو گیا ہے جیسے کہ چودھویں رات کے چاند کی روشنی ہوتی ہے پھر شیخ حیات مسجد سے نکلے اور یہ اشعار پڑھتے تھے۔

سیر المحب الی المحبوب اعجال   والقلب فیہ من الاحوال بلبال

عاشق کی محبوب کی طرف سیر جاری ہے اور دل اس میں خوفوں سے غمزدہ ہے۔

اطوی المھامہ من قفر علی قدم   الیک یدفعنی سھل واجبال

میں جنگل لپیٹتا ہوں۔ ایک میدان سے دوسرے میدان تک، ایک قدم پر تیری طرف مجھے نرم زمین اور پہاڑ لوٹاتے ہیں۔

پھر مجھ کو ان لوگوں نے کہا کہ تم شیخ کے پیچھے ہو لو۔ میں شیخ کے پیچھے ہو لیا اور یہ حال ہوا کہ زمین کے جنگل اور سمندر نرم زمین اور پہاڑ ہمارے قدموں کے نیچے لپیٹے جاتے تھے۔ میں ان سے سنتا تھا جوں جوں قدم اٹھاتے تھے یہ کہتے تھے یارب حیات کن حیات یعنی اے حیات کے ربّ حیات کے لیے ہو جا۔ گاہ دیکھا تو ہم حران میں بہت جلد آ گئے ہیں ہم نے دیکھا کہ لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے ہیں۔

ببول کے درخت پر کھجوریں

خبر دی ہم کو ہمارے شیخ نجیب الدین ابوالفرج عبداللطیف بن شیخ نجم الدین عبدالمنعم

بن علی بن صیقل حرانی نے کہا کہ میں نے سنا اپنے باپ رحمہ اللہ سے وہ کہتے تھے کہ شیخ حیات حرانی رضی اللہ عنہ نے ایک سال حج کیا۔ ایک منزل میں سب قافلہ اترا، شیخ اور اس کے ساتھی ایک کیکر کے درخت کے سایہ تلے بیٹھے۔ ان کے خادم نے کہا اے میرے سردار! کھجوروں کو چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اس درخت کو ہلا تو اس نے کہا اے سردار یہ تو ببول کا درخت ہے آپ نے فرمایا کہ اسی کو ہلا اس نے ہلایا تو اس پر سے تر کھجوریں جڑیں اور سب نے کھائیں۔ یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے اور چل دیئے۔

بالوں کا گھر

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن احمد بن محمد انصاری حرانی حنبلی نے کہا خبر دی ہم کو ابوالفضل معالی بن شیخ ابی الخیر سلامہ بن عبداللہ بن سویطلہ حرانی حنبلی نے کہا میں نے اپنے رحمہ اللہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں شیخ حیات بن قیس حرانی رضی اللہ عنہ کے پاس حران میں بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس شیخ عالم مقری نیک بخت ابوالفرج عبدالوہاب بن عبدالعزیز موصلی آئے پھر شیخ سے کہا اے میرے سردار! میں موصل کے جنگل میں تھا پھر بارش نے مجھ کو ایک خراب قبہ کی طرف جانے کے لیے مجبور کیا۔ میں نے دیکھا کہ اس قبہ کے سامنے ایک بالوں کا گھر بنا ہوا ہے میں اس میں گیا تو دیکھا کہ ایک شیخ کر دی ہیں اور ایک بڑھیا ہے۔ اس نے مجھ سے کہا مرحبا اے ابوالفرج! میں نے کہا کہ آپ نے مجھے کیسے پہچان لیا۔ انہوں نے کہا کہ ان ارواح سے جب کہ ہم کو تقدیر نے مجلس الست بربکم میں جمع کیا تھا پھر مجھ میں اور بڑھیا میں پردہ کر دیا۔ مجھ کو بیٹھنے کا حکم دیا تب میں ان کے پاس اس رات رہا۔ میں نے ان کو دیکھا کہ نہ سوئے نہ کچھ کھایا۔ نہ وضو کیا بلکہ نماز کے لیے کھڑے رہے۔ جب میرے دل میں کوئی خطرہ آتا تو وہ چلا کر کہتے اے ابوالفرج اس خطرہ کو چھوڑ اور ذکر میں مشغول ہو اور جو میرے دل میں خطرہ ہوتا اس کی تصریح کر دیتے۔ اس بات میں میرے خطرہ سے بڑھ جاتے میں نے ان کے دل کی صفائی ایسی دیکھی کہ جس نے مجھے حیران کر دیا۔ ان کے ساتھ میں نے مغرب اور عشاء پڑھی اور جب صبح ہوئی تو میں نے کہا کہ اے میرے سردار! آپ نماز پڑھائیں۔ پھر وہ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی لیکن سورۃ فاتحہ اچھی طرح نہ پڑھی جیسے کہ مجھے خیال تھا جب نماز سے فارغ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہوئے تو میں نے کہا اے میرے سردار! کاش آپ سورہ فاتحہ کو اچھی طرح سیکھ لیتے تو مجھ سے کہا اے ابوالفرج میں نہیں جانتا تم کیا کہتے ہو، مگر اتنی بات ہے کہ مجھ کو میرا ربّ عزوجل ہر رات صبح کے وقت یہ کہتا ہے اے میرے خلیل تو میرا ہو۔ میں تیرا ہوں گا۔ مجھ سے علیحدہ نہ ہو میں تجھ کو چھوڑ دوں گا۔

وہ کہتا ہے کہ پھر میں رویا ان کو وداع کیا اور لوٹ آیا پھر میں کئی دفعہ اس مکان کی طرف گیا تو وہاں کوئی گھر نہ دیکھا۔

وہ کہتے ہیں کہ پھر شیخ حیات نے (یہ سن کر) کہا کہ چھلکوں کی قیمت ان کے اصل کی وجہ سے ہے۔ محلوں کی قیمت ان کی بناؤں سے ہے مردوں کی قیمت ان کی عقلوں سے ہے غلاموں کی عزت ان کے مالکوں سے ہے۔ دوستوں کی عزت دوستوں کے سبب سے ہے پھر فرمایا کہ جب آثار محبت ظاہر ہوتے ہیں تو وہ قوم کو مار ڈالتے ہیں۔ بعض کو زندہ کرتے ہیں اسرار کو باقی رکھتے ہیں۔ ان کے مختلف آثار ہوتے ہیں پھر ان دو شعروں کو پڑھا ؎

وازالریاح مع الغشی تناوحت نبھن حاسدۃً وھجن غیورًا
وامتن زاوجد بوجد دائم واقمن زاو کشفن عنه ستورًا

شیخ رضی اللہ حران میں رہتے تھے اسی کو وطن بنایا تھا۔ یہاں تک کہ وہیں بدھ کی رات آخر ماہ جمادی الآخر ۵۸۱ھ میں فوت ہوئے اور وہیں دفن کئے گئے۔ وہیں اس کے اطراف میں ان کی قبر ہے جس کی علانیہ زیارت کی جاتی ہے۔

صاحب تاریخ حران نے ان کی بعض اخبار کا ذکر کیا ہے ان کے استسقاء کا قصہ جو حران والوں کے لیے ہوا تھا۔ ایک مشہور واقعہ ہے۔ رضی اللہ عنہ

سلطان العارفین غوث الوریٰ

خبر دی ہم کو شیخ ابوالفتوح داؤد بن ابی المعالی نصر بن شیخ ابوالحسن علی بن شیخ ابی المجد مبارک بن احمد بغدادی حریمی حنبلی نے کہا خبر دی ہم کو میرے والد نے کہا خبر دی ہم کو ابوالحسن نے کہا کہ میں نے شیخ حیات بن قیس حرانی رضی اللہ عنہ سے سنا وہاں پر وہ کہتے تھے کہ شیخ عبدالقادر ہمارے اس وقت میں سلطان العارفین ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

سید الاولیاء غوث الوریٰ

اورخبر دی ہم کوابو محمد الحسن بن ابی القاسم احمد بن محمد بن دلف بغدادی نے جن کا دادا ابن قو قا مشہور تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ خبر دی ہم کو میرے دادا محمد نے کہا کہ میں نے شیخ ابوالعباس احمد یحییٰ بن برکت بغدادی مشہور ابن الدبیقی سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ حیات بن قیس رضی اللہ عنہ سے حران میں سنا وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس وقت کے شیخ عبدالقادر کی برکت سے تھنوں میں دودھ دیتا ہے۔ بارش اتارتا ہے۔ بلاؤں کو دفع کرتا ہے وہ اس وقت سیّد الاولیاء والمقربین ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

شیخ رسلان دمشقی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ شام کے مشائخ کے اکابر ہیں۔ عارفین کے سردار اور بڑوں کے صدر اس امر میں ہیں۔ صاحب اشارات عالیہ، ہمت بلند انفاس صادقہ کرامات خارقہ مقامات جلیلہ مکانات رفیعہ ہیں۔ معارف میں اعلیٰ طور اور حقائق میں اعلیٰ مرتبہ ہیں قرب اور حقائق آیات کے کشف وشواہد مغیبات، مشارق زندگی کے فتح روشن، فوائد اتصلات میں ان کا مرتبہ بلند ہے۔ اس کے ساتھ ان کی قدرت مضبوط اور تصریف جاری ہے۔ وہ اس نشان کے ایک امام اور علم عمل تحقیق ومعرفت وزہد ہیں اس کے ارکان ہیں۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لیے ظاہر کیا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں ان کی پوری مقبولیت اور پوری ہیبت دی ہے۔ ان کو احوال ولایت پر قدرت ہے اسرار موجودات پر ان کو اطلاع دی ہے۔ ان کے ہاتھ پر عجائبات ظاہر کیے ہیں عادات کو توڑا ہے۔ ان کو سالکین کا امام مقرر کیا ہے۔ شام میں مریدوں کی تربیت کی ریاست اس امر میں ان تک پہنچی ہے وہاں کے مشائخ ان کی طرف منسوب ہیں۔ ان کی صحبت سے بہت سے لوگ نفع پاتے ہیں۔ اصحاب احوال روشنہ کی ایک جماعت ان کے ارادہ کی قائل ہوئی ہیں۔ مشائخ نے ان کی عزت وبزرگی کا اشارہ کیا ہے۔ ان کے صحن میں ہر طرف سے سواریاں آیا کرتی تھیں۔ ان کے نشانات کے آثار پر سوار لوگ ہر فراخ راستہ کی طرف چلے۔ آپ دانا خوبصورت متواضع کامل آداب اشرف اخلاق روشن صفات تھے۔ حقائق کے راستوں میں ان کا کلام عالی تھا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شیخ رسلان کے ارشادات

عارف کا واصل ہونا

منجملہ اس کے یہ ہے عارف کا مشاہدہ، جمع میں تحکیم کی مضبوطی اور اطلاع میں بروز تفرقہ کو مفید ہے کیونکہ عارف واصل ہے مگر یہ ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے اسرار سب کے سب وارد ہوتے ہیں۔

پس وہ اس کے انوار ہیں از خود رفتہ ہے۔ اس کے سمندر میں غرق ہے۔ اس کی تنزیل میں ہلاک ہے۔ حضور عارف اس کو عین جمع میں بجاتا ہے۔ تحکیم کے بھید پر اس کو مطلع کرتا ہے۔ اس کے نفس سے تقریب ماخوذ ہے۔ تہذیب اس کے نفس روکی گئی ہے۔ اس کے دل میں تمکین تحصیص ہے۔ تقریب اس کو ظاہر کرتی ہے۔ تہذیب اس کو موجود کرتی ہے تحصیص اس کو مفرد کرتی ہے۔

پس اس کی تفرید اس کا وجود ہے اس کا وجود اس کا شہود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کو آنکھیں نہیں پاسکتیں وہ آنکھوں کو پاسکتا ہے۔ پھر اس کی آنکھوں کو ادراک کرانے سے دل کی آنکھیں اس کو مشاہدہ کرتی ہیں۔

عارف وہ ہے کہ جس کے دل کو اللہ تعالیٰ ایک تختی بنادے جو اسرار موجودات سے منقش ہے اور انوار حق یقین اس کو بڑھاتا ہے۔ ان کے سب ان سطور کے حقائق کو ان کے مختلف اطوار کے باوجود معلوم کرلیتا ہے۔ اسرار افعال کو معلوم کرلیتا ہے۔

پس ملک اور ملکوت میں کوئی حرکت ظاہری یا باطنی ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے بصیرت ایمان اور ظاہری آنکھ سے اس کو معلوم کرادیا کرتا ہے۔ تب وہ علم کشف سے اس کو دیکھتا ہے۔ وہ وہی ہے کہ اپنے باطن سے ملکوت کی موجودات میں آفتاب کی طرح چڑھ جاتا ہے۔

پس نظر اس کی طرف دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ اس کی صفت یہ ہے کہ اعمال علم سے اور احوال باطن کے ساتھ کامل ہوتے ہیں۔

یہ تین قسم پر ہے۔ حاضر و غائب و غریب، حاضر تو لطائف علم کے ساتھ ہے۔ غائب شواہد حقیقت کے ساتھ ہے غریب وہ ہے کہ اس میں اور اس کے ماسواء میں سبب منقطع ہو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جائے پھر جو شخص اس کا مقابلہ بغیر نفس کے کرے تو جل جائے۔ حقیقت غربت کی یہ ہے کہ این ساقط ہو اور رسم مٹ جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکلے پھر اس کو موت پالے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے۔

اس کی علامت یہ ہے کہ وہ سوائے سماع امر کے وقت مخصوص میں نہیں پکارتا۔ کشف اسباب ورفع حجاب سے اللہ سبحانہ' اس کو مواطن امور سے کشف وفراست کے طور پر مطلع کر دیتا ہے۔ کشف سے اس کو مجملاً اور فراست سے اس کو مفصلاً اصل وضع اور حقیقت رسم پر معلوم کر لیتا ہے۔ ارواح من حیث الوضع اور اجسام کو من حیث الترکیب خطاب کرتا ہے۔ علم کی طرف رموز اشارہ سے اشارہ کرتا ہے۔ کشف عبارت کو سمجھتا ہے۔ تیزی ہر برائی کی کنجی ہے اور غضب تجھ کو ذلت عذر پر قائم کرتا ہے۔ مکارم اخلاق یہ ہے۔ قدرت کے وقت معاف کرنا، ذلت میں تواضع کرنا بغیر احسان کے دینا۔

جب تو اپنے دشمن پر قابو پائے تو معافی کو اپنی قدرت کا اس پر قدرت بنا دے۔ کریم کو جو تکلیف برداشت کرے اور بلا کے وقت شکایت نہ کرے۔ بہت عمدہ اخلاق یہ ہے کہ احتیاج کے وقت قدرت پانے والے کا معاف کرنا، غضب کا یہ سبب ہے کہ ان امور کا ہجوم جن کو نفس مکروہ سمجھتا ہے وہ اس سے کم درجہ کے ہیں۔

غم

اور غم کا سبب یہ ہے کہ ان باتوں کا ہجوم ہو جن کو نفس مکروہ سمجھتا ہے اور وہ اس سے اعلیٰ درجہ پر ہوں۔

پس نفس باطن انسان سے ظاہر کی طرف حرکت کرتا ہے اور غم ظاہر انسان کی طرف حرکت کرتا ہے پھر غضب سے غلبہ اور انتقام پیدا ہوتا ہے۔ غم سے امراض و بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

شیخ دمشقی کی کرامات

ولی کی تعریف

خبر دی ہم کو فقیہ عالم ابومحمد حسن بن قاضی ابی عمران موسیٰ بن احمد خالدی صوفی نے کہا کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میں نے سنا شیخ عارف ابا محمد ابراہیم بن محمود بعلبکی مقری نے عقیبہ میں کہا کہ شیخ رسلان رضی اللہ عنہ دمشق کے باغوں میں سے ایک باغ میں گرمیوں کے دنوں میں تھے اور آپ کے ساتھ ایک جماعت آپ کے مریدوں کی تھی۔ ان میں سے ایک مرید نے کہا اے میرے سردار! ولی کی کیا تعریف ہے جو کہ تمکین کے احکام پر مشتمل ہو۔ آپ نے کہا کہ ولی وہ ہوتا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ وجوہ میں تصریف کی باگوں کا مالک بنا دیتا ہے۔ اس نے کہا کہ علامت کیا ہے۔

تب شیخ نے چار شاخیں لیں۔ ان میں سے ایک کو الگ کر کے کہا کہ یہ گرمی کے لیے ہے۔ دوسری کو الگ کیا اور کہا کہ یہ ربیع کے لیے ہے۔ تیسری کو الگ کیا اور کہا کہ یہ خریف کے لیے ہے۔ چوتھی کو الگ کیا اور کہا کہ یہ سردی کے لیے ہے پھر اس شاخ کو جو گرمی کے لیے مقرر کی تھی ہاتھ میں پکڑا اور اس کو ہلایا تو بڑی سخت گرمی معلوم ہونے لگی پھر اس کو پھینک دیا اور اس کو پکڑا جس کا نام ربیع کی شاخ رکھا تھا اور اس کو ہلایا تو باغ کے تمام پتے سبز ہو گئے۔ اس کی شاخیں پک گئیں ربیع کی ہوائیں اور نسیمیں چلنے لگیں پھر اس کو پھینک دیا۔ اس کو پکڑا جو خریف کے لیے تھی اس کو ہلایا تب فصل خریف کے آثار شروع ہو گئے پھر اس کو پھینک دیا اور اس شاخ کو پکڑا جو سردی کے لیے تھی اس کو ہلایا تو سردی کی ہوائیں چلنے لگیں اور سخت سردی پڑنے لگی۔ باغ کے درختوں کے تمام پتے خشک ہو گئے پھر ان پرندوں کی طرف دیکھا جو باغ کے درختوں پر تھے ان میں سے ایک درخت کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کو ہلایا اور جو پرندہ اس پر تھا اس کو اشارہ کیا کہ تو اپنے خالق کی تسبیح کہو پھر وہ پرندہ ایک غمزدہ آواز سے گایا جس نے سامعین کو خوش کر دیا اور ایسا ہی تمام درختوں کے پرندوں کے ساتھ معاملہ کیا۔ ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا کہ اپنے خالق کی بزرگی بیان کر تو وہ نہ بولا تب شیخ نے کہا کہ تو چپ رہا زندہ نہ رہو۔ پھر اسی وقت پرندہ زمین پر مردہ ہو کر گر پڑا۔

روٹیوں میں برکت

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابوالمحاسن یوسف بن شیخ ابی بکر محمد بن شیخ بیکر عراقی پھر اربلی نے کہا کہ میں نے اپنے دادا شیخ ابا الخیر مشہور حمصی سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ شیخ رسلان کے پاس پندرہ شخص آئے اور ان کے پاس پانچ روٹیوں کے سوا اس وقت کچھ نہ تھا تب آپ نے ان

روٹیوں کو توڑ کر ان کے سامنے رکھ دیا اور کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خداوند ہم کو ہمارے رزق میں برکت دے پھر ان سب نے کھایا۔ اور سب کا پیٹ بھر گیا حالانکہ وہ سب بھوکے تھے۔ ان روٹیوں سے کچھ بچ گیا تو وہ ٹکڑے کر کے ان کو تقسیم کر دیا۔ ان لوگوں نے آپ کو دمشق میں رخصت کیا۔ اور بغداد کی طرف چلے گئے۔ انہوں نے خبر دی کہ وہ بغداد میں داخل ہوئے اور ان کے ساتھ اس میں سے کچھ باقی تھا۔ وہ تمام راستہ میں اسی سے کھاتے گئے۔

شیر کا قدموں پر لوٹنا

خبر دی ہم کو شیخ زاہد، نیک بخت ابوالفضائل فضل اللہ بن ابی الحسن علی بن احمد دمشقی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ عارف بقیۃ السلف ابا محمد محمود بن کردی شیبانی حیلادی سے اربل میں کہا کہ میں نے شیخ رسلان دمشقی رضی اللہ عنہ کو ہوا میں ایک دفعہ اڑتا ہوا دیکھا کبھی تو دائیں طرف جاتے ہیں کبھی بائیں طرف چارزانو بیٹھے ہوئے ہیں۔ کبھی تیر کی طرح جو کمان سے چھوٹتا ہے اور کئی دفعہ میں نے ان کو پانی پر چلتے ہوئے دیکھا ایک سال میں حج کیا اور ان سے عرفات پر ملا۔ میں نے ان کو تمام مناسک حج میں دیکھا پھر میں نے ان کو گم پایا اور جب میں دمشق میں آیا تو ان کو وہاں پایا۔ ان پر سفر کا کوئی اثر نہ تھا میں نے دمشق والوں سے ان کی بابت پوچھا تو انہوں نے کہا واللہ شیخ ہم سے کبھی ایک دن کامل غائب نہیں رہے بلکہ یوم عرفہ اور یوم نحر بعض ایام تشریق کے دنوں کے کچھ حصے ہم سے غائب رہے ہیں۔

وہ کہتا ہے کہ میں نے ایک دن آپ کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور شیر ان کے قدموں پر لوٹ رہا تھا لیکن شیخ اپنے حال میں مستغرق ہیں۔ شیر کی طرف منہ پھیر کر بھی نہیں دیکھتے۔

کنکر پھینکنا

ایک دفعہ میں نے ان کو دمشق کے باہر دیکھا کہ کنکر پھینک رہے ہیں۔ میں نے ان سے اس وقت پوچھا تو کہا کہ فرنج کو تیر مار رہا ہوں۔ اس وقت وہ ساحل بحر سے نکلے تھے اور اہل شام کو تکلیف پہنچاتے تھے اور مسلمانوں کا لشکر ان کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ مسلمان کہتے ہیں کہ ہم نے کنکروں کو دیکھا کہ ہوا سے اتر کر فرنگیوں کے لشکر پر پڑتے ہیں تو سوار اور گھوڑے ہلاتے ہیں۔ اس سے ان کے بہت سے آدمی مارے گئے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سماع کی سماعت

خبر دی ہم کو فقیہ ابواحد عبدالمالک بن ابی الفتح بن منصور عزازی نے کہا خبر دی ہم کو فقیہ ابوعمر وعثمان بن حواد ہلالی نے اعزاز میں کہا کہ میں نے سنا شیخ امام ابوالفرج عبدالرحمان بن شیخ ابوالعلی نجم بن شرف الاسلام ابی البرکات عبدالوہاب خرزجی معروف ابن الحنبلی سے دمشق میں نے اپنے باپ رحمہ اللہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ شیخ رسلان دمشق میں ایک گھر میں سماع میں حاضر ہوئے جس میں ایک جماعت مشائخ وعلماء کی تھی اور قوال نے یہ اشعار پڑھے

كانى ارى صحرة عين اعرضت　　　من الصم لو تمشى بها العصمر زلت
صفوحا فيما يلقاك الا بحيلة　　　فمن مل منها ذالك الوصل ملت
اسينى نبا او احسنى لا ملولة　　　لدينا ولا نسلوا اذا هى صدت
ولكن انيلى واز كرى من مودة　　　لذى خلقه كانت لديك فضيلت
وكنا سلكنا فى صعود من الهوىٰ　　　فلما تو افينا ثبت وزلت
وكنا شددنا عقدة الوصل بيننا　　　فلما توافيننا شدت وحلت
فان سال الواشون مم هجرتها　　　فقل نفس حرسليت فتسلت
هنيئا مرئيا غير داء مخامر　　　لعزة من اعراضنا ما استعلت

راوی کہتا ہے کہ شیخ رسلان رضی اللہ عنہ ہوا میں اڑتے تھے اور بہت سے چکر لگاتے تھے۔ پھر زمین کی طرف آہستہ اتر آتے تھے۔ یہ کئی دفعہ کیا حاضرین یہ تماشا دیکھتے تھے اور جب زمین پر ٹھہر گئے تو اس گھر میں جو ایک انجیر کا سوکھا ہوا درخت تھا اس کے ساتھ پیٹھ لگا کر بیٹھ گئے اس کا پھل مدت سے قطع ہو چکا تھا۔ وہ سبز اور باورق ہو گیا اور پک گیا۔ اسی سال اس میں انجیریں پیدا ہو گئیں۔ اس کی انجیریں دمشق کی انجیروں سے عمدہ تھیں۔

جنازہ کی شان

شیخ رضی اللہ عنہ دمشق میں رہتے تھے اس کو قدیمی وطن بنا لیا تھا۔ یہاں تک کہ وہیں فوت ہوئے۔ ان کی عمر بڑی تھی اور اسی کے باہر فوت ہوئے اور ان کی وہیں قبر ہے جس کی علانیہ زیارت کی جاتی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جب ان کا جنازہ لوگوں کی گردنوں پر تھا تو سبز پرندے آئے اور جنازہ پر جھک پڑے اور لوگوں نے سفید گھوڑوں پر سواروں کو دیکھا جنھوں نے جنازہ کو گھیرا ہوا تھا۔ پہلے اور پیچھے کبھی دیکھے نہ تھے۔ رضی اللہ عنہ

نائب مصطفیٰ غوث الوریٰ

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابوالمحاسن یوسف بن ایاس بن مرجان بعلبکی مقری نے کہا کہ میں نے شیخ عارف ابایونس مشہور ارمنی سے جامع دمشق میں سنا کہا میں نے شیخ الشیوخ ابالحسن عبداللطیف بن شیخ الشیوخ ابی البرکات اسماعیل بن احمد نیشاپوری سے دمشق میں ۵۹۶ھ میں سنا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے شیخ رسلان دمشقی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے تھے درحالیکہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ شیخ عبدالقادر حضوری کے شیوخ کے صدر اور وجود کے افراد ہیں۔ وہ حکمت کی باتیں کرتے ہیں اور احکام تصریف ہر قریب و بعید میں ان کے زمانہ میں لینے اور دینے قبول ورد ان کے سپرد کئے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وقت نائب ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

شیخ ابومدین شعیب رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ مغرب کے مشہور مشائخ مقربین کے صدر عارفین کے سردار بڑے محققین کے امام ہیں۔ صاحب کرامات خارقہ افعال ظاہرہ احوال عزیزہ مقامات عالیہ بلند ہمت، صاحب فتح روشن کشف جلی، حقائق نفیسہ معارف جلیلہ ہیں۔ مراتب قرب اور منازل قدس کے تقدم میں وہ صدر ہیں۔ ملکوت کے راستوں میں وہ بڑھے ہوئے ہیں۔ معارج وصل میں ان کو ترقی ہے۔ مدارج عالیہ میں ان کو بلندی ہے۔ عوالم غیب میں ان کو نظر خارق ہے۔ تمکین استوار میں ان کا قدم راسخ ہے۔ تصریف جاری میں ان کے ہاتھ لمبے ہیں۔ احکام ولایت میں ان کا ہاتھ روشن ہے۔ احوال نہایت میں وہ بڑے قوی ہیں۔ خرق اسباب اور موجودات کے پلٹنے میں وہ بڑے مظہر ہیں۔

وہ مغرب کے ایک اوتاد اور اس شان کے ایک رکن ہیں وہ بڑے امام اور محققین کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سردار بڑے عالم احکام ہیں۔ اس کے راستوں کے ہاتھوں اور آنکھوں والے ہیں۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے۔ اور عالم میں تصرف دیا ہے اور احوال کی قدرت دی ہے۔ اسرار کا ان کو مالک کیا ہے۔ ان کے ہاتھوں پر عجائبات کو ظاہر کیا ہے اور طرح طرح کی نعمتوں سے ان کو بلایا ہے۔ ان کی زبان پر لطائفِ اسرار جاری کیئے ہیں۔ لوگوں کے دلوں میں ان کو بڑا مقبول کیا اور ان کی ہیبت ڈال دی ہے۔ ان کی زیارت کا ہر طرف سے قصد کیا گیا۔ ان کا ذکر زمانہ میں شرق سے لے کر غرب تک مشہور ہوا۔

وہ ان میں سے ایک ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے علم شریعت وحقیقت کا جامع بنایا ہے۔ بلاد مغرب میں وہ امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے مذہب پر فتویٰ دیتے تھے۔ مناظرہ کیا اور املا لکھا۔ طالب علموں نے ان کی خدمت کا قصد کیا۔ ان سے علم پڑھا فقہاء اور صلحاء کی ایک جماعت ان کے پاس جمع ہوئی اور ان کے کلام وصحبت سے نفع حاصل کیا۔ بلاد مغرب میں اس شان کی ریاست ان تک منتہی ہوئی۔ ان کی صحبت میں بہت سے اکابر مشائخ نے تخریج کی ہے جیسے شیخ ابو محمد ابراہیم بن احمد بن جوں مغربی شیخ پیشواء ابو محمد عبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم قرشی، شیخ ابو عبداللہ فشتالی فاسی، شیخ پیشواء، ابو محمد عبداللہ بن دیرخان دوکالی، شیخ ابی غانم سالم، شیخ ابی علی واضح شیخ ابوالبصر ایوب مکناسفین شیخ ابی محمد عبدالواحد شیخ ابی الربیع مظفر بن شیخ ابی زید ہیبت اللہ ورنی وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اہل طریق کی ایک جماعت ان کی شاگرد ہوئی۔ اصحابِ احوال کا جم غفیر ان کے ارادہ کا قائل ہوا ہے۔ ان کی طرف بڑے بڑے صلحاء عالم منسوب ہیں۔ ان کی تعظیم واحترام پر علماء و مشائخ متفق ہیں۔ ان کی فضیلت کا اقرار کرتے ہیں۔ ان کے قول کی طرف رجوع کیا ہے۔ ان کے سامنے ادب کرتے ہیں۔ آپ خوبصورت، دانا، متواضع، زاہد، پرہیزگار، محقق بزرگ عادات، بزرگ صفات، عمدہ اخلاق، کامل آداب تھے۔ اس کے ساتھ بڑے مجاہدے کرتے تھے۔ محافظت اوقات، مراعاتِ انفاس، قیام بر وظائف شرع کے پابند تھے۔ اہل تحقیق کی زبان پر ان کا کلام عالی ونفیس تھا۔ جو لکھا گیا ہے اس میں سے یہ ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

شیخ ابو مدین کے ارشادات

آپ فرماتے ہیں کہ جمع یہ ہے کہ تیرے تفرقہ کو دور کر دے۔ تیرے اشارہ کو محو کر دے۔ وصول یہ ہے کہ تیرے اوصاف کا استغراق ہو۔ تیری صفتیں لاشے ہو جائیں۔

غیرت یہ ہے کہ نہ تو پہچانا جائے نہ پہچانے۔ غنیوں میں بڑا غنی وہ ہے کہ جس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے حق کی حقیقت ظاہر کر دے۔

بڑا فقیر وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حق کو اس سے چھپائے۔ انس وشوق سے خالی محبت کے گم کرنے والا ہے۔ جو شخص مخلوق کی طرف حقیقت کے وجود سے پہلے جو اس کو اس کی طرف سے ملا ہے نکلے تو وہ مفتون ہے جس کو تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ سے ایسے حال کا دعویٰ کرتا ہے کہ اس کے پاس ظاہر میں کوئی شاہد نہ ہو تو اس سے ڈرو اور جب حق ظاہر ہو جایا کرتا ہے تو اس کے ساتھ غیر باقی نہیں رہا کرتا۔

اور دل کے لیے ایک جہت کے سوا اور کوئی جہت نہیں۔ وہ جس جہت کی طرف متوجہ ہو گا اس کے غیر سے محجوب ہو گا۔ جب دل میں خوف ساکن ہوتا تو اس کو مراقبہ کا وارث بنا دیتا ہے جس نے عبودیت کو ثابت کیا تو اپنے افعال کو ریا کی آنکھ سے اپنے احوال کا دعویٰ کی آنکھ سے اپنے اقوال کو افتراء کی آنکھ سے دیکھتا ہے۔ صریح حریت تک وہ شخص نہیں پہنچ سکتا جس پر اس کے نفس کو بقیہ ہو۔

تو اس کے مشاہدہ کو اپنے لیے مشاہدہ کر اور اپنے مشاہدہ کو اس کے لیے مشاہدہ نہ کر۔ مقرب اپنے قرب سے خوش ہوتا ہے اور عاشق اپنی محبت میں عذاب دیا جاتا ہے۔ فقر توحید کی علامت ہے اور تفرید پر دلالت ہے۔ فقر یہ ہے کہ اس کے سوا اور کسی کو نہ دیکھے فقر کو جب تک تو چھپائے تو وہ نور ہے اور جب اس کو ظاہر کر دے تو اس کا نور جاتا رہے گا جس شخص کو لینا بہ نسبت دینے کے زیادہ محبوب ہے تو اس پر فقر کی ہوا بھی نہیں۔

اخلاص یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کے مشاہدہ میں تجھ سے مخلوق غائب ہو جائے اور جو شخص موجودات کی طرف ارادۃً اور خواہش کی نگاہ سے دیکھے تو غیرت سے اس میں اور اس کے نفع لینے میں محجوب ہوتا ہے جو شخص کسی کو پہچانتا ہے وہ لینا نہیں جانتا اور حق یہ ہے کہ علم وقدرت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے کوئی شخص اس سے جدا نہ ہو اور من حیث الذات والصفات کوئی اس سے نہ ملے۔

جو شخص معرفت کی صلاحیت نہیں رکھتا تو وہ رویت اعمال کے ساتھ مشغول ہوتا ہے جو اس سے سنتا ہے وہ اس سے پہنچتا ہے شہید اپنے اعمال کو دیکھتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور مردہ اپنے اعمال کو دیکھتا ہے تو گھبراتا اور رنجیدہ ہوتا ہے۔

پس یہ قول درد سے ڈرتا ہے۔ اور وہ رحمت و رضوان سے خوش اور شرف یافتہ ہوتا ہے۔ اخلاص یہ ہے کہ نفس سے اس کی درایت فرشتے سے اس کی کتابت اور شیطان پر اس کی گمراہی ہوا پر اس کا میلان دلانا مخفی ہو۔ اولیاء کی زندگی دنیا میں بہت اچھی ہے ان کے ابدان اس کے نشان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان کی ارواح اس کی نظر سے نعمت حاصل کرتی ہیں۔

پس فقر فخر ہے اور علم غنیمت ہے۔ خاموشی نجات ہے ناامیدی راحت ہے۔ قناعت غنی ہے زہد عافیت ہے نسیان حق خیانت ہے۔ اس سے علیحدہ ہونا کمینہ پن ہے۔ اس کے ساتھ حضوری ڈھال ہے۔ اس سے غائب رہنا دوزخ ہے۔ اس سے قرب لذت ہے۔ اس سے بعد حسرت ہے۔ اس کے ساتھ انس زندگی ہے۔ اس سے وحشت موت ہے۔ گمنامی بندہ پر رحمت ہے۔ اگر اس کے شکر کو پہچانے تصحیح توبہ سے پہلے ارادہ کی طلب غفلت ہے۔

جو شخص رب کے واصل سے قطع کرے وہ خود قطع کیا جاتا ہے جو شخص مشغول بالقرب کو شغل میں ڈالے اس کو غضب الٰہی پالیتا ہے۔ اعمال واحوال سے مہلت بساطِ حق تعالیٰ کے لیے صلاحیت نہیں رکھتی۔ شیخ رضی اللہ عنہ کی دعاؤں میں سے ایک یہ دعا تھی کہ خداوند! بے شک علم تیرے پاس ہے اور وہ مجھ سے پردہ میں ہے میں کسی بات کو نہیں جانتا کہ اس کو نفس کے لیے اختیار کروں۔

پس بے شک میں نے تیری طرف اپنے امر کو سپرد کر دیا ہے اور اپنے فقر و فاقہ کے لیے تیری امید کرتا ہوں۔

پس اے میرے خدا! مجھے اپنے ان امور کی طرف جو کہ تیری طرف زیادہ محبوب اور زیادہ پسند ہیں اور ان کا انجام بہت عمدہ ہے۔ رہنمائی کر کیونکہ جو تو چاہتا ہے اپنی قدرت سے کرتا ہے بے شک تو ہر شے پر قادر ہے اور یہ اشعار ان کے ہیں۔ رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یا من علا فرای مافی الغیوب و ما تحت الثریٰ و ظلام اللیل مسدل

اے کہ وہ بلند ہے پس جو غیوب میں ہے۔اس کو اور اس چیز کو جو کہ تحت الثریٰ اور رات کے اندھیروں میں لٹکی ہوئی ہے دیکھتا ہے۔

انت الغیاث لمن ضاقت مذاهبه انت الدلیل لمن حارث به الحیل

تو ان کا فریاد رس ہے جن کے راستے تنگ ہیں اور تو ان کی دلیل ہے جن کے حیلے حیران ہیں۔

انا قصدناك والآمال واثقة والكل یدعوك ملهوف و مبتهل

ہم نے تیرا قصد کیا ہے اور امیدیں مضبوط ہیں اور ہر چیز تجھ کو مضطر اور عاجز ہو کر پکارتی ہے۔

شیخ ابومدین کی کرامات

فان عفوت فذو فضل و زو کرم وان سطوت فانت الحاکم العدل

پھر اگر تو معاف کرے تو تو صاحب فضل وکرم ہے اور اگر تو غلبہ کرے تو تو حاکم عادل ہے۔

رب کی بارگاہ میں حاضری

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابوالحسن علی بن یوسف بن احمد قوصی نے خبر دی ہم کو شیخ عارف ابوبکر بن شافع نے قنا میں کہا خبر دی ہم کو ہمارے بزرگ ابوالحسن بن صارغ نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ پیشواء ابومحمد ابراہیم بن احمدؒ بن حجون مغربی نے قنا میں کہا کہ میں نے اپنے شیخ ابا مدین رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ مجھ کو میرے ربّ عزوجل نے اپنے سامنے کھڑا کیا اور مجھ سے کہا کہ تیرے دائیں طرف کیا ہے۔میں نے کہا اے میرے ربّ! تیری بخشش ہے کہا کہ تیرے بائیں جانب کیا ہے۔میں نے کہا اے میرے ربّ! تیری قضا ہے۔کہا اے شعیب میں نے وہ تیرے لیے دگنی کی اور یہ میں نے تیرے لیے بخش دی۔خوش ہو جائے وہ شخص کہ جس نے تجھ کو دیکھا اور تیرے دیکھنے والے کو دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے ربّ تعالیٰ نے میرے تمام اصحاب اور ان کے بارے میں جو مجھ کو دوست رکھتے ہیں۔وعدہ کیا ہے کہ ان کو بہت سی بہتری دوں گا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

راوی کہتا ہے کہ آپ نے ایک دفعہ نماز میں یہ آیت پڑھی: **ویسقون فیھا کاسا کان مزاجھا زنجبیلا** (الدہر:۱۷) یعنی جنتی اس میں ایسا پیالہ پلائے جائیں گے کہ جس کی ملاوٹ سونٹھ ہوگی تو آپ نے اپنے دونوں لب چوسے اور جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ جب میں نے یہ آیت پڑھی تو مجھ کو پیالہ پلایا گیا۔

راوی کہتا ہے کہ ایک دفعہ آپ نے یہ پڑھا کہ ''بے شک نیک لوگ جنت میں ہوں گے اور برے لوگ جہنم میں'' پھر فرمایا کہ میں نے دونوں فریق کے مقام کو دیکھا۔

شیخ کا خنزیروں سے لڑنا اور بھگانا

خبر دی ہم کو فقیہ ابوالعباس احمد بن قریش بن اسحاق خزرجی تلمسانی نے کہا کہ میں نے سنا اپنے شیخ ابومحمد صالح دوکالی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ مغرب میں ایک دفعہ مسلمانوں اور فرنج کی لڑائی ہوئی۔ ہمارے شیخ ابومدین رضی اللہ عنہ زندہ تھے۔ فرنج اس میں مسلمانوں پر غالب آئے تھے۔ تب شیخ نے اپنی تلوار لی اور جنگل کو مع اپنے چند مریدوں کے نکل گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ آپ ایک ریت کے ٹیلے پر بیٹھ گئے اور دیکھا تو آپ کے سامنے بہت سے خنزیر ہیں جنہوں نے کثرت کی وجہ سے جنگل بھر لیا ہے۔ تب شیخ کودے اور ان میں پہنچ کر تلوار نکالی۔ خنزیروں کے سر پر چلانے لگے حتیٰ کہ ان میں سے اکثر کو قتل کیا اور بقیہ ان کے سامنے سے بھاگے اور لوٹ گئے آپ سے ہم نے پوچھا تو فرمایا کہ یہ فرنج تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے رسوا کیا۔ ہم نے اس دن کی تاریخ لکھ لی پھر فرنج کی شکست کی خبر اسی وقت میں جس کو ہم نے لکھ رکھا تھا۔ آئی اور جب مجاہدین آئے تو وہ شیخ کے قدموں پر گر پڑے اور ان کو چومتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی کہ اگر آپ ہمارے ساتھ دونوں صفوں کے درمیان نہ ہوتے تو ہم ہلاک ہو گئے ہوتے اور یہ خبر دی کہ آپ کی تلوار فرنج کے سوار پر پڑتی تھی اور اس کو اور اس کے گھوڑے کو پھاڑتی تھی۔ انہوں نے ان کو بہت ہی قتل کیا۔ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اور لڑائی کے بعد ہم نے آپ کو نہیں دیکھا۔ راوی کہتا ہے کہ شیخ میں اور اس لشکر میں ایک مہینہ کے راستہ سے زائد مسافت تھی۔

شیر کا عجیب واقعہ

خبر دی ہم کو ابومحمد رجب بن ابومنصور داری نے کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشواء ابوالحجاج اقصری

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نے وہاں پر کہا کہ میں نے اپنے شیخ ابومحمد عبدالرزاق سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ ابومدین رضی اللہ عنہ مغرب کے ایک گاؤں میں گزرے۔ وہاں پر ایک شیر کو دیکھا جس نے گدھے کو پچھاڑا ہوا ہے اوراس کو کھاتا ہے۔ اس کا مالک دور کھڑا ہوا غریبی کی وجہ سے رو رہا ہے۔ تب شیخ آئے اور شیر کی چوٹی پکڑ کر اس کو کھینچا اور ذلیل کیا اور پکارا اے گدھے والے ادھر آ، ادھر آ، وہ قریب آیا حتیٰ کہ شیر سے چمٹا۔ آپ نے اس سے کہا کہ شیر کو پکڑ لے اور لے جا اور اس کو اپنے گدھے کی جگہ کام میں لا۔ اس نے کہا اے میرے سردار! میں اس سے ڈرتا ہوں۔ آپ نے کہا مت ڈرو تم کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکے گا۔

پھر مرد چلا گیا اور شیر کو کھینچ کر لے گیا۔ لوگ دیکھتے تھے جب شام ہونے لگے تو اس کو شیخ کے پاس لے آیا اور کہا اے میرے سردار! میں اس سے بہت ڈرتا ہوں جدھر میں جاتا ہوں وہ میرے پیچھے جاتا ہے آپ نے فرمایا تمہیں کچھ حرج نہیں اس نے کہا کہ جناب لیجئے وہ یہ ہے (یعنی آپ اس کو رخصت کریں) پھر شیخ نے شیر سے فرمایا کہ چلا جا اور جب تم بنی آدم کو ایذا دو گے تو میں ان کو تم پر غالب کردوں گا۔

کشتی کا ٹھہر جانا

راوی کہتا ہے کہ ایک دن شیخ سمندر کے کنارے پر چلے جا رہے تھے پھر ان کے سامنے فرنچ کے لوگ آئے اور آپ کو قید کر کے اپنی ایک بڑی کشتی تک لے گئے۔ آپ نے دیکھا تو اس میں مسلمانوں کی ایک جماعت قیدی ہے۔ جب شیخ اس میں بیٹھ گئے تو انہوں نے اس کا بادبان چھوڑ دیا اور چلنے لگے لیکن وہ کشتی چلتی نہ تھی۔ نہ دائیں نہ بائیں نہ شمال کو اور باوجود سخت ہوا کے اپنی جگہ سے نہ ہلی۔ جب ان کو یقین ہو گیا کہ وہ چلانے پر قادر نہیں اور اس سے ڈرے کہ مسلمان ان کو پکڑ لیں گے تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ اس مسلمان کے سبب سے ہے۔ شاید یہ کوئی خدا کے دوستوں میں سے ہے۔ اشارہ شیخ کی طرف کرتے تھے تب انہوں نے کہا کہ آپ اتر جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں جب تک تم ان تمام مسلمانوں کو جو تمہاری کشتی میں ہیں نہ چھوڑو۔ نہیں اتروں گا جب ان کو یقین ہو گیا کہ اس سے ہم کو خلاصی نہیں تو انہوں نے سب مسلمانوں کو نکال دیا اس وقت ان کی کشتی فوراً روانہ ہو گئی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

انگور کا بے موسم پیدا ہو جانا

خبر دی ہم کو فقیہ نیک بخت ابو محمد عبداللہ بن مسعود بن عمر سجلماسی نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ عالم ابوزکریا یحیٰ بن محمد مشہور مغربی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ پیشواء ابو محمد صالح بن دیرجان دو کالی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ مشرق کی جانب سے کچھ لوگ ہمارے شیخ ابو مدین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے کہ ہم انگور کھانا چاہتے ہیں۔ اس وقت مغرب میں انگوروں کا وقت نہ تھا تب شیخ نے کہا کہ اے صالح تم باغ کی طرف جاؤ۔ وہاں سے ہمارے پاس انگور لاؤ۔ میں نے کہا اے میرے سردار! میں تو ابھی باغ سے نکلا ہوں۔ وہاں پر کوئی انگور نہیں۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ اس میں انگور ہیں پھر میں باغ میں جو آیا تو میں نے دیکھا کہ انگور اس طرح لدے ہوئے ہیں جس طرح کہ موسم میں کثرت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ واللہ میں نے تھوڑی دیر پہلے اس کو چھوڑا کہ ایک انگور کا دانہ وہاں نہ تھا۔ پھر میں اس میں سے بہت سے انگور توڑ کر لایا۔ ان سب نے کھائے اور میں نے بھی ان کے ساتھ کھائے اور دیکھا کہ ان میں دانہ نہیں۔ وہ کہتے تھے کہ ہم انگور کھانے کے مشاق تھے اور جانتے تھے کہ مغرب کے علاقہ میں آپ کے سوا اور کوئی ہم کو نہ کھلائے گا۔

مچھلی کا انگوٹھی لانا

خبر دی ہم کو فقیہ فاضل ابوالحجاج یوسف بن عبدالرحیم بن حجاج فاسی نے کہا کہ میں نے شیخ بزرگ ابا الربیع سلیمان بن عبدالوہاب مظفری سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ ابومدین رضی اللہ عنہ ایک دن دریا کے کنارے بیٹھے ہوئے وضو کرتے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی تھی وہ پانی میں گر گئی۔ آپ نے کہا اے میرے پروردگار! میں اپنی انگوٹھی چاہتا ہوں پھر ایک مچھلی فوراً باہر نکلی اور اس کے منہ میں وہ انگوٹھی تھی آپ نے اس کو لے لیا۔

لوٹے کا ہاتھ سے گرنا

راوی کہتا ہے کہ ایک دن آپ چلے جا رہے تھے آپ کے ہاتھ میں لوٹا تھا جس میں ستو پانی میں گھولے ہوئے تھے۔ وہ لوٹا آپ کے ہاتھ سے گر گیا اور اس کے کئی ٹکڑے ہو گئے۔ ستو زمین پر گر پڑے پھر آپ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ اے میرے ربّ! میں اپنا لوٹا مع ستوؤں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے چاہتا ہوں تب وہ برتن درست ہو گیا اور اس میں ستو موجود تھے۔

درخت کا روشن ہو جانا

راوی کہتا ہے کہ ایک دفعہ آپ نے اپنے مریدوں کی جماعت کے ساتھ سفر کیا اور جنگل میں منزل کی جب رات ہوئی تو انہوں نے آوازیں سنیں جس سے لوگوں کو گمان ہوا کہ وہ ان کو ایذا دیں گے۔ سب گھبرا گئے شیخ نے ان سے کہا کچھ گھبراؤ نہیں پھر ان کی بے صبری بڑھ گئی اور کہنے لگے ہم چاہتے ہیں کہ روشنی ہو جس سے ہم مانوس ہوں۔ وہ رات بڑی اندھیری تھی۔ تب شیخ ایک درخت کی طرف جو وہاں تھا کھڑے ہوئے اور نیچے دو رکعتیں پڑھیں اور دعا مانگی پھر وہ درخت روشن ہو گیا حتیٰ کہ تمام جنگل بہت روشن ہو گیا جس سے ان کا خوف جاتا رہا وہ درخت اس وقت سے لے کر صبح تک برابر روشن ہوا۔

واعظ کیسا ہو

خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابوالمعالی فضل اللہ بن شیخ نیک بخت عارف ابواسحاق ابراہیم بن شیخ نیک بخت فاضل ابوالعباس احمد بن محمد انصاری تلمانی نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ ابومدین رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے اپنی مجلس میں بحالیکہ وہ مجلس نور اور رونق وقار روشنی ملائکہ و اولیاء سے بھری ہوئی تھی۔ وہ کہتا ہے کہ فقیہ ابوالقاسم عبدالرحمان بن محمد حضرمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ شیخ فاضل ابوالعباس احمد بن سلامہ قرشی تلمانی واعظ شیخ ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن علی جیسانی کی خدمت میں جبینانہ میں حاضر ہوئے کہ ان کی زیارت کریں اور ان سے کہا کہ آپ میرے لیے دعا کریں۔ انہوں نے کہا کہ اے احمد اللہ تعالیٰ تم کو تمہارے نفس کے بخل کو دکھا دے گا حالانکہ ابوالعباس بڑے سخی تھے اور لوگوں میں سے بڑے کریم تھے۔ وہ لوٹے اور ان کے دل میں یہ بات آئی کہ اگر شیخ میرے بخل کو نہ جانتے تو یہ بات نہ فرماتے پھر وہ حجام کی دکان پر بیٹھے تاکہ سر منڈائیں جب حجام ان کے سر مونڈنے سے فارغ ہوا ایک شخص ان کے پاس سو دینار لایا وہ ابوالعباس نے حجام کو دے دیئے کہ یہ سو دینار ہیں تب ان سے حجام نے کہا کہ یہ اس بخل کا محل ہے۔ جو شیخ ابواسحاق نے آپ کی نسبت کہا تھا انہوں نے اس سے کہا کہ مجھ کو اس کی نسبت بتلا حجام نے کہا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

کہ بخل ان کے نزدیک یہ ہے کہ دمڑی اور سو دینار میں فرق نہ کیا جائے اگر آپ دل میں بخل نہ ہوتا تو آپ مجھے اس پر تنبیہ نہ کرتے۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ چلے گئے اور گھر میں ایک سال تک بیٹھے رہے۔ کسی سے کلام نہ کرتے اور بجز نماز جمعہ کے باہر نہ نکلتے پھر لوگ ان کے دروازہ پر جمع ہوئے اور ان سے سوال کرنے لگے کہ ان کو وعظ سنائیں۔ انہوں نے انکار کیا جب انہوں نے مجبور کیا تو نکلے اتفاقاً گھر کی بیری پر چڑیاں تھیں۔ انہوں نے ان کو دیکھا تو بھاگ گئیں۔ آپ لوٹ آئے اور کہا کہ اگر میں وعظ کے قابل ہوتا تو مجھ سے جانور نہ بھاگتے۔ کیوں کہ جس میں خوف الٰہی ثابت ہو اس سے ہر شے بے خوف ہوتی ہے۔ پھر لوٹے اور گھر میں ایک سال تک بیٹھے رہے پھر نکلے تو چڑیاں ان سے نہ بھاگیں تب لوگوں کو وعظ سنایا۔

پرندوں کا مردہ ہو جانا

راوی کہتا ہے کہ شیخ ابومدین رضی اللہ عنہ نے اپنا یہ قصہ پورا نہ کیا تھا حتیٰ کہ پرندے آئے اور آپ کے گرداگرد چکر لگانے لگے۔ ان پر جھک پڑے جب لوگوں نے دیکھا کہ جانور ان پر جھک پڑے ہیں تو سب کو وجد کی حالت ہوگئی اور شیخ کو بھی وجد آ گیا اور یہ شعر پڑھنے لگے۔

تو جع ممراض و خوف مطالب ۔۔۔ و اشفاق مهموم وحزن كئيب

بیمار کا سا درد ہے اور طلب شدہ کا خوف، غم زدہ کا خوف اور دردناک کا غم

ولو مة مشتاق و زفر ة وآله ۔۔۔ وسقطه مسقام بغير طبيب

مشتاق کی سوزش اور شیفتہ کی آہ سوزاں اور بیمار کا گرنا بغیر طبیب کے۔

وفكرة حوال و نظفة غائص ۔۔۔ ليا خذ من طيب الكرى بخيب

چکر لگانے والے کی فکر اور غوطہ لگانے والے کی دانائی تا کہ میٹھی نیند سے حصہ لے۔

الملت بقلب حرية طوارق ۔۔۔ من الشوق حتى ذل ذل غريب

ایسے دل پر شوق آئے کہ جس سے آنے والے حیران رہ گئے یہاں تک کہ غریب کی طرح ذلیل ہوا۔

يكا تم اشجانا ويخفي محبة ۔۔۔ ثوت و استكنت في فواد حبيب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وہ اپنے غموں کو چھپاتا ہے اور ایسی محبت کو مخفی رکھتا ہے جو حبیب کے دل میں ساکن ہے۔

راوی کہتا ہے کہ مجلس میں ایک شور و ہنگامہ برپا ہو گیا اور ایک پرندہ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا رہا۔ یہاں تک کہ مردہ ہو کر گر پڑا اور حاضرین میں سے بھی ایک شخص فوت ہو گیا۔

ابدال و عارف

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابوالحسن علی بن یوسف بن احمد قوصی نے کہا خبر دی ہم کو ابوبکر بن محمد بن شافع نے قنا میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن بن صباغ نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو محمد عبدالرحیم بن احمد نے کہا میں نے سنا شیخ ابوعبداللہ محمد بن حجاج غزالی مغربی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ شعیب ابامدین رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اپنی مجلس میں کہتے تھے کہ ابدال عارف کے قبضہ میں ہے کیونکہ ابدال کا ملک آسمان سے لے کر زمین تک ہے اور عارف کا ملک عرش سے فرش تک ہے۔ عارفین کے مقابلہ میں ابدال کے مناقب ایسے ہیں جیسے بجلی اچکنے والے کی چمک۔

معرفت کا درجہ یہ ہے کہ حضرت ربوبیت کا قرب اور مجالس قرب کی نزدیکی پھر فرمایا کہ توحید ایک سرّ ہے کہ جس کا امر دونوں جہان کو محیط ہے۔

معرفت کا درجہ اور توحید

راوی کہتا ہے کہ جب رات ہوئی تو مجھ کو مکاشفہ ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میں شیخ ابومدین رضی اللہ عنہ شیخ ابی حامد غزالی شیخ ابوطالب مکی شیخ ابی یزید بسطامی شیخ ابی عبدالرحمٰن سلمی اور ایک جماعت صوفیاء اور ابدال کے سامنے ہوں۔ ان سب نے شیخ ابومدین رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم کو اپنی توحید کے سرّ کی خبر سناؤ۔ انہوں نے کہا کہ میرا سرّ ان اسرار سے خوش ہے جن کو الٰہی سمندروں سے مدد ملی ہوئی ہے اور جن کو پھیلانا غیر اہل کے لیے مناسب نہیں کیونکہ اشارہ ان کے بیان سے عاجز ہے۔ غیرت اس کے ستر ہی کو چاہتی ہے یہ اسرار ہیں جو کہ وجود کو محیط ہیں۔ اس کو کوئی نہیں پاتا مگر وہی جس کا وطن مفقود ہو یا عالم حقیقت میں اپنے سر سے موجود ہو۔ وہ حیات ابدیہ میں پھرتا ہے۔ وہ اپنے باطن سے ملکوت کی فضا میں اڑتا ہے۔ جبروت کے خیموں میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تیرتا ہے۔ وہ اسماء صفات سے خو پذیر ہے۔ مشاہدہ ذات کے ساتھ اس لیے فنا ہو جاتا ہے وہاں پر میرا اقرار وطن میری آنکھوں کی ٹھنڈک مسکن ہے اور اللہ عزوجل ہر ایک سے غنی ہے میرے وجود میں اپنی قدرت کے عجائبات ظاہر کر دیئے ہیں۔ مجھ پر حفظ وتوفیق سے متوجہ ہوا ہے۔ تحقیق کے پردہ کی باتیں مجھ کو کھول دی ہیں۔

پس میری زندگی وحدانیت کے ساتھ قائم ہے۔ میرے اشارات فردانیت کے ساتھ ہیں۔

پس میری روح غیب میں راسخ ہے۔ مجھ کو میرا مالک کہتا ہے کہ اے شعیب ہر دن غلاموں پر نیا ہوتا ہے اور ہمارے نزدیک زیادتی ہے۔ تب سب نے کہا اے ابامدین! اللہ تعالیٰ تمہارے انوار کو زیادہ کرے۔ جب صبح ہوئی تو میں شیخ ابامدین کی خدمت میں آیا۔ اس واقعہ کا ذکر آپ سے کیا تو آپ نے میرے واقعہ کی تصدیق کی اور اس میں سے کسی بات کا انکار نہ کیا اور اسی اسناد سے غزالی تک یہ ہے۔

شیطان کا مکر

غزالی کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابومدین نے اپنی مجلس میں شیطان کا ذکر کیا پھر جب رات ہوئی تو میرے سامنے ایک نورانی شخص ظاہر ہوا۔ وہ مجھ سے کہتا ہے کہ شیطان کا مکر ابومدین کے ساتھ ایسا ہے جس طرح کوئی شخص کسی سے مکر کرتا ہے۔ وہ اپنے نفس ہی کو ہلاک کرے اور اس کو معلوم نہ ہو لیکن اس کا مکر ابومدین کے شاگرد عبدالرزاق کے سوا اس شخص کی طرح ہے جو سمندر میں اس لیے بول کرے کہ اس کو ناپاک کر دے گا۔ عام لوگوں سے اس کا مکر اس بادشاہ عادل کی طرح ہے جو کہ اپنی رعیت سے کرے کہ جو اس کو دوست رکھتا ہے اور وہ اس کو دوست رکھتی ہے۔

نور کا سمندر

پھر میں نے مغرب کے مشائخ اور صلحاء کی ایک بڑی جماعت کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں چراغ روشن ہیں اور میں نے شیخ ابامدین کو دیکھا کہ ان کے مریدان کے پیچھے ہیں۔ ان کا شاگرد عبدالرزاق ان کے سامنے ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑی شمع روشن ہے۔ اس میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ایک سوراخ ہے۔ میں نے ایک شخص سے کہا کہ یہ سوراخ کیسا ہے اس نے کہا کہ تم جس قدر ان لوگوں کے پاس شمعیں دیکھتے ہو وہ اسی سوراخ سے ہیں پھر ہم اس کے ساتھ ایک دروازہ کی طرف آئے جس کی چوڑائی مشرق سے مغرب تک کی معلوم ہوتی ہے۔ اس پر ابدال وصوفیاء کی ایک بڑی جماعت ہے پھر میں نے شیخ ابومدین سے دروازہ کی بابت پوچھا تو کہا کہ یہ ابدال کا دروازہ ہے۔ ہم اس کے دربان ہیں۔

پس جو کوئی اس کی رعایت کرے ہم اس کو بلا لیتے ہیں اور جب وہ کلام کرتا ہے تو اس کی تمیز کر لیتے ہیں پھر شیخ آگے بڑھے اور اس میں داخل ہوئے اور اس کے بعد سب داخل ہوئے۔ ہم نے دیکھا کہ وہ نور کا ایک بڑا سمندر تھا۔ اس پر ایک نور کی کشتی تھی۔ پھر شیخ نے کہا یہ وصول کا سمندر ہے اور امید کی کشتی ہے۔

پھر کہا کہ تم سب اس میں داخل سوار ہو جاؤ۔ بسم اللہ مجرھا ومرسھا (ھود:۴۱) اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے۔

تیرے ربّ کی طرف اس کی انتہا ہے۔ تم اس میں شوق کی ہواؤں کے ساتھ فکر کی موجوں کے درمیان ذکر کے کنارہ کی طرف چلو۔

پھر جب ظاہر ہوئے تو اللہ کے لیے سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے پھر کہا ایسے سفروں میں انوار حاصل کئے جاتے ہیں۔ علوم واسرار کا استفادہ کیا جاتا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ جب صبح ہوئی تو میں شیخ ابومدین کی خدمت میں آیا اور یہ واقعہ بیان کیا تو آپ نے اس کو برقرار رکھا اور مجھ پر اس میں کسی امر کا انکار نہ کیا۔

معارف کا حصول

اور اسی اسناد سے غزالی تک ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابومدین نے اپنی مجلس میں موسیٰ الکلیم علیہ السلام کا ذکر کیا اور دیر تک ان کی تعریف بیان کرتے رہے۔ جب رات ہوئی تو میں نے خواب میں ایک دروازہ کھلا ہوا دیکھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں اے ابا مدین تم نے علوم سے اعلیٰ حصہ لیا ہے۔ معارف سے بڑا بلند حصہ لیا۔ اس کے پیدا کرنے والے کی طرف تم نے نسبت کی تو نے ولایت کو اس کے سر کے ساتھ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جمع کیا ہے۔

پس تجھ کو اس کا معاملہ خوش ہو اور یہ تیرے لیے چراگاہ ہو۔ یہاں تک کہ تو نے اس سے فائدہ پایا اور فکر کے لیے ہم جلسہ ہوا۔ یہاں تک کہ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ انیس ہوا پس چونکہ تو نے علم سے اس کی پاکیزگی کی ہے۔ اس نے تجھ کو قریب کرلیا ہے اور معرفت سے تو نے اس کا ذکر کیا ہے تو اس نے تجھ کو قریب کرلیا ہے۔

پس لوگ شہوات اور موجودات سے نفع حاصل کرتے ہیں اور تو رحمٰن کے مشاہدہ سے نفع حاصل کرتا ہے۔

پھر میں نے آسمان میں فرشتوں کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ سبوح قدوس رب الملٰئکۃ والروح پھر دروازہ کھلا تو دیکھا موسیٰ علیہ السلام میرے ساتھ زمین پر ہیں۔ مجھے تعجب ہوا انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم کس بات پر تعجب کرتے ہو۔ یہ ابومدین ہیں کہ عرش سے لے کر کرسی تک ایک لحظہ میں قطع کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو میں شیخ ابامدین کی خدمت میں آیا۔ اور یہ خواب بیان کیا۔

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت فقیہ عالم ابوالفضل سعدان بن مواہب بن عبدالصمد ربعی اسفاری نے کہا میں نے سنا شیخ عارف ابا الحجاج اقصری سے وہاں پر کہا کہ میں نے اپنے شیخ ابا محمد عبدالرزاق سے کہا کہ میں نے ابوالعباس خضر علیہ السلام سے تھا میں مغرب میں ۵۸۰ھ میں ملاقات کی پھر میں نے ان سے اپنے شیخ ابومدین کی نسبت پوچھا تو کہا کہ وہ امام الصدقین اس وقت میں ہیں۔

اور اس کا سرارادہ سے ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے سر محفوظ کی حجاب قدس کے ساتھ کنجی دی۔ اس وقت اس سے بڑھ کر مرسلین کے اسرار کا جامع ہے اور کوئی نہیں۔

راوی کہتا ہے پھر شیخ ابومدین رضی اللہ عنہ اس کے بعد تھوڑے دن میں فوت ہو گئے۔ وہ ابومدین شعیب بن الحسن مغربی ہیں۔ بلاد مغرب میں رہتے تھے۔ امیر المومنین نے ان کے حاضر ہونے کا حکم دیا تاکہ ان سے تبرک حاصل کرے اور جب وہ تلمسان میں پہنچے تو کہنے لگے ہم کو سلطان سے کیا مطلب آج کی رات ہم اپنے بھائیوں کی زیارت کرتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پھر سواری سے اترے اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے۔کلمہ شہادت پڑھا پھر کہا کہ ہاں میں آیا ہوں''اور میرے ربّ نے تیری طرف جلدی کی تاکہ تو راضی ہو جائے''اور وہیں فوت ہو گئے پھر جبانہ عباد میں دفن کئے گئے۔

آپ کی عمر اسی سال کی ہو گئی تھی۔وہیں آپ کی قبر ہے جس کی علانیہ زیارت کی جاتی ہے رضی اللہ عنہ۔ہم کو فقیہ ابوالحجاج یوسف بن الفقیہ ابی الحسن علی بن احمد خزرجی تلمسانی نے ہم کو یہ شعر سنائے۔وہ کہتے ہیں کہ ہم کو میرے باپ رحمہ اللہ نے کہا کہ ہم کو بعض ہمارے دوست علماء وصلحاء میں سے جو کہ مغرب کے رہنے والے تھے۔اپنے اشعار سنائے جو کہ ابومدین رضی اللہ عنہ کی مدح میں کہتے تھے وہ یہ ہیں۔

تبدت لنا اعلام علم الهدی صدقا	قصار لشمس الدین غرباء شرقا
واشوق منها کل ما کان افلا	واصبح نور السعد قد ملا الافقا
سقی الله من ماء المحبة وابلا	قلوبابه هامت فقل کیف لا تسقی
لقد زهد وافیما سواه فا صحبت	نفوسهم طرا نتادی الدنا سحقا
لقد غرقوا فی مجرجب الامهم	فنا هیك من مجرونا هید ومن غرقی
اذا ماسرت للسرا سرار شوقهم	لسید هم زادوالروبیة شوقا
قلوب سرت نحو الهدی بمعسکر	فعارت سهام الحب ترشقها رشقا
وجاء من التوحید جیش عرموم	فافنی الذی یفنی والبقی الذی سقی
هم القوم لا یشقی بعید جلیسهم	واهل احد یخطی بقربهم تشیقی
ابا مدیر رانت لدنیك عصبه	فواسیتهم حبا داد نیتهم رفقا
لك الله یا شمسا اضاء بنورها	من الدین ما قد کان اظلم ازرقا
سقیت قلوبا لی لما شقها الظما	فامطرتها من ماء علم الهدی ورقا
فاحبیت منها کل ما کان میتا	ورقیت منها کل ما کان لایرتی
فاخرجتها من کل جهل و ظلمة	فمها دجالیل الحت له برقا
داد خلتها حسن التوکل فانشت	وامکها ذوالغربا لعروة الوثقی

شفیت بعلم یا شعیب قلوبنا قاسمك من شعب القلوب قد اشتقا
وقد كان سلطان الهوى قاد انفسا واد سعها زلا وعبد هارقا
فاحتقها من رقة بتلطف فجوزيت من خيو منحت الورى عتقا
اذا استبقت بالعارفين خيولهم فخيلك بالتوحيد قد حازت السبقا
وان ركبوا نحو المعارف مركبا ركبت اليها فى بحارا الهوى عشقا
سموت بنور الله عن كل ناظر فصرت ترى فى الغيب ما لا ترى التنها
وانت امام العارفين و نورهم ومنطقهم مهما اردت بهم نطقا
عليك سلام الله ما شارق و ما سبحت شجو السيد هاورتا
وصل على المختار من ال هاشم كما جاء بالحق الذى اظهر الحقا

حجۃ العارفین غوث الوریٰ

خبر دی ہم کو ابو محمد مسعود سلجماسی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ پیشواء ابوزکریا یحییٰ بن محمد مغربی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ پیشواء ابو محمد صالح دوکالی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ ابومدین رضی اللہ عنہ سے ۵۶۰ھ میں سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں ابوالعباس خضر علیہ السلام سے تین سال ہوئے کہ ملا تھا اور ان سے ہمارے زمانہ کے مشائخ مشرق ومغرب کی نسبت پوچھا اور شیخ عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ کی نسبت بھی پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ امام صدیقین اور حجۃ العارفین ہیں۔ وہ معرفت میں روح ہیں اور اولیاء کے درمیان ان کی عجب شان ہے۔ ان میں اور مخلوق میں صرف ایک نفس باقی ہے اور تمام اولیاء کے مراتب اس نفس سے علیحدہ ہیں۔ میں اولیاء کے مراتب کو ان کے اشارے سے بدلاتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے خضر علیہ السلام کو ان کے ماسوا کسی اور کے حق میں یہ کہتے ہوئے نہیں سنا۔

شیخ ابو محمد عبدالرحیم مغربی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ مصر کے بڑے مشہور مشائخ میں سے ہیں۔ عارفین مذکورین سے بڑے ہیں۔ صاحب کرامات خارقہ انفاس صادقہ افعال ظاہرہ احوال فاخرہ، حقائق روشنہ معارف جلیلہ صاحب مقام محفوظ و فتح عجیب کشف جلی قدر بلند تھے۔ مراتب قرب میں ان کا محل اونچا تھا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

منازل قدس میں ان کی مجلس اونچی تھی۔ چشمہ وصل میں ان کا گھاٹ شیریں تھا۔ مشاہدہ غیوب میں معارف کی تفصیل کے ساتھ علم میں ان کا ہاتھ روشن تھا۔ احکام ولایت کے ساتھ تصریف میں ان کا ہاتھ لمبا تھا۔ احوال نہایت کے ساتھ تمکین میں ان کا قدم راسخ تھا۔ موجودات کے پردوں کے لیے ان کی بصیرت روشن تھی۔ ملکوت کے راستوں میں ان کی باطنی حالت سیر کرنے والی تھی۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے علم شریعت وحقیقت جمع کر دیا تھا۔ ان کو کتاب وحکمت کی بہت سی معرفت اور سر محفوظ کے علم کی کنجی دی تھی۔

جب وہ موذن سے کہتے ہوئے سنتے تھے اشھد ان لا الہ الا اللہ تو کہتے کہ ہم ان باتوں کی گواہی دیتے ہیں جو اس نے ہم کو دکھائیں۔

اس شخص کے لیے ویل ہے جو کہ خدا پر جھوٹ بولتا ہے وہ کہا کرتے تھے کہ متکلمین حق کے گردا گرد مذبذب ہیں۔

وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے۔ موجودات کو ان کے لیے بدلا ہے۔ ان کے لیے اسباب کو توڑا ہے۔ ان کے ہاتھ پر عجائبات کو ظاہر کیا ہے۔ ان کو حکمت کی باتیں بولنی سکھائی ہیں۔ ان کی زبان پر ازل کی عروسوں کو روشنی دی ہے۔ پوشیدہ اسرار کو ان کے لیے ظاہر کر دیا ہے۔ لوگوں کے سینوں میں ان کی پوری مقبولیت اور ہیبت ڈال دی ہے۔

وہ اس شان کے ایک رکن ہیں اور اس طریق کے اوتاد ہیں۔ ان کے سرداروں کے امام ہیں۔ اس کے احکام کے بڑے عالم ہیں۔ علم اور عمل حال وتحقیق وجلالت ومہابت وریاست میں ان لوگوں کے صدر ہیں جو اس طریق پر چلانے والے ہیں۔

اس کے ساتھ طریق مجاہدہ، مراعات اوقات مراقبہ احوال وشمار انفاس کا لزوم تھا۔ اس شان کی ریاست ان تک منتہی ہوئی۔ اور بلاد مصر میں ان کے وقت میں مریدین صادقین کی تربیت میں سب امر سرسبز ہو گیا۔ انہیں کی صحبت سے شیخ پیشواء ابوالحسن بن صباغ رضی اللہ عنہ نے تخریج کی ہے۔

اس طریق کے بہت سے لوگ ان کے شاگرد ہوئے ہیں۔ اصحاب احوال کا جم غفیر ان

MARKAZ-UL-OLOOM-E ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

کی طرف منسوب ہوا ہے۔ان کی بزرگی واحترام پر علماء و مشائخ کا اجماع ہوا ہے۔ان کے مرتبہ کا اعتراف کیا ہے۔ان کی عدالت کو ظاہر کیا ہے۔ان کی بات تک بس کی ہے۔ان کی زیارت کا ہر طرف سے قصد کیا گیا تھا۔ان کا ذکر شرق وغرب میں مشہور ہوا ہے۔

آپ خوبصورت دانا متواضع ادیب شریف الصفات لطیف المعانی تھے۔اہل حقیقت کی زبان پر ان کا بزرگ کلام تھا۔اس میں سے یہ ہے۔

شیخ ابو محمد کے ارشادات

آپ فرماتے ہیں کہ علائق کا قطع گم شدہ کو بھلا دینا ہے۔

ظہور عقد یہ ہے کہ ماسوا کی طرف التفات نہ ہو۔دل کا اعتبار قدر سابق کی تربیت کے ساتھ ملے۔

تجرید یہ ہے کہ دونوں زمانوں کا حکماً نسیان ہو اور حال کے طور پر دونوں جہاں سے ذبول ہو۔وقت کے لحاظ سے این سے آنکھ بند ہو یہاں تک کہ موجودات بدل جائیں۔ان کا باطن ظاہر ہو جائے۔اس کا متحرک ساکن ہو جائے۔

پس تمکین قدر سے قطع حکم پر تسکین پائے۔موارد کی فراخی اور موجودات کی صورتوں سے اور سینوں کے کھلنے کے ساتھ خوشی حاصل ہو۔اس کے بعد تکوین رسوخ تمکین ثبوت مقام ہو۔

پھر آسمان اس کے لیے چادر ہے اور زمین بساط ہے۔دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کی ہیبت باطن کی آنکھوں کو اس کے مشاہدہ اور ماسوا کے مشاہدہ حسن سے اندھی کر دیتی ہے۔

پس وہ انوار جلال کے سوائے اور کچھ نہیں دیکھتا اور سوائے جمال کی بلندی کے اور کچھ ملاحظہ نہیں کرتا۔

رضا

رضا یہ ہے کہ تقدیروں کے مجاری کے نیچے بطور حال تفرقہ کی نفی اور بطور جمع کے علم توحید کی نفی ہو۔پھر وہ قدرت کو قادر کے ساتھ اور امر کو امر کرنے والے کے ساتھ مشاہدہ کرتا ہے یہ اس کو احوال کے ہر ایک حال میں لازم ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تمکین یہ ہے کہ کشف کے طور پر شہود علم ہو۔اس کی طرف قہر کے طور پر احوال کا رجوع ہو۔حلم کے طور پر قادح پر تصرف ہو شرعاً کمال امر ہو۔

بھوک

بھوک یہ ہے کہ استغراق اذکار میں اسرار کی صفائی ہو۔شوق یہ ہے کہ خوشی کے مارے مبادی ذکر میں استغراق ہو پھر سکر کی وجہ سے توسط ذکر میں غیبت ہو پھر صحو کے طور پر اواخر ذکر میں حضور ہو۔

پس وہ استغراق کے درمیان ہے جو اس کو برانگیختہ کرتا ہے اور غیبت کے درمیان ہے جو اس کو بے قرار کرتی ہے حضور کے درمیان ہے کہ اس کو خوش کرتا ہے مشتاق کے وقت کا ثلث استغراق ہے۔ثلث غیبت ہے۔ثلث حضور ہے زندگی یہ ہے کہ دل کشف نور سے زندہ ہو پھر خدا کے اس بھید کو دیکھ لے کہ جس کے ساتھ موجودات اپنے مختلف اطوار میں زندہ ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیسے زندہ ہیں۔اس سے وہ اسرار معانی اور الطاف مبانی سے مخاطب ہو۔

حول وقوت سے بیزاری یہ ہے کہ خواطر اس پر اترنے سے جاتے رہیں۔امتزاج انفاس میں فنا کا فنا ہونا غیبت ہے۔اس کے صاحب کو یہ بات مفید ہے کہ اس کے حال کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھتا ہے۔اس کے مقام کو ہر لحظہ ترقی دیتا ہے پھر ملک وملکوت میں کوئی حرکت سکون اختلاف طور بالکل نہیں ہوتا۔

مگر اس کے لیے اس میں نورانی اور حقیقت ایمانیہ کی زیادتی ہوتی ہے۔مقام کی کثرت ہوتی ہے۔اس پر اس کا حال مقدر نہیں ہوتا نہ اس کی سوزش عشق مختلف ہوتی ہے پھر اگر اس پر قدرت ظاہر ہو تو اس کو چھپاتی ہے اور اگر اس میں چھپتی ہے تو اس کو ظاہر کرتی ہے اس کی رویت غیبت ہے اس کا حضور بطون ہے۔

اسرار

اسرار کی صفائی یہ ہے کہ وہ کسی آیت کے سوائے مخاطب کے اپنے باطن میں مراد کے سر کے ساتھ عمل میں نہ سنے عمل میں اختلاف مقامات کے ساتھ سمجھیں مختلف ہوتی ہیں پھر وہ اسرار کے باغوں میں چرتا ہے۔خالص انوار کے ساتھ صاف ہوتا ہے۔انور جمال میں اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

کے لیے حکم ظاہر ہوتا ہے اس کی طرف وہ انوار اس کی ہدایت کرتے ہیں اور اپنی بخششیں اس کو دیتے ہیں۔ واصل اپنے کان سننے کے لیے آگے کرتا ہے اور باطنی آنکھ دیکھنے کے لیے کھولتا ہے پھر موجودات کے حروف اُس کے کانوں کے بھید میں نذیر اور حکم ونصائح بن جاتے ہیں۔

پس وہ تدبیر کے باغ میں نصائح کے متکلم اور خاموشی نصیحتوں کے باغوں اور باطنی ظاہری حکمتوں کے پھولوں کے درمیان ہوتا ہے۔

تقویٰ

تقویٰ یہ ہے کہ اس کے محل پر جو حرکت ظاہر ہو وہ ایسی ہو کہ علم کی رسی سے وابستہ ہو۔ اس کے ساتھ اس کی حرکت سے غیبت ہو پھر اگر وہ باطنہ ہے تو باطن علم میں اس کا حکم ہو اور اگر ظاہرہ ہو تو ظاہر علم میں اس کا وجود ہو۔ اس کے ساتھ طہارت قلب تسلیم نفس سرعت وقت ہو۔ جب بندہ کی یہ حالت درست ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو علم لدنی دیتا ہے۔ اس کے لیے الہامِ وحی (وحی سے وہ وحی قطعاً مراد نہیں جو انبیاء کو ہوتی ہے کیونکہ وہ منقطع ہو چکی ہے بلکہ بمعنی الہام والقا ہے:۱۲) کا دروازہ ہے پھر اس کی روح اسرار ملکوت اور انوار غیبیہ میں تحقیق استغراق کے ساتھ باتیں کرتی ہے۔

پس اپنے دل کو ایک طاقچہ دیکھتا ہے جس کے انوار دائمی ہیں پھر اس کے سبب حقیقت نفس معلوم کر لیتا ہے۔

اور یہ کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے اس کی وضع کو ترتیب دیا ہے۔ لوگ اس میں دو قسم کے ہیں۔ متمکن امکن اور متمکن غیر امکن۔

پس اوّل وہ ہے کہ عبارت علمیہ کو لطیف حال کے ساتھ جو کہ بشرط ملاقات تبلیغ کو واضح کر دے وابستہ ہو۔

دوسرا وہ ہے کہ اس بات کو کشف کے طور پر دریافت کر لے اور اس کی عبارت ادا نہ ہو سکے۔ وہ اس کو اس حقیقت تک نہیں پہنچایا جس کو لطیف انوار و مخفی اسرار سے معلوم کر لیا ہے۔

کشف

کشف یہ ہے کہ صدیقی میزان اور حنیفی راستہ پر افعال و احوال کا ظہور ہو۔ ایسا ہی

موجودات میں ہے کہ اس کے حقائق وضع اوّل پر بغیر اشارہ تمثیل و اشارہ تحویل کے اس پر ظاہر ہوں بلکہ بروز تشکیل ہو اور وہ اس کے لیے بارہ قسم پر ظاہر ہوتے ہیں۔ تنوں والے اور غیر تنا والے معارف کے شموس اور لطائف العوارف کے لیے اور اس کے لیے وہ شاہد ہے جو کہ انفصال اور اتصال کے پہلے تھا۔

ذکر

ذکر یہ ہے کہ ذاکر مذکور کی رویت میں مضمحل ہو جائے یہاں تک کہ عین محو میں محق اور صحو کے سر میں نشہ دار ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اپنے ربّ کو جب تو بھولے تو یاد کر'' اس کا معنی یہ ہے کہ جب تو اپنے ذاکر ہونے کو بھول جائے تو تیرا نسیان ذکر ہے۔ اور تیری غیبت نسیان سے شہود مذکور ہے۔ اور یہی وہ ہے کہ جس کو ذکر ذاکر سے تعبیر کیا جاتا ہے سو یہ غافلین یہ کہتا ہے کہ جب تو اس کے ماسویٰ کو بھول جائے تو اس کو یاد کر۔ سو یہ غافلین کے سوا محققین کے لائق نہیں۔ یہ تمام مقامات کتاب و سنت کی حسن ادب کے ساتھ اتباع کرنے کے نتیجے ہیں اور جس کو شرع کا اتباع نہ ہو۔ اس کو نہ یہ مقامات حاصل ہوتے ہیں نہ احوال۔

شیخ ابو محمد عبد الرحیم رضی اللہ عنہ کی کرامات

قوال کی زبان کا بند ہو جانا

خبر دی ہم کو فقیہ ابوالفضل سعدان بن مواہب اسنائی نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ امام مجد الدین ابا الحسن علی بن وہب بن مطیع قرشی سے قوص میں سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ ابا الحسن ابن صباغ سے قنا میں سنا وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ ابو محمد ابراہیم رضی اللہ عنہ قنا میں محفل سماع میں حاضر ہوئے اور اس میں مشائخ و علماء کی ایک جماعت تھی۔ قوال نے یہ اشعار پڑھے

کم ایته فیك قد امسیت اخفیها   خوف العداد دموع العین تبیها
وزفرة بات شوقی طول لیلة   الیك ینشرها عوداویطویها
فارحم تقلقل قلب حشوه حرق   تجنو الحجیم ولا تجنو تلظیها

فلیس فی بدنی عضو جارحة الا وحبك فیها قبل مافیها

پھر شیخ اور حاضرین خوش ہوئے اور قوال نے یہ اشعار بھی پڑھے

سروری ان اراك وان ترانی وان یدنو مکانك من مکانی

و عیشی فی لقائك كل یوم وحسبی ذاك من كل الامانی

لئن واصلتنی واردت قربی وحقك ما ابالی بمن جفانی

راوی کہتا ہے کہ پھر شیخ پر بڑی حالت طاری ہوئی۔ اور قوال سے کہا پھر کہو تو قوال کو اس میں سستی ہوئی۔ تب شیخ نے اس سے کہا کہ چپ رہو۔ وہ بولنے پر قادر نہ ہوا۔ ایسا کئی دن تک رہا پھر شیخ کی خدمت میں عذر کرتا ہوا تو بہ کرتا ہوا آیا۔ تب شیخ نے کہا کہ کچھ قرآن کی آیات پڑھ اس نے شیخ کے سامنے چند آیات پڑھیں اور خوش ہو کر چلا گیا پھر اس کا یہ حال ہوا کہ جب قرآن پڑھنا چاہتا تو صاف پڑھ لیتا اور جب شعر پڑھنا چاہتا تو اس پر قادر نہ ہوتا پھر وہ شیخ کی خدمت میں فریادرس ہو کر آیا تو آپ نے اس کو کہا کہ جا اب پڑھا کر پھر وہ شخص لوٹا تو پڑھتا تھا جیسے کہ پہلے پڑھا کرتا تھا۔

لوح محفوظ تک رسائی

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابو یونس عبداللہ بن فضل اللہ بن احمد سعدی اقصری نے کہا کہ میں نے سنا اپنے شیخ ابوالحجاج اقصری رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ مصر میں دو شیخ جمع ہوئے۔ شیخ عبدالرحیم اور شیخ عبدالرزاق رضی اللہ عنہما

پھر شیخ عبدالرحیم نے تھوڑی دیر سر نیچے کیا پھر عبدالرزاق سے کہا کہ اے برادر من میں نے لوح محفوظ میں دیکھا ہے کہ ابدال کا اس وقت بیت المقدس میں جان کنی کا وقت ہے۔ مجھے حکم ہوا ہے کہ اس کی وفات پر حاضر ہو جاؤں تب وہ دونوں کھڑے ہوئے اور اسی وقت بیت المقدس آئے اور ابدال کی موت پر حاضر ہو گئے۔ اس کی تجہیز و تکفین میں شامل ہوئے۔ باقی دن میں دونوں مصر میں آ گئے پھر شیخ عبدالرحیم نے شیخ عبدالرزاق سے کہا کہ چلو اللہ تعالیٰ نے اس ابدال کی جگہ ایک شیخ کو بنایا ہے جو کہ نیل کی کشتی میں ہے۔ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اس کو لاؤں پھر دونوں نیل کے کنارہ کی طرف ہوئے۔ تو دیکھا کہ وہ کشتی دوسرے کنارے کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

طرف چل رہی ہے۔

شیخ عبدالرحیم نے اپنا عصا لیا اور اس کو زمین میں گاڑ دیا۔ تو کشتی وہیں ٹھہر گئی۔ دائیں بائیں نہ چلتی تھی پھر شیخ عبدالرحیم پانی پر گزر گئے۔ یہاں تک کہ کشتی میں جا کھڑے ہوئے اور اس شخص کو پکارا اس نے جواب دیا جب وہ ان کے قریب آیا تو آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پانی پر گزرتے ہوئے دوسری طرف پہنچ گئے۔ شیخ نے اپنے ہاتھ سے اس عصا کو نکال لیا پھر وہ کشتی چل پڑی پھر یہ تینوں حضرات بیت المقدس میں پہنچے اور اس میں اس دن کی مغرب کی نماز پڑھی وہ شخص اس کے بدلے وہاں بیٹھ گیا اور اللہ عزوجل نے اس کو اس جیسا حال ومقام عنایت کر دیا۔

وضو کے پانی کی برکت

خبر دی ہم کو فقیہ عالم ابوالحسن علی بن احمد بن عبداللہ مصری مودب نے کہا خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابوسعد خیر عبدالرحیم بن شیخ بزرگ عالم ابواسحاق ابی طاہر ابراہیم بن نجا انصاری حنبلی نابینا نے مصر میں کہا کہ میں نے اپنے والد رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ایک شخص مصر کا رہنے والا تھا جس کا حال عمدہ، کشف صاف اور قدم ثابت تھا مگر یہ سب کچھ اس سے جاتا رہا۔ تب وہ شیخ عبدالرحیم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو پایا کہ آپ بیٹھے ہوئے ایک برتن میں وضو کر رہے ہیں۔ ان سے کہنے لگا کہ اے میرے سردار! میں آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ اللہ عزوجل کے ساتھ جو میرا حال تھا وہ گم ہو گیا ہے۔

شیخ نے اس سے کہا کہ اس برتن میں جو پانی ہے یعنی وضو کا پانی پی جاؤ اس نے پی لیا تو اس کا سارا حال اسی دم ہو گیا۔

دریائے نیل کا ٹھہراؤ

ایک سال نیل کا پانی ٹھہر گیا اور پانی بالکل نہ چڑھا نہ تھوڑا نہ بہت اس کی زیادتی کا وقت جاتا رہا۔ قنا کے لوگ شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے پانی مانگنے لگے۔ آپ نیل کی طرف آئے۔ کشتی میں سوار ہو کر دوسری جانب گئے۔ برکت اور بارش کی دعا دینے لگے پھر وہ دن ابھی ختم نہ ہوا کہ نیل بڑھ گیا اور اپنی حد تک پہنچ گیا اور عام لوگوں کو اس کا نفع پہنچا۔

گیہوں میں برکت

خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ شیخ الشیوخ شمس الدین ابوعبداللہ محمد مقدسی رضی اللہ عنہ نے کہا خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابوالعباس احمد بن شیخ ابی الثناء حامد بن احمد انصاری اریاحی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ امام ابا اسحاق ابراہیم بن فربیل رضی اللہ عنہ سے مصر میں وہ کہتے تھے کہ ہم کو ہمارے بعض صلحاء نے کہا کہ میرے پاس گیہوں کا ایک دیبہ تھا (دیبہ ۲۴ سیر وزن کا ہوتا ہے: ۱۲) اور میرا کنبہ بہت تھا۔ تب میں شیخ عبدالرحیم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں قنا میں آیا اور کثرت عیال و فاقہ کی شکایت کی۔

آپ نے میرے لیے ایک پیالہ گیہوں کا نکالا اور فرمایا کہ اس کو اپنے گیہوں میں ملا دے اور آٹا پسا لے اور کسی کو خبر نہ کرنا۔

میں نے ایسا ہی کیا۔ میری بیوی ہر روز اس گیہوں میں سے دو پیالے پیس لیتی۔ اس طرح ہمارے چار ماہ گزر گئے پھر میری بیوی نے اپنے پڑوسیوں کو یہ حال بتلا دیا تو وہ آٹا ختم ہو گیا۔

ابن مزبیل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے شیخ ابا عبداللہ محمد بن احمد قرشی سے یہ کہتے ہوئے کئی دفعہ سنا کہ شیخ عبدالرحیم رضی اللہ عنہ کا نور اہل مصر کے تمام صاحبان احوال کے انوار پر ان کے وقت میں غالب ہے۔ رضی اللہ عنہ

سید ابومحمد ابراہیم بن احمد بن حجول بن احمد بن محمد بن جعفر بن اسماعیل بن جعفر زکی بن محمد بن ماموں بن حسین بن محمد بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہیں۔

آپ قنا میں رہتے تھے جو کہ علاقہ مصر کے اعلیٰ جانب میں ایک مشہور شہر ہے۔ وہ اب تک مشائخ کے ساتھ مشہور ہے اور تمام بدعات و منکرات سے ان کی برکت سے محفوظ ہے وہیں آپ نے وطن بنایا تھا اور وہیں ۵۹۲ھ میں انتقال کیا۔ وہیں پیدا ہوئے تھے ان کی عمر ستر سال سے زیادہ ہو گئی تھی۔ وہیں آپ کی قبر ہے جس کی علانیہ زیارت کی جاتی ہے۔

آپ کی اصل بلاد مغرب ہے۔ میرا گمان ہے کہ وہیں پیدا ہوئے جب آپ کا انتقال ہوا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تو روایت ہے کہ بلاد مغرب کے ایک بڑے شیخ کھڑے ہوتے تھے اور بیٹھتے تھے نکلتے تھے اور داخل ہوتے تھے۔ ان کو گھبراہٹ پیدا ہوتی تھی۔ اس بارے میں ان سے پوچھا گیا تو کہا کہ مشرق میں ایک شیخ فوت ہوا کہ جو اپنی طرف میں یکتا تھا۔ ان کا نام عبدالرحیم تھا اگر ان کا جسم تین دن زمین پر رہتا تو جو شخص ان کو دیکھتا وہ حکمت کی باتیں کرتا۔

قبر سے انوار کا ظہور

اور خبر دی مجھ کو شیخ امام تقی الدین ابوعبداللہ محمد بن شیخ امام محمد الدین ابی الحسن علی بن وہب قشیری نے کہا کہ میں نے اپنے باپ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ ابی الحجاج اقصری رضی اللہ عنہ کے ساتھ شیخ عبدالرحیم رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت قنا کے میدان میں کی جب ہم ان کی قبر پر کھڑے ہوئے تو قبر سے ایک نور نکلا جیسے کہ آفتاب کی ٹکیہ اور آیا حتیٰ کہ شیخ ابا الحجاج کو اس نے ڈھانک لیا۔

وہ کہتا ہے کہ میں کہتا تھا کہ یہ شیخ رضی اللہ عنہ کی روح ہے میں نے شیخ نیک بخت ابا الفتح نصر اللہ بن منصور بن احمد قرشی مکی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے قنا کے میدان کی زیارت کی۔ ۶۴۰ھ میں دوپہر کے وقت وہاں میرے سوا اور کوئی نہ تھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ شیخ عبدالرحیم اور شیخ ابی الحسن صباغ رضی اللہ عنہما کی قبروں سے انوار نکلتے ہیں۔ حتیٰ کہ بوجہ شدت انوار کے آفتاب کا نور مجھ سے چھپ گیا اور شیخ ابی الحسن کی قبر سے قائل کو یہ کہتے ہوئے سنا **اللّٰہ نور السموات والارض** یعنی اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

پھر شیخ عبدالرحیم کی قبر سے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا **نور علیٰ نور یهدی الله لنوره من یشاء** (النور:۳۵) ''یعنی وہ نور پر ہے جس کو چاہتا ہے اس نور سے ہدایت کرتا ہے'' وہ کہتے ہیں کہ پھر میں بے ہوش ہو گیا۔

وجود کے اوتاد غوث الوریٰ

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابو یونس عبداللہ بن فضل اللہ بن احمد سعدی اقصری نے کہا کہ سنا میں نے اپنے شیخ ابوالحجاج اقصری سے وہاں پر وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ عبدالرزاق سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ ایک دن مشائخ سلف کا ذکر ہوا تو شیخ عبدالرحیم نے فرمایا کہ شیخ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عبدالقادر رضی اللہ عنہ دنیا کے مشہور مشائخ میں یکتا اور زمین والوں میں بہتر ہیں۔ وجود کے اوتاد اور شہود کی سیڑھی ہیں۔ رضی اللہ عنہم ونفعنا بہم

شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق بطائحی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ جنگل کے مشائخ میں سے اکابر اور عارفین کے سردار ہیں۔ صاحب کرامات ظاہرہ واحوال فاخرہ مقامات بلند صاحب الفتح روشن وکشف واضحہ ہیں۔ ان کے ابتدائی حالات وہ ہیں کہ جن کی مثل مشکل ہے۔ ان کی نہایات وہ ہیں کہ جن کا بلند مقام ہے۔ ان کے حقائق بلند اور معارف عالیہ ہیں۔ تمکین میں ان کا طور بلند ہے اور تصریف میں ان کا مقام روشن ہے۔

علوم احوال میں ان کا ہاتھ سفید ہے۔ اسرار مشاہدات میں ان کا ہاتھ فراخ ہے۔ مقامات وصول میں ان کا قدم مضبوط ہے۔

وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے جہاں میں ان کو تصرف دیا ہے۔ اسرار کا ان کو مالک کر دیا ہے۔ عادات کو ان کے لیے بدلا ہے۔ مغیبات کے ساتھ ان کو ناطق کیا ہے۔ ان کے ہاتھ پر عجائبات کو ظاہر کیا ہے۔ سینوں کو ان کی ہیبت سے اور دلوں کو ان کی محبت سے بھر دیا ہے۔ زمانہ کی طرف قافلے ان کی تعریفیں لے گئے ہیں۔ عراق کے مشائخ ان کی بڑی قدر کرتے تھے ان کی بزرگی واحترام کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ ان کی کرامات ومجاہدات کو روایت کرتے تھے۔ وہ باادب متواضع اہل علم کے محبّ تھے۔ زاہد پرہیز گار لوگوں سے منقطع شریف الاخلاق جمیل الصفات تھے۔

شیخ بطائحی کے ارشادات

معارف میں ان کا کلام ہم کو تھوڑا ہی ملا ہے۔ اس میں سے یہ ہے ایمان توحید کے اقرار کا نام ہے۔ اس کی مٹھاس موحدین کی زبانوں کی دوست ہے۔ صادقین کے دلوں میں اس کی گرہ ہے۔ اسرار عارفین میں اس کی معرفت ہے۔

جب قدرت میں دیکھنے کے دل کھل جاتا ہے تو زبان واحدانیت کے ذکر سے حرکت کرتی ہے۔ پھر اگر عارف دل کی طرف دیکھے تو اس میں شوق کی آگیں بھڑکتی ہیں۔ معارف کے انوار اس میں روشن ہوتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اولیاء کے دل معرفت کے برتن ہیں۔ عارفین کے دل محبت کے برتن ہیں عاشقوں کے دل شوق کے برتن ہیں۔ مشتاقوں کے دل محبت کے برتن ہیں۔ محبت والوں کے دل مشاہدہ کے برتن ہیں۔ مشاہدین کے دل خدائی یکتا موتیوں کے برتن ہیں۔ ان احوال میں سے ہر ایک حال کے لیے آداب ہیں۔

پھر جو شخص ان کو ان کے اوقات میں استعمال نہیں کرتا وہ ہلاک ہوگا۔ اس لیے کہ وہ نجات کی امید رکھتا ہے۔ (اور تمام آداب نہیں بجالاتا:۱۲)

غافل اللہ تعالیٰ کے حکم میں زندگی بسر کرتے ہیں اور عاشق اللہ کی محبت کی بساط پر پھر وہ ان کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔

محبت ایک سمندر

محبت ایک سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں اور رات ہے جس کی آخر نہیں غم ہے بغیر خوشی کے۔ بیماری ہے بغیر طبیب کے بلا ہے بغیر صبر کے مراقبہ ہے بلا محافظت ذکر بغیر نسیان کے شغل ہے بغیر فراغت کے رنج ہے بغیر راحت کے سوزش ہے بغیر آرام کے شوق ہے بغیر قرار کے۔ بیماریاں ہیں بغیر شفا کے سوائے ملاقات کے۔

محبت ایک فریفتگی ہے جس کے شروع میں افسوس ہے اس کی غایت دائمی مرض ہے اس کی نہایت تلف ہے جو اس کو چکھے وہ اس کو پہچانتا ہے جو اس کو پہچانتا ہے اس سے محبت کرتا ہے جو اس سے محبت کرتا ہے۔ اس کی تعریف کرتا ہے عاشق لوگ اللہ عزوجل کے ساتھ ایک قدم پر قائم ہیں۔ اگر آگے بڑھیں تو غرق ہوتے ہیں اگر پیچھے ہٹتے ہیں تو پردہ میں ہوتے ہیں۔ پھر یہ اشعار پڑھنے لگے ؎

ولما رایت الحب قد شد جسره ونودی بالعشاق قوموا بنانا سروا
جرجت مع الحباب کیما احوزه فبادرنی الحرمان و انقطع الجسر
وماجت بی الامواج من کل جانب ونادی منادی الحب قدغرق البصر

شیخ بطائحی کا مجاہدہ

خبر دی ہم کو ابوالفرج عبدالملک بن محمد بن عبدالمحمود ربعی واسطی نے کہا کہ میں نے شیخ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عارف ابا حفص عمر بن مصدق ربعی واسطی سے وہاں پر سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ عمرو عثمان بن مرزوق سعاع میں جنگلوں میں گیارہ سال تک پھرتے رہے۔اس میں کسی سے ان کی دوستی نہ تھی اور نہ کوئی رہائش کی جگہ بنائی تھی۔مباح چیز کے سوا کچھ کھاتے نہ تھے۔ایک شخص ان کے پاس شروع سال میں آتا اور صوف کا جبہ لاتا جس کو وہ پہن لیتے پھر اس کو آخر سال تک نہ اتارتے نہ علیحدہ کرتے۔

ایک دفعہ ایک رات تہجد پڑھ رہے تھے کہ ازل کی جانب سے کوئی آیا اور انوار کی تجلی کمال جلال سے ظاہر ہوئی تب آپ اسی جگہ کھڑے رہے آسمان کی طرف نظر اٹھائے ہوئے سات سال تک نہ کھاتے تھے نہ پیتے تھے نہ دیکھتے تھے۔

پھر انسانی احکام کی طرف لوٹے اور ان سے کہا گیا اپنے گاؤں کی طرف جاؤ اور بیوی سے صحبت کرو کیونکہ تمہاری پشت میں ایک لڑکا ہے۔اب اس کے ظہور کا وقت ہے پھر آپ اپنے گاؤں کی طرف آئے اور اپنے دروازہ کو کھٹکھٹایا۔ بیوی نے ان سے باتیں کیں۔آپ نے اس کو حال بتایا جس کے لیے آپ آئے تھے۔بیوی نے کہا میں ڈرتی ہوں۔اگر آپ نے ایسا کیا اور پھر آج رات ہی اپنے مقام کی طرف لوٹ گئے آپ کا آنا کسی کو معلوم نہ ہوگا تو لوگ میری نسبت ضرور باتیں کریں گے۔

تب آپ اپنے کوٹھے کی چھت پر چڑھ گئے اور لوگوں کو پکار کر کہہ دیا کہ اے گاؤں والو میں عثمان بن مرزوق ہوں تم بھی سوار ہو کیونکہ میں بھی اب سوار ہوتا ہوں۔

خدائے تعالٰی نے ان کی آواز تمام بستی والوں کے کانوں میں پہنچا دی۔اور ان کو سمجھا دیا جو ان کا مطلب ہے جس شخص نے ان بستی والوں میں سے اس رات اپنی بیوی سے صحبت کی اللہ تعالٰی نے اس کو نیک بخت لڑکا دیا۔پھر شیخ عثمان نے غسل کیا اور جنگل کی طرف اپنے مقام پر چلے گئے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے لگے۔سات سال تک جیسے کہ پہلے دیکھتے رہے تھے۔

آپ کے بال بڑھ گئے حتیٰ کہ آپ کا ستر چھپ گیا اور آپ کے گرد گھاس اگ آئی۔ درندوں اور وحشیوں نے آپ سے محبت کی۔ پرندے آپ پر جھکنے لگے پھر احکام بشریت کی

طرف لوٹ آئے اور چودہ سال کے فرائض قضا کیے۔ ان کے پاس کتے درندوں کے ساتھ کھیلتے تھے۔ وہ ان کو تکلیف نہ دیتے تھے۔

شیخ بطائحی کی کرامات

شیخ شیروں کے جھرمٹ میں

خبر دی ہم کو ابوزید عبدالرحمان بن سالم بن احمد قرشی نے کہا کہ میں نے شیخ عارف ابا الفتح ابن ابی الغنائم واسطی سے سکندریہ میں سنا کہ ایک شخص جنگل والوں سے ایک دبلا بیل لایا جس کو ہمارے شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کھینچ کر لایا اور ان سے کہا اے میرے سردار! میرے اور عیال کے لیے اس بیل کے عمل کے سوا اور کوئی گزارہ کا سامان نہیں لیکن یہ کام کرنے سے ضعیف ہو گیا۔ سو آپ اس میں قوت و برکت کی دعا فرمائیں، شیخ نے فرمایا اس کو عثمان بن مرزوق کے پاس لے جا میری طرف سے اس کو سلام کہو اور میرے لیے دعا منگوانا۔

وہ شخص عثمان بن مرزوق کی خدمت میں گیا اور بیل کو کھینچتا ہوا ساتھ لے گیا۔ اس نے آپ کو بیٹھے ہوئے پایا اور شیروں نے آپ کو احاطہ کیا ہوا تھا۔ وہ شخص ڈر گیا کہ کیونکر آگے بڑھوں آپ نے فرمایا کہ آگے آجا۔ وہ آگے بڑھا یہاں تک کہ آپ کے قریب جا بیٹھا۔ آپ نے اس کو پہلے ہی جواب میں سلام میں کہا کہ میرے بھائی شیخ احمد پر سلام میرا اور اس کا خاتمہ اللہ تعالیٰ بہتری پر کرے۔

پھر ایک شیر کی طرف اشارہ کیا کہ کھڑا ہو اور اس بیل کو پھاڑ وہ کھڑا ہوا اور اس نے اس کو پھاڑا۔ اور اس میں سے کھالیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تو اٹھ جا وہ اٹھ گیا آپ نے دوسرے شیر سے کہا کہ تم کھڑے ہو اور اس میں سے کھاؤ۔ پھر اس سے کہا کہ تم اٹھو۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے شیروں کو آپ کھلاتے رہے یہاں تک کہ بیل کا گوشت ختم ہو گیا اور کچھ باقی نہ رہا۔ اتنے میں ایک بیل موٹا جنگل کی طرف سے نمودار ہوا اور آکر شیخ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ شیخ نے اس شخص سے فرمایا کہ اٹھ اور یہ بیل لے لے یہ تیرے بیل کے بدلہ میں ہے۔ وہ اس کی طرف کھڑا ہوا اور اس کو پکڑ لیا لیکن دل میں کہتا تھا کہ میرا بیل تو ہلاک ہو گیا اور میں اس سے ڈرتا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہوں کہ اس بیل کو کوئی میرے ساتھ پہچان لے گا اور مجھے تکلیف پہنچائے گا۔

اتنے میں ایک شخص دوڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ شیخ کے سامنے آکھڑا ہوا۔ ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہنے لگے اے میرے سردار! میں نے ایک بیل آپ کی نظر کیا ہوا تھا اور اس کو میں جنگل کی طرف لے آرہا تھا لیکن وہ مجھ سے جاتا رہا۔ مجھے معلوم نہیں کہ کہاں گیا۔

آپ نے فرمایا وہ ہم تک پہنچ گیا۔ دیکھ لو جب اس شخص نے دیکھ لیا تو شیخ کے قدموں پر گر پڑا اور چومنے لگا اور کہا اے میرے سردار! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر شے معلوم کرادی ہے اور ہر شے کو آپ کی شناخت کرادی ہے حتیٰ کہ چوپائے بھی آپ کو جانتے ہیں۔

تب شیخ نے فرمایا اے شیخ حبیب اپنے حبیب سے کوئی شے مخفی نہیں رکھا کرتا۔ پھر اس شخص کو جو بیل والا تھا کہا کہ تم مجھ سے اپنے دل میں لڑتے ہو کہ میرا بیل ہلاک ہو گیا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ بیل کہاں سے آیا ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ کوئی اس کو میرے ساتھ پہچان لے۔

تب وہ شخص رونے لگا۔ آپ نے فرمایا تجھے معلوم نہیں کہ میں جو تیرے دل میں بات ہے اس کو جانتا ہوں جا اللہ تعالیٰ تجھ کو تیرے بیل میں برکت دے۔ اس نے اس کو لے لیا اور چل دیا پھر اس کے دل میں خطرہ پیدا ہوا کہ مجھ کو یا میرے بیل کو شیر نہ پڑے۔

شیخ نے کہا کیا تو ڈرتا ہے کہ تجھ کو یا تیرے بیل کو شیر نہ پڑے کہا اے میرے سردار! ہاں بات یہی ہے پھر شیخ نے ایک شیر سے جو آپ کے سامنے بیٹھا تھا فرمایا کہ تم اس کے ساتھ جاؤ تا کہ یہ اپنے اور بیل کی فکر سے نجات پائے۔

راوی کہتا ہے کہ یہ شیر اور شیروں کو اس سے ایسا دفع کرتا تھا جس طرح اپنے بچوں سے دفع کرتا ہے۔ کبھی اس کے دائیں چلتا کبھی بائیں کبھی پیچھے یہاں تک کہ وہ اپنے جائے امن تک پہنچ گیا اور شیخ احمد رفاہی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کو سارا قصہ بیان کر دیا۔ وہ رونے لگے اور فرمایا کہ عورتیں اس سے عاجز ہیں کہ ابن مرزوق کے بعد اس جیسا کوئی پیدا کریں۔

راوی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو اس بیل میں برکت دی اور اس کے بچے پیدا ہوئے یہاں تک کہ شیخ عثمان رضی اللہ عنہ کی دعا کی برکت سے اس کو اس سے بڑا مال جمع ہو گیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جانوروں کو زندہ کرنا

خبر دی ہم کو ابوعبداللہ الحسن بن بدران بن علی بغدادی نے کہا خبر دی ہم کو فقیہ ابو محمد عبدالقادر بن عثمان بن ابی البرکات رزق اللہ بن علی تیمی بردانی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ عالم عارف ابا محمد عبداللطیف بن احمد بن محمد ترسی بغدادی فقیہ صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ سات علیلچی اس جنگل میں جمع ہوئے جس میں شیخ عثمان بن مرزوق رضی اللہ عنہ رہتے تھے۔ انہوں نے بہت سے جانوروں کو مارا اور زمین پر شیخ عثمان رضی اللہ عنہ کے قریب بہت سا ڈھیر جمع ہو گیا۔ پرندوں کا یہ حال تھا کہ غلیلہ کے زور سے لگنے کی وجہ سے زمین پر مردہ ہو کر گر پڑے اور ان کے ذبح کرنے کا موقع نہ پاتے۔ شیخ نے ان سے کہا کہ یہ تم کو حلال نہیں اور کسی کو یہ مت کھلاؤ۔ انہوں نے کہا کہ کیوں؟ فرمایا کہ یہ مردہ ہیں۔ انہوں نے ہنسی سے کہا کہ تم ان کو زندہ کر دو۔ آپ نے کہا باسم اللہ واللہ اکبر خداوندا ان کو زندہ کر اے وہ کہ بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کر دے گا۔

تب وہ تمام پرندے اٹھ کھڑے ہوئے اور اڑ گئے۔ یہاں تک کہ آنکھوں سے غائب ہو گئے اور غلیلچی دیکھتے رہ گئے۔

پھر وہ سب ایسی گستاخی سے توبہ کرنے لگا اور شیخ رضی اللہ عنہ کی خدمت کرنے کو مستعد ہو گئے۔

جذامی اور اندھے کا واقعہ

راوی کہتا ہے کہ جنگل میں سے ان کی طرف دو شخصوں نے قصد کیا۔ ایک تو اندھا تھا اور دوسرا جذامی تھا وہ شیخ رضی اللہ عنہ کی طرف اس لیے آئے کہ آپ ان کے لیے دعا کریں کہ ان کو صحت ہو جائے۔ ان دونوں کو ایک تندرست شخص ملا جس کو کوئی بیماری نہ تھی۔ اس نے پوچھا کہ کہاں جاتے ہو۔ انہوں نے حال بیان کیا۔ وہ شخص کہنے لگا کہ یہ بزرگ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نہیں ہے۔ واللہ اگر میں دیکھ بھی لوں کہ تم کو اچھا کر دیا ہو تب بھی تصدیق نہ کروں اور ان کے ساتھ مل کر چلا۔ یہ سب شیخ عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے۔

شیخ نے فرمایا کہ اے اندھے پن اور اے جذام تم دونوں ان دونوں سے نکل آؤ اور اس شخص کی طرف چلے جاؤ۔ پھر اندھا بینا ہو گیا اور جذامی اچھا ہو گیا۔ وہ تندرست شخص اندھا اور

جذامی ہوگیا۔

تب اس کو شیخ نے فرمایا کہ اب تو چاہے تصدیق کر چاہے نہ کر۔ وہ تینوں اسی حال پر شیخ کے پاس سے چلے گئے اور ان میں سے ہر ایک اسی حال پر مرا جس پر شیخ نے چھوڑا تھا۔

شیخ رضی اللہ عنہ قدیم سے جنگل میں رہتے تھے اور وہیں بڑی عمر کے ہوکر فوت ہوئے وہیں دفن ہوئے اور وہیں ان کی قبر ہے جس کی علانیہ زیارت کی جاتی ہے۔

اپنی زندگی میں کہا کرتے تھے کہ میری رُوح بلائی جاتی ہے۔ وہ حکم مانتی ہے جب ان کی وفات کا وقت آیا تو فرمایا لبیک اور انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ

پھر ان کو بعض مشائخ نے ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا اور کہا کہ اے عثمان اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تیرے بتانے کا نہیں لیکن جب مجھ کو موت آئی تو تیرے ربّ نے مجھ سے کہا اے میرے بندے! میں نے کہا لبیک اور میری روح لبیک کے ساتھ ہی نکل گئی۔ رضی اللہ عنہ

زمین والوں سے بہتر غوث الوریٰ

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن عبداللہ ابرہی نے کہا کہ میں نے شیخ عارف بقیۃ السلف ابا الغنائم مقدام بن صالح بطائحی سے حداویہ میں سنا وہ کہتے تھے کہ ایک شخص شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مریدوں میں سے شیخ عثمان بن مرزوق کی زیارت کو جنگل میں آیا تو اس کو شیخ عثمان نے کہا اے شخص! کہاں سے آتا ہے۔ اس نے کہا بغداد سے اور میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا مرید ہوں۔ تب شیخ نے اس سے کہا کہ شیخ عبدالقادر اس وقت میں زمین والوں سے بہتر ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

شیخ قضیب البان موصلی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ اولیاء مشہورین کے بزرگوں اور ان بڑے لوگوں میں سے جن کا ذکر ہو چکا ہے ایک ہیں۔ کرامات ظاہرہ احوال فاخرہ اشارات نورانیہ انفاس روحانیہ ہمت عالیہ مقامات روشنہ، معارف بزرگ حقائق بلند طور عالی وکشف کے مالک ہیں۔ احکام طریقت کے علوم میں ان کا ہاتھ روشن ہے۔ احوال نہایت میں ان کی تصریف جاری ہے۔ مقامات تمکین میں ان کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قدم مضبوط ہے۔ اسرار قرب میں ان کا مقام بلند ہے۔

وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے اور دلوں میں ان کی پوری قبولیت سینوں میں پوری ہیبت ڈال دی ہے۔ جہاں میں ان کو تصرف دیا ہے۔ اسباب کو ان کے لیے بدل دیا ہے۔ ان کے آثار و مناقب کو قافلے والے مشرق و مغرب میں لے گئے۔ مشائخ اور اولیاء ان کا اکثر ذکر کرتے تھے۔ ان کی بزرگی کی خبر دیتے تھے۔ ان کی بزرگی کا اشارہ کرتے تھے۔

وہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اور شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ سے خط و کتابت کرتے تھے۔ رضی اللہ عنہما ان کے حال پر استغراق عشق غالب تھا۔ ان کی کرامات اور خرق عادات تمام اطراف میں چپہ چپہ تھیں۔ لوگوں میں ان کے حالات مشائخ و اولیاء کے ساتھ بہت مشہور تھے۔ ان کی زبان پر جاری تھے۔ علوم حقائق میں ہم کو ان کا کلام تھوڑا ہی ملا ہے۔ اس میں سے یہ ہے۔

شیخ موصلی کے ارشادات

آپ فرماتے ہیں کہ ہدایات کی تصحیح یہ ہے کہ نفس کے پامال کرنے کے لئے رخصت کو دور کر دیا جائے امر کے ماننے کو سنت کی حکومت بنایا جائے۔ طریق میں حکم و عزم کا مشاہدہ آرام کے ترک سے ہو۔ مشائخ کے حکم کی تعمیل بغیر اعتراض کے ہو۔ اجل کے شعور کی وجہ سے عمل کو حقیر سمجھے۔ نجات و خلاص کے لیے اخلاص کے کڑے سے تمسک کرے اور جان لے کہ عالم نہایات کی طرف چڑھنا تحقیق ہدایات (شروع) کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

تحقیق یہ ہے کہ اسرار انفاس کے ساتھ باوجود حضوری کے اس بات کے معلوم کرنے میں کہ جس کے ساتھ نفس لوٹتا ہے یعنی لطائف موایداور حقائق مواجد مل جائے وہ وہ شخص ہے کہ اس کے انفاس اللہ تعالیٰ کے لیے نکلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ لوٹتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے لیے نکلتے ہیں تو روح روشن ہو جاتی ہے جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ لوٹتے ہیں تو سر روشن ہو جاتا ہے پھر وہ نوروں کے ساتھ تصرف کرتا ہے تو روح اور نور سر سے پھر ظاہر نور روح کے ساتھ کھل جاتا ہے اور باطن نور سر سے کھلتا ہے۔

یہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین کے گوشوں میں اوتاد (میخیں) اور مہاد (بسترے)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بنایا ہے۔ وہ محنت پر ہوتے ہیں۔ وجود کے نقائص کو ایسی رحمت سے پورا کرتے تھے کہ جس کو اللہ عزوجل نے ان کے دلوں میں ان کے حضور اور تحقیق کے سبب امانت رکھا ہے۔ شیخ رضی اللہ عنہ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے ۔

یا ناھری لما وقفت ببابہ　　والرفق بالشالی ھوا لا ولی بہ
اکذاجری رسم الذین تقدموا　　یشکر المحب الجور من احبابہ
قال انت تکانی بعد ما قربتہ　　وجعلت لمح الطرف بعض ثوابہ
فوحق حاجتہ الی وفقرھا　　لا واصلن نعیمہ بعدابہ
ولا مزجن حیاتہ بمماتہ　　حتی یقصر وصفہ عمابہ
لا یتعبا لمحبوب قبل محبہ　　فلدیہ ما یغنیہ عن اتعابہ
وحیاتہ لوسل سیف لحاظہ　　بلغ المنی وید الانی ثوابہ

شیخ موصلی کی کرامات

جلال و جمال

خبر دی ہم کو ابوالقاسم محمد بن عبادہ بن محمد انصاری حنبلی نے کہا کہ میں نے شیخ عارف ابا الحسن علی قرشی رضی اللہ عنہ سے دمشق میں سنا وہ کہتے تھے کہ میں شیخ قضیب البان رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ان کے گھر جو کہ موصل میں تھا داخل ہوا میں نے ان کو دیکھا کہ انہوں نے تمام گھر کو بھر لیا اور ان کا جسم خلاف عادت بہت بڑھ گیا ہے تب تو میں ڈر کر وہاں سے نکلا پھر میں دوبارہ ان کی طرف گیا تو ان کو گھر کے ایک گوشہ میں دیکھا کہ وہ بالکل لاغر ہیں حتیٰ کہ چڑیا کی طرح ہو گئے ہیں۔

میں وہاں سے نکل آیا پھر جو گیا تو ان کی اپنی معمولی حالت پر دیکھا میں نے کہا اے میرے سردار! مجھ کو پہلی اور پچھلی حالت کی خبر سنا۔

انہوں نے مجھ سے کہا اے علی! کیا تم نے دونوں حالتیں دیکھ لی تھیں۔ میں نے کہا ہاں آپ نے کہا ضرور ہے کہ تم اندھے ہو جاؤ۔ تو پہلی حالت تو میرے پاس جمال کے ساتھ تھی اور دوسری حالت میں اس کے نزدیک جلال کے ساتھ تھا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

راوی کہتا ہے کہ شیخ قرشی کی آنکھیں اس کی موت سے کچھ عرصہ پہلے جاتی رہی تھیں۔

اظہار اسرار سے بچاؤ

خبر دی ہم کو شیخ عبداللہ محمد بن منظور کنانی نے کہا کہ میں نے سنا۔ شیخ ابا محمد ماردینی سے قاہرہ میں وہ کہتے تھے کہ میں شیخ امام کمال الدین بن یونس شارح التبینہ کے پاس موصل کے مدرسہ میں تھا پھر لوگوں نے شیخ قضیب البان کا ذکر کیا۔ اور ان کی برائی بیان کرنے لگے ابن یونس بھی ان کے موافق ہو گئے اور اس حال میں کہ وہ اپنی مجلس میں ان کی غیبت کر رہے تھے کہ ناگاہ شیخ قضیب البان آ گئے تب وہ حیران رہ گئے۔ انہوں نے کہا کہ اے ابن یونس تم ہر اس بات کو جانتے ہو جن کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔

کہا کہ پھر اگر اس ان علم میں سے ہوں جس کو تم نہیں جانتے تو تم معذور ہو۔ اس بات کو ابن یونس نے نہ سمجھا کہ کیا کہتے ہیں۔

ماردینی کہتے ہیں کہ میں نے دل میں کہا کہ ضرور ہے میں آج کے دن اور رات میں ان کی ملازمت کروں تاکہ میں دیکھوں کیا کرتے ہیں۔ تب میں نے باقی دن ان کا ساتھ دیا جب عشاء ہوئی تو آپ نے مشکیزہ کو کھولا اور اپنے ساتھ سات ٹکڑے روٹی کے لیے اور ایک گھر کی طرف آئے۔ اس کو کھٹکھٹایا۔ اس میں سے ایک بڑھیا نکلی اور کہنے لگی اے قضیب البان تم نے آج دیر لگائی۔ انہوں نے اس کو دو ٹکڑے دے دیئے اور واپس چلے آئے۔ یہاں تک کہ موصل کے دروازہ تک پہنچے وہ بند تھا۔ پھر وہ ان کے لیے کھل گیا۔ وہ وہاں سے نکلے اور میں ان کے پیچھے تھا۔ تھوڑی دیر چلے تھے کہ کیا دیکھتا ہوں ایک نہر جاری ہے اور اس کے پاس ایک درخت ہے پھر آپ نے اپنے کپڑے اتارے اور اس نہر میں غسل کیا۔ اور لٹکے ہوئے کپڑوں کو جو اس درخت پر تھے لیا اور ان کو پہن لیا۔ صبح تک نماز پڑھتے رہے۔ مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا تو میں سو گیا سورج کی گرمی سے ہی جاگا۔

میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جنگل چٹیل میدان ہے۔ نہ میں وہاں کسی کو دیکھتا ہوں اور نہ مجھ کو وہاں کوئی آبادی معلوم ہوتی ہے نہ قریب اور نہ بعید۔ تب تو میں حیران ہو کر کھڑا ہو گیا اور مجھے معلوم نہ ہوا کہ یہ کون سی زمین ہے۔ پھر مجھ پر سے قافلہ گزرا میں ان کے پاس آیا اور ان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے پوچھا اور یہ کہا کہ میں موصل سے آیا ہوں اور آج کی رات وہاں سے نکلا ہوں۔ عشاء کے وقت وہ میری بات کا انکار کرنے لگے اور کہنے لگے ہم نہیں جانتے کہ موصل کہاں ہے۔

پھر ان میں سے ایک شیخ میری طرف بڑھا اور مجھ سے کہنے لگا تم اپنا قصہ بیان کرو میں نے ان کو خبر دی اس نے کہا واللہ تجھ کو موصل کی طرف وہی شخص پہنچائے گا جو تجھ کو یہاں لایا ہے۔

اے برادر! تم تو بلاد مغرب میں ہو تم میں اور موصل میں چھ ماہ کا راستہ ہے تم یہیں ٹھہرو شاید وہ لوٹ کر یہاں آئیں۔

انہوں نے مجھ کو چھوڑ دیا اور چل دیئے۔ اور جب رات ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ شیخ قضیب البان آ گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے کپڑے اتارے اور غسل کیا اور کھڑے ہو کر صبح تک نماز پڑھتے رہے اور جب صبح ہوئی تو وہ کپڑے اتار دیئے اور پرانے کپڑے پہن لیے اور چل دیئے۔ میں بھی ان کے ساتھ ہو لیا تھوڑی دیر گزری تھی کہ ہم موصل میں آ پہنچے تب انہوں نے میری طرف توجہ کی اور میرے کان مروڑے کہ پھر ایسا نہ کرنا اور اسرار کے اظہار سے بچنا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ نمازی موصل میں نماز صبح کی پڑھ رہے ہیں۔

شیخ قضیب البان کی صورتیں بدلنا

خبر دی ہم کو شریف ابو عبداللہ محمد بن خضر بن عبداللہ حسینی موصلی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے موصل کے قاضی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں قضیب البان سے بدظن تھا۔ ان کی کرامات و مکاشفات مجھ کو بکثرت معلوم ہوئے تھے۔ میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ سلطان سے اس کے بارے میں گفتگو کروں کہ اس کو موصل سے نکال دے میرے اور اس امر پر سوائے اللہ عزوجل کے اور کوئی مطلع نہ تھا۔ ایک دن اتفاق یہ ہوا کہ میں موصل کے ایک کوچہ میں جا رہا تھا۔ دیکھا کہ قضیب البان کوچہ کے سامنے اپنی اصلی شکل پر آ رہے ہیں اور اس کوچہ میں میرے اور ان کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ میں نے دل میں کہا کہ اگر میرے ساتھ اس وقت کوئی ہوتا تو اس کو میں حکم دیتا کہ اس کو پکڑ لو پھر وہ ایک قدم چلے تو کیا دیکھتا ہوں۔ وہ کردی کی شکل پر ہیں۔ پہلی صورت کے برخلاف پھر آگے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بڑھے تو ایک بدو کی شکل پر ہیں۔ پہلی دونوں صورتوں کے بالکل برخلاف پھر چند قدم چلے تو وہ ایک فقیہہ کی شکل پر ہیں۔ پہلی صورتوں کے بالکل خلاف مجھ سے کہنے لگے اے قاضی یہ چار شکلیں تم نے دیکھ لی ہیں۔ تو اب بتاؤ کہ ان میں سے قضیب البان کون ہے تا کہ تم اس کے نکالنے کے لیے بادشاہ سے گفتگو کرو گے۔ تب تو میں قابو میں نہ رہ سکا اور ان کے دونوں ہاتھوں پر گر پڑا اور ان کو بوسہ دیا اور خدا سے استغفار کی۔

عالم استغراق

خبر دی ہم کو ابوعبداللہ محمد بن ابی الحسن علی بن حسین دمشقی موصلی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابوالمفاخر عدی بن الشیخ البرکات صخر نے موصل میں کہا کہ میں نے اپنے باپ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ شیخ قضیب البان ہمارے پاس حجرہ میں ایک مہینہ استغراق میں رہے۔ نہ کھاتے تھے نہ پیتے تھے اور نہ زمین پر پہلو رکھتے تھے۔ میرے چچا شیخ عدی رضی اللہ عنہ ان کی طرف آتے اور ان کے سر پر کھڑے رہتے اور کہتے کہ اے قضیب البان تم کو مبارک ہو تجھ کو شہود الٰہی نے اچک لیا ہے اور وجود ربانی نے تجھے غرق کر دیا ہے۔ جو شخص وہاں آتا ہے اس کو کہتے تھے کہ سچے ولی اللہ پر سلام کہو اور ان کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

نماز کو توڑ دینا

وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن ہمارے ساتھ صبح کی نماز امام کے پیچھے پڑھی پھر ایک رکعت تو پوری کی اور دوسری توڑ دی۔ ہم سے الگ ہو کر ایک کونہ میں بیٹھ گئے۔ جب ہم نے نماز کا سلام پھیرا تو میں ان کے پاس آیا۔ میں نے کہا اے قضیب البان تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہ پوری کی۔ اس نے کہا اے ابوالبرکات تمہارے امام کے پیچھے تو میں دوڑتا دوڑتا تھک گیا۔ اس نے نماز کا احرام یہاں باندھا پھر شام تک گیا پھر بغداد کی طرف آیا پھر مکہ کی طرف گیا اور جب ہم گھاٹی تک پہنچے تو میں تھک گیا اور نماز کو چھوڑ دیا۔

وہ کہتے ہیں کہ پھر میں امام کے پاس گیا اور اس سے یہ حال پوچھا تو وہ کہنے لگا کہ واللہ انہوں نے سچ کہا میرا اس نماز میں ایک وسواس تھا۔ دوسری رکعت میں مجھے یہ کہتا تھا کہ میں گھاٹی پر چڑھ رہا ہوں۔

چند ساعت میں دور پہنچ جانا

وہ کہتے ہیں کہ شیخ صالح ابوحفص عمر عدنی نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دن لالش میں ہم حجرہ میں تھے کہ ظہر کی اذان ہوئی تو قضیب البان کو دکر باہر نکلے میں نے ان سے کہا کہ کیا میں تمہاری صحبت میں رہ سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہاں برادر بشرطیکہ حال کو چھپائے میں نے کہا ہاں پھر ہم تھوڑی دور چلے تھے کہ ہم ایک شہر میں پہنچے کہ جس کو میں پہچانتا نہ تھا اور نہ جانتا تھا کہ یہ کس ملک کا شہر ہے۔ تب وہاں کے لوگ اٹھے ان سے ملاقات کی۔ ان کی تعظیم میں مبالغہ کرتے رہے۔

دیکھا تو وہ لوگ بڑے ادب والے کامل عقل مند تھے۔ بڑے متواضع تھے پھر ان کے ساتھ ظہر، عصر، مغرب، عشاء، صبح کی نماز پڑھی۔ ان کے پاس سے ہم اسفار کے وقت (یعنی سپیدی صبح) نکلے ہم نے نہ کھایا نہ پیا پھر وہ تھوڑی دور چلے اور مجھ کو طرح طرح کے میوے اور حلوے کھلانے لگے۔ پانی بھی پلایا۔

خدا کی قسم میں نے ایسا لذیذ کھانا نہ ایسا عمدہ پانی کبھی کھایا پیا تھا۔ حالانکہ ہم اس شہر سے ایسے حال میں نکلے تھے کہ ہمارے پاس کوئی شے نہ تھی پھر تھوڑی دیر گزری کہ ہم لالش میں پہنچ گئے۔

میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کون سا شہر ہے انہوں نے کہا کہ اے برادر یہ ایک شہر ہے بحر الہند کے پرے وہاں کے لوگ مسلمان ہیں۔ ہر روز ان کو اس زمانہ کے اولیاء میں سے ایک ولی نماز پڑھاتا ہے اور اگر مجھے تمہاری، رفاقت کا حکم نہ ہوتا تو تم میری رفاقت نہ کر سکتے۔

بے ہوشی

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت سیف الدین ابوبکر بن ایوب بن الحسین دینسری نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ عارف ابا عبداللہ یونس بیطار دینسری سے دینسر میں سنا۔ وہ فرماتے تھے کہ میں شروع میں دینسر میں نعلبندی کا کام کیا کرتا تھا۔ ایک دن ایک خچر کی نعل بندی کر رہا تھا کہ اس نے میرے سر پر پاؤں مارا تو میں بے ہوش ہو گیا۔ بعض لوگوں نے میری موت کی باتیں کیں۔ ادھر میری والدہ کو یہ خبر پہنچ گئی کہ میں مر گیا۔ وہ موصل میں تھی۔ اس نے قضیب البان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے جا کر کہا کہ مجھے میرے بیٹے کے مرنے کی خبر آئی ہے۔ انہوں نے اس سے کہا کہ تمہارا بیٹا مرا نہیں بلکہ اس کے سر پر خچر نے اپنا سم مارا ہے جس سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

پھر میری ماں آئی اور مجھے اس نے جو شیخ قضیب البان رضی اللہ عنہ نے کہا تھا بیان کیا۔

کعبہ کے دروازہ کے پاس سجدہ

اسی روایت کے ساتھ شیخ یونس بیطار تک وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ ابا حفص عمر بن مسعود بزاز سے بغداد میں سنا وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شیخ قضیب البان کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ وہ ولی مقرب صاحب حال ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے نزدیک سچا قدم ہے۔

آپ سے کہا گیا کہ ہم نے ان کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اس وقت نماز پڑھتے ہیں کہ تم نہیں دیکھتے۔ اس پر کوئی رات دن ایسا نہیں آتا کہ اس پر کبھی فرض باقی رہا ہو۔

میں اس کو دیکھتا ہوں جب کبھی وہ موصل میں نماز پڑھتا ہو یا اور جگہ زمین کے کسی اطراف میں تو وہ کعبہ کے دروازہ کے پاس سجدہ کرتا ہے۔

شیخ قضیب البان رضی اللہ عنہ موصل میں رہتے تھے اور اسی کو وطن بنا لیا تھا۔ وہیں ۵۷۰ھ کے قریب فوت ہوئے۔

اور بلاد مغرب میں ایک اور شخص ہیں جن کا نام قضیب البان ہے وہ ان کے بعد ہوئے ہیں جن کو ہم نے ذکر کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ

عاشقوں کے قافلہ کے سردار غوث الوریٰ

خبر دی ہم کو شریف ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن خضر حسینی موصلی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے قضیب البان موصلی کو بارہا شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے سامنے بتواضع وانکسار بیٹھے دیکھا ہے۔ میں نے ان سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ عاشقوں کے قافلہ کے سردار اور کھینچنے والے ہیں۔ وہ اس وقت پیشوا سالکین امام الصدیقین حجۃ العارفین، صدر المقربین ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شیخ مکارم النہر خالصی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ عراق کے مشہور اکابر اور بڑے عارفوں سے ہیں جو مذکور ہو چکے اولیاء مقربین میں بزرگ ہیں صاحب کرامات ظاہرہ، احوال فاخرہ افعال خارقہ، مقامات رفیعہ اشارات علیہ انفاس ملکوتیہ ہم بزرگ صاحب فتح روشن کشف جلی سر روشن تھے۔ مواطن قدس میں ان کے بلند مراتب تھے۔ مجالس قرب میں ان کا بلند مرتبہ تھا۔ حقائق میں ان کا طور بلند تھا۔ معارف میں ان کا طریقہ اعلیٰ تھا۔ عالم الغیب میں ان کی نظر خارق تھی۔ حقائق آیات میں ان کے انفاس صادقہ تھے۔ علوم منازلات میں ان کا ہاتھ روشن تھا۔ معانی مشاہدات میں ان کا ہاتھ فراخ تھا۔ مشکلات احوال کے کشف میں ان کا قدم مضبوط تھا۔

وہ ان سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے اور عالم میں ان کو تصرف دیا ہے۔ احوال پر ان کو قدرت دی ہے۔ ان کے ہاتھ پر عجائب خارقہ کا اظہار کیا۔ ان کو مغیبات کے ساتھ متکلم بنایا۔ ان کی زبان پر حکمتوں کو جاری کیا۔ مخلوق کے سینوں کو ان کی ہیبت سے اور ان کے دلوں کو ان کی محبت سے بھر دیا۔ وہ اس شان کے ایک رکن ہیں۔ ان کے سرداروں کے صدر اس شان کے احکام کے بڑے عالم ہیں۔ سالکین طریق کے علم، عمل، تحقیق، زہد، جلالت، ہیبت، ریاست میں سردار ہیں۔

ان سے یہ بات مشہور ہے کہ بعض ایسے مشائخ کو ملے ہیں جن کو ان کے معصر نہیں ملے۔

کہتے ہیں کہ وہ تاج العارفین ابوالوفا رضی اللہ عنہ کے تمام اصحاب سے ملے ہیں۔ ان کی صحبت سے فائدہ حاصل کیا ہے۔ ان کی خدمات کی برکتیں لی ہیں۔ رضی اللہ عنہم

ان کے شیخ علی بن الہیتی تھے جو ان کی بڑی عزت کرتے تھے۔ دوسروں پر ان کو مقدم کرتے تھے۔ ان کی فضیلت پر لوگوں کو خبردار کرتے تھے۔ وہ جہاں تک مجھے علم ہے پہلے ہیں جنہوں نے اپنے شیخ کی خدمت کی ہے وہ فرمایا کرتے کہ میرا بھائی علی بن ادریس ایک کامل مرد ہے لیکن میری موت کے بعد ظاہر ہوگا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سو کہتے ہیں کہ جس رات شیخ مکارم فوت ہوئے ہیں شیخ علی بن ادریس کا معاملہ مشہور ہوا ہے۔

ان کی طرف بلاد نہر الخالص اور اس کے آس پاس میں مریدوں کی تربیت کی انتہا ہوئی ان کی صحبت سے ان کے برادرزادوں شیخ نیک بخت محمد عبدالمولیٰ، شیخ ابوالفرج عبدالخالق نے تخریج کی ہے۔ان کی طرف بڑے بڑے لوگ منسوب ہیں۔صلحاء کی ایک جماعت ان کی شاگرد بنی ہے۔ان کے پاس جمع ہوئی ہے۔ان کے کلام سے نفع حاصل کیا ہے۔مشائخ وعلماء ان کی بزرگی پر متفق ہیں۔ان کے فضائل کا ذکر کرتے ہیں۔ان کے مناقب بیان کرتے ہیں۔

شیخ موصوف متواضع کریم بارونق محبّ اہل علم تھے۔آداب شرع سے ادب یافتہ تھے۔ اپنے اوقات کے مراقبہ اور انفاس کی رعایت مجاہدات کے حفظ میں ہمیشہ لگے رہتے یہاں تک کہ ان کی موت آگئی۔ رضی اللہ عنہ

اہل حقائق کی زبان پر ان کا بلند کلام تھا۔اس میں سے یہ ہے۔

شیخ مکارم کے ارشادات

آپ فرماتے ہیں کہ عارف اپنے علم کے ساتھ اس ہمت پر واقف ہے جس کے سبب ہر غم کو پہچانتا ہے جو اس کے دل میں خطرہ کرتا ہے۔

اور جو شخص ولایت کو طلب کرتا ہے تو اس کی کوئی غایت نہیں جو شخص اللہ تعالیٰ کو طلب کرے وہ اس کو ایک ہی قدم میں جس کا وہ قصد کرتا ہے پالیتا ہے۔

بندہ کا خدا سے پہلا وصل یہ ہے کہ اپنے نفس کو چھوڑ دے اور بندہ کا خدا کو چھوڑنا یہ ہے کہ اپنے نفس سے ملے۔

قرب کے اول درجات یہ ہیں کہ دل میں شواہد نفس محو، اور شواہد حق ثابت ہوں سچا مرید وہ ہے کہ جو اپنے دل میں عدم کی لذت پائے اور اپنے نفس سے درد کی نفی کردے اور جس پر قلم جاری ہو چکا ہے تسکین پائے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فقیر

فقیر وہ ہے جو صبر کرے اس کا کھانا تھوڑا ہو اور باادب ہو۔اس کا خلق اچھا ہو۔اپنے ربّ عزوجل کا مراتب ہو۔اپنے راز کو چھپائے ،اپنے ربّ عزوجل کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے۔اپنے حال کو چھپائے ،اپنے مولا پر بھروسہ کرے۔ان کے ضرر کا کسی کو شک نہ ہو اللہ عزوجل کی طرف پناہ لے۔اپنے ہر احوال میں اسی کی طرف عاجزی کرے۔

زاہد

زاہد وہ ہے کہ طمع کو قطع کرے۔راحت کو چھوڑے،ریاست کو چھوڑے نفس کو شہادت سے روکے،ارادوں سے ہوائے نفس کو جھڑکے۔

پرہیز گاری یہ ہے کہ دنیا کو اہانت کی نظر سے دیکھے اپنے مولا کی طرف توبہ کے ساتھ رجوع کرے جو اس پر امانت ہے اس کو ادا کرے دنیا سے اپنی زبان کو روکے اپنے دل کو خواہش سے بند کرے۔اپنے باطن سے مولیٰ کی طرف بھاگے۔

مجاہدہ

اللہ عزوجل کا مجاہدہ وہ ہے کہ سست لوگوں سے علیحدہ رہے۔عبرت وفکر والوں سے معانقہ کرے۔خشوع اور بیماریوں حسرتوں کا التزام کرے۔حقیقت پر کار بند ہو۔خواہش کرے،صفائی کو زندہ کرے محل قضا کی طرف تسلی پائے ایذا سے علیحدہ رہے۔بڑے بادشاہ (اللہ تعالیٰ) سے شرمائے۔مالداری میں راحت کو چھوڑے خداوندا مال دار کو تجھ سے مال نفع نہیں دیتا۔

مراقب وہ ہے کہ جس کا غم مُبہ ہو۔اس کا احسان دائم ہو۔اپنے غصہ کو کھائے اپنے ربّ سے ڈرے۔

مخلص

مخلص وہ ہے کہ اپنی ہمت سے مخلوقات سے نجات پائے۔اپنے باطن سے کائنات سے بلند ہو۔سیّد المخلوق (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم کی تعمیل کرے۔

شاکر وہ ہے کہ حاجت کے وقت ملک غلام کے ساتھ صبر کرنے۔خاص وعام سے کسی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

طرف رجوع نہ کرے۔تدبیر واہتمام سے اپنے دل کو خالی کرے۔

متوکل

متوکل کی نسبت ان سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ جو دل کے ساتھ مخلوق سے اعراض کرے اور خدا سے رزق لے اور اپنی ہمت سے مولیٰ کے دروازہ پر کھڑا ہو۔یقین کے ساتھ اس کی عبادت پر استقامت کرے۔مولیٰ کے دروازہ کے سوا غیر کی التفات چھوڑ دے۔

عاشق کی نسبت ان سے سوال کیا گیا تو فرمایا عاشق وہ ہے کہ خلوت وہ رکھے۔وحدت سے محبت رکھے۔اس کی ہمت یکتا ہو۔

عاشق

عاشق وہ ہے کہ اپنے ربّ عزوجل سے شرم کرے۔اس کے دروازہ پر کھڑا رہے اس کی عبادت کی طرف جلدی کرے۔اس کی یاد بہت کرے۔اپنے آنسو بہائے اس کے قرب کو چاہے۔اس کے فراق سے ڈرے پھر اس کا دل مَیلوں سے صاف ہوگا اس کا باطن اغیار سے پاک ہوگا۔اپنے رخساروں کو صبح کے وقت جبار کے سامنے خاک آلودہ کرے۔آزادلوگوں کا طریقہ اختیار کرے پھر وہ بہترین انسانوں میں ہوگا۔شیخ رضی اللہ عنہ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

احبك اصنافا من الحب لم جد لها مثلانى سائر الناس تعرف

فمن هن حب المحب و رحمة لمعرفتى منه الذى يتكلف

و منهن ان لا تحطر الشوق ذكركم على القلب الا كاوت النفس تتلف

وجب يد اللجسم والشوق ظاهر وحب الذى نفسى من الروح الطف

وحب هو الداء الوصال بعينه له قدم يعد وعلى فادنف

فلا انا منه مستريح فميت ولا انا منه ما حييت مخفف

شیخ مکارم کی کرامات

انوار کا اثر

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن یحییٰ بن ابی القاسم ازجی نے کہا کہ میں نے شیخ ابا الحسن علی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نانبائی سے بغداد میں سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ اباالحسن جوسقی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں شیخ مکارم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک وقت حاضر ہوا وہ اپنے اصحاب کے سامنے شوق و محبت میں کلام کر رہے تھے۔

پھر اپنے کلام میں کہا کہ مجنوں کے اسرار جب سلطان ہیبت و جلال کے وقت اڑتے ہیں تو ان کے انوار کی وجہ سے ہر چیز اور ہر نور جوان کے انفاس کے مقابل ہو بجھ جاتے ہیں پھر شیخ نے ایک سانس لیا تو مسجد کی تمام قندیلیں بجھ گئیں۔ اس میں تیس پر زائد قندیلیں موجود تھیں۔ تھوڑی دیر سکوت کیا پھر کہا کہ جب ان کے اسرار انس و جمال کے انوار کی تجلی کے ساتھ اڑتے ہیں تو ان کے انوار ہر ظلمت کو جوان کے انفاس کے مقابل ہو روشن کر دیتے ہیں۔ پھر آپ نے ایک سانس لیا تو وہ تمام قندیلیں جل اٹھیں اور تمام مسجد جیسے پہلے روشن تھی۔ روشن ہو گئی۔

دوزخ کے منکر کو دوزخ کی حالت دکھا دینا

خبر دی ہم کو ابو محمد حسن بن نجم الدین حورانی نے کہا میں نے سنا ابا محمد علی بن ادریس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ شیخ مکارم رضی اللہ عنہ اپنے مریدوں میں بیان کر رہے تھے پھر دوزخ کا ذکر کیا اور جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں کے لیے تیار کیا ہے تب مریدوں کے دل ڈر گئے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

وہاں پر ایک بیکار مرد بیٹھا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ یہ تو صرف ڈرانا ہے وہاں پر ایسی آگ نہ ہو گی جس سے کسی کو عذاب دیا جائے گا۔

پھر شیخ نے فرمایا **ولئن مستھم نفحه من عذاب ربك ليقولن يا ويلنا انا كنا ظالمين** یعنی اگر ان کو تیرے رب کے عذاب کی لپٹ پہنچے گی تو ضرور کہیں گے کہ اے ہم پر ویل بے شک ہم البتہ ظالموں میں سے تھے۔

شیخ یہ کہہ کر چپ ہو گئے اور حاضرین بھی چپ کر گئے۔ تب وہ شخص کہنے لگا فریاد اور سخت بے قرار ہوا اور اس کے ناک میں سے دھواں نکلتا ہوا دکھائی دیا قریب تھا کہ اس کی بد بو سونگھے بے ہوش ہو جائے۔

پھر شیخ نے کہا **ربنا اكشف عنا العذاب انا مومنون** اے پروردگار ہم سے عذاب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کو دور کر دے بے شک ہم مومن ہیں۔

پھر اس شخص کا خوف جاتا رہا شیخ کی طرف کھڑا ہوا اور ان کے دونوں قدم چومے اور نیا اسلام لایا۔ اپنا اعتقاد صحیح کیا کہنے لگا کہ میں نے اپنے دل میں آگ کی لپٹ و تیزی پائی تھی کہ میرے دل پر آتی ہے اور میرے اندر دھوئیں نے جوش مارا تھا۔ قریب تھا کہ میں مرجاؤں میں نے کسی قائل کو اپنے اندر یہ کہتے ہوئے سنا **ھذہ النار التی کنتم بھا تکذبون افسحر ھذا ام انتم لا تبصرون** یعنی یہ وہی آگ ہے کہ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے کیا یہ جادو ہے یا تم دیکھتے نہیں اور اگر شیخ نہ ہوتے تو میں ہلاک ہو گیا تھا۔

پانچ مہمانوں کے احوال

خبر دی ہم کو ابوالفتوح داؤد بن ابن المعالی نصر بن شیخ ابی الحسن علی بن الشیخ ابی المجد المبارک بن احمد بغدادی حریمی حنبلی نے کہا خبر دی ہم کو میرے والد نے اپنے جدا ابا المجد رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں ایک دن شیخ مکارم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کے گھر پر نہر خالص پر تھا۔ میرے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوا کہ کاش میں شیخ کی کوئی کرامت دیکھتا۔ تب شیخ نے میری طرف دیکھا اور تبسم فرمایا اور کہا کہ عنقریب ہمارے پاس پانچ آدمی آئیں گے۔ ایک تو عجمی ہے جس کا رنگ سرخ و سفید ہوگا۔ اس کے دائیں رخسار پر ایک داغ ہے اس کی عمر نو ماہ باقی ہے۔ اس کو جنگل میں شیر پھاڑے گا اور وہیں سے خدا اس کو اٹھائے گا۔

دوسرا عراقی تھا، سفید سرخ ہے اور اس کی دونوں آنکھوں میں نقصان ہے۔ اس کے پاؤں میں لنگڑا پن ہے۔ ہمارے پاس ایک ماہ تک رہے گا پھر مرجائے گا۔

تیسرا شخص مصری ہے جو گندم گوں ہے۔ اس کے بائیں ہاتھ کی چھ انگلیاں ہیں۔ اس کی بائیں ران پر ایک نیزہ کا زخم ہے جو تیس سال ہوئے اس کو لگا تھا۔ وہ بیس سال بعد ہندوستان کی زمین میں تاجر ہو کر فوت ہوگا۔

چوتھا شامی ہے گندم گوں، اس کی انگلیاں سخت ہیں، حریم کی زمین میں تمہارے گھر کے دروازہ پر سات سال تین ماہ سات دن کے بعد مرے گا۔

پانچواں یمنی ہے سپید رنگ کا نصرانی ہے۔ اس کے کپڑے کے نیچے زنار ہے۔ اپنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OVAIS ISLAMIA ACADEMY

طن سے تین سال کا نکلا ہوا ہے۔ کسی نے اس کو خبر نہیں دی وہ مسلمانوں کا امتحان لیے پھرتا ہے کہ کوئی اس کا حال بتلائے۔

عجمی بھنا ہوا گوشت چاہتا ہے۔ عراقی مرغابی چاولوں کے ساتھ چاہتا ہے۔ مصری شہد اور گھی چاہتا ہے۔ شامی شام کے میووں میں سے سیب چاہتا ہے۔ یمنی انڈے تلے ہوئے چاہتا ہے اور ہر ایک دوسرے کی خواہش کو نہیں چاہتا۔ اور عنقریب ہمارے پاس ان کے رزق اور خواہشات خاطر خواہ آوے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

ابوالمجد کہتے ہیں کہ واللہ ہمیں تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ پانچ شخص اسی طرح کے آئے جیسا کہ شیخ نے فرمایا تھا ان کے حالات میں ذرہ بھر کم نہ تھا۔

میں نے مصری سے اس کے ران کے زخم کی بابت پوچھا۔ تو میرے سوال سے اس کو تعجب ہوا اور کہنے لگا کہ یہ زخم مجھ کو تیس سال ہوئے جب لگا تھا۔

پھر ایک شخص آیا اور اس کے ساتھ انہیں قسم کے کھانے تھے۔ جو وہ چاہتے تھے اس نے آ کر شیخ کے سامنے وہ کھانے رکھ دیئے۔ آپ نے حکم دیا اور ہر ایک کے سامنے اس کی مرضی کا کھانا رکھ دیا۔ ان سے آپ نے فرمایا کہ تم اپنی مرضی کے مطابق کھانا کھاؤ۔ وہ سب بے ہوش ہو گئے۔

جب ان کو ہوش آیا تو یمنی نے شیخ سے عرض کیا کہ اے میرے سردار! جو شخص کہ مخلوق کے اسرار پر مطلع ہو اس کی کیا تعریف ہے۔ آپ نے فرمایا کہ [illegible] جان لے کہ تم نصرانی ہو اور تمہارے کپڑے کے نیچے زنار ہے۔

تب وہ شخص چلا اٹھا اور شیخ کی طرف کھڑا ہوا اور اسلام لے آیا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ برخوردار جو مشائخ تجھے دیکھتے تھے تیرا حال وہ پہچانتے تھے لیکن وہ جانتے تھے کہ تمہارا اسلام میرے ہاتھ پر مقدر ہے۔ اس لیے انہوں نے تجھ سے کلام نہیں کیا۔

راوی کہتا ہے کہ اسی طرح ان کے مرنے کا حال ہوا۔ جیسا کہ شیخ نے بتلایا تھا۔ اسی وقت اور اسی مکان میں جس کو شیخ نے متعین کیا تھا۔ نہ آگے نہ پیچھے۔ عراقی تو شیخ کے پاس ان کے حجرہ میں ایک مہینہ رہ کر فوت ہوا۔ میں نے بھی اس کے جنازہ کی نماز پڑھی اور شامی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

ہمارے پاس حریم میں میرے گھر کے دروازہ پر گرا ہوا فوت ہوا مجھے کسی نے پکارا میں باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی ہمارا شامی دوست ہے۔ اس کی موت اور اس وقت میں جو میں شیخ کے نزدیک اس سے ملا تھا سات سال تین ماہ اور سات ماہ کا عرصہ ہوا تھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

شیخ رضی اللہ عنہ ارض عراق کی نہر خالص کے ایک مشہور شہر میں رہتے تھے۔ اسی کو وطن بنایا ہوا تھا اور وہیں بڑے عمر کے ہو کر فوت ہوئے۔ ان کی قبر وہیں ہے جس کی علانیہ زیارت کی جاتی ہے۔ اسی علاقہ میں ان کی بڑی شہرت ہے رضی اللہ عنہ

دیکھا نہیں آنکھوں نے ان جیسا

خبر دی ہم کو ابو محمد رجب بن ابی المنصو رداری نے کہا کہ میں نے قاضی القضاۃ ابا صالح نصر بن الحافظ ابی بکر عبد الرزاق سے بغداد میں سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ مکارم نہر الخالص رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میری دونوں آنکھوں نے کسی شخص کو شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کی طرح نہیں دیکھا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

شیخ خلیفہ بن موسیٰ نہر ملکی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات

یہ شیخ عراق کے بزرگ مشائخ اور بڑے عارفین میں سے ہیں۔ صاحب کرامات ظاہرہ مقامات فاخرہ احوال نفیسہ صاحب معارف روشنہ حقائق غالبہ انفاس قدسیہ معانی نوریہ ہیں قرب میں ان کا معراج بلند وصل میں ان کا طریق روشن ہے۔ مشاہدات میں ان کا طور بلند محاضرات میں ان کی اعلیٰ مجلس ہے۔ مدارج فتح الٰہی واطراف کشف زبانی کے جمع میں ان کی مدد کے تقدم میں سبقت ہے۔ بقایا ارادت سے علیحدہ ہونے اور خطوط کے سامانوں سے علیحدہ ہونے اوصاف تربیت کے تحقق میں وہ تنہا ہیں۔

وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے۔ موجودات میں تصرف دیا ہے اور ان کے ہاتھوں پر خارقات کو ظاہر کیا ہے۔ مغیبات کے ساتھ ان کو گویا کیا ہے۔ ان کی زبانوں پر حکمتوں کو جاری کیا۔ ان کو سالکین کا پیشواء مقرر کیا۔ مخلوق کے دل ان کی محبت سے اور ان کے سینے ان کی ہیبت سے بھر دیئے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بیداری اور خواب میں دیکھا کرتے تھے اور یوں کہا جاتا ہے کہ شیخ خلیفہ کے اکثر افعال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے ملے ہوئے تھے یا بیداری میں یا خواب میں۔

ان کے شیخ سیّد شریف ابوسعد قیلوی رضی اللہ عنہ ان کی بہت تعریف کیا کرتے تھے ان کے حق میں یہ کہا کرتے تھے کہ شیخ خلیفہ کامل شیخ ہے۔

ایک دفعہ کہا شیخ خلیفہ اسرار ولایت پر اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں۔ وہ اس طریق کے ایک رکن ہیں سرداروں کے امام، علم، عمل، حال، ہیبت، ریاست میں احکام کے بڑے عالم ہیں۔ ان کے وقت میں ان کے شہر اور اس کے اطراف میں مریدین صادقین کی تربیت ان تک منتہی ہوئی ہے۔ ان کی صحبت میں بہت سے صاحبان حال نے تخریج کی ہے۔ ان کی طرف صلحاء کی ایک جماعت منسوب ہے اور ان سے نفع حاصل کیا ہے۔ ان کے زمانہ والوں نے ان کی بزرگی اور احترام پر اتفاق کیا ہے۔ ان کے قول کی طرف رجوع کیا ہے۔ ان کی زیارات ونذروں کا حصہ کیا گیا ہے۔

آپ عمدہ صفات کریم الاخلاق وافر العقل کتاب وسنت سے ہمیشہ احکام شرع کے پابند، اہل خیر کے دوست اہل علم کی تعظیم کرنے والے تھے۔ ان کا اہل معارف کی زبان پر بلند کلام تھا۔ اس میں سے یہ ہے۔

شیخ خلیفہ کے ارشادات

آپ فرماتے ہیں کہ زاہدوں کا آخر قدم متوکلین کا پہلا قدم ہے۔ ہر شے کے لیے زیور ہے اور صدق کا زیور خشوع ہے۔ ہر شے کی کان ہے۔ صدق کی کان زاہدوں کے دل ہیں۔ ہر شے کا نشان ہوتا ہے اور رسوائی کا نشان یہ ہے کہ نرم دل سے رونا نہ ہو۔ ہر شے کا مہر ہوتا ہے اور جنت کا مہر دنیا اور جو اس میں ہے اس کا ترک کر دینا۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف نفس کشتی کے ساتھ توسل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نفس کو ثابت رکھتا ہے اس کو اپنی طرف پہنچاتا ہے۔

افضل اعمال نفس کی خواہش کی مخالفت ہے اور تقدیر کے احکام پر رضا مند ہونا درجات معرفت کا وسیلہ ہے۔

جب دل کا خوف ساکن ہوتا ہے تو شہوتوں کو جلا دیتا ہے اپنی غفلت کو دور کر دیتا ہے ہر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ایک شے کی ضد ہے اور نور قلب کی ضد پیٹ بھر کر کھانا ہے۔

جو شخص اللہ عزوجل کی طرف انقطاع کو ظاہر کر دے تو اس پر ماسوا کا دور کرنا واجب ہوتا ہے جس کا وسیلہ سچ ہو تو اس کا انعام اللہ عزوجل کی اس سے رضا مندی ہو گی۔ ہر شے کا گواہ ہوتا ہے یقین کا گواہ اللہ عزوجل کا خوف ہے۔

بندہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان بڑا قوی سبب یہ ہے کہ پرہیز گاری کے ساتھ حساب لیا کرے علم و ادب کا اتباع کے ساتھ مراقبہ کرے۔

جو چیز تم کو اللہ عزوجل کی طرف سے روکے اہل ہو یا مال یا اولاد تو وہ تم پر نحوست ہے جس عمل کے لیے دنیا میں ثواب نہ ہو تو آخرت میں اس کی جزا نہ ہو گی۔

جب بندہ بھوکا اور پیاسا رہے تو صاف دل ہوتا ہے جب پیٹ بھرے اور پانی خوب پئے تو اندھا ہوتا ہے۔

جو شخص اپنے نفس کی قیمت کا خیال کرے وہ مناجات کی شیرینی نہیں چکھتا رضا سے قناعت کرنا ایسا ہے جس طرح زہد سے پرہیز کرنا جس نے تین درم کا کرتہ پہنا ہے اس کے دل میں پانچ درم کے کرتہ کی شہوت ہے تو اس کا باطن ظاہر کے مخالف ہے۔ جب دل میں شہوت باقی نہ رہے تو جائز ہے کہ وہ زاہدوں کا لباس پہنے پھر وہ صدق کا طریقہ لازم کرے جب تو وسواس معلوم کرے تو خوش ہو۔ وہ تجھ سے جاتا رہے گا کیونکہ مومن کی خوشی کو شیطان بہت برا جانتا ہے اور اگر تو اس سے غم زدہ ہے تو وہ غم بڑھاتا ہے۔

دل کی دوستی چار خصلتوں میں ہے۔ اللہ کے لیے تواضع اور اللہ کی طرف احتیاج اور اللہ تعالیٰ کا خوف اللہ سے امید۔

نفس کے لحاظ اور اس کے ذکر سے تکبر پیدا ہوتا ہے خوف تم کو خدا تک پہنچا دیتا ہے اور تکبر اس سے قطع کرتا ہے تفویض یہ ہے کہ جو تجھ کو معلوم ہو۔ اس کو اس کے عالم کی طرف لوٹائے۔ تفویض رضا کا مقدر ہے اور رضا اللہ تعالیٰ کا بڑا دروازہ بندگی پر صبر کرنا ہے تا کہ تجھ سے اس پر ہمیشگی فوت نہ ہو جائے اور غضب پر صبر کرنا ہے تا کہ اس پر اصرار کرنے سے تم نجات

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خیرات سے تعلق کا اصل یہ ہے کہ امید کم کی جائے جو شخص اپنے نفس سے صحبت رکھتا ہے اس کو تکبر ہوتا ہے توفیق کی علامت یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اس کے ردّ سے ڈرے۔

رسوائی کی علامت یہ ہے کہ اس کی نافرمانی کرے اور امید رکھے کہ تو اس کا مقبول ہے اور شیخ رضی اللہ عنہ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے ؎

قلوبنا لشراب الحب اقداح — و مجلس الانس فیه الروح و الراح
ونحن فی خلوة سکری نیا ومنا — اهل الحقیقة کم صاءوا کم باحوا
وخلوة الوصل قد طاب السماع بها — حقا وقد رقصت الوجد ارواح

اور یہ دو شعر بھی پڑھا کرتے تھے ؎

اساقی بنفسی ذلة و استکانة — الی الحلة العلیاء من جانب الکبر
انا ما اتانی الکبر من جانب الغنی — سموت الی العلیاء من جانب الفقر

کرامات کی چادر

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن ازدمر نے کہا کہ میں نے سنا شیخ ابا الحسن علی نانبائی سے بغداد میں وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ علی بن ادریس یعقوبی سے وہاں پر سنا وہ کہتے تھے کہ مجھ کو میرے اللہ تعالیٰ نے اپنے سامنے کھڑا کیا اور مجھ کو اپنی کرامات سے چادر پہنائی جس کو اس نے آپ اپنی قدرت سے ازل میں بنایا تھا اور اس کو وہی لوگ پہنتے ہیں کہ جن کو وہ اپنی مہربانی سے پسند کرتا ہے۔

خبر دی ہم کو ابومحمد رجب بن ابی المنصو رداری نے کہا کہ میں نے شیخ ابوالحسن قرشی سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ ابوسعد قیلوی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں مقامات توحید میں سے ایک مقام پر اترا مجھ کو وہاں پر قرار نہ آیا یہاں تک کہ مجھ پر اس کے احکام کے مقامات میں سے بعض مقامات نازل ہوئے لیکن میں ان کے طے کرنے پر قادر نہ ہوا میں یہ جانتا تھا کہ وہاں کیا ہے۔

تب میں نے خلیفہ کی روح سے مدد طلب کی۔ اپنی اور ان کی ہمت کو جمع کیا میری روح

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اوران کی روح ملی۔ اس وقت میں نے وہ منازل طے کئے اور اس مقام کو طے کیا۔ مجھ کو اس کے جمیع احکام ظاہر ہو گئے۔

پس شیخ خلیفہ میرے اصحاب میں سے اعلیٰ ہمت والے اور نفس کے لحاظ سے زیادہ خارق اور نظر کے لحاظ سے یکتا ہیں۔

شیخ علی قرشی کہتے ہیں کہ میں نے شیخ خلیفہ سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اے برادر جب میری ہمت نے ان کی ہمت کو سہارا دیا اور میرا باطن ان کے باطن کی طرف کھنچا تو میرے احوال میں میرے لیے ایسا دروازہ کھلا کہ میں اس کی فراخی کا مالک نہ تھا پھر عالم غیب سے جو کام مجھ پر مشکل ہوتا یا درجات بلند کے کسی راز پر توقف ہوتا تو میں اس ٹھکانے کی طرف پناہ لیتا اور اس جذبہ کی طرف رجوع کرتا پھر ہر تنگی میرے لیے فراخ ہو جاتی اور ہر دروازہ میرے لیے کھل جاتا۔

ستر دفعہ زیارت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن عبداللہ ابہری نے کہا کہ میں نے شیخ ابوالحسن حفاف بغدادی سے بغداد میں سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ ابا المسعود حریمی سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ شیخ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بیداری و نیند میں دیکھا کرتے تھے۔

ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سترہ دفعہ دیکھا۔ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے خلیفہ تم مجھ سے گھبراؤ نہیں۔ بہت سے اولیاء میرے دیکھنے کی حسرت سے فوت ہو گئے۔ اے خلیفہ کیا تجھ کو وہ استغفار نہ بتاؤں جو تو دعا میں مانگا کرے۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایئے۔ آپ نے فرمایا کہو:

اللھم ان حسناتی من عطاء ك و سیاتی من قضا ء ك فجد بما انعمت علی ما قضیت و امح ذالك بذالك جلیت ان نطاع الا باذنك اوتعصی الا بعلمك اللھم ما عصیتك استخا فابحقك ولا استھانة بعذابك لكن بسا بقية سبق بہا عمك فالتوبة الیك و المعذرة لدیك

میں کہتا ہوں کہ میں استغفار کو امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے اس سے لمبا جانتا ہوں۔

قافلہ حجاز کا دیدار

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابو محمد حسن بن ابی الحسن علی بن محمد بن احمد تنوخی عراقی نہر ملکی نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے میرے دادا سے انہوں نے کہا کہ میرے بھائی نے ایک سال حج کیا۔ مجھ کو اس سے بڑی محبت تھی۔ اس کے دیکھنے کا بڑا شوق تھا پھر سفر کے ایک مہینہ بعد میرے دل میں اس کی طرف سے بڑا قلق پیدا ہوا۔

تب میں شیخ خلیفہ کی خدمت میں نہر الملک پر حاضر ہوا اور میرا شوق بھائی دیکھنے کا بہت ہوا شیخ نے کہا اے محمد! تم کیا چاہتے ہو کہ اپنے بھائی کو دیکھو۔ میں نے کہا بھلا یہ امر مجھے کہاں حاصل ہو سکتا ہے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو میرے گھر کے دروازہ سے باہر نکال کر لے گئے۔

میں کیا دیکھتا ہوں کہ قافلہ ہمارے قریب جا رہا ہے کوئی بیس قدم کا فاصلہ ہے اور میں علانیہ اس کو دیکھ رہا ہوں اور اپنے بھائی کو دیکھا کہ ایک اونٹ پر سوار ہے تب تو میں کودا کہ اس تک پہنچ جاؤں مگر شیخ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ تم ہرگز وہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔

میں شیخ کے ساتھ یہ نظارہ دیکھ رہا تھا کہ اتنے میں میرے بھائی کو اونگھ آگئی وہ اونٹ پر سے گرا شیخ کودے اس کو زمین پر گرنے سے پہلے پکڑ لیا اور اونٹ پر بٹھا دیا پھر میری طرف لوٹ آئے۔ جب قافلہ چل دیا اور ہم سے غائب ہو گیا تو شیخ قافلہ کے راستہ پر گئے۔ ایک رومال اور ایک لوٹا لے آئے اور مجھے لا کر دیا یہ کہا کہ تیرے بھائی کے گرنے کے وقت یہ دونوں گر گئے تھے۔ میں نے وہ دونوں لے لیے اور لوٹ آیا اور بھائی کے دیکھنے سے میرے دل کو اطمینان ہو گیا۔

میں نے اس واقعہ کی وہ تاریخ اور دن لکھ دیا جب میرا بھائی (حج کر کے) آیا تو میں نے اس سے اس دن کا حال دریافت کیا جس کو میں نے لکھ لیا تھا تو اس نے کہا کہ میں اپنے کجاوہ پر سے گر پڑا تھا اگر اللہ تعالیٰ شیخ خلیفہ کی وجہ سے مجھ پر مہربانی نہ کرتا (تو مجھے سخت چوٹ لگتی) شیخ نے مجھ کو زمین پر گرنے سے پہلے پکڑ لیا۔ پھر مجھ کو میرے کجاوہ میں بٹھا دیا مجھے کسی قسم کی چوٹ نہ لگی۔

پھر شیخ چل دیئے مجھے معلوم نہ ہوا کہ کہاں سے آئے تھے اور کہاں کو چل دیئے نہ اس کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بعد میں نے ان کو دیکھا اس وقت میں نے اپنا رومال اور لوٹا کھودیا۔

راوی کہتا ہے کہ میں اٹھا اور اس کا رومال اور لوٹا لا کر اس کو دے دیا جب اس نے دیکھا تو بڑا متعجب ہوا۔

پھر میں نے اس کو اپنا قصہ شیخ کے ساتھ اس دن کا سارا بیان کیا۔ پھر ہم شیخ مکارم کی خدمت میں نہر الخالص میں آئے اور ان سے یہ قصہ بیان کیا وہ فرمانے لگے کہ جب شیخ خلیفہ کے سامنے تمام مقامات گیند کی طرح لپیٹے جاتے ہیں تو پھر تمام زمین ان کے سامنے ذرّہ کی طرح کیسے نہ ہو۔ راوی کہتا ہے کہ اس وقت شیخ خلیفہ کے اور حاجیوں کی منزل میں ایک مہینہ کا راستہ تھا۔

خواہش کا پورا ہونا

خبر دی ہم کو ابو محمد حسن بن ابی القاسم ابن محمد بن دلف حریمی نے جن کا دادا ابن قوقا مشہور ہے۔ کہا میں نے اپنے دادا سے سنا وہ کہتے تھے کہ بغداد کے ہمارے بعض اصحاب صالحین کی حکایت بیان کرتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ میں ایک رات صبح کے وقت جاگا اور اللہ تعالیٰ سے اس امر پر بیعت کی کہ میں مسجد جامع رصافہ میں ایسا متوکل ہو کر بیٹھوں گا کہ مجھے مخلوق میں سے کوئی نہ معلوم کرے پھر میں اسی وقت جامع مسجد میں آیا اور اس میں پیر، منگل، بدھ تک بیٹھا۔ میں نے اس میں کسی مرد کو نہ دیکھا اور نہ کچھ کھانا کھایا۔ آخر مجھے بڑی بھوک لگی میں گرنے سے ڈر گیا اور اپنے آپ نکلنے کو مکروہ سمجھا۔ مجھے اس بات کی خواہش ہوئی کہ بھنا ہوا گرم گوشت ہو اور رصائی روٹی ہو برنی کھجور ہو۔ اس وقت اس خیال میں تھا کہ اتنے میں محراب کی دیوار پھٹی اس میں سے ایک بدوی شکل کا مرد پیدا ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک رومال تھا۔ اس نے اس کو میرے سامنے رکھ دیا اور کہنے لگا کہ تم کو شیخ خلیفہ نے کہا ہے کہ اپنی مرغوب شے کھالو اور یہاں سے نکل جاؤ تم متوکلین میں سے نہیں ہو پھر وہ شخص مجھ سے غائب ہو گیا۔ میں نے رومال کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں گرم بھنا گوشت ہے اور رصائی روٹی اور کھجور برنی موجود ہے۔ میں نے وہ کھانا کھایا اور باہر نکل آیا پھر نہر الملک میں شیخ خلیفہ کے پاس حاضر ہوا جب مجھے انہوں نے دیکھا تو

پہلے ہی سے مجھے فرمایا کہ اے شخص! مرد کو لائق نہیں کہ جب تک باطن ظاہر کو اپنے تمام علاقے مضبوطی کے ساتھ قطع نہ کرے متوکل ہو کر بیٹھے ترک اسباب میں گنہگار ہوگا۔

شیخ رضی اللہ عنہ نہر الملک کے ایک گاؤں میں جس کو قریۃ الاعراب کہتے ہیں جو کہ عراق کی زمین میں ہے رہتے تھے اور نہر الملک کو وطن بنا لیا تھا۔ یہاں تک کہ وہیں فوت ہوئے۔قدیمی وہیں رہتے تھے۔ یہاں تک کہ بڑی عمر کے ہو گئے۔ان کی قبر بھی وہیں ہے جس کی علانیہ زیارت کی جاتی ہے۔وہاں پر آپ کی بڑی شہرت ہے۔

بوقت وصال زیارت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

جب ان کی وفات کا وقت آیا تو شہادت کلمہ پڑھا۔خوشی کے مارے ان کا چہرہ بشاش ہوا کہنے لگے۔ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب ہیں جو مجھے اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور رحمتوں کی خوشخبری سناتے ہیں پھر کہا کہ یہ فرشتے ہیں جو مجھے اللہ کریم کی جناب میں لے جانا چاہتے ہیں پھر ہنسے اور کہا کہ جب حق جل جلالہ اپنے مومن بندہ پر اس روح کو قبض کے وقت تجلی کرتے ہیں تو اس سے کہتے ہیں یاایتھا النفس المطئمنة ارجعی الی ربك راضية مـرضية (الفجر: ۲۷، ۲۸) یعنی ''اے اطمینان والی روح اپنے پروردگار کی طرف خوش اور پسندیدہ ہو کر چلی آ'' اور ابھی آیت کی تلاوت پوری نہ ہوئی تھی کہ آپ کی روح پرواز کر گئی۔ رضی اللہ عنہ

اور جب ان کو چارپائی پر نماز جنازہ کے لیے رکھا گیا تو اطراف سے ایک بلند آواز آئی جس کا منادی معلوم نہ ہوتا تھا کہ اے گروہ مسلمانان نماز پڑھو۔حبیب قریب پر اور یہ دن ہے جس پر گواہی دی گئی ہے۔ رضی اللہ عنہ

اور یعقوبا میں ایک اور شیخ تھے جن کا نام بھی خلیفہ تھا۔ وہ شیخ علی بن ادریس رضی اللہ عنہما کے مریدوں میں سے تھے۔وہ اپنے شیخ ابن ادریس سے پہلے فوت ہو گئے تھے اور یعقوبا میں دفن ہوئے تھے۔ جب شیخ ابن ادریس پر حال وارد ہوتا تو کہتے کہ اے ربّ! خلیفہ کے لیے بھی ایسا ہی عنایت ہو۔سو وہ اس شیخ کے بعد ہوئے ہیں جن کا ذکر یہاں کیا گیا ہے۔ رضی اللہ عنہم

ہوا میں اُڑنا

خبر دی ہم کو شیخ ابو محمد حسن بن احمد بن محمد بن دلف حریمی نے کہا خبر دی ہم کو میرے دادا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نے کہا کہ میں نے یحییٰ ابن محفوظ بن برکت بغدادی مشہور ابن الدبیقی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ خلیفہ نہر ملکی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں ایک دفعہ ملک سودا میں گزرا۔ میں نے اپنے شیخ کو ہوا میں بیٹھے ہوئے پایا۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا آپ ہوا میں کس لیے بیٹھے ہیں۔

کہا اے خلیفہ میں نے ہوا کی مخالفت کی اور تقویٰ کی سواری کی پھر میں نے ہوا میں سکونت کی۔

راوی کہتا ہے کہ میں پھر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے ان کی رباط میں جلسہ آیا تو میں نے ان کو بھی قید میں ہوا میں بیٹھے ہوئے پایا اور اس شخص کو جو ہوا میں دیکھا تھا وہ ان کے سامنے متواضع بیٹھا ہوا ہے۔ پھر اس شخص نے کلام کیا اور آپ سے احکام حقائق میں پوچھا پھر دونوں نے معارف میں ایسا کلام کیا کہ میں اس کو کچھ نہ سمجھا پھر شیخ کھڑے ہوئے میں نے اس شخص سے خلوت کی۔ اس سے کہا کہ میں تم کو یہاں دیکھتا ہوں۔

انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور میرے لیے ولی برگزیدہ یا حبیب مقرب نہیں مگر اس کے لئے یہاں تردد واستمداد ہے۔

میں نے اس سے کہا کہ میں تم دونوں کا کلام نہیں سمجھا۔ اس نے کہا کہ ہر مقام کے لیے احکام ہوتے ہیں۔ ہر حکم کے لیے معانی، ہر معنے کے لیے عبارت ہوتی ہے جس سے اس کو تعبیر کیا کرتے ہیں۔

عبارت کو وہی سمجھتا ہے جو اس کے معنے سمجھتا ہو۔ معنے کو وہی سمجھتا ہے جس نے اس کے حکم کی تحقیق کی اور حکم کی تحقیق وہی شخص کرتا ہے کہ جو مقام مشارٌ الیہ تک پہنچ چکا ہو۔ ہم نے اس سے کہ میں نے آپ کو شیخ کے سامنے جس قدر متواضع دیکھا ہے اور کہیں نہیں دیکھا۔ اس نے کہا کیوں ایسے شخص کے سامنے بتواضع پیش نہ آؤں جس نے مجھے والی اور متصرف بنایا میں نے کہا آپ کو کیا والی اور کس میں متصرف بنایا کہا کہ مجھ کو ان سو غائب مردوں پر جو کہ ہوا میں رہنے والے ہیں اور جن کو وہی دیکھ سکتا ہے جسے خدا چاہے مقدم کیا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی وما نتنزل الا بامر ربک (مریم:۶۴) یعنی ''ہم نہیں اترتے مگر تیرے رب کے حکم سے'' مجھے ان

کے احوال میں قبض وبسط میں متصرف کر دیا ہے۔

برکت غوث الوریٰ

ابن الدبیقی نے کہا پھر شیخ خلیفہ نے کہا کہ شیخ عبدالقادر نے اولیاء، ابرار، ابدال اور ان کے زمانہ کے اور کم درجہ ولیوں میں حکومت کا ہار پہنا ہوتا ہے جو ان کے احوال واسرار کو شامل ہے وہ زمین کی جس طرف دیکھتے ہیں وہاں کے رہنے والے مشرق ومغرب کی زمین کے آخر تک ان کی ہیبت نگاہ سے ڈرتے ہیں۔ ان کی نظر کی برکت سے اپنے احوال میں زیادتی کے امیدوار ہیں اور ان کے غلبہ ہیبت سے اپنے حالات کے سبب کا خوف کھاتے ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

شیخ ابوالحسن جوسقی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ عراق کے بڑے مشائخ اور بڑے عارفین میں سے ہیں۔ صاحب کرامات ظاہرہ احوال خارقہ مقامات روشنہ مراتب عالیہ صاحب فتح مضبوط وکشف روشن حقائق روشنہ معارف غالبہ ہیں۔ تصرف جاری میں ان کا ہاتھ لمبا تھا۔ علوم مشاہدات میں ان کا ہاتھ فراخ تھا۔ تمکین مضبوط میں ان کا قدم راسخ تھا۔ معالم قدس میں ان کا طور بلند تھا۔

مراتب قرب میں ان کا مقام اعلیٰ تھا۔ عوالم غیب میں ان کی نظر خارق تھی۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف ظاہر کیا ہے۔ وجود میں تصرف دیا۔ احوال نہایت میں ان کو قدرت دی۔ اسرار ولایت کا ان کو ہار پہنایا ہے عادات کو ان کے لیے بدل دیا۔ ان کے ہاتھ پر کرامات ظاہر کی ہیں۔ ان کو مغیبات کے ساتھ ناطق کیا ہے۔ ان کی زبان پر حکمتوں کو جاری کیا ہے۔ ان کی محبت سے دلوں اور سینوں کو ہیبت سے بھر دیا ہے۔ وہ اس شان کے ایک رکن ہیں۔ اس کے سرداروں کے سردار علم، عمل، زہد، تحقیق وریاست کے لحاظ سے اس کی طرف کھینچنے والوں کے امام ہیں۔ وہ شیخ ابا الحسن علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے ہیں۔ ان کی حال کے ساتھ خدمت کی ہے۔ انہیں کی طرف وہ منسوب تھے۔ شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اکثر آیا کرتے تھے۔ مدت تک ان کی خدمت کی اور عراق کے بڑے بڑے مشائخ سے ملاقات کی تھی جیسے شیخ بقا بن بطو شیخ ابی محمد عبدالرحمٰن طفسونجی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIE ISLAMIA ACADEMY

شیخ ابوسعد قیلوی وغیرہم رضی اللہ عنہم ان کے وقت اس شان کی ریاست بلاد دجلہ اور اس کے آس پاس میں ان تک پہنچی۔ ان کی صحبت میں اکابر کی ایک جماعت نے تخریج کی ہے۔

انہیں کی طرف شیخ ابومحمد عبدالرحمٰن بن جیش بغدادی منسوب ہیں۔ انہیں کی صحبت سے انہوں نے نفع حاصل کیا ہے۔ صلحاء کی ایک جماعت ان کی شاگرد ہوئی ہے۔ مشائخ وعلماء نے ان کی بزرگی واحترام پر اجماع کیا ہے۔ ان کی فضیلت کا اقرار کیا ہے۔ ان کی عدالت کو ظاہر کیا ہے۔ ان کے مناقب کا ذکر کیا ہے۔

وہ شریف الاخلاق اکمل آداب، اجمل الصفات احسن خصلت تھے۔ احکام شرع میں ہمیشہ طریق سلف کے ملتزم تھے۔ معارف میں ان کا کلام بلند تھا۔ اس میں سے یہ ہے۔

شیخ ابوالحسن کے ارشادات

آپ فرماتے ہیں کہ معرفت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ رہے۔ محبت یہ ہے کہ دل سے سوائے حبیب کی محبت کے ساری محبتیں جاتی رہیں۔

زہد یہ ہے کہ دنیا کی طرف حقارت کی نظر سے دیکھے عزت وکنارہ کشی کے لیے اس سے اعراض کرے جس نے دنیا میں سے کسی چیز کو اچھا سمجھا تو اس نے اس کی قدر پر خبردار کیا۔

شکر کا ثمر خدا کی محبت ہے اور اس سے ڈرنا ہے زبان کا ذکر کفارے و درجات ہیں۔ دل کا ذکر منزلت وقرب ہیں جس کے نزدیک ماسوائے اللہ سب برابر ہوں تو اس نے معرفت پا لی۔

تقویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ باطن کی حفاظت، مخلوق کے ساتھ حسن معاشرت کے حفظ ظاہر ہیں موافق ہو۔ اللہ تعالیٰ کا زیادہ پہچاننے والا اس کے احکام میں زیادہ مجاہد ہوگا اور اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی زیادہ پابندی کرتا ہوگا۔ زاہدوں کا رونا آنکھوں سے ہوتا ہے عارفین کا رونا دل سے ہوتا ہے۔

اخلاصِ کامل

ہر مخلص کا اخلاص میں یہ نقصان ہے کہ وہ اپنے اخلاص کا خیال رکھے اور جب اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ کسی بندہ کو مخصوص بنائے تو اس کے اخلاص سے اس کا اخلاص کو دیکھنا دور کر دیتا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہے۔پس یہ سچا مخلص ہے۔

توکل یہ ہے کہ زندگی کو ایک کی طرف لوٹائے اور کل کے غم کو دور کر دے جس نے اللہ تعالیٰ کو اشارہ کے ساتھ پایا تو اس نے ارادہ کو پورا کر لیا اور یہ امر نہی کے لیے سزاوار ہے کہ اپنی روحوں سے کوڑے کو صاف کر دیا ہے۔اپنے نفوس کو ایسے شخص کے مرتبہ پر اتارا ہے کہ جس کو اس کی کوئی حاجت نہیں۔

اصل وصال یہ ہے کہ ماسوائے اللہ عزوجل کی طرف التفات چھوڑ دے۔افضل فقر یہ ہے کہ اپنے قصور کو پہچانے اور نقصان پر اصل ثابت رہنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہمیشہ احتیاج رہے۔

علماء کے فساد کی وجہ

علماء کا فساد دو وجہ سے ہوتا ہے۔ایک یہ کہ اپنے علم کے موافق عمل نہیں کرتے دوم یہ کہ اس پر عمل کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے۔

مرید کی آفت یہ ہے کہ اپنے نفس کی مدد میں غصہ ہونا اور بھید کا ایسے شیخ کے سامنے ظاہر کرنا جو کہ سردار نہ ہو۔ہر شخص سے محبت کرنا۔

جب فقیر دنیا کی زیادتی طلب کرے تو یہ اس کے ادبار کی علامت ہے شقاوت کی تین علامت ہیں کہ علم دیا جائے اور عمل سے محروم رہے عمل دیا جائے۔اخلاص سے محروم رکھا جائے عارفین کی صحبت نصیب ہو مگر ان کی عزت سے محروم ہو۔علم پناہ ہے اور جہالت دھوکا ہے صدق امانت ہے اور عذر غم ہے صلہ رحم بقا ہے۔قطع رحم کرنا مصیبت ہے۔صبر شجاعت ہے جرأت ضعف ہے۔کذب عجز ہے۔صدق قوت ہے عقل تجربہ ہے ایسے ہی شخص کی صحبت کر کہ تجھ میں اور اس میں تحفظ کا بار جاتا ہے اور وہ تجھ کو آداب شرع اور تیری غفلت کے وقت حفظ حال پر خبردار کرتا رہے۔دعا مقبولہ

شیخ یہ دعا مانگا کرتے تھے **اللھم یا من لیس فی السموات قطرات ولا فی هبوب الریاح و بحات ولا فی الارض حیات و لا فی قلوب الخلاق خطرات ولا فی اعضائهم حرکات ولا فی اعینهم لحظات الا وهی لك**

شاهدات وعليك والات و بر بر بيتك معترفات وفى قدرتك متحيرات فاسئلك بقدرتك التى تحير فيها من فى السموات و الارض ان تصلى على سيدنا محمد وعلى اله و اصحابه و ذريته و اهل بيته اجمعين

پھر جو چاہتے دعا مانگتے شیخ عبداللہ ماردینی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ بے شک یہ دعا ان دعاؤں میں سے ہے جو مقبول ہوتی ہیں۔ یہ شیخ رضی اللہ عنہ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

اشار قلبى اليك كيما! يرى الذى لا تراه عينى
وانت تلقى على ضميرى حلاوة السئول والتمنى
تريد منى اختبار سرى وقد علمت المراد منى
وليس فى سواك حظ فكيف ما شئت فاعف عنى

سب کے آقا غوث الوریٰ

خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ شیخ الشیوخ شمس الدین ابو عبداللہ محمد مقدسی نے کہا کہ میں نے شیخ ابا الحسن علی نانبائی سے سناوہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ ابا حفص عمر بزاز سے سناوہ کہتے تھے کہ شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ زرایران میں ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ وہاں پر شیخ بقابن بطو شیخ ابوسعد قیلوی شیخ ابوالعباس احمد بن علی جوسقی صرصری رضی اللہ عنہ جمع ہوئے پھر شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ دستر خوان بچھائے۔ اس نے دستر خوان بچھایا اور حیران ہوا کہ کس سے ابتداء کرے پھر روٹیوں کو اپنے سامنے رکھ لیا اور اپنے ہاتھ میں بہت سی روٹیاں لیں، ان کو چھوڑ دیا اور ان کے چاروں طرف ایک دم چکر دیا کہ جس میں بعض حاضرین کو بعض پر مقدم نہ ہوا اس پر شیخ عبدالقادر نے شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تمہارا خادم دستر خوان کو ایک دم بچھانے میں کیا ہی باادب ہے۔ شیخ علی بن الہیتی نے کہا کہ میں اور میرا خادم آپ کے غلام ہیں۔

پھر ابوالحسن کو حکم دیا کہ شیخ عبدالقادر کی خدمت کرے۔ ابوالحسن تو بیٹھ کر رونے لگا۔ تب شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ وہ اسی پستان کو دوست رکھتا ہے جس سے اس نے دودھ پیا ہے اس کو حکم دیا کہ تم اپنے شیخ ابن الہیتی رضی اللہ عنہ کی خدمت کرو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شیخ ابوالحسن کی کرامات

شیطان کو قید کر دینا

خبر دی ہم کو ابو محمد رجب داری نے کہا کہ میں نے شیخ مسعود حارثی رحمہ اللہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں اور شیخ عبدالرحمٰن بن جیش عمران زیدی اور دورانی نے شیخ ابوالحسن جوسقی رضی اللہ عنہ کی زیارت کا قصد کیا جب ہم جوسق کے درجہ مقابل پر گزرے تو وہاں ہم نے ایک شخص بدشکل سخت بدبودار کو زنجیروں اور طوقوں میں جکڑا ہوا دیکھا۔ اس نے ہم کو پکارا تو ہم اس کی طرف لوٹ کر گئے۔ اس نے ہم سے کہا کہ جب تم شیخ ابی الحسن جوسقی کے پاس جاؤ تو میرے چھڑانے کے لیے ان سے درخواست کرو کیونکہ انہوں نے مجھ کو یہاں قید کر دیا ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔ میں حرکت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ جب ہم شیخ ابی الحسن کی خدمت میں داخل ہوئے تو ہم نے قصد کیا کہ آپ سے اس بارے میں سوال کریں۔

انہوں نے پہلے ہی سے کہا کہ تم مجھ سے اس کے بارہ میں سوال مت کرو کیونکہ وہ شیطان ہے۔ وہ ان فقراء کے پاس جو ہمارے پاس قطع کر کے بیٹھے ہیں۔ آتا ہے اور ان کو پریشان کرتا ہے۔ وہ جب ان کے احوال میں کچھ تشویش ڈالنا چاہتا ہے تو میں اس کو منع کرتا تھا اور خوف دلاتا تھا پھر وہ قسم کھاتا تھا کہ آئندہ نہ آؤں گا۔ جب اس نے کئی دفعہ ایسا کیا تو میں نے اس کو قید کر دیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

علم الغیب

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن یحییٰ بن ابی القاسم الازجی نے کہا میں نے شیخ ابا الحسن علی نانبائی سے بغداد میں سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے اصحاب کی جماعت کے ساتھ جوسق میں شیخ ابوالحسن رضی اللہ عنہ کی زیارت کا قصد کیا جب ہم ان کی خدمت میں گئے تو انہوں نے ہم کو وہ ساری باتیں کھول کر بیان کر دیں کہ جو راستہ میں ہم کو پیش آئی تھیں۔ جو کچھ ہمارے ہر ایک کے دل میں خطرات گزرے تھے وہ سب واضح کر دیئے۔ ہم نے آپ کے پاس رات کاٹی تو رات کے وقت پسو نکلے۔ ہم سب نے کوشش کی کہ ہم ان کو ماریں مگر ہم قادر نہ ہوتے۔ صبح

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے بعد ہم میں سے ایک نے ان سے پوچھا کہ اے میرے سردار! جب کسی شخص کو اللہ کے نزدیک مرتبہ حاصل ہوتا ہے تو کیا اس کا مرتبہ تمام شہر کو شامل ہوتا ہے۔ آپ نے کہا ہاں ان کے چوپاؤں اور حشرات حتیٰ کہ پسوؤں تک کو شامل ہوتا ہے۔

کبڑے کو اچھا کرنا

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابو محمد حسن بن علی بن تنوخی نہر ملکی نے کہا کہ ہم نے سنا شیخ عارف ابا الفتح شلیل بغدادی سے بغداد میں وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ ابو محمد عبدالرحمٰن بن جیش بغدادی سے سنا وہ کہتے تھے کہ اپنے شیخ ابی الحسن جوسقی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جوسق میں مجلس سماع میں حاضر ہوا۔ اس میں مشائخ و علماء و صلحاء و فقراء کی ایک جماعت تھی قوال نے یہ اشعار پڑھے ؎

ان غلبات الشوق الا تطلعها — اليك ويابى العدل الا تجنبا

وما كان صدى عنك صد ملالة — ولا ذالك الاقبال الا تقربا

ولا كان ذالك الحب الاوسيلة — ولا ذالك الاعراض الا تهيبا

على رقيب منك حل بمهجتى — اذا رهت تسهيلا على تصعبا

راوی کہتا ہے کہ تب شیخ ابوالحسن خوش ہوئے اور ایک کبڑے مرد سے جو وہاں پر تھا معانقہ کیا تو اس کا قد سیدھا ہو گیا۔ اور لنگڑا پن جاتا رہا اور وہ دن تھا کہ جوسق میں لوگوں کا مجمع تھا۔

خبر دی ہم کو ابو محمد الحسن بن قوقا حریمی نے کہا کہ میں نے اپنے دادا محمد بن دلف سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے یحییٰ بن محفوظ مشہور ابن الدبیقی سے بغداد میں سنا وہ کہتے تھے کہ میں ایک سال جوسق میں ظہر کے وقت گیا تو ابوالحسن جوسقی رضی اللہ عنہ کو جنگل کے میدان میں دیکھا کہ وہاں پر ان کا غم خوار کوئی اس کے سوا نہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ دائیں بائیں وجد کرتے پھرتے تھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے ؎

قد بان بينى بينى! — فبنت من بين بينى

وتهت فى كل فقه — وجد البقرة عينى

پھر دیر تک روتے رہے اور یہ اشعار پڑھے۔

روحی الیك بكلها قد اجمعت   لو ان فیك هلاكها اقلعت

تبكی علیك بكلها فی كلها   حتی یكال من البكا تقطعت

فانظر الیها نظرة بمودة   فاربما متعتها فتمتعت

پھر بڑے چلائے اور غش کھا کر گر پڑے جب ان کو افاقہ ہوا تو یہ اشعار پڑھنے لگے۔

اجلك ان اشكر الهوی منك اننی   اجلك ان تومی الیك الاصابع

واصرف طرفی نحو غیرك عامدا   علی انه بالرغم نحوك راجع

پھر ان کا چہرہ خوشی اور سرور سے دمک اٹھا۔ اور یہ شعر پڑھنے لگے۔

تبادرت لی حتی اذا ما تبادرت   معانیك فی معنای ادهشتی منی

وعرفتنی ایاك حتی كاننی   اری كلما القاه من دهشتمی منی

فوا اسفی ان فاننی منك لحظة   وواسفی ان حلت من موضع الطعن

کھجوروں کا بولنا

راوی کہتا ہے کہ وہاں پر دو کھجوریں تھیں۔ ایک تو پھلدار تھی اور دوسری وہ تھی جس کی جڑ خشک ہوگئی تھی۔ اس کا پھل منقطع ہوگیا تھا۔ پھر میں نے پھل دار کھجور کی طرف سے آواز سنی۔ وہ کہتی ہے کہ ابا الحسن میں تم سے اللہ کی قسم دے کر درخواست کرتی ہوں کہ آپ میری کھجوریں کھائیں پھر آپ نے ہاتھ بڑھایا تو کھجور کی شاخیں جھک آئیں حتیٰ کہ ان میں سے شیخ نے کھجوریں کھائیں پھر میں نے خشک کھجور کی طرف سے آواز سنی۔

وہ کہتی ہے کہ اے ابوالحسن میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتی ہوں کہ میرے پاس آ کر آپ وضو کریں پھر اس کے نیچے ایک چشمہ پانی کا جاری ہوگیا تو [illegible] نے اس سے وضو لیا اور اس سے پانی پیا تب وہ کھجور سرسبز ہوگئی۔ اس وقت اس کو پھل آ گیا پھر وہ چشمہ بند ہوگیا۔

شیخ وہاں سے لوٹے اور کہتے تھے کہ اے میرے مولیٰ! جس سے تو مخاطب ہوتا ہے اس سے ہر شے مخاطب ہوتی ہے۔ اس کے بعد میں کبھی اس موقع پر جایا کرتا اور اس وقت کو یاد کرتا اور روتا تھا اور وہ کھجوریں شیخ ابی الحسن رضی اللہ عنہ کے تبرک کی وجہ سے کھاتا، وہ کھجوریں عراق کی بہتر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کھجوروں میں سے تھیں۔

شیخ وہاں سے لوٹے جوسق میں رہتے تھے جو کہ نہر دجلہ پر عراق کی زمین میں ہے۔ وہ ہمیشہ اسی میں رہتے تھے یہاں تک کہ وہیں بڑی عمر میں فوت ہوئے اور وہیں دفن ہوئے۔ وہیں آپ کی قبر ہے جس کی علانیہ زیارت کی جاتی ہے۔ ان کی وفات جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ شیخ مکارم نہر خالصی کی وفات سے پہلے ہوئی ہے۔ ان کا لقب لنگڑے پن کی وجہ سے ابو عراج تھا۔ رضی اللہ عنہ

بے مثل شیخ

خبر دی ہم کو ابو الحسن علی بن ابی بکر بن عمراز جی نے کہا کہ میں نے شیخ عارف ابا طاہر خلیل بن شیخ پیشواء ابوالعباس احمد بن علی جوسقی صرصری سے وہاں پر سنا اور خبر دی ہم کو ابوالفتح سلیمان بن اسحاق بن احمد ہاشمی علثی نے کہا کہ میں نے شیخ عارف ابا الفضل اسحاق بن احمد علثی سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے شیخ ابا الحسن جوسقی رضی اللہ عنہ سے وہاں پر سنا وہ کئی دفعہ کہتے تھے۔ میرے کان بہرے ہو جائیں۔ میری آنکھیں اندھی ہو جائیں اگر میں نے سیدی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مثل اور کسی کو دیکھا ہے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

شیخ ابو عبداللہ محمد قرشی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ مصر کے مشہور مشائخ میں سے ہیں۔ عارفین مذکورین کے بڑوں میں سے ہیں۔ بڑے کامل محقق ہیں۔ صاحب کرامات ظاہرہ، احوال فاخرہ، افعال خارقہ، انفاس صادقہ اشارات روحانیہ، محاضرات قدسیہ ہمت روشنہ تھے۔ پختہ ارادوں والے صاحب مقامات روشنہ، مراتب علیہ، معارف جلیلہ، حقائق ربانیہ، علوم دینیہ تھے۔ مراتب قرب میں ان کا طور بلند تھا۔ قدس کے تختوں پر ان کا طریق اعلیٰ، مجالس انس میں ان کا مقام بلند تھا۔ مجازی تقدیر میں ان کا ثبوت بڑا قوی تھا۔

عوالم غیب میں ان کی نظر خارق تھی۔ پوشیدہ اسرار سے ان کے اخبار سچے تھے۔ احکام ولایت میں ان کا لمبا ہاتھ تھا۔ احوال نہایت میں ان کا ہاتھ فراخ تھا۔ علوم مشاہدہ میں ان کا ہاتھ روشن تھا۔ تصریف جاری میں ان کا قدم مضبوط تھا۔ تمکین مضبوط میں ان کی بڑی قوت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تھی۔ بلندیوں کی امداد میں بڑھنے والے تھے۔ شرافت کی اطراف کو جمع کرتے تھے۔ ملکوت کے راستوں میں بڑھے ہوئے تھے۔ موجودات کے مزہ سے علیحدہ تھے۔ ملکوں کی محبت سے بچتے تھے۔ جواذب بقایا سے نکلے ہوئے۔ عبودیت میں ثابت تھے۔

وہ ان میں سے ایک ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے اور عالم میں تصرف دیا ہے اسباب کو ان کے لیے بدلا ہے۔ ان کے ہاتھوں پر عجائب ظاہر کئے ہیں۔ ان کو حکمتوں کے ساتھ گویا کیا۔ ان کی زبان پر فوائد جاری کئے ہیں۔ دلوں کو ان کی محبت سے اور سینوں کو ان کی ہیبت سے بھر دیا۔ ان کو سالکین کا پیشوا صادقین کے لیے حجت بنایا ہے۔

وہ اس شان کے ایک رکن ہیں۔ اس کے سرداروں کے امام اس کے رؤسا کے سردار اور اس طرف بلانے والوں کے صدر علم و عمل، زہد، ورع، توکل، تحقیق، تمکین، ہیبت، جلالت میں اس کے احکام کے مشہور عالم ہیں۔

قیامت کو دیکھنا

یہ وہ شخص ہیں کہ جنہوں نے کہا ہے کہ میں نے قیامت کو دیکھا۔ وہاں پر لوگوں کے مراتب مقامات انبیاء علیہم السلام کو دیکھا۔

میں نے اعمال کی صورتوں کو جس طرح لوگوں پر ظاہر ہوں گی دیکھا ہے برزخ کو دیکھا اور جو مردوں کا وہاں پر حال ہے دیکھا۔ ایک شخص کو میں نے دیکھا جس کو میں پہچانتا تھا۔ وہ میرے پاس اپنی بدحالی کی شکایت کرتا تھا۔ مجھے اس کے مرنے کی خبر نہ تھی۔ میں نے اس کا حال پوچھا تو مجھ سے کہا گیا کہ وہ مر گیا ہے۔ یہ بھی انہوں نے کہا کہ مجھ کو دنیا ایک بڑی خوبصورت جوان عورت کی شکل میں دکھائی دی۔ اس کے ہاتھ میں جھاڑو ہے اور وہ مسجد میں جس میں کہ میں تھا۔ جھاڑو دے رہی ہے۔ میں نے اس سے کہا تیرا کیا حال ہے۔ اس نے کہا میں اس لیے آئی ہوں کہ آپ کی خدمت کروں۔ میں نے کہا نہیں خدا کی قسم، اس نے کہا میں ضرور خدمت کروں گی۔ پھر میں نے اس کی طرف لکڑی سے اشارہ کیا جو میرے پاس تھی۔ اس کے مارنے کا ارادہ کیا تو وہ بڑھیا بن گئی اور مسجد میں جھاڑو دینے لگی۔ پھر میں اس سے غافل ہو گیا تو وہ پھر ویسے ہی بن گئی میں نے پھر اس کو نکالنا چاہا تو وہ پھر بڑھیا بن گئی۔ تب اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پر میں نے رحم کھایا اور اس سے غافل ہو گیا پھر وہ جوان بن گئی۔ میں اس پر خفا ہوا اور اس سے گھبرایا وہ کہنے لگی آپ کچھ کریں۔ میں آپ کی خدمت کروں گی اور ایسا ہی تیرے بھائیوں کی خدمت کی ہے۔

پھر اس دن سے مجھ پر کوئی اسباب مشکل نہیں ہوا اور یہ بھی کہا ہے کہ مجھ پر قرآن عزیز کے باطنی حقائق کھل گئے ہیں۔ اب اس کے اسرار پر مطلع ہوا ہوں۔

چھ سو مشائخ کی زیارت

آپ مغرب و مصر کے بڑے بڑے مشائخ سے ملے ہیں اور ان کی بہت سی کرامات دیکھی ہیں۔ ان سے ان کے بڑے بڑے ابتدائی حالات اور ان کے واقعات روایت کئے ہیں۔

اور کہا ہے کہ میں قریباً چھ سو مشائخ سے ملا ہوں۔ ان میں سے چار مشائخ کی پیروی کی ہے۔ شیخ ابوزید قرطبی، شیخ ابوالربیع سلیمان بن کتانی مالقانی شیخ ابوالعباس خزرجی شیخ ابواسحاق ابراہیم بن ظریف رضی اللہ عنہم شیخ ابومدین رضی اللہ عنہ سے بھی ملے ہیں اور ان کے پاس رہے ہیں۔ ان کی حکایت کی ہے۔ ان کے مناقب بیان کئے ہیں۔

اور کہا ہے کہ میں شیخ ابومدین رضی اللہ عنہ سے جبایہ میں ملا ہوں۔ ان کی عبارات اور شرفِ ہمت تھی میں ان کے پاس رہا ہوں۔ ان کی مجلس میں حاضر رہتا تھا ان کا کلام سنا کرتا تھا اور یہ بھی کہا ہے کہ شیخ ابومدین رضی اللہ عنہ اپنے باطن سے میری طرف دیکھا کرتے تھے۔ ان کے مشائخ ان کے کلام کو سنا کرتے تھے اس کو بڑا سمجھا کرتے تھے یہاں تک کہ شیخ ابواسحاق بن ظریف رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ لوگ قرشی کو میری طرف منسوب کرتے ہیں۔ واللہ میں نے اس سے زیادہ نفع حاصل کیا ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ اس نے مجھ سے نفع حاصل کیا ہے۔ اس کے سبب مجھ کو بہت سے انکشاف ہوئے ہیں اور شیخ ابوالربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ کو قرشی کے دیکھنے سے وہ امور یاد آ گئے جو چالیس برس سے مجھ پر غائب تھے۔

اور یہ بھی کہا ہے کہ میں نے کسی کو ایسا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا جس طرح کہ اس قرشی کی زبان کرتی ہے۔ شیخ ابوالعباس احمد قسطلانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض ان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مشائخ سے سنا جن کی پیروی کی جاتی ہے۔ وہ کہتے تھے کہ مشائخ قرشی اس طریق کو نہیں جانتے جس پر شیخ قرشی چلے ہیں۔

ان کے وقت میں مصر میں اس طریق کی ریاست ان تک پہنچی ہے۔ دیار مصریہ میں ان کے سبب مریدین صادقین کی عمدہ تربیت ہوئی ہے۔ ان کی صحبت سے بڑے بڑے اکابر نے تخریج کی ہے جیسے قاضی القضاۃ عماد الدین سکری شیخ علامہ بہاء الدین ابی الحسن علی بن ابی الفضائل ہبۃ اللہ مشہور ابن الحریمی شیخ ابی الطاہر محمد بن حسین انصاری خطیب شیخ ابوالعباس احمد بن علی قسطلانی وغیرہم رضی اللہ عنہم

بہت سے صاحبان احوال ان کے شاگرد ہوئے ہیں۔ صلحاء کی ایک جماعت ان کی طرف منسوب ہوئی ہے۔ بہت سے علماء وفقراء ان کے پاس جمع ہوئے ہیں۔ ان کے کلام و صحبت سے نفع حاصل کیا ہے۔ ہر ایک طرف سے ان کا قصد کیا گیا ان کی کرامات عالم اطراف میں نقل کی گئیں۔

وہ دانا، کریم، صاحب جمال، سخی، ادیب، اہل علم کے ساتھ متواضع ان کے دوست، ان کے اعلیٰ اخلاق و اشرف صفات تھی۔ وہ شریف قرشی ہاشمی تھے۔ جذام کے ساتھ مبتلا تھے اور موت سے کچھ مدت پہلے ان کو اس سے ضرر پہنچا تھا۔

شیخ ابوالعباس احمد القسطلانی نے ان کی تعریف میں ایک کتاب لکھی ہے جو ان کے زیادہ حالات دیکھنے چاہے۔ وہ اس کتاب کو دیکھے۔ شرائع وحقائق میں ان کا کلام عالی تھا۔ ان کے کلام سے بہت سے فائدہ کی باتیں لکھی گئی ہیں۔ منجملہ ان کے یہ ہے۔

شیخ قرشی کے ارشادات

آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص کاموں میں ادب کے ساتھ داخل نہ ہو وہ اپنے مطلوب کو ان میں نہ پائے گا۔ ایک ہی بات کو عبودیت سے لازم پکڑ اور کسی شے سے تعرض نہ کر کیونکہ تیرا اس کے لیے ارادہ کرنا اس تک تجھے پہنچا دے گا۔

جو شخص احوال قوم کے دیکھتے ہوئے زیادتی طلب نہیں کرتا تو وہ عمل میں ناصر ہے۔ جو شخص کہ اپنے حقوق کو چھوڑ کر بھائیوں کے حقوق کی رعایت نہیں کرتا وہ صحبت کی برکت سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

محروم رہتا ہے۔

جس شخص کا توکل میں مقام نہیں ہے وہ اپنی توحید میں ناقص ہے۔خطرات کا بعد مالک نہیں ہے۔اس پر واجب ہے کہ جو احکام اس پر ہیں ان کو بجالائے جس شخص نے پختہ امر کو فتح کیا یا عہد کا نقص کیا تو اس نے اپنا آپ بگاڑ لیا اور اس پر مطالبہ رہے گا کیونکہ پختہ وعدہ تیرے چھوڑنے سے تجھ کو نہ چھوڑے گا اور تیرے ساقط کرنے سے تجھ سے ساقط نہ ہوگا کیونکہ وہ تجھ پر حق ہے۔تیرے لیے نہیں۔

عالم وہ ہے کہ اشیاء کا مالک ہو اور وہ اس کی مالک نہ ہوں۔ان میں خلافت سے تصرف کرے اور حریت کے ساتھ ان پر ترقی کرے۔

عالم وہ ہے کہ اپنے مریدوں کو لوح محفوظ سے نہ لے۔جو شخص اپنے مریدوں کو لوح محفوظ سے نہ لے تو اس کی ان سے لڑائی ہوگی۔جو شخص کہ وقت میں ایسی چیزوں کے ساتھ مشغول ہو جس کو کہ وقت نہیں لاتا تو وہ تکلف کرتا ہے۔

اور جس شخص کی قرآن حسن خلق کے ساتھ تعریف نہ کرے اور اس پر تغیر سے بے خوف نہ رہنا چاہیے۔لوگوں کے دل عمدہ اخلاق سے بڑھ کر کسی عمل سے اعلیٰ درجہ تک نہیں پہنچتے اور سب طریق اخلاق میں ہے اور اسی قدر کے موافق لوگ بڑے ہوتے ہیں۔تمہیں اس قبلہ کو لازم پکڑنا چاہیے کیونکہ کسی پر اس کے سوا نہیں ہوئی۔

اہل حقیقت

جو شخص شریعت میں محقق و ثابت قدم ہے وہ اس کے اسرار پر مطلع ہوتا ہے۔اہل حقیقت ہی شریعت میں محقق ثابت قدم ہوتے ہیں جو شخص کہ آداب شریعت کی حفاظت کرتا ہے وہ متقیوں کا امام بن جاتا ہے۔

جو شخص مرید کو اس کے حال سے نکالتا ہے اور اسی کو اس پر رد کرنے پر قادر نہیں تو وہ زیادتی کرتا ہے۔جو شخص مشائخ کی طرف عظمت کی آنکھ سے دیکھتا ہے وہ ان کے دیکھنے سے پردہ میں ہوتا ہے۔

شیخ کو یہ مناسب نہیں کہ مرید کو اسباب سے نکلنے کا حکم دے مگر اس صورت میں کہ وہ اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کو اٹھانے پر قادر ہو اور اس کی حفاظت میں حکومت رکھتا ہو۔ جب ان کو اخلاص کے ساتھ طلب کرتا ہے تو ان کے اعمال لاشئے ہو جاتے ہیں۔ جب ان کے اعمال لاشئے ہوئے تو ان کا فقر و فاقہ بڑھ جاتا ہے۔

پس وہ ہر شے سے اور ہر اس شے سے جو ان کے لیے ہے یا ان کو نقصان دینے والی ہے۔ بیزار ہو جاتے ہیں۔

ولی کی علامت

ولی کی علامت یہ ہے کہ جب اس کی عمر بڑھے تو اس کے عمل زائد ہو جائیں اور جب اس کا فقر بڑھ جاتا ہے تو اس کی سخاوت بڑھ جاتی ہے۔ جب اس کا علم بڑھ جاتا ہے اس کی تواضع بڑھ جاتی ہے۔

جس کی توحید میں سنت ملی ہوئی نہ ہو تو وہ بدعتی ہے۔ فقر ایک سرّ ہے جس کو انبیاء علیہم السلام اور بعض صدیقین کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ ان کو وہاں کے دیکھنے نے غایت عجز پر ٹھہرا دیا ہے۔

جو شخص درود و ارادت کے بعد زیادتی نہ پائے تو وہ دھوکہ ہے۔ سنت کے خلاف عمل کرنا باطل ہے جو شخص اس امر کی تصدیق کرتا ہے وہ ولی ہے اور جو اس مقام کو پالے یا اس سے حال کو حاصل کرے تو وہ ابدال میں سے ہے۔ تدبیر و اختیار غفلت کی علامت ہے۔ ولی کے پاس جب کھانا آتا ہے تو اس کا وجود اس کے حضور کی برکت سے بدل جاتا ہے۔

ولی حلال ہی کھایا کرتا ہے جس شخص کے لیے عادت کے پردے نہیں پھٹتے۔ تو اس کے لیے آخرت کا دروازہ نہیں کھلتا۔ سچے مرید کا وظیفہ اس کی ارادت ہے۔ ہمت محل نظر ہے۔

جس شخص کو احکام مشائخ مہذب نہ بنائیں۔ اس کی اقتداء درست نہیں۔ ہر ایک مقام کے لیے علم ہوتا ہے جو اس کو خاص کرتا ہے۔ ہر حال کے لیے ادب ہے جو اس کو لازم ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی مرید کو حسن ظن پر پیدا کرتا ہے۔ تو یہ علامت ہے کہ اس نے اس کا ہاتھ پکڑا ہے۔ اس طریق میں کلام کرنا اہل اشراق کے سوا اور کسی کو درست نہیں۔

جب وہ اس کو نہ سمجھیں کہ متبوع کے ان پر کس قدر حقوق ہیں تو ان پر کثرت اتباع

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

آسان ہوتی ہے۔ جب حاجت ثابت ہو تو موجودات بدل جایا کرتے ہیں۔ ارادہ شروع میں غلبہ اور رعونت ہے جو شخص علم حال اس سے لیتا ہے۔ تو زیادتی بند ہو جاتی ہے۔ وہ اس پر فتنہ بن جاتا ہے جس شخص نے حقیقت حال کو معلوم کر لیا تو جمیع مقامات کا حال ان کو دیا گیا۔

ریاضت سے تہذیب اخلاق مقصود ہوا کرتا ہے نہ درد و احوال، اوقات انوار کے ساتھ آتے ہیں پھر خاص و عام اس سے انوار حاصل کرتے ہیں جس کی ضرورت اس کا مولیٰ نہ ہو۔ وہ اس تک نہیں پہنچتا۔

خوف اہل علم کا طریق ہے اور امید اہل عمل کا جب مرید ایسے علم کو سنے کہ اس کا حال اس کو نہ پہنچے اور نہ اس کے منازل پر منازل سے پہلے اس سے کلام کرے تو اس کا یہ دعویٰ اس کو اس میں وارث بنا دیتا ہے اور جس کا علم اس شان میں منازل و ذوق سے نہ ہو تو اس کی اقتداء نہ کرنا چاہیے۔

خواص کی علامات یہ ہیں کہ جب وہ کسی شے کو دیکھتے ہیں تو وہ ان پر چھوڑ دی جاتی ہے جب وہ کسی شئے کی طرف جھانکتے ہیں تو اس کو حرام سمجھتے ہیں۔ جس شخص کی حرکات و سکنات کا علم نہ دیا جائے۔ تو اس طریق میں اس کی اقتداء مناسب نہیں سمجھ قبول کی پہلی خصلت ہے۔ شیخ کو مرید کے ساتھ اس میں کلام کرنا چاہیے جو کہ اس کے مناسب ہو ورنہ اس پر فتنہ ہوگا مرید کو وہی علم حاصل کرنا چاہیے جو کہ اس کے حال کے موافق ہو۔

واردات خدا کی نعمتوں میں سے ہیں اور جب بندہ ان کے پڑوس کا تقید فرمانبرداری اچھی طرح نباہ نہ سکے تو وہ جاتے رہتے ہیں اور جب جاتے رہتے ہیں تو پھر کم لوٹتے ہیں۔

عقلوں کے موافق ہمتیں بلند ہوتی ہیں اور اشارے بڑھتے ہیں۔ زاہد کا غصہ اس لیے بڑھتا ہے کہ وہ فوت شدہ چیز کو جانتا ہے۔ عارف کو چونکہ آفات کی پہچان ہے اس لیے اس کو حکم میں وسعت ہے۔

عبودیت یہ ہے کہ محل احتیاج میں ٹھہرے عبودیت یہ ہے کہ خواہشوں اور اختیار کو کھو دے جو شخص الہام اور وسوسہ میں امتیاز نہ کرے۔ اس کو سماع مباح نہیں۔

عارف وہ ہے کہ جس کے نزدیک تصریف قدرت و تدبیر حکمت دونوں برابر ہوں احوال

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اعمال کے ثمرات ہیں اور علوم احوال کے ثمرات ہیں جس کا علم حال سے نہ ہو تو وہ ناقل ہے۔ اصل علم توفیق والہام ہے اور اس کا مادہ اطلاع و وسعت ہے۔ علماء کے مونہوں پر اللہ عزوجل کا ہاتھ ہے۔ وہ حق کے سوا اور کچھ نہیں بولتے۔

سالک

سالک کا آداب یہ ہے کہ ترک اختیار کرے۔ یا عمل یا تہذیب خلق یا کوئی عبادت تو اپنے نفس پر سختی کرے اور اس کے ماسوا پر درگزر کرے کیونکہ جب نفس راحت دینے نہیں پاتا تو عاجز اور غم زدہ اور سست ہو جاتا ہے۔

جس شخص نے توکل کا پورا عہد کر لیا تو اس کو صرف غیر کے بارہ میں اسباب کے لیے نکلنا مباح ہے جب کہ اس کے فرض میں خلل کا خوف ہو۔ جوانمردی یہ ہے کہ اپنے نفع کی بات چھوڑ دے اور جو فرض اس پر ہے اس کو پورا کرتا ہے۔

بڑی مشقت یہ ہے کہ بندہ پر نقصان آئے اور وہ اس کو نہ جانے ہمت محل نظر ہے۔ اس کے لیے ہر عمل و جہت میں سچ بولنے والی ہے جس کے دل کا ایسا گواہ نہ ہو کہ اس سے اپنی حرکات میں شرم کرتا ہو تو اس کا کام پورا نہ ہوگا جو شخص سنت پر نہیں چلتا وہ ہرگز اعمال کی میراثوں تک نہیں پہنچتا۔ فقر کے فوائد اور ثمرات یہ ہیں کہ بھوک اور برہنگی کے درد کا وجود ہو اور ان دونوں سے لذت ہو اور یہ دونوں زائد ہوں اور ان میں اس کی رغبت ہو آپ کی یہ دعا بھی تھی۔

اللھم امنن علینا بکل ما یقوبنا الیك مقرونا بالعوفی فی الدارین برحمتك یا ارحم الرحمین اوران کی دعا یہ دعا بھی ہے۔ اللھم انا نستغفرك من کل ذنب ازنبته استعمدناہ اوجھلناہ و نستغفرك من کل ذنب تنبالك منه ثم عدنا فیه و نستغفرك من الذنوب التی لا یعلمھا غیرك ولا یسعھا الا حلمك و نستغفرك من کل مادعت الیه نفوسنا من قبل الرخص فاشتبه ذلك علینا و ھو عندك حرام و نستغفرك من کل عمل عملناہ بوجھك فخالطه ما

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لیس رضی لا الہ الا انت یا ارحم الرحمین اور یہ بھی ان کی دعا ہے
اللھم امتنا عنا قبل الموت و احینابك حیاۃ طیبہ

اور انہیں سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں شیخ ابو محمد مغاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک دن گیا تو مجھ سے کہا کیا میں تجھ کو ایسی دعا نہ بتلاؤں کہ جب تو کسی شئے کا محتاج ہو تو اس سے مدد لے پھر یہ کہا یا واحد یا احد یا جواد انفحنا بنفحۃ خیر منك انك علی کل شئی قدیر وہ کہتے ہیں کہ میں اسی میں سے خرچ کرتا ہوں جب سے کہ میں نے ان سے سنا ہے اور یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

احری الملابس ان تلقی الحبیب بھا — یوم الزیارت فی الثوب الذی خلعا
فقر و صبر ھما ثوبان تحتھما — قلب یری الفہ لا عیادوا الجمعا
الدھر لی ماتم ان غبت یا املی — والعید ما کنت لی مرأی و مستمعا

شیخ قرشی کی کرامات

نفس سے پختہ عہد

شیخ بزرگ عارف ابو العباس احمد بن علی بن محمد بن الحسن قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس کتاب میں کہ جس کو شیخ ابی عبداللہ قرشی کے مناقب میں لکھا ہے کہتے ہیں کہ میں نے شیخ عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن ظریف رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ ان کی طرف ایک انسان آیا اس نے آپ سے پوچھا کہ انسان کو جائز ہے کہ اپنے اوپر ایسی قسم کھالے کہ اس کو بغیر حصول مطلب نہ کھولے گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں درست ہے۔ اور حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے جو کہ بنی نضیر کے قصہ میں ہے۔ استدلال کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ دیکھو اگر وہ میرے پاس آتا تو میں اس کے لیے خدا سے استغفار مانگتا لیکن جب اس نے خود ایسا کیا ہے تو ہم اس کو چھوڑتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حکم بھیجے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ سن لیا اور اپنے نفس سے پختہ عہد کیا کہ میں کچھ نہ کھاؤں گا مگر اس کی قدرت کے اظہار کے وقت، تب تین دن تک ٹھہرا رہا اور اس وقت میں دکان پر اپنا کام

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کیا کرتا تھا۔ اتنے میں میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص میرے سامنے حاضر ہوا اس کے ہاتھ میں ایک برتن تھا کہا کہ عشاء تک صبر کر اس سے کھانا پھر مجھ سے غائب ہو گیا اور میں مغرب عشاء کے درمیان اپنا وظیفہ پڑھ رہا تھا کہ دیوار پھٹی اور اس میں سے ایک حور نکلی جس کے ہاتھ میں وہی برتن تھا جو اس شخص کے ہاتھ میں تھا۔ اس کی شہد کی شکل تھی پھر وہ آگے بڑھی۔ اس نے مجھے اس میں سے تین دفعہ چٹایا تب تو میں بے ہوش ہو گیا اور مجھ کو غشی طاری ہو گئی پھر مجھے ہوش آیا تو وہ چلی گئی تھی۔

اس کے بعد مجھے نہ کھانا اچھا معلوم ہوتا تھا نہ اس کے بعد کوئی شخص اچھا معلوم ہوتا تھا اور نہ مجھے لوگوں کی باتیں سننے کی طاقت رہی۔ اس حال پر میں ایک مدت تک رہا۔

شیریں پانی کا حصول

اور اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے شیخ ابا عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں منا میں تھا۔ مجھے پیاس معلوم ہوئی اور پانی نہ ملا نہ میرے پاس پیسہ تھا جس سے میں خرید لیتا پھر میں کوئی کنواں دیکھنے کو چلا۔ ایک کنوئیں پر لوگ جمع تھے۔

میں نے ان میں سے ایک کو کہا کہ میرے اس لوٹے میں پانی ڈال دے اس نے مجھے مارا اور میرے ہاتھ سے لوٹا لے کر دور پھینک دیا۔ میں اس کو لینے کو ایسے حال میں گیا کہ میرا دل شکستہ تھا پھر میں نے اس کو ایک حوض میں پایا جس کا پانی شیریں تھا۔ میں نے پانی پیا اور لوٹا بھر کر اپنے ساتھیوں کے لیے لایا ان سب نے پیا میں نے ان کو سارا قصہ سنایا تب وہ اس مکان کی طرف گئے کہ اس میں سے پانی پئیں لیکن وہاں نہ پانی تھا نہ اس کا کوئی اثر میں نے جان لیا کہ یہ بھی کوئی نشانی ہے۔

اور اس میں یہ بھی کہا ہے کہ میں نے شیخ ابا عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں جدہ کے سمندر میں تھا میرے ساتھ ایک دوست تھا۔ اس کو سخت پیاس معلوم ہوئی میں نے کسی سے پوچھا کہ پانی کو میرے شملہ (چھوٹی چادر) کے عوض میں دے دے۔ اور مجھ پر اس ڈبہ کے سوا اور کچھ نہ تھا مگر کسی نے میرے پاس پانی نہ بھیجا۔ میں نے اس سے کہا کہ میرا یہ ڈبہ لے لے اور جہاز کے کپتان کے پاس لے جا۔ وہ اس کی طرف گیا اور اپنے ساتھ لوٹا لے گیا جب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وہاں گیا تو اس نے اس کو جھڑکا اور چلایا۔ وہ ایک جوان آدمی گھروں کا مالک تھا۔ لوٹے کو اس کے ہاتھ سے لے کر پھینک دیا۔ وہ سمندر میں گرا بلکہ جہاز میں گرا وہ میری طرف آیا۔ میں نے اس کی ذلت وانکساری دیکھی اور سخت ضرورت دیکھی۔ میں نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس حال پر نہ چھوڑے گا۔

تب میں نے لوٹے کو لیا اور کھاری پانی سے بھر لیا۔ اس نے پیا حتیٰ کہ سیر ہو گیا پھر میں نے اس کے ہاتھ سے لیا اور پیا حتیٰ کہ میں بھی سیر ہو گیا اور ان لوگوں نے جو ہمارے آس پاس تھے اور ان کے پاس پانی نہ تھا پیا۔

میں نے ایک اور لوٹا بھر لیا اور اس سے آٹا گوندھ لیا۔ جب ہم اس سے مستغنی ہو گئے اور اس کے بعد میں نے اس کو بھرا تو اس کو کھاری پایا جیسا کہ پہلے تھا۔

پھر میں نے جان لیا کہ جب ضرورت ثابت ہوتی ہے تو موجودات بدلا کرتے ہیں۔

اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے شیخ ابوعبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ایک دن میں انگوروں کے میدان میں گزر رہا تھا جب میں قریب گیا تو مجھ کو بعض پھلوں میں سے رونے کی آواز آئی پھر رونا زیادہ ہوا اور مجھ سے چلنا مشکل ہو گیا اور میں واپس آیا اور پکارنے والے کے پاس کھڑا ہوا تو آواز آئی کہ مجھ پر پھل ہے۔ اس کی قیمت دو درم یا تین درم تھی۔ ایک شخص نے اس کی قیمت اصلی قیمت سے زائد دی۔ وہ انگور شراب کے لیے نچوڑا کرتا تھا۔ میں نے کہا کہ اس نے زیادہ قیمت اس لیے دی ہے کہ یہ اس سے شراب نکالے ورنہ پہلے اس سے اور بہت سے پھل دار درخت ہیں کہ اس قیمت کو نہیں پہنچتے۔

اس نے میری بات نہ مانی نہ میری طرف متوجہ ہوا۔ تب میں نے اسی قیمت سے کہ ان سے خریدا تھا خرید لیا۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاس قیمت موجود نہ تھی۔ میں نے اپنا کپڑا اتار دیا اور اس کی قیمت میں اس کو دے دیا اور مشتری کے ہاتھ سے میں نے اس کو چھوڑ دیا۔

سیب سے رونے کی آواز

یہ بھی اس میں لکھا ہے کہ میں نے شیخ ابا عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں بعض مشائخ کی زیارت کو گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہاں ایک عورت صاحب کشف اور اہل علم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہے اگر تم اس سے ملتے تو اچھا تھا پھر ایک بچہ سے کہا کہ تم جاؤ اور اس سے کہہ دو کہ ہمارے پاس ایک بھائی ملنے کو آیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم یہاں پر اس سے ملو پھر ایک عورت آئی کہ اپنے کپڑوں میں چھپی ہوئی تھی چلنے میں لاغر تھی پھر اس نے ان پر اور مجھ پر سلام کیا۔ انہوں نے اس سے کہا کہ یہ ایک مرد ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اس سے تعارف پیدا کرو پھر ہماری ان کی باتیں ہونے لگیں۔

اس نے اپنے مکاشفات اور جو کچھ اس نے دیکھا تھا بیان کئے۔ وہ باتیں کر رہی تھی کہ میں نے اس کی جیب میں سے رونے کی آواز سنی میں نے کہا کہ اے بی بی جو کچھ تمہاری جیب میں ہے۔ وہ مجھے دے دو اس نے کہا کہ میری جیب میں کیا ہے۔ میں نے کہا کہ اس میں سے جو کچھ ہے نکال لو، اس نے ایک سیب نکالا جس کا آدھا سرخ اور آدھا سبز ہے۔

اس نے اپنے سر میں خوشبو مرکب (غالیہ) رکھی ہوئی تھی۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ مجھ کو دے دو۔ اس نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ مشرق کی بعض عورتوں کو بطور تحفہ دوں۔ میں نے کہا تم وہاں نہ جاؤ گی اور میری غرض وہاں پر ہے پھر اس نے مجھے وہ دے دی میں اس کو لے کر شیخ ابی زید کی طرف لے گیا۔ انہوں نے اس کو کھایا پھر میں نے معلوم کر لیا کہ اس کا مجھ سے استغنا نہ کرنے کا سبب یہ تھا کہ وہ ولی سے ملنا اور گنہگاروں کے مقام سے بھاگنا چاہتا تھا۔

اور اس میں یہ بھی کہا ہے کہ میں نے شیخ ابا عبداللہ قرشی سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ میرے پاس ایک درم تھا۔ میں نے اس لیے نکالا کہ آٹا خریدوں لیکن ایک سائل مجھے راستہ میں مل گیا۔ تو میں نے وہ درم اس کو دے دیا۔ پھر چلا تو میرا ہاتھ بند تھا میں نے جو کھولا تو اس میں ایک درم پایا میں نے اس سے آٹا خریدا اور گھر کی طرف لوٹ آیا۔

یہ بھی اس میں کہا ہے کہ میں نے شیخ ابا عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں شروع میں آٹا خریدتا تھا۔ اس میں سے راستہ بھر میں جو سائل ملتا دیا کرتا تھا۔ اور جب گھر میں پہنچ کر اس کو تولتا تو اس کو اسی قدر پاتا جس قدر کہ لیا تھا۔

بچے کا رونا بند

اس میں یہ بھی کہا ہے کہ میں نے شیخ ابا طاہر محمد بن الحسین انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تھے کہ مجھ کو ایک شخص نے خبر دی کہ اس کے دوست کا ایک لڑکا تھا۔ اس کو چار سال ہو گئے تھے کہ زیادہ رونے کی وجہ اس کے ساتھ سو نہیں سکتا تھا۔ اس سے کہا گیا اگر تم شیخ ابوعبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ کی طرف اس کو لے جاؤ کہ وہ اس کے لیے دعا مانگیں تو بہتر ہے اس نے کہا کہ یہ ایسی بات ہے کہ جس میں دعا وغیرہ غیر مفید ہے۔

راوی کہتا ہے کہ اس کے دل میں پھر آیا کہ اگر میں ان کی خدمت میں لے جاؤں تو کیا حرج ہے۔ وہ مسجد جامع میں جمعہ کے بعد شیخ کی خدمت میں بچہ کو لے آیا اور اپنا حال بیان کیا اور ان سے التماس کی کہ وہ دعا مانگیں تب شیخ نے اس سے فرمایا کہ اس کا نام کیا ہے۔ اس نے کہا یوسف وہ بچہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے کہا کہ اے یوسف! آج کی رات مت رونا، وہ کہنے لگا کہ میرے دل میں جو انہوں نے کہا اس کا تردد رہا اور میں نے تعجب کیا خیر میں اس کو گھر لے آیا۔ اس رات وہ صبح تک سوتا رہا۔ اس کی والدہ سے میں نے کہا کہ دیکھا اگر اس پر کوئی شے آتی تو میں اس کو نیند گمان نہ کرتا پھر ہم نے اس سے تعجب کیا اور بچہ کا یہی حال رہا۔ یہاں تک کہ بڑا ہو گیا اور کبھی رونے کا نام تک نہ لیا۔

فوائد و برکت

اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے شیخ ابا عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ جب میں نے نکاح کیا تو ایک دفعہ بازار میں جا رہا تھا اتنے میں ایک شخص کو راستہ میں کہتے ہوئے سنا کہ وہ کہتا ہے کہ اس شخص نے نکاح کیا ہے اور ضرور ہے کہ اس کا حال بدل جائے عنقریب وہ دیکھ لے گا پھر میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ اس سال نہ کچھ کھانے کی چیز خریدوں گا اور نہ کچھ اسباب جمع ہونے دوں گا یہاں تک کہ دیکھوں مجھے جس پر ڈرایا گیا۔

پس وہ سال گزر گیا اور اس میں میں نے وہ فوائد و برکت دیکھے جن کا بیان نہیں کر سکتا۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے کسی کا محتاج نہ بنایا بلکہ مجھ پر اپنی عنایت کی یہ بھی اس میں کہا ہے کہ میں نے شیخ ابا عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں مقامات طے تک پہنچا۔ میں تین دن تک روزۂ وصال رکھتا تھا اور اس سے زیادہ پر اقتضائے حال کے مطابق گزار دیتا تھا تین سے چار تک اور اس پر مجھ کو اختیار سے زیادتی کا اتفاق نہ ہوتا تھا تھوڑے مقصود کی وجہ سے نہ مجھ کو کھانا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نہ پینا نہ لباس اچھا معلوم ہوتا تھا۔

مجھ کو سال کے قریب گزر گیا اور مجھ پر صوف کا پرانا جبہ تھا۔ میں اس کو اپنے اوپر ملاتا تھا کہ کہیں میرا استر نہ کھل جائے۔

اور مکہ معظمہ میں مجھ پر ایک روئی دار جبہ تھا۔ اس کے استر کو میں نے پھاڑ دیا تھا تو جوئیں روئی میں پڑ گئی تھیں اور میں ان سے بہت تکلیف اٹھاتا تھا۔

حال کی مضبوطی

اس میں یہ بھی کہنا ہے کہ میں نے شیخ ابا عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں غذا میں جسم کے قوام کی نسبت بحث کیا کرتا تھا اور اس کی بابت ان علماء سے جن کو میں ملتا تھا پوچھتا تھا میرا یہی حال رہا یہاں تک کہ بہت دن تک میرا خالی پیٹ رہتا میرا نفس ضعیف ہو گیا۔ میرے سامنے کھانا لایا گیا۔ میں دل میں مراقبہ کرنے لگا کہ کس حد تک میری قوت برتتی ہے۔ میں نے لذت طعام پائی۔ میں چھ اوقیہ یا چار اوقیہ کے مقدار رکھا گیا پھر میرا نفس ہوش میں آیا۔ (اوقیہ چار درہم کا اور درہم ۳/ ماشہ کا ہوتا ہے:۱۲)

میں نے طعام کی لذت پائی اس مقدار سے زیادہ کا ارادہ کیا تو میرے سامنے ایک ہاتھ میرے ہاتھ کے نیچے سے نکلا۔ وہ چاہتا تھا کہ میرے ساتھ کھائے میں نے کھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو وہ بھی بڑھا پھر میرا حال بدمزہ ہو گیا اور کھانا میری آنکھوں میں اندھا ہو گیا۔ مجھے قدرت نہ ہوئی کہ کچھ اس سے کھالوں۔ میں وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا مجھ سے کہا گیا یہ تمہارے جسم کے قوام کی حد ہے اور اس کے ماسوئ تمہارے نفس کے لیے ہے۔ پھر میں اسی حال پر ایک مدت رہا یہاں تک کہ میرا حال مضبوط ہو گیا اور جب میرے پاس کوئی مہمان آتا اور میں اس کے ساتھ کھاتا تو وہ ہاتھ نہ نکلتا۔

آگ اور خون

شیخ ابوالعباس ابن القسطلانی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ تم اس پر کس قدر صبر کر سکتے تھے کہا کہ میں ایک دن رات صبر کرتا تھا میرا حال ہمیشہ ایسا ہوتا تھا۔ میرا نفس ساکن تھا۔ میرے اعضاء نرم ہوتے تھے زبان ذاکر اور دل خوش تھا اس حال پر ایک مدت تک رہا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یہ بھی اس میں کہا کہ میں نے شیخ ابا عبداللہ القرشی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ایک گاؤں میں ایک شیخ نے ہماری ضیافت کی۔ ہمارے سامنے کھانا لایا۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ کھاؤ اس نے کہا مجھے ہمت نہیں کہ اس کی طرف ہاتھ بڑھاؤں کیونکہ میں اس کو آگ پاتا ہوں میں نے اس کو کہا کہ میں بھی اس کو خون پاتا ہوں۔ پھر ہم عذر کر کے چلے آئے۔ اس شخص کی نسبت پوچھا تو وہ حجام تھا۔

اس نے یہ بھی کہا ہے کہ میں نے شیخ ابا عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ ابا اسحاق بن ظریف رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ ابو العباس متلی ستبہ کے رہنے والے مردوں میں سے تھے ان کی انگلیاں گری ہوئی تھیں۔ میرے دل میں خطرہ گزرا کہ ان سے پوچھوں استرہ کیسے لیتے ہوں گے پھر میں نے ان کو اس کی نسبت پوچھا تو کہا کہ مت پوچھ میں نے اس سے کہا اے میرے سردار! تم کو خدا کی قسم ہے ضرورت بتلاؤ کہا کہ اے فرزند جب مجھے اس بات کی حاجت ہوتی ہے۔ تو میں کہتا ہوں اے میرے ربّ! تو جانتا ہے کہ یہ ایسا موقع ہے کہ اس پر اطلاع مشکل ہے کہ اس کے پاک کرنے پر میرے سوا اور کوئی نائب ہو۔ پھر میرے ہاتھ میں سے انگلیاں اس قدر نکل آئیں کہ میں استرا پکڑ سکتا۔ میں اپنی حاجت پوری کر لیتا پھر میرا حال اپنے حال پر لوٹ آتا۔

شیخ ابو العباس قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پٹھوں کے تشنج کی وجہ سے شیخ ابو عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ کسی شے کو پکڑ نہ سکتا تھا اور ان کی آنکھیں بھی جاتی رہی تھیں۔ میں استرا ان کے ہاتھ پر رکھ دیتا اور ان کی انگلیوں کے درمیان جما دیتا اور چھوڑ دیتا تھا پھر ان کے پاس اس جگہ جاتا تو بالوں کو گرے ہوئے اور استرا بھی گرا ہوا پاتا تھا۔ سو میں اس کو ان کی کرامت سمجھتا تھا۔

یہ بھی اس میں کہا ہے کہ میں نے شیخ ابا عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ ابا محمد عبدالحق محدث جبایہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے سفر حج کا ارادہ کیا اور ایک جہاز پر سوار ہوا پھر جہاز چلنے سے رک گیا اور جنگل کی طرف ٹھہر گیا۔ میں شہر کی طرف متوجہ ہوا تو کسی ہاتف سے یہ کہتے ہوئے سنا۔

یعنی ”کبھی مرید قریب ہو تب بھی روکا جاتا ہے اور کبھی مراد بعید ہو تو اس کو کھینچا جاتا ہے“۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اس میں یہ بھی کہا ہے کہ میں نے شیخ ابا عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ مجھ سے ابوالعباس احمد بن صالح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں راستہ پر گزر رہا تھا۔ وہاں پر جو کوڑا جمع ہوا تھا اس کو دیکھنے لگا اور دل میں اس سے عبرت حاصل کرتا تھا۔ تب میں نے ہاتف کو سنا کہ وہ کہتا ہے **انظر الی الهك الذی ظلت علیه عاكفا** کہ اپنے اس معبود کی طرف دیکھ جس پر تو جھکا رہتا ہے۔

اور یہ بھی اس میں کہا ہے کہ مجھ کو خبر دی شیخ ابوالعباس احمد بن ثوری رضی اللہ عنہ نے کہ وہ شیخ ابی عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ کے دونوں قدموں کے موقع کو زمین پر دیکھتا تھا کہ ایک تو سونے کا دوسرا چاندی کا۔

پہلو میں پتھر

یہ بھی اس میں کہا ہے کہ میں نے شیخ ابا عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرا ایک دوست تھا اور ہم دونوں میں ملاپ تھا۔ وہ ایک رات سوتا تھا دفعۃً مجھ سے کہنے لگا کہ اے ابا عبداللہ دیکھ تیرے پہلو کے نیچے کیا ہے۔ میں نے جو تلاش کی تو پتھر پایا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اس کو الگ کر دو کیونکہ اس نے مجھے آج کی رات قلق میں ڈال رکھا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ کیسے اس نے کہا میں پتھر کو اپنے پہلو کے نیچے پاتا ہوں۔ تو مجھے درد معلوم ہوتا ہے۔ میں تلاش کرتا ہوں تو ملتا نہیں اور میں نے سمجھ لیا کہ یہ تیرے باعث ہے۔

یہ بھی اس میں کہا ہے کہ میں نے شیخ ابا عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔ وہ کہتے تھے کہ میں ایک دفعہ سمندر کے کنارے پر چلا جا رہا تھا اتفاقاً ایک بوٹی نے مجھ سے کلام کیا اور کہا کہ میں اس بیماری کی شفا ہوں۔ جو تم کو ہے مگر میں نے اس کو نہ لیا اور نہ اس کا استعمال کیا۔

میں نے کہا اے میرے سردار! آپ اس بوٹی کو پہچانتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا کیا وہ مصری علاقہ میں ہے۔ انہوں نے کہا میں نے اس کو دیکھا نہیں اگر دیکھتا تو پہچان لیتا۔

لڑکی پر جن کا اثر

یہ بھی اس میں کہا ہے کہ شیخ ابی عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دفعہ ایک چھوٹی لڑکی زیارت کو آئی۔ اس پر جنّ کا اثر تھا۔ وہ بے ہوش ہوگئی۔ اس کی حرکت آپ نے سنی۔ لوگوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے اس کی بابت پوچھا۔ آپ کو اس کی خبر دی گئی آپ کھڑے ہوئے اور آنے والے جنّ کو سخت جھڑکا اور کہا کہ پھر نہ آئیو وہ ہوش میں آ گئی اور پھر اس پر جن نہ آیا۔

یہ بھی اس میں کہا ہے کہ میں نے شیخ ابا عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں مقام بدر سے حج کے ارادہ پر نکلا راستہ میں تھک کر ایک درخت کے نیچے سو گیا۔ بیدار ہوا تو ایک منزل کو دیکھا۔ اس کی بابت میں نے دریافت کیا مجھ سے کہا گیا کہ یہ خلیص ہے پھر میں تین منزل میں مکہ معظّمہ پہنچ گیا۔

جنوں کی بستی

خبر دی ہم کو ابوالمعالی فضل اللہ بن سالم بن یونس قرشی بلبیسی نے کہا کہ میں نے شیخ ابا العباس احمد بن سلیمان بن احمد قرشی بلبیسی مشہور ابن کیساء سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ ابوعبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ مصر کے ایک گاؤں میں گزرے۔ ان کے ساتھ ان کے مریدوں کی ایک جماعت تھی۔ انہوں نے گاؤں کو گھروں اور باغوں سے آباد پایا لیکن کسی کو وہاں نہ پایا پھر شیخ نے ان مکانوں کے لوگوں سے خالی ہونے کا سبب پوچھا تو کہا کہ یہ جنوں کی بستی مشہور ہے جو لوگ اس میں رہنا چاہتے ہیں ان کو وہ بہت تکلیف پہنچاتے ہیں وہاں کے رہنے والے اور بستیوں میں متفرق جاتے ہیں۔

تب شیخ نے بعض فقراء سے کہا کہ تم بلند آواز سے اس بستی کی اطراف میں پکار کر کہہ دو کہ اے جنّوں کے گروہ! تم کو قرشی حکم دیتا ہے کہ اس گاؤں سے نکل جاؤ پھر کبھی نہ آؤ۔ نہ وہاں رہنے والوں کو تکلیف دو اور جو اس حکم کے خلاف کرے گا ہلاک ہوگا۔

راوی کہتا ہے کہ اس شخص نے پکار دیا فقراء گاؤں میں شور و غل سنتے تھے شیخ نے فرمایا کہ تمام جنّ نکل گئے ہیں کوئی بھی ان میں سے نہیں رہا پھر گاؤں والوں نے سنا اور آ کر وہاں آباد ہو گئے۔ اس کے بعد وہاں کے لوگوں کو کسی جنّ نے نہ ستایا۔

جسم چاندی کی طرح سفید

خبر دی ہم کو ابومحمد عبدالرحیم بن شیخ ابوالوفاء فضائل بن علی بن عبداللہ مخزومی مشہور ابن جلانے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ رحمہ اللہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں ایک دن شیخ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

ابوعبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مصر کے ایک حمام کے الگ کمرہ میں حاضر ہوا میں نے ان کو تنہا پایا۔ ان کو بینا ان کے جسم کو چاندی کی طرح سفید دیکھا جس میں کوئی آفت نہیں۔ اس گھر کے کونہ میں ایک میخ کو دیکھا جس پر کپڑا لٹکا ہوا ہے۔

میں نے کہا اے میرے سردار! یہ کیا حال ہے۔ اور وہ کیا حال انہوں نے مجھ سے کہا کیا تم نے دیکھ لیا۔ میں نے کہا ہاں، اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آرام اور بلا دونوں کا لباس پہنایا مجھ کو ان دونوں میں تصرف دیا ہے کہ جون سا لباس پہنوں پہن لیتا ہوں اور جب وہ نہانے سے فارغ ہوئے تو وہ لباس جو کھونٹی پر لٹک رہا تھا پہن لیتا ہوں۔ کہ وہ اندھے ہیں اور مشہور عادت کے موافق مبتلا ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ انہوں نے مصر کی ایک عورت سے نکاح کیا ہوا تھا وہ کہا کرتی کہ جب وہ میرے قریب آتے ہیں تو میں ان کو بینا درکھتی ہوں اور ان کے جسم کو چاندی کی طرح پاتی ہوں جیسے کوئی بڑا خوبصورت آدمی ہوتا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے میں دیکھتا تھا گویا کہ قیامت قائم ہے اور انبیاء علیہم السلام کے جھنڈے کھڑے ہیں لوگ ان کے پیچھے ہیں میں بلا والوں کو دیکھتا تھا کہ ان کا جھنڈا کھڑا ہے ان کو ایوب علیہ السلام لیے جاتے ہیں۔ میں اپنے سر پر ایک جھنڈا دیکھتا ہوں جس پر ایوب لکھا ہے۔

خبر دی ہم کو شیخ ابوعبداللہ محمد بن عبدالوہاب بن صالح قرشی سمنودی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ ابا عبداللہ محمد بن عبدالوہاب بن صالح قرشی سمنودی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ ابا محمد عبدالخالق بن ابی صالح بن ابی الفضائل قرشی اموی شافعی نحوی لغوی سے مصر میں کہا کہ شیخ ابوعبداللہ قرشی ملک کامل اور نائب السلطنت نے ایک دن ایک برتن میں جس میں دودھ تھا کھایا لیکن نائب السلطنت نے کھانے سے ہاتھ کو اس لیے روکا کہ قرشی (برص میں) مبتلا ہیں۔

تب شیخ نے کہا کہ اگر تم اس ہاتھ (مبروص) کی وجہ سے میرے ساتھ کھانا کھانے سے ہٹتے ہو تو اپنے ہاتھ کو اٹھالو اور اس ہاتھ سے کھاؤ اور ہاتھ چاندی کی طرح سفید نکلا! جس میں

کسی طرح کا عیب نہ تھا۔

شراب کی ٹھلیاں ٹوٹ گئیں

راوی کہتا ہے کہ شیخ قرشی اپنے مریدوں سے کہتے تھے کہ منکر کا باطن سے بطور حال کے انکار اس ظاہری انکار سے جو قال کے ساتھ ہو بڑھ کر ہوتا ہے۔ آپ سے کہا گیا کہ ہم کو اس بات کی نشانی دکھلایئے انہوں نے اپنے مرید شیخ ابوعبداللہ قرطی سے کہا کہ مجھ کو راستہ میں کسی ٹیلہ پر بٹھا دو۔ اس نے ان کو ایک مسجد کی طرف مصر اور قاہرہ کے دو راستوں کے جدا ہونے کے موقع پر لے جا کر اونچی جگہ بٹھلا دیا پھر ایک خچر گزری جس پر شراب کی ٹھلیاں تھیں۔ قرطی نے ان کو بتلا دیا۔ شیخ خچر پھسل گئی اور ٹھلیاں ٹوٹ گئیں علی ہذا تین خچریں لدی ہوئی اور گزریں جن پر شراب کی ٹھلیاں تھیں۔ آپ ایسا ہی کرتے تھے اور ٹھلیاں ٹوٹتی جاتی تھیں پھر شیخ نے کہا انکار ایسا ہوا ہے۔

جنّ کا نکالنا

خبر دی ہم کو ابوالمعالی فضل اللہ بن سالم بن یونس قرشی بلبیسی نے کہا کہ میں نے ابا العباس احمد بن کیساء بلبیسی سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ ابا عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی خدمت کرتی تھی۔ وہ مرگی میں بے ہوش ہوگئی۔ شیخ آئے اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور چمٹنے والے کو ڈانٹا۔ اس سے عہد لیا کہ پھر نہ آئے۔ اس کو آرام ہو گیا پھر ایک مدت کے بعد بے ہوش ہوگئی پھر شیخ آئے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے۔ تب وہ جنّ بہت گھبرایا اور قسم کھائی کہ پھر کبھی نہ آئے گا۔ اور جب شیخ نے ارادہ کیا کہ بیت المقدس کی طرف سفر کرے تو اپنے ایک پڑوسی سے کہا کہ اگر تم اس کو بے ہوش ہوتے دیکھو تو اس کے پاس آؤ اس کے سر کو اٹھاؤ اور اس میخ کو جو زمین میں ہے اس کے سر پر اتنا مارو کہ وہ زمین میں غائب ہو جائے اگر تم کوئی بری آواز سنو تو اس سے ڈرنا مت اور اس پر رحم نہ کھانا۔

راوی کہتا ہے کہ ایک مدت کے بعد وہ بے ہوش ہوگئی وہ شخص آیا اور جو شیخ نے حکم دیا تھا وہی کیا۔ تب ایک بڑی بری آواز سنائی دی جس سے وہ ڈر گیا پھر شیخ کی بات اس کو یاد آ گئی اور میخ کو مارنے لگا۔ یہاں تک کہ وہ زمین میں غائب ہوگئی اور آواز بند ہوگئی۔ لونڈی کو ہوش آ گئی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اس دن کی تاریخ بھی لکھ لی پھر بیت المقدس سے خبر آئی کہ شیخ اسی روز فوت ہوئے۔

راوی کہتا ہے کہ اس دن کے بعد لونڈی کو کوئی تکلیف نہ ہوئی یہاں تک کہ وہ فوت ہوئی۔

شیخ ابوالعباس احمد بن القسطلانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شیخ ابوعبداللہ قرشی کی آخر عمر میں بیس سال تک نیند جاتی رہی۔ وہ دن ہی کو سوتے تھے۔ طلوع آفتاب سے چاشت کے وقت تک۔

اور یہ بھی کہا ہے کہ میں نے ابا عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں شفقت میں اس حال تک پہنچ گیا کہ اس شخص کے حق میں جو مجھے تکلیف دیتا میری دعا مقبول نہ ہوتی اور نہ اس پر عذاب جلدی آتا۔ میں امید کرتا تھا کہ میری وجہ سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے اور یہ بھی کہتا تھا کہ شیخ عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ پر ولایت گواہ تھی یعنی ان کی روش نیک ہیبت و تسکین۔

صحبت کی برکت

میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے ان کو دیکھا ہو اور اپنی آنکھ ان سے پھیر لی ہو شیخ رضی اللہ جب بازار میں چلتے تو آوازیں بند ہو جاتیں اور حرکات ساکن ہوتیں کیونکہ لوگ انہیں کی طرف دیکھنے لگ جاتے جو کوئی آپ کی صحبت میں بیٹھتا وہ آپ کی صحبت میں رشک کھاتا اور اپنے دل میں ان کی برکت کا اثر پاتا۔

اور یہ بھی کہا ہے کہ میں نے شیخ ابا عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں اس راستہ میں پرہیزگاری کی باریکی اور کمال محاسبت کے بغیر نہیں چلا ہوں۔ میں نے اپنے نفس کے لیے اس کے مزوں میں محاسبت پسند نہیں کی حتیٰ کہ مجھ کو وہ علم ہوا ہو کہ اس کی طرف مجھ کو نکال کر لے گیا ہو۔

شب قدر کی شناخت

یہ بھی کہا ہے کہ شیخ ابوعبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ اپنے بھائیوں کی دعا کے بڑے خبر گیران تھے۔ ان مواقع میں جب دعا مقبول ہوتی ہے ان کو نام بنام یاد کرتے ہیں جیسے رمضان شریف کی راتیں، اور عشرہ کی طاق راتیں اور ہم شب قدر کو اس طرح پہچان لیتے کہ وہ اس رات غسل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کرتے مردوں اور زندہ بھائیوں کے نام گنا کرتے۔

وہ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم قرشی ہاشمی رضی اللہ عنہ ہیں۔ مصر میں رہتے تھے وہاں پر مقیم رہے اور قاہرہ میں بھی کچھ مدت رہے پھر بیت المقدس کی طرف کوچ کیا اور وہیں ۶ ذی الحجہ ۵۹۹ھ میں فوت ہوئے اور اس قبرستان میں دفن ہوئے جو کہ بیت المقدس کی مغرب کی جانب واقع ہے۔ وہاں پر آپ کی قبر کی علانیہ زیارت کی جاتی ہے ان کی ولادت اندلس میں قریب ۵۴۴ھ کے ہوئی ہے۔ رضی اللہ عنہ

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابومحمد عبداللہ بن عبدالوہاب بن صالح بن ابراہیم قرشی سمودی شافعی نے کہا کہ میں نے شیخ فاضل اباطاہر محمد بن حسین انصاری خطیب سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے زمانہ کے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ مقام فناحد اور مروت ہے۔ شیخ ابوالربیع کہتے ہیں کہ اس کلمہ میں بڑا علم ہے۔ اس میں بڑے بڑے معانی جمع کر دیئے ہیں۔

اولیاء میں اعلیٰ اور اکمل

ابوالطاہر کہتے ہیں کہ میں نے شیخ قرشی سے کہا کیا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ کے سردار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہاں اولیاء میں سے وہ اعلیٰ اور اکمل ہیں۔ علماء میں سے وہ زیادہ پرہیزگار ہیں اور زیادہ زاہد ہیں۔ عارفوں میں سے زیادہ عالم اور زیادہ پورے ہیں۔ مشائخ میں سے وہ زیادہ صاحب مرتبہ اور زیادہ برقرار ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

شیخ ابوالبرکات بن صخر اموی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ مشرق کے بڑے مشائخ اور بڑے عارفوں میں سے ہیں۔ صاحب کرامات ظاہرہ احوال فاخرہ، مقامات جلیلہ، انفاس روحانیہ، علوم دینیہ، معانی نوریہ صاحب فتح روشن، کشف جلی قلب روشن قدر بلند ہیں۔ مدارج قدس میں ان کا قدر بلند ہے۔ حقائق میں ان کا طور بلند ہے۔ معارف میں ان کی بلندی ہے۔ ملکوت کے راستوں کے پردوں کے لیے ان کی بصیرت خارقہ ہے۔ مشاہدہ جبروت کے درمیان ان کا دل ساکن ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

احوال نہایت میں ان کا ہاتھ لمبا ہے۔ احکام ولایت میں ان کی ذرہ فراخ ہے۔ تصریف خارق میں ان کا ہاتھ بڑا ہے۔ تمکین مضبوط میں ان کا قدم راسخ ہے۔ حقائق آیات پر ان کا طلوع روشن ہے۔ منازلات مشاہدات کے لیے ان کا اشراق روشن ہے۔ ستون جلالت میں ان کی بلندی ہے۔

محاضرات کی روحوں کی طرف چڑھنا ہے۔ سعادت کی سیڑھیوں پر ان کا چڑھنا ہے۔ عرصات شہود کی طرف چڑھنا گزر رہے ہے۔ اور ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا اور موجودات میں ان کو تصرف دیا ہے۔ احوال پر ان کو قدرت دی ہے۔ ان کے ہاتھ پر خارقات کو ظاہر کیا ہے۔ ان کو مغیبات کے ساتھ متکلم کیا ہے۔ ان کی زبان پر حکمتوں کو جاری کیا ہے۔ لوگوں کے سینے ان کی ہیبت سے بھر دیئے۔ ان کے دلوں کو ان کی محبت سے آباد کر دیا۔ ان کو کاملین کا پیشواء اور صادقین پر حجت بنایا ہے۔ وہ اس شان کے ایک رکن ہیں اور لوگوں کے امام ہیں جو اس طرف کھینچنے والے ہیں۔ علم، عمل، زہد ہیبت، ریاست میں ان راستوں کے علماء کے سردار ہیں۔ اپنے چچا ابا الفضل عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے ہیں۔ اپنے عزیز مکان سے کوہ ہکار کی طرف ان کی خدمت میں ہجرت کی تھی۔ انہیں کی طرف منسوب تھے۔ انہوں نے ان کو اپنی وفات کے بعد مشیخت میں کوہ ہکار کے حجرہ لالش میں خلیفہ بنا دیا تھا۔

وہ ان کی تعریف کیا کرتے اور ان کو مقدم کرتے تھے۔ ان کے بارے میں کہا ہے کہ ابوالبرکات ان لوگوں میں سے ہے کہ ازل میں بلائے گئے اور حضور تک سائقین میں سے ہیں۔

یہ بھی ان کے بارے میں کہا ہے کہ ابوالبرکات میرا خلیفہ ہوگا۔ وہ مشرق کے بہت سے مشائخ سے ملے ہیں۔ رضی اللہ عنہم

ان کے وقت میں مریدین سالکین کی تربیت ان کے حالات مشکلہ کے کشف ان کے امور کے مہمات کے ظاہر کرنے میں کوہ ہکار اور اس کے اطراف میں اس کی ریاست ان تک پہنچی ہے۔ ان کی صحبت میں بہت سے صلحاء نے تخریج کی ہے۔ ان کے صاحبزادہ شیخ بزرگ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اصیل ابوالمفاخر عدی رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے تخریج کی ہے۔

ان کی طرف ایک جماعت صاحبان حال منسوب ہے۔ بہت سے لوگ ان کے ارادہ کے قائل ہوئے ہیں۔ ہر طرف سے ان کا قصد کیا گیا ہے۔ان کا ذکر زمانہ میں مشہور ہوا ہے۔

وہ کامل آداب، حسن اخلاق، عمدہ خصائل، نیک روش، رونق، سکوت، حیا والے اہل دین کے دوست اہل علم کی عزت کرنے والے وافر عقل، بہت سی بخشش والے بڑے متواضع ہیں۔اہل حقائق کی زبان پر ان کا بلند کلام ہے۔اس میں سے یہ ہے۔

شیخ ابوالبرکات کے ارشادات

محبت کیا ہے؟

محبت ایک لغت کا نام ہے جو کہ بدمزگی میں ہوتی ہے اور اس کے تحقیق کے مواقع دہشت و حیرت ہیں۔ان دونوں کو شوق لازم ہے وہ دیدار کے دیکھنے کی طرف نفس کے غلبہ کا نام ہے اور یہ جب پیدا ہوتا ہے کہ ذکر حبیب سے دل بھر جائے اور گھبراہٹ محبت کی لپٹ مشاہدہ قریب کی طرف مل جائے۔

جب دل اپنے حبیب کی محبت سے بھر جائے اور اس کے حصہ سے زیادہ اس کو غم تنگ کریں تو ذلت اور عاجزی کی طرف پناہ لیتا ہے۔آنسوؤں کی بارش کے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں۔

دلوں میں محبت کے دیدار کے ارادہ کی چنگاریاں بے صبری کے ساتھ بھڑک اٹھتی ہیں۔ پس شوق دیدار پڑتا ہے اور محبت ذات پر پڑتی ہے۔ دل مضطر حریص ہے اور راز ممنوع گھبراہٹ ہے۔

جو شخص کہ محبت کے پیالہ سے نشہ میں ہے اس کو مشاہدہ محبوب کے بغیر ہوش نہیں آتا کیونکہ نشہ ایک رات ہے جس کی صبح مشاہدہ ہے جیسا کہ صدق ایک درخت ہے جس کا پھل مشاہدہ ہے پر اس کا رونا چلانا بڑھ جاتا ہے اور یہ اشعار پڑھتا ہے ؎

اذا جاز رکب الشوق فی ربع لوعتی جعلت له باد الانین دلیلا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

و قدعا دلیل العتب اقمر بالرضی دعوضتی منه الکثیر قلیلا

فما بال خیل المحب فی حلیة الوفی تطرق للبومی الی سبیلا

ماعقب للایام فیاع لعلها تبلغی بالعتب فیك قبولا

اور اس میں یہ ہے کہ اصول الاصول تین چیزیں ہیں۔ وفا، ادب، مروّت ادب یہ ہے کہ خطرات کی رعایت کرنا، اوقات کی حفاظت، مقاطعات سے انقطاع ہے۔

مروت یہ ہے کہ قول وفعل میں ذکر پر صفائی کے ساتھ مقام ہو اغیار سے راز کی ظاہر و باطن میں حفاظت ہو۔ اس چیز کے لیے جو آنے والی ہے اس کا حفظ اوقات اور استدراک اس چیز کا ہو جو فوت ہونے والی ہو۔

پھر جب یہ خصلتیں بندہ میں پائی جائیں تو وہ وصال کی لذت پاتا ہے۔ جدائی کی جلن کا مخالف ہوتا ہے۔ اس کے باطن میں اشتیاق کی آگ جوش مارتی ہے۔

اس شان کی بنیاد چار چیزیں ہیں۔ دو ظاہر اور دو باطن دو ظاہر تو سیاست اور ریاضت ہے اور دو باطن حراست ورعایت ہے۔

سیاست تو حفظ نفس اور اس کی معرفت ہے۔ اسی کے سبب بندہ تطہیر تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کی میزان یہ ہے کہ وفا و عبودیت پر قیام ہو۔ ریاضت نفس کی مخالفت کو کہتے ہیں اور اسی وجہ سے بندہ تحقیق تک پہنچتا ہے۔ اس کی میزان حکم کے وقت رضا ہے اور حراست اللہ تعالیٰ کی نیکی کا معائنہ ہے اور اسی سبب سے بندہ منازل معرفت تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کی میزان صفائی اور مشاہدہ ہے۔

اور رعایت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے رازوں کی حفاظت کی جائے اور اسی سبب سے درجات محبت تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کی میزان حیرت و ہیبت ہے۔ پھر وفا صفائی کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور رضا محبت سے ملی ہوئی ہے۔ اس کا علم اس کے علم سے اور اس کا جہل اس کے جہل سے۔

مرید صادق کو چاہیے کہ دس عادات کو عمل میں لائے اور دس عادات سے بچے جن کو کرے وہ یہ ہیں۔ علم، حلم، مکارم، عفو، جود، خلق، شکر، ذکر، ایثار، ورع۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اوران عادات کا قانون یہ ہے کہ غیر محبوب میں زاہد ہو۔اس کے ساتھ طاعت محبوب کی اختیار کرے اور وہ عادات جن سے بچو یہ ہیں۔ کبر، بخل،فضول ہوائے نفس دنیا ارادت، میں اور تو اور میرے لیے۔

اوران عادات کا قانون یہ ہے کہ بلا کا دیکھنا، استعمال رضا وتسلیم کے ساتھ حبیب کی بخشش ہو اور خدمت کے حال کی اس خوف سے رعایت کرنا کہ کہیں حال فرقت سے حال قربت نہ جاتا رہے پھر بندہ مقام حقیقت میں حال رضا پر ثابت نہیں ہوسکتا جب تک کے عہدوں کی وفا، حفظ حدود رضا بالموجود، صبر پر مفقود پر موافقت معبود اور نفس کا فنا، مجھود میں لازم نہ کرے۔

خاص لوگوں کی علامات میں سے یہ ایک ہے کہ ان کا کلام ذکر محبوب ہے۔ان کا سکوت اسی میں فکر کرنا ہے۔ان کا علم اس کی طاعت ہے۔ان کی نظر اس کے کارخانہ میں عبرت ہے اور اسی سبب کی اصل یہ ہے کہ جو اس کے پاس ہے اس کا یقین ہو اور ماسوائے سے ناامیدی ہو۔

عابدوں کی برہان یہ ہے کہ ان کے اعمال پاک ہوں۔عارفین کی برہان ان کے احوال کی صفائی ہے۔محبین کی برہان ان کے انفاس کی بقا ہے۔عالموں کی برہان عجائب قدرت الٰہی کا ان کے اسرار میں پھیلانا ہے۔

مقربین کی برہان یہ ہے کہ موجودات کی پکار کا ان کے مولا کے خبر دینے سے جواب دینا، محبت شیفتگی وسکر خمود، ذکر استغراق،فکر، حیرت، خوف کا نام ہے۔اب جو کوئی محبت کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کی دلیل یہ ہے کہ دل سے پانی بہانا جگروں کا ٹکڑے ٹکڑے کرنا، شکلوں کا دور کرنا، جانوں کا خرچ کرنا۔

جس طرح کہ جو شخص علم الٰہی کا دعویٰ کرے، اس کی دلیل یہ ہے کہ حال کو خرچ کرے اور جو شخص معرفت کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کی دلیل جان کا خرچ کرنا ہے جس شخص کو تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حال یا مقام کا دعویٰ کرتا ہے اور اپنے اعتقاد میں اللہ تعالیٰ پر تشبیہ یا تمثیل یا تجدید کو جائز رکھتا ہے تو جان لو کہ وہ جھوٹا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے حق میں تحدید تشبیہ ناجائز ہے۔ ایسا ہی اس کی صفات ہیں اور اگر شرع اس میں وارد نہ ہوتی تب بھی تو البتہ عقل کو ضرور واجب بناتی۔ اس کے ماسویٰ کی نفی کرتی جس طرح حق پر زیادتی کفر ہے۔ ایسا ہی حق سے نقصان بھی کفر ہے۔

جس طرح تشبیہ ممنوع ہے ایسا ہی تعطیل ممنوع، جیسے نشانات سنت پر زیادتی بدعت ہے۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ سبحانہٗ کی صفات میں تاویل بدعت ہے مگر جہاں پر نص وارد ہو یا اس کی طرف دلیل پناہ لے اور حق فی نفسہٖ اس امر سے اقویٰ ہوتا ہے کہ اس کو باطل کے ساتھ قوی کیا جائے۔

عروہ وثقیٰ یہ ہے کہ جو امر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آ جائے بلا کم وبیش اس پر ٹھہر جائے۔ میں نے ان مشائخ کو جن کی اقتدا کی جاتی ہے اسی طریق پر پایا ہے اور بے شک میں ایسے مرد کو جانتا ہوں جو ان لوگوں میں سے تھا کہ جن کے لیے کرامات و مکاشفات کا ظہور ہوتا ہے اور میں اس کا تشبیہ وتحدید کی طرف میلان پاتا تھا پھر جب تک کہ اس سے تمام کرامات چھپتی نہ گئیں نہ مراء دائرہ مباح سے ساقط ہوا اور محرمات کی چراگاہ کی طرف نکل گیا۔ شیخ رضی اللہ عنہ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے ؎

غانت للعين عند نظرتها … تسمو اليك كما تسمعوا الى النظر

وانت للقلب قلب فى تقلبه … يعلوا اليك لدى العلياء والفكر

وانت للوجد وجدنى توجده … لسطوة القهر لا تبقى ولا تذر

اور یہ بھی اشعار پڑھا کرتے تھے ؎

حقيقة الحق فى سر سرئره … مكشوفة بين معانى و مولائى

اذا تلا لا شعاع الحق فى خلدى … فينت عنى فنا دانى باسمائى

افتينى عن بلادى يا منى شغفى … يا سرسرى ويا انسى و معنائ

يا شاهدى يا انيسى يا رضا املى … يا نور عينى و يا صدتى و دعوئ

شیخ ابوالبرکات کی کرامات

بھنے گوشت کی خواہش

خبر دی ہم کو فقیہ نیک بخت ابوالمجد صالح بن شیخ نیک بخت ابی الثناء حامد بن غانم ابن وحشی قرشی مکی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ بزرگ عارف جاء اللہ ابا حفص عمر بن معدنی سے مکہ شرفہا اللہ تعالیٰ میں سنا۔ وہ کہتے تھے کہ شیخ ابوالبرکات بن صخرا اموی رضی اللہ عنہ ظاہر التصریف بڑی کرامات والے اللہ تعالیٰ سے بڑی شرم کرنے والے ہمیشہ مراقبہ کرنے والے اپنے انفاس و اوقات کے لحاظ کرنے والے، مجاہدہ و آداب سلف کے طریق پر التزام کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر بڑی شفقت و مہربانی کرنے والے تھے۔

وہ مقبول الدعا تھے۔ ان پر ترک تدبیر و اختیار نفس اور غیر نفس کے لیے غالب تھا۔ میں ایک دن ان کی طرف گیا تھا۔ میرے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوا کہ بندہ مقربین کے درجہ تک کب پہنچتا ہے تو آپ نے میری طرف توجہ کی اور کہا اے میرے سردار عمر! جب کہ بندہ اپنی بنیاد کو رضا میں مضبوط کرے تو وہ درجات مقربین تک پہنچ جاتا ہے۔

اور میں ان کے پاس ایک دن حجرہ لالش کے ایک کونہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ میرے دل میں خواہش ہوئی کہ بھنا ہوا گوشت ہو اور گیہوں کی روٹی گرم ہو۔ مجھے اس کی بڑی خواہش پیدا ہوئی۔

میں اس خیال میں تھا کہ ہمارے سامنے شیر آیا۔ اس کے پاس روٹی تھی۔ اس نے شیخ ابوالبرکات کا قصد کیا۔ انہوں نے اس سے کہا کہ شیخ عمر کے سامنے جا کر رکھ دے وہ آیا اور میرے سامنے اس نے روٹی رکھ دی اور چل دیا۔ میں نے دیکھا تو اس میں گوشت بھنا ہوا ہے اور ہمیں ابھی پورا اقرار نہ آیا تھا کہ ہم پر ہوا سے ایک شخص اترا جس کے بال پراگندہ غبار آلود تھے جب میں نے اس کو دیکھا تو مجھ سے گوشت اور روٹی کی خواہش جاتی رہی۔

تب وہ شخص اس روٹی کی طرف آیا جس کو شیر لایا تھا اس کو اور جو اس میں تھا سب کھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

گیا۔ شیخ ابوالبرکات سے بیٹھ کر باتیں کرتا تھا۔ پھر جہاں سے آیا تھا ہوا میں چلا گیا۔ مجھ سے شیخ ابوالبرکات نے کہا کہ اے شیخ عمر جو خواہش کہ ہمیں ڈالی گئی تھی وہ تمہارے لیے نہ تھی بلکہ وہ اس شخص کی تھی جس کو تم نے دیکھا اور وہ شخص مدللین (دلالت کرنے والوں میں) سے ہے جب اس کے دل میں کوئی خطرہ آتا ہے ابھی وہ پورا نہیں ہوتا کہ پورا کیا جاتا ہے وہ اب ملک چین کی طرف رہتا ہے۔

خبر دی ہم کو ابومحمد عبداللہ بن عبدالوہاب بن صالح سمنودی شافعی نے کہا کہ میں نے شیخ عالم عابد ابا الفتح احمد بن ابراہیم بن علی ہاشمی مقام ابراہیم خلیل علیہ السلام کے امام مکہ معظمہ شرفہا اللہ تعالیٰ میں سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ ابا محمد عبداللہ دمشقی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ جب ہمارے شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ کی شہرت کوہ ہکار میں ہوئی تو ان کی طرف ان کے بھتیجے ابوالبرکات نے خاز فارسے جو کہ بقاع عزیز کی زمین سے ہے ہجرت کی اور جب شیخ ان سے ملے تو ان کو ان کی علامات سے پہچانا جن کو ان کے بچپن میں دیکھا ہوا تھا اور شیخ نے ان کو ان کے باپ صخر کے پاس چھوٹا سا چھوڑا۔

شیخ ابوالبرکات نے ان کو ان کے بھائی (صخر) اور وہاں کے چند لوگوں کے فوت ہونے کی خبر دی جو ان کے اہل میں سے بیت فار میں تھے۔ آپ شیخ عدی کی خدمت میں ٹھہرے اور ان کے تمام مریدان کی تعظیم کرتے تھے جب ان کے چچا (شیخ عدی) فوت ہوئے تو سب نے ان کی طرف رجوع کیا۔ ان کو مقدم کیا اور چچا کی وصیت کے موافق ان کو چچا کی جگہ قائم کیا۔

پہاڑ کے مشائخ رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے کہ ولایت کا راز ان کے چچا کے بعد ان کی طرف منتقل ہوا۔

جنگل کے تمام درخت اناروں سے بھر گئے

خبر دی ہم کو ابوالمحاسن یوسف بن ایاس بعلبکی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ عالم مقری ابا الفتح نصر بن رضوان بن نروان سے وہ کہتے تھے کہ فصل خریف میں ایک دن شیخ ابی البرکات رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں حجرہ سے پہاڑ کی طرف نکلا۔ ان کے ساتھ فقراء کی ایک جماعت تھی۔ آپ نے کہا کہ ہم آج میٹھے اور کھٹے اناروں کو چاہتے ہیں۔ یہ کلام ابھی آپ نے پورا نہ کیا تھا کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جنگل اور پہاڑ کے سب قسم کے درخت اناروں سے بھر گئے۔

آپ نے فرمایا کہ لے لو ہم نے درختوں پر سے بہت سے انار توڑ لیے۔ ہم سیب، آلو بخارا، کشمش وغیرہ درختوں سے انار توڑتے تھے۔ ہم ایک درخت سے میٹھے اور کھٹے انار لیتے تھے۔ ہم نے کھائے حتیٰ کہ سیر ہو گئے۔ راوی کہتا ہے کہ ہم ایک گھنٹہ کے بعد نکلے۔ بحالیکہ شیخ ہمارے ساتھ نہ تھے۔ دیکھا کہ ان درختوں پر انار وغیرہ کچھ موجود نہیں۔

زمانہ کے ابدال

خبر دی ہم کو ابواسحاق ابراہیم بن شیخ عارف ابی عبداللہ محمد بن ابی القاسم بن حسن حمیدی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ رحمہ اللہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں خضر علیہ السلام سے عبادان میں ملا۔ ان سے شیخ ابی البرکات بن صخر رضی اللہ عنہ کی نسبت پوچھا تو کہا کہ وہ زمانہ کے ابدال میں سے ہیں۔

ہوا میں کھڑے ہو جانا

خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابومحمد عبداللہ بن شیخ عارف ابی الفرج عبدالرحمان بن شیخ عابد ابی الفتح نصراللہ بن علی حمیدی شیبانی ہکاری نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میرے باپ رحمہ اللہ تعالیٰ کہا کرتے تھے کہ میرے والد پہاڑ کے کنارہ پر ایسے دن میں کہ تیز ہوا چل رہی تھی چلے جا رہے تھے ہوا جوان پر غالب ہوئی تو وہ اوپر سے گرے۔ شیخ ابوالبرکات رضی اللہ عنہ پہاڑ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اپنے ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کیا تو وہ ہوا میں پہاڑ اور زمین کے درمیان کھڑے ہو گئے۔ دائیں بائیں اوپر نیچے کسی طرف ہلتے نہ تھے گویا کسی نے ان کو روک لیا ہے اور حرکت سے منع کر دیا ہے۔ ایک گھڑی تک یہی حال رہا پھر شیخ نے کہا اے ہوا ان کو پہاڑ کی سطح پر چڑھا لے جا۔

تب وہ ان کو آہستہ آہستہ اوپر لے گئی گویا کہ کسی نے ان کو اٹھا کر پہاڑ کی سطح تک پہنچا دیا ہے۔

عجیب واقعہ

خبر دی ہم کو ابومحمد سالم بن علی دمیاطی صوفی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ عارف ابا البدر بن

سعید بغدادی سے وہاں پر وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ بزرگ عارف ابا البرکات بن معدان عراقی رضی اللہ عنہ سے بغداد میں سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں ایک سال بصرہ کے باہر نکلا اور سمندر کے کنارے چلا جاتا تھا۔ کنارہ کے نزدیک میں نے ایک چھوٹی کشتی دیکھی جس میں کہ ایک ایسے شخص کے سوا اور کوئی نہیں جس پر قوم (صوفیوں) کی روش وطرز ہے۔

میں اس کے ساتھ کشتی میں بیٹھ گیا۔ اس نے مجھ سے کلام نہ کیا۔ کشتی ہم کو تھوڑی دور لے گئی اور ہم ایک جزیرہ پر چڑھ گئے جس کو میں پہچانتا نہ تھا۔ پھر میرا ساتھی اوپر چڑھا اور میں بھی اس کے ساتھ چڑھا۔ میں نے دیکھا تو وہ ایک جزیرہ ہے۔ بحر محیط کے آخر حصہ میں۔ اس میں بہت سی چیزیں مباحات ہیں۔ اس میں میں نے کسی کو نہ دیکھا۔ ہم وہاں چلتے رہے یہاں تک کہ ہم ایک مسجد میں وہاں پر بھی پہنچ گئے۔ اس میں سات شخص تھے جن پر رونق وقار تسکین انوار معلوم ہوتا تھا۔ اور ان میں ایک مرد ایسا ہے جس کی ہر ایک تعظیم کرتا ہے اور اس کے کلام کو سنتا ہے۔ ان کے بڑے نے اپنے ساتھی سے پوچھا کہ یہ کون ہے۔ اس نے کہا کہ اس کو تقدیر کھینچ لائی ہے پھر میں مسجد کے ایک کونہ میں بیٹھ گیا اور جب نماز کا وقت ہوا تو سب جمع ہوئے اور ان کے بڑے نے امامت کی پھر ان میں سے ہر ایک مسجد کے ایک کونہ میں علیحدہ علیحدہ جا بیٹھا۔ اپنے حال میں متوجہ تھا کوئی کسی سے بات نہیں کرتا تھا اور جب مغرب کی نماز پڑھ چکے تو ان میں سے ایک کھڑا ہوا اور اندر کے پردہ میں داخل ہوا۔ تھوڑی دیر ٹھہر کر ایک طباق لایا جس میں روٹی و کھانا تھا۔ اس نے ان سب کے سامنے رکھ دیا۔ ان سب نے کھایا پھر عشاء کی نماز پڑھی اور سب نماز کے لیے کھڑے ہوئے صبح تک پڑھتے رہے۔

میں ان کے پاس اس حال میں سات دن تک ٹھہرا رہا مجھ سے کسی نے کوئی کلام نہ کیا۔ ہر رات ان میں سے ایک شخص اس پردہ میں داخل ہوتا اور طباق کھانے کا لاتا جب آٹھویں رات آئی تو ان میں سے ایک نے مجھ سے کہا کہ آج کھانے میں تمہاری باری ہے پھر میں کھڑا ہوا اور پردہ میں داخل ہوا تو وہاں کچھ نہ دیکھا تب تو میں ان سے ڈرا اور میرا دل شکستہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی جناب میں رونے لگا اور ان کے طفیل میں نے خدائے تعالیٰ سے سوال کیا کہ ان میں مجھے شرمندہ نہ کیجو۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ آسمان کی طرف سے مجھ پر ایک طباق اترا ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میں نے اس کو لیا اور ان کے سامنے جا رکھا۔ وہ کہنے لگے کہ اس اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے جس نے ہم کو نیک بخت بھائی دیا۔ میری طرف کھڑے ہو کر مجھ سے معانقہ کرنے لگے پھر ایک عرصہ کے بعد ایک رات جو میں جاگا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ تیز آندھی چل رہی ہے اور سمندر کی موجوں میں بڑا اضطراب نظر آیا پھر میں نے لا الٰہ الا اللہ کہا تو ہوا ٹھہر گئی اور وہ سمندر بھی ٹھہر گیا۔

میرے پاس ان کا بڑا آیا اور کہنے لگا کہ سمندر میں فرنگیوں کے بڑے جہاز تھے۔ وہ مسلمانوں کا قصد کرتے تھے وہ کثرت مندی ہوا سے غرق ہونے کو تھے تم نے جو لا الٰہ الا اللہ کہا تو وہ ساکن ہو گئی تھی اور سمندر ٹھہر گیا اور وہ جہاز بچ گئے۔

وہ کہتا ہے کہ جب ہم نے صبح کی تو ان میں سے ایک نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم چلے یہاں تک کہ کنارے پر آئے پھر میں نے اس کشتی کو بعینہٖ دیکھا جس پر کہ میں پہلے آیا تھا۔ پھر اس میں میرا ساتھی اترا اور مجھ کو بھی حکم دیا کہ اترو پھر وہ تھوڑی دور چلی تھی کہ ہم عبادان کے جنگل میں پہنچ گئے وہ شخص اور کشتی ہر دو مجھ سے غائب ہو گئے اور میں نے ان کو نہ دیکھا میں ان کے معاملہ میں حیران رہ گیا اور ان کے دیکھنے کی مجھے حسرت ہوئی کئی سال کے بعد میں جو شیخ ابوالبرکات رضی اللہ عنہ کے پاس کوہ ہکار میں تھا۔ ناگاہ میں نے ان کو دیکھا کہ وہ جلد کھڑے ہوئے ہیں اور دیکھا تو وہی میرا دوست ان لوگوں میں سے تھا بڑا آدمی آیا ہے۔ شیخ ابوالبرکات رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور ان کی شان بڑھائی اس کو میں نے دیکھا کہ شیخ ابوالبرکات کا بڑا ادب کرتا ہے وہ دونوں دیر تک باتیں کرتے رہے میں نے اس کو دیکھا کہ وہ کھڑا ہوا ہے۔ میں اس کے پیچھے ہوا یہاں تک کہ وہ تنہا ہوا۔ پھر میں نے ان کا ہاتھ چوما اور ان سے دعا کی التجا کی اور رو پڑا۔ انہوں نے میرے لیے دعا کی۔

پھر مجھ سے کہا اے ابوالبرکات تم شیخ ابوالبرکات کو پکڑے رہو کیونکہ ان کی برکت سے میں ہوا جو ہوا۔

میں جب اپنے دل میں کوئی سختی پاتا ہوں تو ان کی طرف آتا ہوں پھر وہ سختی جاتی رہتی ہے پھر مجھ سے غائب ہو گئے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میں شیخ ابوالبرکات رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا اور ان سے ان کی بابت پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ مردان سمندر کے اوتاد کے سردار ہیں۔ وہ اس وقت بحر محیط کے آخر حصہ میں ہیں۔

حفظ قرآن کرنے میں آسانی

خبر دی ہم کو ابوالفضل معالی بن نبہان بن فصلان تمیمی موصلی نے کہا کہ میں سیّدی شیخ ابی البرکات رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سات سال تک رہا ہوں۔ میں نے کسی کو ان سے بڑھ کر بڑی ہیبت وجلال والا نہیں دیکھا اور ان سے بڑھ کر کسی کو رعایت اوقات والا نہیں دیکھا۔ ان کا تمام معاملہ کوشش سے ہوتا تھا۔ ایک دن کھانے کے بعد میں ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالتا تھا۔ مجھ سے کہا اے عامر! تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا میرے لیے آپ دعا مانگیں کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ حفظ قرآن آسان کر دے اور آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تم پر آسان کر دے اور اس کی تلاوت پر تمہاری مدد کرے اور بعید کو تیرے قریب کر دے۔

وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حفظ قرآن آسان کر دیا حتیٰ کہ میں نے آٹھ ماہ میں پورا قرآن حفظ کر لیا۔ میں ہر روز ایک سو آیت یاد کر لیا کرتا اور پہلے یہ حال تھا کہ ایک آیت کو تین دن میں حفظ کرتا رہتا تھا تب بھی اس کا حفظ مجھ پر مشکل ہوتا تھا اور دیکھو اب میں دن رات پڑھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ہر بعید کو قریب کر دیا ہے پس مجھ پر جو مشکل کام آتا ہے وہ آسان ہو جاتا ہے۔ مجھ کو کوئی خوف کی چیز آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مجھ پر ان کی دعا کی برکت سے بہت آسان کر دیتا ہے۔ رضی اللہ عنہ

لکڑی کی طرح ہاتھ

خبر دی ہم کو ابوعبداللہ محمد بن ابی الحسن علی بن حسین دمشقی نے کہا کہ میں نے شیخ ابا المفاخر عدی بن شیخ ابی البرکات بن صخر اموی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے کہ میرے والد نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا اور وہ اپنے ہاتھ سے بہت ہی عبث کام کرتا تھا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جب شیخ نے اس کو منع کیا تو وہ باز نہ آیا اور زیادہ بے ہودہ کلام کرنے لگا جیسا کہ شیخ کا دشمن ہوتا ہے۔

شیخ نے اس سے کہا تو عبث کرنا چھوڑ دے یا اللہ تعالیٰ تیرے دونوں ہاتھوں کو کافی ہوگا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پس اسی وقت اس کے دونوں ہاتھ بے کار ہو گئے یہاں تک کہ لکڑی کی طرح ہو گئے۔
پھر وہ شیخ کے پاس چند روز کے بعد روتا ہوا آیا شیخ نے کہا تم کو یہ بات نفع نہ دے گی یہ تو خدائے تعالیٰ کا غضب ہے جو تم پر جاری ہو چکا پھر اس شخص کی یہی حالت رہی حتیٰ کہ مر گیا۔
یہ شیخ ابوالبرکات بن صخر بن مسافر بن اسماعیل بن موسیٰ اموی ہیں اور پہلے ہم نے ان کا نسب ادھر تک ان کے چچا شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ کے ترجمہ میں بیان کر دیا ہے۔ ان کی اصل بیت فار میں ہے جو کہ ایک مشہور گاؤں ہے۔ بقاع عریز میں کوہ لبتان کے میدان میں بعلبک کے قریب۔
آپ لالش میں رہتے تھے جو کہ کوہ ہکار میں سے ہے اور وہیں رہ کر فوت ہوئے ان کی بڑی عمر ہو گئی تھی۔ اپنے چچا شیخ عدی کے پاس مدفون ہوئے اور ان کی قبر وہیں علانیہ ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔ رضی اللہ عنہما

بعد موت تصرف

خبر دی ہم کو ابوالفضل معالی بن بنہان مذکور نے کہا کہ میں نے شیخ اباالغنائر مذکور سے جو کہ شیخ ابوالبرکات رضی اللہ عنہ کے خادم ہیں۔ موصل میں سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ ابا البرکات سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ کے ہر ولی سے عہد لیا ہے کہ ظاہر و باطن میں کوئی تصرف سوا ان کے حکم کے نہ کرے اور وہ ان میں سے ہیں کہ جن کو حضرت قدس میں اللہ تعالیٰ کے اذن کے ساتھ کلام ہے اور ان میں سے ہیں کہ جن کو موجودات میں بعد موت کے بھی تصرف دیا گیا تھا۔ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین

شیخ ابواسحاق ابراہیم بن علی ملقب بہ اغرب رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ جنگل کے مشہور مشائخ عارفین مشہور محققین کے صدر ہیں۔ صاحب کرامات ظاہرہ احوال فاخرہ معارف روشنہ، حقائق روشنہ، علم لدنیہ، معانی نوریہ، صاحب مقامات جلیلہ، مراتب علیہ، معادن اسرار میں فتح روشن مطالع انوار میں کشف روشن تھے۔ حقائق آیات میں ان کو اطلاع واضح تھی۔ مغیبات کی عروسوں کے لیے ان کی نظر روشن تھی حضائر قدس میں ان کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مجلس بلند تھی۔ چشمہ وصل سے ان کا گھاٹ شیریں تھا۔ قرب کے تختوں میں ان کا محل اونچا تھا۔ ملکوت کے صفحہ پر ملک جبروت کی طرف ان کی روشن محکم ہے۔ بلندی کی سیڑھیوں پر حضرت شہود کی طرف مواج اعلیٰ ہے۔ ان کو بلندی میں تقدم ہے اور قرب میں صدر ہے۔

شرافت و بلندیوں کے فائدہ کی طرف ان کو سبقت ہے۔ اطراف سماوات و مبارکبادی کی درمیان ان کو جمع ہے۔ علوم منازلات میں ان کا لمبا ہاتھ ہے۔ علوم مشاہدات میں ان کا ہاتھ روشن ہے۔ تعریف خارق میں ہاتھ فراخ ہے۔ تمکین وسیع میں ان کا قدم راسخ ہے۔

وہ ان میں سے ایک ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے۔ موجودات میں ان کو تصرف دیا ہے۔ عادات کو ان کے لیے بدل دیا ہے۔ ان کے ہاتھوں پر خارقات کو ظاہر کیا ہے۔ ان کو مغیبات سے متکلم کیا ہے۔ ان کی زبان پر حکمتوں کو جاری کیا ہے۔ احوال نہایت پر ان کو قدرت دی ہے۔ اسرار ولایت کا ان کو والی بنایا ہے۔ ان کو پیشواء و حجت بنایا ہے وہ اس شان کے ایک رکن ہیں۔ ان کے سرداروں کے امام اس کے احکام کے مشہور علماء میں سے ہیں۔ علم، عمل، زہد، تحقیق، ریاست، جلالت میں ہاتھوں اور آنکھوں والے ہیں۔ وہ اپنے ماموں شیخ ابا العباس احمد بن رفاعی رضی اللہ عنہما کی صحبت میں رہے۔ ان سے علم طریق پڑھا ہے۔ ان سے تخریج کی ہے مشائخ عراق تک کی ایک جماعت سے ملے ہیں۔ رضی اللہ عنہ و عنہم

جنگل میں اس شان کی ریاست ان کے وقت میں ان تک منتہی ہوئی ہے۔ جنگل وغیرہ کے بڑے علماء نے ان سے تخریج کی ہے اور اکابر کی ایک جماعت ان کی طرف منسوب ہے۔ صلحاء کی ایک بڑی جماعت ان کی شاگرد ہوئی ہے۔ مریدین صادقین کی ایک جماعت ان کے پاس جمع ہوئی اور ان کے کلام و صحبت سے فائدہ حاصل کیا۔

اپنے باپ ابا الحسن علی کی وفات کے بعد رواق ام عبیدہ میں ان کے خلیفہ ہوئے۔ اس دن ان کے گھر والوں میں سے بہت بڑے تھے۔ ایک زبردست تھے مشکلات واردہ کو حل کیا کرتے تھے۔ پوشیدہ حالات کو ظاہر کر دیا کرتے تھے دانشمند خوبصورت، سخی، متواضع، کثرت حیا، عقل، صبر والے تھے۔ اہل علم کے دوست تھے۔ اہل دین کی عزت کیا کرتے تھے بڑے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

متواضع، پست بازو اور ہمیشہ خندہ پیشانی رہتے تھے۔ بزرگ خصلت واشرف الصفات، اجمل اخلاق اکمل آداب پر مشتمل تھے وہ عالم فقیہہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے مذاہب پر تھے۔ علماء کا لباس پہنتے تھے۔ اپنے مریدوں کے سامنے واعظ کیا کرتے تھے۔ اہل معارف کی زبان کا کلام بلند تھا۔ اس میں سے یہ ہے۔

شیخ ابواسحاق کے ارشادات

اصول کی رویت فروع کے استعمال سے ہے اور فروع کی تصحیح اصول کے معارضہ ہے۔ مشاہدہ اصول تک بجز اس تعظیم کے کہ اللہ تعالیٰ نے وسائل وفروع کو معظم کیا ہے اور کوئی راہ نہیں۔

تیرا ذکر تیرے ساتھ وابستہ ہے یہاں تک کہ تیرا ذکر اس کے ذکر کے ساتھ مل جائے پس اس وقت تو بلند ہوگا اور علتوں سے خلاص پائے گا۔ حدث قِدم سے ملتا ہے تو حدث لاشے ہو جاتا ہے اور اصل باقی رہتا ہے۔ فرع جاتی رہتی ہے گویا کہ وہ تھی ہی نہیں۔

لم انقطاع کے پانے تک تبرع وسیلہ ہے۔ حد اختیار پر ٹھہرنا نجات ہے گناہوں کے علم سے بھاگنے کے ساتھ پناہ مانگنا وصل ہے۔ استماع قبول خطاب ہے۔ محل اس میں فراخی عزت ہے اور تصوف مراقبہ احوال ولزوم آداب کا نام ہے جو شخص شاہد ظلم کے ساتھ آراستہ ہے تو وہ توڑا جاتا ہے اور جو شاہد حق کے ساتھ آراستہ ہو وہ بچ جاتا ہے۔

جو حال کہ تم پر آئے اور مشکل ہو جائے تو اس کو علم کے میدان میں طلب کرو اگر تو نہ پائے تو میدان حکمت میں دیکھ اگر اس کو نہ پائے تو اس کو توحید کے ساتھ وزن بھر اگر تو اس کو ان موقعوں پر نہ پائے تو اس کو شیطان کے منہ پر مار۔

مقبول تو یہ ہے کہ بندہ اپنے ربّ عزوجل سے حیا کرتے ہوئے توبہ کرے تواضع یہ ہے کہ حق کو قبول کرلیا جائے جس سے بھی ہو۔

توکل یہ ہے کہ تیرے دل میں اسباب کی طرف حرکت ظاہر نہ ہو۔ باوجودیکہ تم کو اس کی طرف سخت حاجت ہو اور یہ کہ تو حقیقت سکون سے حق کی طرف ہمیشہ رہے۔

صبر یہ ہے کہ حسن ادب سے بلا کے ساتھ ٹھہرا رہے۔ رضا یہ ہے کہ قلب کی نظر اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے قدیمی اختیار کی طرف ہو۔ اس کو بندہ کے لیے ہو۔

عبودیت چار خصلتوں میں ہے۔ عہدوں کا وفا کرنا، حدود کی حفاظت، موجود پر راضی ہونا، مفقود پر صبر کرنا۔

استقامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے دل تنہا ہو جائے۔ ادب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ظاہر و باطن میں اچھا معاملہ کرے۔ معرفت کے تین رکن ہیں۔ ہیبت، حیاء، انس، بڑا علم ہیبت و حیا ہے اور جو ان دونوں سے عاری ہے تو وہ خیرات سے عاری ہے۔

محبت یہ ہے کہ عتاب ہمیشہ قائم رہے۔ شوق یہ ہے کہ انتڑیاں جل جائیں دلوں میں بھڑک ہو جگر پارہ پارہ ہوں۔ جب دل چار چیزوں کو دیکھے یعنی وہ تمام چیزوں کو دیکھے کہ اللہ ہی کے ملک میں ہیں۔ اللہ سے ان کا ظہور دیکھے اور اللہ ہی کے ساتھ ان کا قیام دیکھے۔ اللہ عزوجل ہی کی طرف ان کا مرجع دیکھے تو بے شک اس نے یقین حاصل کیا۔

ولی کی چار علامتیں ہیں اپنے بھید کی جو اس میں اور اللہ عزوجل کے درمیان ہو حفاظت کرنا، اپنے اعضاء کی جو کہ اس میں اور اللہ عزوجل کے درمیان ہیں حفاظت کرنا اس تکلیف کو اٹھانا جو اس میں اور اللہ عزوجل کے درمیان ہے۔ لوگوں کی ان کی عقلوں کے تفاوت کے موافق مدارات کرنا۔ اللہ تعالیٰ اور بندہ کے درمیان وصول کے تین ارکان ہیں۔ استعانت کوشش ادب بندہ کی طرف سے استعانت اللہ عزوجل سے قرب بندہ کی طرف سے کوشش اللہ عزوجل سے توفیق، بندہ سے ادب اور اللہ عزوجل سے کرامت۔

ادب کیا ہے؟

جو شخص آداب صالحین کو اختیار کرتا ہے وہ کرامت کی بساط کے لائق ہے اور جو اولیاء اللہ کے آداب کو اختیار کرتا ہے وہ قرب کی بساط کی صلاحیت رکھتا ہے جو صدیقوں کے آداب کو اختیار کرتا ہے وہ مشاہدہ کی بساط کے لائق ہوتا ہے جو انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آداب کو اختیار کرتا ہے۔ وہ انس و انبساط کی بساط کے قابل ہو جاتا ہے۔

جب تیرا نفس اپنے علم کا دیکھنے والا نہ ہو تو اس کو ادب سکھلا۔ جو کوئی دنیا کی طرف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میلان کرتا ہے اس سے دلوں کا غائب ہونا لازمی ہے تمام مقامات دل کے تابع ہیں اور دل اللہ عزوجل کے ساتھ قائم ہے۔

مبتدی کا حکم یہ ہے کہ حقائق کی ہدایت پائے۔ علم کے ساتھ چلے۔ عمل میں کوشش کرے۔ مقربین کی علامت یہ ہے کہ دلوں اور علام الغیوب کے درمیان حجاب رفع ہو جائیں جو شخص کہ نہایت پر اپنے شروع میں سوار ہوتا ہے تو یہ قرب کی علامت ہے۔ پس ایک قوم ہے کہ اس نے داعی کو دیکھا ہے اور ایک قوم ہے کہ اس نے نداء کو دیکھا ہے۔ ایک قوم ہے کہ اس نے بلا کو دیکھا ہے اب جس نے کہ نداء سنی ہے وہ تو جنت کی طرف گیا جس نے بلا دیکھی ہے وہ درجات تک پہنچا جس نے داعی کو دیکھا وہ اللہ عزوجل کی طرف ہو جاتا ہے وہ خواص الخواص ہیں جو اللہ عزوجل سے ایک لمحہ بھی حجاب نہیں ہوتے۔ وہ ایسے بندے ہیں کہ جن کے غم عدل کی باگوں سے مربوط ہیں۔ اللہ عزوجل نے ان کے عزم کو فتور سے بچایا ہے ان کی نیات کو بیماریوں کے آنے سے بچایا۔ ان کے ارادوں کو غیر کی طرف جانے سے قطع کر دیا۔ ان کے دلوں کو اپنے دیدار کے شوق کا پیاسا کر دیا۔ ان کی عقلوں کو اپنی صنعت کے حکم میں جاری کیا۔ ان کے دلوں کو اس کے قرب مراقبہ پر مطلع کیا۔ ان کی ارواح کو اس کی صفات کے درمیان پھیر دیا۔ ان کو اس شخص کی طرح قریب کیا کہ جو اس سے انس رکھتا ہے۔ ان سے اس شخص کو جو اس پر ایمان لاتا ہے ان کو اس شخص کے برابر کیا کہ جس کو اپنے بھید کے لیے پسند کیا ہے۔ ان کا نشان یہ ہے کہ قرب کے وقت حیا ہو۔ رضی اللہ عنہم اجمعین اور یہ اشعار پڑھا کرتے تھے ؎

تکشف غیم الحجد عن قمر الحب　　واسفر نور الصلح عن ظلمة العتب

وجاء نسیم الاتصال محققا　　فصادفه حسن القلوب من القلب

ودیت میاه الوصل فی روضة الرضا　　فصار الهوی تهیز کالعفن الرطب

ولم ندر من حسن الوصال وطیبه　　انی نزهته کنا هنالك ام حرب

فیامن سبی عقلی هواة ترکتنی　　انکر ما بین التعجب والعجب

شیخ ابواسحاق کی کرامات

اللہ تعالیٰ سے حیا

خبر دی ہم کو ابوالفرج عبدالوہاب بن حسن بن اربلی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ اصیل عارف نجم الدین ابا العباس احمد بن شیخ بزرگ ابی الحسن علی بطائحی سے وہ کہتے تھے کہ میرے بھائی شیخ ابوالعباس ابراہیم ہمیشہ مراقبہ کرنے والے، بڑے خشوع والے بڑی ہیبت والے ہمیشہ سر نیچا رکھنے والے تھے۔ کسی طرف بضرورت سر اٹھاتے چالیس سال ہو گئے تھے کہ آسمان کی طرف اللہ تعالیٰ سے حیا کی وجہ سے سر نہیں اٹھایا تھا میں نے شیروں کو بارہا دیکھا ہے کہ ان کے پاس آتے اپنے چہرے ان کے قدموں پر ملتے۔

ایک دن میں نے ان کو سخت گرمیوں میں سائبان کے نیچے سوتے دیکھا۔ ان کے سر کے نزدیک ایک بڑا سانپ تھا جس کے منہ میں نرگس کا پتہ تھا جس کو وہ پنکھے کی طرح ہلاتا تھا۔

نگاہ کا اثر

ایک دن میں ان کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اس کے ساتھ ایک جوان تھا وہ کہنے لگا کہ میرا بیٹا ہے۔ میری سخت مخالفت کرتا ہے اور بڑا نافرمان ہے۔ تب شیخ نے جو سر جھکائے بیٹھے تھے اپنا سر اٹھایا اور جوان کی طرف دیکھا۔ اس نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ اس کے ہوش و حواس جاتے رہے۔ جنگل کی طرف چلا گیا۔ آسمان کی طرف نگاہ اٹھائے رہا۔ درندوں کے پاس ٹھکانا کر لیا نہ کھاتا تھا نہ پیتا تھا اور اس حال پر چالیس دن رہا پھر اس کا باپ آیا اور اس کی بدحالی کی شکایت کی پھر شیخ نے اس کو اپنا کپڑا دیا اور کہا کہ اس کپڑے سے اپنے بیٹے کا منہ پونچھ دے۔ وہ گیا اور اس نے ایسا ہی کیا تو اس کو ہوش آ گیا شیخ کی خدمت میں آیا اور ان کی خدمت کو لازم پکڑا۔ وہ شیخ کے حاضرین خادموں میں سے ہو گیا۔

آگ میں کھڑا رہنا

خبر دی ہم کو ابوالفرج عبدالملک بن محمد بن عبداللہ محمودی ربعی واسطی نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ نجم الدین ابا العباس احمد بن شیخ ابی الحسن علی بطائحی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے بھائی

شیخ ابراہیم اعرب ظاہر و باطن میں کھلے ہوئے متصرف تھے۔ جب کوئی آگ سے بہت خوفزدہ ہوتا تو اس کو کہہ دیتے کہ آگ کی طرف جا۔ اس کو معلوم بھی نہ ہوتا دیکھتا تو وہ آگ میں ہے اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہتا اس میں ٹھہرا رہتا۔ وہاں سے ایسے حال میں نکلتا کہ اس کے کپڑے بالکل نہ جلتے نہ کوئی اس کو تکلیف ہوتی۔

شیر پرسواری

اگر کوئی شیر سے بڑا ڈرتا تو اس کو کہتے کہ شیروں کی طرف جا۔ تو وہ شیروں کی طرف دفعۃً پہنچ جاتا اور اس کو اس کا پتہ بھی نہیں ہوتا۔ دیکھتا ہے کہ اس پر یا تو سوار ہے یا اس کو کھینچ رہا ہے نہ اس کو کچھ خوف ہوتا نہ وہ اس کو ضرر دیتا۔

اور جب کسی ایسے مرد کو دوست رکھتے کہ آپ کی جدائی کی طاقت نہ رکھے تو وہ اپنے دل میں ایک باعث پاتا جو اس کو ان کی طرف خواستہ نخواستہ کھینچ کر لے آتا۔ جب کسی مرد کی جدائی چاہتے تو وہ اپنے دل میں کوئی مانع پاتا جو اس کو شیخ سے روکتا باوجودیکہ اس کو شیخ سے محبت ہوتی۔

تصرف کا دعویٰ اور منکر کا حال

خبر دی ہم کو شیخ ابوزید عبدالرحمٰن بن سالم بن احمد قرشی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ عارف ابوالفتح واسطی سے سکندریہ میں وہ کہتے کہ مجھ سے شیخ عارف صالح ابوالمجد سعد اللہ بن سعدان واسطی رحمہ اللہ کہتے تھے کہ میں شیخ نیک بخت ابواسحاق ابراہیم اعرب رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر تھا۔ وہ اپنے مریدوں میں کلام کر رہے تھے پھر انہوں نے اپنے کلام میں کہا کہ مجھ کو میرے پروردگار نے تمام حاضرین کے بارے میں تصرف دیا ہے۔ پس کوئی شخص میرے سامنے کھڑا ہو یا بیٹھے یا حرکت کرے تو میں اس میں متصرف ہوتا ہوں۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ لیجئے میں جب چاہوں کھڑا ہوتا ہوں اور جب چاہوں بیٹھ جاؤں گا۔ آپ نے اپنا کلام قطع کیا۔ میری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ اے سعد اللہ! اگر تم کو کھڑے ہونے کی طاقت ہے تو کھڑے رہو۔ میں اٹھنے لگا لیکن مجھ میں طاقت نہ تھی۔ تب میں لوگوں کی گردنوں پر سوار ہو کر گھر کی طرف پہنچایا گیا۔ میرا ایک پہلو مارا گیا یہ میرا حال ایک مہینہ بھر رہا اور میں نے جان لیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہ یہ (بلا) میرے شیخ پر اعتراض کرنے کی وجہ سے ہے پھر میں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پکی توبہ کی اور اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ مجھ کو شیخ کی طرف اٹھا لے جاؤ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ تب میں نے کہا اے میرے سردار! یہ میرا صرف خطرہ ہی تھا۔ پھر شیخ اٹھے اور میرے ہاتھ کو پکڑا اور چلے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا جو مجھ میں تکلیف تھی وہ جاتی رہی۔

جس شخص کو شیخ چاہے وہ ان کے پاس آئے

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابوالفرج عبدالمجید بن معالی بن ہلال عبادانی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ اپنے باپ سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ ابراہیم اعرب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ کوئی شخص ہمارے ارادہ بغیر ہماری زیارت نہیں کرسکتا۔

وہ کہتے تھے کہ میں نے ان کی زیارت کا قصد کیا اور میرے دل میں یہ خطرہ گزرا اور دل میں کہا لو میں ان کی زیارت کا ارادہ کرتا ہوں۔ وہ ارادہ کریں یا نہ کریں پھر جب میں باب رواق پر آیا تو وہاں پر میں نے ایک بڑا شیر دیکھا جس سے میں ڈر گیا۔ اس نے مجھ پر حملہ کیا تب میں الٹے پاؤں پیچھے کو پھرا اور بڑا سخت ڈر گیا حالانکہ میں شیر کے شکار کرنے اور اس کو شکار کرنے کا عادی تھا جب میں اس سے دُور ہوگیا تو میں کھڑا ہو کر اس کو دیکھنے لگا اور لوگوں کا یہ حال تھا کہ جاتے تھے اور آتے تھے لیکن وہ ان کے درپے نہ ہوتا تھا اور میرے گمان میں وہ اس کو نہ دیکھتے تھے میں اگلے دن آیا تو وہیں اسی موقع پر اپنے حال پر قائم تھا اور جب اس نے مجھے دیکھا تو میری طرف کھڑا ہوا پھر میں اس سے بھاگا میرا یہ حال ایک مہینہ تک رہا کہ میں دروازہ پر سے ان کے پاس نہ جاسکتا تھا نہ اس کے قریب ہوسکتا تھا۔

پھر میں جنگل کے ایک شیخ کے پاس آیا اور اپنے حال کی شکایت کی۔ انہوں نے کہا کہ اپنے دل میں سوچ کہ تو نے کون سا گناہ کیا ہے۔ سو میں نے اس خطرہ کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا اسی سبب سے تم پر یہ بلا آئی اور جو شیر تم نے دیکھا ہے وہ شیخ ابراہیم کا حال ہے۔ رضی اللہ عنہ

تب میں نے خدا کی جناب میں توبہ کی اور میں نے نیت کی کہ اعتراض سے توبہ کرتا ہوں پھر میں باب رواق کی طرف آیا تو شیر کھڑا ہوا اور اندر داخل ہوا۔ یہاں تک کہ شیخ کی طرف آیا اور ان سے مل گیا اور مجھ سے غائب ہوگیا جب میں نے شیخ کے ہاتھ چومے تو مجھ سے کہا کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مرحبا ایسے شخص کو کہ توبہ کر کے آیا ہے۔

شیخ سے غائبانہ دل میں استغاثہ اوران کا مدد کرنا

خبر دی ہم کو ابوالعفاف موسیٰ بن الشیخ ابی المعالی غانم بن مسعود عراقی تاجر جوہری نے کہا کہ میں نے ایک سال بلاد عجم کے سفر کا تجارت کے لیے ارادہ کیا شیخ ابراہیم رضی اللہ عنہ سے رخصت لینے کو آیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تم کسی سختی میں مبتلا ہو جاؤ تو میرا نام لے کر مجھ کو پکارنا پھر ہم جب خراسان کے جنگل میں پہنچے تو ہم پر سوار نکلے۔ انہوں نے ہمارا مال لے لیا اور چل دیئے ہم دیکھتے رہ گئے تب میں نے شیخ کی بات کو یاد کیا اور میں اپنے دوستوں کی معتبر جماعت میں تھا۔ ان سے میں نے حیا کیا کہ شیخ کا نام زبان پر لاؤں لیکن دل میں شیخ سے (استغاثہ) اور چلاتا ہوا ابھی میرا خطرہ پورا نہ ہوا تھا کہ میں نے شیخ کو پہاڑ کے اوپر دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں عصا ہے۔ جس سے وہ سواروں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ابھی ہم ٹھہرے نہ تھے کہ وہ لوگ تمام مال لے کر ہمارے پاس آئے اور سارا مال ہم کو سپرد کیا اور کہنے لگے کہ تم سیدھے چلے جاؤ کیونکہ تمہارے لیے ایک واقعہ ہے۔ ہم نے کہا وہ کیا ہے کہنے لگے کہ ہم نے ایک شخص کو پہاڑ پر دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں عصا ہے۔ وہ ہم کو اشارہ کرتا ہے کہ تمہارا مال دے دیں ان کی ہیبت سے جنگل ہم پر تنگ ہو گیا۔ اس کی مخالفت میں ہم نے اپنی ہلاکت دیکھی ہم سے بعض نے مال تقسیم کر لیا تھا۔ اس نے بھی لوٹا دیا یہاں تک کہ اس کے عصا سے ہم نے جمع کر لیا پھر ہم نے اس کو نہیں دیکھا ہم ان کو آسمان سے اترا ہوا خیال کرتے ہیں۔

قبر سے سلام کا جواب

خبر دی ہم کو ابو محمد صالح بن علی دمیاطی صوفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں نے شیخ نیک بخت بقیۃ السلف ابا الغنائم مقدام ابن صالح نزیل ہدانیہ سے وہاں پر سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ ابراہیم اعزب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شیخ ابو محمد شبنکی رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت حداویہ میں کی۔ شیخ ابراہیم رضی اللہ عنہ نے کہا السلام علیکم دار قوم مومنین یعنی اے مومنین قوم کے گھر تم پر سلام ہو پھر میں نے شیخ ابو محمد شبنکی رضی اللہ عنہ کو قبر میں سے یہ کہتے ہوئے سنا اور تجھ پر اے شیخ ابراہیم سلام ہو۔ تب شیخ ابراہیم نے ان کی تواضع کی پھر شیخ ابو محمد رضی اللہ عنہ نے کہا تم جیسا مکمل شیخ کون ہو سکتا ہے پھر ان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے کہا اے شیخ ابراہیم مجھے مقدام دے دو کہ وہ میرے پاس رہے کیونکہ میں اس کے قرآن شریف کے پڑھنے کو پسند کرتا ہوں انہوں نے ان سے کہا کہ اے میرے سردار! میں اور مقدام آپ کے سامنے حاضر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمہاری اجازت اس میں ضروری ہے پھر مجھ کو شیخ ابراہیم نے کہا اے مقدام تم نے جو شیخ نے کہا ہے سن لیا ہے اس نے کہا بہت اچھا بسر و چشم حاضر ہوں۔

تیس ہزار ختم قرآن

میں نے شیخ کو رخصت کیا اور شیخ ابو محمد شبنکی رضی اللہ عنہ کے مزار پر بیٹھ گیا اور قرآن شریف پڑھتا رہتا تھا۔

ابو محمد دمیاطی کہتے ہیں کہ جنگل کے مشائخ کہتے تھے کہ شیخ مقدام نے شیخ ابو محمد شبنکی رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس تیس ہزار ختم کلام اللہ کیا ہے۔

جسم سے خارش ختم

خبر دی ہم کو ابو الفرج نصر اللہ بن یوسف بن خلیل ازجی حنبلی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ ابو العباس احمد بن اسماعیل بن حمزہ ازجی مشہور ابن الطبال سے کہا کہ میں نے سنا شیخ معمر ابا المظفر منصور بن المبارک بن فضل واعظ واسطی مشہور ابن جرادہ سے کہا کہ میں شیخ ابو اسحاق ابراہیم اعزب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک بیمار کی عیادت کے لیے گیا جس کو خارش تھی۔ اس نے کہا شیخ کی خدمت میں اس کی بڑی شکایت کی۔ شیخ خادم کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے کیا تم اس فقیر کی خارش اٹھا لو گے اس نے کہا ہاں اے میرے سردار! پھر شیخ نے کہا کہ تمہاری خارش میں نے اٹھا لی اور اس کو دے دی۔ اشارہ اپنے خادم کی طرف کیا۔

پس اس شخص کی تمام خارش شیخ کے خادم کی طرف آ گئی اور اس شخص کا بدن سفید چاندی کی طرح ہو گیا۔

پھر شیخ نکلے ہم آپ کے ساتھ تھے۔ اور آپ کا خادم خارش کے درد کی شکایت کرتا تھا۔ ہم راستہ میں آ رہے تھے کہ ہم نے خنزیر کو دیکھا تو شیخ نے خادم سے فرمایا کہ میں نے تمہاری خارش لے لی اور اس خنزیر کو دے دی۔ وہ خارش خنزیر کی طرف بدل گئی اور خادم اسی وقت اچھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہو گیا۔

عظیم الشان محفل سماع

خبر دی ہم کو شیخ محمد شریف ابو عبداللہ محمد بن شیخ ابی العباس خضر بن عبداللہ حسینی موصلی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ عالم عارف ابا الفرج حسن بن الدذیرہ بصری مقری سے وہ کہتے تھے کہ ہم سے ہمارے بعض صلحاء یاروں نے بیان کیا کہ میں ام عبیدہ (مقام) میں سماع کی محفل میں شامل ہوا۔ جس میں شیخ ابراہیم اعزب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اس میں سات ہزار آدمیوں سے زیادہ لوگ تھے۔ میں سب سے آخر میں تھا کہ شیخ کا منہ دیکھنا مجھ کو مشکل پڑ گیا کیونکہ وہ مجھ سے دور تھے پھر میرے دل میں ان (سماع) جمع ہونے پر انکار ہوا اور ابھی میرا خطرہ پورا نہ ہوا تھا کہ اتنے میں شیخ ابراہیم لوگوں کی صفیں چیرتے ہوئے آئے حتیٰ کہ میرے پاس کھڑے ہو گئے۔ میرے کان ملے اور فرمایا کہ اے میرے بیٹے! خبردار اہل اللہ پر اعتراض نہ کرنا۔ اگرچہ تیرے دل میں کچھ آئے تو ان پر انکار نہ کرنا پھر چلے گئے تب میں منہ کے بل بے ہوش ہو کر گر پڑا اور مجھے لوگ اٹھا کر وہاں لے گئے پھر آپ نے کہا کہ اے فرزند عزیز! کیا تم کو معلوم نہیں کہ مخلوق کے دل ہمارے سامنے ایسے ہوتے ہیں جیسے پردے کے پرے چراغ کہ آنکھوں سے دیکھتا ہے اور کیا حبیب حبیب سے کوئی چیز چھپا رکھتا ہے۔

بیمار کو شیخ کی تسلی

خبر دی ہم کو فقیہ عابد برہان الدین ابو اسحاق ابراہیم بن شیخ صالح بقیۃ السلف ابی زکریا یحییٰ بن یوسف عسقلانی حنبلی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا رحمہ اللہ تعالیٰ وہ کہتے تھے کہ میں ایسا بیمار ہوا کہ مجھے اپنے مرنے کا گمان ہو گیا۔ میں نے یہ امر شیخ ابراہیم اعزب رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا۔ میں ان کے پاس ام عبیدہ میں زیارت کے لیے گیا ہوا تھا۔ شیخ نے سر نیچا کیا پھر کہا کہ اے میرے سردار! تم اس عرصہ میں نہیں مرو گے۔ تمہاری عمر ابھی بہت ہے۔

راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد میرا والد پچاس سال سے زیادہ زندہ رہا۔

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابو المحاسن یوسف بن العباس احمد بن شیب مقری بصری نے کہا کہ میں نے سنا شیخ مقری عالم عادل ابا طالب عبدالرحمان بن ابی الفتح محمد بن عبدالسمیع ہاشمی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

واسطی سے وہ کہتے تھے کہ شیخ ابواسحاق ابراہیم اغرب رضی اللہ عنہ نے اپنے مریدوں کو جو کہ صاحب احوال تھے جمع کیا۔ ان کو مخاطب کر کے بہت سی باتیں کیں پھر فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے استخارہ کیا ہے کہ تم سے تمہارے حالات لے لوں اور ان کو خدا کے نزدیک رکھوں تا کہ وہ تمہارے حالات کو اپنے نزدیک درست کر دے کیونکہ زندگی کی آفات بہت ہیں اور میں تم پر ان سے ڈرتا ہوں۔

شیخ کا وجد

خبر دی ہم کو ابو محمد احمد بن ابی النجا سالم بن یوسف ہاشمی موصلی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ عالم عارف ابا عبدالرحیم عسکر بن عبدالرحیم نصیبنی نے وہاں پر وہ کہتے تھے کہ میں ام عبیدہ کے سائبان میں ایک محفل سماع میں حاضر ہوا جس میں شیخ ابراہیم اغرب رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ قوال نے یہ اشعار پڑھے۔

رمانی بالصدود کما ترانی   والبنی العرام وقد برانی
ووقتی کله حلو لذیذ   اذا ما کان مولای یرانی
رضیت بصبنة فی کل حال   ولست بکاره ما قد رمانی
فیها من لیس یشهد ماراه   لقد غیبت من عین ترانی

پھر شیخ ابراہیم رضی اللہ عنہ کو وجد ہوا اور ہوا میں کود پڑے لوگوں کے سروں سے اونچے ہو گئے اور خلاء تک بلند ہو گئے پھر قوال نے یہ اشعار پڑھے۔

ان کنت اضمرت غدرا او همت به   یوما فلا یلغت روحی امانیها
او کانت العین مذنار قتکم نظرت   شیئا سواکم فخانتها اما فیها
او کانت النفس تدعونی الی سکن   سواك فاحتكمت فیها اعادیها
وما تنفست الا کنت فی نفسی   ولیلة لست افنی فیك افنیها
حاشی فانت محل النور من بصری   تجری بك النفس منها فی مجاریها
مانی جوانح صدری بعد جانحة   الا وجد تك فیها قبل مافیها

پھر یہ اشعار بھی پڑھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

مجال قلوب العارفين بروية　　الهية دونها حجب الرب
معسكرنا فيها ومحبنى ثمارها　　تنسم روح الا انس بالله فى القرب
حبا ها فارنا فجازت مدالهوى　　فلو لا مدى الا مال ملتمت من الحب

تب تو شیخ ابراہیم رضی اللہ عنہ چلائے اور پکار کر کہا اے رجال الغیب، راوی کہتا ہے کہ میں نے رجال الغیب کو دیکھا کہ ان پر ہوا سے اترتے ہیں۔ دو دو تین تین چار چار اور کہتے ہیں لبیک لبیک یعنی ہم حاضر ہیں۔

زمین کا آفتاب

شیخ رضی اللہ عنہ ام عبید میں رہتے تھے جو کہ جنگل کے علاقہ میں ایک مقام ہے وہیں ۶۰۹ھ میں فوت ہوئے وہیں مدفون ہوئے۔ ان کی قبر وہاں پر ہے جس کی علانیہ زیارت کی جاتی ہے جس روز آپ فوت ہوئے آفتاب کو گرہن ہوا تھا۔ تب شیخ علی قرشی رضی اللہ عنہ نے کہا بحالیکہ آپ دمشق میں تھے کہ آج آسمان کا آفتاب گرہن وارد ہوا اور زمین کا آفتاب غروب ہو گیا۔ ان سے کہا گیا کہ زمین کا آفتاب کون ہے۔ انہوں نے کہا کہ شیخ ابراہیم اعرب رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ آج فوت ہوئے ہیں۔

یہ بھی مروی ہے کہ جنگل کے بعض مشائخ نے ان کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ انہوں نے یہ اشعار پڑھے

لا حظة فدانى فى ملاحظتى　　فغبت عن رويتى عن بمعناه
وشاهدت همتى حقا ملاحظتى　　لما تحققت معنى كون روياه
فلا الى فرقتى وصل ولا سكنى　　الى سواه فغيثى طيب لقياه

پیشوا سالکین

خبر دی ہم کو ابوالقاسم محمد بن عبادہ انصاری جلی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ نجم الدین ابا العباس احمد بن شیخ ابی الحسن علی بطائحی رفاعی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے بھائی شیخ ابراہیم رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں۔ ہمارے شیخ سیّد المحققین امام الصدیقین حجۃ العارفین پیشواء سالکین رب العالمین کی طرف ہیں۔ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شیخ ابوالحسن علی بن احمد مشہور ابن الصباغ رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ مصر کے مشہور مشائخ سرداران عارفین مذکورین بڑے دانا محققین میں سے ہیں۔

صاحب کرامات ظاہرہ احوال فاخرہ، افعال خارقہ، انفاس صادقہ، بلند ہمت اشارات عالیہ معانی غیبیہ علوم لدنیہ تھے۔

صاحب فتح روشن، کشف ظاہر، معارف بارونق حقائق روشنہ تھے۔ معالم قدس میں ان کا طور بلند تھا۔ مشاہد قرب میں ان کا محل اعلیٰ تھا۔ موارد وصل ہیں ان کا مشہد اعلیٰ ہے۔ مواطن محاسبہ میں ان کو سبقت ہے۔ انس کی چراگاہ میں ان کا تقدم ہے۔

مشاہدہ کی سیڑھیوں میں ان کی بلندی ہے تو اصل اور قرب میں ان کو جمع حاصل ہے۔ تخصیص و بلندی کے قمقموں پر ان کا چڑھنا ہے۔ علوم منازلات میں ان کا ہاتھ فراخ ہے۔ معانی مشاہدات میں ان کا ہاتھ بڑا ہے۔ علوم مغیبات میں ان کی نظر خارق ہے۔ حقائق آیات میں ان کی خبر صادق ہے۔ مشکلات احوال میں کشف میں ان کا ہاتھ روشن ہے۔ تمکین میں ان کا قدم راسخ ہے۔ تصریف جاری کی باگوں کے لیے ان کی فراخی مالکہ ہے۔

وہ وہی شخص ہیں کہ کہتے ہیں کہ اس طریق میں مجھ پر سوا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کا احسان نہیں ہے۔

وہ ان میں سے ایک ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے ظاہر کیا ہے۔ وجود میں ان کو تصرف دیا ہے۔ ان کے لیے عادات کو بدلا ہے۔ ان کے ہاتھوں پر خارقات کو ظاہر کیا ہے۔ اسرار ولایت کا ان کو مالک کیا ہے۔ احوال نہایت میں ان کو حاکم بنایا ہے۔ عجائب حکمتوں کے ساتھ ان کو متکلم کیا ہے۔ ان کی زبان پر عجیب وغریب باتیں جاری کی ہیں۔ ان کو پیشوائے سالکین بنایا ہے۔ عارفین کے لیے ان کو حجت ٹھہرایا ہے۔ وہ اس شان کے ائمہ میں سے ایک ہیں۔ ان کے سادات کے ایک رکن ہیں۔ اس طریق کے بڑے عالم ہیں۔ اس کے احکام میں علم، عمل، زہد، ورع، تمکین، تحقیق، ہیبت، ریاست میں ہاتھوں اور آنکھوں والے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

امام ابن دقیق العید اور شیخ ابن الصباغ کے حالات و واقعات

وہ شیخ ابا محمد ابراہیم بن احمد بن حجوان مغربی رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے ہیں۔ان کی طرف منسوب ہیں اور ابا محمد عبدالرزاق بن محمود جزولی کی صحبت میں بھی رہے ہیں۔مصر اور حجاز میں مشائخ کی ایک جماعت سے ملے ہیں۔ان کے شیخ عبدالرحیم ان کی بڑی تعریف کیا کرتے تھے۔ان کی شان کو بلند کرتے تھے حتیٰ کہ ان کے بارے میں کہا ہے کہ ابوالحسن اس دروازہ میں سے داخل ہوئے ہیں کہ ہم اس میں سے داخل نہیں ہوئے۔

ان کے بارے میں شیخ ابومحمد جزولی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شیخ ابوالحسن کو وہ راز دیئے گئے ہیں کہ ہمیں وہ نہیں دیئے گئے۔ان کے بارے میں ابوالعباس احمد بن محمد مشہور برسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیخ ابوالحسن بن صباغ رضی اللہ عنہ عزوجل کے نزدیک شیخ مکمل ہیں۔ان کے وقت میں دیار مصریہ میں اس شان کی ریاست ان تک پہنچی ہے اور مریدوں کی تربیت وہاں پر انہیں سے سرسبز ہوتی ہے وہاں کے بہت سے رہنے والوں نے ان سے تخریج کی ہے۔جیسے شیخ ابی بکر بن شافع قوصی، شیخ علم الدین منفلوطی، شیخ امام مجد الدین ابی الحسن علی بن وہب بن مطیع قشیری مشہور ابن دقیق العید وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم

صاحبان احوال کی ایک جماعت ان کی طرف منسوب ہے۔بہت سے صلحاء ان کے شاگرد ہیں۔فقہاء فقراء کی ایک جماعت ان کے پاس جمع ہوئی تھی۔انہوں نے ان کے کلام و صحبت سے نفع حاصل کیا تھا۔ ہر طرف سے وہ مقصود بالزیارت تھے۔وہ فقیہ فاضل متادب خاشع متواضع کریم تھے۔اکمل آداب اشرف الصفات اکرم خصلت احسن الاخلاق تھے۔اہل علم و دین کے دوست تھے۔ان کے شانوں کی درستیوں کے عارف تھے۔ان کے بعض مریدوں نے ان کے حالات میں اور مناقب میں ایک کتاب لکھی ہے جو چاہے کہ ان کے اکثر حالات جان لے تو اس کو چاہیے کہ اس کتاب کو دیکھے۔

اہل معارف کی زبان پر ان کا کلام عالی نفیس تھا۔اس میں سے یہ ہے۔

شیخ ابن صباغ کے ارشادات

آپ فرماتے ہیں کہ مرید وہ ہے کہ پہلے ہی قصد میں اللہ تعالیٰ کی طرف اس کا قصد ہوا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اس کے غیر کی طرف نہ چڑھے حتیٰ کہ وہاں تک پہنچ جائے۔حق عزوجل اشارات سے مقصود ہے۔اس کے غیر سے اس کا مشاہدہ نہیں ہوسکتا اوراپنے سواوہ پایانہیں جاتا۔ان سے اسماء کے ساتھ حجاب میں رہتا ہے پھروہ زندہ ہیں اگران کے لیے قدرت کے علوم ظاہر ہوں تو وہ ضرور اڑجائیں اگران کے سامنے اپنی حقیقت ظاہر کردے تو البتہ وہ مرجائیں پس اس کی مراعات کی روح سے صفات قائم ہیں اوراس کی طرف جمع ہونے سے راحتیں ملتی ہیں۔

جب بندہ مقام معرفت تک پہنچ جاتا ہے تو اس کی طرف اس کے دل میں الہام کرتا ہے اوراس کے دل کواس بات سے بچاتا ہے کہ غیرحق کا اس میں خطرہ آئے۔وہ قدم کا مشاہدہ کرتا ہے جب وہ اپنے تمام مطالب میں خدا کے لیے تنہا ہوجاتا ہے اورخداتعالیٰ اس کے مقابل ہوتا ہے تو وہ تمامہ اس کا منظور بن جاتا ہے اورظاہرطورپراس کا مقابل ہوتا ہے۔

جس شخص کو توحید کی آگ نشہ دار کردیتی ہے اس کو عبادت تجرید سے حجاب میں کردیتی ہے جس کوانوارتجرید مدہوش بناتے ہیں۔وہ حقائق توحید سے دیکھتا ہے۔موحدین کا اپنے مولا سے حیا کرنا، ان کے دلوں سے احسان کی خوشی کو دورکردیتا ہے۔اولیاء کا اپنے مولا سے حیا کرنا، ان ملاحظہ سے حیا کرنا۔ان کے دلوں سے طاعت کے سرور کو دورکردیتا ہے۔

تیرا دل عزوجل کے ساتھ تصحیح نیت کے بغیر ہرگز صاف نہ ہوگا۔تیرا بدن بغیر خدمت اولیاء ہرگز صاف نہ ہوگا۔کوئی شخص سوائے ملازمت موافقت معانقہ ادب ادائے فرض، صحبت صالحین خدمت صادقین کے شریف حالت تک نہیں پہنچا۔

جس شخص کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی معرفت اطلاع اورمواد کی معرفت کے مراعات اوراسی کے یقیناً مشاہدہ سے صحبت دائمی نہ ہو۔اس پر اسباب قطعیہ کے پیش آئیں گے۔اغیار کے ہاتھ اس کو متنبہ کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے اس کے ذکر میں کوئی اس کے عوض قائم مقام نہیں ہوتا جب اس کا عوض قائم ہوگیا تو وہ اس کے ذکر سے نکل گیا۔ایسے قلب پر جو کہ دنیا کی محبت میں مقید ہے۔حرام ہے کہ غیوب کے درختوں پر چڑھے۔

جو شخص اس بات کو درست رکھے کہ لوگ اس کے عمل سے واقف ہوجائیں تو وہ ریاکار

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

ہے۔

جو شخص اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ لوگ اس کے حال پر اطلاع پائیں تو وہ جھوٹا ہے دعویٰ اس کا قتل کر ڈالے۔ دل اس کے روکنے کو قبول نہ کرے گا پھر اس کو زبان کی طرف لائے گا پھر اس کے روکنے کو احمقوں کی زبانیں بولیں گی۔ غفلت سے بیداری کے وقت ڈرنا اور خوف قطع سے کانپنا خوش رہنے والوں کی عبادت وطاعت سے بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ایک ہوا ہے جس کو صحیہ مخزونہ کہتے ہیں۔ وہ عرش کے نیچے ہے۔ استغفار کی نرم آواز وگریہ کو ملک قہار کی طرف اٹھاتی ہے۔

سوارد جب آتے ہیں تو وہ شکل بن جاتے ہیں۔ پھر اس سے مل جاتے ہیں پس جون سا وارد موافق کو ملے تو اس کو ساکن کر دیتا ہے۔

اللہ عزوجل کے بھید جب کسی سر کے لیے روشن ہوتے ہیں تو اس سے ظن وامیدیں جاتی رہتی ہیں کیونکہ حق جب کسی امر پر غالب آتا ہے تو اس پر غلبہ کرتا ہے اور اس کے غیر کے لیے اس کے ساتھ اثر نہیں رہتا۔

جس شخص کی ہمت اللہ تعالیٰ کے لیے ہو تو اس کو موجودات میں سے کوئی شے بلاتی نہیں اور دارین سے کوئی چیز اس کو خوش نہیں کرتی۔

زُہد دل سے شے کے گم ہونے کا نام ہے اور اس شے کی خوشی کا نفس سے مٹانا ذلت و رضاء حال کو ہمیشہ اٹھانا۔ مراعات میں موت تک سعی کرنا ہے۔

عارف وہ ہے کہ جس کی معرفت اور امر میں اس کے موافق ہو اور کسی حال میں اس کی مخالفت نہ کرے۔

حسنت وہ ہے کہ اس میں کوئی اہل علم نہ جھگڑے زہد دنیا میں اور سخاوت نفس وخیر خواہی مخلوق، شیخ رضی اللہ عنہ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے ؎

تسرمد وقتی فیك فهو مسرمد　　وافنيتنی عنی فعدت مجددا
وكل بكل الكل وصل محقق　　حقائق حق فی دوام تخلدا
تفرد امری فانفردت بغربتی　　فصرت غريبا فی البرية اوحدا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور شیخ رضی اللہ عنہ یہ اشعار بھی پڑھا کرتے تھے ۔

بقائی فنا فی بقائی من الهویٰ فیادیح قلبی فی فناه بقاؤه
وجودی فناء فی فناء فانني مع الانس یاتینی هنیأ ملاؤه
فیامن دعا المحبوب سر السره اتاك المنی یوما اتاك فناؤه

شیخ ابن صباغ کی کرامات

لوحِ محفوظ تک نظر

خبر دی ہم کو شیخ نیک بخت ابو محمد عبداللہ بن ابی بکر بن احمد توصی نے کہا کہ میں نے سنا۔ شیخ عارف ابو بکر بن شافع رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ شیخ ابو الحسن بن صباغ رضی اللہ عنہ اپنے اصحاب کی عمدہ تہذیب وتربیت کرتے تھے۔ ان کو ہر سانس میں مراعاۃ حفظ ادب کے ساتھ دیکھتے تھے۔

جب کوئی شخص ان کے پاس آتا اور اس کا ارادہ ہوتا کہ ان کے پاس قطع تعلق کر کے رہے تو تھوڑی دیر سر نیچا کرتے پھر اگر اس کو یہ کہتے کہ میں تجھ کو لوح محفوظ میں اس سے پہلے دیکھ چکا ہوں تو اس کو اپنی خلوت میں لے کر بٹھلاتے اور اگر اس کو یہ کہتے ہیں تم کو لوح محفوظ میں اپنے مریدوں میں نہیں دیکھتا تو اس کو اپنے پاس نہ بٹھاتے۔

اور یہ کہا کرتے تھے کہ لوح محفوظ ایک دیوان ہے جس میں ہر چیز موجود ہے جو ہو چکی یا آئندہ ہوگی اور مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اس پر مطلع کر دیا جو اس میں ہے اس کا مجھے شاہد بنا دیا۔

شیخ رضی اللہ عنہ جب کسی کو خلوت میں بٹھاتے تو اس کے حالات اور موارد کو صبح وشام دیکھتے بھالتے۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کے مزاج کے لائق لطف فرماتے۔ اس کو سلوک کے منازل درجہ بدرجہ اتارتے اس سے کہتے کہ فلاں مرتبہ کا تم فلاں دن انتظار کرو کیونکہ وہ ربانی ہے پھر مرید کا وہی بعینہ حال ہوتا جو شیخ نے بتلایا ہوتا۔

ہر شے کا سجدہ

خبر دی ہم کو فقیہ ابو الفضل اسماعیل بن شیخ صالح ابو القاسم نصر اللہ بن احمد استانی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ ابو الحسن صباغ رضی اللہ عنہ نے ایک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شخص کو بہت خلوت میں بٹھایا آپ دن رات اپنے مریدوں کے خلوتوں کے حال معلوم کرتے رہتے تھے۔

شیخ ایک رات رمضان شریف کے آخر عشرہ میں اس کے پاس گئے تو اس کو دیکھا کہ وہ روتا ہے اس سے حال دریافت کیا وہ کہنے لگا کہ دیکھئے میں شب قدر دیکھ رہا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ ہر شے زمین پر سجدہ کر رہی ہے اور میں جب سجدہ کا ارادہ کرتا ہوں تو اپنے اندر ایک شے ستون آہنی کی شکل کی پاتا ہوں جو مجھ کو سجدہ کرنے سے روکتی ہے۔

شیخ نے اس سے کہا کہ اے فرزند عزیز تم گھبراؤ مت وہ ستون آہنی جو تم پاتے ہو وہ میرا راز ہے جو تم کو دیا گیا ہے وہ سوائے نیک فعل کے تجھ کو بڑی بات کی قدرت نہیں دیتا اور تم جتنی چیزیں اس وقت دیکھ رہے ہو وہ شیطانی وارد ہے شیطان کا یہ ارادہ ہے کہ تو اسی کو سجدہ کرے جو تیرے خیال میں ہے اور اس سبب سے تم پر راستہ پالے گا۔

شیخ کے ہاتھ کی طاقت

راوی کہتا ہے کہ میرے دل میں اس بات کا خیال پیدا ہوا اور یہ خطرہ ہوا کہ اس کی صحت کی ان کے پاس کیا دلیل ہے۔ ابھی میرا خطرہ پورا نہ ہوا تھا کہ شیخ نے مجھ سے کہا کہ میں تجھے یہ کہتا ہوں اور تو اس پر دلیل مانگتا ہے پھر اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا تو میں نے دیکھا کہ وہ اقصیٰ مشرق تک بڑا ہوا ہے پھر بائیں کو پھیلایا تو اس کو میں نے مغرب کے آخر حصہ تک بڑا ہوا دیکھا پھر اس کو آہستہ قبض کر لیا اور وہ نور جس کو میں دیکھتا تھا اور ان اشیاء کو جن کو سجدہ کرتے ہوئے پاتا تھا۔ وہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں یہاں تک کہ اس کی ہتھیلی میں ایک گز کے برابر رہ گئے ہیں اور یہ نور اور جو کچھ اس میں تھا ایک انسان کی شکل پر ہو گیا پھر میں نے اس سے ایک بڑی آواز سنی۔ وہ کہتا ہے کہ اے میرے سردار! فریاد فریاد میں پھر کبھی اے میرے سردار! نہ آؤں گا اور جوں جوں اپنی دونوں ہتھیلیوں کو قریب کرتے ہیں ان کا چلانا بڑھتا جاتا ہے۔ تب شیخ نے اللہ سے کہا تو میں نے ایک بجلی نور کی ان کے منہ سے نکلتی ہوئی دیکھی جس سے ہر شے روشن ہو گئی اور یہ شکل جو کہ شیخ کی دونوں ہتھیلیوں میں تھی۔ سیاہ اور سخت بدبودار بن گئی اور ایسی خوفناک چلائی کہ عنقریب میری جان نکلنے لگی تھی پھر وہ دھواں بن گئی اور اوپر چڑھ کر گرد و غبار

MARKAZ-UL-OLOOM-E ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

ہوکر اڑ گئی۔

ایک لمحہ میں مصر پہنچ جانا

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن یوسف قرشی مصری موذن نے کہا کہ میں نے اپنے چچا شیخ فاضل ابا عبداللہ محمد بن احمد بن سنان قرشی تغمدہ اللہ برحمہ سے سنا وہ شیخ ابا الحسن بن صباغ کی صحبت میں رہ چکے تھے۔ ان کے پاس قنا میں ایک مدت ٹھہرے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ ابوالحسن کی قنا میں خدمت کی تھی۔ اپنے اہل سے نو ماہ تک غائب رہا تھا۔ وہ مصر میں تھے پھر ایسے وقت میں کہ میں قنا کی رباط میں کھڑا ہوا تھا اور ان کے ملنے کا شوق تھا کہ اتنے میں شیخ ابوالحسن اپنے گھر سے اترے اور مجھے کہنے لگے اے محمد کیا تم اپنے گھر والوں کے دیکھنے کا مشتاق ہے۔ میں نے کہا ہاں اے میرے سردار! آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک گھر میں مجھے اکیلے داخل کیا مجھ سے کہا زیق (یہ کوئی ترکی لفظ معلوم ہوتا ہے یا اور واللہ اعلم ۱۲:) پس میں نے ایسا کیا پھر مجھ سے کہا کہ اب تم سر اٹھاؤ میں نے سر اٹھایا تو اپنے آپ کو مصر میں اپنے گھر کے دروازہ پر پایا۔

میں گھر میں داخل ہوا مجھے میرے گھر کے لوگ ملے اور مجھ کو انہوں نے سلام کہا لیکن میں حیران ہو گیا اور ان سے میں نے اپنا بھید ظاہر نہ کیا۔ ان کے پاس اس دن تمام ٹھہرا رہا۔ دو دفعہ ان کے پاس میں نے کھانا کھایا۔ میرے پاس بیس درہم تھے۔ وہ میں نے اپنی ماں کو دیئے اور جب مغرب کی اذان ہوئی تو میں گھر کے دروازہ سے نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ قنا میں رباط کے دروازہ پر ہوں اور شیخ کھڑے ہیں پھر انہوں نے مجھ سے کہا اے محمد کیا تم نے اپنا شوق ان سے پورا کر لیا۔ میں نے کہا ہاں اے میرے سردار۔

پھر اس کے بعد ان کے پاس ایک مہینہ ٹھہرا اور سفر کی اجازت لی۔ آپ نے اجازت دی پھر میں مصر کی طرف پندرہ دن میں پہنچا اور جب انہوں نے مجھے دیکھا تو وہ بڑے خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم تو تم سے ناامید ہو چکے تھے اور خیال کیا تھا کہ تم قتل کئے گئے یا کوئی اور واقع تم پر پیش آیا۔ میں نے کہا کہ کچھ خوف نہیں۔ میں نے اپنی ماں سے وہ بیس درہم جو اس دن دیئے تھے لے لیے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

وہ کہتا ہے کہ میں نے وہ واقعہ بیان نہ کیا حتیٰ کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے۔

اژدھا کے منہ سے ایک شخص کو نکالنا

خبر دی ہم کو ابوالفتح رضوان بن فتح اللہ بن سعد اللہ تمیمی منقلوطی رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے تھے کہ میں ایک دن اپنے شیخ ابی الحسن بن صباغ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سمندر کے کنارہ پر تھا۔ ان کے پاس ایک لوٹا تھا جس سے آپ وضو کیا کرتے تھے۔ پس اپنے قریب میں لوگوں کی آواز سنی کہ چلا رہے ہیں۔ شیخ نے اس کی بابت پوچھا تو ان سے کہا گیا کہ ایک اژدھا نے کنارہ پر سے ایک مرد کو پکڑ لیا ہے۔ شیخ نے وضو چھوڑ دیا اور جلدی اس جگہ کی طرف دوڑے جہاں لوگ جمع تھے۔ دیکھا تو اژدھا نے ایک آدمی پکڑا ہوا سمندر کے بھنور میں لے گیا ہے۔ شیخ اژدھا پر چلائے کہ ٹھہر جا وہ وہیں ٹھہر گیا۔ دائیں بائیں کہیں حرکت نہ کرتا تھا۔ تب شیخ پانی کے اوپر گزر گئے اور کہتے تھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم گویا کہ زمین پر چل رہے ہیں اور سمندر اپنی بڑی زیادتی میں تھا۔ یہاں تک کہ آپ اژدھا تک پہنچ گئے۔

پھر شیخ نے اس سے کہا کہ مرد کو پھینک دے۔ اس نے اس کو اپنے منہ سے پھینک دیا اور مرد کی ران اژدھا کے پکڑنے سے ماری گئی۔ تب شیخ نے اپنا ہاتھ اژدھا پر رکھا اور کہا کہ مر جا۔ وہ اس وقت مر گیا اور شیخ نے مرد سے کہا کہ جنگل کی طرف چل اس نے کہا اے میرے سردار! میں اپنی ران نہیں اٹھا سکتا۔ اور مجھے تیرنا بھی اچھی طرح نہیں آتا۔ آپ نے اس سے کہا کہ چل یہ راستہ نجات کا ہے۔ اور جنگل کے راستہ کا اشارہ کیا پھر کیا دیکھا کہ سمندر اس مقام سے جہاں کہ شیخ اور وہ شخص تھے ایک سخت پتھر کی طرح ہو گیا۔ پھر شیخ اور مرد چلے۔ یہاں تک کہ جنگل تک پہنچ گئے۔ لوگ یہ واقعہ دیکھ رہے تھے پھر سمندر اپنے حال پر ہو گیا۔ جیسا کہ تھا اور لوگوں نے اژدھا کو مردہ کھینچ کر باہر کیا۔

شیخ سے ہر چیز گفتگو کرتی

خبر دی ہم کو شیخ عالم ضیاء الدین ابوالعباس احمد بن شیخ عارف ابی عبداللہ محمد بن محمد قرطبی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ علامہ مجدالدین ابا الحسن علی بن وہب قشیری سے قوص میں وہ کہتے تھے کہ شیر اور سانپ ہمارے شیخ ابی الحسن صباغ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر ٹھہرا کرتے اور یوں کہا جاتا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تھا کہ عالم میں سے ہر ایک چیز ان سے باتیں کرتی ہے۔ درخت ہوں پتھر ہوں زمین کے مقامات ان سے باتیں کرتے اور ان کو خبر دیتے جو کچھ انسان و جن نے اس میں عبادت دگناہ کئے ہیں۔ نباتات ان سے باتیں کرتی تھیں اپنے خواص اور منافع بیان کرتی تھیں۔

رجال الغیب

اور فرمایا کرتے کہ جس کو اللہ تعالیٰ خطاب کرے اس کو ہر شے خطاب کرتی ہے۔ میں نے ان کو کئی دفعہ دیکھا کہ ہوا میں سے کسی سے باتیں کرتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں یہ کام کر یہ کام نہ کر اور میں کہتا تھا کہ یہ رجال الغیب ہیں جو کہ ان سے مخاطب ہوتے ہیں اور وہ ان سے مخاطب ہوتے ہیں۔

اور میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ وہ شیروں کے لعاب دہن کی وجہ سے اپنے پاؤں کو دھوتے ہیں جب کہ وہ اپنے سروں کو ان کے پاؤں پر رکھتے ہیں۔

میں نے بارہا ان کو اکیلے بیٹھے ہوئے دیکھا ہے اور ان پر ہوا سے مردان غیب دو دو تین تین چار چار اترتے ہیں۔ یہاں تک کہ بہت سے مردان غیب جمع ہو جاتے تھے۔

اولیاء اور غائبین جن و مشائخ ان کے حکم کی تعمیل کرتے تھے حتیٰ کہ اگر شیر سے یہ کہتے کہ یہاں سے مت جاوہ وہاں سے نہ ٹلتا اور کسی کو تکلیف نہ پہنچاتا یہاں تک کہ شیخ اس سے کہتے چلا جا۔

ان کی قطبیت کا ذکر کیا جاتا تھا۔ میں نے ایک مدت ان کی خدمت کی ہے۔ ظاہر و باطن میں نے ان کی خدمت کی ہے۔ میں نے کبھی نہ دیکھا کہ انہوں نے ادب ترک کیا ہو اور نہ کبھی کوئی ایسا کلام کیا جو شریعت کے منافی ہو اور نہ ایسا کام کہ جس پر انکار کیا جائے۔ رضی اللہ عنہ

نگاہ سے پتھر کا پانی ہو جانا

خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابو المعالی فضل اللہ بن شیخ عارف ابی اسحاق ابراہیم بن احمد انصاری نے کہا کہ میں نے سنا شیخ ابی الحجاج اقصری رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ شیخ ابو الحسن بن صباغ رضی اللہ عنہ ایک دن اپنے مریدوں کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے ان سے کہا اے میرے سردار! جو شخص انوار جلال الٰہی کا مشاہدہ رکھتا ہو اس کی نظر وجود میں کیسے ہو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

گی۔ آپ نے کہا سر کی نظر کے ساتھ جو کہ وجود سے قائم ہے۔ جس کے ساتھ ہر موجود کا وجود قائم ہے پھر وہ اگر عاصی کی طرف دیکھے تو اس کو زندہ کرے اگر بھولنے والے کی طرف دیکھے تو اس کو یاد دلائے اگر ناقص کی طرف دیکھے تو اس کو کامل کر دے۔ اس نے کہا اے میرے سردار! جو شخص اس امر سے موصوف ہو۔ اس کی علامت کیا ہے کہا کہ اگر وہ اس پتھر کی طرف دیکھے تو اس کی ہیبت سے گل جائے۔

راوی کہتا ہے پھر شیخ نے پتھر کی طرف جو کہ بڑا اور ٹھوس تھا دیکھا جو کہ آپ کے قریب تھا۔ وہ پگھلا اور پانی بن کر زمین میں دھنس گیا۔

حال کا واپس لوٹنا

راوی کہتا ہے کہ مصر میں ایک شخص کا حال جاتا رہا اور اس کا حال اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھا۔ وہ شخص شیخ کی خدمت میں آیا۔ اس بات کی آپ کے پاس شکایت اور گریہ وزاری کی۔ اس شخص نے آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دی کہ آپ اس کے رد کرنے پر قادر ہیں۔ شیخ نے اس سے کہا کہ تم صبر کرو حتیٰ کہ تمہارے حال کے ردّ پر میں اذن لوں۔ وہ شخص آپ کے پاس تین دن تک قنا میں ٹھہرا رہا پھر شیخ نے اس کے ساتھ چوتھے دن شہد و دودھ کھایا۔ وہ کیا دیکھتا ہے کہ اس نے اپنا حال دگنا پا لیا ہے۔

تب شیخ نے اس سے کہا کہ میں نے تمہارے حال کے ردّ کے لیے اذن چاہا تھا سو مجھے اجازت دی گئی ہے کہ تم میرے ساتھ شہد و دودھ کھاؤ تو تمہارا حال لوٹ آئے گا۔ میرے ساتھ تیرے شہد کھانے سے تیرا حال دگنا کر دیا گیا لیکن تم اس کی تصریح جب تک میرے اس شہر سے نہیں نکلو گے نہیں کر سکو گے۔

راوی کہتا ہے کہ اس مرد کا یہ حال تھا کہ اس نے اپنا حال اور اس کے ساتھ اس قدر اور حاصل کر لیا تھا لیکن اس کو یہ طاقت نہ تھی کہ اس میں یا اس کے ساتھ تصرف کرے حتیٰ کہ قنا سے باہر نکلا۔

سات آدمیوں کا کھانا ایک سو نے کھایا

ایک دفعہ شیخ نے ایسے کھانے میں برکت کی دعا کی جو سات آدمیوں کے کھانے کے

مقدار تھا۔ سواس میں سو آدمیوں کی مقدار نے کھایا اور جتنا پہلے تھا۔ اس سے زیادہ بچ رہا۔
راوی کہتا ہے کہ شیخ ابوالحسن بن صباغ اپنے حال سے لوگوں کو رنگنے والے تھے اور مقبول الدعاء تھے۔

ندائے غیبی

خبر دی ہم کو شیخ علامہ تقی الدین ابوعبداللہ محمد بن شیخ امام مجد الدین ابی الحسن علی بن وہب قشیری نے کہا کہ میں نے اپنے باپ رحمہ اللہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ ابوالحسن بن صباغ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو بیت الخلوت میں اپنے پاس بٹھلایا پھر اس پر ایک صورت انسان کی صورتوں میں سے نازل ہوئی تو وہ شیخ کی طرف ڈر کر نکلا۔ شیخ نے اس سے کہا اے بچے لوٹ جا اور اپنے مکان میں جا بیٹھ۔
وہ کہتا ہے کہ میں نے ایسا کیا پھر میں نے اپنے بیت خلوت میں ہاتف کو سنا۔ وہ کہتا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا مومنین پر احسان ہے کہ اس نے ان میں ایک رسول بھیجا ہے کہ گوشت وخون کے لحاظ سے ان میں سے ہے۔ ان کو تعلیم دیتا ہے ان کو ادب سکھاتا ہے ان کو ارشاد کرتا ہے، یہ کرتا ہے، وہ کرتا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں نے یہ مطلب سنا تھا۔

نکلی آنکھ کا ٹھیک ہو جانا

خبر دی ہم کو ابوزید عبدالرحمان بن سالم بن احمد قرشی نے کہا کہ میں نے شیخ عارف ابا بکر بن شافع سے قنا میں سنا وہ کہتے تھے کہ دو فقیر قنا کے بازار میں ہمارے شیخ ابی الحسن بن صباغ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جھگڑے ان کی لڑائی بڑھ گئی۔ یہاں تک کہ ایک نے دوسرے کی آنکھ نکال ڈالی اور اس کے رخسار پر بہہ کر آ گئی۔ وہ اس کو قوال کے پاس لے گیا اس نے کہا کہ ان دونوں کا معاملہ شیخ ابی الحسن تک ہے۔ وہ دونوں شیخ کے پاس آئے۔ آپ نے ان دونوں سے کلام نہ کیا اور دستر خوان بچھانے کا حکم دیا۔ ان دونوں نے فقراء کے ساتھ کھانا کھایا اور قوال کو حکم دیا اس نے کچھ پڑھا۔ وہ دونوں فقراء کے ساتھ اس میں داخل ہو گئے اور جس شخص کی آنکھ نکل گئی تھی۔ اس نے دوسرے کا سر کھول دیا اور استغفار کرتا تھا۔
تب شیخ نے اس سے کہا کہ تم استغفار کس لیے کرتے ہو۔ اس نے کہا کہ اے میرے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سردار! میں اپنے اس بھائی کے لیے استغفار کرتا ہوں کیونکہ اگر مجھ سے یہ قصور نہ ہوتا کہ زخم کو واجب کردے تو وہ میری آنکھ نہ پھوڑتا۔

پھر جس شخص نے اپنے ساتھی کی آنکھ نکالی تھی اپنا سر کھولا اور کہا خداوندا میری اس وقت ذلت اور ندامت اور اس کے حلم کے طفیل اس کی آنکھ کو درست کردے پھر اس کی آنکھ درست ہوگئی جیسے پہلے تھی حاضرین چلا اٹھے۔

راوی کہتا ہے کہ یوں کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کے دل شیخ ابوالحسن کی برکت سے صاف ہوگئے۔

کبوتری کی آواز پر وجد طاری

خبر دی ہم کو شیخ ابوالمعالی فضل اللہ بن شیخ ابی اسحاق ابراہیم بن احمد انصاری نے کہا کہ میں نے شیخ اباالحجاج اقصری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ ابوالحسن بن صباغ رضی اللہ عنہ ایک سال ضحیٰ کے وقت قوص کے دو باغوں کے درمیان چلے جارہے تھے۔ ایک کبوتری کو درخت پر دیکھا کہ غمزدہ آواز سے بار بار بول رہی ہے آپ وہاں ٹھہر گئے اور اس کی آواز سنتے رہے پھر ان کو وجد آ گیا اور وجد میں مستغرق ہوگئے اور یہ اشعار پڑھنے لگے۔

حمام الاراك الافا خبرينا   بمن تهتفينا و من تبدبينا
فقد سقت ويحك نوح القلب   فاحريت ويحك ماء معينا
تعالىٰ نقم ما تما للفراق   وندب احبا بنا انطلعينا
واسعدك بالنوح كى تسعدينى   كذاك الخرين يواسى اخزيا

پھر دیر تک روتے رہے اور یہ اشعار پڑھے۔

اتبكى حمام الايك من فقد الفها   والصبر عنه كيف ذاك يكون
ونم انالا ابكى و اندب ما مضى   دوأ الهوى بين الضلوع و فين
وقد كان قلبى قبل حبه قاسيا   نان وامت البوى فسوف يلين
الاهل الى الشوق المبرح مسعد   وهل لى على الوجد الشدين معين
سلام على قلب تعرضى بالهوى   سلام عليه احرقته شبحون

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وعذبــه همــه يهيج حـزنـه　　فـلهـم والا حـزان فيــه فتون

پھر بے ہوش کر گر پڑے اور جب ہوش آئی تو یہ پڑھنے لگے۔

غـن لـی فـی الـفـراق صوتا حزينا　　ان بيــن الـضـلـوع داء فيـنــا

ثـم جـدلـی بـدمـع عيـنـك بـالله　　وكـن لـی عـلـی البـكـسـاء معينـا

فسابكي الدماء فضلاً على الدمع　　ومثل الفـراق ابـكـى العيونـا

كـل امـر الـدنيـا حـقيـر يسير　　غيـران يـفـقـد الـفـريـن قـدينـا

راوی کہتا ہے کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور کبوتری زمین پر شیخ کے سامنے گر پڑی اور دونوں پروں کو پھڑ پھڑاتی رہی۔ یہاں تک کہ مرگئی پھر شیخ نے یہ اشعار پڑھے۔

وردنا على ان الهوى مشرب عذب　　وحـطـبـه لـلسـفـرا شوقه الركب

فـلـمـا وردنـامـاء ه الهـب الـطما　　الامـن رای ظـمان الهية المشرب

اكـب الـهـوی يـذكـی علی زناده　　ايا قارحا امسك فقد علق الحب

ولـوانـنـی اخـلـعـت قلبی لغيركم　　من الناس محبوبا لما وسع القلب

تـری تسـع الايـام مـنـكـم بنظرة　　فنلقي على ببى الرسائل و الكتب

احــابتـكـم لا عـن ملال ولاقلـی　　ولـكـن اذا صلح الهوى حسن العتب

پھر اپنی حالت میں مستغرق ہو کر چلے۔ پھر ظہر کی اذان ہوئی اور وہ قنا میں شیخ ابی محمد عبدالرحیم بن حجون اور شیخ ابی الحجاج بن یوسف بن سلیمان بن قاسم قلوسی رضی اللہ عنہما کے پاس تھے۔ اس وقت میں یہ دونوں زندہ تھے۔ قنا میں اکٹھے رہتے تھے جب ان کو دیکھا تو یہ اشعار پڑھے

خـلـيـلـی من طول المروم دعانی　　لـقد جل مابی فی الهوی و كفانی

وما الحب قلبی فاستجابت جوارحی　　وبـلـت دمـوعـی بـالـذی تريـانی

فيــامــن تـجـنـيـه لبست بـذلة　　نـصـرت و مـا ان فـی الوری ثانی

كـان رقيبـا مـنـك يرعی خواطری　　وآخـر يـدعـی نـاظری ولسـانی

اسـروا خـفـی ما بقلبی من الهوی　　عـل كـل حـال فـی يـديك عنانی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وانت على الحالات لاشك ناظر على القرب والبعد البعيد تدانى
فجد سيّدى ما بقرب منك فاننى اوملـه يـامـن بذاك يدانى

شیخ ابوالحسن یہ اشعار پڑھتے تھے۔اور دونوں شیخ روتے تھے جب وہ اپنے اشعار سے فارغ ہو چکے تو شیخ عبدالرحیم رضی اللہ عنہ وارضاہ نے یہ اشعار پڑھے ؎

ما ان ذكرتك الا هم يقلقنى سرى وذكرى و فكرى عند ذكراك
حتى كان رقيبا منك يهتف بى اياك ويحك والتذكر اياك
اجعل شهودك فى لقياك تذكره فالحق اذكان اياك لقياك
اما ترى الحق قه لاحت شواهده دواصل الكل من معنك مغناك

جب شیخ عبدالرحیم اپنے اشعار سے فارغ ہوئے تو شیخ ابوالحجاج رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ اشعار پڑھے ؎

البين فيه لمن ذاق الهوى اجل به النفوس عن الاجساد ترتحل
والبين ليكن فى اعضائه زمنا ونارلوعته تذكر و تشتعل
والبين لون لروح المستهام اذا ما قيل قدبان من تهواه واحتملوا
يا سائل كيف مات العاشقون فما ماتوا ولكن باشتياق الهوى قتلوا

شیخ رضی اللہ عنہ قنا میں رہتے تھے جو کہ ایک شہر ہے۔مصر کے اوپر جانب کی زمین میں وہیں نصف شعبان ٦١٢ھ میں فوت ہوئے اور قنا میں اپنے شیخ عبدالرحیم کے مقبرہ کے پاس دفن کئے گئے ان کی قبر کی وہاں پر علانیہ زیارت کی جاتی ہے۔رحمہ اللہ تعالیٰ۔

خصوصیات کا جامع

خبر دی ہم کو شریف ابوالعباس احمد بن محمد بن حسینی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ اصیل ابا محمد الحسن بن شیخ پیشواء ابی محمد عبدالرحیم بن محمد مغربی سے قنا میں وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ ابا الحسن بن صباغ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف وہ خصوصیتیں ہیں کہ جن کو بہت سے صدیقوں نے نہیں پایا۔

وہ کہتے ہیں کہ شیخ موصوف جب ان کا ذکر کرتے تو یہ شعر پڑھا کرتے ؎

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حسنك لا تنقضی عجائبه

كالبحر حدث به ولا حرج

رضی اللہ عنہم اجمعین

شیخ ابوالحسن علی بن ادریس یعقوبی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ عراق کے بڑے مشائخ اور مشہور عارفین وائمہ محققین کاملین سے ہیں۔ صاحب کرامات ظاہرہ احوال فاخرہ افعال خارقہ انفاس صادقہ ہمم ساویہ معانی قدسیہ اشارات نوریہ، علم لدنیہ صاحب مقامات جلیلہ، حالات جسیمہ مناقب علیہ کشف جلی فتح روشن، سر روشن قدر بلند ہیں۔

مراتب قرب میں ان کا مقام اعلیٰ ہے۔ منازل قدس میں ان کی مجلس صدر ہے۔ باغ انس میں ان کا مقام اعلیٰ ہے۔ وصل کے چشموں میں ان کا گھاٹ شیریں ہے۔ موارد وصل سے ان کا پانی شیریں ہے۔ مواہب رضا سے ان کا نصیبہ روشن ہے۔ بلندی کی مرغوب اشیاء میں ان کی بڑی کوشش ہے حقائق روشنہ میں ان کا طور عجیب ہے۔ معارف روشنہ میں ان کی ثناء بلند ہے۔ محاضراتِ ازلیہ میں ان کا طریق مضبوط ہے۔ مشاہدات الٰہیہ میں ان کا مواج اعظم ہے۔ مقعد عندیہ کی طرف مشاہدہ ملکوت میں اقدام تجرید کے ساتھ ان کی سعی ہے۔

معالم جبروت میں مجلس فردیت کی طرف توحید کی کامیابی کے ساتھ ان کو سبقت ہے۔ مغیبات کے پردوں کے ساتھ ان کی نظر خارق ہے۔ حقائق آیات کے پردہ سے ان کی خبر صادق ہے۔ علوم احوال میں ان کا ہاتھ روشن ہے۔ معانی موارد میں ان کا ہاتھ فراخ ہے۔ تمکین واسع میں ان کا قدم راسخ ہے۔ تصریف جاری میں ان کو بڑی وسعت ہے۔

وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے اور موجودات میں تصرف دیا ہے۔ عادات کو خرق کیا ہے۔ ان کے ہاتھوں پر خارقات کو ظاہر کر دیا ہے۔ ان کو مغیبات کے ساتھ متکلم کیا ہے۔ احوال نہایت کی ان کو قدرت دی ہے۔ ولایت اسرار کا ان کو ہار پہنا دیا۔ ہدایت کی باگوں کا ان کو مالک بنا دیا بصائر اور ابصار کے انوار میں ان کو حاکم بنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دیا۔ ان کو مجاری حکمت اور تصاریف اقدار پر مطلع کر دیا۔ ان کی زبان پر حکمتوں کو جاری کر دیا۔ لوگوں کے دل ان کی محبت سے بھر دیئے۔ ان کی ہیبت سے ان کے سینے بھر دیئے۔ ان کو سالکین کا پیشواء مقرر کر دیا اور عارفین کی حجت بنا دیا۔ متقیوں کا امام بنایا ہے۔

اور وہ وہی ہیں کہ کہتے ہیں میرے لیے موجودات میں سے ابتداء سے لے کر انتہا تک ظاہر کر دیا گیا۔ میرے لیے تر جے حل کر دیئے اور جس کے لیے تر جے حل نہ کئے جائیں وہ شیخ نہیں۔

مقام شیخ ابوالحسن

اور یہ بھی کہا ہے کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اہل جنت اور اہل نار اہل برزخ اہل سما اہل ارض کا واقف کر دیا ہے۔ ان کے وقت کے مشائخ کہا کرتے تھے کہ شیخ علی بن ادریس انسان جنوں ملائکہ پرندوں وحشیوں سانپوں کی بولی جانتے ہیں۔

اور یوں کہا کرتے تھے کہ وہ ہر آسمان کے فرشتوں اور ان کے مقام ان کی تسبیحیں اور ان کی بولیاں جو کچھ خدائے تعالیٰ کی توحید کہتے ہیں جانتے ہیں۔

اور جب وہ شیخ عمر بزار کے پاس آتے تھے وہ کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور ان کے لیے کئی قدم چلتے۔ دور سے جا کر ان کو ملتے ان کی عزت واحترام کرتے ان سے معانقہ کرتے اور یہ شعر پڑھتے ؎

استم منك نسيما لست انكره
كان لمياء جرت فيك اردانا

اور مشائخ کہا کرتے تھے کہ جب شیخ عمر بزار رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو عراق کے مشائخ ستاروں کی طرح تھے اور شیخ علی بن ادریس ایک آفتاب طلوع شدہ تھے۔

شیخ ابوالحسن قرشی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ شیخ علی بن ادریس اعلیٰ میدان کے رہنے والے ہیں۔

وہ شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے تھے اور انہیں کی طرف منسوب تھے۔

وہ شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں بھی رہے ہیں اور ان کی خدمت کی ہے۔ ان سے روایت بھی کی ہے ان کے بڑے بڑے جلسے دیکھے ہیں۔ ان سے ان کو موارد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

نفیسہ حاصل ہوئے ہیں۔ ان کے لیے انہوں نے دعا مانگی ہے ان کے حق میں کہا ہے کہ اس لڑکے کی شان عظیم ہوگی۔

ان کو یہ بھی کہا تھا کہ عنقریب ایک زمانہ آئے گا کہ تمہاری احتیاج پڑے گی تم علی (یعنی بلند مرتبہ) ہوگے۔

شیخ علی کہا کرتے تھے کہ میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی دعا ہوں۔ آپ مشائخ عراق سے ملے ہیں جیسے شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی، شیخ بقاء بن بطو، شیخ ابی سعد قیلوی، شیخ احمد بقلی یمانی، شیخ مطر بادرانی، شیخ ابی الکرم معمر وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ان کے شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ ان کی عزت کیا کرتے تھے اور ان کو اوروں پر مقدم کیا کرتے تھے۔ ان کی بڑی پروا کرتے ان کے بارے میں کہتے کہ ابن ادریس حضرت قدس کے ہم نشینوں میں سے ہیں۔

زائرین کا ہجوم

وہ اس شان کے ایک رکن ہیں۔ ان کے سرداروں کے امام ہیں۔ ان ہادیوں میں جو اس طرف کھینچنے والے ہیں بڑے مشہور ہیں۔ علم، عمل، زہد، تحقیق، ہیبت، جلالت میں اس کے احکام میں ہاتھوں اور آنکھوں والے ہیں۔ ان کے وقت میں اس امر کی ریاست ان تک پہنچی صادق مریدوں کی تربیت عراق میں ان کے سبب سرسبز ہوئی اور وہاں کے بہت سے مشائخ نے ان سے تخریج کی ہے۔ جیسے شیخ خلیفہ بن خلف یعقوبی شیخ ابی الشکر ماجد بن حمیدی روحانی شیخ محمد معتوق بن رضوان نہرملکی شیخ ابی عبداللہ محمد بن علی رصاقی مشہور سبتی، شیخ فاضل ابی زکریا یحییٰ یوسف بن یحییٰ انصاری صرصری، شیخ عالم کمال الدین ابی الحسن علی بن محمد بن وضاح سہر آبادی شیخ ابی محمد حسن بن محمد بغدادی مشہور بہ مقصورہ اور ان کے سوا اور بھی بہت سی جماعت نے کی ہے۔ ان کی طرف بہت سے صاحب حال منسوب ہیں۔ بہت سے صلحاء وعلماء ان کے مرید ہیں اور ان کے ارادہ کے موافق بہت سی مخلوق جن کا شمار نہیں ہوسکتا، قائل ہوئے ہیں۔ ان کے نزدیک یعقوبا میں بہت سے فقہاء فقراء جمع ہوئے تھے ان کے کلام وصحبت سے نفع حاصل کیا تھا۔ ان کا ذکر زمانہ میں پھیل گیا۔ ان کی زیارت کا ہر طرف سے قصد کیا جاتا تھا۔ ان

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے دروازہ پر زائرین کی ایک بڑی جماعت تمام اطراف سے قصد کر کے آتی تھی اور اکثر ان کے دروازہ پر ہفتہ تک ٹھہرتے یہاں تک کہ ان کو دیکھتے اور بسا اوقات ان کا شمار سات ہزار تک پہنچ جاتا تھا اور جب شیخ عمر بزاز رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو مشائخ عراق ان کی زیارت کو دوڑ کر آئے۔ جیسے شیخ شہاب الدین سہروردی، شیخ ابی الطاہر خلیل بن احمد صرصری شیخ بدرالدین خلیل معروف بہ فربہ، شیخ ابی البدر بن سعید، شیخ ابی محمد عبداللطیف بغدادی مشہور مطرز، شیخ ابوالعباس احمد بن شریف بغدادی، شیخ ابی الحسن بغدادی مشہور موزہ دوز، شیخ ابی عمر عثمان بن سلیمان مشہور بہ قصر، شیخ ابی الحسن علی بن سلیمان مشہور نانبائی، شیخ ابی البدر بن یوسف مشہور تماسکی اور ان کے سوا اور علماء وصلحاء کی ایک جماعت۔

وہ بغداد کی طرف شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے روضہ کی زیارت کو آیا کرتے تھے اور ان کے مدرسہ میں باب ازج میں قاضی القضاۃ ابی صالح نصر کے پاس اترا کرتے تھے۔ پھر ان کے پاس بغداد کے اکثر علماء مشائخ اور عام لوگ آیا کرتے تھے۔

اور مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے بغداد میں مدرسہ مذکورہ میں ایک جزو حدیث کی سنی ہے جس کو شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے اور تین مجلسوں میں وہ لوگ جنہوں نے ان سے متفرق طور پر حدیثیں سنی ہیں ان کی تعداد دو ہزار مرد سے زیادہ تھی۔

ان کے قاری شیخ امام محی الدین ابوعبداللہ محمد بن علی بن محمد مشہور توحیدی بن ہمشیرہ قاضی القضاۃ ابی صالح نصر تھے۔ خلفاء کا یہ حال تھا کہ جب ان پر کوئی بلا نازل ہوتی تو وہ ان کی طرف التجا کرتے اور عاجزی سے پیش آتے۔

احوال وافعال

آپ بزرگ باہیبت بانشان ادیب متواضع تھے۔ کسی کو اپنے ہاتھوں کو چومنے نہ دیتے اور کوئی ان کو یا سیّدی نہ کہہ سکتا تھا کیوں کہ وہ اس کو مکروہ جانتے تھے وہ اشرف اخلاق، اکرم عادت، وافر عقل کم کلام، ہمیشہ مراتب بڑی حیا والے اتباع کتاب اللہ وسنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت پابند تھے۔ خوبرو بڑی ہیبت اور وقار والے تھے طریق سلف کے ملتزم تھے۔ ان کا دستر خوان اور سوا رمضان شریف کے دنوں کے بند نہ ہوتا تھا۔ مجلس کے صدر میں نہ بیٹھتے تھے اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جب وہ چلتے تو ان کے پیچھے سوائے ان کے حکم کے اور کوئی نہ چلتا۔

جس نے آپ کو کبھی دیکھا نہ ہو۔ وہ آپ کو جب تک کہ کوئی بتلائے نہیں پہچانتا نہ تھا۔ لباس بھی دیہاتیوں کا سا پہنتے تھے۔ ان کے پاؤں میں ہمیشہ درد رہا کرتا تھا۔ آخر میں حرکت سے عاجز ہو گئے تھے۔ اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے کئی دن تک مگر اوقات نماز میں اٹھتے تھے اور کوئی شخص آپ کے پاس سوائے آپ کے حکم کے نہ بیٹھتا تھا۔ رضی اللہ عنہ

شیخ ابوالحسن کے ارشادات

تصوف تمام ادب کا نام ہے

ان کا حقائق میں کلام نفیس تھا۔ ان میں سے یہ ہے کرم یہ ہے کہ دنیا کو اس کے لیے چھوڑ دینا جو اس کا محتاج ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس لیے متوجہ ہونا کہ تو اس کا محتاج ہے تصوف تمام ادب کا نام ہے۔

ہر وقت کے لیے ادب ہے۔ ہر مقام کے لیے ادب ہے اب جو شخص کہ آداب اوقات کا التزام کرتا ہے وہ مردوں کے مقام تک پہنچتا ہے۔

جو شخص کے ادب کو ضائع کرتا ہے وہ اس وجہ سے بعید ہے کہ قرب کا گمان کرتا ہے اور اس لیے مردود ہے کہ قبول کا گمان کرتا ہے۔

آداب ظاہر کا حسن آداب باطن کا عنوان ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر اس کا دل نرم ہوتا ہے تو اس کے اعضاء بھی نرم ہوتے ہیں۔

سخاوت کے نام کا وہ شخص مستحق نہیں جو کہ بخشش کا ذکر زبانی یا دل کے اشارہ سے کرے۔

جو شخص اپنے احوال افعال کو ہر وقت کتاب وسنت سے مواز نہیں کرتا اور اپنے خطرات کو متہم نہیں کرتا تو اس کو مردوں کے دیوان میں مت گنو۔

جو شخص اپنے نفس کو دوام اوقات پر متہم نہیں کرتا تمام احوال میں اس کی مخالفت نہیں کرتا تمام دنوں میں اس کو مکروہ کی طرف نہیں چلاتا تو وہ مغرور ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جو شخص اس کی کسی بات کو اچھی نگاہ سے دیکھتا ہے تو وہ اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔

ولی وہ ہے کہ کرامات سے مدد دیا جائے اور ان سے غائب رہے نفس کی عمدگی اور دل کی راحت سینہ کی فراخی آنکھ کی ٹھنڈک چار چیزوں میں ہے۔ حجت کے لیے خدا کی طرف رجوع کرنا، دوستوں سے محبت، سامان پر بھروسہ، غایت کا معائنہ۔

بڑی عقل وہ ہے کہ تجھ کو خدا تعالیٰ کی وہ نعمتیں معلوم کرا دے جو کہ تجھ کو ہیں اور ان کے شکر کی تم کو مدد دے ہوس کے برخلاف قائم ہو۔

زیادہ نفع دینے والا اخلاص وہ ہے جو تجھ سے ریا و تصنع کو دور کر دے۔

زیادہ نافع اعمال وہ ہیں کہ جن کی آفات سے تو بچا رہے اور وہ مقبول ہوں۔

بڑا نافع فقر وہ ہے کہ جس سے تو بارونق و راضی ہو جائے۔

نافع تر تواضع وہ ہے کہ تجھ سے تکبر کو دور کر دے۔ تیرے غضب کو مار ڈالے۔

نافع تر معاملات وہ ہیں کہ دلوں کے خطروں کی اصلاح ہو۔

نافع تر خوف وہ ہے کہ تجھ کو گناہوں سے روکے اور تیرے غم کو بڑا بنا دے اور تجھ کو فکر لازم کر دے۔

آداب کا سردار یہ ہے کہ مرد اپنی قدرت کو پہچانے۔

جو شخص اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے افضل اعمال پر اس کو سزا دے گا وہ ہلاک ہونے والا ہے۔

کوئی شخص اس سے بڑھ کر مصیبت میں مبتلا نہیں ہوتا کہ اس کا دل سخت ہو جائے اور دنیا سے وہ شخص کیسے فلاح پاتا ہے کہ اس کے نزدیک لوگوں کی محبت سے دنیا کی محبت زیادہ ہو۔

جو شخص کہ دنیا کی حاجت کو ترک کر دے وہ غم سے راحت پا گیا۔

جو شخص اپنی زبان کی محافظت کرتا ہے وہ عذر کرنے سے چھوٹ جاتا ہے۔

جو شخص کہ دنیا کے مصائب سے گھبراتا ہے اس کی مصیبت دین سے بدل جاتی ہے۔

مخلوق کی طرف متوجہ ہونا، خواہش نفسانی کا سبب ہے، مرید کو بھٹلا دیتا ہے اور عاقل کو غافل بنا دیتا ہے پھر نہ تو عاقل اپنی بیماری کو پہچانتا ہے نہ مرید اپنی دوا کو طلب کرتا ہے۔ پس جو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

شخص خدا کے ساتھ تمسک کرتا ہے وہ بچ جاتا ہے اور جو اپنے نفس کے سپرد کرتا ہے وہ پردہ میں ہوتا ہے۔ پس صحت ورع خوف کی علامات میں سے ہے حسن خلق حسب کی بزرگی میں سے ہے جو عقل رکھتا ہے۔ اس نے یقین کیا جو یقین رکھتا ہے ڈرتا ہے جو ڈرتا ہے صبر کرتا ہے جو صبر کرتا ہے وہ پرہیزگار رہے جو پرہیزگار ہے وہ شبہات سے رک جاتا ہے۔ اس سے حرص و رغبت جاتی رہتی ہے۔ جس کی عقل نکمی ہے اس کا یقین ضعیف ہے جس کا یقین ضعیف ہے اُس سے خوف کھویا جاتا ہے جس کا خوف جاتا ہے اس کی غفلت بہت ہوتی ہے جس کی غفلت بڑھ جائے اس کا دل سخت ہوتا ہے جس کا دل سخت ہوتا ہے تو اس کو نصیحت فائدہ نہیں دیتی۔ اس پر دنیا کی محبت غالب ہو جاتی ہے۔ اس کے اکثر اعمال حقیقت خوف خدا کے بغیر ہوتے ہیں۔ محروم وہ ہے کہ سوال سے محروم ہو سوال اجابت کی کنجی ہے۔

وعظ کا وقت

عالم کا لوگوں کو وعظ سنانا جائز نہیں مگر اس وقت کہ کسی انسان کا بدعت میں پڑ کر ہلاک ہو جانے کا خوف ہو اور اس بات کی امید ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس بدعت سے اس نیک نیت کی برکت کی وجہ سے نجات دے گا۔

ابدال کی چار خصلتیں ہیں۔ پرہیزگاری کامل درجہ کی، ارادہ صحیح ہو، مخلوق کے لیے سینہ سالم ہو، خاص و عام کے لیے خیر خواہی۔

اور چار خصلتیں ہوتی ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ بندہ کو بلند کرتا ہے۔ علم، ادب، دین، امانت بڑی قوت یہ ہے کہ تو اپنے نفس پر غالب آئے۔

جو شخص اپنے ادب کرنے سے عاجز ہے وہ اپنے غیر کے ادب سے زیادہ ہو گا جو اپنے بڑے کی اطاعت کرتا ہے تو اس کی اطاعت وہ کرے گا جو اس سے کم درجہ پر ہے۔

جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس سے ہر شے ڈرتی ہے۔

پرہیزگاری یہ ہے کہ حد علم پر وقوف ہو۔ ظاہر کی پرہیزگاری یہ ہے کہ سوا اللہ عزوجل کے (حکم کے) حرکت نہ کرے اور باطن کی پرہیزگاری یہ ہے کہ اس کے دل میں اپنے مولا کے سوا اور کسی کا گزر نہ ہو۔ زہد ملک کی سخاوت کو پیدا کرتا ہے۔ محبت رُوح کی سخاوت پیدا کرتی ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جس کو پرہیز گاری نہیں۔اس کو زہد نہیں اور جس کو زہد نہیں اس کو محبت نہیں۔زہد کی تین علامتیں ہیں عمل بغیر علاقہ،قول بغیر طمع عزت بغیر ریاست اور شیخ رضی اللہ عنہ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے ؂

غرست الحب غرساني فرادی — فلا اسلولي يوم التنادی
جرحت القلب مني باتصال — فشوقي زائد والحب بادی
سقاني شربة احي فوادی — بكاس الحب من بحر الوداد
فلو لا الله يحفظ عارفيه — لهام العارفون بكل وادی

اور شیخ رضی اللہ عنہ یہ اشعار بھی پڑھا کرتے تھے ؂

القلب محترق و الدمع مستبق — والكرب مجتمع والصبر مفترق
كيف القرار على من لا قرار له — مما جناه الهدی و الشوق والقلق
يا رب ان كان شيء فيه لي فرج — فامنن علی به مادلم بی رمق

مجاہدہ

خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ شیخ الشیوخ شمس الدین ابوعبداللہ محمد مقدسی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا شیخ عارف اباالحسن علی بن سلیمان نانبائی اور شیخ کمال الدین علی بن محمد بن محمد بن وضاح سے بغداد میں ان دونوں نے کہا کہ ہم نے سنا شیخ پیشواء ابامحمد علی بن ادریس سے بغداد میں وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے نفس کو دس سال تک خواہش نفسانی سے روکا پھر میں نے قلب کو اپنے نفس سے دس سال تک روکا پھر میں نے سر کو دل سے دس سال تک روکا پھر ہم پر منازل وارد ہوئے۔ہم نے ان سب کو محفوظ کیا اور اللہ تعالیٰ بہتر حافظ ہے وہ ارحم الراحمین ہے۔

شیخ ابوالحسن کی کرامات

معذور لڑکا دوڑنے لگا

خبر دی ہم کو ابوالفضائل صالح بن یعقوب بن حمدون تمیمی یعقوبی نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے میرے باپ نے کہا کہ میرا بیٹا اسماعیل بچہ تھا۔اس کو گنٹھیا ہو چکا تھا۔اس کی عمر پانچ سال کی تھی۔وہ ایک جگہ بیٹھا رہتا۔اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر سکتا تھا پھر میں نے اس کو اٹھایا اور شیخ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

علی بن ادریس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا۔ ان سے شفا کے لیے درخواست کی۔ انہوں نے اس پر انکار کیا۔ میں نے اس کو ان کے نزدیک چھوڑ دیا اور اس سے علیحدہ ہو گیا۔ تب شیخ نے اس کو ایک نارنگی جوان کے ہاتھ میں تھی پھینکی وہ بچہ کے گھٹنوں پر پڑی تو وہ کھڑا ہو کر دوڑنے لگا۔ اس نارنگی کو لے لیا اور سرائے میں دوڑنے لگا۔ تمام لوگوں نے لا الٰہ الا اللہ پڑھا۔ وہ بچہ میرے ساتھ تندرست ہو کر چلا آیا۔

غیبی تیر

خبر دی ہم کو شیخ ابوالمعالی عبدالرحیم بن مظفر بن مہذب قرشی نے کہا کہ میں نے سنا اپنے باپ رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ شیخ علی بن ادریس رضی اللہ عنہ کے مریدوں میں سے تھے کہ ہمارے پاس ایک ایسا عامل آیا جس نے ظلم کیا اور ہم سے برا معاملہ کیا۔ میں شیخ علی بن ادریس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور ان کے پاس یعقوبا میں تین راتیں ٹھہرا رہا۔ ان کی ہیبت کی وجہ سے ان سے اس بارے میں کلام نہ کیا پھر چوتھی رات مغرب کی نماز پڑھی اور ان کے مریدان کے گرداگرد تھے۔ آپ نے ایک مرید کے ہاتھ میں کمان اور تیر دیکھا فرمایا کہ یہ مجھے دے دے۔ اس نے آپ کو دے دیئے پھر شیخ نے تیر کو کمان کے جگر میں رکھ کر مجھ سے کہا کہ کیا میں پھینکوں میں نے کہا کہ اے میرے سردار! اگر آپ چاہیں پھر کمان کو ہاتھ سے رکھ دیا اور پھر پکڑا اور کہا کہ کیا میں پھینکوں میں نے کہا کہ اے میرے سردار! اگر آپ چاہیں پھر تیسری دفعہ کمان کو ہاتھ سے رکھ دیا اور کہا کہ کیا میں تیر پھینکوں میں نے کہا اے میرے سردار! اگر آپ کی مرضی ہو۔

تب آپ نے تیر پھینکا وہ ایک درخت میں لگا جو آپ کے سامنے تھا۔ آپ میں اور اس میں چار گز کا فاصلہ تھا۔ آپ نے کہا کہ میں نے تیر پھینکا اور ظالم عامل کی گردن پر کاری لگا تب میں نے تکبیر کہی اور تمام لوگوں نے تکبیر کہی اور کمان و تیر کا مالک کھڑا ہو گیا اور دونوں کو لے لیا جب صبح ہوئی تو ہم کو خبر آ گئی کہ عامل اپنے مکان میں مغرب کے بعد فرش پر گھر کی چھت پر لیٹا ہوا تھا کہ اس کو غیبی تیر پہنچا۔ معلوم نہیں کہاں سے آیا تھا اس کی گردن کو لگا جس سے وہ ذبح ہو گیا اور مر گیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

درخت پھل دار ہو گئے

خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن ازدمر نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ ابازکریا یحییٰ بن یوسف صرصری سے سنا کہ یعقوبا میں ایک باغ تھا جس کا پانی کڑوا تھا۔ اس میں نہ کوئی پھل دار درخت ہوتا تھا نہ اس زمین میں کوئی کھیتی ہوتی تھی۔ وہ باغ بالکل بیکار پڑا تھا وہاں کے رہنے والے شیخ علی بن ادریس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور آپ سے درخواست کی کہ ان کے لیے برکت کی دعا مانگیں۔ پس آپ اس میں آئے اور وہاں پر وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی اور ان کی برکت کے لیے دعا مانگی اور پھر اس میں کھیتی اگ آئی اور درخت پھل دار ہو گئے اور عمدہ ہوئے اور برکت ہوگئی۔

وہ ابومحمد ہیں جن کو ابوالحسن علی بن زکریا بن ادریس روحانی یعقوبی کہتے تھے روحا ایک گاؤں یعقوبا کے قریب ہے اور ادریس ان کے دادا ادریس کی طرف نسبت ہے۔ آپ آخر ماہ ذیقعد ۶۱۹ھ میں یعقوبا میں فوت ہوئے اور اگلے دن کی صبح کو اس کی رباط میں دفن کئے گئے۔ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ علی بن وہب سنجاری رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ بڑے مشائخ اور بڑے عارف بڑے ائمہ صادقین کے زمانہ کے مشہور تھے۔ صاحب فتح روشن کشف جلی قدر بلند کرامات ظاہرہ، افعال خارقہ احوال جلیلہ انفاس نفیسہ مقامات میں بلند طور والے تھے۔ معارف میں ان کا محل اعلیٰ تھا۔ حقائق میں ان کا ہاتھ لمبا تھا۔ علوم میں قدم راسخ تھا تمکین میں ان کا مکان مضبوط تھا۔ وہ اس شان کے ایک امام تھے۔ حال قال وریاست جلالت میں اس شان کے بڑے عالم تھے۔ ان کے اخلاق شریفہ اور عادات لطیفہ تھے۔ ان کا زہد صادق وتواضع عظیم بڑا تھا۔ ان کے اوصاف جلیلہ تھے۔ جن سے بہت سے ابناء زمان سے متمیز تھے۔

وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے موجودات میں تصرف دیا ہے۔ ان کو مغیبات کے ساتھ گویا کیا ہے۔ ان کے ہاتھ پر عادات کو بدلا ہے۔ ان کو مخلوق کے لیے ظاہر کیا ہے۔ ان کے نزدیک ان کی بڑی مقبولیت اور ہیبت وافر کردی۔ اہل طریق کا ان کو پیشواء بنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دیا۔ مریدین مخلصین کی تربیت سنجار اور اس کے اردگرد میں ان تک پہنچی ہے۔ بڑے بڑے لوگ ان کے شاگرد ہوئے ہیں جیسے ابی بکر بن عبدالحمید شیبانی جنازی، شیخ قیس شامی، شیخ جواب الکبر، شیخ سعد صفائحی وغیرہم۔ اہل مشرق کے بہت سے لوگ ان کی طرف منسوب ہیں جو کثرت کی وجہ سے شمار میں نہ آتے تھے اور کہتے ہیں کہ ایسے وقت فوت ہوئے ہیں کہ ان کے چالیس مرید تھے جو کہ سب کے سب اصحاب احوال تھے۔ ان سے بیان کیا گیا ہے کہ جب شیخ فوت ہوئے تو وہ سب ایک باغ میں جمع ہوئے جو کہ ان کے حجرہ کے سامنے تھا۔ ان میں سے ہر ایک نے اس باغ میں سے ایک مٹھی سبزی کی لی۔ اس پر دم کیا پھر تمام سے پھول مختلف رنگ کے ظاہر ہوئے۔ کوئی زرد کوئی سرخ کوئی سبز کوئی ازرق کوئی سفید وغیرہ، یہاں تک کہ ہر ایک نے ایک دوسرے کی قدرت وتصریف کا اقرار کیا۔

برگزیدہ ہستیوں کی زیارت

شیخ وہ تھے کہ کہتے تھے مجھ کو خدا تعالیٰ نے ایک خزانہ سربمہر دیا ہے اور عنقریب اس کو سربمہر اس کی طرف اس کی قوت سے لوٹاؤں گا۔ انہیں کا یہ نام ہے ردّ الفایت یعنی فوت شدہ چیز کے لوٹانے والے کیونکہ بات مشہور ہے کہ جس شخص کا حال فوت ہو جاتا ہے اور وہ شیخ علی بن وہب رضی اللہ عنہ کے پاس آتا تو وہ اس کا حال زیادتی کے ساتھ لوٹاتے تھے۔

وہ ان دو مردوں میں سے ہیں کہ جنہوں نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے خواب میں خرقہ پہنا ہے۔ اس کی ہم کو خبر دی شیخ فقیہ نیک بخت ابومحمد عبدالحمید بن شیخ عارف ابی حفص عمر بن شیخ بزرگ ابی الفرج عبدالمجید بن شیخ پیشواء ابی بکر بن عبدالحمید بن ابی بکر سنجاری شیبانی نے خبر دی مجھ کو میرے باپ نے کہا کہ میں نے اپنے دادا شیخ ابا بکر سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے سردار شیخ علی بن وہب رضی اللہ عنہ کے ساتھ چالیس سال تک نماز پڑھی ہے۔ میں نے ان سے ان کے شروع حالات کا پوچھا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ میں علم پڑھا کرتا تھا۔ ظاہر بدریہ کی مسجد میں عبادت کیا کرتا تھا۔

میں ایک رات سو رہا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا آپ نے کہا کہ اے علی مجھ کو حکم ہوا ہے کہ تم کو یہ چادر پہناؤں۔ اپنی آستین میں سے طاقیہ نکالی اور اس کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

میرے سر پر رکھ دیا جب میں بیدار ہوا تو وہ چادر بعینہٖ میرے سر پر تھی۔ پھر چند روز کے بعد میرے پاس حضرت خضر علیہ السلام آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ اے علی لوگوں کی طرف نکلو۔ وہ تم سے فائدہ حاصل کریں گے۔ تب میں اپنے معاملہ میں ثابت قدم ہو گیا پھر میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے بھی مجھ سے خضر علیہ السلام کی بات کہی میں بیدار ہوا اور ثابت قدم ہو گیا پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسری رات دیکھا تو آپ نے بھی مجھ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات فرمائی پھر میں جاگا اور نکلنے پر پختہ ارادہ کیا اور اس رات کے آخر حصہ میں سویا تب میں نے حق سبحانہٗ وتعالیٰ کو دیکھا۔ اس نے فرمایا اے میرے بندے! میں نے تجھ کو اپنی زمین میں پسند کیا ہے۔ تجھ کو تمہارے تمام احوال میں اپنی روح سے مدد دی ہے اور تم کو اپنی مخلوق کی طرف رحمت بنایا ہے۔ اب تم ان کی طرف نکلو اور ان میں وہ حکم لگاؤ جو میں نے تم کو اپنا حکم سکھایا ہے۔ ان میں وہ آیات ظاہر کرو جو میں نے تمہاری ان سے مدد کی ہے پھر میں بیدار ہوا اور لوگوں کی طرف نکلا تو وہ ہر طرف سے میری طرف دوڑ کر آئے۔

اور ہم کو یہ بات نہیں پہنچی کہ کسی شیخ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نیند میں خرقہ پہنایا ہو اور جب وہ بیدار ہوئے ہوں تو جو خرقہ نیند میں انہوں نے پہنایا تھا وہ بیدار ہونے کے بعد ان کے سر پر ہوا۔ سوائے شیخ ابی بکر بن ہوار اور شیخ علی بن وہب رضی اللہ عنہما کے اور مشائخ وعلماء وغیرہم کا ان کی بزرگی واحترام پر اتفاق ہے۔

اطراف سے ان کی زیارت ونذروں کا قصد کیا جاتا تھا۔ ان کا ذکر زمانہ میں مشہور ہوا۔ ان کا کلام اہل حقائق کی زبان پر بلند تھا۔ اس میں سے یہ ہے۔

شیخ علی سنجاری کے ارشادات

آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت مشکل ہے۔ عقل سے معلوم نہیں ہوتی بلکہ اس کی اصل شرع سے لی گئی ہے پھر اس کے حقائق قرب کے موافق متفرع ہوتے ہیں پس ایک قوم ہے کہ جس نے اس کو وحدانیت کے ساتھ پہچانا ہے اور صمدانیت کی طرف انہوں نے راحت حاصل کی ہے اور ایک قوم ہے کہ جس نے اس کو قدرت سے پہچانا ہے پھر وہ حیران رہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

گئے ایک قوم ہے کہ جس نے اس کو عظمت کے ساتھ پہچانا ہے۔سو وہ دہشت کے قدم پر جا ٹھہرے ہیں۔انہوں نے یقین کرلیا کہ ہرگز کوئی اس کے غیب تک نہیں پہنچ سکتا اور ایک قوم ہے کہ جنہوں نے اس کو غرۃ الٰہیہ کے ساتھ پہچانا ہے۔ایک قوم ہے کہ اس نے اس کو اس کی مصنوعات سے پہچانا ہے۔ اس کے عجائبات سے دلیل پکڑتے ہیں پھر انہوں نے اس کو مشاہدہ کیا۔اس کی پیدائش وصنعت میں اور اس کو اس کے دینے اور منع کرنے سے دیکھا۔ ایک قوم وہ ہے کہ جنہوں نے اس کو تکوین کے ساتھ پہچانا ہے پھر اس نے اس کو ثبات وتکوین دی ہے۔ایک وہ قوم ہے کہ جنہوں نے اس کو اسی سے پہچانا ہے۔نہ اس کے غیر سے پھر ان کو اپنی آیات میں سے وہ کچھ دکھلایا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے۔نہ کانوں نے سنا ہے نہ کسی بشر کے دل پر گزرا ہے جس کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اس کا ارادہ کرتا ہے۔اس کے دل میں ارادہ کو رکھتا ہے۔پس مرید محب طالب ہے اس کے دل پر شوق غالب ہے۔غلبہ اس کی طرف کھینچنے والا ہے۔مراد محبوب ہے۔مطلوب اور ماخوذ ہے۔ جنات کی طرف کھینچا گیا ہے۔اس پر شوق غالب ہے کیونکہ اس نے جو طلب کیا پالیا راستہ قطع کرلیا اور لیٹا اپنے نفس کو دور کیا اور علیحدہ کیا۔موجودات اس کی نظر سے مٹ گئے۔ان کو نہ دیکھا۔

زہد ایک فریضہ وفضیلت وقربت ہے۔پس فرض تو حرام میں ہے فضل متشابہ میں ہے اور قربت حلال میں ہے۔زہد ورع سے عام ہے کیونکہ ورع ارتقاء ہے اور زہد قطع کل ہے۔

اخلاص کی علامت یہ ہے کہ تم سے مخلوق مشاہدہ حق میں غائب ہو جائے اور اپنے سے فنا ہونے میں لقا ابد ہو اور جس کا دل غیر اللہ کی طرف ٹھہرتا ہے لوگوں کے دلوں سے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کو نکال لیتا ہے۔ اس کو طمع کا لباس ان میں پہنا دیتا ہے۔شیخ رحمۃ اللہ علیہ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

من اظهروه على سر فباح به — لم يطلعوه على الاسرار ماعاشا
وابعدوه فلم ينعم بقربهم — وابدلوه مكان الانس ايحاشا
لا يصطفون مذيعا بعض سرهم — حاشا جلالهم من ذلكم حاشا

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

شیخ علی سنجاری کی کرامات

پتھر لفظ اللہ سے دوٹکڑا ہو گیا

خبر دی ہم کو فقیہ اصیل ابومحمد عبدالحمید بن شیخ بزرگ ابی حفص عمر شیبانی نے کہا کہ خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہا کہ میں نے اپنے دادا شیخ ابا بکر بن عبدالحمید شیبانی سنجاری سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ علی بن وہب شیخ عدی بن مسافر، شیخ موسیٰ زدلی رضی اللہ عنہم ایک بڑے پتھر کے پاس جو کہ سلو بلاد مشرق میں تھا جمع ہوئے پھر ان دونوں نے شیخ علی بن وہب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ توحید کیا ہے؟ انہوں نے کہا اس طرح اور اپنے ہاتھ سے اشارہ اس پتھر کی طرف کیا اور کہا اللہ پھر وہ پتھر دوٹکڑے ہو گیا اور وہ اب تک مشہور ہے لوگ ان دونوں کے درمیان نماز پڑھتے ہیں۔

شیخ کے طالب کا کمال

راوی کہتا ہے کہ ان کے زمانہ میں ایک مرد اہل ہمدان میں سے تھا جس کو شیخ محمد بن احمدانی کہتے تھے وہ اصحاب احوال و مقامات تھا لیکن اس کے احوال جاتے رہے تھے اور مقامات اس سے چھپ گئے تھے۔ اس کے بعض حالات یہ تھے کہ ملکوت اعلیٰ کو عرش تک دیکھتا تھا۔ وہ تمام شہروں میں مشائخ کے پاس پہنچا تھا مگر کسی نے اس کے حال کو لوٹایا نہ تھا۔ پھر وہ شیخ علی بن وہب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ شیخ اس سے ملے اور اس کی عزت کی۔ اس سے کہا کہ اے شیخ محمد یہ تمہارا حال ہے جس کو تم نے گم کر دیا تھا اور ابھی میں تم کو دوگنا حال دوں گا پھر اس کو حکم دیا کہ آنکھیں بند کرو۔ اس نے آنکھیں بند کیں پھر اس نے ملکوت اسفل کو مقام مہموت تک دیکھا اور کہا کہ یہ ایک امر ہے اور دوسرا میں نے تم کو ایک قدم دیا ہے جس کے ساتھ تم زمانہ میں پھر سکو۔

راوی کہتا ہے اس نے اپنا ایک پاؤں اٹھایا بحالیکہ وہ شیخ علی بن وہب کے پاس سنجار میں تھا۔ اور دوسرا پاؤں اٹھایا تو وہ ہمدان میں تھا۔

راوی کہتا ہے کہ ان کے پاس چند فقراء آئے۔ انہوں نے حلوے کی خواہش ظاہر کی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

آپ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور انار کے چھلکے لیے پھران کو دستہ کاغذ پر رکھا اور اس کے نیچے آگ جلائی اور اس کو اپنے ہاتھ سے حرکت دی پھر اس کو برتن میں ڈال دیا اور ان کی طرف نکال کر لائے تو انہوں نے ایسا حلوا کھایا کہ دنیا کے حلوؤں سے زیادہ مزید اور عمدہ تھا۔

پچاس روز تک ایک ہی وضو

خبر دی ہم کو ابو علی احمد بن محمد بن قاسم بن عبادہ انصاری حموی نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ عارف ابوالفرج عبیدہ بن منیع بن کامل اعزازی عصعصی مقری نے کہا کہ میں نے سنا شیخ بزرگ ابامنعہ سلامۃ بن نافۃ فروتی مقبول الدعوی سے جن کا لقب روتج تھا کہا کہ میں نے سنا شیخ قیس بن یونس شامی سے وہ کہتے تھے کہ ایک شخص جس کا نام شیخ احمد بن علی تھا عجم سے سیّدی شیخ علی بن وہب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا وہ صاحب قدم و مشاہدہ تھا۔ اس نے شیخ سے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اور آپ ایک گھر میں پچاس دن تک رہیں۔ اس میں نہ کھائیں نہ پئیں نہ سوئیں نہ وضو کریں۔ شیخ نے کہا اے فرزند عزیز! میں اب بڑی عمر کا ہو گیا ہوں اور ہڈیاں ضعیف ہو گئی ہیں۔ میری قوت ضعیف ہو گئی ہے۔ اس نے کہا کہ یہ ضرور کریں گے۔ شیخ نے کہا بسم اللہ دونوں کھڑے ہو گئے اور گھر میں داخل ہوئے شیخ نے کہا کہ میرے پاس کھانا اور پانی لاؤ پھر ہم ہر روز ان کے پاس طرح طرح کے کھانے اور پانی تربوز لاتے۔ وہ رات دن اپنی عادت سے زیادہ کھاتے پھر وہ اس گھر میں پچاس دن تک رہے۔ اس میں وہ کھانے اور گوشت تربوز پانی دودھ اس قدر کھاتے کہ جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ باوجودیکہ اس کے نہ بول کرتے نہ پاخانہ، نہ سوتے نہ وضو کرتے اور اپنی مجلس سے رات دن نہ اٹھتے۔ تب شیخ احمد نے شیخ علی بن وہب رضی اللہ عنہ کے پاؤں چومے اور ان سے کہا کہ آپ استاذ ہیں۔ ان کی خدمت لازم کر لی۔ یہاں تک کہ وہیں فوت ہوئے۔

تانبے کے برتن سونے چاندی کے بن گئے

راوی کہتا ہے کہ ان کے پاس ایک مغربی شخص بھی آیا جس کا نام عبدالرحمان بن احمد اشبیلی تھا۔ اس نے آپ کے سامنے ایک سونے کی ڈلی رکھ دی اور ان سے کہا اے میرے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سردار! یہ میری ترکیب سے ہے۔ فقراء کے لیے پیش کرتا ہوں پھر شیخ نے حاضرین سے کہا کہ جس کے پاس تانبے کا برتن ہو وہ میرے پاس لے آئے۔ تب لوگ بہت سے تانبے کے برتن از قسم طشت طباق وغیرہ لائے۔ ان کو حکم دیا کہ حجرہ کے اندر رکھ دو۔ آپ اُٹھے اور ان کی طرف گئے۔ پھر ان میں سے بعض سونے کے ہو گئے اور بعض چاندی کے بن گئے مگر صرف دو طشت باقی رہے۔ پھر شیخ نے برتن والوں سے کہا کہ جس کا کوئی برتن ہو وہ لے لے پھر انہوں نے وہ برتن سونے چاندی کے لے لیے پھر عبدالرحمان سے کہا اے فرزند عزیز! بے شک اللہ عزوجل نے ہم کو یہ سب کچھ دیا ہے' اس کو چھوڑ دیا ہے۔ تمہارے ٹکڑا زر کی ہم کو حاجت نہیں پھر ہم نے ان سے برتنوں کے اختلاف کا سبب پوچھا تو کہا کہ جب میں نے کہا تھا کہ جس کے پاس کوئی برتن ہو تو وہ ہمارے لیے لائے۔ اب جو شخص میرے کلام پر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے دل میں کوئی شبہ پیدا نہ ہوا تو اس کا برتن سونے کا بن گیا اور جس کے دل میں کچھ شبہ پیدا ہوا۔ اس کا برتن چاندی کا بن گیا اور دو شخصوں کے دل میں مجھ سے بدظنی پیدا ہوئی۔ تو ان کے برتن نہ بدلے۔

بیل کا زندہ کر دینا

شیخ رضی اللہ عنہ ایک وقت میں بیلوں کی جوڑی پڑیتی کیا کرتے اور ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے نہ چھوتے تھے جب ان سے کہتے تھے کہ ٹھہر جاؤ تو ٹھہر جاتے۔ جب ان سے کہتے کہ چلو تو وہ چلتے تھے۔ بسا اوقات گیہوں کا بیج بوتے۔ تو وہ فوراً اُگ آتی ایک بیل آپ کا مر گیا۔ آپ آئے اور اس کے دونوں کانوں کو پکڑ کر کہا کہ خداوندا اس کو میرے لیے زندہ کر دے تو وہ کھڑا ہوا اور کان جھاڑنے لگا۔

شیخ رضی اللہ عنہ ربعی شیبانی موسوی تھے۔ بدریہ میں رہتے تھے جو کہ قنا کی زمین میں سنجار کے علاقہ میں ایک گاؤں ہے۔ وہیں آپ فوت ہوئے۔ ٨٠ سال کے قریب آپ کی عمر تھی۔ وہیں آپ کی قبر ہے جس کی ظاہر زیارت کی جاتی ہے۔

آپ عالم فاضل فصیح دانا متواضع تھے۔ اللہ تعالیٰ کبھی قسم نہ کھاتے تھے اور جب قسم کا ارادہ کرتے تو کہتے تھے امی مرۃ رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شیخ عبدالقادر دنیا کے سردار

خبر دی ہم کو ابو محمد عمران بن عثمان بن محمد سنجاری مودب نے کہا خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابوعبداللہ محمد بن شیخ بزرگ ابی عبداللہ محمد بن شیخ اصیل ابی محمد حسن بن شیخ ابی عبداللہ محمد بن شیخ پیشواء ابی الحسن علی بن وہب سنجاری نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ اپنے باپ سے بیان کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ دنیا کے سرداروں میں سے ایک ہیں۔ شیخ عبدالقادر اولیاء میں سے ایک فرد ہیں۔ شیخ عبدالقادر وجود کے تحفوں میں سے ہیں۔ شیخ عبدالقادر اللہ تعالیٰ کے ہدیوں میں سے ہیں مخلوق کے لیے۔ خوش ہو جائے وہ شخص کہ جس نے ان دیکھا ہے خوشی اس کو جوان کے پاس بیٹھا ہے۔ خوش ہے وہ شخص کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے دل میں اس نے رات کاٹی ہے۔ رضی اللہ عنہ اجمعین ورحمنا ہم آمین۔

شیخ موسیٰ بن ماہین زولی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ بڑے مشائخ میں سے ہیں۔ صدر عارفین ائمہ محققین ہیں۔ صاحب کرامات ماثورہ مناقب مشہورہ افعال خارقہ احوال نفیسہ، مقامات جلیلہ، حقائق روشنہ کشف جلی ہیں۔

وہ اس طریق کے ایک رکن ہیں حال وقال، زہد، تحقیق، تمکین، ہیبت، زیارت میں ان کے علماء کے سردار ان کے سرداروں کے سردار ہیں۔ حکمتوں اور تواضع میں ان کا ہاتھ روشن ہے۔ قرب اور بلندی میں ان کا قدم پختہ ہے۔ مقامات میں ان کی منازل بلند ہیں۔ معارف میں ان کی سیرگاہ اونچی ہیں۔

وہ ان سے ایک ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے ظاہر کیا ہے۔ اس کے مغیبات کے ساتھ گویا کیا ہے۔ عادات کو ان کے لیے بدلا ہے۔ دلوں میں ان کی ہیبت ڈال دی ہے۔ مخلوق کے نزدیک ان کی بڑی مقبولیت ہے۔ اس شان کی ریاست ان تک پہنچی ہے۔ ان کی عزت وحرمت پر مشائخ وغیرہ کا اتفاق ہے۔ حل مشکلات موارد اور پوشیدہ امور میں ان کا قصد کیا جاتا تھا۔ سالکین کی تربیت اور مریدین کی تہذیب ماردین اور اس کے گرداگرد میں ان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے متعلق تھی۔ ان کی صحبت میں بہت سے مشائخ نے بلاد مشرق میں تخریج کی ہے۔ ایک جماعت صاحبان احوال روشنہ نے ان کی شاگردی اختیار کی ہے۔ ان کی طرف بہت سی مخلوق منسوب ہے۔

بغداد کا آفتاب

شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی بڑی تعریف کیا کرتے تھے۔ ان کی شان بڑھایا کرتے تھے۔

ایک دفعہ آپ نے کہا تھا کہ اہل بغداد عنقریب تم پر ایک آفتاب طلوع ہوگا کہ تم پر کبھی ایسا طلوع نہیں کیا گیا۔ لوگوں نے کہا وہ کون ہے؟ تب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص ہے جس کو موسیٰ زولی کہا جاتا ہے۔

پھر لوگوں کو حکم دیا کہ ان کو دو دن کی منزل پر جا کر ملیں جب وہ بغداد میں آئے تو وہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے۔ آپ نے ان کی بڑی تعظیم کی۔ اور شیخ نے ان کا بڑا ادب کیا۔ وہ بغداد میں اس روز قصد کر کے آئے۔ اہل معارف کی زبان پر ان کا بڑا کلام تھا۔ اس میں سے یہ ہے۔

شیخ موسیٰ کے ارشادات

آپ فرماتے ہیں کہ دقائق تفصیل منازلات کے معانی میں اور محاصرات کے گم کرنے کے نشان ہیں۔ وہ تمام کائنات کی طرف نظر کرتے ہوئے متحد اور متصل ہیں اور بلحاظ صور جزئیات بطریق کشف تشکیل کے متواضع سے منفصل ہے۔ رقائق دقائق میں ارواح ہیں۔ وہ حکمت ازلیہ کے مقدمہ ہیں۔ پھر اغیار کو اغیار کے ساتھ احاطہ کرتے ہیں۔ انوار انوار کے ساتھ منکشف ہوتے ہیں۔ اگر تیرے لیے بساط روحانیہ پر یہ حجاب اٹھا دیا جائے البتہ تیری ذات سے مخلوق میں سے اولادِ آدم کی تعداد کے موافق تم سے کلام کریں اور بلا شک اپنی ذات کی باریک چیزوں کو راکعین کے ساتھ رکوع کرتے اور ساجدین کے ساتھ سجدہ کرتے دیکھے۔

حقائق بندی کی زلفیں ہیں اور روشنی ارواح کی روحیں ہیں۔ وہ بڑی چمک اور فتح طلوع کرنے والی ہیں جس نے اس کی بساط کو لپیٹا تو وہ سیدھا ہوا اور جو اس کے براق پر چڑھا تو وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ گیا۔

وہ وہ ہے کہ قدس پر خوب چمکتی ہے۔اس وجہ سے کہ اس پر معانی علویہ حجابوں کے نور قرب کی نعمتیں خوب چمکتی ہیں پھر اس پر بساط علمی نور کشفی حضور ادبی نئے سرے سے آتا ہے پھر ان سے عارف فوائد وصل کی صورتوں کے انوار کی سیڑھیوں پر حضرت جلال کے ہاتھ اور چمکنے والے اقبال کے سامنے چڑھ جاتا ہے۔اس طرح کہ اس کے پیچھے نور روشنی پاک ہوا اور بارش ہوتی ہے پھر وہ مقام محمود پر قائم ہوتا ہے۔ ہمیشہ اسی طرح نہایت ہدایت،اور پھر عروج حضور،نور،قبول،زیادہ روشنی،نفوذ،نشاط،نہوض،جس کی کوئی آخر نہیں ہوتی رہتا ہے۔پس ہر باطن پر ظاہر کی حقیقت اور ہر اعلیٰ پر ادنیٰ کی حقیقت ہے۔

شیخ موسیٰ کی کرامات

لوہا ان کے ہاتھ میں نرم ہو جایا کرتا تھا

خبر دی ہم کو شیخ ابو محمد عبداللہ بن ابی الحسن علی بن ابی المحاسن یوسف بن احمد بن محمد قرشی ماردینی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا۔وہ اپنے باپ سے بیان کرتے تھے۔وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ موسیٰ زولی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر زیارت کیا کرتے تھے اور ان کے اکثر حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وقوف پانے پر ہوا کرتے تھے۔جب وہ لوہے کو اپنے ہاتھ سے چھوتے تو وہ نرم ہو جایا کرتا تھا۔یہاں تک کہ لبان (ایک قسم کا گوند) کی طرح ہو جاتا تھا۔

عصا سے آگ کا بجھ جانا

ایک دفعہ ماردین میں سخت آگ لگ گئی اور تمام شہر میں پھیل گئی۔لوگ شیخ کی خدمت میں فریاد کرتے ہوئے آئے۔آپ نے ان کو اپنا عصا دے دیا اور حکم دیا کہ اس کو آگ میں ڈال دو وہ گئے اور اس کو آگ میں ڈال دیا تو وہ فوراً بجھ گئی۔گویا کہ کبھی تھی ہی نہیں۔لوگ آئے اور اس عصا کو نکال لیا۔دیکھا تو وہ بالکل جلا نہیں نہ سیاہ ہوا اور نہ گرم ہوا۔آپ کے پاس اس کو لے آئے۔آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جس کو تمہارے ہاتھ لگ جائیں اس کو آگ نہ جلائے گی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

غیب کی باتیں

خبر دی ہم کو میرے نانے شیخ صالح ابوالفداء اسماعیل بن ابراہیم بن زرع بن ابی الحسن مندری مغربی نے کہا کہ خبر دی ہم کو میرے باپ نے اپنے باپ سے وہ کہتے ہیں کہ شیخ موسیٰ زولی رضی اللہ عنہ غیب کی باتیں بہت بتلایا کرتے تھے۔ اور جب کوئی بات کہتے تو وہ روشن صبح کی طرح اس وقت اور اسی طرح جیسے خبر دی تھی واقع ہو جاتی۔

چار سال کا بچہ

میں ایک دفعہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اتنے میں ایک عورت ایک بچہ کو لائی اور کہنے لگی کہ یہ میرا بچہ فلاں بن فلاں ہے۔ اس کی عمر چار ماہ کی ہے۔ شیخ نے اس کو بلایا تو وہ دوڑتا ہوا آیا۔ پھر آپ نے اس سے کہا کہ پڑھ قل ھو اللّٰہ احد اس نے سورہ اخلاص پوری پڑھ دی اور یہاں تک کہ اس عمر تک پہنچ گیا جس میں کہ بچے چلتے اور باتیں کرتے ہیں۔ اور میں نے اس کو شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے تیس سال بعد دیکھا تو اس کی فصاحت اور گویائی کچھ اس وقت سے جب کہ وہ بچہ تھا اور شیخ کے سامنے پہلی دفعہ بولنے لگا تھا۔ زیادہ نہیں تھی۔

شیخ مقبول الدعاء

راوی کہتا ہے کہ شیخ موسیٰ زدلی رضی اللہ عنہ مقبول الدعاء تھے جس اندھے کی نظر کی دعا مانگتے وہ بینا ہو جاتا اور جس بینا کو اندھے ہونے کی دعا کرتے وہ اندھا ہو جاتا۔

جس فقیر کے غنی ہونے کی دعا مانگتے تو وہ غنی ہو جاتا اور اگر کسی غنی کو بددعا کرتے تو وہ فقیر ہو جاتا۔

جس بیمار اور مصیبت زدہ کے لیے دعا مانگتے تو اچھا ہو جاتا۔ جس شے میں برکت کی دعا مانگتے تو اس میں عجب برکت دیکھی جاتی اور جس کام کے لیے دعا مانگتے اس کا اثر فی الحال ظاہر ہو جاتا۔

شیخ رضی اللہ عنہ کی کنیت جہاں تک مجھے معلوم ہے ابا مساور تھی۔ ماردین آپ کا وطن تھا اور آپ وہیں فوت ہوئے۔ عمر آپ کی بڑی ہوگئی تھی قبر بھی آپ کی وہیں ہے جس کی علانیہ زیارت کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جاتی ہے۔

قبر میں نماز

مجھ سے بیان کیا گیا کہ جب ان کو قبر میں داخل کیا گیا تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اور لحد ان کے لیے فراخ ہو گئی اور جو شخص قبر میں ان کے اتارنے کے لیے اترا تھا وہ بے ہوش ہو گیا۔

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ خوبصورت بارونق ہیبت والے فاضل تھے۔

آسمان کے ملائکہ کا ادب کرنا

خبر دی ہم کو ابو علی حسین بن نجیم حورانی نے کہا کہ میں نے شیخ ابا الفتوح یحییٰ بن سعد اللہ بن حسین تکریتی سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب شیخ موسیٰ زدلی رحمہ اللہ علیہ بغداد میں حج کر کے آئے تو میں اور میرا والد آپ کے ساتھ تھے اور جب شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ملے ہم نے شیخ موسیٰ کو ان کا ادب وغیرہ کرتے ہوئے دیکھا کہ کسی اور کے ساتھ ایسی عزت واحترام نہ کرتے تھے پھر جب ہم علیحدہ تنہا ہوئے میرے والد نے ان سے کہا کہ آپ نے جیسی عزت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی کی ہے میں نے اور کسی کی آپ کو عزت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ شیخ عبد القادر ہمارے زمانہ میں لوگوں سے بہتر ہیں اور ہمارے وقت میں سلطان الاولیاء وسیّد العارفین ہیں۔ میں ایسے شخص کا کہ جس کا ادب آسمان کے ملائکہ کرتے ہیں کیسے نہ کروں۔ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین

شیخ ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رضی اللہ عنہ

یہ شیخ عراق کے بڑے مشائخ اور صدر العارفین اعیان المحققین اعلام العلماء ہیں۔ صاحب کشف ظاہرہ کرامات خارقہ احوال نفیسہ مقامات رفیعہ انفاس صادقہ معارف روشنہ ہیں۔

شیخ نے مدرسہ نظامیہ میں درس دیا ہے اور وہاں کے مفتی تھے

وہ ان میں سے ایک ہیں جنہوں نے مدرسہ نظامیہ میں درس دیا ہے اور وہاں کے مفتی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بنے ہیں۔ کتب مفید شریعت وحقیقت میں لکھی ہیں۔ بغداد میں ان کی طرف طالب علم پڑھنے کو آتے تھے۔ مفتی العراقین ان کا لقب تھا۔ فریقین کے پیشواء تھے وہ اس شان کے ایک رکن ہیں اور ان کے سرداروں کے امام ہیں اور اس طرف کھینچنے والوں کے بڑے ہیں۔ حقائق میں ان کا طریق اعلیٰ ہے۔ بلندی میں ان کا معراج ارفع ہے۔ قرب میں ان کا مقام بلند ہے۔ تمکین میں ان کا قدم راسخ ہے۔ اشرف اخلاق میں ان کا ہاتھ لمبا ہے۔ عمدہ اصل والے عمدہ صفات والے تھے۔ ان کی عزت وحرمت پر مشائخ وعلماء کا اجماع ہے۔ لوگوں کے سینوں میں ان کی پوری مقبولیت تھی۔ دلوں میں ان کی پوری ہیبت تھی۔

ان کی صحبت میں بہت سے مشہور لوگوں نے تخریج کی ہے۔ جیسے شیخ شہاب الدین ابی عبداللہ عمر بن محمد سہروردی۔ شیخ ابی محمد عبداللہ بن مسعود بن مطر رومی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما رضی اللہ عنہم

ان کی طرف مشائخ صوفیاء کی ایک بڑی جماعت منسوب ہے۔ ان کا ذکر زمانہ میں مشہور ہے۔ ہر طرف سے ان کا قصد کیا گیا تھا۔ ان کا کلام حقائق وسلوک مریدین وآداب صادقین میں بہت اور مشہور ہے۔

شیخ عبدالقاہر کے ارشادات

آپ فرماتے ہیں کہ مراقبہ اس کا نام ہے کہ صفاء یقین سے مغیبات کی طرف دیکھنا پھر قرب ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے فکر کو ماسویٰ کے غیب کرنے سے جمع کرنا۔

پھر محبت ہے۔ وہ یہ ہے کہ محبوب کی موافقت اس کے محبوب ومکروہ میں کرنا۔

پھر امید ہے وہ یہ کہ اللہ عزوجل کی اس بارے میں کہ اس نے وعدہ کیا ہے تصدیق کرنا۔

پھر خوف ہے کہ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی سطوتوں اور انتقام کے لیے اپنے دل کا مطالعہ کرنا۔

پھر انس ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف مجاری اقدار میں سکون کرنا۔

پھر یقین ہے وہ یہ ہے کہ رفع شک کے ساتھ تصدیق کرنا۔

پھر مشاہدہ ہے وہ رویت تعین اور رویت علانیہ کے درمیان فیصلہ کرنے والا ہے۔

پھر فواتح لوائح مواتح ہوتے ہیں۔ ان سے عبادت کے خفا کے ساتھ قرب ان تمام حالات کو چاہتا ہے پس بعض ان میں سے وہ ہیں کہ قرب کے حال میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہیبت کو دیکھتے ہیں۔ تو ان پر خوف وحیا غالب ہوتا ہے اور بعض وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی و قدیم احسان کی طرف دیکھتے ہیں تو ان کے دل پر محبت اور امید غالب ہوتی ہے۔

مقاماتِ تصوف

اول تصوف علم ہے اس کا اوسط عمل اس کا آخر بخشش الٰہی، پس علم مراد کو ظاہر کرتا ہے۔ علم طلب پر مدد دیتا ہے۔ بخشش غایت امید تک پہنچاتی ہے۔ اس کی امید کے تین درجے ہیں۔ مرید طالب، متوسط سائر، منتہی واصل، مرید صاحب وقت ہے۔ متوسط صاحب حال ہے۔ منتہی صاحب یقین ہے۔ ان کے نزدیک افضل چیز انفاس کا شمار کرنا ہے۔ مرید کا مقام مجاہدات وتکالیف کے کڑوے گھونٹ پینا لذات اور نفس کے فوائد سے علیحدہ رہنا۔

مقام متوسط یہ ہے کہ مراد کی طلب میں خوفوں پر سوار ہونا۔ احوال میں صدیق کی رعایت کرنا، مقامات میں ادب کا استعمال وہ ہے کہ آداب منازل کے ساتھ مطلوب ہو۔ وہ صاحب تلوین ہے کیونکہ ایک حال سے دوسرے حال تک چڑھتا رہتا ہے وہ زیارت پر ہے۔

منتہی کا مقام صحو ثبات ہے۔ خدا تعالیٰ کی اجابت ہے۔ جہاں کہ وہ بلائے وہ مقامات سے بڑھ گیا ہے۔ وہ محل تکوین میں ہے۔ اس کو حالات نہیں بدلاتے اور نہ اس میں اثر کرتے ہیں۔ سختی اور نرمی، منع وعطا، وفا و جفا میں وہ برابر ہے۔ اس کا کھانا اس کی بھوک کی طرح ہے۔ اس کی نینداس کی بیداری کی طرح ہے۔ اس کے لذائذ فوت ہو چکے ہیں۔ اس کے حقوق باقی ہیں۔ اس کا ظاہر تو مخلوق کے ساتھ ہے لیکن باطن حق کے ساتھ ہے اور یہ سب باتیں نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے منقول ہیں۔ شیخ رضی اللہ عنہ یہ اشعار اکثر پڑھا کرتے تھے ۔

فتفنی الحقیقۃ عن ذاتھا	ویخفی الفنا عن عیان الحقیقۃ
وتبقی بلا انت فردابہ	أنیسا تعوم بحارا عمیقہ
وتقدم من غیبھا ظاھرا	بکل اشارۃ ذوق دقیقہ
تمیت الحجاب و تحی اللباب	وھذا نہایۃ علو الطریقۃ

شیخ کی کرامات

شیخ اور مرید

خبر دی ہم کو فقیہ صالح ابو محمد حسن بن قاضی ابی عمران موسیٰ بن احمد خالدی صوفی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ امام شہاب الدین ابا عبداللہ عمر بن محمد سہروردی رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے کہ میرے چچا شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی رضی اللہ عنہ جس مرید کو رعایت کی نظر سے دیکھتے وہ نتیجہ پر پہنچتا اور بڑھ جاتا۔

جب کسی شخص کو خلوت میں بٹھلاتے اور اس کے پاس ہر روز آتے اور اس کا حال معلوم کرتے اس سے کہتے کہ تجھ پر آج کی رات یہ واردات ہوں گے اور فلاں فلاں امر تجھ پر کھلے گا۔ فلاں فلاں حال تم پاؤ گے۔ فلاں مقام تم کو حاصل ہوگا اور عنقریب تمہارے پاس ایک شخص فلاں وقت میں اس صورت کا آئے گا اور یہ یہ کہے گا۔ اس سے ڈرتے رہنا کیونکہ وہ شیطان ہے پھر وہ شخص وہی باتیں پاتا جو شیخ نے جس وقت اور جس طرح کہی تھیں۔

بچھڑے کا بولنا

ایک دفعہ میں ان کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک دیہاتی بچھڑا لایا اور آپ سے کہا اے میرے سردار! یہ ہم نے آپ کی نذر کر دیا ہے۔ وہ شخص چلا گیا۔ وہ بچھڑا آیا یہاں تک کہ شیخ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ شیخ نے ہم سے کہا کہ یہ بچھڑا مجھ سے کہتا ہے کہ میں وہ بچھڑا نہیں ہوں جو کہ آپ کی نذر ہے بلکہ میں شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ کی نذر ہوں اور آپ کی نذر میرا بھائی ہے تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہی دیہاتی آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک اور بچھڑا تھا جو کہ پہلے کے مشابہ تھا۔ دیہاتی نے کہا کہ اے میرے سردار! میں نے آپ کے لیے یہ بچھڑا نذر کیا تھا اور شیخ علی بن الہیتی کے لیے وہ بچھڑا نذر کیا تھا جو پہلے آپ کے پاس لایا ہوں یہ دونوں مجھ پر مشتبہ ہو گئے ہیں پھر اول کو لے کر چل دیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

یہود و نصاریٰ کا اسلام لانا

ایک دفعہ ان کے پاس تین یہودی اور تین نصاریٰ آئے۔ آپ نے ان پر اسلام پیش کیا لیکن انہوں نے سخت انکار کیا پھر آپ نے ہر ایک کے منہ میں ایک گھونٹ دودھ کا ڈال دیا ابھی وہ اس کو نگل نہ چکے تھے کہ اسلام لے آئے وہ سب مسلمان ہو گئے اور کہنے لگے کہ جب دودھ ہمارے پیٹ میں گیا تو ہم سے اسلام کے سوا سارے دین منسوخ ہو گئے۔ شیخ نے فرمایا عزت معبود کی قسم ہے کہ جب تک تمہارے شیطان میرے ہاتھ پر مسلمان نہیں ہوئے تم مسلمان نہیں ہوئے اور میں نے تم کو خدا تعالیٰ سے مانگ لیا ہے اس نے تم کو مجھے دے دیا ہے۔ پھر آپ نے ان کی آنکھوں پر اپنا ہاتھ پھیرا تو ان کو اپنے ہم نشینوں کا حال معلوم ہو گیا اور ان سے اسلام کے ساتھ مخاطب ہوئے۔

بکری کے گوشت کا بولنا

خبر دی ہم کو شیخ ابو حفص عمر بن محمد بن عبداللہ بن عبدالسمیع صہباجی نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ ابا محمد عبداللہ بن مسعود مشہور رومی سے سنا وہ کہتے تھے کہ ایک دفعہ میں اپنے شیخ ضیاء الدین ابی النجیب رضی اللہ عنہ کے ساتھ سلطانی بازار بغداد میں جا رہا تھا آپ نے ایک بکری کی طرف نظر کی جس کی کھال اتری ہوئی ایک قصائی کی دکان پر لٹک رہی تھی۔ آپ اس کے پاس کھڑے ہو گئے اور قصائی سے کہا کہ یہ بکری مجھ سے کہتی ہے کہ میں مردار ہوں۔ تب قصائی بے ہوش ہو گیا اور شیخ کے ہاتھ پر اس نے توبہ کی اور آپ کی بات کی تصدیق کی۔

میوے کا بولنا

راوی کہتا ہے کہ ایک اور دفعہ میں آپ کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بہت سا میوہ اٹھائے ہوئے ہے۔ آپ نے اس سے کہا کہ کیا یہ میوہ ہے۔ اس نے کہا کہ کیوں (آپ پوچھتے ہیں) آپ نے فرمایا کہ یہ مجھ سے کہتا ہے کہ مجھ کو اس کے ہاتھ سے چھڑائیے کیونکہ اس نے مجھے اس لیے خریدا ہے کہ شراب پیئے تب وہ شخص بے ہوش ہو گیا اور منہ کے بل گر گیا پھر شیخ کے پاس آیا اور ان کے ہاتھ پر توبہ کی۔ اور کہا کہ واللہ اس حال کو جو اس نے بتلایا سوائے اللہ تعالیٰ کے اور میرے کوئی نہ جانتا تھا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

شراب پانی بن گیا

وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں آپ کے ساتھ مقام کرخ میں جارہا تھا اتفاقاً ایک گھر میں سے شرابیوں کی آواز آرہی تھی اور بری بدبو ہم کو معلوم ہوئی پھر شیخ گھر کی دہلیز میں داخل ہوئے اور نماز کی دو رکعتیں پڑھیں پھر جو جتنے لوگ گھر میں تھے وہ نیک بن کر نکلے اور ان کے پاس جو شراب برتنوں میں پڑی تھی وہ پانی بن گئی۔ ان سب نے شیخ کے ہاتھ پر توبہ کی۔

آپ شیخ ضیاء الدین ہیں اور آپ کا لقب نجیب الدین بھی ہے۔ ابی النجیب عبدالقاہر بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ مشہور بہ عمومیہ بن سعد بن حسین بن القاسم بن نظر بن قاسم بن محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق۔ سہروردی رحمہ اللہ تعالیٰ، سہروردی سین اور پہلی راء کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

شیخ رضی اللہ عنہ بغداد میں رہتے یہاں تک کہ وہیں ۵۶۳ھ میں انتقال کیا اور اپنے مدرسہ میں جو کہ دجلہ کے کنارہ پر پرانے پل کے پاس ہے دفن کئے گئے۔ آپ کی وہاں قبر ہے جس کی علانیہ زیارت کی جاتی ہے۔

شیخ رضی اللہ عنہ عمدہ عادات والے خوبصورت زبردست تھے۔ احوال قوم کی تشریح کیا کرتے چادر اوڑھا کرتے۔ علماء کا لباس پہنتے خچر پر سوار ہوتے تھے ان کے سامنے پردہ (علم) اٹھایا جاتا تھا۔ شیخ شہاب الدین سہروردی نے کتاب ''عوارف المعارف'' میں ان سے بہت کچھ نقل کیا ہے اور عمویہ فتح عین مہملہ تشدید میم اور اس کے ضمہ اور اس کے بعد واؤ ساکنہ اور آخر میں یا کے ساتھ ہے۔

غوثیتِ کبریٰ

خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن علی بن عبداللہ ابہری اور ابو محمد سالم بن علی دمیاطی صوفی نے ان دونوں نے کہا کہ ہم نے شیخ شہاب الدین ابا حفص عمر سہروردی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں اپنے چچا اور شیخ ابی النجیب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ۵۶۰ھ میں شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا۔ میرے چچا نے ان کا بڑا ادب کیا اور ان کے سامنے کانوں کے ساتھ بغیر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

زبان کے بیٹھے جب ہم نظامیہ کی طرف لوٹے تو میں نے ان سے اس وقت شیخ کے ساتھ ادب کرنے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ میں ان کا کیسے ادب نہ کروں حالانکہ ان کا وجود تام ہے۔ عالم ملک میں ان کا تصرف ہے وجود ملک میں ان کے ساتھ فخر کیا جاتا ہے۔ عالم موجودات میں وہ اس وقت ایک فرد ہیں۔ میں ایسے شخص کا کیسے ادب نہ کروں کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے میرا مالک بنا دیا ہے۔ میرے دل اور میرے حال میں اور اولیاء کے دلوں اور ان کے احوال میں چاہے تو ان کو روک لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

رضی اللہ عنہم اجمعین

شیخ احمد بن ابی الحسن رفاعی رضی اللہ عنہ کے حالات وواقعات

یہ شیخ عراق کے مشہور مشائخ اور بڑے عارفین اور بڑے محققین صدر مقربین ہیں۔ صاحب مقامات عالیہ وجلالۃ عظیمہ کرامات جلیلہ احوال روشنہ افعال خارقہ انفال صادقہ صاحب فتح روشن چمکتے ہوئے قلب روشن سر اظہر قدر اکبر صاحب معارف غالبہ حقائق روشنہ اشارات عالیہ تھے۔

قرب میں ان کا مکان مضبوط تھا۔ حضور میں ان کی مجلس اعلیٰ تھی۔ تمکین میں ان کا طور بلند تھا۔ قوت میں ان کا مقام اعلیٰ تھا۔ تصریف نافذ میں ان کا قدم راسخ تھا احکام ولایت میں ان کا ہاتھ لمبا تھا۔

وہ ان میں سے ایک ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے خرق عادات کیا ہے۔ اعیان کو ان کے لیے بدلا ہے۔ ان کے ہاتھ پر عجائبات کو ظاہر کیا ہے۔ ان کو مغیبات کے ساتھ گویا کیا ہے۔ وجود میں ان کو تصرف دیا ہے ان کو مسلمانوں پر حجت بنایا ہے۔ علم حال تحقیق میں وہ اس طریق کے رکن ہیں اس شان کے وہ ایک فرد ہیں اس کے سرداروں کے امام ہیں۔ داعیوں اور ہادیوں کے سردار ہیں۔

شیخ کی تعریف

وہ ان میں سے ایک ہیں جن کی قطبیت کا ذکر ہوتا ہے وہ وہی ہیں جو کہ کہتے تھے شیخ وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہے کہ اپنے مرید کا نام دیوان اشقیا سے مٹا دے۔

شیخ کا ایک واقعہ

کہتے ہیں کہ ایک شخص جنگل کے ایک شیخ کی خدمت میں گیا۔ جب وہ نکلا تو جس شیخ کے پاس گیا اس نے حاضرین سے کہا کہ میں نے اس مرد کی پیشانی پر شقاوت کی تحریر دیکھی ہے پھر وہ شخص شیخ احمد کی خدمت میں آیا اور ان سے خرقہ پہنا پھر وہ اس شیخ کی زیارت کے لیے آیا۔ تب اس شیخ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ بے شک اس کے چہرہ سے شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہ کی برکت سے شقاوت کی سطر مٹا دی گئی اور اس کے بدلے سعادت کی سطر لکھ دی گئی۔

طاقتور مرد کی تعریف

وہ وہی ہیں کہ جن سے طاقتور مرد کی تعریف پوچھی گئی تو آپ نے کہا وہ ہے کہ اس کے لیے زمین پر اونچی جگہ میں نیزہ گاڑ دیا جائے اور آٹھوں ہوائیں چلیں تو اس کا ایک بال بھی حرکت نہ کرے۔

شیخ چھ ماہ بعد کھایا کرتے تھے

ان سے یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اس کے لیے کھانا سامنے رکھا گیا۔ اس نے کہا جب میرا وقت آئے گا تو کھاؤں گا۔ آپ نے اس سے کہا کہ تمہارا کب وقت ہے اس نے کہا مغرب۔ کہا کب سے یہ عادت ہے۔ کہا چھ ماہ سے۔ جب مغرب کا وقت آیا تو اس کے سامنے کھانا پیش کیا۔ اس نے کھایا اور آپ سے کہا کہ آپ میرے ساتھ کھائیں۔ آپ نے کہا کہ جب میرا وقت آئے گا میں کھاؤں گا۔ اس نے کہا کہ آپ کا وقت کب آئے گا۔ آپ نے کہا چھ ماہ کے بعد۔ کہا کتنا عرصہ ہو چکا کہا چھ ماہ۔

کہتے ہیں کہ شیخ احمد رضی اللہ عنہ سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو آپ نے کہا کہ میں ایک دن اپنے گھر میں سخت گرمیوں میں داخل ہوا۔ مجھے پیاس لگی ہوئی تھی میں نے پانی پیا۔ جس میں گندھے آٹے کی سفیدی ملی ہوئی تھی۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس کو پیوں۔ تو میرے نفس نے مجھ سے کہا کیا تم کوزہ میں ٹھنڈا پانی نہیں دیکھتے تب میں نے پانی نہ پیا اور خدا سے عہد کیا کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سال تک نہ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا۔

وہ ان میں سے ایک ہیں جو کہ اپنے احوال پر غالب ہوئے ہیں۔ اپنے اسرار کے مالک ہیں۔ اپنی مراد پر غالب آئے ہیں اپنے امر پر صحت زہد و کثرت حلم شدت تواضع اور بڑے ایثار اور گمنامی نفس کے ساتھ غالب ہوئے ہیں جن کے ساتھ مثالیں دی جاتی ہیں۔ ان جیسوں کی طرف امیدیں بڑھتی ہیں۔ سواریاں کسی جاتی ہیں اور بعض میں تو عمریں فنا ہو جاتی ہیں اور کوئی تعجب نہیں اگر اللہ تعالیٰ نے دلوں کو محبت سے اور سینوں کو ان کی ہیبت سے بھر دیا اور نفوس کو اس کے ارادہ کی طرف کھینچا اور اس کا ذکر تمام اطراف میں پھیل گیا زمانہ اس کی خوشبو سے معطر ہو گیا پھر لوگوں میں اس طرح ذکر اڑا جس طرح کہ ہوا کے ساتھ آگ پھیل جاتی ہے اور جہاں میں اس طرح بلند ہوا جیسے صبح کے وقت خلد اونچا ہوتا ہے۔ علوم طریق میں ان تک ریاست پہنچ گئی۔ احوال قوم کی انہوں نے شرح کی۔ ان کے منازلات کی مشکلات کو کھولا انہی کے سبب مریدوں کی تربیت جنگل میں سرسبز ہوئی۔ اس طریق کے بڑے بڑے عالموں نے ان کی صحبت میں تخریج کی ہے۔ صاحب احوال صادقہ کے بہت سے بے شمار لوگوں نے ان کی شاگردی کی ہے۔ ہر طرف میں ایک بڑا عالم ان کی طرف منسوب ہے۔ ہر طرف سے ایک جم غفیر ان کا تابع ہوا ہے۔

مشائخ و علماء وغیرہم نے ان کی بزرگی و عظمت کو آنکھ سے دیکھا ہے۔ لوگوں نے ان کی عزت و حرمت کی گواہی دی ہے۔ چاروں طرف سے ان کی زیارت کا قصد کیا گیا ہے۔

ان کے عمدہ اخلاق واشرف صفات واکمل آداب تھے۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے مختلف مناقب و فضائل جمع کر دیئے تھے۔ اہل خلائق کی زبان پر ان کا کلام عالی تھا۔ اس میں سے یہ ہے۔

شیخ احمد کے ارشادات

آپ فرماتے ہیں کہ کشف ایک قوت جاذبہ ہے۔ اس کی خاصیت یہ ہے کہ بصیرت کی آنکھ کو غیب کے فیض کی طرف نور آ جائے اور اس کا نور اس سے ایسا متصل ہو جیسے شعاع صاف شیشہ سے ملتی ہے جس وقت کہ منع مجذوب کا مقابلہ اس کے فیض کی طرف ہو پھر اس کا نور الٹا

ہو کر اپنی روشنی کے ساتھ قلب پر گرتا ہے پھر عالم عقد کی طرف اوپر کو چڑھتا ہے اور اس سے اس کا اتصال معنوی ہوتا ہے۔ نور عقل کے استفاضیہ میں میدان قلب پر اس کا اثر ہوتا ہے پھر نور عقل سر کی آنکھ کی پتلی پر چمکتا ہے پھر وہ باتیں دیکھ لیتا ہے کہ جن کا موقع آنکھوں سے چھپا ہوا ہوتا تھا اور فہموں سے اس کا تصور مشکل ہوتا ہے۔ آنکھوں سے اس کا دیکھنا چھپا ہوتا ہے۔

زہد احوال پسندیدہ اور مراتب روشنہ کا نام ہے وہ صادقین اللہ کے قاصدوں اللہ کی طرف پھرنے والوں اللہ سے راضی رہنے والوں اللہ پر متوکلین کا پہلا قدم ہے۔

جس شخص کی بنیاد زہد میں مضبوط نہ ہو تو اس کے بعد اس کی کوئی شے صحیح نہیں ہوتی۔

فقر شرف کی چادر مرسلین کا لباس صالحین کی چادر متقین کا تاج عارفین کی غنیمت مریدوں کی خواہش جبار کی رضا مندی اہل ولایت کی کراہت ہے۔

اللہ عزوجل کا انس بندہ کو ہے کہ جس کی طہارت کامل ہے۔ اس کا ذکر صاف ہے اور ہر اس شے سے کہ وہ اللہ عزوجل سے روکے اس کو وحشت ہے پھر اس وقت اللہ عزوجل اس کے ساتھ محبت کرتا ہے حقائق انس کے حق کے ساتھ اس کا ارادہ کرتا ہے پھر ان کو ماسوائے خوف کے مزہ کے پانے سے پکڑ لیتا ہے۔

مشاہدہ حضور بمعنی قرب ہے جو کہ علم یقین و حقائق متقین کے نزدیک ہے۔

توحید دل میں تعظیم پانے کا نام ہے جو کہ تعطیل و تشبیہ سے منع کرتا ہے۔

پرہیزگاری کی زبان ترک آفتاب کی طرف بلاتی ہے اور تعبد کی زبان دوام اجتہاد کی طرف اور محبت کی زبان پگھلنے اور حیرانی کی طرف، توحید کی زبان ثبات اور صحو کی طرف بلاتی ہے۔

اور جو شخص کہ ادب کے لیے اغراض سے اعراض کرتا ہے تو وہ حکیم باادب ہے۔

اگر کوئی مرد ذات صفات میں کلام کرے تو اس کا سکوت افضل ہوگا اور اگر قاف سے پرے قاف تک چلے تو اس کا بیٹھنا افضل ہوگا اور اگر گھر کی پُری کے موافق کھانا کھالے پھر اس پر سانس لے اور وہ اس کو جلادے اس سے اس کا بھوکا رہنا افضل ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شیخ احمد رفاعی کی کرامات

مچھلیوں کا آجانا

خبر دی ہم کو شیخ ابو یوسف یعقوب بن بدران بن منصور انصاری نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ امام عالم تقی الدین علی بن مبارک بن حسن بن احمد بن ناسویہ واسطی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے سردار شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہ ایک دن (دجلہ) کے کنارہ پر بیٹھے آپ کے مرید آپ کے چاروں طرف تھے۔ آپ نے کہا کہ آج ہم مچھلی بھنی ہوئی کھانا چاہتے ہیں۔ ابھی آپ کا کلام پورا نہ ہوا تھا کہ دریا کا کنارہ طرح طرح کی مچھلیوں سے بھر گیا اور ان سے بہت سی مچھلیاں جنگل کی طرف کود پڑیں۔ اس میں ام عبیدہ کے کنارہ پر اس قدر مچھلیاں جمع ہوئیں کہ کبھی اس قدر دیکھی نہ گئی تھیں۔ شیخ نے کہا کہ یہ تمام مچھلیاں مجھے کہتی ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے حق کی قسم ہے کہ ہم میں سے آپ کھائیں۔ تب فقرا نے ان میں سے بہت سی مچھلیاں شکار کیں۔ ان کو بھونا اور ایک بڑا دستر خوان بھنی ہوئی مچھلیوں کا شیخ کے سامنے رکھ دیا۔ پھر سب نے کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے۔ دستر خوان پر بھنی ہوئی مچھلیوں میں سے کسی کا سر کسی کی دم رہ گئی اور کسی کا کچھ۔

بھنی ہوئی مچھلیوں کا زندہ ہونا

پھر ایک شخص نے شیخ سے کہا کہ اے میرے سردار! اس شخص کی جو کہ متمکن اور قادر ہو گیا صفت ہے۔ فرمایا یہ کہ تمام مخلوق میں اس کو عام تصرف دیا جائے۔ اس نے کہا اس کی علامت کیا ہے۔ شیخ نے کہا ان مچھلیوں کے بقایا سے کہے کہ تم کھڑی ہو جاؤ اور دوڑنے لگو تو وہ کھڑی ہو کر دوڑنے لگیں پھر شیخ نے ان بھنی ہوئی مچھلیوں کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور کہا اے بھنی ہوئی مچھلیو! جو اس دستر خوان میں ہے خدا تعالیٰ کے حکم سے کھڑی ہو جاؤ اور دوڑنے لگو۔ ابھی یہ آپ کا کلام پورا نہ ہوا تھا کہ وہ بقایا مچھلیاں صحیح سالم ہو کر دریا میں کود پڑیں اور جہاں سے آئی تھیں وہیں چلی گئیں۔

بھنی ہوئی مرغابی کا زندہ ہونا

راوی کہتا ہے اور بیان کیا مجھ سے شیخ کے بھانجے شیخ بزرگ ابوالفرج عبدالرحیم نے کہا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہ میں ایک دن ایسی جگہ بیٹھا ہوا تھا کہ اپنے ماموں شیخ احمد رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تھا اور ان کے کلام کو سنتا تھا۔ وہ اکیلے بیٹھے ہوئے تھے پھر ان پر ایک شخص ہوا سے اترا ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ شیخ نے اس سے کہا مرحبا وتد الارض کو۔ اس شخص نے شیخ سے کہا کہ مجھ کو بیس دن ہو گئے ہیں میں نے کچھ نہیں کھایا اور نہ کچھ پیا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ آپ مجھے میری خواہش کے موافق کھلائیں۔ شیخ نے کہا تمہاری کیا خواہش ہے۔ اس نے اوپر کو دیکھا تو پانچ مرغابیاں اڑی جاتی تھیں۔ کہا میں چاہتا ہوں کہ ان میں سے ایک مرغابی بھنی ہوئی ہو اور دو روٹیاں اور سرد پانی ہو۔ شیخ نے کہا اچھا تمہارے لیے یہ ہے۔ پھر شیخ نے اس مرغابی کی طرف دیکھا اور کہا کہ مرد کی بھوک کے لیے جلدی کر ابھی شیخ کا کلام پورا نہ ہوا تھا کہ ان میں سے ایک مرغابی شیخ کے سامنے بھنی ہوئی آ موجود ہوئی پھر شیخ نے دو پتھروں کی طرف ہاتھ بڑھایا جو کہ ان کی ایک طرف تھے۔ ان دونوں کو اس کے سامنے دو روٹیاں بنا کر رکھ دیا جن میں سے بخار نکلتا تھا جو کہ دنیا کی نہایت عمدہ روٹیوں میں سے دیکھنے میں تھیں پھر ہوا کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس میں ایک سرخ کوزہ سرد پانی کا تھا۔ پھر مرد نے وہ مرغابی کھائی اور اس سے سوا اس کی ہڈیوں کے اور کچھ نہ چھوڑا۔ دو روٹیاں کھائیں اور پانی پیا پھر ہوا میں جہاں سے آیا تھا وہیں چلا گیا پھر شیخ کھڑے ہوئے۔ ان ہڈیوں کو لیا اور ان کو اپنے دائیں ہاتھ پر رکھا اور اپنا ہاتھ ان پر پھیرا اور کہا اے متفرق ہڈیو اور ٹکڑے شدہ جوڑو چلے جاؤ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پھر وہ مرغابی بھنی ہوئی زندہ ہوگئی اور ہوا پر اڑ گئی یہاں تک کہ میری نظر سے غائب ہوگئی۔

شیخ کی ایک اور کرامت

خبر دی ہم کو شیخ ابو زید عبدالرحمٰن بن سالم بن احمد قرشی نے کہا کہ میں نے شیخ عارف ابا الفتح واسطی سے سکندریہ میں سنا۔ وہ کہتے تھے کہ مجھ سے بیان کیا شیخ بزرگ ابوالحسن علی بن ہمشیرہ سیّدی احمد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دن میں اپنے ماموں شیخ احمد رضی اللہ عنہ کے باب خلوت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس میں ان کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ پھر میں نے ان کے پاس آواز سنی تھی اور دیکھا تو ان کے پاس ایک مرد ہے جس کو میں نے پہلے اس سے نہ دیکھا تھا دونوں دیر تک باتیں کرتے رہے پھر وہ مرد خلوت کی دیوار کے سوراخ میں نکلا اور ہوا میں اس طرح اڑا جیسے بجلی چمکتی ہوئی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہو۔ پھر میں اپنے ماموں کی خدمت میں گیا اور ان سے کہا کہ یہ کون شخص تھا۔ انہوں نے کہا کیا تم نے دیکھا تھا۔ میں نے کہا ہاں شیخ نے کہا یہ وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب بحر محیط کے قطر کی حفاظت کرتا ہے۔ وہ چار خواص میں سے ایک ہے مگر اتنی بات ہوئی کہ تین رات سے وہ چھوڑ دیا گیا ہے اور وہ نہیں جانتا۔ میں نے کہا اے میرے سردار! کس وجہ سے مہجور ہوا کہا کہ وہ بحر محیط کے جزیرہ میں مقیم ہے۔ تین رات سے اس جزیرہ میں بارش ہوئی حتیٰ کہ اس کے جنگل بہ نکلے اس کے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوا کہ اگر یہ بارش آبادی میں ہوتی تو اچھا تھا۔ پھر خدا سے استغفار کی لیکن وہ چھوڑ دیا گیا۔ اس لیے کہ اس نے اعتراض کیا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ نے اس کو جتلا دیا کہا کہ نہیں میں اس سے حیا کرتا ہوں۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ان کو بتلا دوں شیخ نے کہا ایسا نہ کر۔ میں نے کہا ہاں کروں گا۔ انہوں نے کہا سر نیچا کر۔ میں نے نیچا کیا پھر میں نے ان کی آواز سنی کہ اے علی اپنا سر اٹھائیں میں نے سر اونچا کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں بحر محیط کے ایک جزیرہ میں ہوں۔ تب میں اپنے معاملہ میں حیران ہوا اور اس میں اٹھ کر چلنے لگا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ شخص وہاں پر ہیں۔ میں نے ان کو سلام کہا اور خبر دی تو کہا کہ میں تم کو خدا کی قسم دلاتا ہوں کہ جو میں تم سے کہوں وہی کرو۔ میں نے کہا ہاں کروں گا۔ کہا کہ میرے کپڑے کو میری گردن میں ڈالو اور مجھ کو میرے منہ کے بل گھسیٹو اور پکارو کہ یہ سزا اس شخص کی ہے کہ جو اللہ سبحانہٗ پر اعتراض کرے۔ تب میں نے کپڑا ان کی گردن پر رکھا اور ان کے کھینچنے کا قصد کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی مجھے پکارتا ہے اور کہتا ہے کہ اے علی اس کو چھوڑ دے کیونکہ آسمان کے فرشتے اس پر روتے ہیں اور اس کی سفارش کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو گیا ہے۔ پھر مجھ پر ایک گھنٹہ تک غشی کا عالم طاری ہو گیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ میں اپنے ماموں کے پاس خلوت میں ہوں اور خدا کی قسم مجھے معلوم نہ ہوا کیسے گیا اور کیسے آیا۔

شیخ رضی اللہ عنہ جنگل کی پیدائش ہیں گویا کہ آپ اس شخص کی طرف منسوب ہیں جس کا نام رفاعیہ تھا۔ ام عبیدہ میں رہتے تھے جو کہ جنگل کی زمین میں ایک قریہ ہے۔ یہاں تک کہ وہیں ۵۷۸ھ میں فوت ہوئے۔ ان کی عمر ۸۰ سال کی ہو گئی تھی۔ قبر بھی آپ کی وہیں ہے جس کی

علانیہ زیارت کی جاتی ہے۔ رضی اللہ عنہ

موت سے پہلے آپ نے کہا تھا کہ میں اس کا شیخ ہوں جس کا کوئی شیخ نہیں۔ میں منقطعین کا شیخ ہوں میں ہر مسافر بکری کا جو راستہ میں الگ پڑی ہے۔ٹھکانہ ہوں۔ شیخ رضی اللہ عنہ شافعی المذہب اور فاضل دانا تھے۔ مجلس کے صدر میں کبھی نہیں بیٹھتے تھے اور نہ کبھی سجادہ پر تواضعاً بیٹھتے۔

ان سے ذکر کیا گیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں مجھ کو سکوت کا حکم ہوا ہے پھر وہ بہت تھوڑا بولتے تھے۔

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار

خبر دی ہم کو شریف ابو عبداللہ محمد بن شیخ ابی العباس الخضر بن عبداللہ حسنی موصلی رحمہ اللہ نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں ایک دن سیّدی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ میرے دل میں شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہ کی زیارت کا خیال پیدا ہوا تب مجھ کو شیخ نے فرمایا کہ کیا تم شیخ احمد کی زیارت چاہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں آپ نے تھوڑی دیر سر نیچے کیا۔ پھر مجھ سے کہا اے خضر! یہ دیکھو شیخ احمد ہیں۔ میں نے دیکھا تو میں ان کے ایک طرف ہوں۔ میں نے دیکھا شیخ باہیبت ہیں۔ میں کھڑا ہوا اور ان کو سلام کہا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے خضر! جو شخص کہ شیخ عبدالقادر جیسے سیّد الاولیاء کو دیکھے وہ مجھ جیسے کی زیارت کی تمنا کرتا ہے؟ اور میں تو ان کی رعیت میں سے ہوں۔ پھر غائب ہو گئے۔ شیخ کی وفات کے بعد میں بغداد سے ام عبیدہ کی طرف آیا کہ ان کی زیارت کروں۔ جب میں ان کی خدمت میں آیا تو وہ وہی شیخ نظر آئے جن کو کہ میں نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی ایک طرف اس وقت دیکھا تھا۔ میرے نزدیک ان کی زیارت نے ان کی معرفت کو زیادہ نہ کیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے خضر کیا تم کو پہلی بات کافی نہ تھی۔

شیخ عبدالقادر کے منکر کا انجام

خبر دی ہم کو ابوالقاسم محمد بن عبادہ انصاری حلبی نے کہا کہ میں نے سنا شیخ عارف ابا اسحاق ابراہیم بن محمود بعلبکی مقری سے وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ امام ابا عبداللہ بطائحی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے سنا کہ میں سیّدی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ام عبیدہ کی طرف گیا اور شیخ احمد رضی اللہ عنہ کے صحن میں چند روز ٹھہرا۔ مجھ کو شیخ احمد نے کہا کہ میرے سامنے شیخ عبدالقادر کے مناقب وصفات بیان کر میں نے کچھ بیان کیا۔ اثنا گفتگو میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا اس کو چھوڑ ہمارے پاس اس مناقب کے علاوہ اور مناقب بیان کر اور اشارہ شیخ احمد کے مناقب کا کیا۔ تب شیخ احمد نے اس کی طرف غصہ سے دیکھا۔ وہ شخص ان کے سامنے سے مردہ ہو کر اٹھایا گیا پھر کہا کہ کون شخص شیخ عبدالقادر کی تعریف کی طاقت رکھتا ہے اور کون شخص ان کے درجہ تک پہنچ سکتا ہے۔

آپ وہ شخص ہیں کہ ان کے دائیں طرف شریعت ہے اور بائیں طرف بحر حقیقت ہے۔ وہ ان دونوں میں سے چاہیں چلو بھریں۔ ہمارے زمانہ میں شیخ عبدالقادر کا کوئی ثانی نہیں۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے ایک دن سنا کہ اپنے بھائی کی اولاد اور اپنے اکابر صحابہ کو وصیت کرتے تھے اور ایک شخص آپ کے پاس رخصت لینے کو آیا اور بغداد شریف کے سفر کا ارادہ کرتا تھا تو آپ نے اس سے کہا کہ جب تو بغداد میں داخل ہو تو شیخ عبدالقادر کی زیارت پر اور کسی کی زیارت کو مقدم نہ کرنا۔ اگر وہ زندہ ہوں اور اگر فوت ہو گئے ہوں تو پہلے ان کی قبر کی زیارت کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے عہد لیا ہوا ہے کہ جو شخص صاحبان حال میں سے بغداد میں داخل ہو اور ان کی زیارت نہ کرے اس کا حال سلب ہو جائے گا اگرچہ موت سے کچھ پہلے ہو پھر کہا شیخ محی الدین عبدالقادر اس شخص پر حسرت ہیں۔ جو ان کو نہ دیکھے رضی اللہ عنہ وارضاہ رحمۃ اللہ علیہ انتہی

یہ آخری تحریر اس کتاب کی ہے یہ کتاب بہجۃ الاسرار و معدن انوار جو کہ شیخ الاسلام قطب العارفین شیخ سیّدی محی الدین عبدالقادر جیلی قدس اللہ روحہ وضریحہ کے مناقب میں ہے اس کو فقیر نے جو اپنے ربّ غنی کا محتاج ہے نہ اور کسی کا یعنی علی بن یوسف بن حزیر بن معضاد بن فضل شافعی لخمی مشہور شطنوفی نے جمع کیا ہے۔ غفر اللہ لہ ولوالدیہ والمسلمین آمین

الحمد للہ کہ یہ کتاب سراپا برکت مجسم رحمت جس کے دیکھنے سے آنکھوں کو سرور دل کو نور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حاصل ہو۔ظلمت بد اعتقادی کافور ہو۔آج بتاریخ ۱۷ رجب ۱۳۳۰ھ کے مطابق ۳ جولائی ۱۹۱۲ء خاکسار سراپا گنہگار راجی رحمت ربہ القوی احمد علی عفا عنہ الولی بٹالوی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور کی ایک مدت کی محنت سے حلیہ ترجمہ سے آراستہ ہوئی۔خداوند کریم اس کومقبول عام کرے اور طفیل بزرگانِ دین خصوصاً حضرت سیّدی محی الدین شیخ الاسلام سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مجھ عاجز کی تقصیرات معاف ہوں۔

احب الصالحین ولست منهم
لعل اللّٰه یرزقنی صلاحًا

واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰه رب العالمين والصلٰوة والسلام علٰى سيّد الانبياء خاتم النبيّن شفيعنا ووسيلتنا فى الدارين محمد رسول اللّٰه وعلٰى اٰله واصحابهٖ واهل بيتهٖ اجمعين

ختم شد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

August-2018

اہلسنت وجماعت کاقرآن وسنت کاعظیم ادارہ۔

مرکزالعلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کاعظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء

شعبہ حفظ: 145

شعبہ ناظرہ: 200

درسِ نظامی: 105

شعبۂ تجوید: 11

اور انہی شعبہ جات میں سے 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام وقیام اور میڈیکل کا خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ وناظرہ: 14 اساتذہ

شعبہ درسِ نظامی وتجوید: 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم (اسکول): 11 اساتذہ

باورچی: 2

خادم: 4

چوکیدار: 2

کل طلباء کم وبیش 461 اور پورا اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکزالعلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD.BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE:MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA(TRUST)
ACC NO:00500025657003 - branchcode:0050

f @markazuloloom
waseem ziyai
www.waseemziyai.com

ہماری چند دیگر مطبوعات

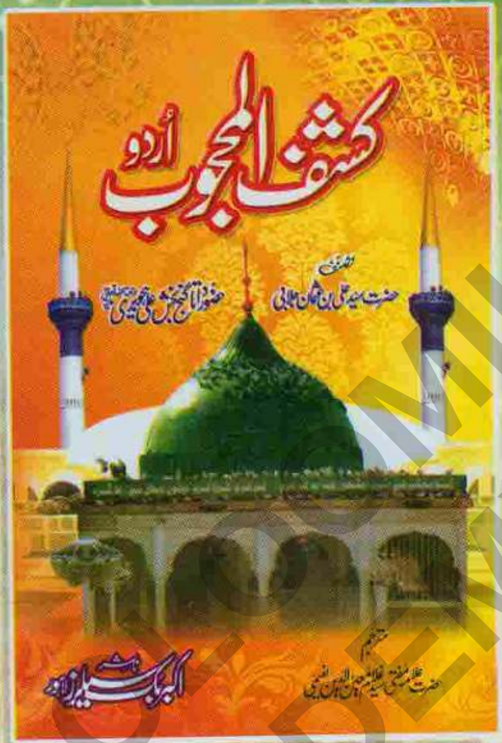

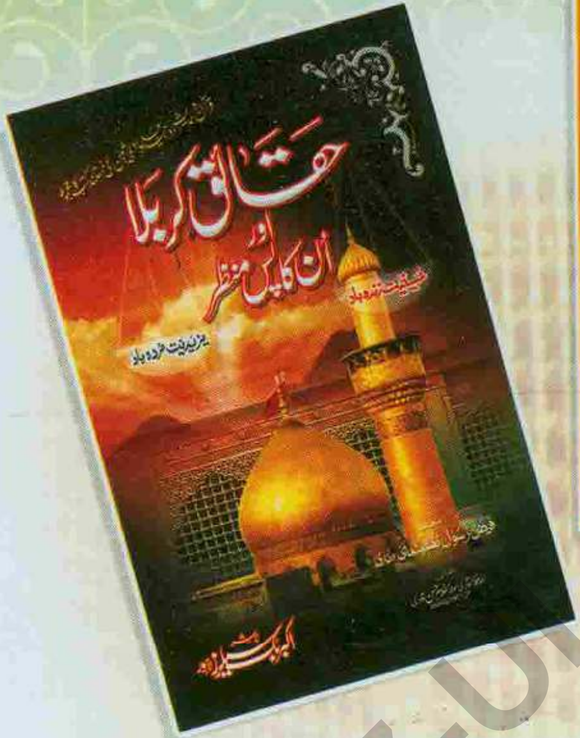

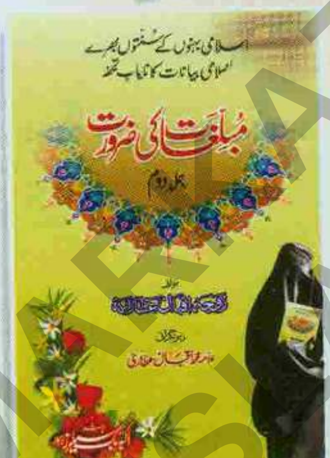

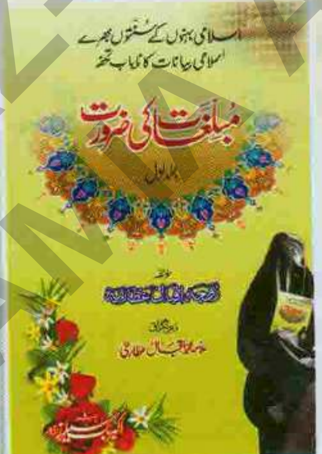

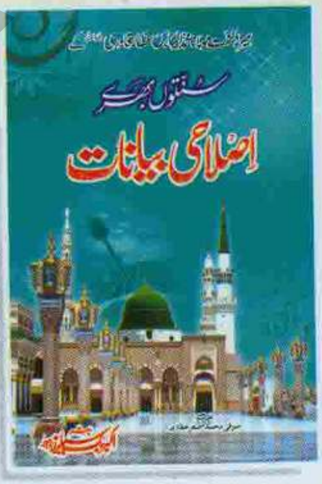

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY